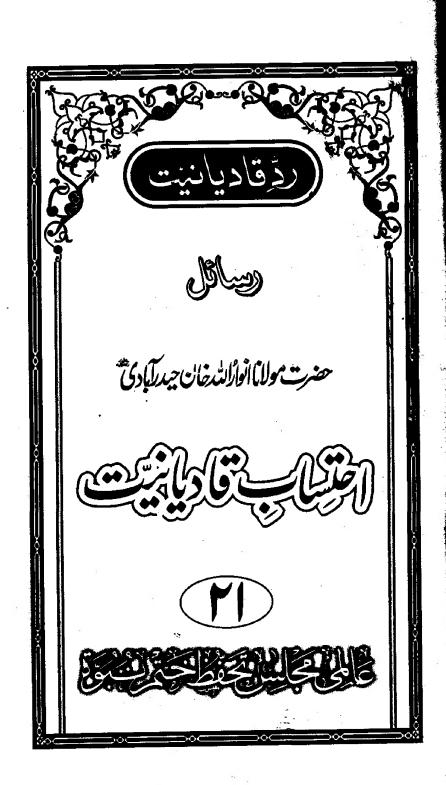


رسائل

حزت وللا اوالله خال جيرالا دي

جلداك





*

بسم الله الرحمن الرحيم!

عرض مرتب

الحددالله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد! قارئين! ليجيّن احساب قاديانيت كى اكسوي جلد پش خدمت بريجلد حفرت مولانا انوار الله خان حيدرآبادي كى ردقاديانيت بركتب كمجوعه بمشمل برنهة الخواطرنامى كتاب كى جلدول بمشمل حفرت مولانا سيرعبدالمئ شنع بي من تاليف كي سى -

جوسنین کی ترتیب سے پہلی صدی سے چودہ صدیوں تک برصفیر کے علاء کے جت جت حالات پر مشتل ہے۔ اس کی بعض جلدوں کا اردویش بھی ترجمہ ہوا۔ نزہۃ النواطر کی آٹھویں جلد کا ترجمہ مولانا انوار الحق قاسمی نے کیا اور اس کا نام رکھا۔''چودھویں صدی کے علاء برصفیر'' اس میں مولانا انوار اللہ خان حیدر آبادی مارے مروح کے حالات بیدرج ہیں۔

در محرم فاصل علامہ انوار اللہ بن شجاع الدین بن قاضی سراج الدین عمری حقی حدر آبادی، مشہور علاء میں سے تھے۔ ہمر جمادی الآئی ۱۲۹۳ھ قد محار میں پیدا ہوئے۔ جو کہ ارض دکن کے نائد بڑ علاقہ کی ایک بڑی آبادی تھی۔ اس بہتی میں رہ کرقر آن مجید حفظ کیا اور اپنی علاقہ کے اس نتی میں رہ کرقر آن مجید حفظ کیا اور اپنی علاقہ کے اس نتی میں رہ کرقر آن مجید حفظ کیا اور اپنی علاقہ کے اس نتی میں ان کے علاوہ شخ عبداللہ یمنی سے علاقہ کے صاحبزاوہ شخ عبداللہ یمنی سے حدر آباد شہر میں تالع رہے۔ علم تغیر شخ عبداللہ یمنی سے کے صاحبزاوہ شخ عبداللہ یمنی سے حدر آباد شہر میں تالع رہے۔ علم تغیر شخ عبداللہ یمنی سے برحی اور تصوف وسلوک میں ان کے والد سے حصول سبق کے بعدا جازت عاصل کی اور دوسر سے بہت سے علوم وفنون میں عالم بنے اور حکومت سے وظیفہ حاصل کیا۔ لیکن تعوث ہے وصد کے بعد اور ان سے بیعت حاصل کی اور آخر میں اجازت حاصل کر لی۔ ۱۲۹۵ھ میں صاحب دکن کے فاص استاد بنائے گئے۔ جن کا نام مجوب علی خان جو چھٹے نظام سے ،۱۳۹۱ھ میں ضان بہاور کا لقب خاص استاد بنائے گئے۔ جن کا نام مجوب علی خان جو چھٹے نظام سے ،۱۳۹۱ھ میں خان بہاور کا لقب دیا گئے۔ دوسری مرحبہ بن مارک اوا کیا اور 8 میں اور ان سے بیعت حاصل کی اور آخر میں اجازت حاصل کی اور تو جھٹے نظام سے ،۱۳۹۱ھ میں خان بہاور کا لقب خاص اس کی اور آخر میں اجاد میں حدر آباد والی لوٹ آئے اور ولی عبدامیر عثان علی خان عمل مقرر کئے گئے۔ صاحب دکن امیر مجوب علی خان کا ۱۳۹۷ اور میں انتقال ہوا اور امیر عثان علی خان کا معلم مقرر کئے گئے۔ صاحب دکن امیر مجوب علی خان کا ۱۳۹۷ اور میں انتقال ہوا اور امیر عثان علی کا سے کہ معلم مقرر کئے گئے۔ صاحب دکن امیر مجوب علی خان کا ۱۳۹۷ اور میں انتقال ہوا اور امیر عثان علی کا سے کہ معلم مقرر کئے گئے۔ صاحب دکن امیر محبوب علی خان کا ۱۳۹۷ اور میں انتقال ہوا اور امیر عثان علی معلم مقرر کئے گئے۔ صاحب دکن امیر محبوب علی خان کا ۱۳۹۷ اور میں انتقال ہوا اور امیر عثان علی کا انتقال ہوا اور امیر عثان علی کا سے کہ معلم مقرر کئے گئے۔ صاحب دکن امیر محبوب علی خان کی اور کی کو کا کا سے کی دور کی امیر محبوب علی خان کی کو کا تو کی کا کا سے کی دور کی امیر محبوب علی خان کی کا کا کی کو کا کا کی کو کا کا کی کو کا کا کا کی کو کا کی کی کا کا کی کا کا کی کا کا کی کا کی کو کی کا کی کو کا کی کو کا کا کی کو کا کی کو کا کی

"انوارالحق" كاتذكره نبين كياليكن بيكتاب ليكجر كے جواب يس تحرير كا كئى-مرزا قادیانی ۲۷رئی ۱۹۰۸ و مطا! جب كه افادة الانهام بإردوم ۱۳۲۵ هيش شار مجلس تحفظ فتم نبوت نے ایک کتاب'' قادیا نیا اس مين كتاب افادة الافهام كالتعارف شائع كم مفحات: ۲۳۷ مرزا قادیانی کی ایک تماب کا نا بدر بن مرقع وخزانه ہے۔امت محمد میر کے متعا پوریؓ نے غابی المرام وتا ئیدالاسلام، قاضی فغ نے افاوۃ الافہام کھی۔افاوۃ الافہام کی بڑ۔ ووسرى جلد ٢٠ ساصفحات برمشمنل بين -جلدو ردقادیانیت برکام کرنے والے تو بورک افعیں مے کہ شاید ہی مرزائیت کا جواب موجود نہ ہو۔ مرزا قادیانی کے اوم ہے۔جکہ جکہ مرزا قادیانی کواس کی اٹی تح كوكى چيزآب كوند ملے كى - دلاكل كرم وا

برچند كهمولانا سيدعبدالي صاح

افادة الأفهام (٢ جل

قادياني كا

ہے معلیٰ بیا

كروزول رحمتين هول مصنف مرحوم برجا

تزديد

خان ساتویں نظام بنائے محے تو انہوں نے مولانا کوصدارت اور احتساب کا عہدہ بخشا اور بیہ واقعه ١٣٣١ه كاب ١٣٣٦ه من وزارت اوقاف كابهي عيد وبخشاء اوران كالقب نواب فضيلت جنگ رکھا گیا۔اس طرح انہیں بزی وجاہت اور مسائل شرعیہ اور امور دیدیہ میں بورا بورا اختیار مل عمیااوربہتی اصلاحات قائم کیں۔جن سےاین ملک ادراس کے باشندوں کو بردا فائدہ پہنچایا۔ بیراینے زمانہ کے تمام عقلی اور نعلی علوم میں تنہا مالک بن مجے۔ بہت عبادت گذار اور ہمیشہ بی بر هانے اور ذکر واذکار اور کتابوں کے مطالعہ اور تصنیف میں مشغول رہتے۔ بدعتوں اور خواہشمندوں کے بوے سخت مخالف تھے۔١٩٩٣ھ ميں حيررآ بادشر ميں انہوں نے ايك نظاميد مدرسے کی بنیادر کھی اور تالیف وتصنیف کے علم میں اشاعة العلوم کے نام سے ایک علمی ادارہ کی بنیاد رکھی۔آپ لانے قد اور موند موں اور سینوں کے چوڑے مضبوط اور قوی مردول میں سے تھے۔ رنگ کے سپیدلیکن سرخی مائل۔ بوی آ محمول اور محنی ڈاڑھی والے، اسینے کھانے اورلباس کے معاملہ میں کم تکلف کرتے، آخرزندگی تک بدنی ریاضت میں یابندی کرنے والے تھے۔اپی آ مدنی مال و تخواہ کے بارے میں بہت برہیزگار، بہت بی بردبار اور تواضع کے مالک تھے۔ بارول کی عیادت کرتے اور جنازول میں حاضر ہوتے۔ بہت ہی انعام ونیکی کرنے والے، نہ تو ا پنامال جمع رکھتے اور نہ ہی اس کا اہتمام کرتے ، زبان کے بڑے یا کیزہ ، بری اور خراب باتوں سے بہت دور تھے فتو مات مکیکومغرب سے نصف شب تک روزانہ بردھا کرتے ۔ فیخ محی الدین ابن ع بن کے بوے معتقدین میں سے تھے۔ اپن آخری زندگی میں علمی اشغال میں اپنی ساری دات گذارتے ، نماز فجر کے بعد کافی دن چڑھے تک سوتے ، نادر کمایوں کے جمع کرنے کے بوے شوقين تق_ تصنيفات: (١).....افادة الافهام (٢).....كتاب العقل (٣)..... حقيقته الفقه (٧)انواراحدي (٥)مقاصداسلام بيتمام كتابين اردوش تعين اس كعلاوه دوسرى تاليفات تحيل - آپ كا انقال ١٣٣١ه جمادى الثاني من موا مدرسد ظا ميدجن كى خود (چودهوی صدی کے علا و برصغیرص ۱۳۲۲ تا ۱۳۲۲) بنیادر کھی تھی اس میں فن کئے گئے۔'' حضرت مولانا انوارالله خان حيراآ بادئ كى كتاب افادة الافهام وفخيم جلدول يمشمل ہے۔ یہ کتاب ردقادیانیت پر ہے۔ مرزاقادیانی ملعون کی کتاب ازالدادہام کے جواب میں مرزا قادیانی کی زندگی میں میکھی گئی۔

ة محيح تو انبول نے مولانا كوصدارت اور احتساب كا عهده بخشا اوريي اهي وزارت اوقاف كالجمي عهده بخشاء اوران كالقب نواب فنسيلت

أنبيل بزي وجاهت اورمسائل شرعيه اورامور دينيه مين يورا بوراا ختيارل ، قائم کیں۔جن سےایے ملک اوراس کے باشندوں کو بردافا کدہ پہنچایا۔ اور تعلى علوم بين تنها ما لك بن محتر بهت عبادت گذار اور بميشه بي اور کتابوں کے مطالعہ اور تصنیف میں مشغول رہتے۔ بدعتوں اور ت خالف تھے۔ ١٢٩٣ ه يس حيدرآ بادشهريس انهول نے ايك نظامير وتھنیف کے علم میں اشاعة العلوم کے نام سے ایک علمی ادارہ کی بنیاد تڈھول اورسینوں کے چوڑے مضبوط اور توی مردوں میں سے تھے۔ ب- بڑی آ کھول اور تھنی ڈاڑھی والے، اپنے کھانے اور لباس کے آخرزندگی تک بدنی ریاضت میں پابندی کرنے والے تھے۔اپی ع مل بہت پر ہیزگار، بہت ہی بردبار اور تواضع کے مالک تھے۔ ۔ جنازوں میں حاضر ہوتے۔ بہت ہی انعام ونیکی کرنے والے، نہاتو ، کا اہتمام کرتے ، زبان کے بڑے یا کیزہ ، بری اور خراب باتوں سے غرب سے نصف شب تک روزانہ پڑھا کرتے۔ بیٹخ می الدین ابن ا سے تھے۔ اپنی آخری زندگی میں علمی اشغال میں اپنی ساری رات افی دن چر معے تک سوتے ، نادر کتابوں کے جمع کرنے کے بدے

.....مقاصد اسلام بيتمام كابين اردومين تقين - اس كے علاوہ اانقال ۱۳۳۷ه جمادی الثانی میں ہوا۔ مدرسہ نظآ میہ جن کی خود العدي المعلى مدى كے على ورمغيرص ١٣٣١ تا ١٣٨٢)

.....افادة الافهام (٢).....كتاب لعقل (٣).....هيمة الفقه

الله خان حيدرآ بادئ كى كتاب افادة الافهام دو صخيم جلدون يرمشمل ہے۔ مرزا قادیانی ملعون کی کتاب ازالہ اوہام کے جواب میں

برچند كممولانا سيدعبدالحي صاحب ننبة الخواطريس مصنف مرحوم كى كتاب "انوارالحق" کا تذکر ہنیں کیا لیکن بہ کتاب بھی مرزا قادیانی کے قادیانی مرید صن علی سے مطبوعہ لیکچر کے جواب میں تحریر کی گئی۔

مرزا قادیانی ۲۷ مرئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۷ مرزیج الیانی ۱۳۲۷ هدکو فی النار والستر ہوا۔ جب كهافاوة الافهام باردوم ١٣٢٥ هي شائع موئي آج سے اٹھاره سال قبل ١٩٩٠ ميس عالمي مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک کتاب "قادیانیت کے خلاف آلمی جہادی سرگذشت" شائع کی تھی۔ اس ش كتاب افادة الافهام كالعارف شائع كيا كيا تعارجوبيب

> "نام: افاوة الافهام (٢ جلد) معنف: مولانا محمد انوار الله خال صفحات: ۲۳۷ سناشاعت:۱۳۲۵ه (اردو)

مرزا قادیانی کی ایک کتاب کا نام ازالدادہام ہے۔لیکن حقیقت میں اوہام باطلہ کا برترین مرقع وخزاندے۔امت محدید کے متعدد حضرات نے اس کا جواب کھھا۔ قاضی سلیمان منصور بوري نے عابي الرام وتا سيد الاسلام، قاضي فضل احر في كله فضل رحاني اورمولا نامحد انور الله خالي نے افاوۃ الافہام مسی۔افاوۃ الافہام کی بڑے سائز کی دوجلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۲ سے صفحات اور دوسری جلد ۲۰ ساصفیات بر مشمل بی -جلدوه کآخریس ن تعنیف اس شعر ایا کیا ہے۔

الل حق کو ہے مردہ جان بخش قادياني كا رد خوش اسلوب ہے معلی یہ اس کا مال طبع موئى ترويد الل بإطل خوب (21776)

ردقادیا نیت برکام کرنے والے حضرات دونوں جلدوں کے صرف انڈکس ہی بڑھ لیس تو بجڑک اٹھیں مے کہ شاید ہی مرزائیت کا بھیلایا ہوا کوئی ایسا ''وہم'' ہوجس کا اس کتاب میں جواب موجود نہ ہو۔ مرزا قادیانی کے اوہام باطلہ کا قرآن وحدیث کی روشی میں جواب دیا گیا ب- جكه جكه مرزا قادياني كواس كى افي تحريرون كى زنير ش جكر الكياب تحرير من كمين تكي نام كى كوكى چرآ بكوند ملے كى - ولائل كرم ، الفاظ زم كاحسين وجيل مرقع بـ الله رب العزت كى كرور ون رحتيل مول مصنف مرحوم برجنبول في مرزا قادياني كوچارون شانون حيت كيا ہے۔



مصنف موصوف صوبہ جات دکن کے ذہبی امور کے صدر العدور (چیف جسٹس) جہاند یدہ عالم دیں ، دین کا میں کا دین کے ایک میں کا دین کے درجد کھتی ہے۔'' درجد کھتی ہے۔'' درجد کھتی ہے۔''

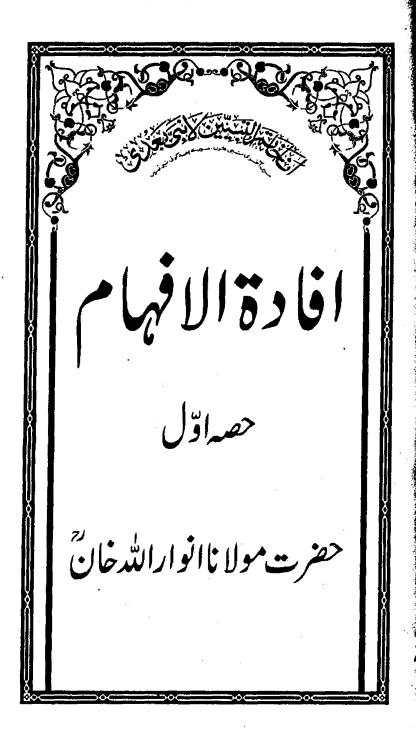
غرض احتساب قادیانیت کی اکیسویں جلد (جلد ہذا) میں مولانا انواراللہ خان حیدرآ بادی کی بیشن کتابیس شامل اشاعت ہیں۔

ا..... افادة الافهام حصداول ٢..... رد مصدوم

۳..... انوارالحق

اس کے علاوہ مغانتے الاعلام بھی ایک کتاب ہے۔ بیستقل تصنیف نہیں۔ بلکہ افادۃ الافہام کی فہرست کو جو پہلے ایڈیٹن میں کتاب کے ساتھ شائع ہوئی علیحدہ مفاقتے الاعلام کے نام سے شاکع کیا گیا۔ ہمارے پیش نظر چونکہ صرف نایاب کتابوں کو محفوظ کرنا ہے۔ فہرستوں کی ترتیب آنے والی تسلوں میں سے جے اللہ تعالی تو فیق وے اس کے لئے بیکام چھوڑ رکھا ہے۔ اس لئے مفاقع الاعلام کوشائل فہیں کیا۔

یرا ہو جہالت مآبی کا کہ بعض لوگوں نے ''ہم یہ عثانے وصحیفہ انواریہ'' کو بھی مولا ناانوراللہ فان کی تصانیف بیل شامل کرلیا۔ حالا تکہ یہ کتاب حضرت مولا نامجر علی موفکیری کی ہے جواحتساب قادیا نہت بیل مولانا موفکیری کے دیگر مجموعہ کتب کے ساتھ ہم شاکع کرنے کی سعادت حاصل کر بچے ہیں۔ افادة الافہام کی طبع دوم ۱۳۲۵ھ بیل ہوئی۔ اب طبع سوم محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بیل ہورہ کی ہورہ کی ہورہ کی ساتھ میں ہوئی۔ اب طبع سوم محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بیل ہورہ کی ہورہ کی شاعت پر ہمارے دل کی خوشی ہے معمور ہوں موری ہے۔ ایک سوچا رسال بعداس کتاب کی اشاعت پر ہمارے دل کی خوشی اس کا کے اور اس پر ہمیں کس طرح اللہ دب العزب کا شکر ادا کرنا چاہئے امید ہے کہ قار کین اس کا احساس فرما کیں گئی گئی اس خدمت کو شرف تجو لیت سے سرفراز فرما کیں۔ آئیں!



ت دکن کے ذہبی امور کے صدر العدور (چیف جسٹس) جہائدیدہ عالم کے حال تھے۔ مرز اقادیانی کی تربید میں قدرت کا عطیہ تھے۔ آتاب کو لکھے ہے۔ اس کے بعد اس عنوان پرکئی کتابیں لکھی تکیں۔ مگریہ حرف آخر کا (قادیانیت کے فلاف تلی جہاد کی سرگزشت ص ۸۰)

ب قادیانیت کی اکیسویں جلد (جلد ہذا) میں مولانا انواراللہ خان باشام اشاعت ہیں۔

ادة الافهام حصدوم

ال حصددوم

فان الاعلام بحی ایک کتاب ہے۔ یہ منتقل تعنیف نہیں۔ بلکہ افاد ق ایڈیٹن میں کتاب کے ساتھ شائع ہوئی علیحدہ مفاتے الاعلام کے نام ایٹ نظر چونکہ صرف نایاب کتابوں کو محفوظ کرنا ہے۔ فیرستوں کی ترتیب نے اللہ تعالی توفق دے اس کے لئے یہ کام چھوڑ رکھا ہے۔ اس لئے

ا کا کہ بعض او گول نے ''م بیت تانید و محیفہ انواریہ''کو بھی مولانا انوراللہ بیا۔ حالانکہ بید کتاب حضرت مولانا محیطی موقلیری کی ہے جواحتساب کے دیگر جموعہ کتب کے ساتھ ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل بطبع دوم محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بیس بوئی۔ اب طبع سوم محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بیس بعدائی کتاب کی اشاحت پر ہمارے دل کی خوثی سے معمور ہوں بعدائی کتاب کی اشاحت پر ہمارے دل کی خوثی سے معمور ہوں بعدائی کتاب کی اشاحت پر ہمارے دل کی خوثی سے معمور ہوں بعدائی کتاب کی اشاحت پر ہمارے دل کی خوثی سے معمور ہوں المخدرب العزت کا شکر ادا کرنا چاہئے امید ہے کہ قار کین اس کا اس خدمت کو شرف قبولیت سے سرفراز فرما کیں۔ آھین!

مایا کی مرافز مین الحرام ۱۹۲۹ه (۱۱جوری ۲۰۰۸)

بسم الله الرحمن الرحيم!

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين!

امسا معد إمسلمانول كاخيرخواه محدانواراللدابن مولانامولوي حافظ ابومحم شجاع الدين صاحب قندھاری دنی اہل اسلام کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ بیامر پوشیدہ نہیں کہ جب تک آ تخضرت السلح اس عالم مين تشريف فرياتھے۔ فيضان صحبت اورغلبۂ روحانيت کی وجہ سے تمام اہل اسلام عقا کد دینیه میں خودرائی ہے میر ااورخو دغرضی ہے معر انتھاد راطاعت دانقیاد کا مادہ ان میں ابیامشمکن اور راسخ تھا کہ مخالفت خداور سول کے خیال کا بھی وہاں گذر نہ تھا۔ پھر جب حضرت بعد سحیل دین تشریف فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔بعض طبائع میں بمقتصائے جبلت خودسری کا خیال پیدا ہواا درعقل خود پسند پر جوقوت ایمانی کا دباؤتھا کم ہونے لگا اور دوسرے اقوام کےعلوم ا ہینے سنر باغ مسلمانوں کو دکھلانے لگے اور ادھرا متداد زمانے کی وجہ سے خلافت نبوت کی قوت میں بھی کسی قدرضعف آگیا۔جس سے وحدت قبری کا شیراز ہمھر گیا۔غرض اس قتم کے اسباب ے جدت پسند طبائع نے مخالفت کی بنیاد ڈالی کسی نے اہل حق پر عدم تدین کا الزام لگا کر کمال تقویٰ کی راہ اختیار کی جوصرف نمائش تھی اور درحقیقت وہ کمال در ہے کافسق تھا۔ جیسےخوارج کہ جنگ باہمی وغیرہ شہبات کی وجہ ہے حضرت علی کرم اللہ و جہداور جملہ صحابہ کی تکفیر کر کے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو گئے اور بعضول نے امامت کے مسئلہ پر زور دے کر اس جماعت سے مخالفت کی ۔جس ہےاورایک جدافرین قائم ہوگیا کسی نے مسکد تنزید میں وہ فلوکیا کہ صفات الہید کا نکاری کردیااوراس جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے ایک فرقہ بنام معتز لہ اپنے ساتھ کرلیا۔ بعضوں نے مسئلہ جبر وقد رمیں افراط وتفریط کر کے دوفر قے اس جماعت سے علیحدہ ہنا لئے۔

الغرض اس جماعت حقد ہے بہت ہے لوگ علیحدہ ہوکر جدا گانداساء کے ساتھ موسوم ہوتے گئے۔ پھر جو جو فرتے علیحدہ ہوتے گئے عقل ہے کام لے کرنے نئے مسائل تراشتے اور ان کواپنا ند ہب قرار دیتے گئے۔ جس کی وجہ ہے بکثرت ندا ہب ہوگئے۔لیکن ان تمام انقلابات

کے وقت وہ جماعت کشرہ جوابتدائے اسلام کو وارشیۃ آباؤاجداد سے پنچے تھے۔انہوا مقتداً بنار کھااور تمام اعتقادات میں قدم بقد بیہ جماعت وہی ہے جوائل سند

ہمارے ہاں بھی موجود ہیں۔گر تحقیق کر۔
کے یہ بات کسی کو حاصل نہیں۔فن رجال
الماسنت نے جرح وتعدیل رواۃ اور تحقیق
کی وجہ سے کسی مفتری بے دین کی بات
اب تک محفوظ رہے۔اس امر کا اہتمام جم
ام مسابقہ میں مل سکتی ہے نہ کسی دوسرے ا سوائے اہل سنت و جماعت کے کوئی ندہم یہاں یہ بات یا در کھنے کے

اسلامیہ نے مسائل اعتقادیہ بیں عقل کا کہان کو بیکارتظہرادیا ۔ مگران میں کس من آپ کوصرف امتی آنخضرت ملطقہ کے میں شار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت کے وفت وہ جماعت کشرہ جوابتدائے اسلام سے قائم ہوئی تھی انہیں اعتقادات پر قائم رہی۔ جوان کو وار دیئہ آباؤہ اسلام سے تابع کر کے قرآن وحدیث کو اپنا مقتداً بنار کھااور تمام اعتقادات میں قدم بقدم صحابہ گل بیروی کرتے رہے۔

بیجاعت وی بے جوائل سنت و جماعت کے نام سے اب تک مشہور ہے اور جہال آ تخضرت کے نام سے اب تک مشہور ہے اور جہال آ تخضرت کے نام سے اپنی امت کے تفر نے کا ذکر فر مایا۔ وہاں اس جماعت کو اس خو بی اور خوش اسلوبی کے ساتھ یاد کیا کہ برخض کو اس میں شریک ہونے کی آرز وہوتی ہے۔ گرصرف آرز و کیا ہوگا۔ وہاں تو بیشر طلّی ہوئی ہے کہ آ تخضرت کے ناتیجہ اور صحابہ کے طریقے پر رہیں۔ چنا نچہ ارشاد ہے۔ ''عن عبد اللّه بن عمر قال قال رسول الله علیہ واحدہ فی النار الاملة واحدہ قالوا من ھی یارسول اللّه قال ما انا علیه واصحابی (رواہ الترمذی وفی روایۃ احمدو ابی داؤد عن معاویۃ شنتان وسبعون فی النار واحدہ فی الجنة کذافی المشکوۃ ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)''

یوں تو ہر مذہب والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بھی صحابہ کے ہیرہ ہیں اور احادیث ہمارے ہاں بھی موجود ہیں۔ گرحقیق کرنے سے بی معلوم ہوسکتا ہے کہ سوائے اہل سنت و جماعت کے بید بات کسی کو حاصل نہیں۔ فن رجال کی صد ہا کتا ہیں موجود ہیں جن سے طاہر ہے کہ علائے اہل سنت نے جرح وتعدیل روا قاور تحقیق احادیث و آثار صحابہ میں کس قدر جانفشانیاں کیں۔ جن کی وجہ سے کسی مفتری ہے دین کی بات کو فروغ ہونے نہ پایا اور احادیث و آثار ان کی سعی سے ابل سنت و جماعت نے کیا ہے اس کی نظیر نہ اب تک محفوظ رہے۔ اس امر کا اہتمام جس قدر علائے اہل سنت و جماعت نے کیا ہے اس کی نظیر نہ ام سابقہ میں مل سکتی ہے نہ کسی دوسرے نہ ہب میں بیا ہتمام اور خاص توجہ با و از بلند کہدر ہی ہے کہ سوائے اہل سنت و جماعت کے کوئی نہ بب ناجی اور مصداق اس حدیث کا نہیں ہوسکتا۔

یبال به بات یاور کھنے کے قابل ہے کہ اہل سنت وجماعت کے سواگو تمام فرق اسلامیہ نے مسائل اعتقادیہ میں عقل کو وخل دے کر بہت سے نصوص میں اس قدر تاویلیں کیں کہ ان کو برکار تھرادیا۔ مگران میں کسی مقتدائے ند جب نے نبوت کا دعویٰ نبیس کیا۔ بلکہ سب اپنے آپ کو صرف امتی آ نج ضرت کے کہتے رہے۔ اس وجہ سے کل فدا ہب حضرت ہی کی امت میں شار کئے جاتے ہیں۔ چنا نجے حضرت نے بھی امتی کا لفظ ان کی نبست فر مادیا ہے۔ بخلاف ان

بسم الله الرحمن الرحيم! و رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد واله

مسلمانول كاخيرخواه محمدانوارالله ابن مولانا مولوي حافظ ابومجمه شجاع الدين اسلام کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ بیام پوشیدہ نہیں کہ جب تک ل تشریف فرما تھے۔ فیضان صحبت اورغلبۂ روحانیت کی وجہ سے تمام اہل ائی سے ممتر ااورخو دغرضی ہے معرّ احتصاد راطاعت وانقیاد کا ماد وان میں لفت خداورسول کے خیال کا بھی وہاں گذر نہ تھا۔ پھر جب حضرت ً بعد ۂ عالم جاودانی ہُوئے۔بعض طبائع میں بمقتصائے جبلت خودسری کا ندیر جوتوت ایمانی کا دباؤتھا کم ہونے لگا اور دوسرے اقوام کے علوم کھلانے ملکے اور ادھرامتداد زمانے کی وجہ سے خلافت نبوت کی قوت ا۔جس سے وحدت قہری کا شیرازہ بھر گیا۔غرض اس قتم کے اسباب الفت کی بنیاد ڈالی۔ کسی نے اہل حق پر عدم تدین کا الزام لگا کر کمال ف نمائش تھی اور درحقیقت وہ کمال در ہے کافسق تھا۔ جیسے خوارج کہ جہ سے حضرت علی کرم اللہ و جہداور جملہ صحابہ کی تکفیر کر کے مسلمانوں کی در بعضول نے امامت کے مئلہ پر زور دے کر اس جماعت ہے ، جدا فریق قائم ہوگیا۔ کس نے مسئلہ تنزیه میں دہ غلو کیا کہ صفات الہید ت سے علیحدگی اختیار کر کے ایک فرقہ بنام معز لدایے ساتھ کرلیا۔ افراط وتفریط کر کے دوفر قے اس جماعت سے علیحد و بنا لئے'۔ ف حقدے بہت ہے لوگ علیحدہ ہو کر جدا گاندا ساء کے ساتھ موسوم ملحدہ ہوتے گئے عقل ہے کام لے کرنئے نئے مساکل تراشتے اور ۔جس کی وجہ ہے بکثرت مزاہب ہوگئے ۔لیکن ان تمام انقلابات

ے بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہوئے کہان کی غرض صرف مقتداً بننے کی رہی ہر چندا تخضر ت علیہ ا کی نبوت کوبھی تشلیم کر تے تھے۔ مگراس کے ساتھ اپنی نبوت کوبھی لگا دیا کرتے۔ چنانچے مسلمہ کذاب وغیرہ باوجودیہ کہ حضرت کی نبوت کے قائل تھے۔جیبا کہ کتب احادیث وتواری سے ظاہر ہے مگر خود بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تھے اور چونکہ نصوص تطعیہ نے ثابت ہے کہ آ تخضرت الله كالم يعدكوني نبي نہيں ہوسكتا۔اس وجہ ہے وہ كذاب كے نام ہے موسوم ہوئے اور صحابةٌ وغير بم نے ان سے جہاد کر کے ان کو مخذ ول کیا اور ان کا بید دعویٰ کہ ہم نبی اللہ کا کی نبوت کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیچھ مفیز نہیں ہوا۔ جب اس قتم کے لوگوں کی ابتداء حضرت ہی کے زمانے ہے ہو چکی تو پھر کیونکر ہوسکتا تھا کہ وہ سلسلہ منقطع ہو۔اس لئے کہ جوں جوں حضرت کے زمانے میں دوری ہوتی ہے۔خرابیاں اور بڑھتی جاتی ہیں۔جیبا کداحادیث صححہ سے ثابت ہے۔اس لئے حضرت نے پہلے ہی فرمادیا کہ قیامت تک اس نبوت کا ذب کا سلسلہ جاری رہے گا اوراس کے ساتھ پیجھی ارشا دفر مایا کہ جولوگ نبوت کا دعوئی کریں گے ۔ فی الحقیقت وہ د جال جھوٹے ہیں ان كونبوت سے كوئى تعلق نہيں _ جيسا كد (بخارى شريف جاص ٥٠٩، باب علامات الله و في الاسلام) كى اسروايت عظام بي "عن ابي هرير-ة قال قال رسول الله تلا لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله "اس سے ظاہر ہے کہ ان تمیں دجالوں کے امتی آنخضرت علیہ کے امتی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ د جالوں کا امتی ہونا قرین قیاس نہیں۔ پھر جب ان کے بی ،حضرت کے امتی نہ ہول تو ان کے امتی ،حضرت کے امتی کیونکر ہوسکیں۔

غرض جو مذہب نیا نکلتا ہے اس میں داخل ہونے کے دفت ہی اللہ کے امتیوں کو اتنا تو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بہتر (۷۲) فد ہب سے خارج نہ ہوں۔ جن پر حضرت کے اُمتی ہونے کا اطلاق کمیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ فداہب گوناریہ ہوں یگر مخلد فی النارنہیں اور جوان سے بھی خارج ہو اس میں داخل ہونا تو ابداتا باد کے لئے اپنی تباہی اور ہلاکت کا سامان کرنا ہے۔

اس کی وجہ بھی میں آتی کہ جب کوئی نیا نہ ب نظا ہے تو لوگ اس کی طرف فقط ماک ہی نہیں بلکہ صدق دل ہے اس کے گروید ہوجاتے ہیں۔ مسلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو تھوڑی مدت میں ایک لاکھ سے زیادہ آدی فراہم ہوگئے اور اس خوش اعتقادی کے ساتھ کہ جان دیخ پرمستعد، چنانچ لڑائیوں میں بہت سے مارے بھی گئے۔ خالانکہ سوائے ساتھ کہ جان دیخ پرمستعد، چنانچ لڑائیوں میں بہت سے مارے بھی گئے۔ خالانکہ سوائے

طلاقت لسانی کے جو کیجی فقرے گھڑ لیتا ا کے قرض ہے جو کچھ کرتا اس کا خلاف ط کہ آنخضرت کیائیٹھ کے ہزار ہا مجزات مہوتی۔ای طرح اب تک یمی کیفیت د مہت مائل ہیں۔ چنانچے فی زمانہ بھی ایک کیا ہے اورلوگ اس کی طرف مائل ہو۔ ایک زمانے تک مرزا قادیا ایک زمانے تک مرزا قادیا

محددیت کا دعویٰ ہے کوئی کہتا تھا کہ مہد

آپ کو کہتے ہیں۔ان پریشان خروں۔

زمانے کا مقتصل یہی ہے کہ اس تسم کی ڈ

مقی۔ یہاں تک کہ ایک خص نے بطورا

والوں کی تکفیر تک تھی۔اس دقت بیخیا

متاب سے معلوم کرنا چاہئے۔چنا نچہتا

اور سرسری طور پر اس کودیکھا گیا۔گرم

کتاب پوری نہ دیکھی جائے ان کے نہ

سے آخر تک اس کو بھردیکھا اس کئ

بوے عالی خاندان شخص ہیں۔ مخضر حال

ے دیہات بطور جا گیران کودیے گے سواراور بیادے کے ساتھ دہاں رہے۔ پر قبضہ کرلیا اور تو پخانہ دغیرہ فراہم کر۔ صاحب جومرزا قادیانی کے پردادامیں

وقت جو چغمائي سلطنت كامورث اعلى ة

مبرار ہزار سکسوں کے مقابلے میں کامیا، نے بہت کچھ کوششیں کیں کہ ایک وسیج ان کے فرزند مرزاعطاء محمد صاحب کے ملک قبضے نے نکل گیاا در آخر سکھوں کے

اہوئے کہ ان کی غرض صرف مقتداً نینے کی ربی ہر چند آنحضرت ایسانہ ، تھے۔ گراس کے ساتھ اپنی نبوت کو بھی لگا دیا کرتے۔ چنانچے مسیلمہ دھفرت کی نبوت کے قائل تھے۔جیسا کہ کتب احادیث وتواریخ ہے ت کا دعوی کرتے تھے اور چونکہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ یٰ نبی نبیں ہوسکتا۔اس دجہ ہے وہ کذاب کے نام سے موسوم ہوئے اور جباد کر کے ان کو مخذ ول کیا اور ان کا یہ دعویٰ کہ ہم نبی ایک کی نبوت کی فیرنہیں ہوا۔ جب اس قتم کےلوگوں کی ابتداء حضرت ہی کے زمانے ، نا تھا کہ وہ سلسلہ منقطع ہو۔ اس لئے کہ جوں جوں حضرت کے زمانے اں اور بڑھتی جاتی ہیں۔جیسا کدا حادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔اس مادیا کہ قیامت تک اس نبوت کا ذبہ کا سلسلہ جاری رہے گا اوراس کے بولوگ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ فی الحقیقت وہ د جال جھوٹے ہیں ان ، - جيسا كد (بخارى شريف ج اص ٥٠٩ ، باب علامات الدوة في الاسلام) كي ' عن ابى هريرة قال قال رسول الله علي لا تقوم جالون كذابون قريب من ثلثين كلهم يزعم انه رسول لہ ان تمیں د جالوں کے امتی آنخضرت علیہ کے امتی نہیں ہو سکتے۔ ارین قیاس نہیں۔ پھر جبان کے نبی ،حضرت کے امتی نہوں تو ان ليونگر ہوسكيں _

، نیا نکلتا ہے اس میں داخل ہونے کے دفت نبی آلیفیٹ کے امتیوں کو اتنا تو (۷۲) ند مب سے خارج نہ ہوں۔ جن پر حضرت کے امتی ہونے کا بندا ہب گوناریہ ہوں۔ مگر مخلد فی النار نہیں اور جوان سے بھی خارج ہو دکے لئے اپنی تباہی اور ہلاکت کا سامان کرنا ہے۔

سین آتی کہ جب کوئی نیا فد ہب نکاتا ہے تو اوگ اس کی طرف فقط اس کے گروید ہوجاتے ہیں۔مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا ایک لاکھ سے زیادہ آدمی فراہم ہوگئے اور اس خوش اعتقادی کے تعد، چنانجے لڑائیوں میں بہت ہے مارے بھی گئے۔ خالانکہ سوائے

طلاقت لسانی کے جو کچھ فقرے گھڑ لیتا تھا کوئی دلیل نبوت کی اس کے نزد یک نبھی۔ بلکہ مجز ہے کے غرض ہے جو کچھ کرتااس کا خلاف ظہور میں آتا۔ گروہ کور باطن اس کا کلمہ پڑھتے اور باوجودیہ کہ آنحضرت اللہ کے بزار ہا مجزات اظہر من الشمس تھے۔ گران کے اعتقادوں کوکوئی جنبش نہ ہوتی۔ ای طرح اب تک یہی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ نئی بات اور نئے ندہب کی طرف طبیعتیں ہمت مائل میں۔ چنانچہ فی زمانہ بھی ایک نیا ندہب نکا ہے۔ جس کومرز اغلام احمد قادیا فی نے ایجاد کیا ہے اور لوگ اس کی طرف مائل ہوئے جاتے ہیں۔

ایک زمانے تک مرزا قادیانی کی نسبت مختلف افواہیں سی سینی کئیں کوئی کہنا تھا کہ ان کو مجد دیت کا دعویٰ ہے کوئی کہتا تھا کہ مہدویت کا بھی دعوی ہے ۔کوئی کہتا تھا کہ میسیٰ موعود بھی اینے آپ کو کہتے میں۔ان پریثان خروں سے طبیعت کوئسی قدر پریثانی تو تھی۔ گراس وجہ سے کہ آخری زمانے کامقتصیٰ یہی ہے کہ اس قتم کی نئ نئ باتیں پیرا ہوں طبیعت اس کی تحقیق کی طرف مائل ند تھی۔ یہاں تک کہا یک شخص نے بطورا بلاغ پیام ایک اشتبار مجھ کود کھلایا۔جس میں ان کونہ ماننے والول کی تکفیر تک تھی۔اس وقت میر خیال بیدا ہوا کہ آخراس مذہب کی حقیقت کیا ہے ان کی سی كتاب ہے معلوم كرنا جا ہے ۔ چنانچة تلاش كرنے ہے مرزا قادياني كي تصنيف' ازالة الاوہام' ملي ادر سرسری طور براس کو دیکھا گیا۔ مگر مرزا قادیانی کے فحوائے کلام سے معلوم ہوا کہ جب تک بیہ کتاب پوری نه دیکھی جائے ان کے ند ہب کی حقیقت اوران کامقصود معلوم نہ ہوگا۔اس کئے اوّل ہے آخرتک اس کو پھر دیکھااس ہے گئی ہاتیں معلوم ہوئی۔ جن میں سے ایک بیرے کہ مرزا قادیانی بڑے عالی خاندان مخض ہیں مختصر حال ان کے خاندان کا بیہ ہے کہ ان کے جداعلیٰ باہر بادشاہ کے وقت جو چنتائی سلطنت کامورث اعلی تھا ثمر قند میں ایک جماعت کثیرہ لے کر دہلی آئے اور بہت ے دیبات بطور جا گیران کودیے گئے۔آپ نے وہاں بہت بڑا قلعہ تیار کیااور ایک ہزار فوج مواراورپیادے کے ساتھ وہاں رہتے تھے۔ جب چنتائی سلطنت کمزور ہوئی۔ آپ نے ایک ملک **پر قبضہ کرلیا اور تو بخانہ وغیرہ فرا ہم کر کے بطور طوا ئف الملوک مستقل رئیس ہو گئے ۔ مرزاگل محمر** صاحب جومرزا قادیانی کے بردادامیں انہوں نے سکھوں سے بڑے بڑے مقابلے کئے اور تن تنہا ہزار ہزار سکھوں کے مقابلے میں کامیاب ہوئے گرمسلمانوں کی نبشمتی تھی کہ باوجودیہ کہانہوں نے بہت کچھوششیں کیں کہ ایک وسیع ملک فتح کر کے اس کو دار الاسلام بنادیں مگر نہ ہوسکا۔ چر ان کے فرزندمرزاعطاء محدصاحب کے عبدریاست میں سوائے قادیان اور چنددیہات کے تمام مک قبضے سے نکل گیااور آخر شکھوں کے جبروتعدی ہے اپنامشقر بھی ان کوچھوڑ ناپڑا کئی روز کے

بعد مرزانلام مرتضی صاحب (مرزا قادیانی) کے والد دوبارہ قادیان میں جاہیے اور گورنمنٹ برطانیے کی جانب سے حصہ جدی سے قادیان اور تین گاؤں ان کو ملے اور گورنر کے دربار میں ان کی نہایت عزت تھی۔ چنانچیان کی دربار میں ان کو کری ملتی تھی اور غدر میں پچپاس گھوڑ ہے اپنی ذات ہے خرید کر کے اورا چھے اچھے سوار مہیا کر کے پچپاس سوار ہے گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام بلکہ صاحبان فرپی کھشز اور کمشنر ان کے مکان پر آتے تھے۔ پھر ان تاریخی واقعات کو بیان کر کے مرزا قادیا نی فرماتے ہیں کہ اس تمام تقریر سے ظاہر ہے کہ بیے خاندان ایک معزز خاندان ہے۔ جو شاہان سلف فرماتے ہیں کہ اس تمام تقریر سے خاہر ہے کہ بیے خاندان ایک معزز خاندان ہے۔ جو شاہان سلف کے زمانے ہے۔

اس تقریر سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی انک اولوالعزم محض خاندان سلطنت سے ہیں اورصرف ایک ہی پشت گذری ہے جو بید دولت ہاتھ سے جاتی رہی۔جس کی کمال در جے کی حسرت ہونی ایک لازمہ بشری ہے۔ چونکہ متقصاً فطانت ذاتی کا یہی تھا کہ مجدموثل کی تجدید ہواسکتے ایک نئی سلطنت کی انہوں نے بنیا دوّالی۔

یہ بات قابل تسلیم ہے کہ شاہی خاندان کے خیالات خصوصاً ایسی حالت میں کہ طبیعت بھی وقار ہواور ذہن کی رسائی بھی ضرورت سے زیادہ ہو بھی گوارانہیں کرسکتی کہ آ دی حالت موجود پر قناعت کرے۔ (بسخاری شریف ج ۱ ص ۲ ۱ ۶، بساب هل برشد المسلم المکتاب او یہ علمهم المکتاب) میں مردی ہے کہ جب ہدایت نامہ آنخضرت المسلم یا دشاہ ردم کو پہنچا تو اس نے ابوسفیان وغیرہ کو جو وہاں موجود تھے۔ بلا کر حضرت کے بہت سے حالات دریافت کے منجملہ ان کے ایک ہیمی سوال تھا کہ آپ کے اجداد میں کوئی با دشاہ بھی گذرا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں تو اس نے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ دہ نی ہیں۔ کیونکہ اگر ان کے اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال کیا جاتا کہ اسلاف کی دولت زائل شدہ کے وہ طالب میں۔ بیاری میں گئی جگہ نہ کورے۔

ازالة الاوہام جو ہزاروں صفحوں میں کھی گئی ہے۔اس میں صرف ایک ہی بحث ہے کہ میں موعود ہوں اور پیف دمت میرے اتباع خصوصاً اولا دمیں ہمیشدر ہے گی اور کل مباحث اس میں صرف اس دعوئی کے تمہیدات ولوازم ورفع موافع میں ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہیں میں دا تا دیانی کی پرزور طولانی تقریروں کا اثر بعض کمزورخوش اعتقادوں کی طبیعتوں پرضرور پر کے گا۔اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ چندمباحث جس پرمرز اقادیانی کی عیسویت کا مدار ہے لکھے جا کیوں۔ تاکدائل اسلام پر بی منکشف ہو جائے کہ اس بات میں مرز اقادیانی نہ در ف مسلمانوں جائے کہ اس بات میں مرز اقادیانی نہ در ف مسلمانوں

سے بلکہ اسلام سے مخالفت کررہے ؟
قبل بیان مقصود مرزا قادیاتی جو قبل غور و توجہ ہیں۔ مرزا قادیاتی جو اس کے چش نظر ہے۔ چنا نچہ (براہین اللہ بخواندم زہر ملتے وفتر ہم از کود کی سوئے ایں ؟ جوائی ہمہ اندریں جوائی ہمہ اندریں اوراس میں لکھتے ہیں " ؟ اوراس میں لکھتے ہیں " ؟ گئا اور ہرایک ند ہب کی کتاب دیا جوائی اس سے ظاہر ہے کوئر کی اس سے طاہر ہے کوئر کی اس سے کوئر کی سے کوئر کی کتاب دیا جوائی ہمہ کی کتاب دیا جوائی ہمہ کی کتاب دیا جوائی ہم کوئر کی سے کوئر کی سے کوئر کی کتاب دیا جوائی ہم کوئر کی کتاب دیا جوائی ہم کوئر کی کتاب دیا جوائی ہم کے کوئر کی کتاب دیا جوائی ہم کوئر کی کتاب دیا جوائی ہم کی کتاب دیا جوائی ہم کے کوئر کی کتاب دیا جوائی ہم کتاب دیا جوائی ہم کی کتاب دیا جوائی ہم کتاب

اقوال واحوال پرانہوں نے نظر ڈالم وایجادات واختر اعات میں غور ڈاکر کر مہیں آتی ۔ پوری عمران کی اس کام مسیس آتے ہیں ۔ مرزا قادیائی نے اپناد فیل میں شہادت دے رہا ہے۔ دلل میں شہادت دے رہا ہے۔ دل

پھر بيادّ عاء كەمرزا قاديا

کیا۔ چنانچہ فنائی اللہ اور فنائی الرا مقامات اور تصنیفات میں کرتے ہیں الی اللہ کا وقت ہی کب ملا اور ظاہر ۔ ممکن نہیں کہ تصفیہ قلب ہو سکے ۔ جیسے نہ ہوقلب کل الہام و تجلیات نہیں ہوا ملاسم ہے ۔ غرض مرزا قادیانی عرجم ا ے بلکہ اسلام سے مخالفت کرر ہے ہیں۔

قبل بیان مقصود مرزا قادیانی کے ابتدائی خیالات تھوڑ ہے سے لکھے جاتے ہیں۔ جو قابل غور وتوجہ ہیں۔ مرزا قادیانی جو کام کررہے ہیں یہ کوئی نیا کام نہیں بلکہ ابتدائے نشو ونما ہے وہ ان کے پیش نظر ہے۔ چنانچہ (براہین احمد میں 8 ہزائن جاس ۸۵) میں لکھتے ہیں۔

بہر ندہ غور کردم ہے شنیرم بدل جمت ہر کے بخواندم زہر ملتے دفترے بدیدم زہر قوم دانشورے ہم از کود کی سوئے این تاخم دریں شغل خودرا بیندا خم جوانی ہمہ اندریں باخم دل از غیر این کار پردا خم

اوراس میں لکھتے ہیں'' میں بچ کہتا ہوں کہ اس تالیف سے پہلے ایک بڑی تحقیقات کی گٹی اور ہرایک مذہب کی کتاب دیانت اورامانت اورخوض و تدبیر سے دیکھی گئے تھی۔''

اس سے ظاہر ہے کاڑکین سے مرزا قادیانی کو پی شغل رہا کہ تمام مذاہب باطلہ کے اقوال واحوال پر انہوں نے نظر ڈالی اور تمام کتابوں کے مضامین کو از بر کیا اور عقلاء کے تد ابیر وابحادات واختر اعات میں غور وفکر کر کے ایک ایسا ملکہ بم پہنچایا کہ کسی بات میں رکنے کی نوبت ہی نہیں آتی ۔ پوری عمران کی اس میں صرف ہوئی اور جس طرح اولیاء اللہ دل غیر خداسے خالی مہیں آتی ۔ پوری عمران کی اس کام میں صرف ہوئی ورجس طرح اولیاء اللہ دل غیر خداسے خالی کرتے ہیں۔ مرزا قادیا نی نے اپناول غیر باطل یعنی حق سے خالی کیا۔ جس پران کامصرعہ موز ون فرل میں شہادت دے رہا ہے۔

دل از غير اين كار بردا ختم

پھریدا تھاء کہ مرزا قادیا نی نے ایک مدت دراز تک خلوت نشین رہ کرتصفیہ باطن حاصل کیا۔ چنا نچہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول وغیرہ مقامات کے حاصل ہونے کا دعوی خود بھی متعدد مقامات اور تصنیفات میں کرتے ہیں۔ان تقریروں سے ظاہر ہے کہ وہ خلاف واقع ہے۔اس کئے کہ جب بوری عمر ندا ہب باطلہ کی کتابیں و کیھنے اور نئے دین کے اختراع کرنے میں گذری تو توجہ الیاللہ کا وقت بی کب ملا اور ظاہر ہے کہ جب ایسے نقوش متضادہ لوح خاطر پر منقش اور مر تکر ہوں تو مکن نہیں کہ تصفیہ قلب مکن نہیں کہ تصنیف کہ الیاء اللہ کے کتب سے ظاہر ہے اور جب تک تصفیہ قلب نہ ہوسکتے۔ جسیا کہ اولیاء اللہ کے کتب سے ظاہر ہے اور جب تک تصفیہ قلب نہ ہوسکتا۔ جسیا کہ احیاء العلوم اور فتوح الغیب وغیرہ کتب تو م سے نہ ہوقلہ کی البام و تجلیات نہیں ہوسکتا۔ جسیا کہ احیاء العلوم اور فتوح الغیب وغیرہ کتب تو م سے خاہر ہے۔ جس کا نقشہ نہ ہوسکتا۔ اس میں رنگ آ میزیاں کر رہے ہیں۔

(مرزا قادیانی) کے والد دوبارہ قادیان میں جانبے اور گورنمنٹ کی سے قادیان اور تین گاؤں ان کو ملے اور گورنر کے دربار میں ان کی ن دربار میں ان کو کری ملتی تھی اور غدر میں بچپاس گھوڑ ہے اپنی ذات وارمہیا کر کے بچپاس سوار ہے گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام بلکہ صاحبان ن پر آتے تھے۔ پھر ان تاریخی واقعات کو بیان کر کے مرزا قادیا نی سے ظاہر ہے کہ بید خاندان ایک معزز خاندان ہے۔ جو شاہان سلف

کے ہے کہ مرزا قادیانی ایک اولوالعزم شخص خاندان صلطنت ہے ہیں ہے جو بیدوولت ہاتھ ہے جاتی رہی۔ جس کی کمال در ہے کی حسر ت پونکہ متقصاً فطانت ذاتی کا یہی تھا کہ مجدموثل کی تجدید ہواسلئے ایک الل

م ہے کہ شاہی خاندان کے خیالات خصوصاً ایس حالت میں کہ ان رسائی بھی ضرورت سے زیادہ ہو بھی گوارانہیں کرسکتی کہ آ دی ۔ (بسخداری شدریف ج ۱ ص ۲ ۱۶، بساب هل پرشد المسلم کتاب) میں مردی ہے کہ جب ہدایت نامہ آ تحضرت کیا ہو گل ہو گل بوسفیان وغیرہ کو جو وہاں موجود تھے۔ بلا کر حضرت کے بہت سے بن کے ایک یہ بھی سوال تھا کہ آ پ کے اجداد میں کوئی بادشاہ بھی میں تو اس نے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ وہ نی میں ۔ کیونکہ اگر ان تو یہ خیال کیا جاتا کہ اسلاف کی دولت زائل شدہ کے وہ طالب کی جہد کہ وہ طالب

راروں صفحوں میں لکھی گئی ہے۔ اس میں صرف ایک ہی بحث ہے کہ تمیر ہے اتباع خصوصاً اولا دمیں ہمیشہ رہے گی اور کل مباحث اس ت ولوازم ورفع موانع میں ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ولائی تقریروں کا امر بعض کمزورخوش اعتقادوں کی طبیعتوں پرضرور ما گیا کہ چندمباحث جس پرمرزا قادیانی کی عیسویت کا مدار ہے لکھے منکشف ہوجائے کہ اس بات میں مرزا قادیانی نہ صرف مسلمانوں

اور کوئی درجه باتی نهیں ی^{، ،} اور (رسالت بجهت عدم ضرورت منف بی*ں کہ'' قر*آن کامحرفادرمبدا اِس کی تفسیریں ہیں پانچ وقت ا مدح مين لكھتے ہيں۔" پين ثابت الانبيا عليه كاقرآن مِن ذكر_ كيحصول ميں خاتم الرسل اور فخر انسان ان نوروں ہے بقدر است **بیں۔ چنانچہ(براہین احمریہ ش**اااہ اختیار کرنااس جہت ہےمتنعابہ كآ بفرماديا بدماييدأ تجمى قليل تقى تعليم توحيد ميں پچھ تز اس موحد قوم کی ہیں کڑوڑ ہے بھی لوگ آسانی ہے دوسرے مذہبوا میں ۔ مرمحر یوں کے ساتھ ایسا کر

شریف کے لئے اب پیضرورت

اور (براین احدییص

اور (برامین احدیی^ص ا

اہل اسلام نے جب

اگر جهاس کتاب کولا

کک راه خدامیس مکفول کر دی اور ا

ِ **ہوسکتا۔اس لئے ان کے معتقد ہو**

بیں ۔مثلاً بیا کہ جارے دلائل کونمبر

﴾ **ظاہر کر**دیں کہ ایفائے شرط جیسا ک

🖟 ہم نے بیش کئے بیش کریں یاار

انہوں نے نئی بنیا داس طرح ڈالی کہ ایک کتاب مسمیٰ بہ'' براہین احمد بیلی حقیقت کتاب الله والنبوة الحمدين الكسي بس كام عنام عنظام بكرة آن شريف اورنى كريم الله كانوت كى حقیقت اس میں ثابت کی گئی اور اس کتاب کی ضرورت اس وجہ سے ثابت کی '' اب وہ زمانہ آ گیا ہے کے عقل کو بری طور پراستعال کرنے سے بہتوں کی مٹی پلید ہور ہی ہے ۔۔۔۔ ہمارے زمانے کی نئ روشیٰ (خاک برفرق ایں روشنی) نوآ موزوں کی روحانی قو توں کوافسر دہ کررہی ہے۔ان کے دلوں میں بجائے خدا کی تعظیم کے اپنی تعظیم ساگئی ہے اور بجائے خدا کی ہدایت کے آپ ہی ہادی بن بیٹے ہیں سوفسطائی تقریروں نے نوآ موزوں کے طبائع میں طرح طرح کی بیجید گیاں پیدا كردى مين ... ان كى طبيعتوں ميں وه بردهتی جاتی بين اوروه سعادت جوسادگی اورغربت اور صفائی باطنی میں ہے۔ان کے مغرور دلوں سے جاتی رہی جن جن خیالات کووہ سکھے ہیں ۔وہ اکثر ایسے میں جن سے لا ذہبی کے وساوس پیدا کرنے والا الر ان کے دلول پر برجاتا ہے اورفلفی م طبیعت کے آ دمی بنتے میں اور نیز عیسائی دین تر قی کررہا ہے۔ چنانچہ یادری ہٹ کرصاحب نے لکھا ہے کہ ستاکیں ہزار سے یا نچ لا کھ تک شارعیسائیوں کا ہندوستان میں پہنچ گیا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جونسادوین کی بجیری ہے پھیلا ہے۔اس کی اصلاح اشاعت علم دین ہی پرموقوف ہے۔ سواسی مطلب کو پورا کرنے کے لئے ہم نے کتاب براہین احمد یہ کو تالیفات کیا ہے۔ جس ے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہوجائے گا۔ یہ کتاب طالبین حق کوایک بشارت اورمنکران اسلام پر جحت ہے۔'' (اشتہارضروری ملحقہ، براہین احمد پیص د تاوہ خزائن جاص ۲۶ تا ۱۹۴) ادر برابین احدیه میں ایک اشتہار اس مضمون کا دیا که ''میں جومصنف اس کتاب براہین احمد بیکا ہوں۔ پیاشتہارا بی طرف سے بوعد ہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب ندا ہب ادر ملت کے جو تقانیت قرآن مجید اور نبوت محم مصطفی اللی سے منکر ہیں۔ اتماماً للجحۃ شاکع کرے اقرار کرتا ہوں کہ اگر کوئی بحسب شرا لط مندرجہ اس کور دکرے تو اپنی جائیدادقیمتی دس ہزار

(ويباچه برامين احمديش ۱۲۲۲ ، فزائن جاس ۲۸۲۲) روییه یرقبض و خل دے دوں گا۔'' ان تحریرات کے ظاہر کو دیکھ کرکون مسلمان ہوگا۔ جومرزا قادیانی پر جان فدا کرنے کو آ مادہ نہ ہوجائے۔

اور قرآن شریف کی بھی بہت می تعریفیں اس میں کی ہیں۔ چنانچد (براہین احدیث ال عاشيه خزائن جاص ١٠١) ميں لکھتے ہيں كه ' قرآن شريف كي تعليم بھي انتهائي در ہے ير نازل ہوئي۔ پس انہیں معنوں سے شریعت فرقان مختم اور مکمل مھیری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں اور قر آ ن

هنی بنیاداس طرح دالی که ایک کتاب مسمیٰ به ' برا بین احمد بیلی حقیقت کتاب ی۔جس کے نام سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف اور نبی کر میمالینو کی نبوت کی د کی گئی اوراس کماب کی ضرورت اس وجہ سے ثابت کی ''اب وہ زیانہ آ گیا راستعال کرنے سے بہتوں کی مٹی پلید ہور ہی ہے ہمارے زمانے کی نئ یں روشنی) نوآ موزوں کی روحانی قو تول کوافسر دہ گرر ہی ہے۔ان کے دلول ہم کے اپنی تعظیم ساگئ ہے اور بجائے خداکی ہدایت کے آپ ہی ہادی بن لی تقریروں نے نوآ موزوں کے طبائع میں طرح طرح کی پیچید گیاں پیدا طبيعتوں ميں وہ برهتی جاتی ہيں اور وہ سعادت جوسادگی اورغر بت اور صفائی يمغرورولول سے جاتی رہی جن جن خیالات کووہ سیکھے ہیں ۔ ۔ وہ اکثر ایسے کے وساوس پیدا کرنے والا اثر ان کے دلول پر برجا تا ہے اورفلسفی ہیںاور نیز عیمائی دین تر تی کررہاہے۔ چنانچہ یا دری ہٹ کرصاحب ہزارے یا نج لاکھ تک شارعیسائیوں کا ہندوستان میں پہنچ گیا ہے۔ یہ بات ن کی بنجیری سے پھیلا ہے۔اس کی اصلاح اشاعت علم دین ہی برموقوف پورا کرنے کے لئے ہم نے کتاب براہین احمد یہ کو تالیفات کیا ہے۔جس ، کا خاتمہ فنج عظیم کے ساتھ ہوجائے گا۔ یہ کتاب طالبین حق کوایک بشارت ت ہے۔" (اشتہار ضروری لحقد، برابین احمدیص دتاو، خزائن جام ۲۹ تا ۲۹) ، احمدیه میں ایک اشتہار اس مضمون کا دیا که'' میں جومصنف اس کتاب بیاشتهارا پی طرف سے بوعدۂ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیج ارباب حقانية قرآن مجيدادرنبوت محد مصطفى عليلة سيمنكريس -اتماماللجة شائع كەاگركونى بحسب شرا ئطامندرجەاس كوردكر بيتواپنى جائىدادقىتى دى بزار (دياچە برامين احمديص ١٦٢٦ ،خزائن ج اص٢٨ ٢٨) ەدولگا۔" ، کے ظاہر کو دیکھ کرکون مسلمان ہوگا۔ جومرزا قادیانی پر جان فدا کرنے کو

شریف کی بھی بہت می تعریفیں اس میں کی ہیں۔ چنانچہ (براہین احمہ یہ س ۱۱۰ میں لکھتے ہیں کہ'' قر آنشریف کی تعلیم بھی انتہائی در ہے پر نازل ہوئی۔ ٹریعت فرقان مختتم اور کمل ٹھیری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں اور قر آن

شریف کے لئے اب بیضرورت در پیش نہیں کہ اس کے بعد اور کتاب بھی آئے کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی ورجہ باتی نہیں۔' اور (برامین احمہ یہ س ۲۱۵ عاشیہ بزرائن جاس ۲۳۸) میں لکھتے ہیں کہ'' وی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے۔' اور (برامین احمہ یہ ۱۰ ماشیہ بزرائن جاس ۱۰۱) میں لکھتے ہیں کہ'' قرآن کا ننرف اور مبدل ہونا محال ہے۔ کیونکہ لاکھوں مسلمان اس کے حافظ ہیں۔ ہزار با اس کی تغییر یں ہیں پانچ وفت اس کی آئیتیں نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔'' اور نبی کر پر اللہ کے مرح میں لکھتے ہیں۔'' اور نبی کر پر اللہ کے مرح میں لکھتے ہیں۔'' اور نبی کر پر اللہ کے مرح میں لکھتے ہیں۔'' اور نبی کر پر اللہ کے مرح میں لکھتے ہیں۔'' اور نبی کر ایم اللہ کے مرح میں لکھتے ہیں۔'' اور نبی کر ایم اللہ کوئی کہ کے مدل کے میں اللہ کا بیاں۔''

(برامين احمدييص الإحاشيه ،خزائن ج اص١٠٣)

اور (برابین احمدیش ۵۰۸، خزائن جامل ۲۰۰۱) میں لکھتے ہیں۔''جو اخلاق فاصلہ خاتم الانبیا عظیمی کا قرآن میں ذکر ہے وہ حضرت مویٰ علیہ السلام سے بزار بادر ہے بڑھ کر ہے۔''

اور (براہین احدیم ۱۰۰ عاشیہ نزائن جاس ۳۴۹) میں لکھتے ہیں۔ '' ہاں ان (نعمتوں)

کے حصول میں خاتم الرسل اور فخر الرسل کی بدرجہ کامل مجبت بھی شرط ہے۔ تب بعد محبت نبی اللہ کے

انسان ان نوروں سے بھترراستعداد خود حصہ پالیتا ہے' 'پھر مسلمانوں کی بھی بہت پچھتحریفیں کی

ہیں۔ چنا نچہ (براہین احدیم ساا عاشیہ نزائن جام ۱۰۲،۱۰۳) میں لکھتے ہیں۔ ''مسلمانوں کا پھر شرک
افقیار کرنا اس جہت سے ممتعات سے ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس بار سے میں بھی پیشین گوئی کر

کر آ پ فرمادیا ہے۔ ملے بید أ الباطل و ما یعید سسہ جب ان ایام میں کہ مسلمانوں کی تعداد

ہمی قلیل تھی تعلیم تو حید میں پھر تزائل واقع نہیں ہوا بلکہ روز بروز ترتی ہوتی گئی تو اب کہ جماعت

اس موحد قوم کی ہیں کر وڑ ہے بھی پھر زیادہ ہے۔ کو کر تزائل ممکن ہے۔'' اور لکھتے ہیں کہ' عیسائی

لوگ آ سانی سے دوسر ہے خد ہوں کو ناممکن سے شاہر کر کے ان کے ہیروؤں کو ند ہب سے ہٹا سکتے

ہمی سے مرحمہ بوں کے ساتھ ایسا کرنا ان کے لئے میڑھی کیسر ہے۔''

ابل اسلام نے جب دیکھا کہ مرزا قادیانی اسلام کے ایسے خیرخواہ ہیں کہ اپنی جائیداد تک راہ خدا ہیں مکفول کردی اورایس کتاب کھی کہ جس کا جواب کی دوسرے دین والے سے نہیں ہوسکتا۔ اس لیئے ان کے معتقد ہوگئے۔

اگر چداس کتاب کولا جواب بنانے والی شروط کی جکز بندیاں ہیں۔ جن کوعلاء جانے ہیں۔ مثلاً مید کہ کہ جانے ہیں۔ مثلاً مید کہ ہمارے دلائل کونمبر وارتو ڑے اور اس پر تین منصف مقبولہ فریقین بالا تفاق بدرائے فلا ہر کردیں کہ ایفائے شرط جیسا کہ جائے تھا۔ ظہور میں آ گیا اور اپنی کتاب کے دلائل معقولہ جیسے ہم نے پیش کریں یا اس کاخس ورنہ بھراحت تحریر کرنا ہوگا کہ بوجہ نا کامل یا غیر معقول

ہونے کتاب کے اور بیشر طرکائی کہ ہرصنف میں نصف یار بع دلائل پیش کرنا ہوگا۔غرض ایسے قبود وشر وط

ہیان کئے اور بیشر طرکائی کہ ہرصنف میں نصف یار بع دلائل پیش کرنا ہوگا۔غرض ایسے قبود وشر وط

اس میں لگائے کہ پنیٹھ صفح کا اشتبار ہوگیا۔ ان شروط کے دیکھے کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی شخص

ہتو قع انعام اس کے ردکا ارادہ کر سکے۔ ای بھروسہ پرانہوں نے جائیدادمکفول کر کے مفت کرم

داشتن کا مضمون پورا کیا۔ گر جا ہلوں میں تونام آوری ہوگئی کہ مرزا قادیانی نے الی کتاب لکھی کہ

آخ تک نہیں لکھی گئی۔ اس لئے کہ غالباً کسی کتاب کے جواب پر اتنا انعام مقرر نہ ہوا ہوگا۔

مرزا قادیانی نے ایسے اعلیٰ در ہے کی مید بیر نکالی کہ جس کا جواب نہیں۔ تمام سلمانوں میں ان کی

ادران کی کتاب کی الی مقبولیت ہوگئی کہ تین چاررہ بیہ کی قیمتی کتاب کو بچیس بچیس رو بیہ دے کر

لوگوں نے لیااورام راء نے جوبطورانعام یاطبع کتاب کے لئے دیاوہ علیحہ ہے۔

ہر چندمرزا قادیانی نے تصریح کی یہ کتاب صرف قرآن شریف اور بی کر يم الله كى نبوت ثابت کرنے کی غرض سے لکھی گئی۔ مگر بحث نفس البرم اور مطلق نبوت کی چھیز دی۔ گویا روئے بخن آ ریداور برهموساج کی طرف ہے۔ جومنکر الہام ونبوت میں اور بیٹابت کیا کہ عقل ہے کچھ کام چل نہیں سکتا۔ جب تک وحی البی نہ ہو، نہ واقعات گذشتہ معلوم ہو سکتے ہیں ۔ نہ کیفیت حشر وغیرہ نہ مباحث آلہیات پھریہ ثابت کیا کہ وحی قطعی چیز ہے۔جس کاا نکار ہونہیں سکتا اوراس پرزور دیا کہ وحی اور البام ایک ہی چیز ہے اور اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں '' کیا سرمایہ خدا کا خرچ ہوگیا۔ یا اس کے منہ پرمہرلگ گئی یا الہام بھیجنے سے عاجز ہوگیا'' اور رسالت میں بھی عام طور پر گفتگو کی که ' وہ ہرشخص کومل نہیں سکتی بلکہ حسب قابلیت بعض افراد کو ملا كرتى ہے۔'' ديكھئے ابتدائی دعویٰ اثبات نبوت خاصہ ادر كلام خاص لعنی قر آ ن شريف كا تھا اور ثابت یہ کیا کہ خاص خاص لوگوں کو نبوت ملا کرتی ہے اور ہمیشہ کے لئے وحی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ چنانچەاى بناء پراب ان كويددىوى ہے كەخدانے مجھےرسول اور نبى بنا كر بھيجا ہے اوراييندير جووحى ہواکرتی ہے اور وہ لوگوں پر جحت ہے۔ بیائ تم کا پھل ہے جو براہین میں ہو یا گیا تھا۔ پھر بہت ے الہام اس میں ذکر کے ان میں بعض خوش کن جیسے 'وفت نزد کیک رسید کہ پائے محدیاں بر مینار بلندم الآد،اوربعض غرض كتاب ي بتعلق جيي إلى عيسى انسى متوفيك ورافعك الى ، وكذلك مننا على يوسف لنصرف عنه السؤيا احمدانا اعطيناك الكوثر • محمد رسول الله والذين معه الآيه انا فتحنالك فتها مبينا ليغفر لك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر "(برابين احر الخص ٢٣٨ ٢٣٣٥ بزائن جاص ٢٦٨،٢٦٥)

اورجس نبی کا نام الہا ہ چونکہ مرزا قادیانی نے کی جانب سے اس وقت وہ برسر م

سے اپنے افتخارا درالحرب خدعتہ ، اگران تد ابیر سے خصم پرغلبہ ہوجا برامقصود حاصل ہوجائے گا۔ رہ ہور ہے گی اور نیز مرزا قادیانی ۔

ہور ہے ی اور پیر سررا اوریاں۔ تعلیاں کر کے آخر میں لکھ دیا کہ سبب سے ہے۔جس سے مسلما حاصل ہو سکتے ہیں تو خود آنخضر

اسباب ہے کسی کوان کے رد کی ط اپنے الہامی کارخانے کی بنیاد بخو اپنامقصود ظاہر کردیا تھا کہ خدائے

بھی الہاموں میں شریک ہیں او سے۔ جیسے علاء امتی کا نہیاء بی ا

ضرورت به ظاهری عبارتوں کوفضو هر چند براجین احمد بی

کاموقعہ ہی نہ طے اور عیسویت آئندہ وہ اس کا دعویٰ کریں گ میں لکھتے ہیں۔الہام' عسبی و للکافرین حصیرا''خدا۔ تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف ر نے جہم کو کافروں کے لئے قیدی ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی

حق محض جو دلائل واضحه اورآيا

زا قادیانی نے تصریح کی یہ کتاب صرف قر آن شریف اور نبی کریم میلاتی کی لی غرض سے لکھی گئی۔ مگر بحث نفس الہام اور مطلق نبوت کی چھیڑ دی۔ گویا مموساج کی طرف ہے۔ جومنکر الہام ونبوت ہیں اور بیٹابت کیا کے عقل ہے - جب تک وحی اللی نه ہو، نه واقعات گذشته معلوم ہو سکتے ہیں۔ نه کیفیت حشر ت چرمیثابت کیا کہ وحی قطعی چیز ہے۔جس کا انکار ہونہیں سکتا اوراس پرزور بی چیز ہے اور اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں چ ہوگیا۔ یا اس کے منہ پر مہر لگ گئی یا الہام بھیجنے سے عاجز ہوگیا'' اور ور پر گفتگو کی که'' وه هر خف کومل نهیں سکتی بلکه حسب قابلیت بعض افراد کو ملا تدائی دعوی اثبات نبوت خاصه ادر کلام خاص یعنی قر آن شریف کا تھا اور ص لوگول کونبوت ملا کرتی ہے اور ہمیشہ کے لئے وجی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ کو میدوی کے کہ خدانے مجھے رسول اور نبی بنا کر بھیجا ہے اور اپنے پر جو دحی ں پر جحت ہے۔ یہ ای تخم کا پھل ہے جو برا ہین میں بویا گیا تھا۔ پھر بہت کے ان میں بعض خوش کن جیسے'' وقت نز دیک رسید کہ پائے محمدیاں ہر مینار ض كتاب سے بتعلق جيے 'يا عيسسى انسى متوفيك ورافعك اعلى يوسف لنصرف عنه السؤيا احمدانا اعطيناك ول الله والذين معه الآيه أنا فتحنالك فتها مبينا ليغفرلك ه وما تاخر "(براین احریخص ۴۸۲۳۳۲۳۲۰ فزائن جام ۲۹۸،۲۹۵)

اورجس نبی کا نام الہام میں ذکر کیا ترجے میں لکھا کہاس سے مراد میں ہوں۔ چونکه مرزا قادیانی نے آریدوغیرہ کوخاطب کیا تھا۔اس لئے علماءنے خیال کیا کہ اسلام کی جانب ہے اس وقت وہ برسر مقابلہ ہیں اور مبارزت کے وقت حریف پر رعب ہونے کی غرض ے اپنے افتخاراورالحرب خدعتہ کے لحاظ سے خلاف واقع بھی کچھ بیان کرنا شرعاً وعقلاً جائز ہے۔ اگران تدابیر سے خصم پرغلبہ ہوجائے اور دہ نفس الہام کو مان لےاور قر آن پرایمان لائے توایک بزامقصود حاصل ہوجائے گا۔ رہی افراط وتفریط جومرزا قادیانی کے کلام میں ہے اس کی اصلاح ہور ہے گی اور نیز مرزا قادیانی نے بیطریقہ بھی اس میں اختیار کیا کہ الہاموں میں خوب ہی اپنی تعلیاں کر کے آخر میں لکھ دیا کہ ٹیرسب ہمارے نبی کر پیمائیلیا کے طفیل اور عنایت اورا تباع کے سبب سے ہے۔جس سے مسلمانوں نے بی خیال کرلیا کہ جب اتباع کی وجہ سے ایسے کمالات حاصل ہو سکتے میں تو خود آنخضرت علیقہ کے کمالات کس درجے کے ہول کے غرض اس قتم کے اسباب ہے کسی کوان کے رد کی طرف توجہ نہ ہوئی اور انہوں نے دل کھول کے الہام لکھ ڈالے اور اسيخالها مى كارخانے كى بنياد بخو في قائم كرلى اگرچد ياعيسى انى متوفيك كالبام سے انہوں نے ا پنامقصود ظاہر کردیا تھا کہ خدا نے مجھے میسیٰ کہہ کر یکارا مگر لوگوں کو دھوکا بیہ ہوا کہ محمد رسول اللہ وغیرہ بھی الہاموں میں شریک ہیں اور اس کے معنی خودوہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے مثلیت عامد مراد ہے۔ جیسے علماء امتی کا نبیاء بن اسرائیل میں ہے۔ پھر جب ان کو دعویٰ بی نبیں تو جواب کی کیا ضرورت _ ظاہرى عبارتو ل كوفضول يالغو تمجه كرعاماء نے التفات نه كيا۔

برچند براہین احمد بیمیں سب کھی کہدگئے۔گراس ہوشیاری کے ساتھ کہ کی کور دکرنے کا موقعہ ہی نہ ملے اور بیسویت کے دعوے سے تو اسی تبری کی کہ کسی کے خیال میں بھی نہ آئے کہ آئندہ وہ اس کا دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ (براہین احمد میں ۵۰۲،۵۰۵ عاشیہ، نزائن جا ص ۱۰۲،۷۰۱) میں کھتے ہیں۔ البام' عسبی رب کے مان یسر حکم وان عدت معدنا و جعلنا جھنم میں کھتے ہیں۔ البام' عسبی رب کے مان یسر حکم وان عدت معدنا و جعلنا جھنم للکا افرین حصیرا' نفدائے تعالی کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جوتم پر رحم کر سے اور اگر تم نے گناہ اور سرکتی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سز ااور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کا فروں کے لئے قید خانہ بنار کھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت سے کے جلالی طور پر فلا ہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفتی اور نرمی اور لطف واحدان کو قبول نہیں کریں گے اور خی محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی

آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالی مجر مین کے لئے شدت ادر عنف اور قبر اور تختی کو استعال میں لائے گا اور حضرت میں علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ و نیا میں اثریں گے اور تمام را ہوں اور سرئوں کوخس و خاشاک سے صاف کریں گے اور ناراست، کا نام ونشان ندر ہے گا اور جلال آئی گراہی کے تخم کو اپنی بخل سے نیست و نا بود کر دے گا اور بیز مانہ اس زمانے کے لئے بطور ارباص کے واقع ہوا ہے۔ یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالی اتمام جمت کرے گا۔ اب ارباص کے واقع ہوا ہے۔ یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالی اتمام جمت کرے گا۔ اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفتی واحسان سے اتمام حجت کر رہا ہے۔ "

مرزا قادیانی نے اس البام کے معنی ہیں صاف دصری طور پریہ بتلادیا کہ عیسی موعود آئندہ آنے والے ہیں اور ہیں عیسیٰ موعود نہیں ہوں۔ بلکہ بطور پیش خیمہ ہوں اور ان کی سواری نہایت کر وفر سے آئے گی اور گراہی کوہ وہ بالکل نیست و نابود کردیں گے۔ اب دیکھئے کہ براہین احمہ سیمیں کیسے تزم واحتیاط سے کام لیا اور کس طرح پہلو بچا بچا کر گفتگو کی کہ کی کو پتاہی نہ لگے کہ آئندہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔ پھر جب وہ کتاب تمام ہوگئی اور خالی الذہن علما، نے اس کی تو ثق بھی کی اور بہت سے مسلمانوں نے الا کو اپنا مقتداء مان لیا۔ جس سے پور ااطمینان ان کو ہوگیا اور قم کافی اس کتاب کی بدولت مل گئی۔ اس وقت آریہ و غیرہ کو جھوڑ کر مسلمانوں پر الشن پڑے اور ان کو پکڑلیا کہ تم سب نے میری کتاب کی تو ثیق کی ہے اور جھے عیسیٰ موعود مان لیا ہے۔ آپ اگرا نکار کرو گے تو تم سب کا فرملعون بے دین دوز خی ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی ہے۔ آپ اگرا نکار کرو گے تو تم سب کا فرملعون بے دین دوز خی ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی روشنی والے فلسفہ کی ظلمت سے نکل کر اپنے قدیم دین کی تصدیق کریں گے۔ مگر وہ تو نئی روشنی والے فلسفہ کی ظلمت سے نکل کر اپنے قدیم دین کی تصدیق کریں گے۔ مگر وہ تو نئی روشنی والے فلسفہ کی ظلمت سے نکل کر اپنے قدیم دین کی تصدیق کریں گے۔ مگر وہ تو نئی روشنی والے فلسفہ کی ظلمت سے نکل کر اپنے قدیم دین کی تصدیق کریں گے۔ مگر وہ تو نئیسی مسلمانوں ہی کوکا فر بنانے گئی۔

خود غلط بودانچ ماپند اشتیم

ہماری وہ ساری خوشیاں اور انظار کہ کفار پر جمت قائم ہوگئ۔اب وہ مسلمان ہوئے جاتے ہیں اور یادری مسلمان ہوکر گورنمنٹ پراٹر ڈالدے ہیں سب خاک میں مل گئے۔ ہزار ہا رو پیدیر باوگئے شخ چلی سمجھے گئے اور ہوایہ کہ الئے ہم ہی کافر بنائے گئے۔ کیاا تنارو پیدہم نے اس واسطے خرج کیا تھا کہ کافر بنائے جا کیں۔ مگراب کیا ہوتا ہے میر زا قادیانی کاعظی مجز ہ تھا۔ جو بغیر اثر کئے رہ نہیں سکتا۔ کیونکہ آئندہ میہ بات معلوم ہوگی کہ عظی مجز ات کیسے تو ی الاثر اور کم مدت میں برزوراٹر ڈالئے ہیں۔

جب مسلمانوں نے م انبیاء کے مثیل تھے۔جن ہیں ایک بہے کہ جس میں عیسیٰ علیہ السلام بڑ کے مثیل وغیرہ ہونے کی تخصیم مں ۲۳۱) میں فر ماتے ہیں کہ''برا روحانی طور پر وہی سے ہے۔جس انکارنہیں کہ شاید پیش گویوں کے فرق اس وقت کے بیان میں ال

طور برلکھا گیا۔''

براہین کے الہام میر
کردیں گے ادراس کی تفصیل ب
ادران کی جگہ میں سے موعود ہول
قفصیل میں مطلب دونوں کا اَب
دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا
ترج کل ہمارے مسلمان بھا کیہ
نے براہین میں لکھ دیا تھا کہ میر
صرف اِس سرسری بیروی کی و
مرویہ کے لحاظ ہے لازم ہے۔
مرویہ کے لحاظ ہے لازم ہے۔
بولتے اور بغیر سمجھا کے نہیں ہیج

دليري نبيس كريكتے-''

عدنيا كاس غرض سے بيان

جلا لی طور برآ ئیں گے تو وہ لو

آپ نے دیکھ لیا

مجب خدائے تعالی مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور تخی کو استعال میں تمسی علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ و نیا میں اثریں گے اور تمام راہوں اور شاک سے صاف کریں گے اور ناراست کا نام ونشان ندر ہے گا اور جلال فی کواپنی بخل سے نیست و نابود کر دے گا اور بیز مانداس زمانے کے لئے بطور ہوا ہے۔ لینی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالی اتمام ججت کرے گا۔ اب مالی طور پر بخدائے تعالی اتمام ججت کرے گا۔ اب مالی طور پر بخدائے تعالی اتمام جست کرے گا۔ اب مالی طور پر بعنی رفتی دا حسان سے اتمام ججت کر ہاہے۔'

فادیانی نے اس الہام کے معنی میں صاف وصری طور پریہ بتلاد یا کہ عیسیٰ موجود لئیں اور میں عیسیٰ موجود نہیں ہوں۔ بلکہ بطور پیش خیمہ ہوں اور ان کی سواری کے بار این کی اور گرائی کو وہ بالکل نیست ونابود کردیں گے۔ اب ویکھنے کہ برائین اوا حتیاط سے کا م لیا اور کس طرح پہلو بچا بچا کر گفتگو کی کہ کسی کو بتا ہی نہ لگے نے والے بیں۔ پھر جب وہ کتاب تمام ہوگئی اور خالی الذہن علما، نے اس بہت سے مسلمانوں نے ان کو اپنا مقتداء مان لیا۔ جس سے پور ااطمینان ان بہت سے مسلمانوں پر اس کتاب کی بدولت مل گئی۔ اس وقت آرید وغیرہ کو چھوڑ کر مسلمانوں پر پکڑلیا کہتم سب نے میری کتاب کی تو ثیق کی ہے اور جھے عیسیٰ موجود مان لیا کہ کر ایک تو تم مب کا فر ملعون ہے دین دوزخی ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی دو گئی ہے تو برا بین احمد رہ کو بیہ جھا تھا کہ اس سے کا فر مسلمان ہوں گے۔ مگر وہ تو کہ ظلمت سے نکل کر اپنے قدیم دین کی تقدریت کریں گے۔ مگر وہ تو کئی۔

خود غلط بودانچ ماپند اشتیم رکی خوشیال اورانظار که کفار پر جمت قائم ہوگئی۔اب وہ مسلمان ہوئے کمان ہوکر گورنمنٹ پراٹر ڈالدیے ہیں سب خاک میں مل گئے۔ ہزار ہا بھے گئے اور ہوا ہیر کہالئے ہم بی کا فرہنائے گئے۔کیاا تنار و ہیہ ہم نے اس نائے جائیں۔گراب کیا ہوتا ہے میر مرزا قادیانی کاعقلی مجرہ تھا۔ جو بغیر آئندہ میہ بات معلوم ہوگی کہ عقلی مججزات کیسے قوی الاثر اور کم مدت میں

جب مسلمانوں نے مرزا قادیانی سے پوچھا کہ حضرت آپ تو براہین احمد یہ ہیں تمام انہاء کے مثیل سے ہون میں ایک عیسیٰ بھی ہیں اور اس کی تصریح بھی کی تھی کہ وہ زماند آنے والا ہے کہ جس ہیں علیہ السلام بڑی شان وشوکت سے تشریف فرما ہوں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے مثیل وغیرہ ہونے کی تخصیص کیسی تو اس کے جواب میں (ازالة الاوہام ص۱۲۱، خزائن جس میں اور برای میں فرماتے ہیں کہ ''براہین احمد یہ میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی ہے۔ ہاں اس بات کا انڈ کرہ کیا تھا کہ یہ عاجز انکار نہیں کہ شاید ہیش گویوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ ہے کوئی سے موعود بھی آئندہ پیدا ہو۔ گر و ان اس وقت کے بیان میں اور براہین احمد یہ کے بیان میں صرف اس قدر ہے کہ اس وقت براعث المان الہام کے اور نہ معلوم ہونے ہرا یک پہلو کے اجمالی طور پر لکھا گیا تھا اور اب مفصل طور پر لکھا گیا۔''

روی کے اور اس کی تفصیل میں اجمال بیتھا کہ سے علیہ السلام خود آ کر گراہی کے تم کونیست و نابود

کردیں گے اور اس کی تفصیل میہ ہے کہ سے مرگئے اب ندوہ آ کیں گے اور نہ گراہی کو مٹا کیں گے

اور ان کی جگہ میں سے موجود ہوں۔ اس اجمال و تفصیل کا سجھنا بھی ہر کسی کا کام نہیں۔ کیونکہ اجمال

و تفصیل میں مطلب دونوں کا ایک ہی ہوا کرتا ہے اور یہاں تباین و تاقض ہے اور نیز (ازالة الاوہام

مرہ ا، نزائن ج مس مے ۱۹۱۸ء) میں لکھتے ہیں۔ ''میں نے براہین میں جو کچھ سے ابن مریم کے

دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا ہے وہ صرف ایک مشہور عقیدے کے لحاظ ہے ہے۔ جس کی طرف

آج کل جمارے مسلمان بھا کیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں۔ سو ظاہرا عتقاد کے لحاظ ہے میں

نے براہین میں لکھ دیا تھا کہ میں صرف مثیل موجود ہوں۔ یہ بیان جو براہین میں درج ہو چکا ہے۔

مرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے تھا۔ جو کہم کو تبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی وہ بخیر بلا سے نہیں

مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے ۔ کیونکہ جولوگ خدائے تعالی سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلا سے نہیں

بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعوئی نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی ولئے دلیے کہتے کہتے کا در کنہیں کر سے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیے کہتے ہوئے۔ اور اپنی کر کے دارائی عرف سے کسی قسم کو کہتے کہتے۔ ''

میری میں ایک خاص البام وان عدتم آپنے و کھلیا کہ مرزا قادیانی نے براہین احمد یہ میں ایک خاص البام وان عدتم عدنا کا اس غرض سے بیان کیا تھا کہ اگر مرزا قادیانی کی بات لوگ ندما نیس تو جب عیسیٰ علیہ السلام جلالی طور پر آئیں گے تو وہ لوگ معذب ہوں گے۔معتقدین نے اس کو یہی سمجھا تھا کہ شل دوسری وحیوں کے مرزا قادیانی پرید وی بھی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس وقت انہوں نے کوئی اشتباہ اس میں بیان نہیں کیا اور نہ بیفر مایا تھا کہ میں اپی طرف سے مقلدا نہ بیان کرتا ہوں اور از اللہ الا وہام میں فرماتے ہیں کہ وہ ظاہری اعتقاد کے لحاظ ہے میں نے لکھا تھا۔ یعنی وہ الہام ووجی نہتی ۔ اگر فی الواقع وہ وحی تھی تو جو دعوی مرزا قادیانی اب کررہے ہیں کہ عیسی مرکئے اور میں ہی میچے موعود ہوں۔ اس سے لازم آتا ہے کہ وہ اپنی فرد اس کررہے ہیں۔ جس نے پہلے وی بھیجی تھی اور نیز ان کا یہ کہنا کہ میں نے اپنی طرف سے لکھ دیا تھا جھوٹ ثابت ہوگا۔ حالا نکہ جھوٹ کہنے کو انہوں نے کا یہ کہنا کہ میں نے اپنی طرف سے لکھ دیا تھا جھوٹ ثابت ہوگا۔ حالا نکہ جھوٹ کہنے کو انہوں نے شرک لکھا ہے اور نیز یہ کہنا کہ ہم اپنی خودی سے بھی کہنیں سکتا خلاف واقع ہے۔ اس لئے کہ از اللہ میں میں داخل کرنا خلاف واقع اور اس کے الہام ہونے کا دعویٰ جھوٹا تھا۔ احمد یہ میں اس کو الہاموں میں داخل کرنا خلاف واقع اور اس کے الہام ہونے کا دعویٰ جھوٹا تھا۔ غرض ان دونوں کتابوں سے ایک کتاب جھوٹی ضرور ثابت ہوتی ہے اور علی سیل البد لیت دونوں کتابیں ساقط الا عتبار ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیانی کے کل دعاوی قطعاً بے اعتبار ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیانی کے کل دعاوی قطعاً بے اعتبار ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیانی کے کل دعاوی قطعاً بے اعتبار ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیانی کے کل دعاوی قطعاً بے اعتبار ہوگئی۔

الحاصل جوازالة الاوہام میں لکھتے ہیں کہ سے کہ دوبارہ و نیا میں آنے کا ذکر جو براہین میں کہ سے کہ براہین میں یہ لحاظ رکھا گیا تھا کہ میں لکھا تھاوہ مشہورا عقاد کے لحاظ سے تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ براہین میں یہ لحاظ رکھا گیا تھا کہ کوئی ایسی بات نہ کھی جائے۔ جس سے لوگوں کوتو حش ہوا ور مقصود فوت ہوجائے۔ ای وجہ سے مسلمانوں کی بہت ی تعریفیں بھی کیس کہ قیامت تک وہ مشرک اور گراہ نہیں ہوسکتے۔ تا کہ اس تسم کی اہلہ فریب چالوں سے جب وہ پورے طور سے اپنے دام میں آجا کیس گے اور اپنے نامزد ہونے کی وجہ سے زوجیت تحقق ہوجائے گی تو خودان کو دوسری طرف جانے سے حیا مانع ہوگ۔ کیونکہ (براہین احمد میں کے اور جوشن سے براتا بع ہور فیق ہے جنت میں۔ انتی ا

مرزا قادیاتی نے براہین احمد سے میں سوائے عیسویت کے اور بہت سے امور کی بنیادیں ڈالیس جو مختصراً یہاں کھی جاتی ہیں۔

ا بین احمدیش ۵۲۳، این خرورت اس البهام سے فیفھ مینا ھالیلمان (براہین احمدیش ۵۲۳، مختائن جامل ۱۷۰۰) جس کا مطلب بیہ تلایا کہ طریقہ حال کے لوگوں پر مشتبہ ہوگیا ہے اس عاجز سے پوچھ لیں۔

ابھی (براہین ص•اا عاشیہ خزائن جاصا•ا دغیرہ) کی عبارتوں سیرمعلوم ہوا کہ نثر بعت

مثلکم یوحی الیٰ ''(برا مجھ پرومی اترتی ہے۔ سمیں جوومی ا

۳..... جودی

علیهم ما او حی الیك ما یعنی تجه بر جودی تیرے رب کی موت کا انتظار ہے مرتے ہی افر آن می موت کے بی الم میکر کا فر ہے ۔ مسیلم گذاب کے اس کا قرآن جس کوائی تعبیبیں کہ باتی رہ جائے۔ ایکا کی سیسیس کہ باتی رہ جائے۔

(براین احریص ۱۲۵ حاشیه بخزاگز امر ببیست الفکروبیت ال جاص ۲۹۲) یعنی جوان کے گھ بناؤیدونوں آیتیں کعبد کی شاہ اس الہام میں ہو بڑار ہارویے صرف کر کے سف

قادیانی پر یہ دحی بھی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس وقت انہوں نے کوئی اشتباہ اس میں میں بیفر مایا تھا کہ میں اپنی طرف سے مقلدانہ بیان کرتا ہوں اور از التہ الاوہام میں اظاہری اعتقاد کے لخاظ سے میں نے لکھا تھا۔ لینی دہ البہام ودحی نہ تھی۔ اگر فی جود کوئی مرزا قادیانی اب کررہے ہیں کہ عیسی مرگئے اور میں ہی می موجود ہوں۔ ہے کہ دہ اپنی تغذا کی تکذیب کررہے ہیں۔ جس نے پہلے دحی بھیجی تھی اور نیز ان خالی خدا کی تکذیب کررہے ہیں۔ جس نے پہلے دحی بھیجی تھی اور نیز ان اپنی طرف سے لکھ دیا تھا جھوٹ ثابت ہوگا۔ حالانکہ جھوٹ کہنے کو انہوں نے اپنی طرف سے لکھ دیا تھا جھوٹ ثابت ہوگا۔ حالانکہ جھوٹ کہنے کو انہوں نے کہا کہ دہ البہام اپنی خودی سے بحل کہ تبییں سکتا خلاف واقع ہو البہام نہ تھا تو بر ابین موں میں داخل کرنا خلاف واقع اور اس کے البہام ہونے کا دعویٰ جھوٹا تھا۔ موں میں داخل کرنا خلاف واقع اور اس کے البہام ہونے کا دعویٰ جھوٹا تھا۔ موں سے مرزا قادیائی کئل دعادی قطعاً بے اعتبار ہو گئے۔ ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیائی کئل دعادی قطعاً بے اعتبار ہو گئے۔ ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیائی کے کل دعادی قطعاً بے اعتبار ہو گئے۔ ہوگئیں۔ جس سے مرزا قادیائی کے کن دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر جو بر ابین سے ایک کہ سے بین کہ سے کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر جو بر ابین

بدیں۔ سے سرارہ فادیاں ہے میں دعاوی قطعائے اعتبار ہو گئے۔
ازالة الادہام میں لکھتے ہیں کہ سے کہ دبارہ دنیا میں آنے کا ذکر جو براہین فادے کے لظ سے تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ براہین میں پیلیا ظار کھا گیا تھا کہ بھائے۔ جس سے لوگوں کو تو حش ہوادر مقصود فوت ہوجائے۔ اس وجہ سے بیش بھی کیس کہ قیامت تک وہ مشرک ادر گراہ نہیں ہو سکتے۔ تا کہ اس قتم سے جب وہ پورے طور سے اپنے دام میں آجا میں گے اور اپنے نامز و میں تحقق ہوجائے گی تو خودان کو دوسری طرف جانے سے حیاما نع ہوگ۔ یہ مقتم ہوجائے گی تو خودان کو دوسری طرف جانے سے حیاما نع ہوگ۔ محاشیہ خزائن ن اس ۹۹ میں بیالہام کھتے ہیں کہ 'یسا احمد اسکن محاشیہ خزائن ن اس ۹۹ میں بیالہام کھتے ہیں کہ 'یسا احمد اسکن بین احمد اسکن نے براہین احمد ہیں ہوائے عیسویت کے ادر بہت سے امور کی بنیادیں نے براہین احمد ہیں ہوائے عیسویت کے ادر بہت سے امور کی بنیادیں

ضرورت اس البهام سے فیفھ مسنا ھا لمیلمان (براین احمدیہ ۲۵،۰۵ م للب بیہ بتلایا کہ طریقہ حال کے لوگوں پرمشتبہ موگیا ہے اس عاجز ہے

ا حاشیه، خزائن جاص ۱۰۱ وغیره) کی عبارتول سیه معلوم ہوا که شریعت

فرقانی مختم اور مکمل ہے۔ کسی نے الہام کی ضرورت نہیں اور مسلمان قیامت تک گراہ اور متزازل نہیں ہو گئے۔ پھر مرزا قادیانی کی کیا ضرورت قرآن وحدیث ہے جوطریقہ معلوم ہوا وہ تو ظاہر ہے۔ اب نیاطریقہ سوائے اس کے کہ مرزا قادیانی اپی طرف ہے تھہرا کیں اور کیا ہوسکتا ہے۔ اگر وہ طریقہ دین سے خارج ہوگا تو باطل ہے اور اگر داخل ہوگا تو بہتر مذہب میں سے کوئی ایک مذہب ہوگا۔ پھر مرزا قادیانی کے اس طریقے کو بتلانے کی ضرورت ہی کیا اور اس مدت میں سواایک مسئلہ میسویت یا اس کے لوازم و مناسبات کے کوئی تصنیف دیکھنے میں ہی ندآئی۔ جس سے معلوم ہوکہ مقصود عیسویت ہے کیا ہے اور اس میں کون سی تحقیقات کی گئی۔

مشلکم یوحی الی ''(برابین احمدیش ا۵ حاشیه خزائن جام ۱۱۱۱) یعنی الله نفر مایا که که مشلکم یوحی الی ''(برابین احمدیش ۱۵ حاشیه خزائن جام ۱۱۱۱) یعنی الله نفر مایا که که میروحی اترتی ہے۔

سسس جود جودی اترتی ہے اس کوامت میں رواج دینا اس الہام سے 'واتسل علیہ ہما او حی المیك من ربك ''(براہین احمدیں ۲۳۳ عاشیہ خزائن جاس ۲۲۷،۲۲۸) یعنی تجھ پرجود جی تیرے رب کی طرف ہے اترتی ہے۔وہ ان کو پڑھ کرسنایا کر۔مرزا قادیا نی کی موت کا انتظار ہے مرتے ہی ان کے خلیفہ تمام دحی متلوکو جمع کر کے فرما کیں گے کہ جس طرح قرآن می حقیق کی وفات کے بعد جمع جوا۔ ای طرح یہ نیا قرآن ان کے بعد جمع کیا گیا اور اس کی امت بھی مقتول ومبذول ہوئی۔ اس کا متکر کا فرآن جس کو اس کی امت بھی مقتول ومبذول ہوئی۔ اس کے اس کا قرآن جس کو اس کی امت نے قبول کر لیا تھا باقی نہ رہا مگر مرزا قادیا نی کا قرآن تعربنیں کہ باقی رہ جائے۔

۔ اس الہام میں سہولت کا جوذ کر ہے درست ہے اس سے بڑھ کر کیا سہولت ہوگی کے صد ہا ہزار ہارویپے صرف کر کے سفر کی مشقتیں اٹھا کر مکہ شریف کو جانا پڑتا تھا۔ جب مرزا قادیانی کا محربی کعبی هم گیری اتو ده سب مشقتیں جاتی رہیں اور صرف زرکیر کی ضرورت ندرہی ای دجہ سے نہ مرزا قادیانی نے جج کیا نہ اب اس کی ضرورت ہے اور ان کی امت کو یہ ہولت ہوگئی کہ دیمبر کی تعطیل میں جو معمولاً مجمع مریدوں کا قادیان میں ہوتا ہے۔ وہی اجتماع رجج ہواور دیمبر ذی الحجقر الم پایا جائے۔ اہر اہمہ لے کے کعبہ کو وہ بات نعیب نہ ہوئی جو مرزا قادیاتی کے کعبہ کو حاصل ہے اس لئے کہ وہ ایک ایسے ذمانے میں بنا تھا کہ نبی کریم ہوتا ہے گئی ولا دت شریفہ اور ظہور حق کا زمانہ بہت قریب تھا۔ اس وجہ سے وہ تباہ ہوا مرزا قادیاتی کا تعجب ایسے ذمانے میں بنا ہے کہ اس سے قیامت قریب ہے۔ جس کے آثار وعلا مات میں ایسے چیزوں کا وقوع ضروری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے تریب ہے۔ جس کے آثار وعلا مات میں ایسے چیزوں کا وقوع ضروری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کعبہ دیریا رہے گا۔

ه خلافت اللی جوآ دم علیه السلام کودی گئی می این کے مقرر ہونا ذیل کے البامول سے البامول سے البامول سے البام اسک انست و زوجك البنة (رابین احمدیم ۱۹۸۸ میزائن جسم ۱۳۳۰) میں لکھتے ہیں كہوہ آ دم جس عاشيہ بخزائن جام ۵۹۰ میر ازالة الاوہام ۲۵۵ میرائن جسم ۱۳۳۰) میں لکھتے ہیں كہوہ آ دم جس کا نام ابن مریم بحی ہے بغیرو سلے ہاتھول کے پیدا کیا جائے گا۔ اس كی طرف وہ البام اشارہ كرد ہا ہے۔ جو برایین میں درج ہو چکا ہے۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم!

(يراين احديد من ١٩٦ فرائن جام ٥٨٥)

۲ این ایک بید گابول کی مغرت اس الهام سے اعسم مساشد ت فانی قد غفرت لك (براین احریم ۱۲۵، فزائن جام ۱۲۸) یعنی اب جو جی چاہے كر تيرى سب كتابول کی مغفرت مل نے كردى۔

(بغاری شریف ج مص اعه) میں بیر حدیث موجود ہے کہ قیامت کے روز جب اہل محشر بخرض شفاعت انبیاء کے پاس جا کیں گے تو وہ سب اپنے اپنے گنا ہوں کا ذکر کر کے کہیں گے کہ

ابرمہ! بادشاہ مبشکاس نائب کانام ہے۔ جس نے خاند کعبری پرسش سے حد کر کے بین بیل ایک بت جد کر کے بین بیل ایک بت خاند کو بر کانام افلیس رکھا۔ بہت پچھاس نے اس کی پرسش اوگوں سے کرانی چائی ۔ آخر کار خاند خدا کے ڈھانے کی خرض سے ہتھوں کی ان گنت فوج بجبجی۔ جب وہ خدا کے گھر کے پاس پچٹی او خدا کے تھم سے پرغدوں کے جسنڈ کے جمنڈ امنڈ آئے اوران پر کنگر ہوں کا منہ برسایا۔ جو کنگری جس آ دمی یا ہاتھی کے سر پچٹی وہ وہیں مرد ہوگیا۔

آج محمطان کا کام ہے۔اس کئے کہ ان کی ضرورت مرزا قادیانی کو بہت تھی اس کیس، داؤی کئے،عہد فئنی کی، دعوے د کوئی دقیقہ افٹاندر کھا۔ جیسے رسالہ 'الہا ما مجمی متفرق مقام ہے معلوم ہوگا۔ بادجود کوئی فرق نہ آیا۔اس کئے کہ ان کے گنا ہ کے گفرق نہ آیا۔اس کئے کہ ان کے گنا ہ

وزوجك البجنة نفخت فيك من فرائن جام ۱۰۵۹،۵۹ يعنی اے احمد الروح اپنی طرف سے پھونک دی اور در اپنی طرف سے پھونک دو ام المو المحت المحت کی اگر چہ ظاہر الهام سے اس کا تھم مطلب یمی ہوگا کہ اس کا تھم مطلب یمی ہوگا کہ اس محت ہوگا کہ اس وعدوں سے ہوا کرتی ہیں۔

وعدوں سے ہوا کرتی ہیں۔
وعدوں سے ہوا کرتی ہیں۔

وانست فیهم "(پراین احریر ۱۵۰۰) درسمهٔ لسلعالمین "(پراین احریر دحت میمی اورتوجس قوم پس سےاس ه

و ذو جك الجنة "(براہین احمدیم المیں المیں

سب مشقتیں جاتی رہیں اور مرف زر کثیر کی ضرورت ندری ای وجہ سے نہ شاب اس کی ضرورت ہے اور ان کی امت کو بیر مہولت ہوگئی کہ ومبر کی مريدولكا قاديان مين موتاب وبى اجماع في موادر ومبر ذى المجرقرار ك كعبكوده بات نعيب نه موئى جومرزا قادياني ك كعبكو حاصل باس نے میں بناتھا کہ نی کر میم اللہ کی ولادت تریفہ اورظہور حق کا زمانہ بہت و تباہ موامرزا قادیانی کا عمبرایے زمانے میں بناہے کہ اس سے قیامت روعلامات میں ایسے چیزوں کا وقوع ضروری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

فت الى جوآ دم عليه السلام كودى كئ تمى - استخد لئے مقرر مونا ذيل ك إلى با آدم السكن انست وزوجك الجنة (رابين احمدير عدم [از الة الاوبام ١٥٥٥، فرائن جسم ١٣٨٣) من كلصة بيل كدوا وم جس سلے ہاتھوں کے پیدا کیا جائے گا۔ای کی طرف وہ الہام اشارہ کررہا كاب-اردت ان استخلفِ فخلقت آدم!

(يرايين احديد م ١٩٣٠ فرائن جام ٥٨٥)

الطي يجياح لنابول كامغفرت اس الهام ساعدل ماشدت العميص الاه بخزائن ج اص ٢٦٨) ليعني اب جو تي جا ب كرتيري سب

ن ۹۷۱) ش به حدیث موجود ہے کہ قیامت کے روز جب اہل محشر ما کیں گے تو دوسب اپنے اپنے گناہوں کا ذکر کر کے کہیں مے کہ کال نائب کانام ہے۔جس نے خاند کعبد کی پستش سے حدر - جس كانام الليس ركها - بهت بكهاس في اس كى يرستش اوكون ی اس کی پوچاندی۔ آخر کار خاندخدا کے دُحانے کی خرض سے نب دو خدا کے گمرے پاس پیچی تو خدا کے تھم سے پرندوں کے

پر تشریوں کا منہ برسایا۔ جو کنگری جس آ دی یا باتھی کے سر پیٹی وہ

آج معقلة كاكام ب-اس لئے كدان كے كنابول كى مغفرت يہلے سے بوچكى ب-اس البام كي خرورت مرزا قادياني كوبهت تمي اس لئے كه پيشين كوئيوں بيں انہوں نے بہت ى بدعنوانياں كيں، داؤج كتے، عهد فكنى كى، دھو كے ديتے، جموث كيے، افتر اءكيا، جموثى فتميں كھاكيں غرض كوكى دقيقة الخمانة ركها يصير رساله "الهامات مرزا" مين فدكور بين اورانشاء الله تعالى اس كتاب مين مجی متفرق مقام ہے معلوم ہوگا۔ باوجودان حالات کے مرزا قادیانی کے امتیوں کے اعتقاد میں کوئی فرق نیآ یا۔اس لئے کان کے کناموں کی مغفرت تو پہلے بی موچکی ہے۔

 ان کے امتی جنتی ہوتا اس الہام سے 'یا احمد اسکن انت وزوجك البجنة نفخت فيك من لدني روح الصدق ''(براين احريس ٢٩٨،٣٩٤، مرائن جام ١٥٩٠٥٠) ليني اے احمرتو اور تيري زوجه جنت ميل ربو ميل نے تھے ميل مدت كي روح اپنی طرف سے پھونک دی اور روح سے مراد تالع اور رفتی بتلایا۔اب مرزا قادیانی کی امت كوكس قدرخوشي موكى كرده ام المونين كے مقام ميں موكر مرزا قادياني كے ساتھ جنت ميل میں کرے گی۔ اگر چہ ظاہر الہام ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی باغ میں اپنی زوجہ کے ساتھ رہے کا ان کو علم ہے۔ مرچ تکہ بیسنانہیں کیا کہ می یاغ میں وہ اپنے امت کے ساتھ رہتے ہیں۔اس لتے اس کا تھم مطلب بی ہوگا کہ اس عالم میں ساری امت کے ساتھ جنت میں رہیں اور ممکن مجی ہے کہ اس عالم میں قلب ما ہیت ہو کر مردعور تیں بن جائیں غرض حوصلہ افزائیاں ایسے ہی وعدول سے مواکرتی ہیں۔

ان كي امت يرعذاب نهونا الرالهام ت ماكان الله ليعذبهم وانت فيهم "(يرابين احميم ١١٥، فزائن جام ١١٣) اوراس الهام سے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين "(يراين احرير ٥٠، فزائن جاس ١٠١) يعنى بم في تحدوع المين كرواسط رحت بيجي اورتوجس توم من باس يرالله عذاب ندكر عا-

مح كا في اولا وش مونااس الهام سي يسا مريم اسكن انست وذوجك الجنة "(يابين احميم ٢٩٨ فزائن جام ٥٠) يعني اعمر يم تواور تيرازوج جنت میں رہواوراس اجمال کی تعصیل (ازالة الاولم م ۱۸۸ بزائن جسم ۳۱۸) میں یوں کرتے ہیں کہ "اس مع كومجى يا در كھو جواس عاجز كى ذات ميں ہے۔جس كا نام ابن مريم ركھا كيا ہے۔ كيونكمہ اس عابر کو برابین مس مریم کے نام سے بھی پکارا کیا۔"مقصود سے کمسیحیت کا خاتمہ مرزا قادیانی برمونے والانہیں ہے۔ بیسلسلمان کی ذریت میں بھی جاری رہےگا۔ بلکمرزا قادیانی کی تقریر

سے تو ظاہر ہے کہ میں موجودان کی اولاد ہی میں ہوگا۔ کیونکہ (ازلاۃ الاوہام م ٢١١، خزائن جسم مرحودان کی اولاد ہی میں ہوگا۔ کیونکہ (ازلاۃ الاوہام م ٢١١، خزائن جسم مرحودا میں کسے ہیں کہ 'اس بات کا افار نہیں کہ شاید پیش کو تیوں کے ظاہر مدنی کے لئا ظاہر سے موجودا مندہ پیدا ہو۔'' بیمضمون کہ ذریت میں ان کے کوئی ضرور ہوگا۔ لیمن مرزا قادیانی کالڑکا اور عبارة العص سے خااہر ہے کہ مرزا قادیانی جنت میں بھی مریم ہے در ہیں کے اور بھی آ وم لیمنی اور عبارة العص سے خااہر ہے کہ مرزا قادیانی جنت میں بھی مریم ہے در ہیں گے اور الحق اور رفیق مردا در حورت اور امت بھی زوج ہوگی۔ بھی زوجہ اس کے کہ وہ ذونی صورتیں ان کی امت کے لئے فرماتے ہیں۔ اگر چداس کا سجمنا مشکل ہے۔ لیکن بہر حال دونوں صورتیں ان کی امت کے لئے بیشارت سے خالی نہیں۔

جب براہین احمد بیل اوگوں نے بدالہام دیکھا ہوگا کہ حق تعالی ان کو یا مریم فرما تا ہے تو کسی کو سے خرما تا ہے تو کسی کو سے خیال نہ یا ہوگا کہ مرزا قادیائی آئندہ چل کے اس الہام سے سلسلہ عیسائیوں کا قائم کر لیس کے خرض کی نے اس کو مہمل سمجھا ہوگا اور کسی نے کسی قشم کی تاویل کر لی ہوگی ہوگر مرزا قادیائی نے اس وقت اپنے دل کا تعید اور مقصود نہیں بتایا۔ای طرح اور الہاموں کا بھی حال سمجھ لیا جائے۔ مرمرزا قادیائی نے ان تمام الہاموں کے مجموعے کو عیسو بت کا دعوی کر کے از المتا الله ہام میں چیش کردیا کہ دہ سب اہل اسلام کے مقبولہ ہیں۔

ان تمام کارروائیوں کے بعد کیا عقلاً پھر یہ بات پوشیدہ رہے گی کہ پراہین احمہ یہ خوض سے تعنیف کی گئی تھی۔ علائے کہا جاتا ہے کہ وی ستقل، کعبہ ستقل، خلافت البی ستقل، مغفرت جملہ معاصی حاصل، ساری است اپنی جنتی بغرض جینے امور کلیہ مرخوبہ پیش نظر سے سب اس مغفرت جملہ معاصی حاصل، ساری است اپنی جنتی بغرض جینے امور کلیہ مرخوبہ پیش نظر سے سب اس مطے کر دیے گئے۔ ایک مدت تک مرزا قادیائی چپ چاپ طبیعتوں کا اندازہ کرتے ہوئے ہوشیاری سے قدم بھائے جاتے جاتے اور اور اوگ اس خفلت بیل کیا ترالہام بھی مرتا من لوگوں پر ہوائی کرتے ہیں اور اس کا ظاہری معنوں پر حل کرنا بھی ضروری نہیں۔ ممکن ہے کہ خواب کی کی کوئی تعبیر ٹی جائے۔ مگر مرزا قادیائی نے نبوت کے دعوے کے ساتھ جب وہ تمام دعوے شروع کردیئے اس وقت لوگ چو نئے اور جن کو خاتم انتہیں تعلق ہے کے ساتھ جب وہ تمام دعور تھا وہ علیمدہ ہوگئے۔ یکی دجہ تک دین کا فائدہ خیال کرتے تھے معلیما این کے علیمہ ہوگئے۔ یکی دجہ تک دین کا فائدہ خیال کرتے تھے معلیما این کے الباموں کی تگر چرابیائی طور پر الباموں کی اگر چرابیائی طور پر الباموں کی اگر چرابیائی طور پر تعبیر کی حیادر بدل وجان مان چکے ۔۔۔۔۔۔۔ مگر ان کوئی میکران جوث دل بیں تہیں مگر امکانی طور پر تقمد این کر چکا در بدل وجان مان چکے ۔۔۔۔۔۔ مگر ان کوئی میکران جوث دل بیں تہیں مگر امکانی طور پر تقمد این کر چکا در بدل وجان مان چکے ۔۔۔۔۔ مگر ان کوئی میکران جوث دل بیں تہیں مگر امکانی طور پر تقمد این کر حکوا در بدل وجان مان چکے ۔۔۔۔۔ مگر ان کوئی میکران جوث دل بیں

افتا ہے۔ تجب کی کوئی ہات نیں انہ افتا ہے۔ کفار کا مقابلہ کررہ ہیں مگروہ امکان ایسا ہے جیسے کروڈ سرکا آ جیسے کروڈ سرکا آ جیسے کروڈ سرکا آ دیا تی کا حال معلوم ہوگیا ۔
حمل تیام مسلمانوں کے انگار کا جوث ا

یهاں بیروال پیدا ہوتا۔
یہاں بیروال پیدا ہوتا۔
یہ نبوت مستقلہ کا دعویٰ نبیں کیااورا
یہ نبیر کی دعویٰ نرقباء م
دعووں کی شکل میں آ گئے۔ ای طم
جا کیں گے اور اس پر قرینہ مجی موج
چوکہ مقسود کا میابی ہے موہ وہ لفظ فقہ
اند بیشہ لگا ہوا ہے کہ کیں کل تمہیدار
نہ ہوگا کہ خاتم آئی بین تعلقہ کے بعد
نہ ہوگا کہ خاتم آئی بین تعلقہ کے بعد
فرقے والا ان کی نبوت کی تقید کو

ہے اپنی امت ہوجاتی ہے تو ا دیے جا کمن تو بھی کیا قباحت میں کہ'' ایک لفظ قرآن کا کم میں لکھتے ہیں کہ''کوئی ایساالھ بھی ہیں جن سے کمال در ہے قرآن وحدیث کی مخالفت کم مرہ ۳۱، خزائن ج سم ایدا) ک

لوگ اس کا انکارکرتے ہیں۔

شائع کررہے ہیں۔ محراب تک

مسلمانوں ہی کی قسمت ہے۔ جو

غرض جب انهول.

اوگا۔ کیونکہ (ازنانہ الادہام س،۲۶۱، خزائن جسم ایدینیش کوئیوں کے ظاہر منی کے لحاظ سے سے کے کوئی سے کوئی میں ادارہ العص سے میں کوئی ضرور ہوگا۔ لیمن مرزا قادیانی کالڑکا میں کم کوئی ضرور ہوگا۔ لیمن مرزا قادیانی کالڑکا میں کم کے در میں کے ادر کمی آ دم لیمن میں کے در فیق میں کہ کہ دو وزوج سے مراد تائج ادر رفیق مال دونوں صور تیں ان کی امت کے لئے

دیکھا ہوگا کہ تن تعالی ان کو یا مریم فرماتا اسکال الهام سے سلسلہ عیسائیوں کا قائم کی نے کمی فتم کی تاویل کر لی ہوگی مر متایا۔ای طرح اور الهاموں کا بھی حال مجودھے کو عیسو عت کا دعویٰ کرکے از المت

ت پوشده رہے گی کہ براہین احمد یہ کس قل، کعبہ ستقل، خلافت اللی ستقل، فیامور کلیم فو بہیش نظر ستھ سب اس پاپ طبیعتوں کا اندازہ کرتے ہوئے بیل کما خرالہام بھی مرتاض لوگوں پر کی نیس ممکن ہے کہ خواب کی کی کوئی مساتھ جب وہ تمام دموے شروع کے ساتھ تعلق باتی رکھنا منظور تھا وہ کے ساتھ تعلق باتی رکھنا منظور تھا وہ کے ساتھ تعلق باتی رکھنا منظور تھا وہ کام الہاموں کی اگر چدا بیمانی طور پر ام الہاموں کی اگر چدا بیمانی طور پر

افتتا ہے۔ " تجب کی کوئی ہات نہیں اس وقت پیدنیال جما ہوا تھا کہ مرزا قادیانی تی ہے مسلمانوں کی طرف ہے گئے مسلمانوں کی طرف ہے کارکان میں وافل کرویا۔ طرف ہے کفار کا مقابلہ کررہے ہیں۔ اس لئے ان الہاموں کو مسلحاً وائر وامکان میں وافل کرویا۔ گروہ امکان ایسا ہے جیسے کروٹر سرکا آ دی پیدا ہوتا ممکن ہے۔ جس کا بدل وجان ماننا ممکن نہیں۔ پھر جب مرزا قادیاتی کا حال معلوم ہوگیا کہ مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے دشمن ہیں۔ اس لئے ان کو بھی حش تمام مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے دشمن ہیں۔ اس لئے ان کو بھی حش تمام مسلمانوں کے انکار کا جوش پیدا ہوگیا۔

یہاں بیروال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی کیا وجہ کہ باوجودان تمام دمووں کے مرزا قادیا نی نے نبوت مستقلہ کا دحویٰ نہیں کیا اورا فی نبوت ورسالت کوظی بتاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیقین کی کرکیا جائے کہ استقلال کا دعویٰ ان کے پیش نظر نہیں ہے۔ براہین احمد یہ کا تصنیف کے زمانے میں بھی تو کوئی دعوئی نہ تھا۔ مرف تمہیدی تمہیدی تمہیدی مرجب موقع مل کیا تو وہ سبتمہیدات وہوں کی دعل میں آگے۔ ای طرح بحسب ضرورت باتی دعوے بھی وقا فوقا ظہور میں آئے ہا کی رحمان کیا موری کی دولت ہوری میں کہیں بھی ظلیت کا نام نہیں لیا گیا۔ چوکہ مقعود کا میابی ہے سووہ لفظ طفیلیت کی بدولت ہوری ہے۔ اگر مستقل نبوت کا دعوئی کری تو اندین میں کہیں بھی ظلیت کا تام نہیں لیا گیا۔ اندین کا ہوا کہ کہیں گل مسلمان راضی جو کہ کہ خاتم انجین طاقت کے بعد کوئی مسلمان راضی نہوں کہ دعاتم انجین طاقت کی بعد کوئی مسلمان راضی فرتے والا ان کی نبوت کی تقد تی کرے۔ اس لئے کہ ایک مدت وراز سے اشتہارات اور کتب میں۔ مراب تک کوئی عیمائی یا ہندو قادیا نی سنانیں گیا۔ بیتو آخری زمانے والے مسلمانوں بھی کی قسمت ہے۔ جوجی ترق کی تھینے جاتے ہیں۔

عن ون من مسبب انبول نے دیکھا کہ ایک بنی بنائی است مرف لفظ طفیلی اورظلی کہددیے خوش جب انبول نے دیکھا کہ ایک بنی بنائی است مرف لفظ طفیلی اور گئی الفاظ کہد دیئے جا کئیں تو بھی کیا قب اور گئی الفاظ کہد دیئے جا کئیں تو بھی کیا قب حدت۔ ای وجہ سے (ازالة الادہ م سے ۱۳ اور ازالة الادہ م سے اور کئی ایسا الہا م نیس موسکیا جس سے قرآن میں تغیر ہو۔ "ای تم کی اور عبارتیں میں ہیں جن سے کمر چو تکہ اخراض ذاتی فابت کرنے میں اکثر قرآن و مدیث کی عالفت کی ضرورت پڑتی تھی۔ اس لئے یہ قاعدہ قرار دیا جو (ازالة الاقہام میں موسکیا جس سے معانی قرآن سے طور سے کھلتے ہیں تو میں ۱۳ اور اس کا انگار کرتے ہیں۔"

ابقرآن میں کی وزیادتی کی ضرورت ہی کیا۔ آسان طریقہ نکل آیا کہ جوآیت قرآنی اپ مقعود کے خالف ہواس کے معنیٰ کشف ہے بحسب ضرورت گھڑ لئے اور قرآن بلاکم وزیادت اپنی جگرد کھار ہا۔ بیسے ایک جعلی نمی کو 'حسر حست علید کم المعیتة والدم ولحم المختزید (حاقدہ: ۳) ''میں کشف ہے معلوم ہوا تھا کہ میت اور دم وغیرہ پڑھنے سے مراوچند معنین اشخاص سے ۔جن کے لئے حر مت کالفظ استعال کیا گیا۔ مردار اور سور اور خون وغیرہ سے اس آیت کو کیا تعلق ۔ بیسب چزیں طال طیب ہیں۔ ویکھتے ابھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیائی (از الد الاوہام میں 19۸ ہزائن جسم 19۹) میں لکھتے ہیں کہ ''بیریان جو پر ابین میں درج ہو چکا ہے اس سرمری ہیروی کی وجہ سے تھا جو ملم کوئیل اکھشاف اصل حقیقت اپنے نمی کے آثار مرویہ کے لئا طاسے لازم ہے۔''

آ فارمروید کے مضافین جومرزا قادیانی نے براجین میں لکھے بیں اوراس کی اہمی نقل کی علی اوراس کی اہمی نقل کی علی اسلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا میں اثریں کے اور الہام سے ان کو معلوم ہوا کہ وہ مرکئے ۔اب نماتریں کے اور آفار نبویہ سے معلوم ہوا کہ ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ عیسیٰ لینی مرزا قادیانی الیے دا دی تھی کے کہ اٹکا جھنا مشکل ہوگا۔

آ ثار نبویہ میں ہے کہ علیہ السلام کے وقت جلال الی گرائی کے آخ کواٹی تی گل سے نیست و نابود کرد ہے گا اور انبام بیہ ہوا کہ ایسانہ ہوگا۔ بلکہ کروڑ ہا مسلمان جوموجود ہیں وہ بھی کا فر ہو جا کیں گے۔ جب نبی کے ارشاد اور اس کی کے البہام میں اس قدر فرق ہوکہ نبی اللہ جس چیز کے وجود کی خبر دیں۔ انبام اس کا عدم ہابت کرے تو اس کا مطلب بیہ ہوا کہ نبی کی تکذیب انبام سے درست ہوتو تعنیخ کون می بیزی ہات ہے۔ بہر حال مرز اقادیا نی کے البام معمولی نبیس نبوت کے درست ہوتو تعنیخ کون میں بیری ہات ہے۔ بہر حال مرز اقادیا نی کے البام معمولی نبیس نبوت کے دمک میں ہیں دفتہ ہوتہ بہت کے درمک الے نیاں۔

غرض اس م سے قاعد ہے ای قرض سے قرار دیئے کہ مطلب برآ ری میں کوئی رکاوٹ ندر ہے اور خوش کن الفاظ مجی اپنی جگہ قائم رہیں۔ پھرا کر پابند ہوں سے کوئی مجبوری واقع ہواور موقع مل جائے تو ان خوش کن الفاظ کو ہٹا دیتا کون کی ہوئی بات ہے۔ دیکھ لیجئے (از لہۃ الاوبام س ۱۹۰۰ خوائن جسم ۱۹۰۰) میں کھیتے ہیں کہ دمیں نے یہ وہوئی ہرگز نہیں کیا کہ میں سے ابن مریم ہول۔ جو مختص بیانوام میرے پرلگاوے وہ سرا مفتری وکڈاب ہے۔ 'اور نیز (از لہۃ الاوبام س ۱۹۸، بخوائن جسم ۱۹۰۰) میں کھیتے ہیں کہ دمیں نے براہین احمد یہ میں جو پھرسے این مریم کے دوبارہ ونیا

میں آنے کا ذکر تکھا ہے ظاہری اعق میں اسم اور اس کستے ہیں کہ ' ہے اللہ مرازیس ہے جوفوت ہو چکا ہے پہمی نظر ڈالو کہ اس نے آئ سے مراہین میں چمپوا کرایک عالم میں ا سے ظاہر فر مایا کہ بیدودی سیک ہے مراہین میں پڑھتے رہے۔ فعالے اس کا مطلب ظاہر اس کا مطلب ظاہر

م ۲۲،۵۲۱، فزائن جسوم ۲۰۰۱ ایخ خاص الهام سے ظاہرکیا این مریم رسول اللہ فوت ہو ہ وکان و عدالله مفعولا'' آپ نے دکیمایا

ہوی شان وشوکت سے خود مرزا قادیانی کوسیائی کا دعوکہ جسوس،۲۳) میں لکھنے ہیں ک نبیاء نمی اسرائیل 'اس کے! چھال آجہ ندی کرالہا مول سرمیسی اب کہاں دو تومر۔

اورطانی ماقا ککھا کیا تھا اورخداکی ق رکھ کرمشہور کردیا تھا۔ ا

ر آن میں کی وزیادتی کی ضرورت ہی کیا۔ آسان طریقہ لکل آیا کہ جو آ ست د کے خالف ہواس کے معنیٰ کشف سے بحسب ضرورت کھڑ لئے اور قرآن بلا کم ش آن كاذكر كما ب ظاهرى اعتقاد كى لحاظ سي كما بين اور (ازالة الاوام ص ١٣٠٠ ، فزائن ج٣٠ كهاربار بيمايك جعلى في كو"حسرمست عليكم المعيقة والدم ولحم م ٣١٥،٣١٣) من لكت إن كراني بات بربداجت ثابت بكدابن مريم عدد ابن مريم رسول الده : ٣) " بيل كشف سے معلوم بواتھ كه مية اور دم دغيره پڑھنے سے مراد چند الله مراز نیس ہے جونو ہے، ہو چکا ہے اور نوت شدہ جماعت میں جاملا اور خدائے تعالیٰ کی حکمت عجیب جن کے لئے حرمت کالفظ استعال کیا گیا۔ مردار اور سور اور خون وغیرہ سے برجی نظر ڈالو کہاس نے آج سے قریباً وس برس بہلے اس عاجز کا نام عیسی رکھا اور بنوفیق وفضل ا - بيرسب چيزي حلال طيب بين - ديكهية الجمي معلوم مواكرم زا قادياني ہرا ہین میں چھپوا کرایک عالم میں اس نام کوشہور کر دیا اور ایک مدت دراز کے بعدایے خاص الہام بزائن جسم ١٩٩) من لکے بیں کہ 'سربیان جو برابین میں درج ہو چکا ہے سے ظاہر فرمایا کہ بیدوہی عیسیٰ ہے جس کے آنے کا وعدہ تھا۔ برابروس برس تک لوگ اس نام کو ا وجد سے تھا جو المم كولل اكمشاف اصل حقيقت اپنے تى كے آ اومروبيك ہاہین میں بڑھتے رہے۔خدائے تعالی نے دس برس تک اس دوسرے الہام کو جو پہلے الہام کے کے بطورتشری تمایوشیدہ رکھا۔''

اس کا مطلب ظاہر ہے کہ وس برس پیشتر اس کی تمہید کی تھی اور نیز (ازالة الادبام م ا۲۲،۵۲۲،۵ نزائن جسم ۴۰۱) میں لکھتے ہیں که اس نے (خدانعالی) مجھے بھیجا اور میرے پر اسين خاص الهام سے ظاہر كيا كميح ابن مريم فوت موچكا بــ چنانچاس كاالهام بيب كميح این مریم رسول الله فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہوکر وعدے کے موافق تو آیا ہے

آب نے دیکھ لیا کہ ابتداء میں تمہیدا کہا گیا تھا کہ میں مثیل سے موں اور سیح علیہ السلام بدی شان و شوکت سے خور تشریف لانے والے ہیں۔ اس سے کی کو خیال مجی نہ ہوا کہ مرزا قادیانی کومسیائی کا دعوی ہے اورخصوصاً الی حالت میں کہوہ خود (ازالة الادمام ٢٥٩، خزائن جسم ٢٣٠) من لكعة بن كرده فيل كرناايا بجيرا كرمديث شريف من وارد بعلا ي امتى كا نمیاء نی اسرائیل'اس کے بعد بدالہام کتاب میں درج کردیا کروعیسیٰ ہے اس پر بھی اوگوں نے چندال توجہ نہ کی کہ الہاموں کے اصلی افظی معنی لینے کی ضرورت نہیں۔اس کے بعدیہ الہام ہوگیا كيسلى اب كهال وه تو مركة مسيح موعودتوي باوركيستاي

ایک منم که حسب بثارات آمدم عینی کیا است تابہ نہد پاب منبرم

(ازالية الاوبام ص ١٥٨ بخزائن ج ٣ ص ١٨٠)

اور تلافی مافات اس طور سے کی گئی کیفیٹی کا دوبارہ آتا ظاہری اعتقاد کے لحاظ ہے لكما كميا تمااور خداكى قدرت ب كراس آخرى البام سهدس برس ببلے خدان آپ كانام يكى ر كه كرمشهور كرويا تغابه اسي طرح جب ظل اورطفيل وغيره الفاظ كو مثانا منظور موگا تو ايك الهام مو یک مضامین جومرزا قادیانی نے براہین میں لکھے ہیں اوراس کی ابھی نقل کی علیہ السلام نمایت جلالت کے ساتھ دنیا میں اتریں کے اور الہام سے ان کو اب نداتریں کے اورآ فارنبویہ سے معلوم ہوا کیسی علیہ السلام آ کر کج اور ونیا میں باتی ندر میں مے اور الہام ہوا کہ ایسا ند ہوگا۔ بلد عیسی معنی كريس كم أنكا بحمنامشكل موكار

ا ہے کیفیٹی علیہ السلام کے وقت جلال الی ممراہی کے فخم کواپی جل سے الهام بيهوا كدائيانه بوكار بلكه كروز بامسلمان جوموجودين ووجعي كافربو ارشاداورائتی کے الہام میں اس قدر فرق ہوکہ نی میں جس چیز کے ا كاعدم ثابت كري تواس كا مطلب بيد مواكه ني كى تكذيب الهام س یب درست ہولو تفیخ کون کی بری بات ہے۔ بہر حال مرزا قادیانی كرنگ ين بيل رفته رفته بهت كورنك لان وال بين وقاعدے ای غرض سے قرار دیئے کہ مطلب برآ ری بیس کوئی رکاوٹ ا اپنی جگہ قائم رہیں۔ پھراگر پابندیوں سے کوئی مجودی داقع ہواور القاظ کومنادینا کون ی بدی بات ہے۔ دیکھ لیج (ازالة الاوہام م ١٩٠٠)

ل كه مش في دوي بركز نيس كيا كه يش مي ابن مريم مول -جو مدوه مرامر مفترى وكذاب ب- "اورنيز (ازالة الاوبام ١٩٨، فزائن اكدديس في رابين احمديديس جو كهمت ابن مريم ك دوباره دنيا جائے گا کہ ہم نے بچے متنقل نی کردیا۔ اس وقت آگر پرانے خیال والا کوئی معترض چون و چرا کرے تو کمال غیظ و خضب سے فرمائیں گے کہ تو بھی عجب بیوتوف ہے۔ ارے میال خدا سے بالمشافہ بات کرنے والا جس پروئی بھی اتر تی ہواوراس کو خدانے اپنا خلیفہ بھی بنادیا اور تمام قدرت بالمشافہ بات کرنے والا جس پروئی بھی اتر تی ہواوراس کو خدانے بین طفیلی ہوسکتا ہے۔ یہ الفاظ ہم نے صرف فلا ہری اعتقاد کے لحاظ سے مرسری بیروی کے طور پر لکھ دیئے تتے اور اس حکمت عجیبہ پرنظر والو کہ ہیں بھی بیری بہت بھیت ہوگئیں برس پہلے خدانے اس عاجز کوتمام فضائل نہ کورہ مستقل طور پر دے کر عالم میں مشہور کردیا تھا۔ و یکھتے ہوگئیں ان فضائل میں فلی اور طفیلی کا نام بھی ہے۔

مرزا قادیانی کوایی عیسویت جوابتداہے پیش نظرتمی اس کے ثابت کرنے میں کیسی کیسی كارروائيال كرنى يدي ابتدايول كالمى كمنى كه صديث شريف مين وارد ب_علائے امتى كانبياء بى اسرائیل اس کئے میں تمام انبیاء کامٹیل ہوں اور چونکہ اس میں کوئی خصوصیت ان کی نہتھی۔اس لئے کہ تمام علاء اس بشارت میں شریک تھے۔اس دجہ سے خدا کی طرف سے پیام پہنچایا گیا کہ خاص طور پر فلال فلال نبی کے مثیل مرزا قادیانی ہیں۔ چنا نچہوہ آیتیں الہام میں پیش کی سکیں۔ جن من انبياء كنام تع جساف فه مناها سليمان اورياعيسي اني متوفيك وغيرواور ان كرتے يس لكوديا كراس سےمرادعاجز ب-سيكارروائى اس خيال سے كائن كرمقاءاس زوردارتهم كو بركز ردندكريس ميديلو آيت قرآني اوراس برالهام رباني اورجبلاء جبان آ يول كوقر أن من د كيدلس محاوراس كالهامي معنى مجدليس محق ان كوكامل يفين موجائع كا كمرزا قادياني اس يائ ك فض بين كه خدائ تعالى في يهلي عاسان كافري قرآن مين دے رکھی ہیں۔ کیونکہ جاہلوں کوالی باتوں کا یقین اکثر ہوجایا کرتا ہے۔ چنانچیکی گاؤں کا واقعہ ب كدوبال ايك مندوزميندار تعا-جس كانام اباتفااور تعظيماً اس كولوگ اباجي كيتے تھے۔ ايك معمر اور مع الله معنى مونى كى وجد سے اس كى وقعت رعايا كے دل ميں جى موكى معى ـ اتفاقا كوكى مولوى ماحباس گاؤل میں گے ایک فض نے ان سے بوچھا کہ حضرت ہارے اہائی کا بھی نام آپ كقرآن يل ب مولوى صاحب في كالمال موجود ب ابسى واستكبر وكان من الكافرين اور اتفاقاً وه كمخت كانا بحى تمايينة بى دبال كاوكول كوبر الخربوكيا كهمارك

کانے اہاتی کا ذکر مسلمانوں کے قرآن میں بھی موجود ہے۔ ان الہاموں میں بیرخاص طریقہ اس غرض سے اختیار کیا گیا کہ جاہلوں میں شورشغب ہو کہ مرزا قادیانی کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور یہ بھی غرض تھی کہ علاء کی نظروں میں یاعیسیٰ والا

الهام دوسر الهامول مين مي فعدا كا خطاب كرنا كيسار كاربتد من المراب عن المراب ا

په بات قرین قیا د

مرزا قادبانی کواپنے جیے مسلم
خارج ہوکر دوسری راہ لی اور س
گھاتھا۔ اس وقت جونبیں ہو
تو تع کسی کو نہتمی کہ مسلما نول
کافروں کا مقابلہ کررہ نے میے
مین آنے والے بھی ہیں یا جہ
موت کی طرف کسی کی توجہ ہو
موت کی طرف کسی کی توجہ ہو
مثیل کی قرار دی جائے۔ چنا کر مثیل موجود کہ دیا اور اسالم میں آیا ہوں اور مثیل موجود ہویا کہ ایس کی اور اسامیل کی تو کہ دیا اور اسامیل کی تو کہ دیا اور اسامیل کی تو کہ دیا کہ ایس کی کی تیمیل اور کا کہ کے کہ دیا کہ ایس کی کی کے کہ دیا کہ ایس کی کی کے کہ دیا کہ ایس کی کے کہ دیا کہ ایس کی کی کے کہ دیا کہ ایس کی کے کہ دیا کہ کے کہ کے کہ کے کہ دیا کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کو کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کو کہ کے کہ کے

موكا اورده الهام جو برابين

الهام دوسر الهامول ميں چمپار بادر کی کواس طرف توجہ ندہو کہ یاعینی کہ کرمرزا قادیانی کو خدا کا خطاب کرنا کیا۔ چنا نچہ (از لة الادہام میں ہونے کا دعویٰ شروع کیا۔ چنا نچہ (از لة الادہام میں ۱۹۰ ہزائن جسم ۱۹۲۰) میں لکھتے ہیں کہ 'آ ٹھ سال سے برابر شائع ہور ہاہے کہ میں مثیل سے ہوں۔' اوراس میں لکھتے ہیں کہ 'اس عاجز کواللہ تعالی نے آ دم فی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی کوعلاء میں سے اس بات پر ذرار نج ول میں نہیں گذرا اور پھر مثیل نوح اور مثیل یوسف اور مثیل داؤداور مثیل ابراہیم علیم السلام قرار دیا۔ یہاں تک نوبت پنجی کہ بار ہاریا احدے خطاب سے خاطب کر کے نکال طور پر مثیل سیدالانبیا جانے قرار دیا۔ تو بھی کوئی جوش وخروش میں نہیں آیا اور جب خدا سے تعالی نے اس عاجز کوئیسی یا مثیل عینی کر کے نکاراتو سب غضب میں آگئے۔'

(ازالهاد بام ص۲۵، ۲۵، خزائن چسم ۲۲۸،۲۲۷)

يه بات قرين قياس نيس بي كوكديدالهام برابين من كلماجا چكا ب-اس وقت تولوك مرزا قادبانی کواین جیسے مسلمان مجھتے تھے۔ بیغضب اس وقت آیا کہانہوں نے مسلمانوں سے فارج موكر دوسرى راهلي اورسب كوچيوز كرعيسويت كتخصيص كي اورجس وقت وه الهام براجين ميس المعاتما اس وقت جزمین بوجها کراس تخصیص کی کیاوجہ؟اس کی وجد یکی تھی کہ مرزا قادیانی سے بید توقع كى كونة تمي كرمسلمانوں بى كوكافر بنائيں مے۔ كيونكداس وقت وه مسلمانوں كى طرف سے كافرون كامقابله كررب تق غرض اس وقت صرف مثيل ميح كها مميا تفااس سے كوئى تعلق نہيں كه مسح آنے والے بھی ہیں یامر گئے۔ چونکدمرزا قادیانی نے براہین احدید میں باور کرادیا تھا کہتے بدی شان وشوکت سے آئیں کے اور میں بطور پیش فیمہ ہوں۔اس وجہ سے سے علیہ السلام کی موت کی طرف کسی کی توجہ ہونے کا کوئی منشاء ہی نہ تھا۔اس کے بعد مثیل مسیح موجود پر حمایا کیا۔جس ہے دیکھنے میں توبہ بات ہو کہ سے موجود کے مثیل ہیں اور در باطن تمبیداس کی تھی کہ لفظ موجود صفت مثیل کی قرار دی جائے۔ چنانچہ معتقدین میں سینہ بیات رواج یا گئے۔اس کے بعد لفظ سیح کو بٹا کرمٹیل موعود کہددیااوراس کے ساتھ الہام کی جوڑ لگادی کمسے جونی تھے وہ مرکعے اوران کی جگہ میں آیا ہوں اور معمل موجود میں ہول اور حقیق آیات واحادیث میں صراحة عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا ذکر ہے۔ کہددیا کہ اس سے میں ہی مراد ہوں۔ پھر صرف اینے آپ ہی پرمسیست کوشم نہیں کیا۔ بلکہ انہیں پہلے الہاموں کی بناء پر بیسلسلہ اپنی اولا دمیں بھی قائم کردیا اوراس کی دلیل بیہ بیان کی کرمیرانام براین میں مریم بھی خدانے رکھا ہے۔اس لئے ابن مریم ضرورمیری اولادمیں ہوگا اور وہ الہام جو براجین میں بے سکے سے معلوم ہوتے سے کیونکہ مقصوداس کتاب کا صرف کفار کا

تجے مستقل نی کردیا۔ اس وقت اگر پرانے خیال والا کوئی معترض چون و چرا فضب سے فرما کیں کے کہ تو بھی عجب بیوتوف ہے۔ ارے میال خداسے لاجس پردی بھی اترتی ہواور اس کوخدانے اپنا خلیفہ بھی بنادیا اور تمام قدرت مدی کہ جو چاہے کن کہہ کر کر ڈوائے کہیں طفیلی ہوسکتا ہے۔ بیدالفاظ ہم نے کے لحاظ سے سرسری ویردی کے طور پر لکھے دسیئے تھے اور اس حکمت عجیبہ پرنظر پہلے خدانے اس عاجز کوتمام فضائل فذکورہ مستقل طور پر دے کر عالم میں کوئیس ان فضائل میں ظلی اور طفیلی کانام بھی ہے۔

ا کواٹی میسویت جوابتدا سے پیش نظر تھی اس کے ثابت کرنے میں کیسی کیسی ابتدایوں کی گئی که صدیث شریف میں وارد ہے۔علائے امتی کا نبیاء بنی م انبیاء کامثیل ہوں اور چونکہ اس میں کوئی خصوصیت ان کی نہتمی۔اس ت میں شریک تے۔اس مجدسے خداک طرف سے پیام پہنچایا کیا کہ ما کے مثیل مرزا قادیانی ہیں۔ چنانچہ دوآ بیتی الہام میں پیش کی کئیں۔ جياف فه مناها سليمان اوريساعيسىٰ انى متوفيك وغيره اور لااس سے مرادعا جز ہے۔ بیکارروائی اس خیال سے کی منی کہ حقاءاس ب محد پہلوتو آیت قرآنی اوراس پرالہام ربانی اور جہلاء جب ان ب کے اور اس کے المامی معنی مجھ لیس کے تو ان کو کامل یفین ہوجائے گا محض بیں کہ خدائے تعالی نے پہلے می سے ان کی خبریں قرآن میں ں کوالیکی ہاتوں کا یقین اکثر ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچیکس گاؤں کا واقعہ ارتهارجس كانام اباتهااور لقليما اس كولوگ اباجي كيتے يتھے۔ ايك معمر سے اس کی وقعت رعایا کے ول میں جی ہوئی تھی۔ اتفا تا کوئی مولوی يك فخص نے ان سے يو چھا كەحفرت بمارے اباجى كا بحى نام آپ ماحب نے کہاہال موجود ہے۔ابسی واستسکیر و کسان من مجنت كانا بحى تفايد سنت بى وبال كوكول كويرد الخربوكيا كه مارك كقرآن على بحي موجود ب_

پیغام طریقه اس غرض سے اختیار کیا گیا کہ جاہلوں میں شورشغب میں موجود ہے اور میہ بھی غرض تھی کہ علماء کی نظروں میں یاعیسیٰ والا مقابلہ تفاراس میں اس تم کے الہاموں سے کیاتعلق وہ الہام اتن مدت کے بعد اب کام آ مجے اور وہ غرض ہوری ہوئی جو برا بین احمد یہ کی تصنیف سے تھی۔

اورای عبارت سے معتقدین کو یہ سمجایا کہ یں وی معمل ہوں جومو ور ہے اور آٹھ سال سے معمل میں معمل میں وی معمل میں مال سے معمل میں ہونے کا دعویٰ کر رہا ہوں اور یہ بات کہ اپنے تیک وہ موعود تعمر ایا جس کا ذکر قرآن وحدیث یں ہے کوئی نئی بات نہیں تکالی قدیم سے بھی کہدر ہا ہوں کہ یں معمل موعود ہوں۔ میرے بی آنے کا وعدہ قرآن وحدیث یں ہے۔

اب خور کیا جائے کہ مرزا قادیانی نے اس سیلے میں کس قدرداؤی کئے۔اس پر بیار شاد موتا ہے کہ مولوی لوگ لومڑی کی طرح واؤی کے کیا کرتے ہیں۔اگر انساف سے دیکھا جائے تو لومڑی کتنی ہی مسن ہومرزا قادیانی کوئیس کی سکتی۔

الل سنت والجماعت بقول مرزا قادیانی کیر کے فقیر ہیں۔ جو پکھ نج مطابقہ نے فرمایا ہے اس حد سے وہ خارج نہیں ہوسکتے۔ ویکھنے عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب آنے کی تصریح متعدد حدیثوں میں فرمائی ہے کہ آنے والے وہی عیسیٰ ابن مریم ہیں جوروح اللہ اور نبی اللہ تھے۔اس میں کہیں مثیل کا نام بھی نہیں۔ یبی اعتقادتمام امت کا ابتداء سے آج تک ہے۔ جس پر سے۔ اس میں کہیں مثیل کا نام بھی نہیں۔ یبی اعتقادتمام امت کا ابتداء سے آج تک ہے۔ جس پر

وروں کما بین گواہ ہیں۔اباس ش مرزا قادیانی کی تقریہ — میں گی وہ مرزا قادیانی کی اوا

مواق مرزا قادیانی کاموعود بوناکی طم موعود بین اگر مثلیت کی دجہ سے خوا چیکه مرزا قادیانی نے مهر پدری سے ان کی شان سے بعید ہے۔اس کئے کہتے کہ جناب مرزا قادیانی نے اس سرز خوم میں اس دعویٰ کا انقال ا

برا بین احمد پیش جوم فرا به باطله پریه کتاب جت ا ساخمد به وجائے گا۔ چنا نچه ای با بوا افسوں ہے کہ یہ وعدہ غلط تا پاوری وغیرہ مسلمان ہوئے۔ یا مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ خد مشرک اور کا فرقرار پائے۔ چ اس میں تر دد کرے۔ اس کے بلاک شدہ قوم اور مردہ لین کا

ورجے کی عیاری سے جواسرا جب انہوں نے دیکھا کہ خم اسرار کے گاہر کرنے کی ط "ازالیة الاوہام" رکھا۔ال عیسویت کے خالف اس ج

الغرض تحريرسا بق

بزاروں کتابین گواہ ہیں _اباس میں داؤج کی اہل سنت والجماعت کوضرورت ہی کیا۔ مزاروں کتابین گواہ ہیں _اب اس میں داؤج کی اہل سنت والجماعت کوضرورت ہی کیا۔

مرزا قادیانی کی تقریر ہے بھی معلوم ہوا کہ سے موجود جس پر حدیث کی پیش کو کیال صادق آئیں گی و مرزا قادیانی جی ۔ جب موجودوہ مواق مرزا قادیانی جا موجودوہ ہواتی مرزا قادیانی جی ۔ جب موجودوہ ہواتی مرزا قادیانی کا موجود ہونا کی طرح سے خود موجود ہونا چا جے جی تو اولا داس سے محروم ہوجاتی ہے۔ محر موجود جی ارتمانی کی وجہ سے خود موجود ہونا چا جے جی تو اولا داس سے محروم ہوجاتی ہے۔ محر چوکہ مرزا قادیانی نے مہر پدری سے لفظ موجود اپنے فرزند کو جبہ کردیا ہے تو اب اس ہے جس عود کرنا ان کی شان سے بعر یہ راس لئے بہتر یہ ہے کہ خود ہی اس سے دست بردار ہوجا کیں۔ یا یوں ان کی شان سے بعر دار ہوجا کیں۔ یا یوں کہتے کہ جناب مرزا قادیانی نے اپنے مضامین موجود ہی کہتے کہ جناب مرزا قادیانی کے بہتر سے کہتے کہ جناب مرزا قادیانی کی انتقال اپنی سل کے لئے کرجا کیں اور چونکہ اب مرزا قادیانی کی عمرا خرے بہتر ایدوں کی اولاد جس موجود پیدا ہوگا۔

براہین احمد بیس جومرزا قادیانی نے وعدہ کیاتھا کئی روشی والوں اور پادریوں وغیرہ فراہب باطلہ پر بیہ کتاب جحت ہوگی اور اس سے ہمیشہ کے لئے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہوجائے گا۔ چنا نچہ ای بات پرلوگوں نے زرخطیر اس پرصرف کیا۔ جس کا حال او پرمعلوم ہوا۔ افسوس سے کہ بیدوعدہ غلط ثابت ہوا۔ اس لئے کہ اس کتاب سے نہ کوئی نیچر راہ راست پرآیا نہ بواری وغیرہ مسلمان ہوئے۔ بلکہ برخلاف اس کے ہیں کروڑ سے زیادہ مسلمان جن کی نسبت خود مرزا قادیانی نے نکھا ہے کہ خدا تعالی نے پیش گوئی کی ہے کہ قیامت تک وہ گراہ نہ ہوں گے۔ مشرک اور کا فرقر ارپائے۔ چنا نچہ الحکم میں وہ لکھتے ہیں کہ جوکوئی میری نبوت کی تکذیب کرے یا اس میں تر دوکر ہے۔ اس کے بیچھے نماز پڑھنی میری جماعت پرحمام اور قطعی حرام ہے۔ کوئکہ وہ اس میں تر دوکر ہے۔ اس کے بیچھے نماز پڑھنی میری جماعت پرحمام اور قطعی حرام ہے۔ کوئکہ وہ بلاک شدہ قوم اور مردہ لیعنی کا فرہے۔ (فیص مجموع قادی احد بدن اس ۱۸)

الغرض تحریر سابق سے بیہ بات معلوم ہوگئ کہ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ شمکال درجی کی عیاری سے جواسرار پوشیدہ رکھے تھے وہ بظاہر مرزا قادیانی کے مقصود کے خلاف تھے۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ ضرورت کے موافق روپیاورہم خیال لوگ جمع ہو گئے تورہ اس وقت ان اسرار کے ظاہر کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک کتاب تخیینا ساٹھ جزو کی کھی۔ جس کا نام اسرار کے ظاہر کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک کتاب تخیینا ساٹھ جزو کی کھی۔ جس کا نام من ان خیالات کا دفعیہ ہے۔ جومصلی ان کی سیسویت کے تال میں درج کیا تھے اور اس پوری کتاب میں صرف اس بحث پرزور دیا عیسویت کے تالے اسلام کی میں میں حور ہوں۔ چونکہ ان کا مسیح موجود ہوں۔ چونکہ ان کا مسیح موجود ہونا دو باتوں پرموقوف تھا۔ ایک عیسیٰ علیہ السلام کی

س شم کے الہاموں سے کیا تعلق وہ الہام اتن مدت کے بعد اب کام آ گئے اور دیرا بین احمد بیرکی تصنیف سے تھی۔

عبارت بھی قابل دید ہے جو مرزا قادیانی نے علاء کے نام سے معذرتی ہے۔ جو (ازلۃ الادہام س ۱۹۰۰ء) ہیں درج ہے۔ "اس عاجز نے دو کا کیا ہے جس کو کم فیم لوگ سے موعود خیال کر پیٹے ۔۔۔۔ آٹھ سال سے برابر المثیل سے ہوں ۔۔۔۔ اور بیمیری طرف سے کوئی نی بات ظبور میں نہیں آئی کہ مثیل سے ہوں ۔۔۔۔۔ اور بیمیری طرف سے کوئی نی بات ظبور میں نہیں آئی کہ میں اپنے تئیں وہ موعود کھ برایا ہے۔ جس کے آنے کا قرآن شریف میں انقریخا بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ میں تو پہلے بھی براہین میں بقرت کو چکا ہود ہوں۔ جس کے آنے کا قرآن شریف میں وعود ہوں۔ جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن اور احاد ہے نبویہ میں ہوں۔ جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن اور احاد ہے نبویہ میں انتقا ہے۔ کہ اس سے عیلی علیہ السلام کا آئندہ آنا کو این کیا جائے کہ اس سے عیلی علیہ السلام کا آئندہ آنا کہ اس کے اور کیا میں کیا جس کے اس کے اس کے اس عبارت میں ضعیف نافقا کی خبر باہوں اور یہ کہ موجود کو اور کو اس کی سے جھانا کہ آٹھ مسال سے کہ رہا ہوں اور یہ کہ موجود کو کو کا میں سے جھانا کہ آٹھ مسال سے کہ رہا ہوں اور یہ کہ موجود کو کو کا میں سے جھانا کہ آٹھ میں اسے وہ تو اپنے وقت پر کہ موجود کا میں سے جو ہوتو اپنے وقت پر کا جائے گاہ کر قرآن وحد ہے میں سے وہ تو اپنے وقت پر کا جس سے خلا ہر ہے۔

ت سے معتقدین کو بیسمجمایا کہ میں وہی مثیل ہوں جوموعود ہے اور آگھ ، کا دعویٰ کررہا ہوں اور بیہ ہات کہ اپنے تئیں وہ موعود تھہرایا جس کا ذکر اگن ٹی ہات نہیں نکالی قدیم سے یہی کہ رہا ہوں کہ میں مثیل موعود ہوں۔ آن وحدیث میں ہے۔

ئے کەمرزا قادیانی نے اس مسئلے میں کس قدرداؤ ﷺ کئے۔اس پر بیار شاد رُی کی طرح داؤ ﷺ کیا کرتے ہیں۔اگر انصاف سے دیکھا جائے تو قادیانی کوئیس پہنچ کئی۔

عت بقول مرزا قادیانی کیر کے نقیر ہیں۔جو پچھ نی ملک نے نے فر مایا میں ہوسکتے۔ دیکھیے میسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب آنے کی مائی ہے کہ آنے والے وی میسیٰ ابن مریم میں جوروح اللہ اور نبی اللہ مجمیٰ نہیں۔ بہی اعتقادتمام امت کا ابتداء سے آج تک ہے۔جس پر موت کا ثبوت دوسرے ان کا خدا کی طرف سے مامور ہوتا۔ شق ٹانی کی تمہید براین میں ندکور

ہے۔جس کا حال کسی قدرمعلوم ہوا۔ اگر اس نظر سے وہ کتاب دیکمی جائے جس کی خبر ہم دے

رہے ہیں۔ تو بحسب نہم ونزا کت طبع معلوم ہوگا کہ کسی قدر داؤ ﷺ مرزا قادیانی نے اس میں کئے

اورامور کلیے کواس میں طے کردیا۔ مثلاً اسکے لوگوں کے برابرہم ہوسکتے ہیں۔ الہام جمت ہے سلسلہ

الهام كا بميشه جاري ہے۔ وحی بحسب ضرورت نازل ہوتی ہے۔الہام ووحی ایک ہیں۔الہام قطعی

ہوتا ہے۔الہام کی قابلیت شرط ہے۔ پھرائے الہام درج کے جن سے چندیمال درج کے جاتے

والماديث وغيره سيسلى عليه السلام وساقط الاعتباركرديا اوتغبيرول كى ۴ سانوں پر جانبیں سکتا اورای منا ميراس باب بين دارد بين ان ورافعك (آل عمران:٥٥) والي جواورتم كويش المحانے وال سے ثابت کیا کہوفات پہلے ہوا آ جوں سے ثابت ہے کہ واؤ۔ ماس سے جوروایت ہے کہ اگر نے ایے لئے خدا کی استادی کا كرلكعا كركسي مري بوئے كوفا زندہ ہونا قرآن شریف سے ٹا احاديث الساب ش واردج من بعى عليه السلام كازمرز ام مبدی کے باب میں جتنی ا غرض کہاہے مقا مروالي ان كيسوااور بهت

احديداورازالة الاوبام كوخام

الهامات ندكورة بالاستثابت

چونکه آیتشریفه خاتم انتعلن

کے لئے بہت ی تدبیریں

کی کہ لانبی بعدی۔

موبعض بے دینوں نے

مرزا قادیانی نے دیکھا ک

لا تی بعدی کے بعدالا نی

نبوت کی آ رزوا

ين- "قل جاء الحق وزهق الباطل" (هيقت الوي م، تزائن ٢٢٥ م ٢٧) "الذي ارسل رسوله بالهدي ودين الحق ليظهره على الدين كله" (حقیقت الوی ص اکر نزائن ج ۲۲ص ۲۷) "قل أن كنتم تحبون الله فاتبعوني" (حقیقت الوی ص ۷۹ نزائن ج ۲۲ می ۸۲) "يحمدك الله من عرشه ويحمدك ويصلى وماكان الله معذبهم وانت فيهم . اني معك وكن معي . يا عيسي اني متوفيك " (حقیقت الوی م ۸۸ نز ائن ج ۲۲م ۸۷) ''انا فتحنالك فتحا مبينا'' (حقیقت الوی ص ۲۸ بخزائن ج۲۲ ص ۷۷) "ولوكان الايمان بالثريا لناله انار الله برهانه" (حقیقت الوی م ۲۸ نزائن ج ۲۲م ۷۷) "يااحمد يرفع الله ذكرك ويتم نعمته عليك في الدنيا والآخرة" (حقیقت الوی م ۷۵، خزائن ج ۲۲م ۷۸) "يا ايها المدثرقم فانذر" (براين احريرهديوم ١٣٧٥ ماشية فزائن جام ٢٧١) نوث! فدكوره تمام الهاكات براجين احمديد كالمتلف موامنع يربحي ورج بين _ ادر جوم عجزات انبيا عليهم السلام كقرآن وحديث مين منقول بين سب كوكستا خانه طور پر کہنا قرار دے کرعقلی مجزات کی ضرورت بتائی اور لکھا کہ میں نہ آتا تو جہان میں اندھیر ا ہوجاتا۔ ميركم بعين كوغلبة قيامت تك بيدوغير ذلك ادرش اقل يعنى عيلى عليدالسلام كاموت كى بحث ازالة الاوہام میں کر کے اپنی عیسویت کو جمایا۔ چنانچے کھھا ہے کہ دیکھویا عیسیٰ کا جھے کو خطاب مواقعا

اور میں رسول مجی ہوں اور خدانے ہدایت کے لئے مجھے بھیجائے وغیرہ وغیرہ۔اب رہی ہد بات کہ

الم مہدی کے باب میں جتنی حدیثیں وارد ہیں سب کی تکذیب کی۔ غرض کراہے مقاصد میں جس آیت یا حدیث کو ہارج و یکھاسب کی تکذیب یاتحریف کرڈالی ان کے سوااور بہت سے مباحث ہیں جن کا ذکر موجب تطویل ہے۔ حاصل سے کہ براہین احمد میداور ازالیۃ الاوہام کو خاص اپنی عیسویت اور نبوت ثابت کرنے کی غرض سے لکھا۔ جیسا کہ

الہامات فدکور و بالاسے ابت ہے۔

نبوت کی آرز و ابتداء میں سیلمہ کذاب کو ہوئی۔ اس کے بعدا کش عقلاء کو ہوئی اور

چونکہ آیہ شریفہ خاتم النہین اور حدیث لا نمی بعدی ان کی تکذیب کرتی تھی۔ اس کے جواب

کے لئے بہت کی تدبیر میں سوچی کئیں۔ بعضوں نے معنی میں تصرف کیا۔ بعضوں نے بیتدبیر

ک کہ لانہ بی بعدی کے بعد الا ان بیشاء الله روایت میں زیادہ کر دیا مگر کسی کی چلی نہیں

موزا قادیانی نے دیکھا کہ اس زیانے میں روایت کی بھی ضرورت نہیں۔ اپنی جرات سے

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ اس زیانے میں روایت کی بھی ضرورت نہیں۔ اپنی جرات سے

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ اس زیانے میں روایت کی بھی ضرورت نہیں۔ اپنی جرات سے

لانمی بعدی کے بعد الانبی ظلی بودھادیا۔ کونکہ وہ ظلی نبوت کو مع جمیح لوازم حقیقتہ جائزر کھتے

ومرے ان کا خدا کی طرف سے مامور ہوتا۔ شق ٹانی کی تمہید براہین میں ندکور کی قدر معلوم ہوا۔ اگر اس نظر سے وہ کتاب دیکھی جائے جس کی خبر ہم دے سب فہم ونزا کت طبع معلوم ہوگا کہ کی قدر داؤی ہم زا قادیانی نے اس میں کئے میں طردیا۔ مثلاً اگلے لوگوں کے برابر ہم ہوسکتے ہیں۔ الہمام جحت ہے سلسلہ ماہ ہوگا بحسب ضرورت تازل ہوتی ہے۔ الہمام ووجی ایک ہیں۔ الہمام قطعی قابلیت شرط ہے۔ پھراپ الہمام درج کے جن سے چند یہاں درج کئے جاتے قابلیت شرط ہے۔ پھراپ الہمام درج کے جن سے چند یہاں درج کئے جاتے حقق و ذھق الباطل " (حقیقت الوقی من من مزائن جسم من من کا المحتال کی المحتال کے المحتال کی المحت

ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله" (حقيقت الوي من المنزائن ٢٢٥ من ١٧)

ن كنتم تحبون الله فاتبعونى "

(حقيقت الوي م ٩ ٤ ، خزائن ٢٢٣م ٨٢)

مدك الله من عرشه ويحمدك ويصلى وماكان الله معذبهم معك وكن معى ، يا عيسى انى متوفيك "

(حقیقت الومی م ۴۸ خزائن ۲۲۶ م ۸۷)

منالك فتحا مبينا" (حيقت الوي سم من بن مهر مرد الله برهانه " الايمان بالثريا لغاله انار الله برهانه "

(حقیقت الوی م ۲۸ بزائن ج ۲۲م ۷۷)

يرفع الله ذكرك ويتم نعمته عليك مَى الدنيا والآخرة" (حَيْقت الوَيْ ص ١٥٥، ثرّا أن ٢٢ص ٥٨)

مد شرقم فاندر " (برابین احمدیده مر ۲۳۲ ماشد بزائن تام ۲۲۷) تمام الهامات برابین احمدیدی مختلف مواضع پر بھی درج ہیں۔ انبیا علیم السلام کر آن وحدیث میں منقول بیں سب کو ستاخانہ طور ت کی ضرورت بتائی اور لکھا کہ میں نہ آتا تو جہان میں اندھیرا ہوجاتا۔ ایک ہے۔وغیر ذلک اورش اوّل یعن عیسیٰ علیہ السلام کی موت کی بحث ان عیسویت کو جمایا۔ چنانچہ کھا ہے کہ دیکھویا عیسیٰ کا مجھ کو خطاب ہوا تھا مدانے ہدایت کے لئے مجھے بھیجا ہے وغیرہ وغیرہ۔اب رہی ہیہ بات کہ ہیں اورخش اعتقادوں نے اس پر بھی آ مناوصد قا کہ دیا۔

قرآئن قریب سے بیات ابت ہے کہ مرزا قادیانی کو نبوت مستقلہ کا دعوی ہے۔ گریہ خوف بھی لگا ہوا ہے کہ کہیں کوئی مسلمان پکڑ لے کہ وہ قرآن وحدیث کے ظاف ہے۔ تو رہائی مشکل ہوگی۔ اس لئے انہوں نے فرار کی بیراہ لکا لی کہ نظلی کہ کرچھوٹ جائیں گے اور بہی عقلاء کا طریقہ بھی ہے کہ 'قدم الخروج فیل الولوج'' کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کرتے ہیں۔ بلکہ کتب افت اور نقاسیر میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ بعض ہوشیار جانوروں کا بھی اس پڑمل ہے۔ چنا نچہ جنگلی جے ہی عادت ہے کہ جس زمین میں گھر بنا تا ہے اس میں ایک سوراخ ایسا بھی بنار کھتا ہے کہ اگر کوئی آفت عادت ہے کہ جس زمین میں گھر بنا تا ہے اس میں ایک سوراخ ایسا بھی بنار کھتا ہے کہ اگر کوئی آفت آئی اس راہ سے لگل جائے۔ اس احتیا طی راہتے کو عرب نافقا کہتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی اس تھا گی راہ بنار کی تھی جس اس میں انق رکھا۔ جن کی نسبت ارشاد ہے۔ 'ان المسلم کو جان بچانے کی راہ بنار کی تھی المدر ک تعالیٰ نے ایسے عقلاء کی ایم منافق رکھا۔ جن کی نسبت ارشاد ہے۔ 'ان المسلم کو بان بچانے کی راہ بنار کی تھی المدر ک نیج کے طبقے میں ہے۔ اللہ سفل من المذار (نساہ: ۱۷۰۰)'' یعنی منافق کفار سے بھی بدتر ہیں۔ جن کا ٹھیکا نادوز خ کے نیجے کے طبقے میں ہے۔

جس طرح نبوت کے دعوے میں مرزا قادیانی نے گریز کا طریقہ لکال لیا ای طرح ہرموقع پر نکال لیا کرتے ہیں۔ چنا نچے تمام فضائل سید الکونین مالگٹ کواپنے پر چہپاں کر کے گریز کا بیطریقہ نکالا کہ بطورظلی وہ سب فضیلتیں تی تعالی نے ان کودے دیں۔

اور نیز دعویٰ کیا کہ ہرتم کے مجوات وخوارق عادات میں دکھلاسکتا ہوں اور گریز کا طریقہ بید لکالا کہ طلب کرنے والے کا نہایت خوش اعتقاداور طالب حق ہونا شرط ہے۔ اگر ذرا بھی اعتقاد میں فرق آ جائے تو کوئی خارق عادت فلا ہر نہیں ہوئئق۔ پیش کوئیوں میں بھی کیا چنا نچہ آ تھم صاحب والی پیش کوئی میں لکھا کہ وہ اتنی مدت میں مرجائے گا۔ بشرطیکہ رجوع الی الحق نہ کرے اور جب مدت معینہ میں وہنیس مراتو کہدیا کہ اس نے رجوع الیٰ الحق کی تھی۔ حالا تکہ ان کواس کا الکار ہے۔ اگر ان کی کتابیں دیکھی جائیں تو اس کی نظائر بہت ل سکتی ہیں۔

مرزا قادیائی نے جتنے فضائل کے دعوے کئے ہیں کہ یس محدث ہوں، امام زبان ہوں، حارث ہوں، امام زبان ہوں، حارث ہوں، جوام مہدی کے زبانے یس ان کی تائید کے لئے لکے گااور جس کی تائید تمام مسلمانوں پرواجب ہوگی۔ امام مہدی ہوں بھیٹی موعود ہوں، خدانے جھے بھیجا ہے۔ یس نبی ہوں محصر پر کی وتی اثر تی ہے۔ خدا کی جہ پر کی وتی اثر تی ہوں۔ میری تکذیب کی وجہ سے طاعون خدانے بھیجا۔ میرامکر کافرے وغیرہ اولاد کے برابر ہوں۔ میری تکذیب کی وجہ سے طاعون خدانے بھیجا۔ میرامکر کافرے وغیرہ

وفيرو بيسب اليي باتن بين كر ال خروے سکتا ہے کہ فدانے! سب کے دعوے اس متم کے ہوا کر ے اس کو مجرد یا۔ کوئی کہنا تھا کہ كه مين ميسي مهدى، يجيى، زكريا، اعدروني مقابلي يركوني مطلع نهين نے خدا مجولیا ہو۔جیبا کہ جس معلوم بوگااورشيطان كاوى كرنامج عدواً شياطين الأنس وال كه شيطان نے وى ان ير شف ـ امرك اذا اردت شيطاً أن ت كروتووه چيز فورا وجود ش كه حعرت من في براين احمد كيا_لوكون كي خوشامه ين كيس: مرمدودي كه نبجيراور جمله فرق بإطلا مسلمان ہوجاؤ _محراب تک کوڈ

ساتھ کوئی دلیل نہیں جیسے اور وہ کے کام نہیں لگاتا تو مجوث کی خوب می تعلیاں کیں اور براہی کو قائل کرتا ہوں۔ آرید وفیم قریعے سے مسلمانوں سے آبا جن لوگوں نے روپیدیا تھا۔ا کرتمام روئے زمین کے مسلم

سن آپ ہی کومبارک میری

يحيجن برتمام مسلمان فريفته

غرض او فی تامل۔

يدا مو كئے تھے كم طامرى موافقت الل اسلام كوجان بچانے كى را وہنار كى تى حق ا مكانا ممنافق ركھا جن كى نسبت ارشاد ہے۔ "ان السنافقين فى الدرك الر (نساء: ١٤٥) " يعنى منافق كفار سے بعى بدتر بيں جن كا تحكانا دوز خ ك

ہے۔ رح نیوت کے دعوے میں مرزا قادیانی نے کریز کا طریقہ نکال لیا ای طرح

ئے جیں۔ چنانچ تمام فضائل سیدالکو نین الگائے کواپنے پر چسپاں کرکے گریز کا کلی وہ سب فضیلتیں تن تعالیٰ نے ان کودے دیں۔

بوئ کیا کہ برقتم کے مجزات وخوارق عادات میں دکھلا سکتا ہوں اور گریز کا کہ برقتم کے مجزات وخوارق عادات میں دکھلا سکتا ہوں اور گریز کا کہ کرنے والے کا نہایت خوش اعتقاداور طالب تن ہونا شرط ہے۔ اگر ذرا بھی کے تو کوئی خارق عادت فا برنیس ہوئتی۔ پیش کوئیوں میں بھی کیا چٹا نچہ بھی گوئی میں کھیا کہ دہ اتن مدت میں مرجائے گا۔ بشرطیکہ رجوع الی الحق نہ محید میں مراتو کہدیا کہ اس نے رجوع الی الحق کی تھی۔ حالانکہ ان کہ معید میں وہ نیس مراتو کہدیا کہ اس نے رجوع الی الحق کی تھی۔ حالانکہ ان کران کی کتا ہیں دیکھی جا کی تو اس کی نظامز بہت ال سکتی ہیں۔

نی نے جتنے فضائل کے دعوے کئے ہیں کہ میں محدث ہوں، امام زمان ادام میدی کے ختا کہ میں محدث ہوں، امام زمان ادام میدی کے ختا کے ادرجس کی تائید تمام کی اندیم اس کی تائید تمام کی اسلام مبدی ہوں بھی موجود ہوں، خدانے جمعے بھیجا ہے۔ شن نمی ہوں ہے۔ خداکی ہے۔ خداک میری محمد سے طاعون خدانے بھیجا۔ بیرا مکر کافر ہے دفیرہ میری محکد بیرا مکر کافر ہے دفیرہ

وغیرہ۔ پیسب ایس باتیں ہیں کہ کی کوخرنہیں ہوسکتی کہ مرزا قادیانی بچ کہدرہے ہیں یا جھوٹ۔ ہر فاس خروب سكائب كه خدان جمع سے بيفر مايا ، و كيد ليجئے جن جن جموثوں نے نبوت كا دعوىٰ كيا سب کے دعوے اس تنم کے ہوا کرتے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ بمراسینش کرکے فرشتے نے علم لدنی ے اس کو مجردیا۔کوئی کہتا تھا کہ خدانے جھے یائی یعنی اے میرے پیارے لڑے کہا،کوئی کہتا تھا كريش عيسى معهدى، يجيا، زكريا جحداين حنفيه، جريل اورروح القدس وغيره مول الساموريس ا ثدرونی مقالبے پر کوئی مطلع نہیں ہوسکیا ممکن ہے کہ ان کوشیطان کا مشاہرہ ہوتا ہواوراس کوانہوں نے خدا سمجھ لیا ہو۔ جبیبا کہ بعض بزر گواروں کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ جن کا حال آئندہ معلوم بوگا اورشیطان کاوی کرنا بھی اس آپیشریفدے ابت ہے۔ 'و کذالك جعلنا لكل نبي عدواً شياطين الانس والجن يوحى بعضهم الى بعض (انعام:١١٢)" تَعِبُسُنُ كدشيطان في وي ان ير محفي اتارى موكم سب كي مويمان تك كديم كم كيدويا كد أن امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون ''ليخنُثم بِحَرَجِهِ بِيزاكرنا ﴿ بِهِوْ كَنْ بُهِ وَيَا كروتووه چيزفورا وجودش آجائے كى مرزا قادياني كواس وى كے بعد حق تھا كەلىم سے كهدية کہ حضرت میں نے برا بین احمد بیکس محنت سے انعمی اوراس کے صلے میں کیسی وقتوں سے روپ پیٹی کیا۔لوگوں کی خوشامدیں کیں، برا بھلا کہا، عارولائی۔لوگوں نے میرےاس وعدے کے بحروسے پر دودی که نیچراور جمله فرق باطله پراب ^{وخ عظی}م موجاتی ہے۔ میں کفارے کہتے کہتے تھک کیا کہ مسلمان ہوجاؤ _ مگراب تک کوئی مسلمان نہ ہوا _میرے ہزار ہاکن بیکار مے اور جارہے ہیں ۔ایسا كن آپ بى كومبارك، ميرى تائداى قدر موتو كافى بك جودعد على فى برايين مل ك تے جن پرتمام سلمان فریفتہ ہو گئے تھے دہی پورے کرادیئے جا کیں۔

فرض اونی تا اس معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی وجو ہے جرد ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی دلیل نہیں ہیسے اور دنیا داروں کی عادت ہے کہ جب دیکھتے ہیں کہ بغیراس میں کے دعووں کے کام نہیں تھتے اور دنیا داروں کی عادت ہے کہ جب دیکھتے ہیں کہ بغیراس میں کام کیا کہ اپنی خوب ت تعلیاں کیں اور براہین احمد سیٹس وعدے کئے کہ نچیروں سے مقابلہ کرتا ہوں۔ پادر ایوں کو قائل کرتا ہوں۔ آرید وغیرہ کو الزام دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ گرایفا وایک کا بھی نہ ہوا اور اس ذریعے سے مسلمانوں سے ایک رقم خطیر حاصل کرلی۔ جس کے دینے پروہ ہرگز راضی نہیں۔ کیا ذریعے سے مسلمانوں سے ایک رقم خطیر حاصل کرلی۔ جس کے دینے پروہ ہرگز راضی نہیں۔ کیا کہ جن لوگوں نے روپیدیا تھا۔ اب وہ اس بات پر فخر کرسکتے ہیں کہ ہمارار و پیدا ہے کام شرصر ف ہوا کہ تمام رویے زبین کے مسلمان اس کی بدولت کافر بنائے جارہے ہیں۔ کیا ان کو یہ تمامت نہ

ہوگی کے مرزا قادیانی نے ہمیں احمق بنا کراس قدررد پیہم سے لے لیا اورا لیے کام میں لگایا کہ ہمارے ہی در انجمی ہمارے ہی دین کی بخ کن ہورہی ہے۔ کیا اب وہ اس بات پر افسوس نہیں کرتے کہ اگر ذرا بھی ہمیں معلوم ہوتا کہ اس کارروائی کا انجام بیہ ہونے والا ہے تو اس وقت اس کا دہ چندرو پیریخالفت ہمیں معلوم ہوتا کہ وہ آتش فتناس قدر بھڑ کئے ہی نہ یاتی۔

حق تعالی فرما تا ہے ''یسا ایہ الذیدن آسنوا لا تساکلوا اموالکم بینکم بسالہ اطل الا ان تسکون تجارة عن تراخي منکم (نساه: ۲۹)'' (یعنی ارسلما تو! ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے شکھاؤ۔ ہاں تراضی طرفین سے تجارت میں اگر مال لیا جائے تومضا کھڑیں۔ ﴾

مرزا قادیائی برا بین احمد یہ گرتھنیف اور طبع کے زمانے میں بخوبی جانتے تھے کہ یہ ایسا خخر بنایا گیا ہے کہ جب ہے جمائی خخر بنایا گیا ہے کہ جب ہے جمائی اور خون کا بیاسا ہوجائے کو بھائی ہے جور دکوشو ہر سے جدا کر دےگا۔ ایک دوسرے کا جائی ویشن اور خون کا بیاسا ہوجائے گا۔ مسلمانوں میں ایک تبلکہ عظیم برپا ہوگا۔ جس سے خالفوں کو اقسام کے مواقع ہاتھ آ جا کیں گے۔مسلمانوں میں ایک تبلکہ عظیم برپا ہوگا۔ جس سے خالفوں کو اقسام کے مواقع ہاتھ آ جا کیں گے۔مسلمانوں کی حالت و کھے کر دہ خوش ہوں گے۔ بغلیں بجا کیں گئے، تا چیس سے کہ یہ قوم ایک زمانے تک خانہ جگیوں سے فرصت نہیں پاکتی۔اگر چہ پہلی خالفتیں بھی بہت تھیں۔ گر احتمام موگیا تھا۔اس نی خالفت کے پرانے ہونے کو ایک مرت دراز درکارہے۔

الخاصل اس نی مخالفت نے تمام مسلمانوں کو ایک ایسے تبلکے میں ڈال دیا ہے کہ الا مان علاوہ ثا تت اعداء کے اس خانہ جنگی نے مخالفین اسلام کو پوراموقع دے دیا ہے کہ بر فکری سے اپنی کامیا ہوں میں کوشش کریں کہ کیا اس تفرقہ انداز بلائے ناگھانی کے مول لینے پر کوئی مسلمان راضی ہوسکتا ہے کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ یہ مال مسلمانوں کی رضامندی سے انہوں نے حاصل کیا تھا؟۔ پھر باد جوداس کے کہ خدائے تعالی نے ایسا مال لینے سے منع کر دیا ہے۔ دھوکا دے کر جو مال مسلمانوں باد جوداس کے کہ خدائے تعالی نے ایسا مال لینے سے منع کر دیا ہے۔ دھوکا دے کر جو مال مسلمانوں کا کیا علاج کہ خدا کو کیا جواب دیں گے؟۔ اب ہم ان کے نقدس کو کتنا ہی ما نیں ۔ گراس کا کیا علاج کہ دان کی کارروائیاں لیکار پکار کر کہ دری ہیں کہ انہوں نے بد بیتی سے فتنہ انگیزی کی مسلمانوں میں تفرقہ ڈ ڈالا ۔ جموٹ کے مرتقب ہوئے ، جوفائی ، خیانت ، وعدہ خلافی ، نمک حرامی اور مسلمانوں کا مال شولا۔ خدا اور رسول کی مخالفت کی ۔ دھوکا دیا ، دا دُریج سے نا جائز طور پر مسلمانوں کا مال شولا۔

ناظرين! يهال بيخيال ندفر ما تمين كدمرزا قادياني جوالفاظ علاء ومشامخين كي شان مين

کہا۔ مرف مسلمانوں کوان کے حالا موں۔ پھران کی کارروائیاں جوالغا: الفاظ لی بھی جائز رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی بھی جائز رکھتے ہیں۔ جاتے ہیں۔ جیسا کہان الفاظ سے دجال، خفاش، لومڑی، کتے، گدے وشمن قرآن، منافق، نمک حرام و فی بلحاظ حروف جھی ایک طولانی فہرسد: تحریر ہے بھی ٹابت ہے۔ چنانچ فرماتے ہیں۔ ''جو دراصل ایک و دشنام اور سب شیم فقط اس مفہوم نوری طور پرخالف کم گشتہ کے کا ہیں اور اسنے ساتھ اپنا جوت ر

استعال کیا کرتے ہیں۔ہم نے ان

یوں تو بحسب اقا جارہے ہیں۔ مخص افی ڈار شاہ فلیڈ من ومن شاہ ا کا جی جاہے ایمان لائے او دوزخ تیار کرمی ہے۔ کہ گر سجھ کران کے اجاع میں ف اصبحہ صرف فیم خوابی سے ا کا ہر کرویے کی ضرورت ا منیس۔ وہا علینا الا ال

واجبات وتت سے بتامراہن

انے ہمیں احمق بنا کراس قدررو پیے ہم سے لیا اورایے کام میں نگایا کہ نخ کی ہورتی ہے۔ کیا اب وہ اس بات پر افسوس نہیں کرتے کہ اگر ذرا بھی س کارروائی کا انجام ہیہونے والا ہے تو اس وقت اس کا دہ چندرو پیرخی الفت ۔دہ آکش فتناس قدر بھڑ کئے ہی نہ پاتی۔

فرما تاب 'يا ايها الذين آمنوا لا تساكلوا اموالكم بينكم تكون تجادة عن تراض منكم (نساد: ٢٩) " وليني المسلمانو! إطل طرية سے ندكما دُم بال تراضي طرفين سے تجارت ميں اگر مال ليا

فی براہن اجمد بیری تھنیف اور طبع کے زمانے میں بخو فی جانے سے کہ یہ ایسا ہو جائے سے کہ یہ ایسا ہو جائے سے کہ ایسا ہو جائے سے ممائی میں سے جدا کر دے گا تو باپ کو جیئے ہے بھائی ہرسے جدا کر دے گا۔ ایک دوسرے کا جائی دشن اور خون کا پیاسا ہو جائے گا۔ تھلکہ عظیم برپا ہوگا۔ جس سے مخالفوں کو اقسام کے مواقع ہاتھ ایک حالت و کھے کروہ خوش ہوں کے بظیل بجا کیں گئے، نا چیس کے کہ یہ نہ جگیوں سے فرصت نہیں پاکتی۔ اگر چہ پہلی خالفتیں بھی بہت تھیں۔ گر بہلی خالفتیں بھی بہت تھیں۔ گر نہ جگیوں سے فرصت نہیں پاکتی۔ اگر چہ پہلی خالفتیں بھی بہت تھیں۔ گر

ن خالفت نے تمام مسلمانوں کو ایک ایسے جملکے میں ڈال دیا ہے کہ الا مان مان جبلکے میں ڈال دیا ہے کہ الا مان مان جبلکے میں ڈال دیا ہے کہ الا مان مان خان جنگ نے خالفین اسلام کو پوراموقع دے دیا ہے کہ کہ کہ اس تفرقہ انداز بلائے تا کہانی کے مول لینے پرکوئی مسلمان راضی ہے کہ یہ مال مسلمانوں کا مسلمانوں کا نے ایسامال لینے ہے منع کردیا ہے۔ دھوکا دے کرجو مال مسلمانوں کا کہا جواب دیں ہے؟۔ اب ہم ان کے نقلاں کو کتنائی مانیں۔ گراس مانکوں کا جواب دیں ہے؟۔ اب ہم ان کے نقلاں کو کتنائی مانیں۔ گراس مانکوں کا جواب دیں ہے؟۔ اب ہم ان کے نقلاں کو کتنائی مانیں۔ گراس مانکوں کا مانکوں کا مانکوں کے مرتب ہوئے، یوفائی، خیانت، وعدہ خلانی بھی ترامی اور دیوکا دیا، دائی ہے سے نام ان طور پر مسلمانوں کا مال شؤلا۔

ا بيخيال ننفر ما تين كمرزا قادياني جوالفاظ علماء ومشائفين كاشان مين

استعال کیا کرتے ہیں۔ ہم نے ان کا جواب دیا۔ کیونکہ ہم نے کوئی لفظ غصے کی حالت میں نہیں کہا۔ صرف مسلمانوں کوان کے حالات معلوم کرانے کی ضرورت تھی کدان کی کارروائیوں برمطلع ہوں۔ پھران کی کارروائیاں جوالفاظ پیش کررہی ہیں اگروہ بےموقع ہیں اوران کی جگہ دوسرے الفاظ سلتے ہیں تو ہمیں بھی اس میں کلام نہیں غرض ہم نے بیسب شنڈے دل سے کھا۔جس کو مرزا قادیانی مجی جائز رکھتے ہیں۔ بخلاف ان کے کہ وہ غصے کی حالت میں جو تی جاہتا ہے کہہ جاتے ہیں۔جبیبا کہ ان الفاظ سے ظاہر ہے جوعلاء مشامحین کی شان میں تحریر فرماتے ہیں۔ پلید، د جال، خفاش، لومڑی، کتے ، گدھے، خزیر سے زیادہ پلید، چوہڑے، پھار بغول الاغوال، روسیاہ، دشمن قرآن،منافق،نمک حرام وغیرہ وغیرہ۔جوعصائے موی میں ان کی تصانیف سے قل کر کے بلحاظ حروف جہی ایک طولانی فہرست مرتب کی ہادرہم نے جولکھااس کی اجازت مرزا قادیانی کی تحریر ہے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ (ازالة الاوبام سام،۲۲،۲۳،۲۰،۴۲، نزائن جسم ۱۰۱۳۱۱) میں تحریر فراتے ہیں۔ "جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار مواور اپنے محل پر چسپاں مودشنام نہیں ہے دشنام اورسب وشتم فقط اس مغبوم كانام بي جوخلاف واقع اور دروغ كيطور برجض آزارساني كي غرض سے استعال کیا جائےاور ہر ایک مقت اور تن کوکا بیفرض ہوتا ہے کہ کچی بات کو بوری پوری طور پر مخالف مم کشتہ کے کا نول تک پہنچاد ہو ، اور تلخ الفاظ جواظهار حق کے لئے ضروری بي اوراييخ ساته ا پنا ثبوت ركعتے بيں وہ برايك خالف كومياف مياف سنادينا ندمرف جائز بلك واجبات وتت سے جامد امندیس بطل ندہ وجائے۔"

یوں تو بحب اقتفائے زمانہ ہزار ہا مسلمان نیچر کرستان آ رہے وغیرہ بے اور بنتے جارے ہیں۔ ہرخص اٹی ذات کا مخارہے۔ ہمیں اس میں کلام نیس خود تن تعالی فرما تا ہے 'من مناہ فلیڈ من و من شاہ فلیکفر اننا اعتدنا للظالمین نار آ (کھف:۲۹)' ﴿ نیجی جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔ ہم نے ظالموں کے لئے آتش دوزخ تیار کر تھی ہے۔ کہ گرچ نکہ مسلمان خوش اعتقادی سے مرزا قادیائی کوسیلی موجود اور نی وغیرہ سمجے کران کے اتباع میں خدا اور رسول کی خوشنودی خیال کرتے ہیں۔ اس لئے بصدات الدین اصحید صرف خیرخواجی سے مرزا قادیائی کے حالات اور خیالات جوان کی تصانیف میں موجود ہیں اور حیث کی ضرورت ہوئی۔ اس پہمی آگروہ نیا دین جی تجول کرتا چاہیں تو ہمارا کوئی نقصان نام کر دینے کی ضرورت ہوئی۔ اس پر مجی آگروہ نیا دین جی تجول کرتا چاہیں تو ہمارا کوئی نقصان خوس وجا علینا الا البلاغ!

مرزا قادیانی کو چونکه نبوت کا دعوی ہے اور مجوات اس کے لوازم میں ۔ ان کو فکر موئی

عنی جس کا حال بیان کر کے حق تعالی والے بیں اور بیطا برجمی ہے کہ جن کو مرزا قاد مانی جیسے فض اس الل اسلام كو اس كا يورا يورا يقين . مرزا قادیانی نے (پراہین احمدیس۸۲ سمی امر کے بارے پس خبردینا دلیل مخبرميادق بونا ثابت كرچكا ہے۔'' سميمتني ورندوه تو قرآن كي خبرول لانے کوشرک والحاد مجھتے ہیں۔انہ كابري كدب إيمان اس كاتعد **تما** كدآ دم عليه السلام كوىجده كرنا مرزا قادیانی بھی اسی دھو سے میں مرزا قادياني مسلمانوں يرجوشرك میں۔و کیمئے (رابن احدیم اا التياركرناس جهت سيمععار فرماديا بهكدمايبدع ألبا ملمانون في اختيار كياب يحيير ينعوذ بالله بقول مرز لحاظ اس كى كچھ برواندكا **ا**ور(ازلة الاويام تغرع ہے مجزوا تکتے ہیں۔

ی قدرت ہوتی ہے۔''اور

ہے کہ 'اناجیل اربعہ کے د

وریعے ہے مرکزیں اورقر

میندوں کے بنانے کے وف

يہ خبر حق تعالی نے مریم

کہ باتیں بنانی تو آسان ہیں۔ طبیعت خداداد سے بہت سے حقائق ومعارف تراش لئے جائیں کے مرخوارق عادات دکھلا نامشکل کام بے۔ کوتلددہ خاص خدائے تعالی کی رضامندی اور مدد برموتوف ب- اس لئے ان کواس مسئلے میں بواہی زور لگانا برا۔ ویکھا کہ الہام کا طریقہ بہت آسان ہے۔ جب وہ ثابت ہوجائے گاتو چرکیا ہے۔ بات بات میں الہام ووی اتارلی جائے گی۔اس کئے براہین احدیہ میں الہام کی ایک وسیع بحث کی۔ اگرچہ بظاہروہ مخالفین اسلام كمقابط يستمى اس لئ كدوبال صرف وحى اورنبوت اابت كرنا ظاهر امتكورتما يمرايها بين بين طریقه اختیار کیا کہ عام طور پرالبام ثابت ہوجائے اوراہل اسلام اس کا اٹکار بھی نہ کرسکیں۔ پھر اسية الهامات ويش كي اورالها مي ويُوس كوروازه كول ديا كيااوران بس الي الي مذيري عل میں لائی کئیں کہ انہیں کا حصہ تفا۔ چنانچہ مسر آتھم دغیرہ کی چین موتیوں سے ظاہر ہے۔ مرزا قادیانی باوجود سی که نبوت کا دعوی کرتے ہیں۔ مرجوزات سے متعلق ان کی عجیب تقریریں بير _ (ازلمة الاولام ١٩٦٥ مو ٢٩٦ ، فزائن ج ٣ م ٢٥٢ ، ١٥٠٠ ماشيه) مين عليه السلام ي معجزات بیان کر کے لکھتے ہیں کہ 'ان تمام اوہام باطلہ کا جواب سے بہوہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے من سے بیں اور بیمعنی کرنا کے گویا خدا تعالی نے اپنے اراوے اوراؤن سے حضرت میسی عليه السلام كوخالقيت على شريك كردكما تفاصرت الحادادر سخت بدايمانى ب- يونكه اكرخدا تعالى ائی صفات خاصدالومیت مجی دوسروں کودے سکتا ہےتو وہ بلاشبدائی ساری صفتیں خدائی ک ایک بندے کودے کر پورا خدا بناسکتا ہے۔ اس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل فرا مب سے معرباكس مع "يعملوان لوكول يرب جن كالمان اس المت شريف يرب " ورسولا الى بني اسرائيل اني قد جئتكم ببينة من ربكم اني اخلق لكم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه فيكون طيراً باذن الله وابرى الاكمه والابرص واحى الموتئ باذن الله وانبتكم بما تاكلون وما تدخرون في بيوتكم ان في ذالك لاية لكم أن كنتم مؤمنين (آل عمران: ٤٩) " ﴿ وولين يُسِل بن مريم بماري يغير موں مے۔جن کو ہم نی اسرائیل کی طرف بھیجیں مے اور وہ اُن سے کہیں مے کہ میں تمہارے پروردگاری طرف سےنشانیاں لین معرات لے کرآیا ہوں کہ میں پرندے کی شکل کا سابناؤں پھر اس میں مجونک ماروں اور وہ خدا کے حكم سے اڑنے كے اور خدا كے حكم سے مادر زادا تدموں اور كوزهو يول كوبهلا چنگااورمردول كوزنده كردول ادرجو كجوتم كهايا كرواورجو كجوتم كمرول ش سينت ركها بيتم كوبنا دول يوشك اس بيان بن نثان بتمهار يائي - اكرتم ايمان داليهو- 4

تمی جس کا حال بیان کر کے حق تعالی فرما تا ہے کہ بینشانی انہیں او کوں کے واسلے ہے۔جوالیان

الل اسلام كواس كا يورا بورا يقين ب اور مرزا قادياني كى تشكيك سے وہ زائل نيس موسكا۔

مرزا قادیانی نے (براین احمدیم ۱۸۷ ماشد بزائن جام ۲۰۲) ش لکعا ہے۔ "لیکن قرآن شریف کا

سمى امركے بارے ين خروينادليل قطعى ب_وجه بير ب كدوه ولائل كامله سے اپنامنجانب الله اور

مخرصادق مونا فابت كرچكا ب "شايدمرزا قاديانى فيد بات آربدوغيره كمقابل على معلقا

كى تى درندو، تو قرآن كى خرول كودليل قطعى تو كهال دليل ظنى بمى نبيس تجصة _ بلكهاس برايمان

والے ہیں اور بیظاہر مجی ہے کہ جن کوخدا کی خبروں پرائمان شہوان کو بیمیان کیا مفید ہوگا۔

بی خرجی تعالی نے مریم علیما السلام کوعیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پیشتر دی

مرزا قادیانی جیے فض اس کوئیں مانے تو کفاراس کی کوئر تعمدین کرسکیں محرالحمداللہ

'سان ہیں۔ طبیعت خداداد سے بہت سے حقائق ومعارف تراش لئے ن عادات و کھلا نامشکل کام ہے۔ کیونکہ وہ خاص خدائے تعالی کی رضامندی -اس لئے ان کواس مسئلے میں بڑا ہی زور لگانا پڑا۔ دیکھا کہ الہام کا طریقہ ب وه ثابت موجائے گاتو پھر کیا ہے۔ بات بات میں الہام دوتی اتار لی الإن احديد من الهام كى اليك وسيع بحث كى ـ أكر چه بظاهروه مخالفين اسلام لنے كدوبال مرف وكى اور نبوت ابت كرنا خابر امتظور تفار كر ايسابين بين طور پرالہام ثابت ہوجائے اور اہل اسلام اس کا انکار بھی نہ کرسکیں۔ پھر

اورالها مى پیش كوئيول كا درواز و كحول ديا كيا اوران بيس ايي اليي تدبيرين نیں کا حصہ تھا۔ چنانچے مسٹر آتھم وغیرہ کی پیش موئیوں سے فلاہر ہے۔

نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔مرمجوات سے متعلق ان کی عجیب تقریریں ۲۹ تا۲۹۹، فزائن جسم ۲۵۲،۲۵۱ ماشير) من عيني عليه السلام كم مجزات

ان تمام اومام باطله كاجواب بيب كدوه آيات جن بس ايسا لكماب ربيمعى كرنا كد كويا خداتعالى نے اپنے اراوے اوراذن سے معزت عيلى مريك كرركها تعاصرت الحاداور تخت بايماني ب- كيونك أكرخدا تعالى

مجى دوسرول كود يسكاي بي سارى منتيل خدائى ك فدایناسکا ہے۔ پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل فداہب سے

د جنتكم ببينةٍ من ربكم انى اخلق لكم من الطين كهيئة

ائل کی طرف بھیجیں کے اور وہ ان سے کہیں سے کہ میں تمہارے

ل كوزنده كردول اورجو پكوتم كهايا كرواورجو پكوتم مكرول يس سينت س بیان ش شان بتمهار ، لئے ۔ اگرتم ایمان والے مو۔

نالوكول يرب حن كالمال اس آيت شريف برب- "ودسولا الى

يبكون طيراً باذن الله وابرى الاكمه والابرص واحى ببتكم بما تاكلون وما تدخرون في بيوتكم أن في ذالك

لمنين (آل عمران: ٤٩) " ﴿ وولين على بن مريم بهاري غير

مالینی مجوات لے کرآیا ہوں کہ پس پرندے کی شکل کا سابناؤں پھر اخدا کے تھم سے اڑنے کے اور خدا کے تھم سے ماور زادا تدھوں اور

لانے کوشرک والحاد مجعتے جیں۔انہوں نے بیرخیال نہیں کیا کہ خدائے تعالی کے ارشاد سے صاف فابرے کہ بے ایمان اس کی تعدیق نہ کریں ہے۔ جرت ہے کہ جس طرح البیس نے دحوکا کھایا تھا کہ آ دم علیہ السلام کو سجدہ کرنا شرک ہے۔ کو تکدم مجودیت خاص مغت باری تعالیٰ کی ہے۔ مرزا قادیانی بھی ای دھوکے میں بڑ مے کدائی قدرت میٹی علیدالسلام میں خیال کر ہا شرک ہے۔ مرزا قادیانی مسلمانوں پر جوشرک کا الزام لگارہے ہیں در پردووہ خدا تعالی پر لاطمی کا الزام لگارہے بير _ و مكين (براين احريم الاحاشيه بنزائن خاص ١٠١) مي وه لكيت بيل كه "مسلمانول كالمحرشرك افتیار کرنااس جہت معات سے کرخدائے تعالی نے اس بارے میں پیشین کوئی کرکے فرماديا بكرمايبدع الباطل وما يعيذ ادفئ تامل سيمعلوم بوسكا ب كاكر بيعقيده جو مسلمانوں نے اختیار کیا ہے شرک ہے تو خدائے تعالی کی پیش گوئی جس کی تقیدیق مرزا قادیانی کر م بیں نعوذ باللہ بقول مرزا قادیانی جموثی ہوئی جاتی ہے۔ مرانہوں نے اپنی ذاتی غرض کے لحاظ ہے اس کی بچھ پرواند کی اور صحابہ تک کے کل مسلمانوں پرشرک کا الزام لگادیا۔ اور (از للة الاوبام ١٥٥٥ حاشيه بخزائن جهم ٢٦٠) يمل وه لكيت بيس كه " نبي لوگ دعا اور تغرع ہے معجز ہ ما تکتے ہیں معجز ہ نمائی کی ایسی قدرت نہیں رکھتے۔جیسا کہ انسان کو ہاتھ پیر ہلانے

کی قدرت ہوتی ہے۔" اور نیز (ازالة الاولم من ٣٣١،٣٣٠ ماشيد فرائن جسم ٢٦٣) ش يدمي لكما

ے کہ 'انا جیل اربعہ کے دیکھنے سے صاف طاہر ہے کہ سی جو جو کام اپنی قوم کو دکھا تا تھا وہ دعا کے

ذریعے سے ہرگزنہیں اور قرآن شریف میں مجی کی جگہ بدذ کرنیس کہ سے بیاروں کے چنگا کرنے یا

برندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا۔ بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعے سے جس کوروح القدی

کے فیفان سے برکت بخش گئی تھی۔ایے اسے کام اقد اری طور پردکھا تا تھا۔ چنانچ جس نے بھی اپنی عربی خورے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بھین تمام تعدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی ہا آ واز بلند بھی پکار دہی ہیں کہ سے کا ایسے بجائب کا موں میں اس کو طاقت بخشی تی تمی اور خدا تھا لی نے صاف فر ما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت بھی جو ہریک فر دبشر کی فطرت میں مودع ہے۔ سے اس کی بکھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربه اس زمانے فطرت میں مودع ہے۔ سے اس کی بکھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربه اس زمانے میں مود ہا ہے۔ سے کے مجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے۔ جو سے کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے۔ جو سے کی والات سے بھی پہلے مظہر بچا تبات تھا۔ جس میں ہر تم کے بیار اور تمام بجزوم ومفلوج وہروس وغیرہ ولا دت سے بھی پہلے مظہر بچا تبات تھا۔ جس میں ہر تم کے بیار اور تمام بجزوم ومفلوج وہروس وغیرہ ایک بی خوار ق

دعا کا ذکر نہ ہونے سے مرزا قادیانی جو بیٹا بت کرتے ہیں کہ وہ تجائب جس کا ذکر حق تعالیٰ بطور اعجاز بیان فرما تا ہے وہ ججزات نہ تھے تو اس لحاظ سے فطرتی قوت بھی ٹابت نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اس کا بھی ذکر اس آ بیٹر یفہ شن نہیں ہے۔ پھراپی رائے سے ایک غیر نہ کور چیز کو ٹابت کرنا اور خدائے تعالیٰ کی خبر کو نہ مانا کی تھم کی بات ہے۔ اگر مجز ہے کے لئے مشار کہ دور کھت نماز پڑھ کر وقت خاص میں دعا کی جائے اور اس کی قبولیت کے لئے مشار مجلس آ مین آ مین اس وقت تک کہتے رہیں کہ آ ٹاراجا بت فاہر ہوجا کیں تو اس آ بیٹر یفہ میں دعا کرنا بھی باقتضاء العص مقدر سمجھا جاسکتا ہے۔ جس کو اصول الثاثی پڑھا ہوا تحق بھی جا تا ہے۔

پراگروہ کام فطرتی طور پر ہوتے تھے تو ان پر ایمان لانے کی کیا ضرورت مثل آگر کہا حائے کہ ایک نجار صندوق میں قعل نصب کرتا ہے یا کسی کے ذریعے سے قلال کام کرتا ہے تو کیا اس فتم کی خبر کی نسبت یہ کہا جائے گا کہتم اس پر ایمان لاؤ ہر گر نہیں۔ حالا نکہ یہاں حق تعالی صاف فرما تا ہے کہ جولوگ ہماری ہا توں پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کو آیت یعنی نشانی قدرت کی بچھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدائے تعالی کے کلام پر ایمان لانا منظور نہیں۔ جب ہی تو حیلے اور بہانے ہورہے ہیں۔ ورندوہ خود (براہین احمدیس ۴۵ ماشے در حاشیہ نبر ۳، نزائن بحاص ۸۵۹،۵۸۸)

'' واصل تام کومجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخترا بھی ہواور پھر کامل طور پر رو تخلق بھی۔ پس وہ ان دونوں قوسوں ، الوہیت اور انسانیت میں ایک وتر کی طرح واقع ہے۔ جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے۔۔۔۔۔ جب کامل تزکیہ کے ذریعے سے انسان کامل سیرالی اللہ سے سیر

فی اللہ کے ساتھ حقق ہو جائے ا وبھی ن ہوکرایک جدید ستی پیدا مبختہ اللہ کے پاک رنگ سے کا تجربے کی خبر دیتے ہیں کہ اولیا وا الل اسلام مسلم ہے کہ انبیا وکار جب کی حضوری مجمی اولیا و کی حضوری واجابت فوراً ہوسکتی ہے۔ پھر جس واجابت فوراً ہوسکتی ہے۔ پھر جس طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی ہوں۔ مسلی ۔ اگر واقع میں ان کی الیک مسلی ۔ اگر واقع میں ان کی الیک مسلی ہوا کہ مرزا قادیا نی عیس

ہاوجوداس کے میر کا تبات صاد معجوات ان سے کو کر صادر افعال مغمرائے جائیں اور مرز میں وارد ہیں سائے ایک نہیں ہے اوروہ ہا آ واز بلند سارہے کی ذاتی قدرت کواس میں کو ا جیں کہ جب حق تعالی نے ان جیں کہ جب حق تعالی نے ان دلوں میں متمکن کرنا اور جونہ وقت خود حق تعالی ان چیز دل ہاوجود میر کہ آ ہے قرآ نید کے علیہ السلام کے عجرے تابت

میں جس کے میں تعالی بربیا

مرزا قادیانی کی تغ

رکت بخش گئی تھی۔ ایسے ایسے کام افتد اری طور پر دکھا تا تھا۔ چنا نچہ بس نے بھی ایم اس کو بات کا در قرآن کے ایسے کا در قرآن کے ایسے بائر کی بھی اس کو طاقت کی باآ واز بلندی پکار رہی ہیں کہ سے کے ایسے بجائب کا مول بیں اس کو طاقت القائی نے صاف فر مادیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہریک فر دبشرکی ہے۔ سے سے اس کی بچی خصوصیت نہیں۔ چنا نچہ اس بات کا تجرب اس زمانے اس کے مجوزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے روئی اور بے قدر تھے۔ جو سے کی مظہر کا نبات تھا۔ جس بی ہوتم کے بیار اور تمام مجدوم ومفلوج وہمروص وغیرہ وی معظم کا نبات تھا۔ جس بی ہوتم کے بیار اور تمام مجدوم ومفلوج وہمروص وغیرہ کوئی تالاب بھی موجود نہ تھا۔''

نوجیخ الامنداد ہونا پڑا کہ وہ کال طور پر رو بخدا بھی ہواور پھر کال طور پر دنوں قوسوں ، الوہیت اورانسانیت میں ایک وئر کی طرح واقع ہے۔ جو ہے جب کال تزکیہ کے ذریعے سے انسان کامل سیرالی اللہ سے سیر

فی اللہ کے ساتھ محقق ہو جائے اور اپنی ہتی تاجیز سے بالکل تا پدید ہوکر اور غرق دریائے ہیجان وہی اور جہل اور تاوانی نہیں ہے اور وہی اور جہل اور تاوانی نہیں ہے اور مبخت اللہ کے پاک رنگ سے کالل رنگینی میسر ہے۔ 'اب و یکھے کہ مرزا قادیانی خود اپنے ذاتی تجربے کی خبر دیتے ہیں کہ اولیاء اللہ وقت واحد میں رو بخلق ورو بخدا ہوتے ہیں اور یہ یا تفاق جمیح الل اسلام سلم ہے کہ انبیاء کارتبہ بنسبت اولیاء اللہ کے بدر جہا برد حا ہوا ہے۔ تو ای نسبت سے ان کی حضوری بھی اولیاء کی حضوری ہوگی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس حضوری میں درخواست کی حضوری بھی اولیاء کی حضوری سے برد می ہوگی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس حضوری میں درخواست واجابت فوراً ہوئتی ہے۔ پھر جب حق تعالی ان جو ات کی خبر دیتا ہے تو اتنا تو حسن ظن کر لیتے کہ جس طرح ہم نے سی متعام میں کھتا ہے کہ وقت واحد میں ہم رو بحق اور وقتات رہے ہیں۔ ای طرح سے بیا سالام بھی ہوں ہے۔ گر اس تحریرے وقت وہ بول نہ جاتے۔ اب خور کیا جائے کہ آپ تو انبیاء کی ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے اور شکایت ہید کہ اپنی نبوت کا حسن ظن نہیں کیا جاتا اور اس سے یہ کے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی عیری علیا اسلام کو تقرب الی میں اپنے ہرا بر بھی نہیں کی جوت ہو جول نہ جاتے۔ اب خور کیا جائے کہ آپ تو انبیاء کی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی عیری علیا اسلام کو تقرب الی میں اپنے ہرا بر بھی نہیں کی جوت ہو تھیں۔ کہی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی عیری علیہ اسلام کو تقرب الی میں اپنی برا بر بھی نہیں کی جوت ہوں۔

مرزا قادیانی کی تقریر کا ماحسل بیہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا دعا کرنا ثابت نہیں۔

ہاد جوداس کے بیٹا تبات صادر ہوتے تھے تیہ بات بھے شنہیں آتی کہ بغیر دعا کے خلاف عقل مجرات ان سے کیونکر صادر ہوگئے۔ اس لئے بہتر بیہ ہے کہ وہ مجرات انہیں کے اقداری افعال شہرائے جا تیں اور مرزا قادیانی اس پراس قدراڑے جی کہ تنی بی صدیثیں جواس باب شی وارد ہیں سنائے ایک نہیں سنتے۔ وکم لیجئے کہ تمام تفاسیر وکتب احادیث پران کی پوری نظر ہے اور وہ با آواز بلند سنارے ہیں کہ وہ مجرات خدا کے افران اور تھم واجازت سے تھے اور ان کی ذاتی قدرت کواس میں کوئی دخل نہ تھا۔ گران کی بحدیثی نہیں آتا نہ وہ کی ک سنتے ہیں نہ بھتے ہیں کہ دب حق تعالی نے ان کے ججروں کی خبر دی ہے تو ضروراس کا وقوع ایسے طور پر ہوا ہے کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شرک نہیں۔ مثلاً یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کو ان کی نبوت کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شرک نہیں۔ مثلاً یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کو ان کی نبوت کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شرک نہیں۔ مثلاً یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کو ان کی نبوت کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شرک نہیں۔ مثلاً یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کو ان کی نبوت وقت خود حق تعالیٰ کو ان کی دو سے دوت خود حق تعالیٰ کہ ان کے دو رہ کے حق کے میں اور جود یہ کی تعالیٰ کہ حق تعالیٰ کو ان کی خوت عالی کہ اس کر مجر سے تی تعالیٰ کر بیا مجار ہوتا ہے کہ ایکی بات قرآن میں بیان کی جس سے گڑتی تعالیٰ پر بیا عتراض ہوتا ہے کہ ایکی بات قرآن میں بیان کی جس سے لوگ

مشرک ہو گئے ۔ نسعوذ بالله من ذلك! مسلمانوں كولازم ہے كدالى بهت دحرميوں سے بہت احر اذكياكريں - كوئك تن الله من ذلك! مسلمانوں كولازم ہے كدا كي بہت احر اذكياكريں - كوئك تن الله على الله

"فقنا عذاب النار (آل عبران:١٩١)"

مرزا قادیانی عبارت ندکوره بالا پس کیسے پی که "قرآن شریف کی آیات بھی باآواز و بلند پکاردی بیل کہ سے کا ایسے باب کا مول پس اس کوطافت بخشی گئی ہے۔ "ہم بھی توای آواز کو کن کرایمان لائے بیں کہ احیائے موتی اور ابراء اکمہ وابر می وغیرہ بجائب اس قوت سے کرتے سے جو ہر فرد بخر سی رکی ہے سے کام کرتے تھے۔ مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ وہ عام فطر تی طافت سے کام لیتے ہیں کہ وہ عام فطر تی طافت ہو ہر فرد بشر میں رکی ہے میدان ہیں آگر دوگان وابسری الاکمیه والا بسر س واحیلی ہیں مودع ہے موجود ہے۔ میدان ہیں آگر دوگان وابسری الاکمیه والا بسر س واحیلی ہیں مودع ہے موجود ہے۔ میدان ہو ایک مرح اپنی قال کی اخبار سے ہمیں اس کی تعمد بی ہوگئی ہے اس طرح اپنی مورد کے میدان کی حد امکان سے غازی ہے ہوگئی ہے اس طرح اپنی ہو کہ کی تعمد بی کرادیں۔ گر بیان کی حد امکان سے غازی ہے بیکا غذے سفید چرے کوسیائی سے زینت دیتائیس ہے کہ تھم اٹھا یا اور چند صفح کھی ڈالے۔ یہاں ذاتم کی ضرورت ہے نہ زبان آوری کی حاجت دادھ کن باذن اللہ من الم کی ضرورت ہے نہ زبان آوری کی حاجت دادھ کن باذن اللہ منہ میں آگیا۔

مرزا قادیانی جو کھتے ہیں کہ ' فعائے تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہرفرد بھر کی فطرت میں مودع ہے۔ می ہے اس کی پی خصوصیت نہیں۔' سوید افترائے محض ہے۔ مکن نہیں کہ اس دھوے پرکوئی آ ہے پیش کریں۔' و من اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبا او کذب بآیاته انه لا یفلع الظالمون (انعام: ۲۱)''

(براہین احمدیں ۳۳۷ تا ۱۳۳۸ خزائن ج اس ۵۲۳۲۵) بی الجیل یوحتا سے تقل کیا ہے کہ اور طلع میں الجیل یوحتا سے تقل کیا ہے کہ اور طلع میں باب الفنان کے پاس ایک حوض ہے ۔۔۔۔۔۔اس کے پائی اسباب ہیں۔ ان میں تا توانوں اور اندھوں اور ننگر وں اور پڑ مردوں کی ایک بردی جمیز پڑی تھی جو پائی کے بلنے کی منتظر تھی ۔ کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض ہیں اثر کر پائی کو بلاتا تھا۔ پائی کے بلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اثر تاکیسی بی بیاری کیوں نہ ہواس سے چنگا ہوجا تا تھا۔''

اور نیز (براین احم مجیب السفات کے وجود پرخ بیں جکی طرح اٹھ نیس سکتے۔

اور (ازلة الادبام م اور فاسداورمشر كاند خيال ب

جانور بنادیتا تھا۔ نہیں بلکہ مرا موگیا تھا۔ یہ بمی مکن ہے کہ آ

تا فیرر کمی گئی کی بهرمال به روی تنی بیسی سامری کا کوسال

مرزا قادياني خودا

کھیے ہیں کہ''انجیل ہوبر محرف فعیب ہے۔ بلکہ البی شان تو واشمند مشکلم کے کلام میں ہونی خداکی ہدایت کوخدا کے نور کو

خدا فی ہدایت لوخدا کے لورلو کے دہرنی کا ایک پکا ذریعہ۔ اُنٹیک ونیا کا کس نے خون کیا۔

بیت و در این ماری انجیل الهای طور پژنین اب دیکھئے کہ جز

ویں۔انمی تابوں سے ایک میلی علیہ السلام کے معجزات: ان کی نبوت کا ذکر جوقر آن!

چرش مواکرتی ہے۔اس۔ میں خوب ہی زور لگایا۔

يس وب س رورسيد محرحت تعالى فرما

مثل ما اوتىٰ رسل الله صغار عند الله وعذام اور نیز (براہین احریم ۴۵۰، خزائن جام ۵۳۳) ش کھنے ہیں۔'' بلاریب اس حوض عجیب السفات کے وجود پر خیال کرنے سے سطح کی حالت پر بہت سے احتر اضات عا کہ ہوتے ہیں جو کسی طرح اٹھ نہیں سکتے۔''

اور (ازایة الادبام س۳۲۷ ماشی فرائن جسم ۲۹۳) پی کستے ہیں کہ 'یہ احتقاد بالکل غلط اور فاسداور مشرکان خیال ہے کہ کے می شک کے پر ندے بنا کر اور ان میں پھو تک ارکر انہیں کی کی کے جانور بناوینا تھا۔ نہیں بلکہ مرف عمل الترب (یعنی مسمرین مقا) جوروح کی قوت سے ترتی پذیر ہوگیا تھا۔ بہی ممکن ہے کہ سے ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔ جس میں روح کی تافیر کی تقی ۔ بہر حال یہ مجز ہ مرف کمیل کی تنم میں سے تھا اور وہ مٹی ورحقیقت ایک مٹی بی وی تقی ۔ بہر حال یہ مجز ہ مرف کمیل کی تنم میں سے تھا اور وہ مٹی ورحقیقت ایک مٹی بی وی تی تھی۔ بیسے سامری کا کوسالہ فتد بدر فانه نکته جلیلة ما یلقیها الاذو حظ عظیم'

مرزا قادیائی خود ہی (براہن احریص ۳۳ عاشد در عاشد، نزائن جام ۳۹۲،۳۹۳) ہیں

الکتے ہیں کہ 'آنجیل بوجہ محرف اور مبدل ہو جانے کے ان نشانیوں سے بالکل بے بہرہ اور بے
السیب ہے۔ بلکہ اللی شان تو ایک طرف ہے۔ معمولی راستے اور صدافت کہ جوایک منصف اور
واشمند منظم کے کلام میں ہونی چاہئے۔ آنجیل کو نصیب نہیں کم بخت تکلوق پرستوں نے خدا کے کلام کو
واشمند منظم کے کلام میں ہونی چاہئے۔ آنجیل کو نصیب نہیں کم بخت تکلوق پرستوں نے خدا کے دہری
خدا کی ہدایت کو خدا کے نور کو اپنے ظلمانی خیالات سے ایسا طاد یا کہ اب وہ کتاب بجائے رہری
کے دہرنی کا ایک بھاؤ در بعد ہے۔ ایک عالم کو کس نے تو حید سے برگشتہ کیا۔ اس مصنوعی انجیل نے
ایک دنیا کا کس نے خون کیا۔ انہیں تا لیفات اربعہ نے سستھیا تیوں کے متعقبین کوخود اقر ارہے کہ
ماری انجیل الہا می طور برنیں لکھی گئے۔''

اب دیکھے کہ جن کتابوں کو محرف مبدل ظلمانی خیال اور باعث محرائی خود ہی بتاتے ایس انہی کتابوں سے ایک قصد تقل کر کے قرآن میں جو ایس انہی کتابوں سے ایک قصد تقل کر کے قرآن میں جو اسلام کے معجزات نہ کور ہیں ان کا مداراس حوض پر تفاجس کا ذکر انا جیل محرفہ میں ہے اور محرف ان کی نبوت کا ذکر جوقرآن میں ہے اور جو خشائے معجزات ہے وہ ایک فطرتی قوت تھی۔ جو ہر فرد بھر میں ہوا کرتی ہے۔ اس سے فاہر ہے کہ مرزاقا دیانی نے میسی علیہ السلام کواسی مساوی کردیے بھر میں خوب بی زور لگایا۔

مُرَقَ تَعَالَى فَرَا تَا جِـ "واذ جاء نهم آية قالوا لن نوه من حتى نوتى مثل ما اوتى رسل الله الله اعلم حيث يجعل رسالته سيصيب الذين الرموا معار عند الله وعذاب شديد بما كانوا يمكرون (انعام: ١٢٤) " ويحل بان

نسعوذ بسالله من ذلك! مسلمانول كولازم بكراكي بث وحرميول سه رسي كراكي بث وحرميول سه رسي كراكي بث وحرميول سه كنا مي كري تعالى في المنطقة من المنطقة المنطقة والمنطقة والمنطقة والمنطقة والمن ووزخ من شهوت _)

نا عذاب النار (آل عبران:١٩١)"

ادیانی عبارت فدکوره بالایل کست بیس که "قرآن شریف کی آیات مجی با آواز است کرت کے ایسے بجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی کئی تھی۔ "ہم بھی توای آواز کو بیل کہ احیاے موتی اور ابراء اکمہ وابر س وغیرہ بجائب اس قوت سے کرتے کی بیل کہ احیاے موتی اور ابراء اکمہ وابر س وغیرہ بجائب اس قوت سے جو ہر فرد کی نے بخشی تھی۔ مگر مرزا قادیانی کہتے بیں کہ وہ عام فطرتی طاقت جو ہر فرد بشر معلوم ہوا۔ اگر یکی بات ہے قومرزا قادیانی میں بھی وہ فطرتی طاقت جو ہر فرد بشر مدے۔ میدان میں آ کروگوئ "وابسری الاکمی والا بسر ص واحیہ مدے۔ میدان بیل آل عبدان ہو ؟ "وغیرہ کا کریں اور جس طرح حق تعالی کی اخبار سے الله (آل عبدان ہو ؟) "وغیرہ کا کریں اور جس طرح حق تعالی کی اخبار سے کہ میکن فی اور چند ہو گئی ہے ای طرح است کو میں اور جس طرح حق تعالی کی اخبار سے کہ کی فائد کے سفید چھرے کو سیا تی سے زینت دیتا نہیں ہے کہ قلم اٹھا یا اور چند ہے بیکا فذکے سفید چھرے کو سیا تی سے زینت دیتا نہیں ہے کہ قلم اٹھا یا اور چند ہے بیکا فذکے سفید چھرے کو سیا تی سے زینت دیتا نہیں ہے کہ قلم اٹھا یا اور چند ہے بیکا فذکے سفید چھرے کو سیا تی سے زینت دیتا نہیں ہے کہ قلم اٹھا یا اور چند ہے بیکا فذر کے سفید پھرے کو سیا تی سے زینان آ وری کی حاجت۔ اور کرن باؤن اللہ منہ سے بھروں آگیا۔

یانی جو لکھتے ہیں کہ 'خدائے تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک نطر تی جرکی فطرت میں مودع ہے۔ می سے اس کی کھے خصوصیت نہیں۔' سویہ ان ٹیس کہ اس دھوے پرکوئی آ ہے پیش کریں۔''و من اظلم ممن افتریٰ کذب بآیاته انه لا یفلح النظالمون (انعام:۲۱)''

ندیر ۱۳۵۵ ۱۳۳۵ بزائن اس ۵۲۳۲۵۲) پس انجیل بوحنا نے قتل کیا ہے الفنان کے پاس ایک حوض ہےاس کے پانچ اسباب ہیں۔ ان میں اور نگر دن اور پڑمردوں کی ایک بری جمیز پڑی تھی جو پانی کے بلنے کی منتظر بعض وقت اس حوض میں اثر کر پانی کو ہلاتا تھا۔ پانی کے بلنے کے بعد جوکوئی کیسی بی بیاری کیوں نہ ہواس سے چنگا ہوجاتا تھا۔''

کے پاس کوئی آ بت قرآنی آئی ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگزند مانیں گے۔ جب تک وہ خبرندوی جائے جو رسولوں کو دی گئی۔ اللہ اس مقام کو بہتر جانتا ہے۔ جس کورسالت کے لئے خاص کرتا ہے۔ جو لوگ خود پند ہیں گنا ہگار ہیں۔ ان کو عنقر یب اللہ کے ہاں ذات درسوائی اور بڑا سخت عذاب ان کے فتندا تکیزیوں کے سبب ہنچے گا۔ کہ حاصل یہ کہ جولوگ انبیاء کی خصوصیات اور مراتب کو دیکھ کر نبوت کی تمنا کرتے ہیں۔ دنیا میں رسوا اور آخرت میں عذاب شدید کے مشتق ہوتے ہیں۔ جس کو خدا کے کلام پر بورا ایمان اور تموزی ہی مجمع عقل ہو مکن نہیں کہ کسی نبی کی برابری کا دعویٰ کرے۔

الغرض عقل کی رویے یہ بات ہرگز بجھ میں نہیں آتی کہ ایسے دوش کا کہیں بھی دنیا میں وجود ہوا ہو۔ مرزا قادیا نی نے انجیل پر ایمان لا کر قرآن پر اس دوش سے ایسے است احتراضات قائم کردیے جن کی نسبت فرماتے ہیں کہ'' دواحتراضات اٹھ نہیں سکتے۔'' مگرافسوں ہے کہ قرآن پر ایمان لا کریے نفر مایا کہتی تعالیٰ نے جو مجرات میں علیہ السلام کودیئے متع دوا لیے نہ متع کہ ان میں ایسے معنوی قسوں سے کمی تم کا شہرواقع ہو۔ اس لئے کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے میں ایسے معنوی قسوں سے کمی تم کا شہرواقع ہو۔ اس لئے کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے میں ایسے معنوی قسوں سے کمی تم کا شہرواقع ہو۔ اس لئے کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے اس کے کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے میں ایسے کمی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے اس کے کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے کہ تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے کہتی تعالیٰ نے جو کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے کہتی تعالیٰ نے کہتی تعالیٰ فرما تا ہے۔'' وا تعیہ نے کہتی تعالیٰ نے تعالیٰ نے کہتی تعالیٰ نے کہتی

من ابن مریم البینات (بقره مرزا قادیانی (ازله الاو) مرزا قادیانی (ازله الاو) مرزا کاریانی (ازله الاو)

معرت مع کے ساتر ب (ین سم کی جو کو یا ہے سرے سے زندہ ہو ہ کری الر ب روح کی گری اور زنا کہتے ہیں کہ'' کوئی مردہ انہوں نے ز کھتے چند منف کے لئے گری آ جاتی ۔ کوٹ فض کو کسی مسلمان اس کا قائل ہوا گھٹے باب میں ایسامشہور اور ضرب الا کوٹا قادیانی کو وہیں تک تعلق ہے کدا

اف لکل تو پھرند آن ان کو انیں ندہ دو مسمرین مسے حرکت دیا کرتے مرین م کی کمآبوں میں لکھا ہے کہ مارے پرچھوٹا سا قصبہ پھین نامی میں کا نام انتونی مسمرتھا پیدا ہوااورا

ع مام سے مسمر برم مشہور ہوا۔''ا

زوا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کے غرض مرزا قادیانی نے

مصورتے'' حدمت علیکم ال مسلمانوںکوان کی پیروی پیر

حادون الله ورسوله كبتو آا*وررسول كانخاننت كرتے بير* عیسیٰ ابن مریم البینات (بقره:۲۰۳) ﴿ یعن عیسیٰ علیه السلام کوہم نے کھلے کھلے مجز ب دیے تھے جن میں کوئی شک وشیمکن نہ تھا۔ ﴾

مرزا قادیانی (ازالة الادبام ص ۱۱۱ ماشيه، نزائن جسم ۲۵۹،۲۵۸) ميل لکست بيل كه "حضرت مسيح كعمل الترب (يعنى مسمريزم) بوهم دب جوزنده موت يعنى وهقريب الموت آدى جو كويا في سر ب نده موجاتے تھے۔وہ بلاتو تف چندمن ميں مرجاتے تھے۔ كيونكه بذريع على الترب رورج كي كرى اورزند كي صرف عارضي طوريران مي پيدا موجاتي تقى - " قرآن شريف بين صاف طور ير واحس الموتى باذن الله (آل عمران:٤٩) "محرمرزا قاديانى كبتے ہيں كه ''كوئي مرده انہوں نے زندہ نہيں كيا۔ بلكہ جيسے قريب الموت مخص كو جوا ہرمہرہ وغيرہ ے چندمنٹ کے لئے گری آ جاتی ہے۔اس طرح عیلی علیدالسلام بھی چندمنٹ کے لئے قریب الموت مخص كوكسى قتم كى كرى كابنجاديا كرتے تھے۔ "كمراس كاذكر ندقر آن ميں ، نه صديث ميں ، نه اب تک کوئی مسلمان اس کا قائل موا _ بلکمسے کا نام اسلام میں احیاء اموات اور شفائے بماروں کے باب میں ایسامشہور اور ضرب المثل ہے۔ جیسے حاتم کا نام جودوسخا میں، قرآن وحدیث سے مرزا قادیانی کوو بی تک تعلق ہے کہ اپنامطلب بے اور جب کوئی ہات ان کی مرضی اور مقصود کے خلاف نکل تو پھر نہ قرآن کو مانیں نہ حدیث کو، کیا نجی آلگٹ نے اس آیت کے بھی معنی سمجھے ہوں کے کہ وہ مسمریزم سے حرکت دیا کرتے تھے۔مسمریزم کونکل کرتو سوبرس بھی نہیں ہوئے۔ چنانچونن مسمریزم کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ''بورپ وسطی میں راس نامی ایک بڑا دریا ہے۔جس کے کنارے برچھوٹا سا قصبہ پیٹین نامی مشہور ہے۔اس قصبے میں ۵رمئی ۳۳۷ء میں ایک مشہور ڈاکٹر جس كانام انتونى مسمر تفايد ابوااوراس في الني ب مدكوششول ساس فن كوايجادكيا- چنانجداس کے نام سے مسمر برم مشہور ہوا۔" اب مرزا قادیانی کے اس قول کو بھی یاد کر لیجئے جوفر مایا تھا کہ قرآن کا ایک لفظ کم وزائد نہیں ہوسکا۔ و کھ لیجئے قرآن کے کل الفاظ اپنی جگہ رکھے رہے اور مرزا قادیانی نے میسی علیہ السلام کے ججزات کا خاتمہ کردیا۔

غرض مرزا قادیانی نے جومعی اس آیت شریفہ کر اشے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے ابومنمور نے ''حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر (مائدہ:۳)''کمعیٰ تراشے سے مسلمانوں کوان کی پیردی میں بخت ضرراخروی ہے۔ حق تعالی فرما تا ہے۔''ان السندیسن یصادون الله ورسوله کبتوا کما کبت الذین من قبلهم (مجادله: ٥)''یعیٰ جولوگ فدااور رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواروؤلیل ہول کے۔ جیسے وہ لوگ ڈلیل ہوئے جوان سے فدااور رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواروؤلیل ہول کے۔ جیسے وہ لوگ ڈلیل ہوئے جوان سے

رآنی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہر گزنہ مانیں گے۔ جب تک وہ خبر ندری جائے اللهاس مقام كوبهتر جانتا ہے۔جس كورسالت كے لئے خاص كرتا ہے۔ جو مگار ہیں۔ان کوعقریب اللہ کے ہال ذلت درسوائی اور بڑاسخت عذاب ان سبب بنج گار ﴾ حاصل مد كه جولوگ انبياء كي خصوصيات اور مراتب كود كوركر ں ۔ دنیا میں رسوااور آخرت میں عذاب شدید کے ستحق ہوتے ہیں ہس کو ن اورتعوژی می بھی عقل ہومکن نہیں کہ سی نبی کی برابری کا دعویٰ کر ہے۔ ات قابل تجدب كه جب ايا وض عيلى عليد السلام كزمان مي تعاكد والول كوصرف اس ميس ايك غوطه لكانے سے شفا موجاتی مقى تو تمام روئے ہ ہے ہوں کے تو یا نچ اساروں میں ان کی منجائش کیونگر ہوتی ہوگی اور جب فِن مِن كود اى كومهت بوتى بوتى بوقى مُرخص يهى جا بتا بوكا كرسبقت كرك ر لے۔ بیتومکن نہیں کہ ہرمخص دوسرے سے کیے کہتم صحت یا کرجلدی سے شتے کے انظار میں بہال سڑتے پڑے رہیں گے اور ان پانچ اساروں میں اورخانہ جنگیاں ہوتی ہوں گی۔ کتنے تواس بھیڑ میں دم گھٹ گھٹ کرمرتے م گرا کرڈ بوئے جاتے ہوں مے اور کتوں کا ز دوکوب سے خون ہوتا ہوگا۔ نے كاوقت معلوم نه بونے كى ديد سے لوكوں كا بميشہ جھمكھ دارہا ہى ہوگا۔ اورسمیت پیدا ہو کرصد ہا آ دمی مرتے ہی ہوں سے غرض کوئی عاقل قبول ر معین محض کی صحت کے واسطے صد ہا موتنی کوارا کی جاتی ہوں گی۔ پھراس میول سے عداوت کیوں تھی کہ بھی بھی یانی میں انز کر ہلا ویتا تھا۔ اگر کھنٹے یا رَ اکرتا تو کیااس کوسردی ہوجاتی یا فالج وغیرہ کا مادہ پیدا ہوجا تا اوراس کی کیا ے پہلےاس میں کودے وہی شفایاب ہوجائے۔ آگرکوئی اس میں زہر ملامادہ وكى الك جكمعين نتحى جس سي شفامتعلق مور

ی کی روسے یہ بات ہرگز سمجھ میں نہیں آتی کہ ایسے حوض کا کہیں بھی و نیا میں ان نے انجیل پرائیان لاکر قرآن پر اس حوض سے ایسے ایسے اعتراضات فرماتے ہیں کہ'' دواعتراضات اٹھ نہیں سکتے۔'' مگرافسوں ہے کہ قرآن کہ کوتی تعالیٰ نے جو مجزات عیمیٰ علیہ السلام کو دیئے تھے وہ ایسے نہ تھے کہ ان سے کہ قشم کا شہروا تع ہو۔اس لئے کہ حق تعالیٰ فرما تا ہے۔'' واقعیہ نے۔'' کے۔'' کے۔'

بہلے تھاورار شادے ''ومن یشاق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نول مساق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نول مساق مساتولی ونصله جهنم وساه ت مصیراً (نساه ده ۱۱) ''یعنی جوخالفت کرے رسول الله کی جب کمل گی اس پر راه ہمایت اور مسلمانوں کے رست کے موا دوسرا رستہ چلائے جو رستہ اس نے افتیار کرلیا ہے ہم اس کو وہی رستہ چلائے جا کیں گا درا ترکاراس کوجنم میں دافل کردیں کے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

اونی تامل سے یہ بات معلوم ہو کتی ہے کہ اس آ سے شریفہ میں کمال در ہے کی تخویف ہے اس لئے کہ اس سے قائی الی مسدود
ہواں لئے کہ اس سے طاہر ہے کہ جو خص نیا طریقہ ایجادیا افتیار کرے اس سے قبی الی مسدود
اور منقطع ہو جاتی ہے اور صراط منتقیم سے علیحدہ کر کے حق تعالی اس کو ایسے رستے پر جانا تا ہے جو
سیدھا جہنم میں لکا ہم مینیں کہتے کہ آج کل کے مسلمانوں میں جو فتور وقصور عمل ہوگیا ہے وہی
طریقہ افتیار کیا جائے۔ بلکہ مقصودیہ ہے کہ کتب اہل سنت وجماعت میں جو طریقہ عمل واعتقاد کا
فریتہ وہ افتیا کیا جائے۔

مرزا قادیانی کواس کابرای غم ہے کہ نیچری قرآن وحدیث کونیس مانے۔ چنانچر (ازالة الاوہام م ۵۵۵ فرائن جسم ۱۳۹۹) بیل قر برفر ماتے ہیں کہ ' حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ وقال الرسول کی ہائی نہیں رہی۔'' گرمشکل بیہ ہے کہ اگر وہ مرزا قادیانی کی اس محم کی تقریم یں کہیں کے کہ مرزا قادیانی کے دل میں بھی عظمت بیان کی جاتی ہے وہ ان کی تو بین کرتے ہیں اوراپی نہیں۔ جب بی تو خدا اور رسول جن کی عظمت بیان کی جاتی ہو وہ ان کی تو بین کرتے ہیں اوراپی ذاتی غرض کے مقابلے میں نہ خدا کی بات مانے ہیں نہ رسول کی۔ آپ نے در کھ لیا کہ عیسی علیہ السلام کے مجزے جن کو متعدد مقاموں میں جن تعالی نے ذکر فر مایا ان کوآیات بینات کہا۔ السلام کے مجزے جن کو متعدد مقاموں میں جن تعالی نے دکر فر مایا ان کوآیات بینات کہا۔ مرزا قادیانی نے ان کے ابطال میں کیسی کیسی ہا تین بنا کیں۔ ان کومشر کا نہ خیال قرار دیا اور کہا کہ وہ معمولی طاقت بھری سے صادر ہوتے ہیں اور حوض کی وجہ سے وہ مشتبہ ہوگئے تھے اور مسمرین م کے معمولی طاقت بھری سے صادر ہوتے ہیں اور حوض کی وجہ سے وہ مشتبہ ہوگئے تھے اور مسمرین م کے وہ دریا ٹرچو تھے۔ آب از مرگذشت چہ یک نیز ووجہ یکدست!

اوراس معرد على بحى مرزا قاديانى كوكلام ب- جواس آ يت شريف ي فررب - "واذ قتلتم نفساً فادأراتم فيها والله مخرج ما كنتم تكتمون فقلنا اضربوه ببعضها كذالك يحيى الله الموتى ويدريكم آيات لعلكم تعقلون (بقدره: ٧٣،٧٢) " ولين المائيل جبتم في ايك من كوار دالا اور لكاس كارب شريخ من اورجوم جميات شيال جبتم في الكرده فاش كرنام عورتما ليس بم في بها كم

کی ہے کے گوشت کا کوئی کلؤامر دے کو مار د۔ آ کا اور اللہ تم کونٹ نیال دکھلا تاہے کہ تم سمجھو کہ قیا (تغییر درمنثورج اص 2 دائن جریر ہ

ر سیر در سور ریاس ایک و این برای اور دیگر صحاب و تا بعین کی متعدد در وانیول سے اور دیگر صحاب و تا بعین کی متعدد در وانیول سے اس کمل سے قبیلول میں خت خصو تیں اور فساد آلی اس وقت موجود ہیں ان سے دریا فت کر لوامل کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے ایک گائے گائے کا کم کا نے بیان کی گئی زر خطیر صرف کر کے اس کا اور فورون دو وہ زیرہ ہوجائے گائے وہ فیمن زیرہ ہوجائے گائے وہ فیمن زیرہ ہوجائے گائے وہ فیمن زیرہ ہوائے گائے میں کا رکھنے میں اور وہ وزیرہ ہوجائے گائے میں کا رکھنے وہ کا رکھنے میں کا رکھنے وہ کا رکھنے وہ کی کہ اور کی میں کا رکھنے وہ کی کہ اس کی میں کا دیا ہول کی رخین آنے کے کہ اس کی مرضی کے اس کی مرضی کے اس کی مرضی کے اس کی مرضی کا دیا کی مرضی کا دیا کی مرضی کے اس کی مرضی کا دیا کہ مرضی کا دیا کی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے اس کی سیال کی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کے کہا۔ ان سب میں تا و میل کر کے اپنی مرضی کا کہا کہ کیا کہ کر کے اس کی تا کہ کہا کے کہا کی کہا کے کہا کہ کر کیا کی کہا کے کہا کہ کر کے کہا کے کہا کے کہا کے کہا کہ کر کے کہا کے کہا کہ کر کیا کہ کر کے کہا کے کہا کے کہا کہ کر کے کہا کے کہا کہ کر کی کر کے کہا کے کہا کہ کر کے کہا کے کہا کہ کر کی کر کے کہا کہ کر کے کہ کر کے کہا کہ کر کے کہا کہ کر کے کہ کر کے کہا کہ کر کے کہا کہ کر کے کہ کر کے کہا کہ کر کے کر

موتا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے ا کوڑنے کے لئے یہ تدبیر سمجمائی تمی کہتم ایک تمام اشخاص جن پرشیہ ہے ان بوٹنوں کوفو: سے جب لاش پر بوٹی کھے کی تو اس لاڑ وائےاصل حقیقت یہ ہے کہ پیطریق ا

فواص میں سے رہمی ہے کہ جمادات یام

بوكراس يعض مشتباور مجول اموركايا

اس طرح رد کرتے ہیں۔(ازالہ الاوہام م

قسوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت۔

واقعی طور پر کسی قالب میں جان پر آئی تھی۔

گائے کے گوشت کا کوئی کھڑامردے کو مارو۔ای طرح جیسے وہ مردہ زندہ ہوا۔اللہ مردوں کوجلائے گاوراللہ تم کوشانیاں د کھلاتا ہے کہتم سمجھو کہ قیامت کا ہونا برح ہے۔ ک

(تغيير درمنثورج اص ٩٥ وابن جريرج اص ٣٥٨،٣٥٧) وغيره معتبر تفاسير يل ابن عباس ا اور دیگر صحابہ وتا بعین کی متعد دروا بتوں سے بیرواقعہ منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا مالدار مخص تعااس کوکسی نے قبل کرے دوسرے قبیلے میں ڈال دیا اس غرض سے کہ قاتل کا پیۃ نہ لگے۔ ال في سے قبيلوں ميں سخت خصوتيں اور فساد پھيلا ،عقلاء نے کہا کہ خدا کے رسول مویٰ عليه السلام اس وقت موجود بین ان سے دریافت کرلواصل واقعه انجی معلوم ہوجاتا ہے۔ جب موٹیٰ علیہ السلام ك طرف رجوع كيا تو انبول نے ايك كائے لانے كوكها وہ لوگ اس كالقيل نہ كر كے فنول باتيں بج من اوساف كى كدوهكيسى مونى جائة -اس كارتك روب وغيروكس فتم كامو غرض جن اوساف كى گائے بیان کی فی زرخطیر صرف کرے اس کوخریدا۔ موٹ علیدالسلام نے کہااس کوذ رج کرے ایک مکرااس کامتخول پر ماردووہ زئدہ ہوجائے گا پھر جوجا ہواس سے بوچھلو۔ چنانچہ ایساہی کیا گیا اور و فض زنده موا اور قاتل كا نام بيان كر كيم كيا ـ بيخلاصة قرآن وحديث كاب ـ مرزا قادياني نے بدخیال کیا کہ اگر عیسی علیہ السلام کی موت ابت ہمی کردی جائے تو بداخال پیش ہوگا کمکن ب كرزمين براترنے سے بہلے وہ زئدہ كئے جائيں۔اس احمال كوردكرنے كى غرض سے تمام قرآن برانبول نے نظر ڈالی اور جن جن آیوں میں بیذ کر ہے کہ خدائے تعالی نے مردول کوزندہ کیا۔ان سب میں تاویل کر کے اپنی مرضی اور غرض کے مطابق قرآن بنالیا۔ چنانجہ اس آیت کو ال طرح رد كرت ين _ (ازالة الادبام ص ٢٩٥، خزائن جسم ٥٠٠٥) يس فرمات بي كد "ايي قصول میں قرآن شریف کی سی عبارت سے نہیں ٹکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقع طور يركسى قالب يس جان يركي تقى - بلكاس آبت ينظر غوركرف سے مرف اس قدر اابت ہوتا ہے کہ بہودیوں کی ایک جماعت نے خون کرے چمیادیا تھا۔ سوخدا تعالی نے اصل مجرم کے کڑنے کے لئے بیتد ہر سمجانی تھی کہ آبک گائے ذریح کر کے اس کی بوٹیاں اس لاش پر مار داوروہ تمام اشخاص جن پرشبہ ہاں ہو تدول کونو بت بدوبت اس لاش پر مارین تب اصل خونی کے ہاتھ سے جب لاش پر بونی لگے گی تو اس لاش سے الی حرکتیں صادر ہوں گی جس سے خونی پکرا جائےاصل حقیقت یہ ہے کہ پہلریق عمل الترب یعنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا۔جس کے بعض فواص میں سے ریمی ہے کہ جمادات یامردہ حیوانات میں ایک حرکت مشاب بحرکت حیوانات پیدا موكراس ي بعض مشتراور مجول اموركايا لك سكاب-" ے۔''ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع سؤمنین نبوله مساقت الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع سؤمنین نبوله مساقت اور مسلمانوں الله ی جب کمل کی اس پرراه بدایت اور مسلمانوں ومرا رستہ چلائے ومرا رستہ چلائے راس کوجنم میں داخل کردیں گے اور دہ بہت بری جگہہے۔

ما سے بید بات معلوم ہو یکتی ہے کہ اس آیت تریفہ میں کمال در ہے کی تخویف سے فاہر ہے کہ جو نیف سے فاہر ہے کہ جو فق اللی مسدود ماہر ہے کہ جو فتی اللی مسدود اور صراط منتقیم سے نلیحدہ کر کے حق تعالی اس کو ایسے رستے پر چلاتا ہے جو ہم میٹیں کہتے کہ آئ کل کے مسلمانوں میں جو فتور وقصور عمل ہو گیا ہے وہی ہے۔ بم میٹیں کہتے کہ آئ کل کے مسلمانوں میں جو فتور وقصور عمل ہو گیا ہے وہی ہے۔ بلکہ مقصود رہے ہے کہ کتب اہل سنت و جماعت میں جو طریقے عمل واعتقاد کا ہے۔

عین بھی مرزا قادیانی کوکلام ہے۔ جواس آیت شریفہ میں فہ کور ہے۔
خاد آراتم فیھا والله مخرج ماکنتم تکتمون فقلنا اضربوه
حیسی الله المعوت ویسریکم آیسات لعلکم تعقلون

حیسی الله المعوت ویسریکم آیسات لعلکم تعقلون

خین اے بنی امرائیل جبتم نے ایک مخص کومارڈ الا اور گیاس کے

مجمعیاتے تھے۔اللہ کواس کا پردہ فاش کرنا منظور تھا۔ پس ہم نے کہا کہ

مرزا قادیانی جو کہتے ہیں کہ کی عہارت سے زعرہ ہونائیس لکھا کیا یہ کافی نہیں کہ حق تعالی تمام قصد ہیان کر کفر ما تا ہے۔ 'کسذالك يحيى الله الموتیٰ ''جس كامطلب ظاہر ہے کہ جیسے یہ وہ خض زعرہ ہواای طرح حق تعالی مردوں كوزندہ كرے گا۔ مرزا قادیانی كے قول پراس كامطلب يہ ہوتا ہے كہ جیسے ہوئی مارنے سے اس كے حركت ہوئی و يسے بى خدام ردوں كوزندہ كرے گا ليمن قالب ميں جان پڑے گی۔ چونكہ مرزا قادیانی حشر اجساد كے قائل نہيں اس لئے یہ بات ان كے قہمب برتھ كے نہيں احرقی۔

آ بت موصوفہ سے ای قدرمعلوم ہوتا ہے کہموی علیہ السلام نے ان لوگوں پر دوباتوں کی فرمائش کی تھی۔ ایک گائے کو ذریح کرنا۔ دوسری اس کی بوٹی معتول بر مارنا، بقول مرزا قادیانی تیسری مذہریہ بھی بتائی می کہ قاتل مسمرین می مشاتی بھی حاصل کرے۔ چونکہ وہ بغیر سکینے کے نیس آتی اس لئے ضرور موی علیہ السلام نے قاتل کو بلا کرمسمریز م کا طریقة سمجادیا ہوگا کہ اس طرح سے ہوٹی ماروتو لاش حرکت کرے گی۔جس سے تم کر قبار ہو جا و کے اور قاتل نے ہی اس کو بطیب خاطر تول کر کے مسریزم میں مثاتی حاصل کر لی کیونکہ بغیر مثاتی کے مسمريزم كاعمل بورانبيس موتا_ چنانچه مرزا قادياني (ازلة الادبام ساسه ماشد، فزائن جسام ۲۵۹ فض) مِن لَكِيعة مِن كه دعمل الترب لِعِني مسريهم مِن مي مجمى كي درج تك مثل ركعة تقه_" بد بات غورطلب ہے کہ ایسا عمدہ طریقہ قاتل کے گرفار کرنے کا اس مقام برقر آن میں کیوں بیان بیس کیا گیا۔ جہاں ہوئی مارنے کا ذکر ہے مسمرین م کا ذکر بھی ہوجاتا اوراس سے بہت بوا فاكده بياوتاك پوليس كوقال كرفاركن ش بوى مدولتى اور ببت سے بےجرم ربائى پاتے۔اب ومسریم شائع بھی ہے۔اگرمرزا قادیانی گورنمنٹ کوبیدائے دیں قومرزا قادیانی کی بڑی نام آوری ہوگی۔ یہ بھی مرزا قاویانی کی قرآن ومعارف دانی ہے۔جس کے بے نظیر مونے كافخر ب ـ چنانچر (ازالة الاوام س١٣٧، فزائن جسم ١٨٣٠) يس فرات ييل كـ"خداك تعالی ک عنایت خاصہ میں سے ایک بیمی مجھ پر ہے کہ اس نے علم حقائق معارف قرآنی محد کو عطاء کیا ہے اور طاہر ہے کہ مطہرین کی علامتوں سے بیجی ایک عظیم الشان علامت ہے کہ علم معارف قرآن حاصل موركيونكمالله جل شانفرها تاسيد لا يسعسسه الاالسعطهرون "انبيام كم مجزات مبينة قرآن كى حقيقت جومرزا قادياني بريملي وومسمريز مي عمل تعالى في الحقيقت آ تخفرت الله كذا في سات تكى برنكلى مرطا بري تو بي بميس مكار الداري یکام کرتے دیکوکرا پ نے قیاس جالیا۔ اگر مسمرین م کے خود موجد ہوتے تو کسی قدراس خیال

کی مخوائش تنی که آپ کے کشا مسمرصا حب کوہے جوکل مسر مرزا قادیانی کوام

فیا۔البتہ اس قدر فرق ہے کہ اس بات کے موجد ہیں کہ الر قعا۔ جو شکیٹ کی نجاست شم کرےاوراس یقین کے بعد

اس کااثر کرناخیال کرسکتاہے مجمی الل فراست سجھ سکتے ہیر اگر چدمرزا قاد م

مسمریزم کاعمل ہے ہرفخم الکلوں اور قیاسوں سے ہماء هم ضی غدمدۃ ساھم خفلت ہیں بھولے ہوئے اور ٹودیمی (اڈ

ای طرف ہے گھڑتا کی ا آپ خودخور فرما کیں کہ گڑ پاک میں بیان فرما تا ہے بیان کئے اس کا مطلب کرائے جن کا صدور دور پروال ہیں۔ گرمرزا قاد تذکیل کرتے ہیں۔ چنا "یاور کھنا چاہئے کہ بیما

يدامية وى ركمتا تعاك

قادیانی جو کہتے ہیں کہ کسی عبارت سے زعدہ ہونانیس کلا کیا یہ کافی نہیں کہ حق ناکر کے فرما تا ہے۔ 'کہ ذالک یہ حیبی الله الموتیٰ ''جس کا مطلب فاہر ہے زعدہ ہواای طرح حق تعالی مردوں کو زندہ کر سے گا۔ مرزا قادیانی کے قول پراس ہے کہ جیسے بوئی مارنے سے اس کے حرکت ہوئی ویسے بی خدا مردوں کو زعدہ ہے جس جان پڑے گی۔ چونکہ مرزا قادیانی حشر اجساد کے قائل نہیں اس لئے یہ ہے پڑھیک نہیں احق ہے۔

موصوفہ سے ای قدرمعلوم ہوتا ہے کہ موی علیہ السلام نے ان لوگوں پر ، کی تھی۔ ایک گائے کو ذرج کرنا۔ دوسری اس کی بوٹی مقتول پر مارنا، بقول الدبيرية مجى بتائي من كه قاتل مسريزم كي مشاتى بعي حاصل كر__ چونكدوه تى اس كن مرورموى عليه السلام في قاتل كو بلاكرمسمريزم كاطريقة سمجاديا ہے بوٹی ماروتو لاش حرکت کرے گی۔جس سےتم کرفتار ہو جاؤ کے اور قاتل و خاطر قبول کر کے مسریرم میں مشاقی حاصل کر لی کیونکہ بغیر مشاقی کے نهیں ہوتا۔ چنانچے مرزا قادیانی (ازالة الادبام ١٣١٧ حاشیه، نزائن ج ٣٥٩ م كه "على الترب يعنى مسريزم بين من مجي من درج تك مثق ركعة تعيد" م کداییا عمده طریقه قاتل کے گرفآر کرنے کا اس مقام پرقر آن میں کیوں ال بوٹی مارنے کا ذکر ہے مسمرین م کا ذکر بھی ہوجاتا اوراس سے بہت بردا س کو قائل کے گرفار کرنے میں بدی مدملتی اور بہت سے بے جرم رہائی مثالَع بھی ہے۔ اگر مرزا قادیانی کور نمنٹ کو بیرائے دیں تو مرزا قادیانی دگی۔ بیمجی مرزا قادیانی کی قرآن ومعارف دانی ہے۔جس کے بےنظیر نچر (ازالة الادبام ص٢٦٦ ، فزائن جهم ٣٣٣) من فرمات بين كه " خدات میں سے ایک یہ بھی جھ پر ہے کہ اس نے علم حقائق معارف قرآنی جھ کو ہے کہمطمرین کی علامتوں سے بیمی ایک عظیم الثان علامت ہے کم علم موركونك الدجل شانفراتا - لا يمسه الا المطهرون" انبياء ن كى حقيقت جومرزا قادياني ربكملي وومسمريزي عمل تغاله في الحقيقت نے سے آج تک کی پرند کھلی تحرظا ہر میں تو یہی مجیس کے کہ نصاری کو ان قال جمالیا۔ اگر مسمریزم کے خود موجد ہوتے تو کسی قدراس خیال

کی مخوائش تھی کہ آپ کے کشف والہام کواس میں دخل ہے۔اب اس الہام کا افتخار حاصل ہے تو مسمر صاحب کو ہے جوکل مسمریز می خیالوں کے استاد ہیں۔

مرزا قادیانی کواس باب پیس جوالهام ہواہے وہ وہی الهام ہے جومسمر صاحب کو ہوا تھا۔ البتداس قدر فرق ہے کہ دہ اس کے موجد ہونے کی وجہ سے نیک نام ہوئے اور مرزا قادیانی اس بات کے موجد ہیں کہ اس کوانبیاء کے جوات قرار دیں۔ اب ایباالهام جوابتداءًا یسے دل پر ہوا تھا۔ جو سٹلیٹ کی نجاست ہیں سلطے نہ تھا۔ کو کر اس قابل سمجھا جاسکے کہ پاک دلوں کو کمدر اور نجس کرے اور اس یقین کے بعد کیا کوئی مسلمان 'لا یہ مسلم الا المطہدون ''والے پاکیزہ دلوں کو اس کا اثر کرنا خیال کرسکتا ہے بیالهام ' مشتے نمونداز خروارے' ہے۔ جس سے اور الها مول کا حال میں اہل فراست سمجھ سکتے ہیں۔

اگر چرمزا قادیانی نے مسریزم پرمیجزے کا قیاس اس قریخ اوراٹکل سے کیا ہے کہ مسمریزم پرمیجزے کا قیاس اس قریخ اوراٹکل سے کیا ہے کہ مسمریزم کا عمل ہے برخض نہیں کرسکتا اور ایبا فض لوگوں میں متاز بھی ہوجا تا ہے۔ مگر ایب الکوں اور قیاسوں سے ہمارادین مانع ہے۔ حق تعالی فرما تا ہے۔ '' قتل الخراصون الذین هم فی غمرة ساهون (الذریت: ۱۱٬۱۰) ' همارے کے انگل دوڑانے والے وہ جو فالت میں بھولے ہوئے ہیں۔ کھ

اورخود بھی (ازالۃ الاوہام م ۲۵ عنرائن جسم م ۱۵ میں لکھتے ہیں کہ 'ایک ہے معنی اپنی طرف سے گھڑ تا کہی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدائے تعالی مسلمانوں کو اس سے بچاوے۔''
آپ خود خور فرما کیں کہ حق تعالی اکا برانیاء کے مجرات کی خبریں دے کران کی نضلیت اپنے کلام پاک میں بیان فرما تا ہے۔ ان مجرات کو مسمرین م قرار دینا کیا یہ نے معنی نہیں ہیں اور بقول آپ کے بہی تو الحاد ہے۔ بیام پوشیدہ نہیں کہ حق تعالی نے جن انبیاء کے مجرے قرآن شریف میں بیان کئے اس کا مطلب بہی ہے کہ اپنی غیبی تائیدیں دے کران سے ایسے ایسے افعال عجیبہ صادر کرائے جن کا صدور دومروں سے ممکن نہیں اور بیغیبی تائیدیں ان حضرات کی عظمت اور علوشان کرائے جن کا صدور دومروں سے ممکن نہیں اور بیغیبی تائیدیں ان حضرات کی عظمت اور علوشان پردال ہیں۔ محرمرز ا قادیا نی جہاں تک ہوسکتا ہے مسمرین میں ان کو دافل کر کے ان کی تو ہیں اور کنا کی کرم کرنا تا دیا نی جہاں تک ہوسکتا ہے مسمرین میں ان کو دافل کر کے ان کی تو ہیں اور کھنا چاہے کہ بیٹل (مسمرین م) ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاج اس علی کو کروہ اور قابل نفرت نہ ہجمتا تو خدائے تعالی کے فعنل و تو فیق کرتے ہیں۔ اگر یہ عاج ان ان مجمورت این مربی ہے کہ ندر ہتا۔''

مردا قادياني كعشراي كالمقتعم

موس ان _ چنانچه (تغيرالقر

هخص ماراحميا تغااور قاتل معلوم

والى كەسب لوك جوموجود بال

لوگ در حقیقت قاتل نبیل ده

سریں مے محراصل قائل بسبہ

التحسيص جبالت كزماني م

معلوم ہوجائے گا اور وہی نشانیا گائے" خال صاحب تو خدا کا نا'

ان کا صغت احیائے موتی سے

میں وہ بھی ان کے ہم خیال ہو

سیختی ۔خاں صاحب کی دا۔ شے ان کومعلوم تفامسریزم

مرزا قادیانی نے دیکھا کہجولو

مرخلاف تاريخ مان ليناكيادشو

خبی*ں کہ خدا کے کلام کو* بگاڑ ناا

ہے بیفرض کہ حسن مکن وال

مرزا قادیانی بیمی لکھتے ہیں ک

کلام ہے۔حق تعالی فرماتا۔

اولم تسؤمن قال بلي و

اليك ثم اجعل علىٰ كا

عزيىز حكيم (بقره: · مردئة فرايا كماتم نے يغ

فرماياتم بكزوجا رجانوراز

كويكاروك وه آئيس تمهار _

مقصودان يردنا

مرزا قادیانی کاس قول پر کہ بیں بھی اگر چاہتا تو عیسیٰ علیہ السلام کے مجرات دکھلاتا۔
عمیر تیان کا قول یاد آتا ہے جس کو ابن حزم نے (طل قبل جس سی ۱۲) بیں لکھا ہے کہ دعمیر تیان
نے کوفے بیل نبوت کا دعویٰ کر کے بہت سے لوگوں کوفرا ہم کر لیا تھا۔ جب اپنے اصحاب میں بیٹمتا
قوا کو کہتا کہ اگر بیل چاہوں تو اس کھائس کو ابھی سوتا بنا دول۔ آخر خالد بن عبداللہ قسری نے اس کو
قل کیا۔ "غرض مرزا قادیا نی کی تقریر سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور دومرے انہیا و جو جو ات
دکھلاتے تھے وہ دراصل عمل مسریزم تھا۔ جو کروہ اور قابل نفرت ہے۔ یہاں یہ امری تات بیان نہیں
کہ جو لوگ ایسے فیج کام کر کے ان کو مجروہ اور قابل نفرت ہے۔ یہاں یہ امری تات ہے آدی سمج
جا تیں گے۔ حالانکہ تی تعالی ان کی نعنیات کی تقری کو را تا ہے۔" تسلک الرسس فی خسل نسا
جا تیں گے۔ حالانکہ تی تعالی ان کی نعنیات کی تقری کو را تا ہے۔" تسلک الرسس فی خسل نسا
میں میں میں میک منام ہروہ القد س (بقرہ: ۲۰۰۷) "کو وہ سب رسول فعنیات دی ہم
نے ایک کو دوسرے سے اللہ نے بعضوں سے کلام کیا اور بعضوں کے درجے بلند کے اور دیں ہم
نے ایک کو دوسرے سے اللہ نے بعضوں سے کلام کیا اور بعضوں کے درجے بلند کے اور دیں ہم
نے ایک کو دوسرے سے اللہ نے بعضوں سے کلام کیا اور بعضوں کے درجے بلند کے اور دیں ہم
نے ایک کو دوسرے سے اللہ من کا ورقعت دی ہم نے روح القدس سے۔ ک

اب اس کلام کے سننے کے بعد بھی کیا کی مسلمان کو جرات ہو عتی ہے کہ ان معزز معزات میں سے کی گو جی ہے کہ ان معزز معزات میں سے کی گاؤ جین ونڈ لیل کرے۔ حق تعالی فرما تا ہے" ولله الدورة ولسوله وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون (منافقون: ۸)" ولین اللہ کومرت ہے اوراس کے رسول کواور مسلمانوں کولین یہ بات منافق لوگ نہیں جانے۔ کی

مرزا قادیانی (ازلة الادبام ۱۳۹۰، نزائن ج۳ ص ۱۷۰) پس فر ماتے ہیں۔ "افسوس ہماری قوم پس ایسے لوگ بہت ہیں جوبعض حقائق ومعارف قرآ نیاور دقائق آ قار نبویہ کو جوایہ ونت پر بذر لید کشف والہام زیادہ تر صفائی ہے کھلتے ہیں۔ بحر مات اور بدعات ہی بین داخل کر لیتے ہیں۔" خود ہی خود فر ما کیں کہ جب حقائق قرآ نیدیہ ہوں کرتن کی حقیقت باطل یعنی مجورے کی حقیقت مسمریزم اور عزت کی حقیقت ذلت اور نبی معزز کی حقیقت ذلیل وغیرہ قابت ہور ہی تو تعرف کی اور کی حقیقت اسلام قابت ہوجانے کو کیا دیر کے گئی اور جب نبیل کائی تاریخ ہوگیا ویر کے گئی اور تجب نبیل کائی کا خیال پہنے بھی ہوگیا ہو۔

افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کوجس قدرمسمریزم سے خوٹی احتقادی اوراس پر واؤق ہے۔خدائے تعالی کی قدرت پرنیس۔اگر عشل کی راہ سے بھی دیکھا جائے تو خدائے تعالی کا اس مردے کو زندہ کرنا جس قدراطمینان بخش ہے مسمریزم کی بدنما کارروائی سے نہیں ہوسکتا۔ گر

م كے سننے كے بعد بھى كياكى مسلمان كو جرائت موسكى ہے كدان معزز او بين وتذليل كرے حق تعالى فرما تائے "ولله العدزة ولسوسولله منافقين لا يعلمون (منافقون ٨٠) " وليحى الله كوئزت ہاوراس الوكين بيات منافق لوگ نيس جانے _ كھ

(ازلمة الادہام م ۱۳۹، خزائن ج ۳ م ۱۵۰) میں فریاتے ہیں۔ ''افسوس بہت ہیں جوبعض حقائق ومعارف قرآن نیاور دقائق آ ٹار نبویہ کو جواپنے ہام زیادہ تر مفائی سے کھلتے ہیں۔ محرمات اور بدعات ہی میں داخل کر اکمی کہ جب حقائق قرآنیہ بیہ ہوں کہ حق کی حقیقت ہاطل بینی مجوے کی کی حقیقت ذات اور نبی معزز کی حقیقت ذلیل وغیرہ ٹابت ہوری تو لام کی حقیقت کفراور کفر کی حقیقت اسلام ٹابت ہوجانے کو کیا دیر محکی کی موجانے کو کیا دیر محکی کی ہوگیا ہو۔

مرزا قادیانی کو جس قدرمسریزم سے خوشی احتقادی اور اس پر واثو ق ت پرنہیں۔ اگر عقل کی راہ سے بھی دیکھا جائے تو خدائے تعالیٰ کا اس روالممینان بخش ہے مسریزم کی بدنما کارروائی سے نہیں ہوسکا کے گر

مرزا قادیانی کی عقل ای کی مقتصی ہوئی سرسیداحدخال صاحب بھی اس مردے کے زعرہ ہونے كويل مانة _ چنانجد (تغير القرآن ص١٢٦،١٢٥ حداؤل) من لكهة بيل كه " بني امرائيل من أيك عض ماراحي تفااور قال معلوم ندتفا -الله تعالى في حصرت موى عليه السلام كول من بديات ال كرسب لوك جوموجود بين اورانيين من قاتل ب_مقتول كاعضا مقتول كومار يجو لوگ در حقیقت قاتل نہیں وہ بسبب یقین اپنی بے جری کے ایبا کرنے میں کچھ خوف نہ كري مے يكرامل قائل بسب خوف اين جرم كے جوازروئے فطرت انسان كے دل ميں اور ہاتھیں جالت کے زمانے میں اس م کی باتوں سے موتا ہے۔ابیانہیں کرنے کا اورای وقت معلوم ہوجائے گا اور وہی نشانیاں جوخدانے انسان کی فطرت میں رکھی ہیں۔لوگوں کود یکھا دے الد عن ماحب و خدا كانام تركالياكرت بين اكمسلمانون بين بحى ابنانام رب-اس لخ ان كامغت احيات موقى سے الكاركرنا بيموقع نبيس محرمرزا قاديانى سے جيرت ہے كماس مسئلے میں وہ بھی ان کے ہم خیال ہو مکئے اور صرف اتنی اصلاح کی کہمردے کی حرکت مسمریزم کی دجہ ہے تھی۔خال صاحب کی رائے مرزا قادیانی سے کم نہتی گرچونکدوہ فن تاریخ بیں مہارت رکھتے تے ان کومعلوم تھامسر برم کا اس وقت وجود ہی نہ تھا۔ اس لئے اس رائے کو پیندنہیں کیا۔ مرزا قادیانی نے ویکھا کہجولوگ خلاف قرآن وصدیث حسن ظن سے اپنی بات کو مان لیس کے ان يرخلاف تاريخ ان ليما كياد شوارب فرض ان لوكول فرآن كوكملونا بنالياب -اس كى مجم يروا فیس کرخدا کے کلام کو بگاڑ نا اوراس کی مرضی کے خلاف تغییر بالرائے کرنامسلمان کا کامنیس اس ہے بیغرض کہ حسن کمن والے بجھ جائیں کہ واتغیر کرناکس درہے کا گناہ ہے اور طرف میہ ہے کہ مرزا قادیانی یکی کیت میں کتفیر بالرائے نیل کرتے۔اس آیت شریف میں بھی مرزا قادیانی کو كلام ب ح تعالى قرما تا ب واذ قال ابراهيم رب ارنى كيف تحيى الموتى قال اولم تؤمن قال بلى ولاكن ليطمئن قلبي قال مخذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزاً ثم ادعهن ياتينك سعياً واعلم ان الله عزيز حكيم (بقره:٢٦٠) " ﴿ اورجب كما ايراجم نا عدب دكما جُماك كوكر جلاك كاتو مرد الو فرمايا كياتم في يقين نبيل كيا، كها كيون نبيل اليكن اس واسط كرسكين مومير دل كو فرماياتم بكروج رجانورازت بعران كوبلاؤات ساته بعرذالوجر بهاز يران كالياليك كلزا بعران کویکاروکدوه آئیس تمهارے یاس دوڑتے اور جان اوکداللدز بردست حکست دالا ہے۔ مقصودان بروندوں کے بلانے سے بیٹھا کدابراہیم علیبالسلام کواس بات بس بوری

كاملاجائ كه باوجودقدرت كفدا اونی تال سے معلوم ہوسکتا ہے نہ بحسد مرزا قادياني كهتي بي كدندكوني يرعده ز مسريزم كي ذريع سي يرعول كوا زره مول مے چنانچه (ازلة الاوام ما ہے کہ جوقر آن میں عار پرعدول['] يهاژيوں پرچپوژا كيا تعااور پحروه الا-اشاره به مکن بے کانسان کاق الى طرف منى ك_"فتدبر ولا أ الل علم بر بوشیده نبیس که پہ ہے جومردوں کو زندہ کرنے کے برندوں کوذی کرنے کا تھم ہواور ن میں ہیں ہوسکتا۔ بلکہ خلاف مرضی كرنے والوں برعناب ہواتھا۔ جن جهرة فاخذتهم الصاعقة ا موقی تبول ہوئی تواس کے بعد بج تعوذ باللدحق تعالى كواحيائ موقى خلت کی نشانی معلوم کرنا **تع**ار حا قدرتها كدانسان كروحاني تقد تعلق نبيس اوراكر بيغرض تمى روحول كومجمي خدائ تعالى اليان تھا کہ سی خادم کو ایکارنے کا تھم^ا کی مشاقی حاصل کرنے کی زخم احيائے موتی د كھنے سے خواہ دونول مقصودنوت بين اورائيا

نداجابت دعاسے بلکہ بہت ہ

شناخت ان کی ہو جائے اور زندہ ہونے کے بعدان کی آ واز پر دوڑ ائیں اور ابراہیم علیہ السلام کو شناخت کی وجدے دوسرے برندوں کا اشتباہ نہ ہو۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ فیصر من کے متی مکوے کو سے کرنے کے ہیں۔ جیسا کر بخاری شریف ج اص ۲۵۱، باب وقول و وافقال ابراهیم الىٰ رب ارنى كيف تنتيى الموتىٰ) ش ب-فصرهن ل قطعهن (ورمنورج اص ٣٣٥) ش المَّ سِيوطُنُّ مِنْ لَمَا اللهِ عَبْدُ اللهِ عَبْدَالُنَّ فَصَرَهُنَ قَالَ هِي بِالنَّطِيةَ شَقَقَهِنَ * اوراى من يميم عبايات م-"عن ابن عباس قال وضعهن على سبعة اجبل واخذ الرؤس فجعل ينظر الئ القطرة تلقى القطرة والريشة تلقى الريشة حتى صرن احيـا، ليس لهن رؤس فجنّن الىّ روسهن فد خلن فيها ''^{يع}نُ ابّن عباس فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے ان پرندوں کے فکڑے کر کے سات بہاڑوں پررکھ دية اورسرول كواية اته من ليار عرقطر ستقطره اوريس يرطف كي جسكوه و کھورہے تھے۔ پہال تک وہ زئرہ ہو گئے۔اپنے اپنے سرول سے آ ملے۔ان روایات کے بعد اس کا انکارنہیں ہوسکتا کہ ان چاروں پرندوں کی بوٹیاں پہاڑوں پر رکھی تی تھیں۔ جوزندہ ہو کر ابراہیم علیا اللام کے بکارنے برآ محے اور انہوں نے ان کے زئدہ ہونے کی شم خودد کھ لیا اور سیات آیت سے ہمی میں معلوم ہوتا ہے۔اس لئے کمان کی درخواست بیتی کمردول کوزندہ کرنے ک كيفيت وكملائي جائے -رب ارنسي كيف تحيى الموتى اس پرارشاد مواكدكيا تهيس اس پر ایمان نیس عرض کیا۔ایمان تو ہے لیکن میں اس ہے آئی خلت کا اطمینان جا ہتا ہوں کہ اگر میں فی الواقع غلیل ہوں توبید عامتبول ہو جائے۔ درحقیقت انہوں نے اس دعا کی اجابت کواپنی خلت کی نشانی قرار دی تھی انس احیائے موتی سے چندال تعلق نہ تھا۔ چنانچ امام سیوطی نے (درمنثورجا ص٣٣٣) من المانهـ "عـن ابـن عبـالله في قوله ولكن ليطمئن قلبي يقول اعلم انك تجيبني اذا دعوتك وتعطني اذا اسألتك "يعنى ياطمينان عامتا مول كما كرخلت متحقق ہے تو میری دعا قبول موگی اور جو ما کلوں کا وہ تو دے گا اور نیز (درمنورج اس ٣٣٣) میں ہے۔ "عن السدى يقول رب ارنى كيف تحيى الوتى حتى اعلم انى خليلك قال اولم تؤمن يقول تصدق باني خليك قال بلي ولكن ليطمئن قلبي بخلولتك " یعنی احیائے موقی کی دعاءاس غرض سے کی کہاس کے قبول ہونے سے خلت کا یقین ہو جائے ارشاد ہوا کیا اس کا یقین نہیں عرض کی یقین تو ہے لیکن اطمینان جا ہتا ہوں جو دعا کی تبولیت پر موقوف ب_اباس سوال وجواب اور دوسر عقرآئن برغور كرف كے بعد عقل سے تعور اسا کام لیاجائے کہ باوجود قدرت کے خدائے تعالی اپنظیل کونشانی دکھلا کرمطمئن فر مایا ہوگا یا نہیں۔
ادنی تامل سے معلوم ہوسکتا ہے نہ بحسب روایات اس کا انکار ہوسکتا ہے۔ نہ بحسب روایت کم مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ نہ کوئی پرندہ زندہ ہوا نظیل اللہ کی دعا قبول ہوئی بلکہ دعا پر پھی تھم ہوا کہ مسمرین مے ذریعے سے پرندول کوائی طرف تھنے کو تو معلوم ہوجائے گا کہ مرد ہے جمی ایسے ہی مسمرین مے چنا نچہ (ازلة الادمام عمر ۱۵۳٬۵۵۲، فرائن جام ۵۰۲، میں لکھتے ہیں۔" یا در کھنا چاہئے کہ جو قرآن میں چار پرندول کا ذکر لکھا ہے کہ ان کواجزا و متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑیوں پر چھوڑا گیا تھا اور پر دو ہلانے سے آگئے تھے۔ یہ بھی عمل الترب (مسمرین م) کی طرف بہاڑیوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر دو ہلانے سے آگئے تھے۔ یہ بھی عمل الترب (مسمرین م) کی طرف اشارہ ہے۔ ۔ شمین ہے کہ انسان کی قوت مقناطیسی اس صد تک ترق کرے کہ کی پرندیا چرندکو صرف انہا طرف کھنے کے۔" فقد ہد و لا تغفل"

الل علم ير يوشيد فيس كن ففف اربعة من الطير "مين جوفا م كويا تفريح اى دعا یر ہے جومردوں کوزندہ کرنے کے باب میں تھی۔جس سے طاہر ہے کہ وہ وعا تبول ہوئی اور برندون كوذئ كرفي كاحكم مواور ندمرف ارشاد موجاتا كدبيدعاكيسي مردول كوزنده كرناتواس عالم مین نہیں ہوسکتا۔ بلکہ خلاف مرضی دعا ہوتی تو اس برعمّاب ہوجاتا جیسے دیدارالی کی درخواست كرنے والوں يرعماب بواتھا جن يريكل كرائى كى اوروہ جل كرؤ مير مو كئے -"ف ق الو اد نا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة (نساد:١٥٢) "غرض جبقرائن عمعلوم بواكرها واحيات موتی قول ہوئی تواس کے بعد بجائے احیائے موتی مسمریزم کا خیال کرنا کو یا در پردہ میکہنا ہے کہ نعوذ باللدى تعالى كواحيائ موقى كى قدرت نتمى اورمسمريزم كعل كے بعد بھى ان كامقعودجو فلت كى نشانى معلوم كرنا تعار حاصل ند بواكيونكه نشانى تواحيا يقى اوراس عمل سے جومعلوم بوااى قدرتها كرانسان كروحاني تعرف سے جانور مجى مخر جوجاتے ہیں۔جس سےان كى وعاكوكى تعلق نبیں اور اگر بیغرض تھی کہ اس پر قیاس کریں کہ جیسے پرندے بلاتے ہی آ جا کیں گے۔ رووں کو بھی خدائے تعالی ایما ہی بلا لے گا توبید مثال قائم کرنے کے لئے اس سے آسان طریقہ سے تھا کہ کی خادم کو یکارنے کا تھم ہوجا تا جو پرندول سے بھی پہلے یکارتے ہی آ کھڑا ہوتا اور مسمریز م ك مشاتى حاصل كرنے كى زحمت جو ضرورت سے زيادہ تھى اٹھانى ند پڑتى _ پھرابرا جيم عليه السلام كو احیاتے موتی د کھنے سے خواہ خلت کی نشانی معلوم کرنا منظور ہو یا مشاہدہ احیاء اس مسمریزم سے دونوں مقصود فوت بیں اور ایمان بالغیب جو پہلے تھاوہی اس کے بعد بھی رہانہ دعا سے پچھے فائدہ ہوا نداجابت دعاس بلكه بهت بوانتصان بدلازم آتاب كرفلت كاجويهل سايمان تفار نعوذ باللدوه

ائے اور زندہ ہونے کے بعدان کی آواز پر دوڑ ائیں اور ابراہیم علیہ السلام کو ومرك برندول كالمتناه نهوابن عباس فرمات بيس كه فيصدهن كمعنى م کے ہیں۔جیرا کر بخاری شریف ج ۲ ص ۲۵۱، باب وقدوله واذقدال ابراهیم الموتى الموتى شرب-فصرهن إلى قطعهن (درمنورج اص ٣٣٥) بس ے۔ ''عن ابن عباش فصرهن قال هي بالنطية شققهن '' لت - "عن ابن عباس قال وضعهن على سبعة اجبل جعل ينظر الى القطرة تلقى القطرة والريشة تلقى الريشة ادليس لهن رؤس فجئن الى روسهن فد خلن فيها ''ليخي ابن براہیم علیہانسلام نے ان پرندوں کے فکڑے کر کے سات پہاڑوں پر رکھ ا اتھ میں لے لیا۔ پھر قطرے سے قطرہ اور پرسے پر ملنے گئے۔ جس کووہ تك وہ زندہ ہو كئے۔اپ اپ مرول سے آ طے۔ان روایات كے بعد کهان چاروں پرندوں کی بوٹیاں پہاڑوں پررکمی گئی تھیں۔ جوزندہ ہوکر ارنے پرآ مے اور انہوں نے ان کے زندہ ہونے کوچشم خودد کھیلیا اورسیاق م ہوتا ہے۔اس لئے کہان کی درخواست بیٹی کمردوں کوزندہ کرنے کی رب ارنبي كيف تحيى الموتى ال پراراداد واكمياتهين ال ان تو بيكن من ال سالي خلت كااطمينان جابتا مول كما كريس في متبول ہوجائے۔درحقیقت انہوں نے اس دعاکی اجابت کوائی خلت کی احیائے موقی سے چندال تعلق شرقعا۔ چنانچدامام سیوطی نے (درمنورنا عن ابن عباس في قوله ولكن ليطمئن قلبي يقول اعلم وتك وتعطني اذا اسألتك "ليني باطمينان جابتا بول كراكر خلت موكى اورجو ما مكول كاو وقو و سے كا اور نيز (در منثورج اص ٣٣٣) يس ہے۔ رب ارنى كيف تحيى الوتىٰ حتىٰ اعلم انى خليلك قال دق باني خليك قال بلي ولكن ليطمئن قلبي بخلولتك " اس غرض سے کی کہاس کے قبول ہونے سے خلت کا یقین ہو جائے ں۔ ومن کی یقین تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں جو دعا کی تو ایت پر ں وجواب اور دوسرے قرآئن پرغور کرنے کے بعد عقل سے تھوڑا سا مازران كالكالك الككلزار كودو) تو مضمون بركز ادانه وسكي كالمجرجه مينمون سوائے الفاظ آبت شريف ماس میں مالی کول سے اورا پہاڑوں پررکھ گئے تھاتواس ک ے كر جائے اور كلام الى يرابيا جرأت كى بات ب- أكرمرزاقا ہے ہرایک وایک گاؤں بمیجالو ک ہوں کہ بجائے جزاء کے واحداً الييموقع من جب كوكي يوري **"والـتبي**ون من ربهم لا أ مرزا قادياني تمام انبياء كاجزو-سرجس معنی کے مرزا قادیانی: معنى برتو قرآن شريف كاهمإ بدوموئ بركراس مقام مل قم مرزا قاد يانی ايي ية ابت ہے۔ (ازامة الاومام ہم نے چیں کوئی کی تھی کہ الحقيتت صاحب كثف يح كول كها- كهدية كداي مرزا قادی<u>ا</u>نی کا دموی عیسو قرآن من غلطيان لكالنأ کراگر چیسویت کے ا مہیں کہ فلاں مخص شیر

اعتراف نتمجما جائے گا

اس کومنفصودہے۔

بھی جا نار ہےاس لئے کہ ہاوجووقدرت کے جباس کی نشانی نہیں دکھلائی جائے تو یہی یقین ہوگا كدوراصل اس كاوجوونييس -حالاتكدانمياءاين اطمينان كے لئے جب كوئى نشانی طلب كرتے ہيں تووهان كودكملا كى جاتى بيد چنانچ زكر ياعليدالسلام ك قصيت ابت بك قسال رب انسى يكون لى غلام وقد بلغني الكبر وامراتي عاقر قال كذلك الله يفعل ما يشاء قال رب اجعل لي آية قال آيتك ان لا تكلم الناس ثلثه ايام الارمزا (آل عسدان: ١٠٤٠) " حاصل بيكرجب فرشتون في زكر يا عليه السلام كوالله تعالى كي طرف س خو خری سائی کہ آپ کوایک فرزند ہوگا۔ جس کا نام یکی ہے۔ عرض کی کہ اے رب جھے کو کر لاکا موكا الى حالت من كدين بوز هامول اورميري في بانجه بدفرما يا خدائ تعالى جوميا بركر سكتا ب_ پرعض كى ايدرباس كى كوئى نشانى مقرر فرما بس سيحل كاونت معلوم موجائے _ ارشاد ہوا کہ تین روز تک تم لوگوں سے بات نہ کرسکو مے سوائے اشارے کے این عباس فر ماتے ہیں کہ ذکر یا علیہ السلام کی حمر ایک سوئیں سال کی تھی اور ان کی ٹی کی عمر اٹھا نو سے سال کی اس وجہ ہے ان کواستیعاد ہوا کہ الی حالت میں کیو حمراز کا ہوگا اور نشانی طلب کرنے کی ضرورت ہوئی اور نثانی جوقر اردی می تمی اس کاظهوراس طرح سے مواکر تین روز تک سوائے ذکرالی کے اگر کوئی بات كرنا جا بي توزبان رك جاتى مرف باتح يا عرك اشار عسك وكي طلب طابر كرسكة تهد غرض سنت اللی جاری ہے کہ انبیا علیم السلام جب سی بات کے بقین یا اطمینان حاصل مونے کے لے کوئی نشانی طلب کرتے ہیں تو ان کود ملائی جاتی ہے۔ پھر خاص خلیل کوان کے خلت کے متعلق نثانی ہاوجود طلب کرنے کے نہ بتلائی جانا برگر قرین قیاس نہیں اور بیابیا بودا خیال ہے کہ کوئی مسلمان جس كوخلت كمعنى معلوم مون اورقدرت الحي كوجاننا مور بركزاس مطرف توجنبيس كرسكتا كمسمرينم عدوبالكامليا كيامرزاقادياني كومرف اتناموقع ل كياكة يت شريفة فسخد اربعة من الطيس فصسرهن اليك ثم اجعل على كل حبل منهن جزاً (بقده: ٢٦٠) "ميل لفظ وزي تيل ب- اس لئے ہر پر عدے وجار پر عمول كا ير وقر ارديا- جس كا مطلب يه مواكه بر بها الريان جار يدول كاليك ايك جزويين ايك ايك يده جهوا دو الل فعاحت پر پیشده نیس کرمرزا قادیانی شم اجمعل الح کاجومطلب تاتے ہیں کدور عرب يها ثول بين مداكر كي حور دواس ك لي تويدالفاظ شم فدقهن في الجبل كافي ب-اس مطلب كے لئے" ثم اجعل على كل جبل منهن جزأ" كما تطع تظرفعاحت وبلاغت ك فوت ہوجانے کے مغمون بھی دوسرا ہوئی جاتا ہے۔اس لئے کداگر پیمضمون بیان کرنا ہو۔ (ہر

لئے کہ ہا وجو دقدرت کے جب اس کی نشانی نہیں دکھلائی جائے تو یہی یعین ہوگا دولیں۔ حالا تکہ انبیاءا ہے اطمینان کے لئے جب کوئی نشانی طلب کرتے ہیں ا - چنانچ ذکریاعلیدالسلام کے قصے سے ثابت ہے کہ تقسال رب انسی وقد بلغنى الكبر وامراتى عاقر قال كذلك الله يفعل ما يشاء لى آية قال آيتك أن لا تكلم الناس ثلثه أيام الارمزا (آل) "حاصل بيكه جب فرشتول في ذكر ياعليه السلام كوالله تعالى كالمرف ي کوایک فرزند ہوگا۔جس کا نام یکی ہے۔عرض کی کہا ہے کہ کو کڑاؤ کا كمين بورها مول اورميرى في في بالجهيه المرمايا خدائ تعالى جويا بركر درباس کی کوئی نشانی مقرر فرما جس سے حمل کا وقت معلوم موجائے۔ تم لوگول سے بات نہ کرسکو سے رسوائے اشارے کے این عباس فر ماتے ل عمرا یک سومیس سال کی تھی اوران کی بی کی عمرا شانو سے سال کی اس دجیہ الی حالت میں کیو کراڑ کا ہوگا اور نشانی طلب کرنے کی ضرورت ہوئی اور س کا ظہوراس طرح سے ہوا کہ تین روز تک سوائے ذکر الی کے اگر کوئی ك جاتى مرف باتھ يا يرك اشاد سے كوئى طلب ظاہر كر سكتے تھے۔ وكما نميا وللبم السلام جب كى بات كے يقين يا اطمينان حاصل مونے كے تے ہیں توان کو دکھلائی جاتی ہے۔ پھر خاص طلیل کوان کے خلت کے متعلق کے ند مطافی جانا مرکز قرین قیاس نہیں اور بیدایا بودا خیال ہے کہ کوئی تن معلوم بول اور قدرت البي كوجا وتا بو_ برگز اس طرف توجه نبيس كرسك الماكيا مرزا قادياني كومرف الخاموقع ل كياكيا كسة يت شريف فسخسذ نصرهن اليك ثم اجعل على كل حبلِ منهن جزأً ذر من فیس ہے۔اس لئے ہر پر ندے کوچار پر ندوں کا ہر وقر اردیا۔جس کا بان چار پرعدوں کا ایک ایک جزویعنی ایک ایک پرعره چموڑ دو_اہل رزاقادیافی شم اجسل الخ کاجومطلب بتاتے ہیں کدوررعدے رُدواس كَ لَحُ تُويِ الفَاظِيْمِ فِرقِهِ نِ فِي الجِبلِ كَافَى إِسَال

ل على كل جبل منهن جزأ "كهالط نظرفعاحت وبلاغت ك

می دوسرا ہوئی جاتا ہے۔اس لئے کداگر میشمون بیان کرنا ہو۔ (ہر

پاڑپان کا ایک ایک ایک گزار کورو) تو سوائے م اجعل علی کل جبل منهن جزا کہنے کے سے مغمون ہرگز ادان ہو سے گا۔ پھر جب مرزا قادیائی والامغمون دوسر الفاظ شر اوا ہوسکا ہواور یمغمون کی تقد این سحایہ خصوصاً این یمغمون سوائے الفاظ آ ہے۔ شریفہ کے اوائیں ہوسکا اورائی مغمون کی تقد این سحایہ خصوصاً این عبار وہی ہے وراس تقری کے ساتھ کہ چار پرندوں کے گلاے سات عبار وہی ہے وہ اوراس تقری کے ساتھ کہ چار پرندوں کے گلاے سات پہاڑوں پر رکھ کے سے تق تو اس کو چھوڑ کر ایسامغمون نکالنا جس سے کلام پاید بلاغت وفصاحت ہے گر جائے اور کلام اللی پر ایسا بدنما دھیہ گئے۔ جس کو کوئی مسلمان قبول نہیں کرسکا۔ کس قدر جرائے کو ایسے گا کو ایسیاتو کیا پرفرا کی مثلاً یہ کہنا چاہیں کہ چار خص ہم نے معین کئے پھران میں ہوں کہ بجائے واکدا کی گل کوری تھ منہم جرائیں گھتا ہوں کہ بجائے جزاء کے واحدا فرما کیں گے۔ بشرطیک اس بحث کا تعلق معلم نہ ہوا۔ اس لئے کہ ہوں کہ بجائے جزاء کے واحدا فرما کیں گرے۔ بشرطیک اس بحث کا تعلق معلم نہ ہوا۔ اس لئے کہ والے بیان کرنا ہوتو جزا مہیں کہا جاتا ۔ جیسا کہتی تعلی فرما تا ہے۔ مرزا قادیانی تمام انبیا مکا جزو ہے۔ گربیدن جزو منہم ہیں فرمایا بہاں یہ بات بھی قابل خور ہے گئے تھے۔ اس مرزا قادیانی تمام نبیا مکا جزو ہے۔ گربیدن جزو منہم ہیں فرمایا بہاں یہ بات بھی قابل خور ہوں میں پر تھرے کہا دوں پر چھوڑ دیے گئے تھے۔ اس معنی پرتو قرآن ن شریف کی عبارت غلام خور ہے۔ سے جیسا کہ بھی معلوم ہوا پھرائی پراڑے دہنا منہ تا معنی پرتو قرآن ن شریف کی عبارت غلامی ہے۔

مرزا قادیانی اپی عیسویت پر بیاستدلال بھی پیش کرتے ہیں کہ کریم بخش کی گوائی سے
بیٹا بت ہے۔ (ازلة الاوہام میں 2 - 4 ، 4 ، 4 ، 4 ، 5 ان جس ۲۰ (۲۸۲،۲۸۱) ہیں کہ ''ایک بزرگ گلاب شاہ
بیٹا مرنے پیش کوئی کی تھی کوئیسی لدھیانے بیس آ کرقر آن کی غلطیاں تکالے گا۔''اگروہ بزرگ نی
بام نے پیش کوئی کی تھی کوئیسی لدھیانے بیس آ کرقر آن کی غلطیاں تکالے گا۔''اگروہ بزرگ نی
الحقیقت صاحب کشف شے تو پیش کوئی ان کی تھے تکلی گرمقام تردویہ ہو کہ پھرانہوں نے سف بی
کیوں کہا۔ کہدویتے کہ ایک فخص ایسا کام کرے گااس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ انہوں نے کشف بیل
مرزا قادیانی کا دھوئی عیسویت بھی دیکھ لیا تھا۔ اس لئے عیسی کہدویا۔ یعنی عیسی ادعائی اور چونکہ
قرآن میں غلطیاں نکالناعیسی موجود کی شان کے منافی ہے۔ اس لئے انہوں نے ضمنا یہ بھی کہدیا
کہا کہ چیسویت کے مدمی ہوں۔ گرفیسی نہیں ہو سے تاس کی مثال ایک ہے کہ کی مجلس جس لوگ
کہا کہ میں کہ قال خفص شیر ہے اور ایک خفص کے کہ شیر ایسا ہے کہ بکری سے ڈرتا ہے تو اس کا شیر کہنا
اعتر اف نہ سمجھا جائے گا۔ بلکہ وہ منافی صفت بیان کرنا اس بات پردلیل ہوگا کہ اس صفت کا ابطال
اس کو تقصود ہے۔

محي مرمى جهاديس والناور حقيقه <u> موت رہے ہیں اور اب بح</u> مرجع بين اورمفلوج ونيزيرم فتحلعي اوريقيني طور برثابت مو مل الزب من كمال ركعة قريب الموت آ دي جو كوما واقعی اور حقیقی حیار الترب كے ذريعے أكراتي بات بيتوجم الر وریعے سے پھونگ کے ا تحریک ہے غبارہ اوپر چڑ ابالمااعا ہیں کہ ای مل کے ذرب اورابعي معلوم ہوا كدا؛ ونت میں جومردہ زندہ ومرح طور برظا برب برفض قرآن بزمن مېمىي ضرورت نېيں -وافل كروية إلى-قرآن شریف سے ف

فبيس كبتا تفا كه خدا.

عادات كامدورمرة

مدروسسريزي توت

بجراكراى مسمريزة

ا الماشيد فزائن جسم ١٥٤ ٢٢٢

الم مخز الدين دازي نے (تغير كيرج ٢٠٠٠/١٠، تسحيت آيت واتبعوا ما تتلوا الشيساطين على ملك سليمان) مس محرك كل اقسام بيان كتح بير منجله ان ك أيك محر اصحاب اوہام اورنفوس قویرکا ذکر کیا ہے۔اس کی کیفیت بہے کہ آ دمی جب قوت وہمید اورنفسانید بر حانے میں کوشش کرتا ہے تو وہ تو تی اس قدر برحتی میں کدان سے عائبات صادر ہونے لکتے میں اور دوسری قتم استعانت بالارواح الارضيه لکعا ہے۔ يعنی ارواح ارضيه كی مدد سے امور عجيب ۔ ظاہر کے جائے ہیں۔ یہ بات بتواتر ثابت ہے کہ ساحراو علی تدامیر سے ارواح مناسبہ بر مجمالیا اثرة التي بين كروم مخراورفر مانبردار بوجاتي بين - چنانچه مديث شريف أن من البيان كسحرا ے بھی اشارتا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جیسے محرارواح ارضیہ میں تا تیر کر کے ان کومنحر کر لیتا ہے۔ ابیا بی بعض بیان بھی اپنے پرزور اثر سے اپنامخر بنالیتے ہیں۔اس کی تعمدیق کے لئے مرزا قادیانی کی تقریر پرتا ٹیر گواہ ناطق ہے۔ غرض سحر میں بعض ارداح پرنفسانی اثر ڈالا جاتا ہے۔ جس سے دہ مخر ہوجاتی ہیں۔ محران سے وہ دہ کام لئے جاتے ہیں جو ہالکل غیر معمولی اور جرت انكيز موت بيرالاصل عريش نغوس ساحره كى تافير بعي موتى باورارواح بعى اس معتر موتى ہیں جوسم برم میں مواکر تا ہے۔ دیکھ لیج مسمر برم کی کتابوں میں وی مدامیر بتلائی گئ ہیں کہ جن معنف معمول کی روح مخر جوجائے اورایسے کام کرنے گلے جوغیر معمولی اور ظاہر اُ خارق عادات ہوں۔اس سے ابت ہے کہ سمریزم ایک تم کا محرب۔جس میں مسرماحب نے ترقی کر کے اس کوایک مستقل فن سحر قرار دیا اور چونکه وو تعلیم و تعلم سے حاصل ہوتا ہے۔اس لئے وہ خوار ق عادات كى مدتك بعى نبيل كفي سكار چرجائيكه عجز عاس پراطلاق موسكے كونكه معجز وقو خاص اس فعل کانام ہے جوت تعالی اپن قدرت کا لمدے کس نی کے ہاتھ پراس غرض سے طاہر کرے کہ سب عاجز ہوں اور کسی دوسرے کواس پر قدرت نہ ہو۔ مرزا قادیانی ان جار پر عدول کے زعرہ مونے کومسمریزی قوت بتلاتے ہیں اور نیزعیسیٰ علیدالسلام کے ججزات جوقر آن شریف میں فدکور بی ان کو بھی مسمریز می مل قرار دیتے ہیں۔ حالا نکہ حق تعالی عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرماتا إنى قد جنتكم بآيةٍ من ربكم انى اخلق لكم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه فيكون طيرآ باذن الله وأبرؤ الاكمه والابرص واحيى الموتى باذن الله (آل عدان:٤٩) " يعنى على اللهم كم عجز بيت كم يرتد بناكران من پھو کتے۔جس سے وہ زندہ ہوجاتے اور مادرزاد اندھوں کو بینا اور برص والوں کواچھا کرتے اور مردول کوزندہ کرتے تھے۔ بیاتو من تعالی فرماتا ہے اور مرزا قادیانی (ازالة الادمام مس ١٩٩٣ مردول

رُ الدين رازي من (تغير كيرج ٣٥٠،٢٠٨، تحت آيت واتبعوا ما تتلوا ئ ملك سليمان) مل محرك في اقسام بيان كن بي مجمله ال كايك محر فول قوميكا ذكركيا ہے۔اس كى كيفيت بدہے كدآ دى جب قوت وہميداور نفسانيد ل كرتا ب تووه تو تي اس قدر برهتي بي كدان سے عائبات مادر مونے لكتے استعانت بالارواح الارمنيه ككما ب- يعني ارواح ارمنيه كي مدو سے امور عجيب ب- به بات بتواتر ثابت ب كدماح لوك عمل قد ابير سارواح مناسبه ير يجوايها المخراورفر ما نبردار موجاتى بين - چنانچه مديث شريف ان من البيان لسحرا ت معلوم ہوتی ہے کہ جیسے تحرار واح ارضیہ میں تا ٹیر کر کے ان کومخر کر لیتا ہے۔ ا بھی اپنے پرزور اثرے اپنامنخر بنالیتے ہیں۔ اس کی تعمدیق کے لئے یر پرتا ٹیر گواہ ناطق ہے۔غرض محریس بعض ارواح پرنفسانی اثر ڈالا جاتا ہے۔ جاتی ہیں۔ پھران سے دہ دہ کام لئے جاتے ہیں جو بالکل غیر معمولی اور جیرت اصل محرش نفوس ساحره كى تا تير مى بوتى بادرارواح بمى اس يدمخر بوتى ہوا کرتا ہے۔ دیکھ لیجیمسریزم کی کتابوں میں وہی تدابیر بتلائی منی ہیں کہ جن وح منخر ہوجائے اورایسے کام کرنے گلے جوغیر معمولی اور ظاہراً خارق عاوات ع ب كدسم يدم ايك تم كالحرب - جس مين سم معاحب نے زق كر ك الحرقرار دیا اور چونکہ وہ تعلیم وتعلم سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے وہ خوار ق أنبس بي سكا - چه جائيكه مجز كاس پراطلاق موسكے _ كيونكه مجر وقو خاص ل تعالی اپی قدرت کا ملہ ہے کی نی کے ہاتھ پراس غرض سے ظاہر کرے کہ ی دوسرے کواس پر قدرت نہ ہو۔ مرزا قادیانی ان جار پر عدول کے زعرہ ت اللات بي اور نيز عيسى عليه السلام كم مجزات جوقر آن شريف مين فدكور عل قراردیتے ہیں۔ حالانکہ حق تعالی عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرہا تا تتكم بآيةٍ من ربكم انى اخلق لكم من الطين كهيئة الطير ون طيراً باذن الله وابرؤ الاكمه والابرص وأحيى الموتئ ان ٤٩٠) "لعن عليه السلام كم جزك بيت كم يرتدك بناكران ميل زنده ہوجاتے اور مادر زاد اندھوں کو بینا اور برص والوں کواچھا کرتے اور

تے۔ بیروجن تعالی فرماتا ہے اور مرزا قادیانی (ازالة الادبام ص ٣١٩٢٣٠٨

ماشد ہزائن جسم ۱۲۲۲ میں لکھے ہیں۔ 'نیہ می جاننا چاہئے کہ سلب امراض کرنا اپی روح کی جادی جادی جاری جادی ہیں۔ ہریک ذانے میں ایسے لوگ می جادی ہیں وراب بھی موجود ہیں جواس روحانی عمل کے ذریعے سے سلب امراض کرتے ہوئے رہتے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جواس روحانی عمل کے ذریعے سے سلب امراض کرتے میں اور اب بہی اور اب بہی ہوجو ہیں ہی گوجہ سے اجھے ہوتے رہتے ہیں اور اب بہیات مالی السم نبی کی طرح اس مطلی اور بینی طور پر جا بت ہو وی ہے کہ حضرت سے عمل الترب سے وہ مردہ زندہ ہوتے تھے۔ یعنی وہ عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ صفرت سے عمل الترب سے وہ مردہ زندہ ہوتے تھے۔ یعنی وہ قریب الموت آدی جو کو یا نبی سرے سے زندہ ہوجاتے تھے وہ بلا تو تف چندمن میں مرجاتے تھے۔' (واقعی اور حقبتی حیات پیدا نہیں ہوتی تھی) بلکہ مرف ظلی اور مجازی کا اور جو تی حیات جو مل الترب کے الترب کے دریعے سے پیدا ہوجاتی تھی۔ پیل ہوتی تھی۔ اگر اتن بات ہو تی کہا الترب کے اگر اتن بات ہوتی ہے کہا الترب کے ذریعے ہوں۔ ہمارے نزد یک ممکن ہے کہال الترب کے ذریعے سے بیو مک کے ہوا میں وہ قوت پیدا ہوجائے جو اس دخان میں پیدا ہوتی ہے۔ جس کی تحریک سے خبارہ اور پر چر حتا ہے۔

اب اہل ایمان خور فرمائیں کھل مسمرین م جویقینی طور پرسحر ہمزا قادیانی کہتے ہیں کہ اس کا دریعے سے البیع اور عیسیٰ علیجا السلام عجا تبات دکھا کر لوگوں کو مخرکرتے ہے اور ابھی معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو پر تدوں کو زندہ کیا تھا اور موکیٰ علیہ السلام کے وقت میں جومردہ زندہ ہوا تھا وہ سب مسمرین میں کے ذریعے سے تھا۔ جس کا مطلب صاف وصریح طور پر ظاہر ہے کہ میا نبیاء اولوالعزم ساحراور جادوگر تھے۔ نعو ذباللہ من ذالك اب برضی قرآن پڑھے والا سجوسكا ہے کہ نبی کوساحرکون لوگ کہا کرتے تھے۔ اس کی تصریح کی ہمس بغرور یہ بیس بھروں وہ بیس بھروں ہوگی کہا کرتے تھے۔ اس کی تصریح کی ہمس بغرور یہ بیس بھروں وہ بیس بھروں ہوگی کہا کرتے تھے۔ اس کی تصریح کی ہمس بغرور یہ بیس بھروں وہ بیس بھروں ہوگی ہیں۔

فرض مرزا قادیانی جو جوده خارق عادت دیکھتے ہیں اس کو حتی الامکان مسمریزم ہیں داخل کردیتے ہیں۔ جوایک تنم کا محراور قوت بشری کے حدے اعدر ہے۔ اب مشکل بیہ کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ جرز مانی کفار مجزات کو محراور انبیاء کو ساحر کہا کرتے تھے۔ یہ کوئی نہیں کہتا تھا کہ خدائے تعالی نے انبیاء کو ایک غیر معمولی قدرت دی ہے۔ جس سے ان خوار تا عادات کا صدور صرف باذن الی ہوتا ہے اور مرزا قادیانی بھی ای کے قائل ہیں کدان مجزات کا صدر وسمریزی قوت انسانی سے ہوتا تھا۔ معلوم نہیں کدان دونوں غربوں میں ماب الا تعیاز کیا ہوگا۔ کھراگرای مسمریزی قوت کے آثار مجزات تھے تو مسمریزم کے مل کرنے والوں کو بھی انبیاء کہتا

الات يداموكي مول-" في الحقيقت جومجزات ے بیہو کا کیمسوس ہونے کی اجہ ا بیا ہے جوات دکھلاتے ہیں تو ورع کے ہوں کے اور جتنے خلاف **ہوجائے** گی اور کو یا ان سب کا وفا میں اولیا واللہ کی کرامات لوگول ر **با**_جولوگ اس امت مرحومه پی محماليالين بكاكركم ضعف تروديس موتا اس عظامر كواصلي مجرات كاتعداق ش اورنى روشني والي جوعقلول كما موں کے اورادیان باطلہ برجس کی کیا حالت ہوگی۔ پھراس م^ھ بمى مول كے اور حديث شريف بورے طور برصادق آجائے تمرامات وكأيركرمشرف بإسلا بزرگان وین کے مذکرول اور محرمرزا قادياني

ہے وہ شعبدہ بازیاں ہوں۔

كي تقرير خدانخواسته اثر كرجا

طبيعتوں ميں آجائے گا-'

کے دفعیہ کی میتر ہیر نکالی۔?

جب انہوں نے نبوت کا دع

مرده زنده کرے دکھلا دیا۔اس

ب بده شکلات محمد ادار برداند

ع ہے اور اگر مجود مام اور مسمریزم عام ہے تو تعماد ت کے لاظ سے نبی کومن دجہ نبی اور من دجہ ، ساحرکہنا پڑے گا۔اس آبیشریفہ میں مرزا قادیانی سے پہلے خان صاحب نے تغییر میں بہت زور لگایا کی ممکن نہیں کدوہ پرندے خلاف فطرت زندہ ہوئے ہوں اور ندکوئی عاقل ابیا سوال کرسکتا ہے كددنيا بيل مرد _ كوزنده كردكها _ بلكدا براهيم عليدالسلام في درخواست كى كدخواب ميس بد بات دکھلا دی جائے۔ چنانچان کی درخواست منظور موئی اورخواب میں جار پرندوں کوزندہ موتے د کیدلیا۔ مرزا قادیانی نے بیزمیم کی اس کوخواب رجمول کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسمریزم سے کام نکل سکتا ہے۔جس سے مقصود بھی حاصل ہوجائے گا کہ چمز و ثابت نہ ہوگا اور واقعہ کا بھی انکار نہ ہوگا۔الحمد لله مرزا قادیانی خدائے تعالی کا بہت ادب کرتے ہیں ورنہ جیسے انبیاء کوساحرقر اردیا اور عسى عليه السلام كاحيائي موقى وغيره مجزات كومشركاندخيال بتايامكن تعاخدائ تعالى كانست بھی کھے کمددیتے کرساحروں کے قصے بیان کر کے لوگوں کونعوذ بالله مراہ کرر باہ بات بیہ کہ عقلاء کی عادت ہے کدائی کوئی ہات ول میں آئے تو کسی ایسے پیرانیمیں ظاہر کرویا کرتے ہیں کہ الكنلية اللغ من التفريح كي روب مقصور مجى حاصل مواور تفريح فيج يسيم عي احر از مويةمام وقتيل اورخرامیاں ای وجہ سے ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ ہے اور خارق عادات مجرد ان سے ظہور میں آنا محال ہے۔اس لئے وہ مجزات کی توجین کے دریے ہو گئے۔ چنا نچہ براجین احمدید میں لكيت بي كه جوجوات بظاهر صورت ان مرول سے متشابہ بين كوكدو سيح بحى مول يتب مجى محبوب الحقیقت اور ان کے جوت کے بارے ش بری بری وقتیں ہیں اور نیز (براہن احمیہ ص ۲۲۸ تام ۲۳۵ ، فزائن جام ۵۱۰ تا ۵۲۰) پیل کھنے ہیں۔" تمہید پنجم جس مجز سے کوعقل شنا خست کر كاس كمغانب الله بون بركواى وسده النمجزات سے بزار بادرجه افعال موتا ہے كہ جو صرف بطور کھایا تھے کے مرمنقولات بیں بیان کئے جاتے ہیں۔اس ترجی کے دویاعث ہیں ایک توبيكم منتولى معجزات مارئے لئے جومد ہاسال اس زماندے يہے پيدا موسے جيں۔ جب مجرات دکھلائے مے تھے، معہدراور موس کا تھم نہیں رکھتے اورا خبار معتولہ ہونے کے باحث سے وه درجدان کو حاصل بھی تیس ہوسکتا جومشاہدات اور مرئیات کو حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے بیکہ جن لوكوں نے منقولى معجوات كوجوت تصرف عقل سے بالاتر ہیں۔مشاہدہ كيا ہان كے لئے بھى وہ تسلى تام كے موجب نبيس مخبر كتى - كونكه بهت سے ايسے كائبات بھى بيں كدار باب شعبرہ بازى ان كو د کھلاتے پھرتے ہیں۔ کو دو کروفریب ہی ہیں۔ کراب خالف بدائدیش پر کوکر ثابت کر کے دکھادی کرانبیاءے جوع ائبات اس فتم کے ظاہر ہوئے ہیں کسی نے سانب بنا کردکھلادیا اورکسی

مجرہ خاص اور مسمریزم عام ہے تو تعماد ت کے لحاظ سے نبی کومن وجہ نبی اور من وجہ ،گا۔اس آپیشریفہ میں مرزا قادیانی سے پہلے خان صاحب نے تغییر میں بہت زور) كدوه يرتد عظاف فطرت زنده موت مول اورندكوئي عاقل ايساسوال كرسكتاب ا من المرد کھائے۔ بلکدا براہیم علیہ السلام نے درخواست کی کہ خواب میں ہی ائے۔ چنانچدان کی درخواست منظور ہوئی ادرخواب میں جار پرندوں کوزندہ ہوتے دیانی نے بیزمیم کی اس کوخواب برمحمول کرنے کی ضرورت نہیں مسمریزم سے کام ش سے مقعود بھی حاصل ہوجائے گا کہ چوہ ثابت نہ ہوگا اور واقعہ کا بھی انکار نہ زا قادیانی خدائے تعالی کا بہت ادب کرتے ہیں ورنہ جیسے انبیاء کوساحر قرار دیا اور كاحيائ موقى وغيره معجزات كومشركا نه خيال بتايامكن تفاخدائ تعالى كانبت تے کہ ماحروں کے قصے بیان کر کے لوگوں کو نعوذ باللہ مراہ کررہا ہے بات بیہ ہے کہ بكالى كوكى بات دل ين آئوكى ايے بيرايد من ظامر كرديا كرتے بين كه تقريح كى روس مقعود مجى حاصل مواور تقريح فيج سي بحى احر از مويه تمام وقتي بجہ سے ہیں کہ مرزا قادیانی کونبوت کا دعویٰ ہے اور خارق عادات مجرہ ان سے ں ہے۔ال کئے دہ معجزات کی تو ہین کے دریے ہو گئے۔ چنانچہ براہین احمہ یہ میں زات بظاہر صورت ان مکروں سے متشابہ ہیں گو کہ وہ سیے بھی ہوں ۔ تب بھی محبوب) کے ثبوت کے بارے میں بری بری وقتیں میں اور نیز (رابین احمدیہ ا، فزائن جام ا٥١٠ ٥١٠) من لكهة بين "" تمبيد فيم جس معجز ع وعقل شناخت كر بالله بوفي يركوانى دے دوان مجزات سے ہزار ہا درجرافسل موتا ہے كہ جو قعے کے درمنقولات میں بیان کئے جاتے ہیں۔اس ترجم کے دوباعث ہیں ایک ات ہمارئے کئے جومد ہاسال اس زمانہ سے پیچے پیدا ہوئے ہیں۔ جب منے تھے مشہوراور محسوں کا حکم نہیں رکھتے اورا خبار منقولہ ہونے کے باعث سے ب محی جیس ہوسکا چومشاہدات اور مرئیات کو حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جن جرات کوجوت مرف عقل سے بالاتر ہیں۔مشاہرہ کیا ہے ان کے لئے بھی وہ آلی ال مغمر على - كيونكه بهت سے ایسے عجائبات بھی ہیں كه ارباب شعبدہ بازى ان كو یں۔ کو دو مکر و فریب ہی ہیں۔ مگر اب مخالف بدائدیش پر کیوکر ٹابت کر کے

سے جو عائبات اس متم کے فاہر ہوئے ہیں۔ کسی نے سانب بنا کرد کھلا دیا اور کسی

نے مردہ زندہ کرکے دکھلا دیا۔ اس تنم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں۔ جوشعبدہ بازلوگ کیا کرتے ہیں۔ بید شکلات کچھ ہمارے زمانہ ہی میں پیدائیس ہوئیں۔ بلکمکن ہے کہ انہیں زمانوں میں بید مشکلات پیدا ہوگئی ہوں۔''

فی الحقیقت جومعزات مشاہرہ دمسوں ہول زیادہ تر مفیدعلم ہول کے اور برا فائدہ ان سے بیہوگا کمحسوس ہونے کی وجہ سے انبیائے سابقین کی تصدیق اور زیادہ ہوگی کہ جب امتی لوگ اليابي مجزات وكملاتے بي توان كے ني كے مجزات جو بالا صالت صادر ہوتے تھے ضروراعلى درجے کے ہول محےاور جتنے خلاف عقل معجزات کتابوں میں لکھے ہیں سب کو مان لینے برعقل مجبور ہوجائے کی اور گویا ان سب کا وقت واحد میں مشاہدہ ہوجائے گا۔اس وجہ سے جس جس زمانے میں اولیاءاللہ کی کرامات لوگوں نے برائے العین دیکھ لی ان کو دقوع معجزات میں ذراہمی شک نہ ر ہا۔جولوگ اس امت مرحومہ میں اولیاء اللہ کے معتقد ہیں کرامات کے تواہر سے معجزات کا ان کو کچھالیالقین ہے کہ اگر کسی ضعیف روایت ہے بھی کوئی معجزہ ثابت ہوتو اس کے دقوع میں ذراہمی تردذ نبیں ہوتا۔اس سے ظاہر ہے کہاس زمانے میں اگر مجزات صادر ہوں تو مسلمانوں کے اعتقاد کواصلی مجزات کی تقدر بن میں راسخ اور منتکم کردیں ہے۔جس سے نبوت برایمان کمل ہوجائے گا اورنی روشنی والے جوعقلوں کی اطاعت میں ایمان سے علیحدہ ہوئے جاتے ہیں وین سے خارج نہ ہوں کے اور او بان باطلہ پر جمت قائم ہوگی کہ جس نی کے تالع کا بیرحال ہوتو متبوع لیتن نجے مالگاتھ كى كيا حالت موكى _ پراسمشابد _ كى بدونت جن كى طبيعت ميں صلاحيت بو ومشرف باسلام مجی موں کے اور صدیث شریف علماه امتی کا انبیاه بنی اسرائیل کامغمون پورے پورے طور پر صادق آ جائے گا۔ یکی وجیتھی کہ ہندوستان وغیرہ میں لاکھوں آ دمی اولیاء الله کی کرامات دیکوکرمشرف باسلام ہوتے گئے۔جس سے دین کی روز افزول ترتی ہوئی۔جیسا کہ یر مگان دین کے تذکرول اور تواری سے واضح ہے۔

کرمرزا قادیانی ان مجزات کو کھا اور قصول کے مدیس وافل کر کے فرماتے ہیں کیمکن ہو وہ شعبدہ بازیاں ہوں۔ مسلمان تو پہلے ہی سے ضعیف الاعتقاد ہور ہے تھے۔ اگر مرزا قادیانی کی تقریر خدانخو استداثر کر جائے تو رہا سہا ایمان بھی گا وخور دہوجائے گا اور پوری پوری نچیریت طبیعتوں میں آجائے گی۔ مرزا قادیانی کو کس نے مجود کیا تھا کہ خواہ مخواہ مجزے دکھلائے۔ جس کے دفعیہ کی یہ تدبیر تکالی۔ جس کا مقتصل یہ ہے کہ مجزے کل انبیاء کے بامل تغیر جا کیں۔ ہاں جب انہوں نے بیار ماروں کی مزودت ہوئی۔ کیونکہ جب انہوں نے بوت کا دعوی کیا تو ہوخص کو بیند اور نشانی طلب کرنے کی ضرورت ہوئی۔ کیونکہ جب انہوں نے نوت کا دعوی کیا تو ہوخص کو بیند اور نشانی طلب کرنے کی ضرورت ہوئی۔ کیونکہ

معجزہ نبوت کا لازمہہ۔ اگر فرمائی کہ بیس نے توظئی نبوت کا دعوئی کیا تھا۔ جوادلیا واللہ کو واصل ہے تو بوچھا جائے گا کہ وہ کون ولی ہے۔ جوظئی نبوت کا دعوئی کر کے بطور تحدی معجزے و کھلانے کو کھڑا ہوگیا تھا۔ جیسے کہ آپ معجزے اس غرض سے دکھلا رہے ہیں کہ نبوت ثابت ہوگسی تذکرے یا تاریخ میں بتلادیں کہ فلال ولی نے یہ دعوئی کیا تھا کہ بیس نبی اور رسول اللہ ہوں۔ خدانے جھے بھیجا ہوا در جوشن مجھے پر ایمان نہ لائے وہ کا فر اور دوز ٹی ہے اور اس کے بیچھے نماز درست نہیں اور میری بی بی کوام المؤسنین کہواور اس کے بعدیہ میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جائے اور میری بی بی کوام المؤسنین کہواور اس کے بعدیہ دعوئی کیا ہوکہ بی دکھلا تا ہول۔

الحاصل ظلی نبوت آگر بمتی ولایت لی جائے تواس کے لئے مجز ہ شرط نہیں۔ پھر مجزات وکھلانے کا دعویٰ ہی کیوں کیا اور اگر اس نبوت کا دعویٰ ہے جس کے لئے مجز ہ شرط اور لازم ہے تو ان مجزات کے لئے ریم می شرط ہے کہ الی کھلی کھلی نشانیاں ہوں کہ جرفخص سجھ جائے کہ ان کا تعلق خاص خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ہاور بدائ ایم معلوم ہوجائے کہ وہ امور آدمی کے اقتدار سے خاص خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ہاور بدائ ایم معلوم ہوجائے کہ وہ امور آدمی کے اقتدار سے خارج ہیں۔ نہم مریزم کو ان میں وخل ہے نہ سرکر کو ان سے تعلق نہ کا ہنوں کی کہانت کو مخوائش طے۔ جو پیش کو ئیاں کرتے ہیں نہ عقل کا ان میں تصرف ہو۔

علامہ زرقائی نے (شرح مواہب المدنین المس کا بھی الوندالسائع) میں اکماہے کہ قبیلہ کندہ کا ایک وفد آنخضرت اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس میں ای سوار تھے۔ انہوں نے بطور امتحان کی ظرف میں نڈی رکھ دیئے اور آنکھ بند کر کے کہا فرمایئے کہ اس میں کیا ہے۔ حضو ملفظ نے نے فرمایا سجان اللہ بیکام تو کا بنوں کا ہے اور کا بن وکہا نت کا انجام دوزخ ہے۔ انہوں نے کہا چر بمیں کیو شرمعلوم ہو کہ آپ اللہ کے بیعیج ہوئے رسول ہیں۔ حضو ملفظ نے وہیں بڑی ہوئی چند کنریاں اٹھا کر فرمایا ویکھ ویہ کا نواس میری رسالت پر گواہی ویتی ہیں۔ چنانچوان بڑی ہوئی چند کنریوں سے تیج کی آ واز انہوں نے اپنے کا نواس می اور وہ سب فوراً بول اٹھیں کہ ہم گواہی ویتے ہیں ۔ بیشک آپ رسول اللہ اللہ ہو۔ دیکھ مجر وہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے صدور میں سوائے قدرت اللی کے کی اور چزکا لگاؤ ہے۔ نامن خردا قادیانی کے الہا مات میں بیدسب وارفقرے جن سے موقع پر گریز کا رستہ لے۔ جبیا کہ مرزا قادیانی کے الہا مات میں بیسب باتیں ہواکرتی ہیں۔

مرزا قادیانی کوعیلی علیدالسلام کے تمام بحزات بیں صرف ایک محزو پنداور قابل تعدیق معلوم ہوا جو (براین احدید سالام عاشید در عاشید، فزائن ج اص ۵۵۲) بیل لکھا ہے۔ " میرودا

سكر يوطى كى خراب نيت پرتس كامطلا اوق الاعتقادلوگوں كود كھلا يا-اگر گوره بالا' و ها قدر وا الله حق دراب بعلور جت مستعمل نيس مو مخر فه يوره بالا كا اشا

فلب کی انہوں نے کہا کرکوئی نشا کے کہو وظہور ش آیا ہو۔جس مجر کر ظہور میں آیا ہواس سے فاہر۔ مطلب بیہوا کہ جتنے مجرات سیلی ظہور مرزا قادیانی کے نزدیک ممک تواجاع کا کیا ہو چھنا ہے۔ جن مجرات کی نبیت

بن برات المسال المسلم المسلم

تعجب جیس کرنا جا ہے کہ حضر معجوہ دکھلا یا ہواورا ایسام عجزہ دک ہے کہ اکثر صفاع الی چڑیاں بلقیس کے اسلام مخت کا ایک لمحے ش صد ہاک

مدہے۔اگر فرمائیں کہ بیس نے تو خلی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جواولیا واللہ کو حاصل ، گا کہ وہ کون ولی ہے۔ جو خلی نبوت کا دعویٰ کر کے بطور تحدی مجرے دکھلانے کو پسے کہآ پ مجرے اس غرض سے رکھلا رہے ہیں کہ نبوت ثابت ہو کسی تذکر سے یا پاکہ فلاں ولی نے بید دعویٰ کیا تھا کہ بیس نبی اور رسول اللہ ہوں۔خدانے بچھے بھیجا ، پرایمان نہ لاتے وہ کا فر اور دوزخی ہے اور اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور تحصلی اللہ علیہ دسلم کہا جائے اور میری بی بی کوام المؤمنین کہواور اس کے بعد بیہ نوے بھی دکھلاتا ہوں۔

نائی نبوت اگر بمعنی ولایت فی جائے تواس کے لئے معجز ہ شرط نہیں۔ پھر معجزات کیوں کیا اور اگر اس نبوت کا دعویٰ ہے جس کے لئے معجز ہ شرط اور لازم ہے تو کئے میہ بھی شرط ہے کہ ایک معلی محلی نشانیاں ہوں کہ ہر خفس بمجھ جائے کہ ان کا تعلق کی قدرت سے ہے اور بداہتا میہ معلوم ہوجائے کہ وہ امور آ دمی کے افتد ارسے پیزم کوان ہیں دخل ہے نہ بحر کوان سے تعلق نہ کا ہنوں کی کہانت کو مخبائش طے۔ کہ ہیں نہ عمل کا ان ہیں تھرف ہو۔

رقائی نے (شرن مواہب اللہ نین مهم ۲۲ بضل الوفد السائع) میں لکھا ہے کہ قبیلہ فضرت ملک کے خدمت میں حاصر ہوا۔ جس میں ای سوار تھے۔ انہوں نے میں ٹنزی رکھ دیے اور آئے تھے بند کر کے کہا فر ماہیے کہ اس میں کیا ہے۔ اسمان اللہ بید کام تو کا ہنوں کا ہے اور کا بن وکہانت کا انجام دوز رخ ہے۔ کی کو کرمعلوم ہو کہ آپ اللہ کے بیسے ہوئے رسول ہیں۔ حضوطا ہے نے وہیں کی کو کرمعلوم ہو کہ آپ اللہ کے بیسے ہوئے رسول ہیں۔ حضوطا ہے نے وہیں ما فاکر فرمایا دیکھویہ کئریاں میری رسالت پر گواہی دہتی ہیں۔ چنانچہان کی افران انہوں نے اپنے کانوں من کی اور وہ سب فور آبول افھیں کہ ہم گواہی آ ب رسول اللہ اللہ ہو۔ دیکھے معجز واس کو کہتے ہیں کہ جس کے صدور میں آ وز انہوں اللہ گا کہ ہے۔ نامن نہ شروط وقیود ہیں نہ بیجد ارعبار تیں نہ وہ پہلو کے کی اور چیز کالگا کہ ہے۔ نامن نہ شروط وقیود ہیں نہ بیجد ارعبار تیں نہ وہ پہلو

نی کوعیسی علیه السلام کے تمام مجزات میں صرف ایک مجزه پیند اور قابل اراین احمدیص ۲۶۱ ماشید در حاشیه، نزائن ۱۵ م۵۵ میں لکھا ہے۔ "میرودا

اسكريوطى كى خراب نيت برسيخ كامطلع موجانااس كاايك مجزه بى تقار جواس نے اپنے شاكردول اور مادق الاعتقادلوگوں كودكھلايا۔ اگراس كے دوسر بسبب عجيب كام بباعث قصدوض اور بعجہ آية فركوره بالانو ما قدروا الله حق قدره "كي خالف نظر ميں قابل ا نكار اوركل اعتراض هم مركئ اوراب بطور جحت مستعمل نبيس موسكتے ليكن مجزه فدكوره بالا منصف خالف كى نظر ميں بھى ممكن ہے كي ظهور ميں آيا مور "

معجزہ ندکورہ بالا کا اشارہ اس طرف ہے کہ ایک فحض نے عیسیٰ علیہ السلام سے نشانی طلب کی انہوں نے کہا کہ کوئی نشان دیا نہ جائے گا۔ای کی نسبت مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ ظہور میں آیا ہو۔ جس مجز کے کوخود قبول کرتے ہیں۔اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ ظہور میں آیا ہواس سے ظاہر ہے کہ دوسرے مجزات جزامکان بی سے خارج ہیں۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ جینے مجز ات عیسیٰ علیہ السلام کے حق تعالی نے قر آن میں ہیان فرمائے ہیں۔ ان کا ظہور مرزا قادیانی کے نزدیک ممکن بی نہیں۔ جب قر آن کی تقمدیق میں یہ حال ہے تو حدیث فلیور مرزا قادیانی کے نزدیک ممکن بی نہیں۔ جب قر آن کی تقمدیق میں یہ حال ہے تو حدیث واحداث کا کما او حصالے۔

جن مجرات کی نبست حق تعالی فرماتا ہے۔ 'وجا ، تھم دسلھم بالبینات (بونسس: ١٣) ''یعنی انبیاء کھلے کھلے جو سے پی قوموں کود کھلایا کرتے تھے۔ ایسے مجرے ممکن نبیں کہ مرزا قادیانی دکھلا کسی سے اس لئے کہ وہ قوت بشری کے امکان سے خارج ہیں اور مرزا قادیانی کو مجر نے دکھلانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے انہوں نے اسلی مجرات سے کر ہزکر کے سید میرنکال کی کہ مجروں کی دوسمیں کردیں۔ ایک نقلی دوسری عقلی ۔ چنانچہ (ازلد الاوہام میں ۱۳۰۰ مائی ہے تا ہواس خارق عادت عقل کے مائی ہے ظہور پذر ہوتے ہیں جو الہم اللی سے ملتی ہے۔ جسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا وہ مجرد جمود مد مد مد مد مد قوارید ہے۔ جسے دی کورکی کی کہ لیس کو ایمان نصیب ہوا۔''

اور نیز (ازلة الاولام سه ۳۰ ماشيه بخزائن جسم ۲۵۵) ميں لکھتے ہيں که "اس سے ، تعب نہيں کرنا جائے که حضرت سے نے اپنے داواسليمان کی طرح اس وقت سے مخالفين کو بيعظل معجز و دکھلا يا ہواوراييام مجز و دکھلا ناعقل سے بعيد بھی نہيں۔ كيونكه حال كے زمانه بين بھی و يكھا جاتا ہے كما كثر صناع الى ج يال بنالينے ہيں كمدو ولوتى بھی ہيں۔ "

بلتیس کے اسلام کا واقعہ سور انمل میں بشرح وسط نہ کور ہے۔ بد بدکا نامہ لے جانا تخت کا ایک لیے میں صد ہا کوس سے آجانا۔ صدر حصود من قوار یو لین فیش کل ای سے متعلق ہیں۔ چونکہ کیوتر کی نامہ برق مشہور ہے۔ شاید ہد ہدکا ہمی ہی پر قیاس کیا جائے گا کہ اس کے کوبھی تعلیم دی گئی ہوگی۔ گراونی تا مل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ تعلیم پذیر نہیں ہوسکتا۔ اس کئے کہ وہ وحثی الطبع ہے۔ قنس سے چھوٹے بی اڑ جا تا ہے اور پھروا پس آنے کی تو تع نہیں اور کوتر کتنا بی دورا ڑے اپنے مالک کے گھر آ جا تا ہے۔ غرض ہد ہد کے ڈر سے نامہ و پیام کرنا ایک ایسام ہجرو تھا کہ انسانی قوت کو اس میں پھر بھی خل نہیں اور اس سے بڑھ کر تخت کے متکوانے کا معرو تھا۔ تھا سیر میں کھا ہے کہ بلقیں گو تخت سے نہایت دل چھی تھی۔ جب اس نے سلیمان علیہ السلام کی طرف جانے کا قصد کیا تو اس تخت شاہی کو ایک ایسے مکان میں رکھا جس میں سات جرے دور جرے تھے۔ ساتو میں جرے میں اس کور کھ کرتمام جروں کو مقفل کر دیا تا کہ کہی کا مدرو ہاں نہ ہو ۔ پھر مزیدا مقباط کے لئے بہرے چوکیاں اس مکان کی مقاطت کے لئے مقرر سات جرائی کہ تا کہ اس کے ۔ اب خیال سے کہ کہ جس تخت کے ساتھ ملکہ کو ایک دلچیں ہوائی میں کہیں کیسی نوردہ کاریاں اور صنعتیں نہ ہوں گی۔ بھی وجہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کی تمام ریاست واطاک سے اور صنعتیں نہ ہوں گی۔ بھی وجہتی کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کی تمام ریاست واطاک سے مرف اس تخت کو ختف کر می والی حقوب وجوب چیز سے نہ اور صنعتیں نہ ہوں گی۔ بھی وجہتی کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کی تمام ریاست واطاک سے حیوب چیز سے نہ وہ جی کہ جو کہ کہاں۔ کا تعلق خاطر اس مرغوب وجوب چیز سے نہ در ہے۔ چنانچے موالا نائے دوم فرماتے ہیں۔

ہے۔ چہا چہ وا نائے روم ہربائے ہیں۔ چونکہ بلفیس ازدل وجاں عزم کرو ترک مال ویکھ مخزن کیج رفت پس سلبمال از وش آگاہ شد دیداز دورش کہ آل تسلیم کیش آل بزرگی تخت کزحدی فزود خوردہ کاری بود وتفریقش خطر پس سلیمال گفت کرچہ فی الاخیم لیک خود ہاایں ہمہ برنقد حال تانہ گرود خشہ ہنگام لقا

برزمان رفت بم افسوس خورد که تیرک نام ونگ آن عاشقان می دریافش نامالا جزکه تخت کزول اوتاول اوراه شد مخش آمد فرفت آن تخت خویش نقل کردن تخت را امکال نبود بیجو اوصال بدن بابم وگر برد خوابد شد بروتان وسری بیست باید تخت اورا انقال کرد کانه حاجیش گردد روا

پر بلقیس کی اقامت کے لئے ایک محل ہوایا۔ جس کا فرش شخشے کا تھا اوراس کے تلے ایک حوض جس میں مجیلیاں چھوڑی ہوئی ان شفاف شیشوں سے نمایاں ہوتی تھیں۔ جب بلقیس آ کی توسلیمان علیہ السلام نے کہا احد خداعی شك یعنی کیا تمہارا بھی تخت ایسا بی تھا۔ اس کے آ

المرس يهرة وياكه كسانيه محراس يعتش كاامتحان مقصو معجوے ہے وسالم کئی گیا۔ مسلمين "يعنى مركوتواس م ب كو مان محك تف اس سوا وبان بانی خیال کرکے بالجے ا <u>ئےکہا''ر</u>ب انی ظلمیت نے بے فک اپنے تس پڑھام **گاہری کابیحال کہ برند چرند** المنى اور مجز ك عدوا تع وبنظير مكان آنے ہے مع سليمان لله رب الع اب د یکھنے کہ ج چوکنا مسلمین گوائل د. نے ایمان لایا۔افسوس کام مذا بير كومجز عرار دي او كرتحريف اورتغيير بالرا بالرائے كرنامسلمان كاكا موكا كرحن تعالى فيسى عليها کہ ان کی بنائی موئی جڑیا سےوہ پڑیاں بناتے وہ ا مرزا قادمإني ۲ سانی کی ضرورت ثابهٔ

وموی کرتے ہیں ان کا

انسانون كوابتداء ميس ب

اب میں اس خیال سے کمات

الكه كورك نامد برى مشهور ب-شايد مد مد كالجمي الى يرقياس كياجائ كاكداس ا ہوگی مراونی تامل ہے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ تعلیم پذین بیس ہوسکتا۔اس لئے ہے۔ تفس سے چھوٹتے ہی اڑ جاتا ہے اور پھرواپس آنے کی تو قع نہیں اور کور ے اپنے مالک کے گھر آجا تا ہے۔غرض ہد ہد کے ذریعے نامہ وپیام کرنا ایک مانی قوت کواس میں کچھ بھی دھل نہیں اور اس سے بڑھ کر تخت کے منگوانے کا یں لکھا ہے کہ بلقیس گو تخت سے نہایت ول چھپی تھی۔ جب اس نے سلیمان - جانے کا قصد کیا تو اس تخت شاہی کو ایک ایسے مکان میں رکھا جس میں ے تھے۔ ساتویں جرے میں اس کور کھ کرتمام جمروں کومقفل کر دیا تا کہ کسی کا پھر مزید احتیاط کے لئے پہرے چوکیاں اس مکان کی حفاظت کے لئے مقرر مجئے کہ جس تخت کے ساتھ ملکہ کوالی دلچپی ہواس میں کیسی خور وہ کا ریاں ل ۔ یمی وجیمتی کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کی تمام ریاست واملاک ہے فن کر کے منگوالیا۔ تا کہ ان کا تعلق خاطر اس مرغوب ومحبوب چیز سے نہ

كه تمرك نام ونك آل عاشقال می در پغش نامدالا جز که تخت يركزول اوتاول اوراه شد تلخش آمد فرفت آں تخت خویش نقل کردن تخت را امکال نبود بچو اوصال بدن باہم دگر مرد خوابد شد بروتاج ومربر جست بايد تخت ادرا انقال کود کانه حاجعش گردد روا

ں چھوڑی ہوئی ان شفاف شیشوں سے نمایاں ہوتی تھیں۔ جب بلقیس ا

ام نے کہااھ کے ذاعر شك يعنى كيا تہارا بھى تخت ايسا ہى تھا۔اس كے

ئے روم فرماتے ہیں۔ دل وجال عزم کرد برزمان دانة بم ا**ف**سوس خورد ک کرد او آنچاں

مخزن 🕏 رخت ز دش آگاه شد ۔ آل تنلیم کیش ت کزمدی فزور د وتفريلتش خطر و كرچه في الاخير ہمہ پرنقنہ حال ته بنگام لقا ا قامت کے لئے ایک محل بوایا۔جس کا فرش شخشے کا تھا اور اس کے تلے

جاب میں اس خیال سے کہ اتنابرا اپنا تخت اس مت قلیل میں مجع وسالم کیوکر پہنچ سکتا ہے۔ بادی النظريس بيكه تودياكه كسان معولين بيهوبهوديابى ب-مرسليمان عليدالسلام كسوال كوسوجا کہاس سے عقل کا امتجان مقصود ہےا ورتخت کوغور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنا ہی تخت ہے۔ جو معزے سے مح وسالم الله ملائے ملائے اور فورا كه دين كرا واقتيا العلم من قبلها وكنا مسلمین "يعنى بم كوتواس مجزے سے بہلے بى آپ كابر كربدہ خدا بونامعلوم بوكيا تھااورتب بى آپ کو مان مکئے تھے۔اس سوال وجواب کے بعد بلقیس سے کہا گیا کہ اس کل میں جا وَانہوں نے وہاں یانی خیال کر کے بانچے اٹھا لئے ، کہا میااس کی ضرورت نہیں شخشے کا فرش ہے اس وقت انہوں خَهَا" رب انبي ظليت نفسى وإسلمت مع سليمان لله رب العالمين "لين مِن نے بے مک اپنے نفس بڑھم کیا کہ ایسے جلیل القدر نی کے پاس آنے میں تا خیر کی جن کی سلطنت فاهرى كاييحال كديرندج ندجنات تك تالع فرمان اورسلطنت بالمنى كى وه كيفيت كمال كوتعرف بالمنى اور مجز ے سے واقع كر دكھاتے جي اور شفقت اور عزت بخشى كى۔ بيصورت كرايبا بے شل وبنظيرمكان آنے سے بہلے تیار كرر كھاغرض اس معذرت كے بعداي قديم ايمان كواسلمت مع سليمان لله رب العالمين كمكرسليمان عليه السلام كالسكين كردى -

اب دیکھئے کہ بلتیں کا ایمان تخت و کیلنے کے وقت قرآن شریف سے ثابت ہے۔جس يرو كنا مسلمين كوابي درر بإب اورمرزا قادياني كبتم بين كشيش كل كاعقل مجزه وكموكرانبون نے ایمان لایا۔افسوس کا مقام ہے کہ صرف اس غرض سے کہ کوئی عقلی مجزہ ابت کر کے اسے عقلی تدابير كوجور حقر اردين اور مي بن بينيس قرآن شن تصرف كررب بين كدوا قعات كي شكل بدل کرتح بیف اورتغییر ہالرائے کرتے ہیں۔ پھر جہاں خود کوضرورت ہوتی ہےتو فر ماتے ہیں ۔تغییر بالرائ كرنامسلمان كاكامنيس اب ان كوكيا كبناج بي اس سے يو هكر قرآن ميں كيا تعرف موكاكون تعالى عيلى عليه السلام كم مجر ع إب من فيد كون طيراً باذن الله فرما تاب كهان كى بنائى ہوكى چرياں پرغدہ ہوجاتى تھيں اوروہ كہتے بيں پرندہ نہيں ہوتى تھيں بلكہ جس مٹى ے وہ چڑیاں بناتے وہ اپنے حال پر رہتی تھیں یعنی پر ندنہیں بنتی تھیں۔ کمامر!

مرزا قادیانی (براین احدیم ۱۵۹ ماشد، فزائن جام ۱۲۷) می جهال وی اور کتاب آ سانی کی ضرورت ثابت کرتے ہیں لکھتے ہیں کہ' جولوگ اپن عقل کے زور سے خدا کی معرفت کا دوی کرتے ہیں ان کا بیخیال ہے کہ ہم نے اپنی ہی عقل کے زورے خدا کا پالگایا ہے اور ہمیں انسانوں کوابتداء میں بیرخیال آیا کہ کوئی خدامقرر کرنا جاہے اور ہماری ہی کوششوں سے وہ کوشہ منا می سے باہر لکلا وغیرہ پھر کھتے ہیں کہ بیا عقاد بت پرستوں کے اعتقاد سے پکوئیس۔ جب عقل سے خدا کو پہچانا بغیر دی آسانی کے بت پرتی سے کم نہ ہوتو عقل سے دی النی کورد کرنے کا کیا حال ہونا چاہئے اور نیز (براہن احمدیس ۴۸۸ عاشی نبر اا انزائن جام ۴۸۸) میں لکھتے ہیں۔'' پس اس صورت میں ہماری نہائے کم ظرفی اور سفاہت ہے کہ ہم اس اقل قلیل بیانہ کے بیانے سے خدا تعالی کی غیر محد در حکمتوں اور قدر توں کونا ہے لکیسے۔''

اور نیز (براین احمدیم، ۲۹ ماشیه بزائن جام ۳۳۷) می لکیت بین ـ "اے لوگو!اس بات كے بحف ميں كچود دفت نہيں كم عمل انساني مغيات كے جانے كا آلنيس بوسكتى ـ "

نی الواقع یہ بات بدی ہے کہ زمانہ گذشتہ کے واقعات ہمارے تن میں مغیبات بیں۔ جن میں مغیبات بیں۔ جن میں مغیبات بیں۔ جن میں معتمال کے بیا کرقر آن کورد کیوں کررہے ہیں۔ شاید یہاں یہ کہا جائے گا کہ بذر بعد الہام معلوم ہوا کہ ان کے بنائے ہوئے پرندے طرفیس ہوتے ہے تو ہم کہیں کے کہ خدائے تعالیٰ ''فرما تا ہے ہم کہیں کے کہ خدائے تعالیٰ ''فرما تا ہے اوران کا الہام اس کی تکذیب کرتا ہے تو ایسا الہام بے شک شیطانی ہے۔ جس کے مرزا قادیانی بھی قائل ہیں۔

عقلی مجزات ثابت کرنے سے مرزا قادیانی کا مقصود کی معلوم ہوتا ہے کہ جتنی کا رروائیاں وہ کمال دانائی سے کررہے ہیں جن کی تہ تک ہر کسی کی عقل نہیں کا جسے مجر سے سے ایک مثل برا ہیں اور ان کی سے کررہے ہیں جن کی تہ تک ہر کسی کی عقل نہیں کا جو اس کی تقدیق کر ایک مثل برا ہیں احمد بین الہام جو کی اور ان کو خبر تک ندہوئی کہ ہم کن ہاتوں کی تقدیق کررہے ہیں۔ پھر آ ہت آ ہت وہ الہام جو برا ہیں میں کھے تھان کی تغییر کر کے مولویوں کو کا فراورائے کو عیلی موجود بنالیا اور نیز پیش کو کئوں برا ہیں مفید شروط وقع و دلگاتے ہیں کہ ہر پہلویر کا میا بی ہو۔ مثل مشرآ تھم کی موت کی پیش کوئی کی میں ایسے مفید شروط وقع و دلگاتے ہیں کہ ہر پہلویر کا میا بی ہو۔ مثل مشرآ تھم کی موت کی پیش کوئی کی

کراگررجوع الی الحق نہ کرے تو اس نے رجوع الی الحق ضرور کی کی میرسب کا ایک ہی جواب کر جا کے حالات میں

کہ کوئی مخص کے گیا ہے یہ ہاتھ گدھا تو گھریش موجود ہے۔ آ دی ہویش خود کہدر ہاہوں کہ

مواہی بھی قبول ہو عتی ہے۔ اخرس جس کا حال معجوے سے اس نے اپنی نبور

و کھتا ہے۔ جو کسی کذاب مفتر استدراج مجی نہیں مجھ سکتے۔ مجمولے نبیوں نے اس قسم – لئے کہ نبوت طروم ہے اور مج وجود سے طروم کا وجود ہوجا جائے گی۔ محرجوفحص خاتم ا

لئے مرزا قادیانی کے عقلی ہے۔ جسم ۱۳۳۳) میں لکھتے ہیں اوراس وفت اس مجزے۔ رسالت کرنے سے جہنم ابدا مساف جواب ملا کداس وا

ایمان بالغیب کی صورت م مرزا قادیانی مرزا قادیانی

ممرحق تعالی نے اس کار مکرزات ومز ات آیات: مرزا قادیانی کواس وجه۔

لاوغیرہ پر کھتے ہیں کہ بیا عقاد بت پرستوں کے اعتقاد سے پر نہیں۔ مقل سے خدا کو بچپاننا بغیر وق آسانی کے بت پری سے کم نہ ہوتو عقل سے وقی لیا حال ہونا چاہئے اور نیز (براہین احمدیم ۸۰۸ حاشی نبر ۱۱ نز ائن جام ۸۸۸) میں اس صورت میں ہماری نہایت کم ظرفی اور سفا ہت ہے کہ ہم اس اقل قلیل پیانہ اتعالیٰ کی فیر محد دد حکمتوں اور قدرتوں کونا ہے گئیں۔''

(براین احدیث ۲۹۰ ماثیه، نزائن جام ۳۳۷) میں لکھتے ہیں۔'' اے لوگو!اس کے دفت نبیں کہ عقل انسانی مغیمات کے جانئے کا آلٹیس ہو عتی۔''

قع بدیات بدیمی ہے کہ زمانہ گذشتہ کے واقعات ہمارے حق میں مغیبات چلی ہے کہ زمانہ گذشتہ کے واقعات ہمارے حق میں مغیبات چلی ہیں۔ شاید یہاں ربعہ الہام معلوم ہوا کہ ان کے بنائے ہوئے پرندے طیر نہیں ہوتے تقے تو کے تعالیٰ ''فید کون طیر آ باذن الله (آل عمران: ۹) ''فرما تا ہے کی تعدیب کرتا ہے تو ایسا الہام بے شک شیطانی ہے۔ جس کے مرزا قادیانی کی تعدیب کرتا ہے تو ایسا الہام بے شک شیطانی ہے۔ جس کے مرزا قادیانی

کہ اگر رجوع الی الحق نہ کرے تواجع سال میں مرجائے گا۔ جب اس مدت میں نہ مرا تو فر مایا کہ اس نے رجوع الی الحق ضرور کی تھی۔ اب وہ ہزار طرح سے کیے کہ میں نے رجوع الی الحق نہیں کی گرسب کا ایک ہی جواب کہ وشمن کی ہات کا اعتباری کیا۔

جائے مالات بین لکھا ہے کہ کی دوست نے ان سے گدھا مانگا۔انہوں نے عذر کیا کہ کوئی شخص لے گیا ہے یہ باتیں ہوئی رہی تھیں کہ گدھا پکارا اور اس دوست نے کہا کہ حضرت گدھا تو گھر بیں موجود ہے۔ تجا صاحب تھے بڑے ہوشیار فوراً جواب دے دیا کہتم بھی مجیب آدی ہو بین خود کہد ماہوں کہ گدھانہیں ہے اور تم گدھے کی بات کا اعتبار کرتے ہو کیا گدھے کی گوائی بھی قبول ہو سکتی ہے۔

اخرس جس کا حال آئندہ معلوم ہوگا اس کے واقعے سے ظاہر ہے کہ کس وا نائی اور عقلی مجورے سے اس نے اپنی نبوت جمالی۔ جس پرلوگ ایمان بھی لائے۔ گراسلام اس کوائی نگاہ سے ویکٹ ہے۔ جو کسی کذاب مفتری جعلساز کو دیکھنا چاہئے۔ اس قتم کی کارروائیوں کو ججزات تو کیا استدراج بھی نہیں سمجھ سے خرض مرزا قادیائی کے عقلی مجورے مجوزات ہی سمجھ جائیں تو جینے جو نے نبیوں نے اس قتم کے مجوزے دکھلائے ان کی نبوت کی بھی تعدیق کرنی پڑے گی۔ اس استدراج بھی نمید یق کرنی پڑے گی۔ اس استدراج بھی نمید یق کرنی پڑے گی۔ اس استدراج بھی نمید یق کے کہ نبوت ملاح ہورہ جو جاتا ہے۔ خرض کہ ان مجوزات کی تعدیق سے کہ لازم مساوی ، اور قاعدہ مسلم ہے کہ لازم مساوی ، اور قاعدہ مسلم ہے کہ لازم مساوی ۔ اس وجود سے ملزوم کا وجود ہو جاتا ہے۔ خرض کہ ان مجوزات کی تعدیق سے نبوت کی خود قصد میں ہو جائے گی۔ گر جو خص خاتم اخترین پر ایمان لا یا ہو وہ ان کی نبوت کی تعدیق کے فقر جاتا ہے۔ اس جائے گی۔ گر جو خص خاتا ہوں کہ میں ان کا کہا تھا اور اس وقت اس مجزے کے دکھلانے کی بھی ضرورت بہت تھی ۔ کیونکہ آئے خصرت اللّی کے انگار رسالت کرنے سے جہنم ابدی کی میں اتھی ۔ گر بھر بھی خدا سے تعالی نے یہ ججزہ نہ ددکھلا یا اور سائلوں کو رسالت کرنے سے جہنم ابدی کی میں اتھی ۔ گر بھر بھی خدا سے تعالی نے یہ ججزہ نہ ددکھلا یا اور سائلوں کو صورت بیل کہ اس دار الا ہتا و میں ایسے کھلے کھلے ججزات خدا نے تعالی ہر گر نہیں دکھا تا۔ ایمان بالغیب کی صورت میں فرق نہ آئے۔ ''

مرزا قادیانی کی اس تقریرے ظاہر ہے کہ کھلے کھلے جغزات میں تعالی ہرگز نہیں دکھا تا۔ مگر حق تعالی نے اس کارد پہلے ہی فرمادیا۔ چنا نچ قرآن شریف میں انبیاء کے جغزات کی نسبت بکر ات ومر ات آیات بینات کا لفظ فرمایا ہے۔ جس کے معنی کھلے کھلے مجزات کے ہیں۔ یہاں مرزا قادیانی کو اس وجہ سے موقع ملا کہ کفار ہا وجود کھلے کھلے مجزات دیکھنے کے اقسام اقسام کے الیانی لا۔جس سے سراسر میرک فني كداس سوال كاجواب ان فرور ہے کہ الک کے ساتھا فعهو سكاورا كرمشتينثاني كي بازیرس ہوں کے۔اس کئے بيوقوف ان كى تقد لق كر ابغور بيح كه بى معجزه مو_جيسے شيش كل و نبيل وهانو برخص جس كومعمو (شرح مواهبا ہارسی تدبیرے بول میر ہیں۔چونکہ وہ مذہبر سی کوم جهلاءآ مات بينات بجحتے جب وه مارا کمیا ایک شاعر ظاهركيس حكما قال! لهفى عليك كــــم آية ا ستاب الخا جائے تو آئندہ کے وا موئيان كرتے ہيں۔ بولس كاعقل معتدعليه بن كرخوش بيا

حلال کردیئے <u>عبی</u>لی عا

بناكرقرآ ن نهايت تجو

چنانچة تمام كتب آسانى

أتحق اخرير

معجز ے طلب کرتے تھے۔ کوئی کہتا کہزمین سے چشمے جاری کردوتا کہزراعت خوب ہونے لگے۔ کوئی کہتا کہاہیۓ لئے بہت ہی شاداب ہاغ بنا کیجئے جس میں نہریں نخلستان انگور کی بیلیں وغیرہ بكثرت مول كونى كهتا كمايك سونے كا مكر تيار كردكھائے _كوئى كہتا كم آسان تو ژكراس كا ايك كلزا مراكردكمائ _كوئى كہتاكة سان پرجاكرايك كتاب مارے نام اتارلائے۔اس فتم كے واہي فضول سوال برطرف سے ہونے سکے جس سے حق تعالیٰ کا عماب ان پر ہوا۔ اس پر مرز اقادیانی نے یہ بات جمالی کد کھلے کھلے مجزات دکھلانے سے حق تعالی اٹکار کرتا ہے۔ کیاش القمر کھلی نشانی نہ متی۔جس کی مرزا قادیانی بھی (از لة الادہام ٣٠٠٣ فرزائن جسم ٢٥٢) میں تقید بق کرتے ہیں۔ يا جمادات ونباتات وحيوانات من بورا بورا تقرف اس قابل ندتها كه على نشاتي سمجها جائي معجزے کی حقیقت اگر سجھ لی جائے تو معلوم ہوگا کہ کفار کے اس قنم کے سوالات کیسے نضول اور بے موقع تھے۔ بات سے کہ جب خدائے تعالی نے کسی نی کو کسی قوم میں بھیجا تو ان کو چندنشانیاں الیی دیں کہ جن کوتھوڑی بھی عقل اور طبیعت میں رائتی تھی وہ مان گئے کہ بے شک پرنشانیاں خدا ہی كى دى موئى بين مكن نبين كدكوئي مفترى اس تتم كا كام كرسكے اس لئے وہ انبياء كى تقيديق كرت اوران يرايمان لات تع اس كي وضيح كے لئے مم ايك مثال بيان كرتے ہيں ۔ اگر چه خدائے تعالی کے کارخانے کی کوئی مثال نہیں بن سکتی می سیجھنے کے لئے ان مثالوں سے تائید ملتی ہے۔ یہ بات مرحض جانتا ہے اور اکثر اس کا تجربہ ہے کہ جب کسی کوایے مکان سے مثلاً کسی چیز کے منگانے کی ضرورت ہوتی ہے تو مالک مکان کسی اعتادی شخص کے ہاتھ بطور نشانی کوئی ایسی چیز بھیجنا ہے کہ کھر والے جان لیں کہ وہ ما لک مکان کی جیجی ہوئی ہے۔ پھر وہ فرستادہ ہخص جب وہ نشانی ان لوگوں کو دکھا دیتا ہے۔وہ لوگ مجھ جاتے ہیں کہ مقصود مالک کا اس نشانی کے بیجنے سے بیہ ہے کہاس کود مکھ کرفرستا دہ مخص کواپنااعتا دی سمجھیں اور جو پچھ کے مان لیں اور اس کی تعمیل کریں۔ ای وجہ سے کیسی ہی بیش قیمت چیز وہ طلب کر ہے تو فوراً دے دیں گے ادرا کر نید یں تو ما لک مکان ان برعماب اور باز پرس كرے كاكه يس نے خاص اپني الي نشاني بينجي تقي ۔ جوتم اس كو جانتے تقے كدوه ميرى بى بيجي مونى ہے۔ پرتم نے اس كود كيوكرميرے علم كي تعيل ميں كيول تو تف كيا۔ اى طرح اگردہ لوگ اس بھیجی ہوئی نشانی پر کفایت نہ کر کے بیا کہیں کہ فلاں نشانی لے آمثلا مالک کی مرکزی اتارلا۔مہروغیرہ جب بھی قابل عمّاب ہوں کے اور مالک ان سے یو چھے گا کہ میں نے جو نشانی بمیجی تقی اس سے مقصود حاصل ہو کمیا تھا کہ وہ مخص میرا ہی بمیجا ہوا ہے۔ پھراس پر کفایت نہ کر کے میرے بیسے ہوئے فخص کی تو بین کیوں کی گئی اوراس سخر گی کی کیا وجہ کہ فلاں نشانی اور فلاں

تے تھے۔کوئی کہتا کہزمین سے چشمے جاری کردوتا کہ زراعت نوب ہونے لگے۔ بخ لئے بہت بی شاواب باغ بنا لیجئے جس میں نہرین نخلستان انگور کی بیلیں وغیرہ ا كهتا كدايك سونے كا محرتياد كردكھائے كوئى كہتا كدة سان تو ژكراس كا ايك عكزا کوئی کہتا کہ آسان پر جا کرایک کتاب ہمارے نام اتارلائے۔اس تنم کے واہی ف سے ہونے گئے۔جس سے حق تعالیٰ کاعمّاب ان پر ہوا۔اس پر مرزا قادیانی كه كمل كمل مجوات وكملان سيحق تعالى الكاركرتاب كياش القركملي نشاني نه ا قادیانی بھی (از لد الاوہام ص ۳۰، شنائن جسم ۲۵۳) میں تقدیق کرتے ہیں۔ و دحوانات میں بورا بورا تفرف اس قابل ندتھا کہ ملی نشانی سمجما جائے۔ الرسجه في جائة معلوم بوكاك كفارك التم كيسوالات كيي فنول اورب ، ہے کہ جب خدائے تعالی نے کی نمی کو کی قوم میں بھیجا تو ان کو چندنشانیاں رزى بمى عقل اورطبيعت ميں رائى تتى وہ مان مئے كہبے شك بينشانيال خداہى مكن نيس كدكوني مفترى اب متم كاكام كرسكيداس ك وه انبياء كى تقديق ان لاتے تھے۔اس کی توضیح کے لئے ہم ایک مثال بیان کرتے ہیں۔اگر چہ طانے کی کوئی مثال نہیں بن عتی ۔ مرسجھنے کے لئے ان مثالوں سے تا ئیدملی جانتاہے اور اکثر اس کا تجربہ ہے کہ جب کی کواپنے مکان ہے مثلاً کسی چیز ت ہوتی ہے تو مالک مکان کی اعمادی شخص کے ہاتھ بطور نشانی کوئی ایس چیز جان لیں کہوہ ما لک مکان کی بھیجی ہوئی ہے۔ پھروہ فرستادہ مخص جب وہ یتاہے۔ دولوگ مجھ جاتے ہیں کہ مقصود مالک کااس نشانی کے بھیجنے سے ریہ اده مخف کوا پنااعتادی سمجمیں اور جو کچھ کیے مان لیں اور اس کی تعمیل کریں۔ قیت چیز د وطلب کرے تو فورادے دیں کے ادرا گرنددیں تو مالک مکان كرك كاكه ش نے خاص اپنی اليي نشاني جيجي تقى -جوتم اس كوجائے تھے ا ہے۔ پھرتم نے اس کود مکھ کرمیرے علم کی تعمل میں کیوں تو تف کیا۔ ای ف مولی نشانی پر کفاعت نه کرے به کہیں که فلاں نشانی لے آمثلاً مالک کی مب می قابل عماب مول مے اور مالک ان سے بوجھے گا کہ میں نے جو و د حاصل ہو گیا تھا کہ وہ محض میرا ہی بھیجا ہوا ہے۔ پھراس پر کفایت نہ کر ل کی تو بین کیوں کی گئی اور اس مخر کی کی کیا وجہ کہ فلاں نشانی اور فلاں

نشانی لا۔ جس سے سراسر میری تو بین کی گئی اور میرافعل لغوم ہمرایا گیا۔ اونی تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس سوال کا جواب ان بیبودہ سوال کرنے والوں سے پچھنہ ہوسکتا ہوالی اس نشانی میں یہ ضرور ہے کہ الک کے ساتھ اس کو الی خصوصیت ہو کہ کی جعلساز کی کا روائی اور دعا بازی کا اشتباہ نہ ہو سکے اوراگر مشتبرنشانی کی تقد این کرلیس جوکوئی فض اپنی عقل سے بنا سکتا ہے۔ جب بھی قامل باز پرس ہوں مے۔ اس لئے کہ اکثر بدمعاش مشتبرنشانیاں بتا کرلوگوں کو دھوکہ دیا کرتے ہیں اور باد قو ف ان کی تقد این کر کے نقصان اٹھاتے ہیں۔

اب غور سیجئے کہ نبی کی نشانی سمتم کی ہونی جا ہے۔اگر بقول مرزا قادیانی عقلی تدہیر بی مجز ہ ہو۔ جیسے شیش محل دغیرہ تو کیا ہے ہما جائے گا کہوہ خاص خدا کی دی ہوئی نشانی ہے۔ ہرگز نہیں وہ تو ہرخص جس کومعمولی عقل ہے کچھذیا وہ ہو بنالے سکتا ہے۔

رشرت مواہب الدنیہ جس ملام میں علامہ ذرقانی نے لکھا ہے کہ سیلہ کذاب نے ایک بارکی تد ہیر سے ہوٹل میں سالم اعدا وافل کر کے قوم کے رو ہر و پیش کیا کہ و کیموجیزہ اے کہتے ہیں۔ چونکہ وہ تد ہیر کی کومعلوم نہ تی سب مان گئے اورائ شم کے اور عظی مجزے د کھلاتا تھا۔ جن کو جہلاء آیات بینات بیجھتے تھے۔ چنا نچہ علامہ ذرقائی نے (شرح مواہب جسم ملام) میں لکھا ہے کہ جب وہ مارا میا ایک شاعر نے مرشد لکھا۔ جس کا مطلب سے کہ اس نے کھلی کھی نشانیاں شل آفناب فالم کیس کھا تا قال !

الهف عليك اب اشمامه الهف على ركف يمامه كالشمس تطلع من غمامه كالشمس تطلع من غمامه كالشمس تطلع من غمامه كاب القارش المحام كبعض دواكين الى محى بين كراكرسوت وقت اس كابخورليا جائة آكنده كو واقعات معلوم بوت بين - چنانچ و جو فري اى تم كر تدابير سے بيش محريال كرتے بين -

ریاں سے بیات ہے۔ بولس کاعقلی بی معجز وقعا کہ سلطنت چھوڑ کر نصاریٰ میں درویش جیئت سے گیا اور ان کا معتمد علیہ بن کرخوش بیانی اور پرزورتقر بروں سے ان کوان کے قبلے سے منحرف کر دیا اور کل جانور طال کردیئے عیسیٰ علیہ السلام کوان کا خدا تھم اویا۔

تا کی روسے میں موجود ہوں کہ میں ہوری کا رہادرایک رات کی تدبیرے چہرے کومنور بنا کرقر آن نہایت تجویدے پڑھاعلی رؤس الاشہادیددوئ کیا کہ جھسے جابل اور کی فض کونبوت ملی چنا نجی تمام کتب آسانی جھے یا دہو گئے اوراب بفضلہ تعالی عالم ہوں جوچا ہے مناظرہ کرلے۔

خوزستانی کاعقلی بی مجوده تھا کہ کونے میں ایک مدت ریاضت شاقد اٹھا کرا پی پرزور تقریروں سے سب کامعتمدعلیہ بن گیااور آخرتھلیدہ غیرہ چھڑا کرمین لیم یعوف امام ذمانه کی حدیث برزوردیااورایک شخص کوامام زمان بنا کرایک عالم کوتباہ کیا۔

بہافریذین ماہ کاعقلی می معجزہ تھا کہ ایک مہین قیص جو کسی نے ولی دیکھی نہ تھی۔ پہن کردعویٰ کیا کہ جھے پی خلصص خدانے دی ہے اور اس کے ساتھ کی الہام اور مکا شفات شریک کر کے نبی بن بیٹھا۔

محمدائن تومرت کاعقلی ہی مجمودہ تھا کہ ایک عالم کو جالل پاگل بنا کرساتھ رکھ لیا۔ پھر ایک مجمع کثیر میں اس کو عالم بنادیا اور نجوم سے چیش کوئی کی جو تھی لگل جس سے ہزار ہا آ دی تک معتقد ہوگئے۔

نتوحات اسلامیہ میں ہے کہ ایک فخص نے میسیت اور دوسرے نے مہدویت کا دعویٰ ایک بی زمانے میں کیا اور سے نے بہت سے عقلی مجزات دکھلائے۔جس سے لوگ دونوں کے تالع ہوگئے۔

مغیرہ ابن سعید جس نے ایک فرقہ مغیریہ قائم کرلیا تھا۔ اس نے بھی عقلی ہی معجزات د کھلائے تنے جواز قتم نیمز نجات وطلسمات تنے۔

مقع نے چند عقل معجزات د کھلا کرالوہیت کا دعویٰ کیا۔

ہزینے کاعقلی بی مجزہ تھا کہاہیے گروہ سے متنق اللفظ کہلوا دیا کہ ہم ہرضے وشام اپنے بزرگوں کود کچولیا کرتے ہیں۔

احمد کیال کاعقلی ہی مجردہ تھا کہ قرآن کے معارف اور علوم انفس وآ فاق بیان کر کے لوگوں کوتقریر میں بند کرویتا تھا۔ جس کا دعویٰ تھا کہ اپناسامقرر کسی زمانے میں پایانہیں گیا۔ فارس بن یجیٰ عقلی ہی مجرزات ہے عیسیٰ موعود بن کیا تھا۔

تغصیلی حالات ان لوگوں کے حسن طن کی بحث میں لکھے گئے ہیں وہاں دیکھ لئے جائیں اس کے سواعقلی معجزے بہت ہیں۔ کہاں تک لکھے جائیں۔ طالبین حق کے لئے استے ہی کافی ہو سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے ایک رسالہ (موسوم باع زائی ص ۱۰ فزائن ج۱۵ مر۲) کله کر اعلان دیا ہے کہ سرزا قادیانی نے کاب جین اور سیدم ملی شاہ صاحب نے کسی ایک سے کہ سرزن میں بیرکتاب اگر معمولی ہے۔ چنانچوای اشتہار میں کلمتے ہیں۔ "میری تومعجزہ ہے اور مجزہ کیا ہوتا ہے۔ "بیرکتاب اگر معمولی

ملا سے کسی جائے تو چار جزو سے زیاد والفین کواس اشتباہ کا موقع دیتا ہے کہ خوال میں خوال میں کا خیال موقع دیتا ہے کہ خوال میں خوال کر دیتا ہے کہ خوال کے جس دن میں چار جزو کی کا میں کو دیں تو مجمی کے خوال کے دی کا میں خوال کی دیں تو میں نبوت کے دو کی سے تو میں دو نبورہ کو کے میں میں دو نبورہ کی میں میں دو نبورہ کے دو کی سے تو میں دو سے اور آگر شاہ صاحب نے فی میں میں دو سے اور آگر شاہ صاحب نے فی میں میں دو سے دو کی میں کے دیک میں داتا دیانی کی ذکاوت کی میں کہ میں کہ دو کی کے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دو کا دو کی کے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دو کا دو کی کے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دو کا دو کی کے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دو کا دو کی کے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دو کا دو کی کے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دیکا دو کی کھر دیا ہے دیک میں ذاتا دیانی کی ذکاوت کی دیکا دیانی کی ذکاوت کی دیکا دیا کی دیکا دیا کی دیکا دیا کی دیکا دیا گئی کی دیکا دیا کہ دیا ک

زائداز ضرورت ہے۔ جومرف فج سے اس کو کچر تعلق نہیں بکدا پیے لک السکھ اند) ہیں ہے کہا کہ فض و لااکسل و لانسط قبی و لااس المحوان السکھ ان کی تقیل کے لائی خاہر ہے کہ ان کواظمار لیاقت مقا جس کی نسبت مرزا قادیا نی (بما ہے کہ'' ہے نقط عبارتوں کا لکہ انجام دینا انسان پریخت شکل اطاع میں اس شم کی ہے نقط ع عبارتیں موجود ہیں جن کے ا

ہے نبوت کا ثبوت محال ہے۔عمار

خط سے لکھی جائے تو جار جزو سے زیادہ نہیں ہے۔اس پر مرزا قادیانی کا اپنے مکان میں لکھٹا الخالفین کواس اشتباه کا موقع دیتا ہے کہ خود نے اکسی ہے یاکسی اور سے اکسوائی ہے۔ چٹانچے خودای اعلان میں فرماتے ہیں کہ خالفین کا خیال ہے کہ بیاس مخص کا کا منہیں کوئی اور پوشیدہ طور پراس کو مددیتا ہے۔سترون میں جار جزو کی کتاب لکسنا یا تکھوانا اگر مجرہ ہےتو باوجود قلت علم کے اس زمانے میں بھی ایے معجزات بکٹرت فاہر ہو سکتے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی کسی ادیب کے سامنے بیٹھ كرقلم برداشته كوئى كتاب ككيودين توجعي ده ججز ونبيس موسكتا _ كيونكمنشي ايسيكام كيابي كرتے بيں _ چەجائىكەاتى مەت مىس اىكى چىوئاسارسالەككى اجائے اوراس مىس دوسرے كى مددكا كمان بھى موتووه كوككر مجزة مجما جائے _ أكر مرزا قادياني كوئي اعلان جارى فرمائيں كماتى بى بدى سخع كتاب كوئى کھے دے تو میں نبوت کے دعویٰ سے تو بہ کرتا موں تو ملاحظ فرمالیں کہ کتنے رسا لے شائع موجاتے ہیں۔مرزا قادیانی نے سترون کی مہلت اس جارجزو کے رسالے کے واسطے جوقر اردی تھی اور مقابلہ کے لئے شاہ صاحب وغیرہ کو بلوایا تھا۔اس سے ظاہر ہے کہ طبیعت آ زمائی اور لیا تت نمائی اس ہے مقعود تھی۔ کیونکہ بچھون کی تلاش اور تک ہندی دغیرہ کے لئے کتب لغت وغیرہ کی مراجعت ضرورہے اور اگرشاہ صاحب نے فی الواقع ہاوجو دا قرارے اس مدت میں کوئی کتاب نہیں لکھی تو یے شک مرزا قادیانی کی ذکاوت طبع اور ممارست فن اوب ان سے زیادہ ثابت ہوگی۔ محمراس ے نبوت کا ثبوت کا الر عبارت میں تکلف سے جعون کا فراہم کر تا اور صنائع وبدائع کا التزام زائداز ضرورت ہے۔ جو صرف طبیعت آ زمائی اور لیافت نمائی کی غرض سے ہوا کرتا ہے۔ نبوت ے اس کو پچھال نہیں بلکدا یے تکلفات ذموم سمجے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف ۲۶ می ۸۵۷ ، باب الكهانة) يس ب كرايك فخص فعرض كيا محيف اغسرم يسا رسول الله من المسرب ولااكل ، ولانطق ولااستهل ، فمثل ذلك يطل "عضرت فرماياانها هذا من اخوان الكهان يعنى يو كابنول كابعائى ب- چونكما عادات من اسكا التزام كيا باقواس س ظاہرے کدان کواظهارلیافت مقصود ہے۔اس مقام بیس خالف فیضی کی تغییر کوضرور پیش کرے گا۔ جس كى نسبت مرزا قادياني (براين احديد ١٤٣٤٥ ماشي نبر ١٠٠٠ ناس ٢٣٩،٣٨٨) على لكما ہے کہ ' بے نقط عبارتوں کا لکمتا نہایت مبل اور آسان ہے اور کوئی ایک صنعت نہیں ہے جس کا انجام دیناانسان پر خت مشکل مواہے۔ای وجہ سے بہت سے نشیوں نے اپنے عربی اور فاری کے الملاء مين اس فتم كى بي نقط عبارتين لكمي بين اوراب بحى كليت بين - بلكه بعض منشيول كى اليي بحي عبارتیں موجود ہیں جن کے تمام حروف نقط دار ہیں اور کو کی بے نقط حرف ان میں داخل نہیں۔'

فوزستانی کاعقلی بی مجره تھا کہ کونے میں ایک مدت ریاضت شاقہ اٹھا کر اپنی پرزور یسب کامعتمعلیہ بن گیا اور آخر تقلید وغیرہ چھڑا کرمین لسم یعرف امام زمانه کی دیااورایک فض کوامام زمان بنا کرایک عالم کوتباہ کیا۔ دیااورایک فض کوامام زمان بنا کرایک عالم کوتباہ کیا۔ افریز بن ماہ کاعقلی بی مجرہ تھا کہ ایک مہین قیص جو کس نے و لی دیکھی نتھی۔ پہن افریز بن ماہ کاعقلی بی مجرہ تھا کہ ایک مہین قیص جو کس نے و لی دیکھی نتھی۔ پہن محمد بی خلاست خدانے دی ہے اور اس کے ساتھ کئی الہام اور مکاشفات شریک کر

بن تو مرت کاعقلی ہی مجز ہ تھا کہ ایک عالم کو جاہل پاگل بنا کر ساتھ رکھ لیا۔ پھر ایک کو عالم بنادیا اور نجوم سے پیش کوئی کی جو سچی نکلی جس سے ہزار ہا آ دمی تک معتقد

ت اسلامیہ بیں ہے کہ ایک فخف نے مسیحت اور دوسرے نے مہدویت کا دعویٰ ل کیا اور سے نے بہت سے عقل معجزات دکھلائے۔جس سے لوگ دونوں کے تالع

بن سعید جس نے ایک فرقہ مغیریہ قائم کرلیا تھا۔ اس نے بھی عقلی ہی معجزات م نیمز نجات وطلسمات تھے۔

عقل می مجره تعا که این مروه سے متنق اللفظ کہلوا دیا کہ ہم برصح وشام اپنے میں۔ تے ہیں۔

ا کاعقلی بی مجروہ تھا کہ قرآن کے معارف اور علوم انفس وآفاق بیان کر کے رویتا تھا۔جس کا دعویٰ تھا کہ اپناسم استرر کسی زیانے میں پایانہیں گیا۔ یکی عقلی بی مجرات سے میسٹی موعود بن گیا تھا۔

لات ان لوگول کے حسن ظن کی بحث میں لکھے گئے ہیں وہاں دیکھ لئے امجوزے بہت ہیں۔کہاں تک لکھے جائیں۔طالبین حق کے لئے اسنے ہی

ن نے ایک رسالہ (موسوم باع) زائے من، نزائن ج۱۵ من) لکھ کر اعلان دیا بیش نے کعی ادرسیدم معلی شاہ صاحب ند لکھ سکے اس لئے مید کتاب مجرہ من کھتے ہیں۔ '' بیکی تو مجرہ ہے اور مجر و کیا ہوتا ہے۔'' مید کتاب اگر معمولی

انہوں نے ندمانا تواللہ نے اب ديکھنے که ج العادات مونى حابئيس جسر رمولوں كو بينے سے پہلے ال انت واخوك بآياتي سمرفرعون كى طرف جا دَاور ك قرآ ن شريف مين زكو بييج بوئے اس كى نشانيال (ط ١٠٤٠) ''اورآخ برواندکی جبیا کرفن تعا والـذى فـطـرنا فاة ایک بی جلے میں اجنبوا الىي بى ہوں گى - چنانج سحر مبين وجحا یعنی جب ان کے باس جادو ہے۔اور باوجود . مانابہ اس سے ظاہر ہے منجانب الله بونے كالب خارج نه ہوں بھی اس شریف میں ہواہا .. آياته اليل والنه البرق (روم:۲٤) بينثانيان خاص قدر

کئین حق تعالیٰ نے ا

خاص قدرت الهجا.

ہے اور عموماً آیات

جب ذکاوت طبع ہی دکھا نا منظور تھا تو کاش الی تغییر لکھ ویے جس میں تمام حروف نقط دار ہوں۔ جس سے مرزا قادیانی کی ذکاوت کا حال بھی معلوم ہوجا تا کرفیضی کے برابر ہے یا زائد اور تمام خالفین مان لینے کے مرزا قادیانی ہمارے زمانے ہیں فخر روزگار ہیں۔ اس موقع ہیں ہم فیفی کو ضرور قابل خسین کہیں گے کہ باوجو دید کہ پورے قرآن کی الی تغییر لکھی مگر نہ دعویٰ نبوت کیا شاس کو مجز ہر قرار دیا اور مرزا قادیانی چار ہی جز وکارسالداور وہ بھی ایسا کر تقریباً نصف ہیں تو سب وشتم اور مدح وزم وخودستائی وغیرہ معمولی با تیس ہیں اور باتی نصف ہیں اکثر عیسویت سے متعلق مباحث ہیں جوایک نرائے کی مشاتی اور مزاولت و ممارست سے مرزا قادیانی کو حفظ ہیں۔ ستر دن میں لکھراس کو مجز ہر آر دیے ہیں بیز مانے کے انقلاب کا اثر ہے۔ اگر مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے میں لکھراس کو مجز ہر آر ادر ہے ہیں بیز مانے کے انقلاب کا اثر ہے۔ اگر مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ سے کھوں کہ دوہ رسالدالہام سے لکھا گیا ہے۔ جبیا کہ اس عبارت اشتہار سے ظاہر ہے کہ ' ہیں گوائی دیتا ہوں کہ حقیقت ہیں ایک اور ہو جو جمعے مدود بتا ہے۔ لیکن وہ انسان نہیں بلکہ وہی قادر وقوانا ہے۔ ہوں کہ متاتی ایس کی سنانے پر ہماراس ہے۔ '

ال صورت میں مرزا قادیانی کے غلبہ کی آسان تدہیریتی کہ شاہ صاحب کو کلے جیجے کہ آپ مع چند علاء اور ہم کسی جگہ جمع موں پھرآپ جس سورۃ کی تغییر چاہیں کلھنے کی فر مائش کردیں۔
ہم بلا تکلف مجمع اور ملینے وضیح البامی عبارت مصل کہتے جا نیں کے اورآپ کلولیا کریں۔ پھر جب مرزا قادیانی ای طرح عبارت کھوادیتے تو کسی کو کلام کی تنوائش ہی ندرہتی اورایک ہی جلبے میں فیصلہ ہوجا تا اور ممکن ہے کہ اب بھی بہی تدہیر فر مائیں، کیونکہ خداکی مدوقو ابھی منقطع نہ ہوئی ہوگی۔
مرزا قادیانی اس کے کہ اب بھی بہی تدہیر فر مائیں، کیونکہ خداکی مدوقو ابھی منقطع نہ ہوئی ہوگی۔

مگریادرہ کہ انشاء پردازی کیسی ہی بلاغت دفعاحت کے ساتھ بے نقط کیوں نہ ہو اگر اعلیٰ در ہے تک ترتی کر جائے تو بھی حتبی بناسکتی ہے۔ نی نہیں بناسکتی کیونکہ رسول کے ساتھ نشانی الی ہونی چاہئے کہ اس کو بیمینے دالے کے ساتھ خصوصت ہو، تاکہ پرسش کے دفت کسی کواس عذر کا موقع نہ لیے کہ اللی وہ نشانی جو ہمیں دکھلائی گئی تھی وہ تو ہم جیسے ہی آ دمی نے اپنی عشل سے بنالی تھی کوئی ہات مافوت العادت نتھی جوانسان کی قدرت سے خارج ہو۔

نشانی طلب کرناانسان کے جبلت میں داخل ہے۔ ای وجہ سے جب بھی خداتعالی فی توم میں رسول بھیجا اس کے ساتھ کوئی نشانی بھی الی وی جس سے پوری جست قائم ہوجاتی تھی اور نہ مائے والوں پر عذاب نازل ہوتا۔ چنا نچہ حق تعالی فرما تا ہے۔" ذلك بانهم كانت تاتيهم رسلهم بالبينات فكفرو فاخذ هم الله انه قوى شديد بانهم كانت تاتيهم رسلهم بالبينات فكفرو فاخذ هم الله انه قوى شديد العقاب (مؤمن ٢٢) " يعنی ان لوگوں كورسولوں نے كھلى كھلى نشانياں و كھلائيں۔ پھر جب

انہوں نے نہ ما نا تو اللہ نے ان کو پکڑاا وراللہ توی اور شدیدالعقاب ہے۔

اب دیکھئے کہ جن نشانیوں کے قبول نہ کرنے پرسخت مواخذہ ہووہ کیسی کھلی خوارق العادات بونی ط بیس جس میس کسی فتم کی جعلسازی کا اشتباه نه بور اس وجه سے حق تعالی رمولوں كو بيج سے بہلے ان كونشانياں دياكرتا تھا۔ چنانچاس آ بت سے ظاہر ہے۔ "اذھ ب انت واخوك بآياتي (طه:٤١) "لين اعمولي تم اورتهار ع بعائي ميرى نشائيال لے كرفرعون كى طرف جا دَاوران نشاند ل يعنى عصاءاوريد بيضاء كاامتحان يهلي بن كراديا كيا _ جبيها كرقرآن شريف ميں مذكور ہے۔ پھر جب فرعون كے ياس وہ كئے تو بہلے يمى كہا كہم خداك بيع موع اس كى نشانيال لے كر تيرے ياس آئے ہيں۔ "قد جشناك بآية من ربك (ط 🗕 ٤٧٤) ''اورآ خریمی نشانیاں دیکھ کر ہزار ہاجاد وگر وغیر ہ مسلمان ہو مجئے اور جان کی پچھ يرواشك رجيها كرت تعالى فرا تاب- "قالوا لن نؤثرك على ماجائنا من البينات والذي فيطرنا فاقض ماانت قاض (طه:٧٢) "نايال القوت كي بوتي بيل كه ایک ہی جلے میں اجنبیوں کوا یے مخر کرلیا کہ جان دینے پرمستعد ہو مجے اور کل انبیاء کی نشانیاں الى سى موسى كر چانچين تعالى فراتا ہے۔ فلما جاء تهم آياتنا مبصرة قالوا هذا سحر مبين وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا (نمل:١٤،١٣) این جب ان کے پاس ماری نشانیاں آ کی آ کمیں کھول دیے والی تو م کے کہنے بیاتو صریح جادو ہے۔اور باد جود بیر کہان کے دل یقین کر چکے تھے۔ مگرانہوں نے ظلم اور شیخی ہے ان کو نہ مانا۔اس سے طاہر ہے کہ اگر چہ نشانیاں و کھے کر کفارا نکارتو کرتے تھے۔ مگران کے دل ان کی منجانب الله ہونے کا یقین کر لیتے تھے اور ظاہر ہے کہ جب تک وہ نشانیاں قدرت بشری ہے فارج نہ ہوں مجمی اس متم کا یقین نہیں ہوسکتا۔اس وجہ سے جہاں لفظ آیات کا استعال قرآن شریف میں ہوا ہے ایسے ہی چیزوں میں ہوا جوقدرت بشری سے خارج ہیں ۔مثل "ومسن -آياته اليل والنهار والشمس والقمر (حم السجده: ٣٧) "" ومن آياته يريكم البرق (روم: ٢٤) "" ومن آياته ان يرسل الرياح (روم ٤٢) "وغير ذلك برچند ينثانيان خاص قدرت اللي پردال ہيں اور انبياء سے متعلق نشانياں ان كى نبوت پردال تھيں۔ کین حق تعالیٰ نے ان دونوں قسموں پر آیات ہی کا اطلاق فر مایا۔ اس لئے کہ دونوں کا صدور فاص قدرت اللي سے معلق ہے۔ای وجہ سے کل آیات کا اٹار قدرت اللي کے اٹار اوسطرم ہادر عموماً آیات میں جھڑ نے والوں کی شان میں حق تعالی فرماتا ہے۔ وسا يجادل في

وت طبع بي وكهانا منظورتها تو كاش السي تغيير لكه ديية جس ميس تمام حروف مرزا قادیانی کی ذکاوت کا حال مجمی معلوم موجاتا کیفیفی کے برابر ہے یا ن لیتے کہ مرزا قادیانی ہارے زمانے میں فخر روز گار ہیں۔اس موقع میں ہم بن کہیں گے کہ باوجودید کہ یورے قرآن کی الی تغییر لکھی مگر ندومو کی نبوت کیا اورمرزا قادياني جارى جزوكارسالهاوروه بهي ايسا كهقريانصف ميس توسب ودستائی وغیره معمولی باتیں ہیں اور باتی نصف میں اکثر عیسویت سے متعلق ز مانے کی مشاقی اور مزاولت وممارست سے مرزا قادیانی کوحفظ ہیں۔سترون راردیے ہیں بیز مانے کے انقلاب کا اثر ہے۔ اگر مرزا قادیانی کا بیدوعویٰ ہے ے کھا گیا ہے۔جیدا کہ اس عبارت اشتہارے طاہرے کہ میں گواہی دیتا ایک اور ہے جو مجھے مدددیتا ہے لیکن وہ انسان نہیں بلکہ وہی قادر دلتا اے۔ (اعجاز أسيح ص ا بنزائن ج ١٨ص١) ماراس ہے۔'' ت مں مرزا قادیانی کے غلبہ کی آسان تدہیر میٹی کہ شاہ صاحب کولکھ جیجتے کہ بم كبي جكه جمع بول عجرآب جس سورة كانسير جاجي للصف كى فرمائش كردير. بلغ فصیح الهامی عبارت متصل کہتے جا ئیں مے ادرآ پ لکھ لیا کریں۔ پھرجب ح عبارت کمموادیت تو کمی کوکلام کی مخبائش ہی نہ رہتی اورایک ہی جلے ہیں ے کراب بھی بھی تد بیرفر ما کیں، کیونکہ خدا کی مددتو ابھی منقطع نہ ہوئی ہوگ ۔ رہے کہ انشاء پر دازی کیسی بی بلاغت وفصاحت کے ساتھ بے نقط کول ندہو ر تی کر جائے تو بھی متنبی بنا عتی ہے۔ نی نہیں بنا سکتی کے تکدرسول کے ساتھ ہے کہ اس کو جیمینے والے کے ساتھ خصوصیت ہو، تا کہ برسش کے وقت کسی کواس كه الى وه نشانى جوسيس د كلانى مى تقى وه توجم جيسے بى آ دى نے اپنى عقل سے

افق العادت نقی جوانسان کی قدرت سے خارج ہو۔ ظلب کرنا انسان کے جبلت میں داخل ہے۔ اس وجہ سے جب بھی خداتعالی مول بھیجا اس کے ساتھ کوئی نشانی بھی ایس دی جس سے پوری جست قائم ریائے والوں پر عذاب نازل ہوتا۔ چنانچہ حق تعالی فرما تا ہے۔ 'دلك تيهم رسلهم بالبينات فكفرو فاخذ هم الله انه قوى شديد من ۲۲) '' يعنی ان لوگوں كورسولوں نے کھی کھی نشانیاں دکھلائيں۔ پھر جب

مرزا قادیاتی ش اسی الرائی کی ہوں سائی ہے کئیلی علیہ السلام نے برابر کسی طرح بن جا سی رسیجائی کے در ہے تک تو ترق ممکن نہیں۔ اس لئے ان کی تنقیعی میں اپنا یہ مقعود حاصل کرنا چا ہے ہیں اور حق تعالی فرما تا ہے۔" ویدو منصد من کل امة فوجاً ممن یکذب بایا تنا فهم یوزعون حتیٰ اذا جاہ واقال اکذبتم با آیاتی ولم تحیطوا بھا علماً ماذا کنتم تعملون (نمل:۸٤،۸۳) "یعنی اور جس دن گریلائیں ہے ہم برفرقے ساک ماذا کنتم تعملون (نمل:۸٤،۸۳) "یعنی اور جس دن گریلائیں ہے ہم برفرقے ساک کہ جب وہ کروہ کو جو بھلاتے تے ہماری نشانیوں کی خدال سے ہوجھے گا کہ باوجود یہ کتم نے ہماری نشانیوں کو انجی طرح سمجھ جھلا یا اور کیا کرتے رہے۔

اس میں کگ نہیں کمرزا قادیانی نے نشانیوں کی حقیقت مجی نہیں۔ جب بی تو انہوں نے فیسی طید السلام کے خوارق عادات کا الکاری کردیا اور حق تعالی فرما تا ہے۔ 'والسذیسن سعدون فی آیاتنا معاجزین اولٹك فی العذاب محضرون (سباہ:۲۸) ''لینی جو لوگ خاصمانہ ہماری نشانیوں کے توڑنے کے میچے پڑے دیجے ہیں وہ عذاب میں رکھے

ما میں کے۔ (ازالہ الادہام) کے دیکھ کے کیے یکھے پڑھے ہیں۔ کویاانہوں والوں کی خرایاں تھیں۔ جن کومرزا ق کرتے اور جولوگ ان پرایمان لاتے میں ہمیشہر ہیں کے۔جیسا کرتی تعالی شمن ہمیشہر ہیں کے۔جیسا کرتی تعالی قحزنون الذین آمنوا بآیاتنا و قحب رون یہ طاف علیکم بص وتلذ الاعیس وانتم فیھا خاا ایمان لاکر یہ دولت بے زوال حاصل فرماتا ہے۔"فمن شاء فلیؤمن وہ اگرالشتعالی کی کورسول پر

و کی بی عقلی ہات کوئی دوسرا ہنا کر چیڑ مجھی الزام آئے گاکہ کیا خدا کوئی الی سے تو رسالت کا مقصود ہی فوت ہوجا۔ اب ہمارے نبی کر پہلاتا مثانیاں تعمیں کہ عشل کے وہاں پر جلتے

موكا كرالي كوئى بات عقل سے ميں بنا

تعرف کردکھایا کہ ایک اشارے سے کا سکنے کہ معرت نے اپنی عش سے فشانیاں دیکی کربھی مجراور نشانیاں کفا

وائے کہ جونشانیاں دی گئی تعیں وہ میر کولی نشانیاں بھی دکھلایا کروں۔البنداا جعنی نشانیاں دکھلائی تئیں ان کے آس مرکعتے۔ ہاں بے ایمانی اور قسور عشا

ذین کفروا (مؤمن: ٤) " یعنی الله کا نشانیوں میں وہی اوگ جھڑتے
ذلك یضل الله من هو مسرف مرتاب الذین یجادلون فی
سلطان اتاهم کبر مقتاً عندالله وعند الذین آمنوا کذلك
کل قلب متكبر جبار (مؤمن: ٣٥، ٣٥) " یعنی ایمای مراه کرتا ہے
سے بر هے ہوئ ہیں اور شک میں پڑے ہوئ ہیں اور ایما نداروں کے
سے بر ہے ہوئ ہیزاری ہے۔ الله کے ہاں اور ایما نداروں کے
گرتا ہے۔ الله برمتکبر سرکش کول پر یہ بات یاور ہے کہ مرزا قادیائی
س جو جھڑتے ہیں ان کے پاس بھی کوئی سندنیں ۔ کیامکن ہے کہ حوش کا
ہی مسندین سکے۔ ہرگز نہیں اور تی تعالی فرما تا ہے۔ "ان الدنیسنی
ہی الله انه هوالسمیع البصیر (مؤمن: ٥) " یعنی جن کوگوں کے
ایات الله بغیر سلطان اتاهم ان فی صدور هم الاکبر ماهم
ورنا حق خدا کی نشانیوں میں جھڑ ہے نکا لئے ہیں۔ ان کے دلوں میں تو بس
ای ہوں سائی ہے کہ وہ اپنی اس مراد کو بھی وینچے والے نہیں۔ ان لوگوں کی
ہوں سائی ہے کہ وہ اپنی اس مراد کو بھی وینچے والے نہیں۔ ان لوگوں کی

إنى من الى الرائى كى بوس الى به كيسى عليه السلام كرابر كى طرح بن ربح بحث قر تى ممكن نيس اس لئے ان كى تنقيص من اپنا ير مقصود حاصل تى تعالى فرما تا ہے۔ "ويدوم نحصر من كل امة فوجاً ممن يكذب ون حتى اذا جاء واقال اكذبتم بآياتي ولم تحيطوا بها علماً الله نمل دن كر بلائيس كم مرفر قے سے ايك تع مارى نشانياں پران كى مطلى بنائيس جائيس كى - يهاں تك كرجب وه ول كو فداان سے بوج مح كاكم باوجود يدكم في مارى نشانيوں كوا بحى ياتم في ان كو بدائى كر الله كارى نشانيوں كوا بحى ياتم في ان كو بر سمجے جمالا يا وركيا كرتے ديے۔

یام ہے ان و ہے ہے بھایا اور ان سرے دھے۔ شک نیس کرمرزا قادیانی نے نشاندل کی حقیقت مجی نیس ۔ جب بی تو انہوں کے خوارق عادات کا انکاری کردیا اور آن تعالی فرماتا ہے۔''والسندیسن ننا معاجزین اولٹك فی العذاب محضرون (سباه: ۲۸) ''نیخی جو) نشاندل کے توڑے کے میچے پڑے دہے ہیں وہ عذاب میں دکھے

جائیں گے۔ (ازالة الاوہام) کے ویکھنے ہے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا قاویانی آ یہوں کے توڑنے کے کیے پیچے پڑھئے ہیں۔ گویاانہوں نے اپنا کمال ای میں بچھر کھا ہے۔ بینٹانیوں میں بچھڑنے والوں کی خرابیاں تھیں۔ جن کو مرزا قادیانی بھی قرآن میں پڑھتے ہوں گے۔ گر پچھ پروانہیں کرتے اور جولوگ ان پرایمان لاتے ہیں ان کے لئے کیے کیے کئی خوشجریاں اور بشارتیں ہیں کہ نہ قیامت میں ان کوخوف ہوگا۔ نغم بلکہ پی بیبوں کے ساتھ جنت میں جا کراعلی درجے کے عیش میں بھی درجے کے عیش میں بھی درج کے عیش میں بھی درج کے عیش میں بھی در بیارتیں تو الحق تعالی موا داختم میں بھی درجا الحق میں اور واجکم تحزیون الذین آ منوا بآیاتنا و کانوا مسلمین ، ادخلوا الجنة انتم واز واجکم تحبرون یہ طاف علیکم بصحاف من ذھب واکواب و فیھا ماتشھیہ الانفس و المان لاکریے دوال عامل کرے یا جھڑے کرکے وہ عداب و نکال حق تعالی صاف ایمان لاکریے دوال حامل کرے یا جھڑے کرکے وہ عداب و نکال حق تعالی صاف فراتا ہے۔ ' فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر (کھف ۲۹۰)''

اگراللہ تعالی سی کورسول بنا کر بہیج اور نشانی دکھا نااسی کے ذمہ کردے کہ تو ہی اپی عقل سے کوئی بات بنالے میں اپنی خاص قدرتی کوئی نشانی تھیے نہ دوں گا تو رسول کوعرض کرنے کا حق ہوگا کہ البی کوئی بات عقل سے میں بنالوں تو آخران میں بھی عقبہ لوگ ہیں۔ اگر جمید کھل جائے یا ولی بی عقلی بات کوئی دوسر ابنا کر چیش کردیے تو صرف میری رسوائی نہ ہوگی۔ بلکہ تیری قدرت پر بھی الزام آئے گا کہ کیا خدا کوئی ایسی نشانی نہیں دکھلاسکتا تھا کہ آدی کی قدرت سے خارج ہواس سے تو رسالت کا مقصود بی فوت ہوجائے گا۔

اب مارے نی کر محقاقہ کے مجزات پر غور کیا جائے کہ ان کی کیسی کیلی قدرتی فٹانیاں تھیں کہ عظم کا حدوث نٹانیاں تھیں کہ عقل کے وہاں پر جلتے ہیں۔ جمادات، نبا تات، حیوانات میں بلکہ عالم علوی تک تعرف کر دکھایا کہ ایک اشارے سے قرکوش فر مادیا کیا ممکن ہے کہ الی نشانیوں پر کوئی یہ الزام لگاسکے کہ حفرت نے اپنی عقل سے کام لیا تھا۔ جب الی الی جائی خارق العادت کملی کھی قدرتی نشانیاں دیکھ کر بھی پھر اور نشانیاں کفار نے طلب کیس تو تھم اللی ہوگیا کہ بس اب ان سے کہ دیا جائے کہ جونشانیاں دی گئی تھیں وہ میں نے تہیں دکھلا دیں۔ جھے کوئی ضرورت نہیں کہ تمہاری منہ بولی نشانیاں بھی دکھلا یا کروں۔ البتدان کواس قدر حق تھا کہ انساف کی روسے یہ شہر پیش کرتے کہ جنٹی نشانیاں دکھلا کی گئیس ان کے آسانی مونے میں تا مل ہے۔ مرمکن نہ تھا کہ اس کے کہ ان کی طبیعتوں کو سیعتوں کے سے بال بے ایمانی اور قسور عقل سے ساحراور شاعر کہتے تھے۔ اس لئے کہ ان کی طبیعتوں

یس میمکن تھا کہ جو خلاف عقل کام ہووہ ہو ہے۔ چنانچہ جب ان سے قیامت کا حال بیان کیا جاتا کہ مم مرکز پر اٹھو گے تو بھی کہتے کہ بیتو کھلے طور پر ہو ہے۔" و لسٹن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان هذا الا سحر مبین (هود:۷)" مگریدو وئی اس وقت قابل النفات ہوتا کہ کس ساحر کو نظیراً پیش کردیتے کہ شق القم وغیرہ ما فوق العادت کام اس نے کیا تھایا کوئی ایک کتاب پیش کردیتے کہ فصاحت و بلاغت پیس قرآن سے بڑھ کریا برابر ہے۔ غرض صد ہا خارت العادت نشانیاں دکھلانے کے بعد حضرت اللہ کے کوئی ضرورت نہ تھی کہ ان کی فرائش نشانیاں بھی پیش کرتے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ تخضرت اللہ کے مجزات وفات تریف تک جاری رہے۔

الکہ اب تک جاری ہیں۔ مروہ کفار کے مقابے میں اور بر بیل تحدی نہ تھے۔ چوکہ حضرت اللہ کو تصرف فی الاکوان حاصل تھا۔ جس چیز سے چاہجے ایسا کام لیتے۔ جسے خدمتگاروں سے لیاجا تا ہے۔ مثلاً جب میدان میں حاجت بشری کا تقاضا ہوتا تو درختوں کو کہلا بھیجتے وہ ہاہم ملک کرمشل بیت الخلاء کے ہوجات و میں اس جابت بیلی کی ضرورت ہوتی تو خشک کو میں کو تھم ہوجاتا فورا بیت الخلاء کے ہوجاتے۔ ای طرح جب پانی کی ضرورت ہوتی تو خشک کو میں کو تھی ہوجاتا فورا اس سے پانی المخظ کا اوراس میں کے صد ہا بلکہ بڑار ہا مجز ے مصل وقوع میں آتے جن میں نہ کی کا مقابلہ پیش نظر ہوتا نہ تحدی ۔ چونکہ ان میں تحدی مقصود نہی ۔ اس لئے بعضوں نے ان خوارت کا مقابلہ پیش نظر ہوتا نہ تحدی ۔ چونکہ ان میں تحدی مقصود نہی ۔ اس لئے بعضوں نے ان خوارت کا مقابلہ پیش نظر ہوتا نہیں رکھا کیونکہ بیا امور حضر تعلیق کے حق میں ایسے معمولی تصرفات تھے۔ جسے ہمارے نقر فات اپنے اعضاء وجوارح میں ہوتے ہیں۔ چنانچ حکماء بھی اس بات کے قائل ہیں۔

ہمار کے نقر فات اپنے اعضاء وجوارح میں ہوتے ہیں۔ چنانچ حکماء بھی اس بات کے قائل ہیں۔ جسا کہ شخت نے اس لئے کہ جونانیاں اس کودی جاتی ہیں دو بقیبنا والات کرتی ہیں کہ اللہ تعالی کی طرف سے اس لئے کہ جونانیاں اس کودی جاتی ہیں دو بھیبنا والات کرتی ہیں کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اوروہ نشانیاں اس کے ساتھ خصوصیت رکھی ہیں۔ کوئی دوسراوہ نشانیاں نہیں دکھا سکا۔

اورنیز شخ نے اشارات کے مط عاشر میں کھا ہے۔"ولا یستبعد ان یکون لبعض النفوس ملکة یتعدی تاثیر هابدنها اویکون لقوتها کانها نفس ناطقة المسعض النفوس ملکة یتعدی تاثیر هابدنها اویکون لقوتها کانها نفس ناطقة المساله "لینی عقلاً یہ بعیر نیس کہ بعض نفوس کواییا ملکا اورقوت حاصل ہوکہ بیاتمام عالم کانفس ناطقہ ہے اشیاء پراس کا اثر پڑے یا وہ نفس کمال قوت کی وجہ سے یہ درجہ رکھا ہوکہ گویا تمام عالم کانفس ناطقہ ہے میں دسر نفوس اپنے ابدان متعلقہ میں تصرف کرتے ہیں۔

یهال مرزا قادیانی ضرورای فرورای فرورای می میرودای میرود است می میرود می میرود می میرود می میرود این میرود

میاہے۔ کئی کوائے گھر پر کسی کو محلے کے کوئی اقلیم میں ایسا تصرف کرتا ہے: گرفا ہرجہم پر نمایاں ہوتے ہیں۔ اکا مول فیب کی خبریں دیے گلاہ اور ا کارواح کے تحت تصرف ہیں۔ خرض کے مقد درات میں اس کو پورے طور گرفتض اس تم کے شرک سے فی ند گرفت کا مدارتی تعالیٰ کی خلق پر ہے گرفات کا مدارتی تعالیٰ کی خلق پر ہے کوا کمر لے۔ فایۃ الامریہ ہے کہ عاد

مرق العادت تصرف بطریق اولی تھ ب ریتو حید جی ہوئی ہے توان کے پا' مرف مجھتے جیں ان کے مشرک ہو۔ در مرمعمولی تصرفات ہی ان کومشرک اب ہم اس تصرف کا حال

وهنيقت ووبمي تعرف البي ب-اس

مرف البي سے خارج نہيں موسكا۔

اب م اس تعرف کا حال **کا طرف من**سوب کرتا ہے اور یقینا سجھ **کت مُا ہر ہے کہ** جب آ دمی کسی کام کا ا

عقل کام ہووہ تحریے۔ چنانچہ جب ان سے قیامت کا حال بیان کیا جاتا پی کہتے کہ یہ تو کھلے طور پرسحرہے۔ 'ولسٹن قلت انکم مبعوثون من لذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین (ھود:۷) 'مگرید دعویٰ اس کہ کسی ساحر کونظیرا پیش کردیتے کہ شق القمر وغیرہ مافوق العادت کام اس بیش کردیتے کہ فصاحت و بلاغت پیل قرآن سے بڑھ کریا برابرہے۔ تنانیاں دکھلانے کے بعد حضرت اللہ کوکوئی ضرورت نہ تھی کہ ان کی

سبب کہ خضرت علیہ کے مجزات و فات شریف تک جاری رہے۔
کروہ کفار کے مقابلے میں اور برسبیل تحدی نہ تھے۔ چونکہ حضرت علیہ کو کی نہ تھے۔ چونکہ حضرت علیہ کو کی نہ تھے۔ چونکہ حضرت علیہ کا میں تھا۔ جس چیز سے چاہتے ایسا کام لیتے۔ جسے خدمتگاروں سے لیا جاتا کیں حاجت بشری کا تقاضا ہوتا تو درختوں کو کہلا جیسجے وہ باہم ملک کرمثل اس حجب پانی کی ضرورت ہوتی تو خشک کو میں آتے جن میں نہ کی اس تم کے صد ہا بلکہ ہزار ہا مجز ہے مصل وقوع میں آتے جن میں نہ کی اس تھے۔ جسے ویک اس لئے بعضوں نے ان خوارق کا میں۔ چونکہ ان میں تحدی مقصود نہ میں ایسے معمولی تصرفات تھے۔ جسے ویک میں اور تے ہیں۔ چنانچہ حکماء بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کا مطاء وجوارح میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ حکماء بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کا مطاعت کریں۔ جس کی دور سے وہ تمام عالم میں متاز ہوتا المواعة لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے وہ تمام عالم میں متاز ہوتا لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے وہ تمام عالم میں متاز ہوتا لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے وہ تمام عالم میں متاز ہوتا لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے وہ تمام عالم میں متاز ہوتا لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے وہ تمام عالم میں متاز ہوتا لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے دو تمام عالم میں متاز ہوتا لیکوگ اس کی اطاعت کریں۔ جس کی دور سے دور تمام عالم میں متاز ہوتا ایس کودی جاتی ہیں وہ تھیا دلالت کرتی ہیں کہ اللہ توالی کی طرف سے میں اور حصوصیت ترکھتی ہیں۔ کوئی دوسراوہ نشانیاں نہیں دکھلا سکتا۔

اشارات كنمط عاشر ش كها ب. ولا يستبعد ان يكون كة يتعدى تاثير هابدنها اويكون لقوتها كانها نفس ناطقة بن كبعض نفوس كوايبا ملكه اورتوت حاصل موكه بدن سيمتجاوز موكر دوسرى ولفس كمال قوت كى وجهست بيدرجه ركها موكه كوياتمام عالم كانفس ناطقه به جي دوسر فوس المال تقدم بين وسر فوس المنافقة من تصرف كرت بين -

یہاں مرزا قادیانی ضروراعتراض کریں مے کہ بیعقیدہ شرک فی التصرف ہے۔جیسا كرانهون فيسي عليه السلام في مجر وفلق طير وغيره من كها تعاكم اس كاجواب بدي كرح تعالى نے بعض صفات مختصہ اپنے بندوں کو بھی عطاء کئے ہیں۔جبیبا کیمع،بصر علم،قدرت،ارادہ وغیرہ كويرمفات حق تعالى بس على وجه الكمال اور اصالة بين اور بندول بس تقصطور برليكن عطائے الی ہونے کی مجیسے آخر بندہ بھی سمج وبصیر وغیرہ کہلاتا ہے۔ پھران میں بھی باہم تفاوت ہے۔ مثلاً کوئی بہت دور سے ہاریک چیز کوصاف دیکھتا ہے اور کوئی نزدیک سے موثی چیز کو بھی پورے طور پرنہیں و کھے سکتا ۔ مگر بصیر دونوں کو کہیں ہے۔ ای طرح ہر مخف کو پچھے نہ کچھ تصرف بھی دیا گیا ہے۔ کسی کوائے، کھر برکسی کو محلے برکسی کوشہر برکسی کو ملک واقلیم پر پھرتصرف بھی اقسام کے ہیں ۔ کوئی اقلیم میں ایباتصرف کرتا ہے جودوسراا ہے گھر میں بھی نہیں کرسکتا۔ پھر جیسے حکام ظاہر پر تعرف کرتے ہیں ای طرح طبیب اور عامل آ دمی کے باطن میں تصرف کرتے ہیں۔جس کے آ ٹارظا برجم پرنمایاں ہوتے ہیں۔ای طرح مسریزم والا روح پراییا تصرف کرتا ہے کھفس معمول غیب کی خبریں دیے لگتا ہے اور ساحرار واح خبیثہ پرتصرف کر کے نا درامور ظاہر کرتا ہے جو ان ارواح کے تحت تصرف میں غرض حق تعالی نے جس کوجس قدر قوت تصرف عطاء کی ہے وہ این مقد درات میں اس کو بورے طور پر استعال کرتا ہے۔ آگر اختیاری تصرف مطلقاً شرک ہوتو کوئی فخص اس متم کے شرک سے چی نہ سکے گا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ مخلوق کے کل تعرفات کا مدارحق تعالی کی خلق بر ہے۔ ممکن نہیں کہ کو کی شخص اپنے تقرف سے کوئی چیز یا کوئی اثر پیدا کر لے۔ غایة الامریہ ہے کہ عادت کی وجہ سے آ دمی اپنا تصرف خیال کرتا ہے۔ حالانکد در حقيقت وه بعي تصرف اللي ب_اس صورت ميس كيابي خارق العادت تصرف فرض كيا جائوه تعرف البي سے خارج نہيں موسكا۔ بلكم معمولي تصرفات مخلوق جب تصرف البي سمجے جائيں تو خارق العادت تصرف بطريق اولى تصرف اللى سمجها جائے كا غرض مسلمانوں كے عقيدے ميں جب بيتوحيد جي موئي بيتوان كي ياس شرك آن عن بيس يا تا البته جواوك محلوق كوستقل في القرف مجھے میں ان کے مشرک ہونے کے لئے خارق العادت تصرف کی کوئی ضرورت نہیں۔ روزمرہ معمولی تصرفات ہی ان کومشرک بنانے کے لئے کانی ہیں۔

اب ہم اس تفرف کا حال کی قدر بیان کرتے ہیں۔ جس کو ہر محض اپنے وجدان سے اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور یقینا سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے اپنے ارادے اور قدرت سے کیا، یہ بات ظاہر ہے کہ جب آ دمی کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے اس کام کا خیال آتا ہے۔ جس کو ہاجس

كت يس قبل اس خيال كرة وى اس سے عافل رہتا ہے۔ يعنى اس خيال كرة نے سے پہلے آدى ش وه خيال بين موسكا ورند تقدم الشي على نفسه لازم آئ كاجوكال بـ بااوقات آ دمی کی کام میں مشغول رہتا ہے بلکہ جا ہتا ہے کہ کوئی خیال ند آ ئے محروہ تو آئی جاتا ہادر فرتک نیس ہوتی کہ کو کرآ میا۔ محرجب وہ نیا خیال آتا ہے تو پہلے سے جو خیال ول میں موجودر ہتا ہے۔اس کو ہٹا کہآ باس کی جگہ قائم ہوجا تا ہے۔اگر چہمی اس خیال کے اسباب ظاہراموجود ہوتے ہیں۔مثلاً کسی چیز کودیکھنا پاسٹا وغیرہ۔مگروہ خیال تو آخر عدم ہی ہے وجودیس آ كرنها نخادد وليس جلوه كرموتا ب_يونبيل كمدسكة كروجود ي وجودين آيا بوقعيل عاصل اورمحال ہے۔ پھراس معدوم کو وجود دینا نہ شرعاً مخلوق سے موسکتا ہے نہ عقلاً ۔ اگر اس ہاجس کا وجود آ دی کے اختیار میں موتواول بیلازم آئے گا کہ انسان بھی کسی معدوم شے کو پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ بدیکی البطان بے اور قطع نظر اس کے اگروہ اختیاری موتو برش اختیاری کے وجود سے پہلے اس کاعلم پھرا بجاد کا ارادہ پھرعز مشرط ہے۔ حالانکہ ابھی معلوم ہوا کہوہ یکا کی عدم سے وجود میں آتا بادراكراس كاعلم داراده يبل ي موجود موقواس من يمى يك كلام موكا كدان كا وجود ابتداء موايا ان كا بعى يہلے سے علم وغير و تعاريهال تك كهامورموجوده واقعيد مين تسلسل لازم آئے كاجو باطل ہے۔اس سے ثابت ہے کہاس صورت خیالیہ کا وجود آ دی کے اقتدار وافتیار سے خارج اور خاص موجد حقیقی کے اختیار میں ہے۔جس نے اس کو وجودعطاء کرکے آدی کے ول میں جگددی اوراس كو حكماء محى قائل بي كمور حقق تمام اشياء ش حق تعالى بــــ جيما كمعلامة مدرالدين شرازيُّ في المؤثر في الجميع هو المحققين منهم أن المؤثر في الجميع هو الله بالحقيقة''

الحاصل بدائل برقابت ہے کہ جوخیال آدمی کو آتا ہاس کا خالق تی تعالیٰ ہی ہے۔
اس سے بدھ کرکیا ہو کہ خودتی تعالیٰ فرما تا ہے۔ 'واسس واقعول کم اواجهروا به انه علیم
بذات الصدور الا یعلم من خلق (ملك:١٤٠١٣) ''یعی خواه م آستہ کوئی ہات کہ ویا ہا آواز
بلند خدائے تعالیٰ تو اس بات کو بھی جامی جو سینوں میں جھی ہوئی ہے۔ کیا مکن ہے کہ جس نے
اس کو پیدا کیا وہ نہ جانے اس سے قابت ہے کہ دل میں ہات کا پیدا کرنا خدائی کا کام ہے۔
مولانا ئے دوم فرماتے ہیں۔

کھاں کزیردہ ول ہے کلال مبدم درمی رسد خیل خیال

محرند تضويرا درہے ہم بحراس خيال كاباتي ركمناح كى جكه قائم كيا تعااس كى جكه دوسر_ و ہے۔اس کئے کہ حدیث نش کے ا میں مالت میں بھی موجود ہے۔ باو **یوے مکن نہیں _غرض خیال کے ابتدا** ا**ي، خاطر، حديث** نفس، جم اورعزم س میں۔ برور مے معل فول شروع وا نون بل كما بكر كركت ارادي و جود ماغ سے بواسطہ اعصاب اعد . معاب ور باطات وغیره پرمشتل میں. و اوراعدا و بس نغوذ کے ہوئے ہیں الم موتاب توورز وميلا موجاتا با اورا فی ادراک کے بعد کی کام کا ارادہ کم العيس جس عضوكوج بتاب ايك فام تحماء نے تعریح کردی ہے ر ہیں۔ یہاں بیامر قابل غور ہے کہ ا این معنلات ادر ستتر اعصاب سے ا

ود ہالحرکت عضو ہے متعلق ہے۔ کو

ف ما آهن حرکت دے توبار ہاایہاا تھ

وحركت كرنے لكيس كى اور عضلات

فتمام معنلات واعصاب وغيره كومعير

و مرفلان الل تك مثلاً بهنا ب-ا

وان تمام دن میں سے اس تار کو میر فیر مجمعی جاتی ہے اس موقع میں عقل گرنه تضویرات از یک مغرس اند دریئ جم سوی دل چوں میرسند

پھراس خیال کا باتی رکھنا جن تعالی ہی کا کام ہے۔ ممکن تھا کہ جیسے اس باجس کو خیال سابق کی جگہ قائم کیا تھا اس کی جگہ دوسر ہے خیال کو قائم کر دیتا۔ پھرا صدالجانبین کی ترجیم بھی منجانب اللہ ہی ہے۔ اس لئے کہ حدیث نفس کے وقت جو منافع ومضار کی وجہ ہے تر دوتھا۔ اس کا منشاء ہم موجد کے ممن نبیس غیر موجود ہے۔ با دجود اس کے عزم کی کیفیت جدیدہ کا ابتدا موجود ہونا بغیر موجد کے ممن نبیس غرض خیال کے ابتدا کی وجود ہے آخری درجہ عزم مک حینے مدارج ہیں۔ یعنی موجد کے ممن نبیس غرض خیال کے ابتدا کی وجود ہے آخری درجہ عزم مک درج بیس آدی کے فعل کو دخل باجس، خاطر، حدیث نفس، ہم اور عزم سب بحل اللی ہیں۔ کی درج بیس آدی کے فعل کو دخل باجس، خاطر، حدیث نفس کی ہوئے ہے۔ اس کی کیفیت حکماء کے نزد یک بیہ جس کو شخ با تم بی اور عنسا ہے کہ حرکت ارادی جو اعضاء ہیں پہنچتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ عضلات جو بعد دماغ سے بواسط اعصاب اعضاء ہیں پہنچتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ عضلات جو معساب در باطات وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ جب سمت جاتے ہیں تو وتر جو رباطات واعصاب سے معتم اور اعضاء ہیں نفوذ کئے ہوئے ہیں۔ حقیج جاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ ہیں۔ حقیج جاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوا کہ جب عضلہ معتم اور اعضاء ہیں نفوذ کئے ہوئے ہیں۔ حقیج جاتا ہے۔ اس تعضو تھنج جاتا ہے اور جب عضلہ معتم اور اعضاء ہیں نفوذ کئے ہوئے ہیں۔ حقیج جاتا ہے۔ اس تقریرے معموم ہوا کہ جب نفس میں در یہ کر کسی خاص وتر کے بعد کسی کا ارادہ کرتا ہے تو عصلات کشش وغیرہ در کھے کر کسی خاص وتر کے در کی خاص وتر کے بعد کسی کا ارادہ کرتا ہے تو عصلات کشش وغیرہ در کھے کر کسی خاص وتر کے بعد کسی کا ارادہ کرتا ہے تو عصلات کشش وغیرہ در کھے کر کسی خاص وتر کے بعد کسی کا ارادہ کرتا ہے تو عصلات کشش وغیرہ در کھے کر کسی خاص وتر کے اس کی خاص وتر کے بعد کسی کی کسی در کسی حصور کی خاص طور پر حرکت دیتا ہے۔

عماء نے تضریح کردی ہے کہ عضات آ دمی ہے جسم میں پانچ سوانتیس اوراعصاب ستر ہیں۔ یہاں بیام قابل غور ہے کہ فس کوسر سے پاؤل تک جس عضو کو ترکت دینی ہو پانسو انتیس عضالات اور سنتر اعصاب سے اس عضالہ اور اس عصب وغیرہ کو پہلے معین کر لے اور جو اس مفعود بالحرکت عضو سے متعلق ہے۔ کو نکہ جب تک وہ خاص عضالہ اور عصب وغیرہ معین نہ ہوا اور کیف ماتیق حرکت و سے قبار ہا ایسا تفاق ہوگا کہ ہاتھ کو ترکت دینا جا ہیں تو بھی پاؤل بھی آ تکھ وغیرہ حرکت کرنے اس بات پر موقوف ہے کہ وغیرہ حرکت کرنے اس بات پر موقوف ہے کہ پہلے تمام عضالات واعصاب وغیرہ کو معین طور پر جان لے کہ فلاں عصب اور وتر فلاں مقام سے جدا ہو کرفلاں انگل تک مثل پہنچا ہے۔ اس کی مثال بعید الی ہے کہ جہاں کی ایک تارا کھا ہوتے ہیں تو ان تمام دن میں سے اس تارکو مین کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جواس مقام سے خض ہو۔ جہاں خبرہ کے مور تی ہے۔ جواس مقام سے خض ہو۔ جہاں خبرہ کے مور ات حرکت دے کرغور وتعتی جہاں خبرہ بی جاتی ہوتے میں عقال وجس عضوکہ جاتی بھرات و مرات حرکت دے کرغور وتعتی

الل كة وى اس سے عافل رہنا ہے۔ بعنى اس خيال كة نے سے سلے م موسكاور نه تقدم الشب على نفسه لازم آئ كاجوال ب ام میں مشغول رہتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ کوئی خیال نہ آئے ، مگروہ تو آئی جاتا تی کہ کو کرآ میا۔ پھر جب وہ نیا خیال آتا ہے تو پہلے سے جوخیال ول میں کوہٹا کہ آپ اس کی جگہ قائم ہوجاتا ہے۔ اگر چہ بھی اس خیال کے اسباب ب مثلاً کی چیز کود یکمنایاسناوغیره مروه خیال تو آخرعدم ہی ہے وجود میں جلوه گرموتا ہے۔ بیتونہیں کہ سکتے کہ وجود سے وجود میں آیا جو تحصیل حاصل امعدوم کو وجود دینا ندشر ما مخلوق سے ہوسکتا ہے نہ عقلاً ۔ اگر اس ہاجس کا وجود وتواؤل بدلازم آئے گا کرانسان بھی کی معدوم شئے کو بیدا کرتا ہے۔ حالانک اورقطع نظراس کے اگروہ اختیاری ہوتو ہرمثل اختیاری کے دجود نے پہلے اس مرعزم شرطب - حالانكما بحى معلوم بواكدوه يكاكيك عدم سے وجود مين آتا اراده يمل سے موجود بوتواس مس محى يى كلام بوگا كدان كا وجود ابتداء بوايا وغيره تعاريهان تك كدامورموجوده واقعيه من تسلسل لازم آئ و كاجو باطل ب كهاس صورت خياليه كاوجود آ دي كها قتر اردا ختيار ي خارج اورخاص میں ہے۔جس نے اس کو وجود عطاء کر کے آ دمی کے ول میں جگہ دی اوراس میں کہ مؤثر حقیقی تمام اشیاء میں حق تعالیٰ ہے۔جیسا کہ علامہ صدرالدین *بِمِين أَهَابٌ وق*ول المحققين منهم ان المؤثر في الجميع هو

رالک بیا است کرجوخیال آدی کو آتا ہاس کا خالق حق تعالی می ہے۔
یخود حق تعالی فرما تا ہے۔ 'واسس واقد ولکم اواجهروا به انه علیم
یعلم من خلق (ملك:١٤،١٣) ''لینی خواه تم آستد کوئی بات کہویا ہا آواز
مہات کو بھی جانا ہے جوسینوں میں چھیی ہوئی ہے۔ کیا ممکن ہے کہ جس نے
ابات کو بھی جانا ہے جوسینوں میں بات کا پیدا کرنا خدا می کا کام ہے۔
بیا ۔

تمچاں کزردؤ دل بے کلال ومبدم درمی رسد خیل خیال گز کمت دین حاسبے بیہ بات یا في چيز کود کيمنا حاہيے ٻي تو بغ **رُّهاری خاص توجه ہو کی۔ ادھ یبکام کس نے کیا۔علیٰ ہٰداالقب** فيليج يوزنا اورمخرج يرجلد جلدا ا ہے اس پر دلیل واضح ہے ا م من ہوئی اورادھرزبان کی حرکر ال طبیعت سے صادر ہوتے فيعت محض بے شعور ہے۔ پھرا و چز کود مکمنا جا بتا ہے اوروہ فكركنس طبيعت كوبيسب بتاويتا فائي وخلاف شختين حكماء ب ورجتنع عضلات اوراوتار وغيره كي كربوسكاب- أكركها جائے مرادے کے تالع اور ارادہ علم کے . اور جب تک اراده نه هوندرت . شیونکه آ دمی میں ہر کام کی قدرت . فرمت نہ لینے دے۔ جس سے **محبول مطلق كى طرف طلب لازم** نین مرف قدرت برکارے۔ اب يهال بيرد يكنا. **بخو دموتی ہے یا ہمارے ارادے** ہے۔ پیکسی چیز کا وجود بغیر موجد کے اورتقر برسابق سے ثابت ہے ک . **عَالَى رو**كَى كرحَن تعالى اعصاب و

وجوديس أجاتاب ادريي مونا

نظرے کام لے کراینے وجدان کی طرف رجوع کریں کہ اس اختیاری حرکت کے وقت کوئی عضلہ یا وتر یا عصب کی طرف اینے نفس کو توج مجمی ہوتی ہے یا اندر کوئی عضلہ یا وتر وغیرہ مجمی وجدان ہے دکھائی دیتا ہے یا بیمعلوم ہوتا ہے کہ ہم کی چیز کو کھینچتے ہیں۔جس سے دہ محضو کھنچتا ہے۔ہم یقدیتا کہتے میں کہ کوئی ان امور کی خبرائے وجدان سے برگز دیے جیس سکتا اور ہم یہ بھی کہ سکتے ہیں کہ سی کواس ک مجی خرنیں کراعصاب وغیرہ کو حرکت میں دخل مجی ہے یانہیں۔ ہاں اتا تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم فلال عضوكوتركت دينا چاہتے ہیں۔ پھر ہوتا ہیہ كه ادھرخاص تنم كى توجہ ہوئى اور ادھراس كوتركت ہوگئ۔ یہاں بیکہنا بےموقع نہ ہوگا کہ عضلہ دغیرہ کو حرکت دینا بھی ہمارے اختیارے خارج ہے۔ كيونكها فتنياري حركت بهوتي تواس كاعلم واراده موتا اورينبين كمه سكته كهعضوي حركت كااراد هاحديد عضله وغیره کی حرکت کااراده ہے۔اس لئے کہ جنب ہمارے وجدان ہی میں نہیں کہ عضلہ وغیرہ کوئی چز بمی ہے تو پھر یہ کو کر کہد سکتے ہیں کہ اس کی حرکت کا ارادہ ہوا پھر جب بحسب جمین اطباء یہ ثابت ہے کہ بغیر عفلات وغیرہ کی حرکت کے کوئی عضوح کت نہیں کرسکیا تو ضرور ہوا کہ وہی ملتفت اليه بالذات مول _ كومقعود بالذات ان كى حركت نه مور حالا ظرماتفت اليه بالذات بمي عضوبي كى حرکت ہے۔ بیموماً اعصاء کی حرکت اور افعال کا حال تھا۔ اب آ تکھوں کے فعل کا حال سننے کہ دیکھنے کے وقت حدقوں کوایک مناسبت کے ساتھ پھیرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس وجہ سے کہ جب تک خطوط شعاعی دونوں آ محمول کے مرکی پرایسے طور پر ندوالے جا کیں کہ جن کے ہاہم طئے ے دہاں زادیہ پیدا ہود وہ ایک نظر نہ آئے گی۔ کیونکہ ہرایک آئی مستقل طور پردیمتی ہے۔ای وجدے احول دود کھا ہے پھر دونوں خط کے طفے سے شئے مرئی پر جوزاویہ پیدا ہوتا ہے۔جس قدر كشاده بوكامركى بدى نظراً ع كى اورجس قدرتك بوكا - چمونى نظراً ع كى اى وجد سع برچيز نزد یک سے بوی اور دور سے چھوٹی نظر آتی ہے۔اس کی تغصیل ہم نے کتاب احقل میں کسی قدر شرح وسط سے اس ہے۔ یہال صرف ای قدر بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ جب مرتی کے ایک نظرآن كالدار خطوط شعاع كے لمنے پر بے تو مركى جس قدر دوريانز ديك موتى جائے كى مدقد ك وضع بدلتى جائے گى۔ يهال تك كه جب وہ بہت بى نزديك بوجائے گى۔ تو حدقے ناك كى جانب قریب ہوجائیں مے اور بہت دور ہوتو کانوں کی جانب مائل ہوں مے۔اب ہم دیکھنے والوں سے پوچھتے ہیں کہ ہرایک گزیا ہاتھ کے فاصلے پر حدقے کو کس قدر مائل کرنے کی ضرورت موتی ہے۔اس کوایے وجدان میں سوچیں اور اگر وجدان یاری ندوے تو کسی حکیم کی تقریرے ابت كريس كداس قدر فاصلے بركوئى چيز موقو حدقول كواس وضع برركهنا حاسبة اوراس قدر فاصلے بر

اہنے وجدان کی طرف رجوع کریں کہ اس اختیاری حرکت کے دفت کوئی عضلہ ف اپنے لفس کو توجہ بھی ہوتی ہے یا اندر کوئی عضلہ یا وتر دغیرہ بھی وجدان ہے علوم ہوتا ہے کہ ہم کسی چیز کو کھینچے ہیں۔جس سے وہ عضو کھنچتا ہے۔ہم یقینا کہتے ل خرایے وجدان سے مرکز دیے ہیں سکا اور ہم یہ بھی کہدیکتے ہیں کہ سی کواس ماب وغیرہ کو حرکت میں وخل بھی ہے یانہیں۔ ہاں اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم بنا چاہتے ہیں۔ پھر ہوتا میہ ہے کہ ادھر خاص قتم کی توجہ ہوئی اور ادھراس کو ترکت بے موقع نہ ہوگا کہ عضلہ وغیرہ کو حرکت دینا بھی ہمارے افتیار سے خارج ہے۔ ته ہوتی تو اس کاعلم وارا دہ ہوتا اور پنہیں کہہ سکتے کی عضو کی حرکت کا اراد ہا عینہ کاارادہ ہے۔اس کئے کہ جب ہمارے وجدان ہی میں نہیں کہ عضلہ وغیرہ کوئی يو كركه يحلق بين كداس كى حركت كااراده موا پھر جب بحسب محقيق اطباء بيد ات وغیرہ کی حرکت کے کوئی عضوحر کت نہیں کرسکتا تو ضرور ہوا کہ وہی ملتقت ومقعود بالذات ان كى حركت نه بو حالا نكه ملتفت اليه بالذات بهي عضو بي كي اعضاء کی حرکت اور افعال کا حال تفا۔ اب آئموں کے فعل کا حال سنتے کہ ل کوایک مناسبت کے ساتھ پھیرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس وجدسے کہ ، دونوں آئھوں کے مرئی پرایسے طور پر نہ ڈالے جائیں کہ جن کے باہم ملنے ووه هے ایک نظرند آئے گی۔ کیونکہ ہرایک آئیمستقل طور پردیمیتی ہے۔ای اہے پھر دونوں خط کے ملنے سے شئے مرکی پرجوزاویہ پیدا ہوتا ہے۔جس قدر انظرآئے گی اورجس قدر تک ہوگا۔ چونی نظرآئے گی ای وجہ سے ہر چیز دورے چھوٹی نظر آتی ہے۔اس کی تفصیل ہم نے کتاب انعقل میں کسی قدر ہے۔ یہال صرف ای قدر بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ جب مرفی کے ایک شعاعی کے ملنے پر ہے تو مرئی جس قدر دوریا نزدیک ہوتی جائے گی۔ حدقہ ا- يهال تك كه جب وه بهت بى نزديك موجائ كى ـ تو صدقے ناكى كى ں کے اور بہت دور ہوتو کانوں کی جانب مائل ہوں کے۔ اب ہم و کھینے كم برايك كزيا باته ك فاصلے پر حدقے كوكس قدر مائل كرنے كى ضرورت فے وجدان میں سوچیں اور اگر وجدان یاری نددے تو کسی حکیم کی تقریرے رفاصلے بركوئى چز موتو حدقول كواس وضع برر كمنا جائے اوراس قدر فاصلے بر

اتی حرکت دینی جاہے یہ بات یا در ہے کہ کوئی تھیم اس کا اندازہ ہر گزنہیں بتا سکتا۔ حالا نکہ ہم جب سمى چيز كود كيمنا جاہتے ہيں تو بغيراس كے كہم كواس كا طريقه معلوم ہويسب كچھ ہوجا تا ہے۔ ادهر ہماری خاص توجہ ہوئی۔ادهر حدقول نے اپنے موقع پرآ کرشست جمالی اور ہم کوخر بھی نہ ہوئی کہ پیکام کس نے کیا علی ہذا القیاس بات کرنے کے وقت حلق زبان وغیرہ کے عضلات کو تھنچا اور وصلح چور نا اور مخرج برجلد جلد لگانا بغیراس علم کے کہ کہاں کون عضلہ تھینیا جاتا ہے اور ڈھیلا چھوڑا جاتا ہے اس پر دلیل واضح ہے کہ ہمارے اختیار کو اس میں کچھ دخل نہیں ادھر بات کی طرف توجہ خاص ہوئی اورادھرز ہان کی حرکت اورموقع موقع پر جہاں لگناہے۔شروع ہوگیا اگر کہاجائے کہ سے افعال طبیعت سے صادر ہوتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ حکماء نے اس کی بھی تصریح کردی ہے کہ طبیعت محض بے شعور ہے۔ پھراس کو پی خبر کیونکر ہوتی ہے کیفس فلاں شم کا کام کرنا جا ہتا ہے اور فلاں چیز کودیکھنا چاہتا ہےاوروہ چیز اس قدر فاصلے پر ہےاورنفس نے فلال عبارت کو پڑھنا جاہاور اگر نفس طبیعت کو بیسب بتادیتا ہے تو اوّل تو بیرخلاف وجدان ہے اور اگر بالفرض تسلیم بھی کرلیا جائے تو خلاف تحقیق تھماء ہے اس لئے کدان کے نز دیک نفس جزئیات مادیہ کا اوراک نہیں کرسکتا ادر جتنے عصلات اور اوتار وغیرہ ہیں سب جز ئیات مادیہ ہیں۔ پھران مادیات کا ادراک اس کو کو مر موسکتا ہے۔اگر کہا جائے کہ آ دمی کی قدرت بیسب کام کر لیتی ہے تو ہم کہیں کے کہ قدرت ارادے کے تابع اوراراد ہام کے تابع ہے۔ جب تک کسی چیز کاعلم نہیں ہوتا اس کا ارادہ نہیں ہوسکتا اور جب تک ارادہ نہ ہوقدرت کچھ کرنہیں عتی۔ کیونکہ بغیرارادے کے اگر قدرت کام کرنے لگے تو چونکہ آ دی میں برکام کی قدرت ہے تو جا ہے کہ برکام بروقت ہونے گے اور آ دی کو دم بحر ک فرمت ند لینے دے۔جس سے آ دی دیوانہ شہور ہوجائے۔پھرارادہ بغیرعلم کے نہیں ہوتا۔ ورنہ مجول مطلق کی طرف طلب لازم آئے گی جومال ہے۔اس معلوم ہوا کتحریک عضلات وغیرہ مں صرف قدرت بیارہ۔

اب یہاں بید کھنا چاہئے کہ تعل کے وقت تحرکید عضلات وغیرہ جو ہوتی ہے وہ خود

بخو دہوتی ہے یا ہمارے ارادے ہے یا خدائے تعالیٰ کے ارادے اور خلق سے چونکہ بیٹا بت ہے

کہ کی چزکا وجو دیغیر موجد کے نہیں ہوسکتا۔ اس لئے خود بخو دعضلات وغیرہ کی حرکت باطل ہے

اور تقریر سابق سے تابت ہے کہ ہمارے ارادے سے بھی حرکت نہیں ہوتی تو وہی تیسری صورت

ہاتی رہ کئی کہ حق تعالیٰ اعصاب وغیرہ میں حرکت پیدا کردیتا ہے۔ یعنی خود حرکت دیتا ہے اور وہ کام
وجود میں آجا تا ہے اور یہی ہوتا بھی چاہئے۔ اس لئے کہ وہ حرکت ممکن ہے اور ممکن کے احد الجانبین

كورج ويركراس كوداجب بالغيريناناحق تعالى بى كاكام بـ

الحاصل فعل كےسلسلے ميں ہاجس سے لے كروقوع فعل تك كوئى ورجدايا نہيں لكا ك اس میں حق تعالی کا تعرف ندہو۔اس سے ثابت ہے کہ جس طرح آ دمی کی ذات وصفات مخلوق اللی ہیں اس کے جملہ حرکات وسکنات وافعال بھی تلوق اللی ہیں۔جیسا کہ خود حق تعالی فرما تاہے۔ "والله خلقكم وما تعملون (صافات:٩٦) "اورحديث شريف ش يدعا واردب-"اللهم أن قلوبنا وجوارحنا بيدك لم تملكنا منها شيئاً فأذا فعلت ذلك بهما فكن انت وليهما (كنز العمال ج٢ ص١٨٢، حديث نمبر٤٤٦٣) "يعنى البي الرحول اور ہاتھ یا وَل وغیرہ جوارح تیرے ہاتھ میں ہیں۔ان میں سے سی کاما لک ہم کوتو فیمیں بنایا۔ جب بيمعالم تون جار عاته كيا تواب توى ماركامول كاولى موجاراس عظام ركك جار رتعرف اورافعال جن كوبم اين افتيار اور قدرت كانتيج بجمعة بين ان مين سوائ ايك توجه خاص کے ہاراکوئی دخل بیں اوراس کا بھی مدار خدائے تعالیٰ کے ارادے اور خلق بی برہاوروہ تجدائين اعضاء سےمتعلق ہوتی ہے۔جن کی حرکت سے ہارے اغراض متعلق بیں اور بعض اعضاء ہم میں ایسے بھی ہیں کہ گنی ہی توجہ کیج متحرک نہیں ہوتے اور بعض مجمی متحرک ہوتے ہیں اور مجی نہیں اور بعض کے لئے ایک حدمقرر ہے۔اس سے زیادہ حرکت نہیں ہوسکتی۔بہر حال جس قدر ضرورت متى حق تعالى نے مارےجم پر بم كوايك قتم كا تعرف ديا۔ جس كى كيفيت اور حقيقت خودہمیں معلیم نہیں مراس بات کا یقین بھی ہوتا ہے کہ افعال ہمارے ہی اختیارے وجود میں آتے ہیں۔ بلکما بی دانست اور وجدان میں ایک شم کی تکوین ہم اس کو بیعت ہیں۔

چونکہ تو تعالی کو منظور تھا کہ اپ درسول سب میں بحسب شرافت ذاتی ممتازر ہیں اور ان کا دہا و دلوں پر پڑے۔ جیسا کہ ارشادہ ہے۔ 'و مسا نسر سسل بسالایات الا تخویفاً (بسنی اسرائیل ۹۰) ''اس لئے ان کو بیشانی دی گئی کہ عالم میں تعرف کریں اور تعرف کی و بی صورت کہ ادھران کی توجہ فاص ہوئی اورادھروقوع منجانب اللہ ہوگیا۔ جیسے ہمارے افعال اختیاری میں ہوا کرتا ہے۔ پھر جومرزا قادیائی (ازالہ الاوہام س ۲۹۸ عاشیہ بخزائن جسم ۲۵۲) میں لکھتے ہیں کہ ''اگر خدا تعالی ایپ اور ادرادے سے اپنی خدائی کی صفیتیں بندوں کو دے سکتا ہے۔ تو بلا شبدوہ اپنی ساری صفیتی خدائی کی ایک بندے کو دے کر پورا خدا بنا سکتا ہے۔ ''اس سے ظاہر ہے کہ ہر چندوہ مسلمان خاندان میں پیدا ہوئے۔ گرندان کو مسلمانوں کے عقیدے کی خبر ہے نہر آن کی سجھا تنا مسلمان خاندان میں پیدا ہوئے۔ گرندان کو مسلمانوں کے عقیدے کی خبر ہے نہر آن کی سجھا تنا و خود مسلمان خاندان کو مسلمانوں کے مقیدے کی خبر ہے نہر آن کی سجھا تا دینا کیسا ہوتا ہے اور اگر جانتے ہیں تو خود مسلمان خاندان کو مسلمانوں کے مقیدے کی خبر ہوئی تو خود مسلمان خاندان کو مسلمانوں کے مقیدے کی خبر ہوئی کو خود مسلمان خاندان کو مسلمانوں کے مقید کی خبر سے ند قرآن کی سیمن نہیں جانے کر نشانی دینا کے کہتے ہیں اور خدا بنا دینا کیسا ہوتا ہے اور اگر جانے ہیں تو خود میں میں جانے کر نشانی دینا کے کہتے ہیں اور خدا بنا دینا کیسا ہوتا ہے اور اگر جانے ہیں تو خود

مُوْمَی سے خدائے تعالیٰ کے کلام محمیسیٰ ابن مریم البینات ا **یں کہ خدا**کی کوالی نشانیاں د

کرتے تھے۔مرزا قادیانی کئے کر بغیر ہارے تھم کے کوئی معجزہ و (رعد:۳۸) "مرزا قادیانی کے فطرتی طاقت تھی جس کا مطلب،

قرماتا ہے۔''واتینا هم آیاتنا مجرے *شدانتائی کی دوے تن*' **افواهم** ان یقولون الاکذ

مستح ہیں اور ان کو نہ مانتا ہے ایم م ۳۳۵) میں لکھتے ہیں '' اور جہ فیس ہوسکتا اور ہمارے بیقین کا سر سر معرب

ایمان کی کشتی کو درطهٔ ہلا کت مل ناقع کی رہبری پر بحروسہ کر کے ملامتی موقوف ہے۔" تقریر ہاا زبانی اورمصلی تھیں مرزا قادیانی

انبياء كادرجه توارفع

تصرف في الاكوان تو أو النيب م (٥) يمل فرمات يمل النفسس وغيرها من الاخسرى "ليخ ولايت كأ وفيا يمل باذن خالق اشيام جهير (م (م (٩٣٨) عمل فرمات بيل-

"ثم يرد عليك تعالىٰ فى بعض كتبه ي

واجب بالغير بناناحق تعالى بى كاكام بـ ال كسليل مين باجس سے لے كروقوع فعل تك كوئى ورجد ايسانيين لكا كد فرف نہ ہو۔اس سے ثابت ہے کہ جس طرح آ دمی کی ذات ومغات تلوق جركات وسكنات وافعال بمى محلوق اللى مين _ جبيها كه خود حق تعالى فرما تا ہے۔ م وما تعملون (صافات:٩٦) "اورحديث شريف يس يدعاواردي-بنا وجوارحنا بيدك لم تملكنا منها شيئاً فاذا فعلت ذلك بهما (كنز العمال ج٢ ص١٨٢، حديث نمبر٤٤٦) "العني الأي مار عول جوارح تیرے ہاتھ میں ہیں۔ان میں سے کسی کا مالک ہم کوٹو نے نہیں بنایا۔ مارے ساتھ کیا تواب تو ہی ہمارے کا مول کا ولی ہوجا۔ اس سے ظاہر ہے کہ عال جن کوہم اپنے اختیار اور قدرت کا متیجہ سجھتے ہیں ان میں سوائے ایک توجہ وطنيس اوراس كالمجى مدار خدائ تعالى كداراد ساور طلق عى يرب اوروه معلق ہوتی ہے۔ جن کی حرکت سے ہمارے اغراض متعلق ہیں اور بعض می بین که تنی می توجه سیجیمتحرک نبیس موت اور بعض بھی متحرک موتے ہیں کے لئے ایک حدمقرر ہے۔اس سے زیادہ حرکت نہیں ہوسکتی۔بہر حال جس خالی نے ہارےجم پرہم کوایک تم کا تصرف دیا۔جس کی کیفیت اور حقیقت یمراس بات کا یقین بھی ہوتا ہے کہ افعال ہمارے ہی اختیار سے وجود میں وانست اوروجدان مين ايك تم كى تكوين جم اس كو يحصة بي-

تعالی کومنظور تھا کہ اپنے رسول سب بیل بحسب شرافت ذاتی متازر ہیں اور
اسلامیات الا تحق یفا (بندی
سے ان کورشانی دی گئی کہ عالم بیل تصرف کریں اور تصرف کی وہی صورت
میں ہوئی اورادھروقوع منجانب اللہ ہوگیا۔ جیسے ہمارے افعال اختیاری بیل ہوا
اقادیانی (ازلہ الادہام م ۲۹۸ عاشیہ فزائن جسم ۲۵۲) بیل لکھتے ہیں کہ 'اگر
اورارادے سے اپنی خدائی کی صفیق بندوں کودے سکتا ہے۔ تو بلاشبدہ ہا پی
کی ایک بندے کودے کر پورا خدا بنا سکتا ہے۔ 'اس سے ظاہر ہے کہ ہم چندوہ
اپنی پیدا ہوئے۔ گرندان کو سلمانوں کے عقیدے کی خبر ہے ندقر آن کی سجھا تنا
سے بیا اور خدا بنا دینا کیسا ہوتا ہے اور اگر جانتے ہیں تو خود

فرض سے خدائے تعالی کے کلام کی تکذیب کرتا جائے ہیں۔ حق تعالی صاف فرما تاہے۔ "واتینا عيسى ابن مريم البينات (بقره:٢٥٣) " يعنى عيلى وجم في كلي كملى نشانيال دير وه كت ہیں کہ خدا کسی کو الیمی نشانیاں دے ہی نہیں سکتا۔ حق تعالی فرما تا ہے وہ احیائے موتی وغیرہ کیا كرتے تھے۔مرزا قادياني كہتے ہيں بيمكن بئ نہيں۔حق تعالى فرماتا ہے كسى رسول كى طاقت نقى كريغير بهار حظم كوكي معجزه وكعائ -"وما كان لرسول ان ياتى بآية الإباذن الله (عدده) "مرزا قادیانی کہتے ہیں کدائی عقل کے زورسے وہ معجز ے تراشتے تھے جومعمولی اور فطرتى طافت تقى جس كامطلب ميهوا كمفدان خاص طور بران كو يحذبيس وياتها حالا ككدت تعالى فرات ہے۔ واتینا هم آیاتنا (حجر:۸۱) "غرض کیمرزا قادیانی جو کہتے ہیں کاس مے معرے فداتعالی کی کودے بی میں سکتا کیسی بھاری بات ہے۔ 'کبرت کلمة تخرج من افواههم أن يقولون الاكذبا " حالاتكه براين احمديد من الكه يك ين كقرآن كسب خري تعج میں اوران کو نہ مانتا ہے ایمانی ہے۔ چنانچہ اس کے (براہن احدیدم ۲۸۹ حاشیہ نمبراا، خزائن جا ص ٣٣٥) ميں لکھتے ہيں' اور جب كماس عالم كا مورخ اور واقعد نگار بجو خدا كے كلام كے كوئى اور منیں موسکا اور ہمارے یقین کا جہاز بغیر وجود واقعہ نگار کے تباہ ہوا جاتا ہے اور بادصر صروساوس کی ایمان کی کشتی کو درطهٔ ہلا کت میں ڈالتی جاتی ہے تو اس صورت میں کون عاقل ہے کہ جو صرف عقل ، ناقع کی رہبری پر مجروسہ کر کے ایسے کلام کی ضرورت سے منہ پھیرے۔جس پراس کی جان کی ملائق موقوف ہے۔" تقریم بالاسے ظاہر ہے کہ براہین میں اس فتم کی باتیں جو کعی کئیں صرف زبانی اورمصلحا تنمیں مرزا قادیانی کے دل میں ان کا کوئی اثر نہیں۔

انبياء كا درجرتوارفع باوران كوخوارق عادات مجزات دكلان كاضرورت بحى شي من تصرف في الاكوان تو اولياء الله كوبحى دياجا تا به جيرا كرمضرت فوث الثقلين (فتر النيس ۵۳) من فرمات بيس "وهندت بالتوفيق والقدرة والامرالغا فذ على النيس وغيرها من الاشياء والتكوين باذن اله الاشياء في الدنيا قبل الاخدى "كين ولايت كايك درج من تهاراتكم النس وآفات من جارى بون كاور دن من باذن خالق الشياء تهي من اكى كتاب كوين دى جائد كي اور دوس مقام من اكى كتاب كروس (۹۲۸،۱۰) من فرمات بيس و

"ثم يرد عليك التكوين فتكون بالأذن الصريح لأغبار عليه ، قال تعالى في بعض كتبه ياابن آدم انا الله لا اله الا انا اقول للشئي كن فيكون

واطعنى اجعلك تقول للشئي كن فيكون وقد فعل ذلك بكثير من انبيائه وخصوصه من بنى آدم "لين بعداتاع شريعت اور طيمقامات مخصوصة كم صفت تكوين تہمیں دی جائے گی اور تھلے طور پرتم حق تعالیٰ کے اذن سے اشیاء کوموجود کرسکو مے حق تعالی نے بعض كتب يس فرمايا ب-ا ابن آوم ش الله بول كوكي معبود مير بسوانيس - جب كسي شيخ کومیں کن کہتا ہوں تو وہ موجو وہوجاتی ہے۔ تومیری اطاعت کرتو تیرے لئے بھی بیقر اردوں گا کہ جب توسی شے کوکن کے تو وہ موجود ہوجائے گی اوریہ بات بہت سے انبیاء اور خاص خاص لوگوں کو بھی دی گئی۔ چوتکہ مرزا قادیانی فتوح الغیب سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں۔اس لئے بد عبارتیں اس سے لقل کی گئیں۔اس کے سواہز رگان دین کے اکثر تذکروں سے ثابت ہے کہ بہت ساولياء الله وتصرف في الاكوان دياكيا اوربرابروه تعرف كياكرة تصاركروه واقعات کھے جائیں تو ایک فخیم کاب ہو جائے گی قطع نظراس کے مرزا قادیانی کوخود دعویٰ ہے کہ کن فیون ان کوہمی دیا میا ہے۔ مرمشکل بیرے کہ اگر ان سے کوئی خارق العادت تصرف طلب کیا جائے تو ضرور فر مادیں مے کہ وہ تو شرک ہے۔ جب قرآن کو ہم نے اس بات میں نہیں مانا تو خود اس کے کیونر مرتکب موسکتے ۔اس سے طاہر اور مبر بن موسکتا ہے کہ کن قبیون کا وعویٰ صرف فظی اور تمائش کے لئے ہے۔جس کے کوئی معنیٰ نہیں اور جب بیٹا بت ہے کدان کو بے انتہا معجز وں کا دعویٰ ہے۔ مرکن فیکون سے متعلق ایک بھی معجزہ انہوں نے نہیں دکھلایا تو مخالف کوایک بہت بزا قريد باته آم الكه اورف الله الرسول وغیرہ میں ۔سب ای فتم کے جی جو کتابوں سے دیکھ دیکھ کر لکھ لئے سمتے ہیں۔

ورابرس مجى اليتم بوت تفاور سمريزم تركي المرس مجى اليتم بوت تفاور سمريزم تركي بات بول المرس من المرس بالمرس المرس الله المرس المرس الله المرس الله من المواد المواد المرس الله من المواد الله (عنكبوت المواد الله (عنكبوت المواد الله (عنكبوت المواد الله (عنكبوت المواد المواد الله (عنكبوت المواد الله المواد الله المواد المواد الله (عنكبوت المواد المواد المواد الله (عنكبوت المواد الم

اب اس کے بعد قابل خور سے
جہام ۴۸۳) میں لکھتے ہیں کہ'' خدا تعالیٰ
ان سے با تیں کرتا ہا اور بعض دقت مختے
مشابہات سے ہیں گرمرزا قادیانی کوائر
علیہ السلام کے مجزات کو محابہ کے زمانے
میں یہ فدکور ہے۔ نہ عقل ان کے بچھنے ۔
درہے ہیں عجیب بات ہے۔

تمام روئے زمین پر جواقوام بت پرست اور مجوس ہیں۔ یہ سب خوارا پانٹیوایان قوم کے کارنا ہے عجیب وخریب سے خارج ہادت کے قائل نہ ہوتے تو چھ خوارق عادات کے قائل نہ ہوتے تو چھ طبیعت بات کو ہ جائز نہیں رکھتے مگرا خرا اور تواتر ہے جو علم حاصل ہوتا ہے۔وہ بد لئے انہوں نے بڑے شدومہ سے دقوع دلائل نمکور ہیں۔

اس آخری دور میں سرسیداح

علك تقول للشئي كن فيكون وقد فعل ذلك بكثير من انبيائه من بنی آدم "پین بعداتباع شریعت اور طے مقامات مخصوصہ کے صفت تکوین گی اور کھلےطور پرتم حق تعالی کے اذن سے اشیاء کوموجود کرسکو سے حق تعالی نے مایا ہے۔اے ابن آ دم میں اللہ ہوں ۔ کوئی معبود میر سے سوائیس ۔ جب کسی شے ل تو وہ موجود ہو جاتی ہے۔ تو میری اطاعت کر تو تیرے لئے بھی بیقر اردوں گا کہ وكن كية وهموجود موجائ كى اوربه بات بهت سے انبياء اور خاص خاص اوكول چونکه مرزا قادیانی فتوح الغیب سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں۔اس لئے میہ قل کی گئیں۔اس کے سوابزرگان وین کے اکثر تذکروں سے ثابت ہے کہ بہت صرف في الاكوان ديا كيااور برابروه تفرف كياكرت تصارروه واقعات ب ضیم کتاب موجائے گی۔ قطع نظراس کے مرزا قادیانی کوخود دعوی ہے کہ کن ریا میا ہے گرمشکل بیہ کہ اگر ان سے کوئی خارق العادت تصرف طلب کیا ادیں کے کہ وہ تو شرک ہے۔ جب قرآن کوہم نے اس بات میں نہیں مانا تو خود لب ہوسکتے۔اس سے فا ہراورمبران ہوسکتا ہے کہ کن فیکون کا دعوی صرف لفظی ئے ہے۔جس کے کوئی معنیٰ نہیں اور جب بداابت ہے کدان کو بے انتہام عجز ول کا فیکون سے متعلق ایک بھی معجزہ انہوں نے نہیں دکھلایا تو مخالف کو ایک بہت برا كمرزا قاديانى كے جتنے معنوى وعوى مثل في نافى الله اور فينا فى الرسول ای م کے بیں جو کتابوں ہے دیکھ کی کر لکھ لئے گئے بیں۔

ادرابرص بحى اليمي بوت تقاور مسريزم سيتح يك بواى كرتى برده كياجان والناسووه بحى كوئى يزى بات بيس خدائ تعالى بميشدا جسام من جان والتابى برجس سيم زا قاديانى كو بحى الكارند بوگا - البته اس قدرئى بات بوئى كريسى عليه السلام ني بحى قم باذن الله وغيره كهدويا بوگا - بحراس سے خداكى قدرت ميل كون ى فى بات بيدا بوگى مى كفوذ بالله صفت احياء معطل بوگى ياان مردول ميل صفت عصيان بيدا بوگى تحى كرخداكي اذن سي بحى ان كوجنش نه بوئى - يه وكى ايك و خالى عالم اور متعرف اعتاد مشركول كا عقاو سي بحى برتر ب - كونكه مشرك بحى خداك تعالى كوخالى عالم اور متعرف محمة بيل - "ولستس سيالته من خلق السموات والارض ليقولن الله الدي من الله (عنكبوت: ۱۲) "

اب اس کے بعد قابل غوریہ بات ہے کہ مرزا قادیانی (ضرورۃ الا مام ۱۳ منزائن جسام ۱۳ منز المحت بین کہ ' خدا تعالی کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہر سے اتار کر ان سے باتی کر مرزا قادیانی کواس کے جسنے بلکہ دیکھنے بین ذرا بھی تامل نہ ہوا اور عسیٰ منظا بہات سے بین مرمزات کو محابہ کے زمانے سے اب تک کسی نے متشابہ بین کہا اور نہ کسی حدیث میں یہ نہور ہے۔ نہ عقل ان کے بیجھنے سے قاصر ہے۔ ان کوخود غرضی سے متشابہ بین واخل کر میں جیسے بیا ہے۔

تمام روئے زمین پر جواقوام بستے ہیں۔ان میں تقریباً کل مسلمان، یہود،نصاری، بت پرست اور مجول ہیں۔ یہ سب خوارق عادات کے قائل ہیں۔ چنانچہ ہرایک اپنے اپنے پیشوایان قوم کے کارنا ہے مجیب وغریب بیان کرتے ہیں۔جن کا وقوع آدی کی عقل اور قدرت سے خارج ہے اور بن مانسول کے جیسے تعوثر لوگ ہوں گے۔جواس کے قائل نہ ہوتے تو چندال مستعبد نہ تھا۔اس لئے کہ خلاف عقل اور خلاف خوارق عادات کے قائل نہ ہوتے تو چندال مستعبد نہ تھا۔اس لئے کہ خلاف عقل اور خلاف طبیعت بات کو وہ جائز نہیں رکھتے مرآ خرعقلاء ہیں۔ دیکھا کہ تجزات انبیاء کے بتواتر ثابت ہے اور تواتر ہے جوامل ہوتا ہے۔وہ بدیمی ہوتا ہے۔جس کا انکاراعلی درج کی حمادت ہے اس لئے انہوں نے بڑے شدو ہدسے وقوع خوارق کو مدلل کیا۔ چنانچہ اشارات وغیرہ میں اس کے دائل نہ کور ہیں۔

اس آخری دور میں سرسیداحمہ خال کسی مصلحت سے اسلام کی پیخ کنی کی طرف متوجہ

ایمان لائے اور نہایت عقیدت واراد کرو کھے کب نشانی ظاہر ہوتی ہے تا ہوگا وار جہال کوئی شرط فوت ہوگئی با میں ہوتی ہے تا ہوگئی اور جہال کوئی شرط فوت ہوگئی با کسی ہوتی ہے تا ہوگئی با کسی ہوتی ہے کہ کافر طالب مجر کر کہا تھے کہ کافر طالب مجر کی ہوتی کافر طالب مجر کی مرت کی ضرب لگائے کے کہوئی علیہ السلام کا وہ کہیں کھلی نشانی ظاہر کی جواب تک کہیں کھلی نشانی خلاج کی جواب تک کہیں کھلی نشانی خلاج کی جواب تک کہیں کھلی نشانی خلاج کی خلاج کی جواب تک کہیں کھلی نشانی خلاج کی خلاج کی حقید کا کہیں کھلی نشانی خلاج کی خلاج

موے اور بدوی کیا کہ اسلام کوئی معین دین کا نام ہیں۔ بلکدو منموم کی ہے۔ جو ہردین پرصادت آ تا ہے۔اس کے لئے ندخدا کے ضرورت ہے ندنی کی۔ چنانچے تہذیب الاظلاق میں لکھتے ہیں کہ "جن الوكول كانست كها جاتا ب كدخدا كو جود كيمي قائل نبيل بير من أو ان كوبعي مسلمان جانتاہوں''اورتغبیر میں لکھتے ہیں'۔'' ہزاروں مخض ہیں جنہوں نے مجتونوں کی حالت دیکھی ہوگی کہ وہ بغیر بولنے والے کے اپنے کا لول سے آواز سنتے ہیں۔ تیفیرا پی آئکموں سے اپنے یاس کسی کو کمڑا ہوا با تیں کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ ہاں ان دونوں لینی مجنون اور پیغیر میں اتنافرق ہے کہ پہلا مجنون بادر پچيلا تيفير كوكه كافر يحيل كومى مجنون بتاتے تھے يعنى كسى يفير كا وجود مان مجى ليا جائے تو وہ ایک دیوانے کا نام ہے کہ خشکی دماغ سے آ وازیں سنتا ہے اور کسی خیال فخص کو دیکمیا ب_لين فرشته محمتاب جس كي مجد علافراس ومجنون مجمعة عنه اورتبذيب الاخلاق من لكعة میں کے ''انسان کے دین اور و نیا اور اخلاق اور تدن اور معاشرت بلکہ زندگی کی حالت کو کرامت اور معجزے پریفین بااعتقادر کھنے سے زیادہ خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ 'اس کی وجہ یمی ہے کہ جب آدی خوارق عادات کود کھے لے تواس کو خالق کے وجود برفور ایفین آ جائے گا اوراس کے بعد نبوت یاولایت براور جهان نبوت اورولایت دل مین جی توخان ماحب کامنعوبه برا میاراس لئے انہوں نے خوارق کے بزدیک جانے سے روک دیا۔ جس قدر خدا اور رسول کو اثبات حق کے لئے معجزے کی ضرورت ہے۔ اسی قدر خال صاحب کو اس سے نفرت اور وحشت ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کومی مثل خان صاحب سے نیادین قائم کرنے کی ضرورت متی محرندا سے طور برند خاں صاحب نے کیا کہ لوگوں کا وین تو بگاڑ ویا اورا پنا کوئی نفع نہیں نہ نبوت اینے لئے حجو یزکی نہ المحت بلك مرزا قاديانى نيادين ايسطورير قائم كرتے بيل كداسينے لئے منصب نبوت اور المحت، عيسويت وغيرهمملم مواورخا تدان مل عيسويت متمررب -اس لئے ان كوم معزول سے وحشت اورنفرت کی ضرورت ہوئی ورندا گر کوئی بھتھائے جبلت انسانی نبوت کی نشانی طلب کرتے تو مشکل کاسامنا تھا۔ کیونکہ جیسے پیش کو تیوں میں کا ہنوں وغیرہ کی طرح یا توں سے کام کل آتا ہے۔ خوارق عادات میں نہیں کل سکتا۔اس لئے انہوں نے بیتد بیر تکالی کم بجزوں کے دوشم کردیے۔ نعلى اورعقلى نعلى جوقر آن وحديث سے ثابت بيں ان كو كھااورقسوں كےساتھ نامزوكر كےساقط الاعتبار كرديا اورجوم مجزات قرآن شريف ش بيران من دل كمول كروه بحثيل كيس كه ندكوكي یا دری کرسکتا ہے ند میرودی ند میدوند مجوی ۔اس لئے کدوہ مجی آخرخوارت عادات کے قائل ہیں۔ ولائل الزاميد سے فورا ان كا جواب موسكتا ہے۔الغرض خوارق العادات ميں ايك پہلوبيا فقيار كيا

کرفال صاحب کی طرح ان کے قلع وقع کی فکر کی اور اپنے زعم میں ثابت کردیا کہ اظہار مجرات میں انبیاء کی طاقت ایک معمولی طاقت تھی جو جوام الناس میں بھی موجود ہے اور خدا کی طرف سے کوئی نشانی ان کو الی نہیں دی گئے۔ جو مافوق طاقت بشری ہواور دو سرا پہلو یہ افتیار کیا کہ خوار ت عادات انبیاء سے ظاہر ہوسکتے ہیں۔ مگر ہر کس وناکس میں یہ صلاحیت نہیں کہ ان کو دیکھ سکے۔ چانچہ (براہیں اجم یہ سلامات ہیں کہ دم جرات اور خوار ق عادات کے ظہور کے لئے طالب صدق اور اظامی شرط ہے اور صدق واظامی کے بہل خوار ق عادات کے ظہور کے لئے طالب صدق اور اظامی شرط ہے اور صدق واظامی کے بہل آثار وطلامات ہیں کہ کینداور مکا برہ درمیان نہ ہواور صراور ثبات اور غربت اور تذکل سے بہنیت ہوایت یانے کے وئی نشان طلب کیا جائے پھراس نشان کے ظہور تک مبر اور اوب سے انتظار کیا جائے۔ تا خداونکہ کرتم وہ بات ظاہر کرے جس سے طالب صادق یقین کا مل کے مرتب تک کائے جائے۔ تا خداونکہ کرتم وہ بات طاہر کرے۔ جس سے طالب صادق یقین کا مل کے مرتب تک کائے جائے۔ تا خداونکہ کرتم وہ بات طاہر کی طرف سے صاحب خوارق ہیں ان کا یہ منصب نہیں ہے کہ وہ بات سادی میں تم شاد کھلاتے پھریں اور نہ ہیا اس کو میں میں جس ہیں۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کے پھر میں آگ تو بلا شبہ ہے۔ لیکن صادقوں اور میں جس ہیں۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کے پھر میں آگ تو بلا شبہ ہے۔ لیکن صادقوں اور ماہروں اور مخصوں پرارادت ضرب پراس آگ کی ظہور اور پروز موقوف ہے۔ "

كماسلام كوئى معتن دين كانام نيس ميلكه ومفهوم كلى بهدجو جردين برصادق ئے نہ خدا کے ضرورت ہے نہ نی کی ۔ چنا نج تہذیب الاخلاق میں لکھتے ہیں کہ ، كهاجاتاب كه خداك وجود كر بحى قائل فبيس بين من توان كوبعي مسلمان ل تکھتے ہیں۔'' ہزار والمخض ہیں جنہوں نے مجتونوں کی حالت دیکھی ہوگی کہ کے اپنے کا نوں سے آواز سنتے ہیں۔ پیغیرا پی آئکموں سے اسینے یاس کسی کو وا دیکھتے ہیں۔ ہاں ان دونوں لینی مجنون اور پیٹیبر میں اتنا فرق ہے کہ بہلا بغير كوكه كافر ويحيك كوبحى مجنون بتات تعديني كسي يغير كاوجود مان بعي ليا نے كا نام بے كفتكى دماغ سے آوازي سنتا ب اوركى خيال فخص كود يكتا ب-جس كى وجريه كافراس كومحنون تحصة عن اورتهذيب الاخلاق على لكعة بن اورونیا اوراخلاق اورتدن اورمعاشرت بلکه زندگی کی حالت کو کرامت اور قادر کے سے زیادہ خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ "اس کی وجہ بی ہے کہ ات کود مجھ لے تواس کوخالق کے دجود پرفورایقین آجائے گا اوراس کے بعد جال نبوت اورولايت ول من جي توخال صاحب كامنعوب بركر كيا-اس لئ بزديك جانے سے روك ديا۔ جس قدر خدا اور رسول كوا ثبات حق كے لئے ہے۔ ای قدر خال صاحب کو اس سے نفرت اور وحشت ہے۔ چوکلہ ا خان صاحب کے نیادین قائم کرنے کی ضرورت تھی ۔ مگر ندایسے طور برند بلوگوں كا دين تو بكا زويا اورا بنا كوكي نفع نهيں نه نبوت اينے لئے حجويز كى ند انیادین ایسے طور پر قائم کرتے ہیں کاسیے لئے منعب نبوت اورا مامت، ورفاعدان بل عيسويت معمرر ب-اس لئ ان كويمي معرول سع وحشت وئی ورند اگر کوئی بمتعاع جلت انسانی نبوت کی نشانی طلب کرتے تو مصیمیش کوئیوں میں کا ہنوں وغیرہ کی طرح باتوں سے کام کل آتا ہے۔ لکل سکتا۔اس لئے انہوں نے بیڈ بیر لکالی کہ مجزوں کے دوشم کردیے۔ اوحديث عابت إلى ال كوكفااورقسول كساتهام وكركساقط ت قرآن شريف من إيران من ول كمول كروه بحثير كيس كه ندكوني لىند مندوند بحوى _اس كئے كدوه مى آخرخوارق عادات كے قائل بيں _ اكاجواب موسكا ب-الغرض خوارق العادات مين ايك بهلويدا فتياركيا

ار کا اٹا رئیس کرسکتے میکن ہے کہ دوسر۔ کا مجھی اٹکار کا حق ٹیس ۔اس لئے کہ اتن کثر ودک ہے سنتے سنتے کرش ہی کے وجود کا لیقیر مصامی تو امر کی وجہ ہے ہوئی ورنہ صاف فرماد اگر مسلمانوں کی کتابیں جموئی تشہر ج

بغیردینے والی کون می چیز ہمارے ہاتھ مش^{یل ر} میجوا پی دینی کتابوں کوجمو فی قراروے کرا۔ جو ہات بتو انز پہنچتی ہے۔اس کو لیق

جوہات ہوار مہی ہے۔ ال وہ می مضوں کی زبانی س لیتا ہے۔ ریتمباراہا ہ سے باپ مجمتا اور کہتا ہے۔اصل وجداس کی بہ میں براس کا کمال موقوف ہے۔علم سے مراد

من پیشن نہ ہوتو وہ پر لے در ہے کا پاگل او من میں ہوتا تو رہم میں یقین نہ ہوگا کہ میں آ د میں دفع ہوتی ہے اور نہ پانی کو پانی اور نہ کہ

بیتین ندہونے کی دجہ سے اس کی زندگی جانو، اپنے فائدے کی چیز کومفید سجھ کر داخب ہو ہیں۔الحاصل انسان کو یقین کی صفت البک

ہے۔ پھر يقين حاصل ہونے كے چداسا، جب آ دى كو بعوك يا بياس لكتي سے واس

مجوک یا بیاس کی ہے اور کھانے پینے کی آگا مسی کود کیمنے یااس کی آواز سننے سے لیقار

7 زمانے سے بقین ہوجاتا ہے کہ بیالکر مات متعدد افتخاص اور مخلف ذرائع سے

ر بات منطروا کا سرور مسک رون کا است مرسننے سے اکثر وہم کی کیفیت پہلے بیا

اس مثال سے ان مدارج کی توضیح بخولج موتا ہے کہ وہ فلا مخص ہے۔ مثلاً زید ہ سلسلم منصل جاری رکھا۔ تالیف وتصنیف واشاعت کی کمیٹیاں قائم کردیں۔ مدرسے کی متحکم بنیاد وال دی عقلی مجزات ایسے دکھائے کہ جعل بوت کا نقشہ پیش کردیا۔ جس کولوگ مان مجے گرآ خر اصلی او نقلی کا رخانے میں فرق ضروری ہے۔ اس لئے جس کو بجز ہ کہتے ہیں وہ ندو کھلا سکے اور وہ ان سے طلب کرنا بھی تکلیف مالا بطاق ہے۔ آئیس کی ہمت اور رسائی عقل ہے کہ اس باب میں بھی وہ برابر سوال وجواب کیے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کو سرسیدا حمد خان صاحب کواقد میت اور شئے دین کے بانی ہونے کی تعشیلت حاصل ہے۔ لیکن ان کی عقل سے مرزا قادیانی کی عقل بدر جہا برحی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ خاں صاحب نے اسلام کی ایک تھیم کی کہ کوئی فر دبشر اس سے خدر و نہیں رہ سکتا۔ اس سے ان کو بچھ حاصل نہ ہوا اور اور زاقادیائی نے جواسلام کو اپنی امت میں عمد و دکر دیا اس سے ان کی وہ تو تیر ہوئی کہ ان کی تصویر مکانوں میں اس اعز از اور آ واب سے رکھی جاتی ہوئی کہ ان کی تصویر مکانوں میں اس اعز از اور آ واب سے رکھی جاتی ہوئی ہوئی کہ ان کی تصویر میں بھی وہ اعز از نصیب ہو۔

فال صاحب نے نبوت کو جنون قرار دینے سے پھے فائدہ ندا ٹھایا۔ مرزا قادیانی نبوت کا ایک زیند بردھا کردہ ترقی کی کہ قیامت تک مسیحائی کے سلسلے کواپنے خاندان میں محفوظ کرلیا۔

خال صاحب مجرات کا اٹکار کر کے دونوں جہاں میں بیانسیب رہے۔ مرزا قادیانی فی عقل مجرات ابتدائی میں سیاعلی درج کے پیانے پر نے عقل مجرات ابتد کرکے لاکھوں روپے حاصل کرلئے۔ جس سے اعلیٰ درج کے پیانے پر مدرسے وغیرہ کے کام چلارہے ہیں۔

تُنوت کوعاً م فطر تی توت دونوں نے قرار دیا۔ محرفاں صاحب بجزاس کے کہ نبوت کمر کر گئے۔ ان کو ذاتی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ ان کی امت کے لوگ ان کے بھی مقلد نہ رہے۔ اپنی عقل کے مطابق رائے قائم کر لیتے ہیں اور مرزا قادیانی نے اس قوت کو تجو دو شروط لگا کراہیا جکڑ بند کر دیا کہ اس ذمانے شرقوان کے کھر نے ہیں کا سکتی اور ان کی امت ان کی الی تتی ہے کہ ان کے کلام کے مقابلے میں خد ااور رسول کے کلام کو بھی نہیں مانتی۔

معجزات اورخوارق عادات کا جوانکار کیا جاتا ہے اس کی بڑی وجہ بیہ ہوئی کہ دین اور کتب دیند یہ دینے اور کتب دیند سے لوگوں کو چندال تعلق ندر ہا۔ ورنہ مجزات کا اٹکارا یک ایس چیز کا اٹکار ہے کہ جس کا علم ضروری ہے۔ اس لئے کہ جزار ہا صحابہ نے مجزے دیکھے۔ پھر انہوں نے اپنی اولا د اور شاگر دوں سے ان کے حالات بیان کئے پھروہ کتا ہوں میں درج ہوئے اور جرز مانداور جر طبقے کے لوگ اس کثرت سے ان کی گواہی دیتے آئے کہ ان سب کا اتفاق کر کے جموث کہنا عقلاً محال ہے۔ اس دقت لاکھوں کتا بیں موجود جیں جن میں مجزات وخوارق عادات کا ذکر ہے۔ مسلمان تو

ا۔ تالیف وتعنیف واشاعت کی کمیٹیاں قائم کردیں۔ مدرسے کی متحکم بنیاد الیے دکھائے کہ جنل بوت کا نقشہ پیش کردیا۔ جس کولوگ مان گئے۔ مگر آخر کیل فرق ضروری ہے۔ اس لئے جس کو بجزہ کہتے ہیں وہ نہ دکھلا سکے اور وہ ان فف مالا بطاق ہے۔ انہیں کی ہمت اور رسائی عقل ہے کہ اس باب بیس بھی وہ ہجاتے ہیں۔ اس بیس کوئی شک نہیں کہ گوسر سیداحمہ خان صاحب کو اقد میت ہونے کی فضیلت حاصل ہے۔ لیکن ان کی عقل سے مرزا قادیائی کی عقل ۔ اس لئے کہ خال صاحب نے اسلام کی الی تعیم کی کہ کوئی فردیشراس سے سان کو پھھ حاصل نہ ہوا اور مرزا قادیائی نے جو اسلام کوا پئی امت ہیں کی دوئو قیر ہوئی کہ ان کی تصویر مکانوں میں اس اعز از اور آ واب سے رکھی کی کے تصویر مکانوں میں اس اعز از اور آ واب سے رکھی کی کے تھے مرکو پر جمن کے گھر میں مجھی وہ اعز از نصیب ہو۔

ب نے نبوت کوجنون قرار دینے سے پچھوٹا کدہ نہاٹھایا۔ مرزا قادیا فی نبوت اگر تی کی کہ قیامت تک مسجا کی کے سلسلے کواپنے خاندان میں محفوظ کر لیا۔ ب مجزات کا انکار کر کے دونوں جہاں میں بے نصیب رہے۔ مرزا قادیا فی اگر کے لاکھوں روپے حاصل کر لئے۔ جس سے اعلیٰ درجے کے پیانے پر بھارہے ہیں۔

مفطرتی قوت دونوں نے قرار دیا۔ گرخاں صاحب بجزاس کے کہ نبوت گھر پچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ ان کی امت کے لوگ ان کے بھی مقلد نہ رہے۔ اپنی پڑھائم کر لیتے ہیں اور مرزا قادیانی نے اس قوت کو قیو دوشر وط لگا کر ایسا جکڑ میں توان کے گھر سے نہیں نکل سختی اور ان کی امت ان کی الی تنجے ہے کہ ان میں خدا اور رسول کے کلام کو بھی نہیں مانتی۔

ر خوارق عادات کا جوا لکار کیا جا تا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ دین اور کو چندال تعلق ندر ہا۔ ورنہ مجزات کا انکار ایک الیک چنر کا انکار ہے کہ جس کا اسکار ہا محابہ نے مجزے دیکھے۔ پھر انہوں نے اپنی اولا د اور مطابق کے ہمروہ کتابوں میں درج ہوئے اور ہرز مانداور ہر طبقے کے مالات بیان کئے گھروہ کتابوں میں درج ہوئے اور ہرز مانداور ہر طبقے کے ان کی گوائی دیتے آئے کہ ان سب کا انفاق کر کے جھوٹ کہنا عقلا محال کتابیں موجود ہیں۔ جن میں مجزات وخوارق عادات کا ذکر ہے۔ مسلمان تو

اس آواتر کا انکارٹیس کر سکتے ممکن ہے کہ دوسر ہے اقوام اس کا انکار کریں مگر انصاف سے دیکھیں توان کو بھی انکار کا حق نہیں ۔اس لئے کہ اتن کھڑت کے بعد عقلاً بھی اس کا انکارٹیس ہوسکتا۔ دیکھئے ہندوؤں سے سنتے سنتے کرش جی کے وجود کا یقین ہوئی گیا۔ چنا نچے مرزا قادیانی کوکرش جی بننے کی رغبت اسی تواتر کی وجہ سے ہوئی ورنہ صاف فرمادیتے کہ کرش بی کیسا اس کا تو وجود ہی ثابت نہیں۔ اگر مسلمانوں کی کتابیں جھوئی تھم ہرجا کیس تو اپنے اسلاف کے حالات اور ان کے وجود

ک خبردینے والی کون می چیز ہمارے ہاتھ میں رہے گی۔کوئی ملت اور دین والا آ دمی ایسانظر نہ آئے گا۔ جوابی دین کی طرف منسوب کرے۔ گا۔ جوابی دینی کتابوں کو جموثی قرار دے کراپنے کواس دین کی طرف منسوب کرے۔

جوبات بتوار مینجی ہے۔اس کو یقین کر لیما آ دمی کی فطرتی بات ہے۔و مکھتے جب بجہ کئی مخصوں کی زبانی سن لیتا ہے۔ بیتمہاراباپ ہے تواس کو یقین ہوجا تا ہے۔جس کے سبب عمر بھر اے باب سجمتااور کہتا ہے۔اصل وجراس کی بیہے کہ آدی کوش تعالی نے ایک صفت علم دی ہے۔ جس پراس کا کمال موقوف ہے۔علم سے مرادیهاں یقین ہے۔اگر فرض کیا جائے کہ می مخص میں مغت یقین نه موتو وه پر لے درج کا پاگل اور احق موگا۔اس لئے کہ جب اس کوکس بات کا یقین بی نیس ہوتا تو سیمی یقین نہ ہوگا کہ میں آ دی ہوں اور نہ کھانے کو یقینا کھانا سمجے گا۔جس سے بوك دفع موتى باورنه يانى كويانى اورندكسى مفيد چيز كومفيد مجع كاندمفر كومفر فرض كركسى چيز كا یقین نہونے کی دجہ سے اس کی زندگی جانور س کی زندگی سے بھی بدتر ہوگی۔اس لئے کہ آخر جانور اپنے فائدے کی چیز کومفید سجھ کرراغب ہوتے ہیں اورمفر کومفریقین کر کے اس سے دور ہوتے ہیں۔الحاصل انسان کو یقین کی صفت الی وی گئی ہے کہ اس کی بدولت ہراکیک کمال حاصل کرتا ہے۔ پھریفین حاصل ہونے کے چنداسباب قرار دیئے گئے۔ وجدان، مشاہدہ ، تجربہ دغیرہ دیکھئے جب آ دی کو بعوک یا بیاس لگتی ہو اس کا وجدان کوائی دیتا ہے۔جس سے یقین موجاتا ہے کہ بھوک یا پیاس کی ہے اور کھانے پینے کی فکر کرتا ہے۔جس سے بقائے شخصی متعلق ہے۔ای طرح كى كود كيمينى ياس كى آواز سننے سے يقين موجاتا ہے كه بيافلال فخص ہے۔ ايسانى چند باركى چيزكو آزانے سے بقین ہوجاتا ہے کہ یدایی چز ہے یااس کی بیخاصیت ہے۔اس طرح جب کوئی بات متعددا شخاص اور مخلف ذرائع ہے تی جاتی ہے تو اس کے وجود کا یقین ہوجا تا ہے۔ کسی خبر كے سننے سے اكثر وہم كى كيفيت يہلے پيدا ہوتى ہے۔ چرفنك چرظن اس كے بعد يقين ہوتا ہے۔ اس مثال سے ان مدارج کی توضیح بخوبی ہوگی کہ جب کوئی مخص دور سے نظر آتا ہے تو پہلے وہم سا ہوتا ہے کہ وہ فلا اصحف ہے۔مثلاً زید ہوگا مجروہ جب کی قدر قریب ہوتا ہے تو ایک علی کیفیت بیدا

ہوتی ہے۔ یعنی زید ہونے اور نہ ہونے کے اختال ہرا ہر ہرا ہر ہوں مے اور کسی ایک جانب کو ظبر نہ ہوگا۔ پھر جب اور قریب ہوتو ایک جانب کو ظبہ ہو جائے گا کہ مثلاً وہ زید ہے۔ مگر ہنوز ایسا یقین نہیں کہم کھا تکیں۔ پھر وہ جب اور نزدیک ہوا اور ایسے مقام تک پہنچا کہ بصارت نے پوری یاری دی اور جبنے احتمالات نہید نہ ہونے کے تنے سب رفع ہوگئے۔ اس وقت ابتداء ایک الی اذعانی حالت ول جس پیدا ہوگی کہ ہے اختیار کہدا مشے گا کہ واللہ بیتو زیدی ہے اور اس پر وہ آٹار مرتب ہونے والے تنے۔ مثلاً اگر دوست ہوتو استقبال کے لئے دوڑ ہول کے جو زید کے آئے اور گر کرے گا۔ بہر حال کیفیات قلبید ابتدائے رویت سے یقین کے پیدا ہوگی۔ ہونے دائے دی کیفیت پیدا ہوگی۔

یہ بات ہوشخص جامنا ہے کہ اس کیفیت یقین پیدا ہونے میں افتلیار کوکوئی دخل نہیں۔ اگرآ دی اس ونت خاص میں بیرچا ہے بھی کہ یقین پیدانہ و جب بھی پیدا ہو ہی جائے گا۔ چنانچہ اس آيشريفسي مي كي ثابت ك-" فلما جاه تهم اياتنا مبصرة قالوا هذا سحر مبيـن وجـحـدوا بها واستيقنتها انفسهم (نمل:۱٤٠١٣) ، بيخي عجر وال كود كيم كركووه الكاركرت من عصر يمريقين ان كوموى جاتا تعاراى طرح جب كوكى واقعدى خرآ وى سنتاب تويميل وہم اس واقعے کے وقوع کا موگا۔ چرجیے جیسے فتلف ذرائع سے وہ خبر کی پنجی جائے گی۔ شک اور خُن تك نوبت ينيح كى اورآ خريس جب جانب مخالف كاحمالات رفع بوجا كيس توخود بخو ديقين بيدا موجائے گا۔ جس کے عاصل مونے پرانسان بالطبع مجبور ہے۔ اس کی توقیع کے لئے بیمثال کافی موسکتی ہے کہان دنول جب الل اخبار نے جایان اور روس کے جنگ کا حال لکھنا شروع کیا اور بلآ خرجایان کی فتح کی خردی توجیند مدارج بهال جم نے بیان کئے سب کا وجدان ناظرین اخبارکو موكيا موكا كدابتداءك ايك اخباريس جب يديفيت ديمي كى موكى توويم كر بحسب تواتر اخبار مساورطن اور یقین موکیا موگا۔اب جن لوگوں کو جاپان کی فتح کا یقین ہے۔اگران سے کوئی نہ وانف مخص کے کہ معرت کہاں جایان اور کہاں روس اتنی دور کی ریاستوں میں لا ائی کیسی۔ پھر جایان کی حیثیت بی کیا کروس سے مقابلہ کر سکے۔جایان بے جارہ چین کا ایک صوب ہے۔خود چین روس کے مقابلے کی تاب ندلا سکا اور بہت سا ملک اس کے حوالے کردیا۔ روس کے کی صوبے ایے این کہ جایان ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ جغرافیہ سے دابت ہے۔ مجربہ کو کر شلیم کیا جائے كدجايات نے اس عظيم الشان سلطنت روس كرساتھ مقابله كيا اور في بھى ياكى عشل اس كو مِرُّرُ قبولْ نَبِيْنِ كَرَّعَقِ ـ ربى اخبار كي خبرين سووه سب محمَّل صدق وكذب بين ـ بلكه قرائن عقليه

ے كذب بى كالله بعارى ب- يعركونى ا اردیں۔سامع کی گوائی کا اعتبار ہی کیا۔ المرب كدسب اخبارون كامدارايك اخ و نے مسمعلمت سے بالوگوں کاعثل ا راس کوخبر مینچی بھی ہوتو تاریش بھی وہی ً ا ایکالیه اورشها دت جغرافید کے بعدہم ہرگز المين جاتار ہے گا جوآب نے زر خطیر خرد 7 بانعوادراس كے قائل كو ياكل محس احمالات كابركز اثرنه يزي كاادرده مجل ہم نے دیکھے ہیں جس سے وقا فو قا قا منجتي آكرآ بجي ديجية توبركزياحا مقل خود مقهور بوجاتي _اب الل انعاف ہے ندعدالت ، صرف تواتر کی وجہ سے ج ے زد کی مجزات کی بزار ہاخریں ال ملم ہے۔ س درج قابل واق ہو احمالات عقليه بيداكر ساس كابات میں احمالات عقلیہ پیدا کرتے ہیں ال معنى كاتصور كرلياكه المخبر يحتمل فیس ہوئی _ورن^مکن نہ تھا کہان کونظر **الحاصل جن كواخبار ججزات كى كثرت ذ** معجوات کے دقوع کا وہ اٹکارٹیس کر **قوار**ے وقوع معجزات کا ان ک^{ونلم} ضرو مين ايبا ظاهرا ورمتنق عليه هي كدابندا و اللدكو، قرآن وتفاسير واحاديث وغير

ماه جودا ساقواتر کیاس کا انکار کرتے

دنے اور نہ ہونے کے احمال برابر برابر ہوں کے اور کسی ایک جانب کو غلبہ نہ بہ ہوتو ایک جانب کو غلبہ نہ بہ ہوتو ایک جانب کو غلبہ ہوجائے گا کہ مثلاً وہ زید ہے۔ مگر ہنوز ایسا یقین بھروہ جب اور نزویک ہوااورا سے مقام تک پہنچا کہ بصارت نے پوری یاری زید نہ ہونے کے تصب رفع ہو گئے۔ اس وقت ابتداء ایک الی اذعانی کی کہ بے اختیار کہ اسٹھے گا کہ واللہ بہتو زید بی ہے اور اس پروہ آ جار مرتب نے پرمرتب ہونے والے تھے۔ مثلاً اگر دوست ہوتو استقبال کے لئے دوڑ بھوا وار کا رہم حال کے لئے دوڑ بھوا وار کا رہم حال کے بیدا ہوگی۔

نخص جانتا ہے کہاس کیفیت یفین پیدا ہونے میں اختیار کوکوئی دخل نہیں_۔ ل میں سیویا ہے بھی کریفین پیدانہ ہو۔ جب بھی پیدا ہو ہی جائے گا۔ چنانچہ ﴾ تابت ۽ -"فلما جاء تهم اياتنا مبصرة قالوا هذا سحر بها واستیقنتها انفسهم (نمل:۱۶٬۱۳) نایخی جرول کور کور کور و ين ان كوموى جاتا تعاراى طرح جب كوكى واقعه ك خرآ دى منتاب توييل ع كا موكا - پھر جيسے جيسے مختلف ذرائع سے وہ خبر پنچتی جائے گی ۔ شک اور ظن خرميں جب جانب خالف كے احمالات رفع ہوجا ئيں تو خود بخو ديقين پيدا مامل ہوئے پرانسان بالطبع مجبور ہے۔اس کی توضیح کے لئے بیٹال کافی جب الل اخبار نے جایان اور روس کے جنگ کا حال کھنا شروع کیا اور بردی توجینے مدارج یہاں ہم نے بیان کئے سب کا وجدان ناظرین اخبار کو ایک اخبار میں جب ریمیفیت دیمیمی گئی ہوگی تو وہم پھر بحسب تواتر اخبار و کیا ہوگا۔ اب جن لوگوں کو جایان کی فتح کا یقین ہے۔ اگر ان سے کوئی نہ رت کہاں جایان اور کہاں روس اتنی دور کی ریاستوں میں لڑائی کیسی _ پھر كرول سے مقابله كرسكے۔ جايان بے جارہ چين كاايك صوبہ ہے۔خود ن اب ندلا سکا اور بہت سا ملک اس کے حوالے کر دیا۔ روس کے کی صوبے لى برابرى نيس كرسكا -جيها كرجغرافيد عدابت ب- بعريه كوكرتسليم كيا عظيم الشان سلطنت روس كے ساتھ مقابله كيا اور فتح مجى يائى عشل اس كو ینی اخبار کی خبریں سووہ سب محتمل صدق وکذب ہیں ۔ بلکہ قرائن عقلیہ

ے كذب بى كالله بھارى ب_ پھركوكى اخبارنوليس اپناچىشم ويدوا قعد بھى نېيس كلما يسس كوايك كواه قراردیں _سامع کی گوائی کااعتباری کیا۔ ہرایک اخبار دوسرے اخبار سے قل کرتا ہے۔جس سے فابرے كسب اخباروں كا مداراك اخبار برب-جس نے يبلے يخبرشائع كامتى معلوم نبيل اس نے سم مسلحت سے یالوگوں کی عقل کے امتحان کی غرض سے پینجرشالکع کی ہواورا گربذراید تاراس كوخبر بيني بحى موتو تاريس بحى وبي عقلى احمالات قائم بير الغرض ايسے ايسے قوى احمالات عقلیہ اورشہادت جغرافیہ کے بعدہم مرکز یقین نہیں کر سکتے کہ جایان اور روس میں جنگ ہوئی اور جابان نے فتح یائی۔اب ہم ناظرین اخبارے پوچھتے ہیں کد کیا ان احمالات عقلیہ سے آپ کاوہ یتین جاتارے کا جوآب نے زرخطیر خرچ کر کے بذریعہ اخبارات حاصل کیا تعایاان اخالات کو آپ نغواوراس کے قائل کو پاگل مجمیں مے۔میراوجدان تو گواہی دیتا ہے کہنا ظرین اخباریران اخللات کا ہر گزا اثر نہ پڑے گا اور وہ یکی جواب دیں کے کہ جیسے اخبار ابتدائی جنگ سے خاتمہ تک ہم نے دیکھے ہیں جس سے وقا فو قا قلبی کیفیتیں ہاری بدتی بدتی یقین کی کیفیت تک نوبت م المجنى الرأب مجمى و يمية تو بركزيدا خالات قائم ندكر كية اوراس تواتر كے مقابلے مين آپ كي عقل خود مقهور موجاتی -اب اہل انصاف غور کریں کہ ہا وجود یہ کہا خبار نویسوں کی نہ دیانت مسلم ب نه عدالت ، صرف تواتر کی وجد سے جب ان کی خبر کابیا اثر ہوکہ عقل مقبور ہو جائے تو اہل اسلام کے نزدیک مجزات کی ہزار ہا خبریں ایسے لوگوں کی جن کی دیانت وعدالت بھی ان کے نزدیک مسلم ہے۔ کس دریج قابل وثوق ہونی جا ہے۔ اب دیکھئے کہ جو مخص ان کتابوں کو نہ دیکھ کر احمالات عقلیہ پیدا کرے اس کی بات کومسلمان لغیم میں سے یا قابل وقعت۔ جولوگ اس مقام میں اخمالات عقلیہ پیدا کرتے ہیں ان کومعذور سجھنا جائے۔اس کئے کہ انہوں نے صرف خبر کے معنى كاتصور كرليا كدالخبر يحتمل الصدق والكذب اورذرائع وصول خركان كواطلاع بى نہیں ہوئی۔ورنمکن ندتھا کہان کونظرانداز کرسکیں۔ جیسے جایان کی فتح کی خبر کا حال معلوم ہوا۔ الحاصل جن كواخبار مجزات كى كثرت ذرائع كاعلم بيكوبرا يك مجز عكا تواتر ثابت فيهو يمرلنس معزات کے وقوع کا وہ انکارنہیں کر سکتے اورجس طرح مشاہدے سے بھٹی علم ہوتا ہے ای طرح تواترے وقوع معجزات كاان كوعلم ضرورى موكا عيلى عليه السلام كى حيات اور نزول كا مسئله اسلام میں ایسا طاہراور متفق علید ہے کہ ابتداء سے اب تک نمالے غاہر کواس میں اختلاف ہے نماولیاء الله كو، قرآن وتفاسير واحاديث وغيره كتب اسلاميداس كے شوت بر كواه بيں _ محر مرزا قادياني بادجوداس تواتر كاسكاا تكاركرتے بيں۔ ناظرین کرزن گزف پر ظاہر ہے کہ مرزاجیرت صاحب ایک زمات وراز سے مرزا قادیانی کارداس اخباریس کیا کرتے تھے۔ مگر مرزا قادیانی پراس کا مجھاثر نہ تھا۔ آیات واحادیث واقوال میں گفتگواورردوقدح برابر كرتے رہے۔مرزاجيرت صاحب بھي تو آخرمرزا ہیں۔انہوں نے دیکھا کہوہ یوں نہ مانیں کے اور عمر بحر یا تیں بنائے جائیں کے اوران کی کج بحوں سے لوگوں کے خیال میں بد بات متمکن ہوتی جائے گی کہ مرزا قادیانی کوکوئی قائل نہیں كرسكا _ جس سے ان كى حقيقت كامكان عمو ما جابلوں كو پيدا ہوگا اس لئے انہوں نے ايك ايسے مئلے میں مفتکوشروع کی کہ عالم سے لے کر جاہل تک کسی کواس میں اختلاف نہیں اور جس کی واقعیت کا اثر اسلامی دنیایس بهان تک ہے کہ برسال لا کھوں روپے صرف کے جاتے ہیں اوراس تواتركی وجہ سے ہندوبھی مسلمانوں کے ساتھ شريک ہوكر ہزار ہاروپے نذرونیاز میں صرف كرتے ہیں ۔ بعنی حضرت امام حسین کی شہادت اور واقعہ کر بلا کا انکار رہی کردیا اور عقلی قرائن قائم کر کے بخاری دغیره کی معتبر احادیث کورد کیا اورکل کتب سیر اور تواریخ میں کلام کر کے اس بات میں ان سب كوساقط الاعتبار كرديا۔ اب ہر چندعلائے شيعه اور الل سنت تو اتر وغيره ولاكل پيش كرتے ہیں ۔ مگروہ ایک کی نہیں مانتے اور کج بحثوں سے سب کا جواب دئے جاتے ہیں اور دعویٰ سید کہ ا کی بری کاب کاسا مان فراہم کیا گیا ہے۔ اخبارے دیکھنے سےمعلوم ہوتا ہے کہ جوطر نقدانہوں نے اختیار کیا ہے کہ جس طرح مرزا قادیانی نصوص میں تاویلیں اور تواتر میں کلام کرتے ہیں اور عقل کے زورے ہرموقع میں کھے نہ کچ گھر لیتے ہیں وہ بھی وی کررہے ہیں۔اس سے یقین ہوتا ے کہ جس طرح مرزا قادیانی کی چل می ان کی بھی چل جائے گی اوران کی کتاب بھی مقصود بورا كرنے ميں مرزا قادياني كى ازالة الاوہام سے كم نه ہوگى ۔ چنانچدا بھى سے بعضول نے بال ميں ہاں ملادی اور ہم خیال پیدا ہونے لگے۔

قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزاجیرت صاحب کواس کتاب کے لکھنے سے بی ثابت کرنا منظور ہے کہ جب آ دمی کج بحثی پر آ جائے تو کسی بی روثن بلکداظہر من افقت بات کیوں نہ ہواس پر بھی وہم اور شک کی ظلمت ڈال سکتا ہے۔ بھی وجہ ہے کہ جولوگ خدا نے تعالی بی سے منظر ہیں برابرا ہل حق کا مقابلہ کئے جاتے ہیں اور کوئی اثر برا ہین قاطعہ کاان کے دلوں پڑ ہیں پڑتا۔

مرزاجرت صاحب نے باوجوداس خت مقابلے کے جوقادیانی صاحب کے ساتھ ان کوفل کہ کوئی پر چدان کے اخبار کا ایمانہیں لکتا تھا۔ جس میں قادیانی صاحب پر سخت حملہ نہ ہوتا۔ کیبارگی ان کا تعقب چھوڑ کرمسکلہ شہادت چھیڑدیا اس میں یہ مصلحت ضرور ہے کہ اس بحث میں بھی

کے فن قادیائی صاحب بی کی طرف ہے کی ای جم کے بلکداس سے زیادہ تر روش میدان میں آ کر چون و چرا کیجئے اور جوا کر مادت سے چلی آ رہی ہے اور ہاد جودا اس کریاور ہے کہ اس مسئلہ شہادت کا اثر مرزا کی مجموع ائیں کے کددونوں مرزا ایک کی احقالوں کے پیدا کرنے ہے کوئی عاق کرول کا افکار عاقل مسلمان کی شان سے بیج کوش کیا بھی تو ممکن نہیں کہ کا میاب ہوسکیل کیمال ایک دوسرا مسئلہ پیش نظر ہ

م دیرارا وادیای و منایی استان و ب افرض کیا بھی تو تمکن نہیں کہ کامیاب ہوسکیل بہاس کے لئے کتے مخصوں کی خبر کی خبر ا بہاس کے کہ یقی کیفیت ایک وجدائی ا بہارنہ بھی جائے گی۔مثلاً کوئی جموٹا نبوت مربی وی خبر دیں تو یقین تو کیا وہم بھی نہ اسلام کی قبر شمیر میں ہے اوران کے اتباری بھی بھی اس کا تصور نہ ہوا۔ بہ خلاف اس کے م بھی اس کا تصور نہ ہوا۔ بہ خلاف اس کے م بو کی مسلم ہے کہ کل سحابہ تعدول اور سے ۔ پوریمسلم ہے کہ کل سحابہ تعدول اور سے ۔

بنے گا۔ الغرض اس يفين كى كيفيت بيدا مو

. **فاده موگا ا**ذعانی کیفیت جلد پیدا موگی ادر

کانی زیاده موگی۔اس قدراخالات عقا

. کساسلاف بربانکل حسن ظن نبیں۔اس۔

کرن گزٹ پر ظاہر ہے کہ مرزاحیرت صاحب ایک زمات وراز سے ں اخبار میں کیا کرتے تھے۔ محر مرزا قادیانی پر اس کا پچھاٹر نہ تھا۔ آیات منتكواور دوقدح برابركرت رب مرزاجيرت صاحب بمي توآخرمرزا بکھا کہ وہ یوں نہ مانیں مے اور عمر بحر ہاتیں بنائے جائیں مے اور ان کی کج ے خیال میں یہ بات مشکن ہوتی جائے گی کہ مرزا قادیانی کوکوئی قائل نہیں ن کی حقیقت کا گمان عموماً جاہلوں کو بیدا ہوگا اس لئے انہوں نے ایک ایسے ع کی کہ عالم ہے لے کر جابل تک کسی کواس میں اختلاف نہیں اورجس کی ونیامیں یہاں تک ہے کہ ہرسال لا کھوں روپے صرف کئے جاتے ہیں اوراس وبھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوکر ہزار ہاروپے نذرو نیاز میں صرف کرتے ام حسین کی شہادت اور واقعہ کر بلا کا انکار رہی کر دیا اور عقلی قر ائن قائم کر کے احادیث کورد کیا اورکل کتب سیر اور تواریخ میں کلام کر کے اس بات میں ان ر کردیا۔ اب ہر چند علمائے شیعہ اور اہل سنت تو اثر وغیرہ دلائل پیش کرتے یں مانتے اور کی بحثوں سے مب کا جواب دئے جاتے ہیں اور دعویٰ میہ ہے کہ مامان فراہم کیا گیا ہے۔ اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جوطریقد انہوں جسطرح مرزا قادياني نصوص مين تاويليس اورتواتر ميس كلام كرت بين اور ہرموقع میں کھے نہ کچھ کھڑ لیتے ہیں وہ بھی وہی کررہے ہیں۔اس سے یقین ہوتا زا قادیانی کی چل کی ان کی بھی چل جائے گی اور ان کی کتاب بھی مقصود بورا دیانی کی از للة الاوہام ہے کم نہ ہوگ ۔ چنانچہ ابھی سے بعضول نے ہال میں ل پیراہونے <u>تک</u>ے۔

ے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جیرت صاحب کواس کتاب کے لکھنے سے بیٹابت نیب آدی کے بحثی پر آ جائے تو کیسی ہی روشن بلکہ اظہر من الفٹس بات کیوں نہ رشک کی ظلمت ڈال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جولوگ خدائے تعالیٰ ہی کے مشر مقابلہ کے جاتے ہیں اور کوئی اثر براہین قاطعہ کاان کے دلوں پڑہیں پڑتا۔ رسے صاحب نے باوجوداس بخت مقابلے کے جوقادیانی صاحب کے ساتھ ان نے اخبار کا ایمانہیں لگتا تھا۔ جس میں قادیانی صاحب پر سخت حملہ نہ ہوتا۔ پہوڑ کر مسئلہ شہادت جمیر دیا اس میں میصلحت ضرور ہے کہ اس بحث میں بھی

روئے بخن قادیانی صاحب ہی کی طرف ہے کہ جس طرح آپ شغق علیہ مسئلہ کا اٹکار کرتے ہیں۔
ہم بھی ای شم کے بلکہ اس سے زیادہ تر روشن مسئلے کا اٹکار کرتے ہیں۔ اگر تیزی طبع کا پھود ہوگ ہے
قرمیدان ہیں آکر چون و چرا کیجے اور جواب لیجئے ۔ محر مرزا قادیانی باوجوداس خصومت کے جو
ایک مدت سے چلی آرہ بی ہاور باوجوداس دعوئی کے میں تھم بن کرآیا ہوں اور ایسے امور کے
فیمل کرنے کا مامور ہوں۔ تبالل کر کے خاموش ہو گئے اور یغنیمت سمجھا کہ کی طرح پیچھا تو چھوٹا
مگریا در ہے کہ اس مسئلہ شہادت کا اثر مرزا قادیانی کی کارروائیوں پرضرور پڑے گا اور اونی عقل
والے بھی جھے جائیں گے کہ دونوں مرزا آلا دیانی کی کارروائیوں پرضرور پڑے گا اور اونی عقل
والے بھی جھے جائیں گے کہ دونوں مرزا آلیک ہی تشم کا کام کررہے ہیں اور جس طرح اٹکار شہادت
عقلی اختالوں کے پیدا کرنے سے کوئی عاقل کرنہیں سکتا۔ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام کی حیات
وزول کا اٹکارعاقل مسلمان کی شان سے بعید ہے۔ ہم بھی اس مقام میں ایک کچی پیش کوئی کرتے
ہیں کہ مرزا آقادیانی کوکٹنا ہی اشتعال و بیجئے وہ مرزا حیرت صاحب کا مقابلہ نہ کریں گے اور آگر

 اً منظم توسمي كايمان بالغيب من ,

ا التربول: اور تدبیر عقلی سے بالاتر ہوں:

ا المجروفر التي بين _' دم عجزات دوسم ـُ

ان کی مذہبر اور عقل کو پچھ دخل نہیں ہو

۔ اُلے تعالی کی غیر محدوقدرت نے ایک

لُ كُو دَكُما يا تَمَا ـ'' أكر جِه بيه كه مجز وثق

مینت ہے۔ تمراس سے اتنا تو معلوم

ان ہے۔ جس سے راست بازوں ک

ری کوکیا ہوا کہ کوئی ایبامجز ہ اب تک

وری طور پرنتو ذبالله خود نبی کریم الله اتا

ف نتقی ہم نے اس کو بھی چوڑا کم از کم

۔ پرے بتارہے ہیںان میں بھی اقسام۔

گڑے دکھاتے تھے۔ جو ہر فر دبشر میر

الت سے کام لے کرمجزے دکھاتے :

و موں کوشل علی علیہ السلام کے حظ

ا ای وه ما در زا داند جے اور کوڑی بی تو تھے ا

م خدااوررسول اور جمله احکام قرآنیه بر

ا وق ہوگا كەمرزا قاديانى كےزد يكار

اوات کی فضی<u>ل</u>ت اور شخسین وغیر وامو

ا نے میں بدطولی رکھتی ہے۔ کیوں ن

م کا کام زیادہ لیا جائے ای طرح ا

. **بین احمد بیریس لکھتے ہیں کہ**وہ لڑ کین

عقلى معجزات كانام من كرعقلا

مانيس

عقلی معجزات کااختراع کر:

عيسى عليدالسلام كي نسبت ج

ویے ہیں کہ اب تک کی مسلمان کوئیں سوجھ علی ہذاالقیاس خان صاحب کا بھی بھی حال ہے۔
اب مشکل یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کی ہدایت پر ہونے کی شناخت جی تحالی نے بیم ترری ہوئے کہ صحابہ کے سے اعتقاد ہم میں ہوں۔ چنانچہ ارشاد ہے ' فسان آسندوا بعثل ما آسنتم به فقد اهتدوا (بقدہ:۱۳۷) '' یعنی جی تعالی صحابہ سے مخاطب ہو کر فرما تا ہے کہ اگر تمہاری طرح وہ لوگ بھی ان خبروں پر ایمان لا کیں۔ لینی کامل اعتقاد رکھیں تو وہ ہدایت پر ہیں۔ اب اگر اصادیث ساقط الاعتبار کر دیے جا کیس تو کی کھر معلوم ہو کہ صحابہ گا اعتقاد کیا تھا۔ مثلاً تمامی کتب اسلامیہ سے ثابت ہے کہ صحابہ گا بھی اعتقاد تھا اسلام اندہ ہیں اور قریب قیامت آسان سے احربی کو ہر زمانے کے محدثین، فقہا، اولیاء اللہ اور جمتے علماء بیان کرتے اور اپنی سے احربی کے جس پر آج ہی تک کل امت گوائی دے دہی ہے اور ایک روایت بھی کی کا ساقط الاعتبار ہوں تو کیوکر معلوم ہو کہ اس مسئلے میں ہم صحابہ کے اعتقاد پر ہیں۔

مرزا قادیانی کی بیخود خرضی کا نتیجہ ہے کہ تمام امت کے ساتھ برظنی کی جارہی ہے اور اس تو اس تو برظنی کی جارہی ہے اور اس تو ابر کو اتی بھی وقعت نہیں دی گئی جو بورپ کے اخبار تو پیوں کو دی جاتی ہے۔ جتنا ہندوؤں کے کہنے سے مرزا قادیانی کوکرش جی پراعتقاد ہے اس کا ہزارواں حصداس مسلے پرنہیں۔ حالانکہ کروڈ ہا اکا بردین اور مسلمانوں کی شہادت سے ثابت ہے۔

اب مرزا قادیانی کے عقلی مجوات کا حال کی قدر بیان کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے عقلی مجوات ثابت کرنے سے پہلے یہ ہیدی کراس دارالا بتلاء میں کھلے کھے مجزات خدائے تعالی محلی مجوات ثابت کرنے سے پہلے یہ ہیدی کراس دارالا بتلاء میں کھلے کھے مجزات خدائے تعالی ہرگر نہیں دکھا تا۔ تا ایمان بالغیب کی صورت میں فرق ند آئے۔ جس کا مطلب فلا ہر ہے کہ آگر کھلے کھے مجزات اس وجہ نہیں دکھا تے کہ کہیں لوگوں کے ایمان بالغیب میں فرق ند آ جائے۔ جس کھے مجزات اس وجہ سے نہیں دکھا ہے کہ کہیں لوگوں کے ایمان بالغیب میں فرق ند آ جائے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان ویقین کے در ہے سے لکل کرعیاں کے در ہے کو بھی جا تیں گے۔ جو ایمان کے در ہے ہے مگر برا بین احمد یہیں کھتے ہیں کہ جو مجزات تعرف علی سے بالاتر ہیں وہ مجوب الحقیقت ہیں اور شعبدہ بازیوں سے منزہ کرنا ان کا مشکل ہے۔ جیسا کہ اوپ بالاتر ہیں وہ ایسے مشتبہ ہیں کہان کا نیسی میں ہوسکا۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کھلے مجزات میں بجائے اس کے کہ ایمان بالغیب میں فرق آئے۔ شعبدہ بازی کی کھا مجوب اور نیا دہ ہوتا ہے کہ کھلے اور زیادہ ہوتا ہے۔ اب کوئی مجاب سے کوئی تعموں کرا تا ویانی خاطر جیجے کھیں کہا کہ کوئی میں کہا تھیں ہو کہوں کہا گرکوئی کھلا تھوں اور زیادہ ہوتا ہے۔ اب کوئی تعموں بات کوئی تسمجھیں۔ مرزا قادیانی خاطر جیجے کھیں کہا گرکوئی کھلا تھوں اور زیادہ ہوتا ہے۔ اب کوئی تعموں بات کوئی تسمجھیں۔ مرزا قادیانی خاطر جیجے کھیں کہا گرکوئی کھلا تھوں اور زیادہ ہوتا ہے۔ اب کوئی تعموں کہاں بات کوئی تسمجھیں۔ مرزا قادیانی خاطر جیجے کھیں کہا گرکوئی کھلا تھوں کہان کا مشکل کے۔ اب کوئی کہان بات کوئی تسمجھیں۔ مرزا قادیانی خاطر جیجے کھیں کہا گرکوئی کھلا تھوں کوئی کہان کے کہان کا مشکل کے۔ اب کوئی کیا تھیں کے کہان کوئی تسمجھیں۔ مرزا قادیانی خاطر کی کھی کھیں کہان کیا تعمول کے کہان کا مشکل کے۔ اب کوئی کیا تی کوئی تعمول کے کھیں کہا کھی کوئی کے کہان کوئی تعمول کی کھی کھیں کہا تو کوئی کھی کوئی کی کوئی کھی کے کہان کیا تعمول کے کھیں کے کہان کوئی تعمول کیا تعمول کے کہان کوئی تعمول کوئی کھی کوئی کے کہان کوئی تعمول کی کھی کے کہان کیا تعمول کے کہان کی کھی کے کھی کھی کھی کے کہانے کوئی تعمول کی کھی کوئی کے کہانے کوئی کوئی کوئی کے کہانے کی کھی کھی کوئی کے کہانے کوئی کھی کے کھی کے کھی کھی کوئی کے کہانے کوئی کھی کوئی کے کوئی کوئی کے کہا تعمول

کی مسلمان کوئیس سوجھ علی بذاالقیاس خان صاحب کا بھی یہی حال ہے۔
علی ہے کہ ہم مسلمانوں کی ہدایت پر ہونے کی شناخت جی تعالی نے بیم قرر کی
ہاعقاد ہم میں ہوں۔ چنانچ ارشاد ہے 'فال آمنوا بمثل ما آمنتم به
قد ۱۳۷۶)' ' یعنی حق تعالی صحابہ ' نے خاطب ہو کر فرما تا ہے کہ اگر تمہاری طرح
ول پر ایمان لا میں۔ لیعنی کامل اعقاد رکھیں تو وہ ہدایت پر ہیں۔ اب اگر
مبار کر دیے جا کیں تو کیو کر معلوم ہو کہ صحابہ کا اعتقاد کیا تھا۔ مثلاً تمامی کتب
ہے کہ صحابہ گا بھی اعتقاد تھا کھیلی علیہ السلام زندہ ہیں اور قریب قیامت آسان
میں کو ہر زمانے کے محد ثین ، فقہا ، اولیاء اللہ اور جمیع علماء بیان کرتے اور اپنی
مرح علیہ السلام مرکزم دوں ہیں جا ملے۔ اس صورت میں آگر تمام کتب ساقط
مرمعلوم ہوکہ اس مسئلے ہیں ہم صحابہ ' کے عقاد پر ہیں۔

ر و ابوط کا میں میں میں است میں است کے ساتھ بدظنی کی جارہی ہے اور ویانی کی یہ خود غرضی کا نتیجہ ہے کہ تمام است کے ساتھ بدظنی کی جارہی ہے اور اقعت نہیں دی گئی جو یورپ کے اخبار نویسوں کودی جاتی ہے۔ جتنا ہندوؤں کے اِن کوکرش جی پراعتقاد ہے اس کا ہزارواں حصداس مسئلے پرنہیں۔ حالا تکہ کروڑ ہا ون کی شہادت سے ثابت ہے۔

وکھلا میں تھے تو کسی کے ایمان بالغیب میں پھرفرق ندآ ہے گا۔ ہمت کر کے چند مجز ہے ایسے دکھلا میں کرتھرف اور تدبیر عظی سے بالاتر ہوں جیسے خود (ازلة الادبام ص ۱۳ ماشیہ بزائن جسم ۲۵۲،۲۵۳) میں تر برفر ماتے ہیں۔ 'دمجزات دوشم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو تحض سادی ہوتے ہیں۔ جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو پچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے شق القرجو ہمارے سیدومولی تابیقہ کا مجز ہ تھا اور فلاائے تعالیٰ کی غیر محد وقد رت نے ایک راست باز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کو دکھایا تھا۔'' اگر چہ یہ کہ مجز ہ شق القربی مرزا قادیانی کی تحقیق ندکورہ کے موافق مجوب الحقیقت ہے۔ مگر اس سے اتنا تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ کی قدرت میں ایسے مجزات کا دکھانا بازی کو کیا ہوا کہ کو کی ایست بازوں کی عظمت ظاہر ہوا کرتی ہے۔ پھر مرزا قادیانی ہی نہیں بلکہ بازی کو کیا ہوا کہ کو کی ایسان جی مرزا قادیانی ہی نہیں بلکہ بازی کو کیا ہوا کہ کو کی ایسان جی جھوڑا کم از کم اتنا تو ہوتا کہ کوئی زمین خارق عادت دکھائی ہوتی ۔ آخر جو بات نہی ہی کا مہورے ہیں ویسے ہی ان میں بھی کلام ہوتے۔

عینی علیہ السلام کی نسبت جو انہوں نے لکھا ہے کہ وہ فطرتی طاقت سے کام لے کر معجزے دکھاتے تھے۔ جو ہر فرد بشر میں موجود ہے۔ اس سے بھی بھی مقصود ہے کہ خود بھی اس ماقت سے کام لے خود بھی اس طاقت سے کام لے کرمیخزے دکھاتے ہیں۔ اس صورت میں ضرورتھا کہ چند ما در زاداند ھے اور کو ٹیوں کوشل عیسیٰ علیہ السلام کے چنگے کرد کھاتے اور اگریفر ماویں کہ جننے لوگ قادیاتی ہو می کو ٹیوں وہ مادر زاداند ھے اور کوڑی ہی تو تھے تو ہم اس کو خدما نیس کے۔ اس لئے کہ وہ قبل قادیاتی ہونے کے خدا اور رسول اور جملہ احکام قرآنی پرایمان رکھتے تھے اور اگر اس ایمان کو بھی کفر بتا کیس تو یہ کہنا مادتی ہوگا کہ مرز اقادیاتی کے خدا اسلام کفر ہے۔

عقلی معجزات کا اختراع کرنا جوکئی نے نہ سنا ہوگا۔ پھرنفتی معجزات کی تو بین اور عقلی معجزات کی تو بین اور عقلی معجزات کی فضیلت اور حسین وغیرہ اموراس بات پر دلیل بین که مرزا قادیانی کی عقل معجزات دکھانے میں یدطولی رکھتی ہے۔ کیوں نہ ہوکل عقلاء کا اتفاق ہے کہ جس عضوا در قوت ہے جس متم کا کام زیادہ لیا جائے اس طرح اس میں زیادہ طاقت پیدا ہوتی ہے اور مرزا قادیانی براہین احمد سے میں کہ دہ لڑکہن سے اس کام میں مصروف ہیں تو ان کی عقلی قوت کے براہین احمد سے میں کوئی تا مل نہیں ۔

عقلی مجزات کا نام س کرعقلاء کی عقلوں کوضرور بیر خیال پیدا ہوگا کہ مرزا قادیانی کی

عقل مشاتی پیدا کر کے نبوت حاصل کرے تو کیا ہم اس قابل بھی نہیں کہ اس کے تراشیدہ معجوزات کو بچھ کیں۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیا نی بہت بڑے عاقل ہیں۔ گرعقلاء کا دستور اور متقصائے عقل ہیں۔ گرعقلاء کا دستور اور متقصائے عقل ہے کہ یہ بڑا کا م کرنا منظور ہوتا ہے تو اس میں کتب تو ارخ ووقائع سے مدد کے کر پہلے علمی مواو حاصل کر لیتے ہیں۔ جس سے عمل میں آسانی ہوتی ہے۔ اگر چہ مرزا قادیانی ایک مدت دراز سے اس طرف متوجہ ہیں۔ ان کی نظر عقلاء کی کارروائیوں اور اعجاز نمائیوں میں نہایت وسیع ہے۔ اس کا اعاطہ ہم سے متعذر ہے۔ گر باد جود کم فرصتی اور بے تو جبی کے چندمثالیں جو ہمیں ملی ہیں وہ بیان کی جاتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ مرزا قادیانی نے سابق کے عقلاء سے کہیں مسابقت کی اور انصاف سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بعض امور میں انہیں کی عقل کے گھوڑے براسے حد سے۔

ابوالریحان خوارزی نے "الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ" بیل کھاہے کہ "بوز آسف جو ملکے جمہورے کے دفت بیل ہندوستان بیل آکر نبوت کا دعوی کیا تھا اور دراصل وہ ستارہ پرست تھا۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام کی نبست بیتہمت لگائی کہ وہ ستارہ پرست تھے۔ اتفا قا ان کے قلفہ بیل برص دالے کوگوگ بخس بچھ کراس سے خالطست نہیں کرتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنے قلغہ کو قطع کر ڈالا لیعنی اپنی ختنہ کی ، جب کی بتخانے بیل حسب عاوت کے تو کسی بت سے آوازائی کہا ہے ابراہیم تم ایک عیب کی وجہ سے ہمارے پاس میں حسب عاوت کے تو کسی بت سے آوازائی کہا ہے ابراہیم تم ایک عیب کی وجہ سے ہمارے پاس میں کران کو خصر آیا اور اس بت کے گلاے کر آ ہے ہو چاہ ہمارے پاس سے لکھ اور پھر بہال بھی نہ آنا یہ کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور چاہا کہ اپنے بیٹے کوشتری کروسیتے اور فرہ ب بھی چھوڑ دیا۔ اس کے بعد ان کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور چاہا کہ اپنے بیٹے کوشتری کے لئے ذری کریں۔ کیونکہ اس زمان کو اپنی سے مور قع بیل اپنی اولا وکو ذری کیا کرتے تھے۔ جب مشتری کو ان کی تھی تو ہی کی تو ہی معد اقت معلوم ہوگی تو ایک کے خوش ہیں دے دیا۔"

ای طرح مرزا قادیانی نے بھی علیہ السلام پر تہت لگائی کہ سمریزم سے وہ قریب الموت مردوں کو ترکت دیے تھے۔ لینی جادوگر تھے اورا پنے باپ نجار سے کلوں کی چڑیاں بنانا سکھ لیا تھا اور تالاب کی مٹی میں خاصیت تھی۔ جس سے وہ چڑیاں بناتے اور کلوں کے ذریعے سے حرکت دیے تھے اور کوڑی وغیرہ کاای مٹی سے علاج کرتے تھے۔ تجب نہیں کہ بوذ آسف کی تقریر نے مرزا قادیانی کواس طرف توجہ دلائی ہو کیونکہ "دخن از پہلوئے تن می ذیز د' اورا گر بغیر تعلید کے وہ خود انہیں کا اختر اع ہے تو پھرکون کہ سکتا ہے کہ ان کی طبیعت بوذ آسف کی طبیعت سے کہ

پوه کرایل یمامه کی تعلیم کے لئے تد پیر سے اپنے موافق کر لیا اس ۔ اپنی نیوت پیل شریک کر لیا ہے ۔ چ بیس عالم بلکہ علم وہی نہار تھا۔ پیل موگئے ۔ چونکہ وہ ایک زبان آ در تھ کہ کر بیدی ہوئی ہوئی سف می ماتنقین ، اعد و لا السماء تکدرین "اورا یک حصدا ، والداریات قد واللا قما واللا قما سبق کم اهل المدر ، زیقک

خرالدين افندى الوكّ نے 'الب

(تاریخ کامل جهص ۱۱۹

ككعاب ك "نهارالرجال بن عنفوه ?

کے نبوت عاصل کرے تو کیا ہم اس قابل بھی نہیں کہ اس کے تراشیدہ سے میں فلک نہیں کہ اس کے تراشیدہ سے میں فلک نہیں کہ مرزا قادیا نی بہت بڑے عاقل ہیں۔ مرعقلا و کا دستور ہے کہ یہ بڑا کام کرنا منظور ہوتا ہے تو اس میں کتب تو اربی و و قائع سے مدر و حاصل کر لیتے ہیں۔ جس سے عمل میں آسانی ہوتی ہے۔ اگر چہ ت و راز سے ای طرف متوجہ ہیں۔ ان کی نظر عقلاء کی کارروائیوں اور یت و سنج ہے۔ اس کا احاطہ ہم سے متعد رہے۔ مرباو جود کم فرصتی اور بے و ہمیں لگئی ہیں وہ بیان کی جاتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ مرزا قادیا نی جو ہمیں میابقت کی اور انصاف سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بعض کی کے کھوڑے بڑھے دہے۔

ن خواردی نے ''الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ '' بین تکھاہے کہ ہمورٹ کے وقت میں ہندوستان میں آ کر نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور دراصل وہ ہمورٹ کے وقت میں ہندوستان میں آ کر نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور دراصل وہ نبور ایراہیم علیہ السلام کی نبیت ہے ہمت لگائی کہ وہ ستارہ پرست سے اتفا تا ہمودار ہوا۔ اس زمانے میں برص دالے کولوگ نجس مجھ کر اس سے کالطب نہیں ہو انہوں نے اپنے قلفہ کو قطع کر ڈالا۔ یعنی اپنی ختنہ کی، جب کی بتخانے کے تو کسی بت سے آ وازائی کہا ہا ابراہیم تم ایک عیب کی وجہ سے ہمارے پاس کی وہ سے ہمارے پاس اور عیب لے کر آئے ہو چلو ہمارے پاس سے لکلواور پھر یہاں بھی شآٹا یہ براس بت کے کلڑے کلڑے کو مشتری کے لئے ذری کریں۔ کیونکداس نمانے میں اور فیا ہی کہ اور فیہ بھی چھوڑ دیا۔ اس کے بعدان سے ہمواقع میں اپنی اول دکو ذری کیا کرتے تھے۔ جب مشتری کو ان کی پھی تو بکی تو بکی ہمواقع میں اپنی اولاد کو ذری کیا کرتے تھے۔ جب مشتری کو ان کی پھی تو بکی تو بکی تو بکی دنیان کے فرزند کے وض میں دے دیا۔''

ح مرزا قادیانی نے بھی عیسیٰ علیہ السلام پرتہت لگائی کہ سمریزم سے وہ قریب سے دیتے تھے۔ یعنی عاد وگر تھے اورا پے باپ نجار سے کلوں کی چڑیاں بنانا سیکھ سٹی میں خاصیت تھی۔ جس سے وہ چڑیاں بناتے اور کلوں کے ذریعے سے رکوڑی وغیرہ کااسی مٹی سے علاج کرتے تھے۔ تجب نہیں کہ یوذ آسف کی اورا گر بغیر تقلید فی کواس طرف توجہ دلائی ہو کیونکہ 'دخن از پہلو سے تحن می خیز د' اورا گر بغیر تقلید کے اس کی طبیعت یوذ آسف کی طبیعت سے کم

ہے۔ای طرح میں علیہ السلام کے سولی پر چڑھانے کا واقعہ انہوں نے اپنی طبیعت سے تراشا کہ ان کو یہوو نے سولی پر چڑھایا اور مر مجھے بھی کرشام سے پہلے اتارلیا۔اتفا قااس وقت آندھی چلی اور گڑریس وہ بھاگ مجھے اور پیزیش میں مرے اور پھر شیس آکرم سے ۔پنانچہ وہاں ان کی قبر موجود ہے۔ حالا تکہ بیق صدنہ سلمان کی کئی کتاب میں ہات طرح دجال وغیرہ کے حالات میں اپنی طبیعت سے واقعات اور اسباب تراشتے ہیں۔ آگر اہل علم الالم الاوہ م کودیکھیں مجھو معلوم ہوگا کہ ہمار سے زمانے میں مرز اقادیائی کی طبیعت یوذ آسف کی طبیعت سے اس باب میں کم نہیں۔ واقعات اور آیات واحاد بٹ کے نئے شخصا مین تراشنے میں ان کو کمال ہے۔ عام کو تھی لطف اٹھانے کے لئے یہ کتاب قابل دید ہے اورا گر بیچارے بھم علیہ حسن طن سے اس کود کھی لیں تو ضرور گراہ ہوجا کینگے ۔ کیونکہ یہ بات خاہر ہے کہ جو تحق ابراہیم علیہ السلام کے اصل واقعات کو نہ جا تنا ہم واور یوذ آسف کی تقریر نہ کورکوشن طن سے دیکھے لیو چھراس کواس بات کی تھد بی کرنے جا تیا ہم اور اور اور آسف کی تقریر نہ کورکوشن طن سے دیکھے لیو تھی اس کوار پڑر مان جا تھی کہ اور کی تھا ہم کا تی سے بڑھی کہ اس کی تھی دیتے کون چیز مانع ہے۔ اس کورس بات کی تھی دیتی کرنے جی کہ اور خان صاحب کی تصانیف کا دیکھنا سے تا تال سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بیام اور نئے کال جام کا تاریخ کال جام کا کری تھا دیکھا کہ ایکھا کہ این اس میں علامہ ابن اٹھر نے کہ کورکوشن کی تھی علامہ ابن اٹھر نے کہ کورکوش کی تھی کی کال میں عام کا دیکھا کھی علامہ ابن اٹھر نے کہ کورکوش کورکوش کا تال سے بڑھ کر ہے۔

تول قتل کیا ہے کہ اس کا پورامصحف میں نے پڑھا ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک مصحف بی تصنیف کر ڈالا تھا اور دعویٰ بیتھا کہ وہ الہا می کتاب ہے۔غرض اس نے اس تدبیر سے منی بنائی قوم لیمی مسلمانوں کو اپنے قبضے میں لے کر زبان آوری سے ان کا نبی بن بیٹھا اور کوئی شریعت نی جو برنہیں کی۔ بلکہ وہ سب پانچ وقت کی نمازیں پڑھا کرتے تھے اور آنخضر تعلق کی نبوت کے جمی معترف تھے۔

مرزا تادیانی نے بھی بھی کام کیا کہ پہلے سلمانوں کواپنے موافق بنانے کی سید بیرنکالی کہ براہین احمد سے فافین اسلام کے مقابلے بیں تصنیف کی۔ جب معتقدوں کا اعتقاد رائخ ہوگیا تو بنی بنائی قوم کے نبی بن بیٹے اورا عجازت کھی کر مجرو ہمی ظاہر کر دیا۔ جیسے مسلمہ کذاب نے مصحف کھھا تھا۔ (ضرورت الامام م ۲۵، ٹرائن جسام ۲۹۳) میں کھتے ہیں کہ ''میں قرآن شریف کے مجزے کال برعر بی بلاغت وفصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جواس کا مقابلہ کر سکے۔'' یہی وجہتی کہ مسیلمہ کذاب کی فصاحت وبلاغت کواس احمق قوم نے نشانی سجے کی اے جس سے گراہ اورا بدلا آباد کے کھی کام نسآئی۔' اورا بدلا آباد کے کھی کام نسآئی۔

مرزا قادیانی کی امت ہنوز ای خیال میں ہے کہ ہم نجا اللہ کہ کہ کہ تھا اللہ کہ است ہمی تعدیق کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمان ہیں۔ ذراغور کریں کہ مسیلہ کذاب کی امت بھی تو حضرت کی تعدیق کرتی تھی۔ محرصدین اکبڑنے اس کا مجھا عتبار نہ کیا اور صحابہ نے حسب ارشاد نبی جو پہلے سے ہو چکا تھا جہاد کر کے ان سب کوئل کر ڈالا حق تعالی نے آدمی کو وجدان بھی بڑی تعت دی ہے۔ ذرااس کی طرف توجہ کر کے دیکھیں کہ اگر بیر مرزا قادیانی کا واقعہ صحابہ کے زمانے میں وقوع میں آتا تو کیا ہے نبوت مسلم دہتی اور بیا بیان کانی سمجھا جاتا۔

الامر ولقريش نصف الامر ولقريش نصف الامر وحمن الرحيم من محمد رسو المهدى اما بعد فان الارض من (شرح مواهب اللدنيه ج عص علامه بربان الدين وطواط في (علامة بن وطواط في المربي اوائل خلافت ش سجاح بنت في محمد من اورجو بات بهتي محمد بهتي تحل المربي المبيار بنت المربي ال

می سجاح نے کہا جلواس کوآ زمائیں۔ م کوشر مندہ کرنا چاہے ادرایک بوی فور اوادر تما کف دہدایا بھی کراس کا خوامثا میں کی طرف روانہ ہوا قریب بھی کراس

م المارت من من من المارة

م روفیرہ سے معطر کردد۔ چنانچ خیمه آرا را کل ہوئی اور نبی دنسیکا اجتماع ہوا تو ادا میماوی ہوئی ۔مسیلہ نے کہا''الم تسرک

يِّعي. من بين صفاق وحشي '

اجاً وجعل الرجال لهن اذواجا في قن اخراجا، فينتجن لنا س كرن كما كياتم مناسب محق موكةمت كركها مجاماته بى مسيلرن بياشع

الاقـــومـــى اے الـــنیك فــان شــــت فـفى البيت وان شــــت ســلـقـنـــاك وان شـــــت بشــلثيتــــه

کا پورامصحف میں نے پڑھا ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک زالا تھا اور دعویٰ یہ تھا کہ وہ الہامی کتاب ہے۔غرض اس نے اس تدبیر سے ٹوں کو اپنے قبضے میں لے کر زبان آوری سے ان کا نبی بن بیٹھا اور کوئی ا۔ بلکہ وہ سب پانچ وقت کی نمازیں پڑھا کرتے تھے اور آنخضرت ملکھا ہے گی۔

سے۔

اللہ نے بھی ہی کام کیا کہ پہلے سلمانوں کواپے موافق بنانے کی یہ تد ہر نکالی اسلام کے مقابلے بیں کام کیا کہ پہلے سلمانوں کواپے موافق بنانے کی یہ تد ہر نکالی اسلام کے مقابلے بین تصنیف کی ۔ جب مشقدوں کا اعتقادرائخ ہوگیا تو این بیٹے اورا عجاز میں کھر مجز ہی فعالم کر مجز ہیں گام ہر ۲۵، نزائن جسام ۲۹۷) بیل لکھتے ہیں کہ '' بیس قرآن ن شریف کے ہام میں کامقابلہ کر سے۔'' بیا غت وفعاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جواس کا مقابلہ کر سے۔'' اب کی فصاحت و بلاغت کواس امتی قوم نے نشانی سجھ لی۔جس سے گمراہ اب کی فصاحت و بلاغت کواس امتی قوم نے نشانی سجھ لی۔جس سے گمراہ اور نی بیٹ کے اس امتی تو میں اس کے کہوکام ندآئی۔

وزی بن گئاور نی آفته کی نبوت کی تصدیق ان کے پھوکام ندآئی۔ نی کی امت ہوز ای خیال میں ہے کہ ہم نجی آفته کی بھی تصدیق کرتے امیں ۔ ذراغور کریں کہ مسلمہ کذاب کی امت بھی تو حضرت کی تصدیق کرتی نے اس کا پھوامتہار نہ کیا اور صحابہ نے حسب ارشاد نبی جو پہلے سے ہو چکا تھا ل کرڈالا یک تعالیٰ نے آدمی کو وجدان بھی بڑی تعت دی ہے۔ ذرااس کی ملا کہ اگر میمرز اقادیانی کا واقعہ صحابہ کے زمانے میں وقوع میں آتا تو کیا ہے

بان کافی سمجماجا تا۔

ب كافخفر حال جوموا ب اوراس كى شرى شى فدكور ب بمناسبت مقام كى عمر مرت وقت دُيرُ هو برس كى تقى داس حساب سة تخضرت الله كى عمر موا سو برس كى تقى داس حساب سة تخضرت الله كالسر حسن الدر حيم ابتداء برها توكس نها كماكماك بين المدر حسن الدر حيم ابتداء برها توكس نها كماكماك بين المدر وقد بن عني ما كماكما تخضرت الله المنت على حاضر بوكر بين بدور واست بهى كى كمة وها مك الهين كو ويا جائد جس سه بهر يمامة كر نبوت كا دعوى كي اورينا مدكسات معك فى الامروان لنا السروان لنا الله تَنتَها الله المنتها الماكمات معك فى الامروان لنا السول الله تنتها الماكمات معك فى الامروان لنا السول الله تنتها الماكمات المعك فى الامروان لنا

نصف الامر ولقريش نصف الامر "حضرت الله الى مسيلمة الكذاب شركما" بسم الله الى مسيلمة الكذاب سلام على من اتبع الهدى اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين" (شرح مواهب اللدنيه ج٤ ص٠٢ تا٢٢ ، فصل الوفد الخامس)"

علامه بربان الدين وطواطّ في (عزر الخصائص الواضحه) ميل لكعاب كم حفرت مدیق اکبری اواکل خلافت میں سجاح بنت سوید بر بوعید نے نبوت کا دعوی کیا۔ چونکہ بیعورت ، نہاہت فصیرتھی اور جو بات کہتی سبح کہتی تھی۔اس لئے اس کے سبح اور پرزور تقریروں نے لوگوں ، كومخركرايا_چنانيكى فيليعرب كاس كساته بوكة - پراس نے بى تىم كا تصدكيا - چونكه وه بہت بدا قبلہ ب ۔اس نے ان سے کہا کہ اگر چہ میں نبیہ مول ۔ مرعورت مول اگرتم مجھے تا سکید دو کے توسلطنت اور امارت تم بی میں رہے گی۔ انہوں نے قبول کیا ان دنوں مسیلمہ کذاب کی مجمی شرت متى ريجاح نے كها چلواس كوآ زماكيس ك_اكرنى الحقيقت في بياتو مضا تقديس ورنداس ك قوم كوشرمنده كرناج بية اوراك بزى فوج ليكرروانه موكى - جب مسلمكويه عال معلوم مواتو محمرایااور تحاکف و مدایا بھیج کرامن کا خواستگار ہوا۔ جب اس نے امن دیا تو جالیس مخصول کو لے کراس کی طرف روانہ ہوا۔ قریب پہنچ کراینے رفقاء سے کہا کہ ایک عمدہ خیمہاس کے لئے نصب کر کے بخوروغیرہ سے معطر کردو۔ چنانچہ خیمہ آراستہ اور معطر کر کے اس کی دعوت کی گئی۔ جب وہ خیمے میں داخل ہوئی اور نبی وندید کا جماع ہوا تو ادھرا دھرکی گفتگوا درموانست کے بعد سجاح نے بوچھا کہ تم يركيا وي مسلمد في كها" الم تركيف فعل ربك بالحبلي . اخرج منها نسمة تسعى، من بين صفاق وحشى" كهاءاس كبعدكياكها"أن الله خلق النساء افواجاً وجعل الرجال لهن ازواجا فنولج فيهن غرا ميلنا أيلاجا · ثم نخرجها اذاشتن اخراجا ، فينتجن لنا سخالانتاجا ''حاحثُ الشهد انك نبي الله مسلمہ نے کہا کیاتم مناسب جھتی ہو کہتم سے نکاح ہواور تہاری اور ہماری فوج ل کرکل عرب کو فتح كرلے _ كها المجاساته ي مسلمه في اشعار يرهے -

الاقــومــى لے الــنيك
فـان شــدت فـفى البيت
وان شــدت سـلقناك
وان شــدت بشـلثيتــه

فقدها في المضجع وان شافت ففى المخدع وان شافت على اربع وان شافت باه اجمع اس في الشمل اجمع صلى الله عليك مسلمدني كها مجع بعي اليي عى وحي مولى ب-

جب بعد کامیا بی کے سجاح اپنے مقام پر کئی لوگوں نے حال دریافت کیا، کہا کہ مسلمہ برت نی ہے۔ای وجہ سے میں نے اس کے ساتھ نکاح کرلیا۔لوگوں نے کہا چھ مبرمجی دیا گیا۔کہا نہیں۔ کہاافسوس ہے تھ چیسی عورت کا کچے مہر مقرر نہ ہوساتھ ہی سجاح لوثی مسلم نے کہا خبر تو ہے کہا مبر کے لئے آئی ہوں۔ کہا تمہارا مؤذن کون ہے۔ کہا ھیں ابن ربعی ۔ کہااس کو بلاؤ۔ جب وہ آیا تومسلمدنے کہاسجاح کےمبر میں تم سبالوگوں سے مج اورعشاء کی نماز میں نے معاف کر دی۔سب قوم میں یکاردو کہ محدرسول اللہ نے جو یا نے نمازیں مقرر کی تعیس ان میں سے دونمازیں مسلمة بن حبيب رسول الله في معاف كروير - چنانچه في تميم بيدونمازي نبيل برد هت ته-

اس واقعدے ایک بات اور بھی معلوم ہو کی کہ دروواس زمانے میں سوائے انبیاء کے اوركى كے نام كے ساتھ كمانييں جاتا تھا۔اى وجد سے سجاح نے مسلم كوسلى الله عليك اس وقت کها۔ جب کداس کی نبوت کا اعتراف کیا۔

اب مرزا قادیانی کے نام رصلی الله علیه جو کہا جاتا ہے۔ وہ سجاح اورمسیلمه کی سنت ب-اس لے کر پہلے جس مری نوت کے نام پریہ جملہ کہا کیا مسلم کذاب ہی تھا۔

علامدزرقائی نے (شرح مواہب ج مهم ۲۳) میں لکھاہے کہ "اسودعنسی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آ مخضرت اللہ نے اس کے آل کا عظم دیا۔اس کے روبروے ایک گرها جارہا تھا۔ ا تفاقا و الركياس نے اس كوا پنام بجر وقر ارديا۔ وه اپنے كو كور كرتا ہے۔ پھر جب وه اشخے لگا تو كچھ کہددیا تا کہ لوگوں کومعلوم ہوکہ اس کے حکم سے گدھا کھڑا ہوگیا۔"

الغرض اتفاقی امور سے بھی عقلاء اعجاز نمائی کا کام لے لیتے ہیں۔ چنانچ مرزا قادیانی نے کی مواقع میں ایبا بی کیا۔ طاعون جب تک قادیان میں آیا ندتھا۔ مرزا قادیانی نے اشتہار جارى كياكه انسه اوى المقرى اورلكارا كركونى بكرارى طرح اسين اسيخ البع شجرك بابت كهد انسه اوى السقىرى اوركها كه طاعون كايبال آنا كيها-بابرسے طاعون زده كوئى آتا به واحيها (دافع البلام ١٨ بخزائن ج١٨ ١٨ ٢٢٢) اور لکما کہ قادیان محفوظ رہے گا۔ کیونکہ بداس کے رسول کا تخت گاہ ہا اور بدتمام (دافع البلاوس وارفزائن ج١٨ص ٢٣٠) امتوں کے لئےنشان ہے۔

مجر جب طاعون قاديان من بيني كي الواخبار (بدر ١١رئ ١٩٠١م) من شائع كراياكم

المون معزت سيح عليه السلام كالم معتبع بیں کہ طاعون سے بھلے کھلے دو^ع زلزلہ ہے جوالا تمنی ا

ر المار بل ۱۹۰۵م من فرماتے ہیں ک وزبق الباطل جيس كه آنخضرت لكا ا**ُلاد من رکھے تنے ت**و ڑ دیئے گئے۔ آ والمحقيقت مشهور آيت كايزه دينانجح

أُجِراًت سےائے کمر بیٹھ کروہ آیت: (ازالة الاوبام ص2010[†]

المخضرت الملكة كاكوئي نائب دنياج 🔭 پیاوراس نائب کانیابت کاافا اور دوسری جگه لکعتاہے

ماع کیاور تمام انسانوں کے ا تدرعلوم وفنون كافتحياب موجاتا ہے طور برالهامات اورمكا شفات موت

اوربيسب ايناحال بيال

تحليس امريكه اور يورب بش ايجاد ١٩ (اربعین نمبرا حاشیه، فزائن

لوگوں کے لئے ایک بھاری نثان مانے کے لئے اونٹوں کی سواری چ جاتا تعااورقرآن وحديث من بالا کئے جا تیں کے ادر کوئی ان پرسوار ج القلائص فلايسعى عليها' زمانے کے لئے اور مسیح موعود کے "فالحمدلله على ذلك"

آية واذ العثارعطليد

ہ طاعون حضرت مسے علیہ السلام کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرر ہا ہے۔ ویکھیے عقلی معجز ہ اسے مستج ہیں کہ طاعون سے <u>تھلے تھلے</u> وعقلی معجز ے ظاہر ہو گئے۔

زلزلہ سے جوالا تھی کا بتخانہ جب جاہ ہوا تو (الکم نبر۱۳ جه منا۱۰ کالم نبر۱۷ میا منار کالم نبر۱۷ میا اور کالم نبر۱۷ میا اور کی کا بیا کہ کالم نبر۱۷ میا اور کی کا بیا کہ کالم نبر۱۷ میا اور کی کا میا کہ کال بیا کہ کہ کے دن بیآ بیت پڑھی۔ جب کہ وہ بت جو بیت اللہ میں رکھے تھے تو ڈر دیئے گئے آ جا جم تا ویانی کے منہ سے خدا کی اس وی کا پھرنزول ہوا۔'نی اللہ میں رکھے تھے تو ڈر دیئے گئے تا جا جم تقلی مجزہ ہے۔ مرزا قادیانی بی کا کام تھا کہ برموقع کمال جمات سے الی کھی بیٹھ کروہ آ بیت پڑھ دی۔

(از لة الاوبام ص ١٠٤، خزائن جس ص ١٥٨) مين لكھتے ہيں۔ "جس زمانے ميں المخضرت الله الاوبام ص ١٠٤، خزائن جس ص ١٥٨) مين الكي برى تيزى سے اپنا كام كرتى الله منظافة كاكوئى نائب دنيا ميں پيدا ہوتا ہے تو يتحريكيں ايك برى تيز ہوجاتى ہے۔ " ميںاوراس نائب كانيابت كا فقيار ملنے كے وقت تو وہ جنبش نهايت تيز ہوجاتى ہے۔ "

اور دوسری جگد کھتا ہے کہ' طبیعتوں اور دلوں اور دماغوں کو عابت در ہے کی جنبش دی جائے گیاور تمام انسانوں کے استعمد ادات تضیہ کو بمصر ظہور لا کیں گے اور جو کچھان کے اعراعوم فِنون کا فتحیاب ہوجا تا ہے منعتیں کلیں ایجاداور نیکوں کی قو توں میں خارق عادت طور پر الہامات اور مکا شفات ہوتے ہیں۔' (از لا الاد ہام سسماہ ان مام تا ہم سے خاص میں کہ جتنی اور یہ سب اپنا حال بیان فرماتے ہیں۔ جو سباق وسیاق سے ظاہر ہے۔غرض میہ کہ جتنی کلیں امریکہ اور یہ میں ایجاد ہو کیں مرز اقادیانی کے بی مجرات ہیں۔

(اربعین نبرا عاشیہ بزائن جاس ۲۳۵) میں لکھتے ہیں کہ '' مکمعظمہ اور دینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے اور وہ سے کہ تیرہ سو برس سے مکے سے دینے جانے کے لئے اونوں کی سواری چلی آئی تھی اور ہرایک سال کی الا کھاونٹ مکہ سے دینہ سے مکہ کو جاتا تھا اور قرآن وحدیث ہیں بالا نقاق سے پیش کوئی تھی کہ ایک وہ زمانہ آتا ہے کہ بیاونٹ ہے کار کئے جا کیں گے اورکوئی ان پرسوار نہیں ہوگا۔ چنا نچہ' واذ العشا رعطلت اور حدیث یتر ک کئے جا کیں گا دیسے ملایست تھی علیها' اس کی گواہ ہے۔ پس سے س قدر بھاری پیش کوئی ہے جو سے کے زمانے کے اورکوئی ان پرسوار کھور کے لئے بطور علامت تھی جو ریل کی تیاری پوری ہوگئی نالے دمالے علی ذلك''

آية واذالعشارعطلت سورة اذالقمس كورت ميس ب_(درمنثورج٢ص٣١٨) مين امام

آ فرفقر کو پندکر کہابہ اجمع فہو لیلشمیل اجمع صلی الله ایجے بھی اللہ ایجے بھی ایس ہی اللہ ایک اللہ ایک ایک ایک ا

رکامیا بی کے سجاح آپنے مقام پر گئی اوگوں نے حال دریافت کیا، کہا کہ مسیلمہ جب سے مقام پر گئی اوگوں نے حال دریافت کیا، کہا کہ مسیلمہ جب تھے جب شخصی دیا گیا۔ کہا کچھ جبی عرف کرنے ہوئے ہے گئے جب کہا تمہارامؤن کون ہے۔ کہا تھی سجاح اور شناء کی نماز میں نے معاف کر ایک ہوا ہے۔ کہا سے معاف کر ایک ہور مول اللہ نے جو پانچ نمازیں مقرر کی تھیں ان میں سے دونمازیں ول اللہ نے معاف کر ول سے دونمازیں مقرر کی تھیں ان میں سے دونمازیں ول اللہ نے معاف کر ویں ۔ چنانچ پی تھی میدونمازین نہیں پڑھتے تھے۔

مے ایک بات اور بھی معلوم ہوئی کہ دروداس زمانے میں سوائے انبیاء کے ساتھ کہانبیں جاتا تھا۔ اس وقت ساتھ کہانبیں جاتا تھا۔ اس وجہ سے سجاح نے مسیلمہ کوصلی اللہ علیک اس وقت ہوت کا عتراف کیا۔

را قادیانی کے نام پر صلی الله علیہ جو کہا جاتا ہے۔ وہ سجاح اور مسیلمہ کی سنت بلے جس مدی نبوت کے نام پر میہ جملہ کہا گیا مسیلمہ کذاب ہی تھا۔

رقائی نے (شرح مواہب جہوس ۲) شر اکھا ہے کہ''اسودینسی جس نے نبوت کا شرت ملاقعہ نے اس کے آل کا حکم دیا۔اس کے روبرو سے ایک گدھا جار ہا تھا۔ نے اس کوا پنام عجز ہ قرار دیا۔وہ اپنے کو تجدہ کرتا ہے۔ چھر جب وہ اٹھنے لگا تو پچھ ومعلوم ہوکہ اس کے حکم سے گدھا کھڑ اہو گیا۔''

ا تفاتی امور سے بھی عقلاء اعجاز نمائی کا کام لے لیتے ہیں۔ چنا نچ مرز اقادیائی ایسان ہیں ایسان ہیں۔ چنا نچ مرز اقادیائی ایسان ہیں آیا نہ تفار مرز اقادیائی نے اشتہار وی السقدی اورالکارا کہ وکئی ہے کہ ہماری طرح اسپے اسپے شہر کی ہابت کے۔ دی اور تکھا کہ طاعون کا یہاں آنا کیسا۔ باہر سے طاعون زدہ کوئی آتا ہے تو اچھا دی اور تکھا کہ ہمزائن ج ۱۸ سر۲۲۲)

کہ قادیان محفوظ رہے گا۔ کیونکہ بیاس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور بی تمام ن ہے۔ (دانع البلام س ا انتزائن ج ۱۸ س ۲۳۰)

ب طاعون قادیان میں بینج کیا تو اخبار (بدر ۱۱رک ۱۹۰۳م) میں شائع کرایا کہ

سيوطن في مديد نقل كا ب- "واخرج احمد والترمذي وابن المنذر والحاكم وصححه ابن مردويه عن ابن عمرٌ قال قال رسول الله عَنها من سره الن يغظر الى يوم القيامته كانه راء عين فليقرأ اذالشمس كورت الحديث "الين فر ما یا نجی الله نے جس کو بیا جما معلوم ہوکہ قیامت کو برائے العین دیکھ لے تو اذالعنس کورت پڑھے۔ کیونکداس میں زینی اورآ سانی انقلاب پورے ندکور ہیں کہ عشاریعنی گا بھن اونٹنیاں جو غربوں کونہایت مرغوب ہوا کرتی ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرے گا۔کل وحثی جانورا تحقیے ہو جائیں گے۔لینی چرندوں کو درندوں کا پچھ خوف ندہوگا۔ پہاڑاڑ جائیں گے۔سمندروں کا پانی خک ہو جائے گا۔ تارے گر جا کیں گے۔ آ فاب بے نور ہو جائے گا۔ آسان خراب ہو جائیں کے غرض اونٹیوں کے معطل ہونے سے متعود بیان ہول و پریشانی ہے۔ جو لاخ صور کے وقت قیامت کے قریب ہوگی۔ مرزا قادیانی نے سیمجما کہ تجاز ریلوے کی وجہ سے سیسب پکھ ہو جائے گا۔ یدوسراعظی مجز و ہے۔ مرزا قادیانی نے جاز ریلوے سے جو بیکام لیا کہ وہ اپنی نشانی ب_اس سے زیادہ وہ اس سے کام لے بھی نہیں سکتے۔اس لئے کہ جج کو جانا بھی ان کا عقلاً محال ہے۔ کیونکہ ازالہ الا وہام میں وہ تصریح سے کہتے ہیں کہ مندوستان بلکہ قادیان وارالا مان ہے۔ بر اس دارالامن سے کسی دارالاسلام علی وہ کو کر جاسکتے ۔ تاک فو بت سواری کی پینچے فرض اس ریل کواتی سواری اگر جویز فر ماتے بین توایی خیالست دمالست کامضمون صادق بے اور اگر اونشیوں کا بے کار ہونا ہی علامت ان کے میچ موجود ہونے کی بہاتو ماواڑ کی اوٹٹیال مرزا قادیانی کی عیسویت ابت ہونے نددیں گی۔اس لئے کہ باوجودریل کے دہ اب تک بے کارنیس ہوئیں چر تجازی اونشیال کیول بے کارہوں گی۔

(ادلة الادبام م ٢٥٥ما على جنرائن ج م ٢٨٥٠ ١٩٥٠) من لكست بيل كد" آيت انا على ذهه اب به لقادرون "من م ١٨٥٥ ١٥ كى طرف اشاره ب- جس من بندوستان من ايك مفسدة عظيم بوكر آثار باقيه اسلامي سلطنت كے ملک بندست ناپديد بوگئے تھے۔ كونكه اس آيت كے اعداد بحراب جمل ٢١٨ ١٢ مين اور ٢١٤ ١١ كے ذمانہ كو جب بيسوى تاريخ مين و كيمنا چا بين تو ١٨٥٨ موتاب بسب جس كى نبیت خدائ تعالى آيت موصوف بالا شن فرما تا ہے كہ جب وه ذمان آئى تا تعالى قرآن نين بر سے افعاليا جائے گا است براس ميم وقلم كا قرآن مين بيفرمانا كر ١٨٥٨ موسوى مين ميرا كلام آسان پر افعاليا جائے گا۔ يين محق ركھتا ہے كم سلمان اس پر عمل نين كريں كے جيسا كم سلمانوں نے ايما بى كيا۔ " (نيز ازالة الادبام ص ١٥٥٠ نوزائن ج ٣ ص ٢٥٥٠) ميں لكھتے ہيں كم سلمانوں نے ايما بى كيا۔ " (نيز ازالة الادبام ص ١٥٥٠ نوزائن ج ٣ ص ٢٥٥٠) ميں لكھتے ہيں كم

مدیوں میں یہ بات بوضاحت کمی اس آن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہا مزیث میں اشارہ ہے۔ 'لو کان الا یہ ان مانہ ہے جواس عاجز پر شفی طور پر گا: آیت و انا علی ذھاب به لقادر اس تقریر میں عقل مجز ومرز مروم او میں اسے ثریا ہے اتار لا اس مراح کے کئے اتفا قاعدر کا مو وفیرہ سے کیوں افعالی گیا۔ مرزا قاد اس شعر کا مصدات سجما۔

ورنہ می بید نظر ماتے کہ اور اسلامی بید نظر ماتے کہ اور مرے اسلامی و دوسرے اسلامی و دوسرے اسلامی اسلامی اسلامی کا اور ایٹ جمال کا اور مرز اقادیا نی کو آبال کو جمال انتقاتی امر شیں مرز اقادیا نی کو جمال انتقاتی امر شیں مرز اقادیا نی کو جمال اور کسی بات کی پروائیس کرتے ہیں اور کسی بات کی پروائیس کرتے ہیں اور کسی بات کی جو کہ قرآن ہاتھ کا سے کے اتا ا

ہرآ ل

زين

علامہ جوہریؓ نے (کُ ملاقات ہوئی جس کا نام سلیمان م

ل كى ٢- واخرج احمد والترمذي وابن المنذر والحاكم مردويه عن ابن عمر قال قال رسول الله عَنهُم من سره اان قيامته كانه راج عين فليقرأ اذالشمس كورت الحديث ''^{يي}ن ل کو بیا چهامعلوم موکه قیامت کو برائے العین د مکھ لے تو اذ الفنس کورت ں زینی اور آ سانی انقلاب پورے ندکور ہیں کہ عشار یعنی گا بھن اونٹنیاں جو ب ہوا کرتی ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرے گا۔ کل وحثی جانورا کھے ہو مروں کو درندوں کا کچمے خوف نہ ہوگا۔ پہاڑاڑ جائیں گے۔سمندروں کا یانی تارے گر جائیں گے۔ آ فاب بے نور ہو جائے گا۔ آسان خراب ہو نیوں کے معطل ہونے سے مقصود بیان ہول و پریشانی ہے۔ جو للخ صور کے ب ہوگی۔مرزا قادیانی نے بیسمجما کہ تجازریلوے کی دجہسے یہسب پچھ ہو ں معجزہ ہے۔مرزا قادیائی نے حجاز ریلوے سے جو بیرکام لیا کہوہ اپنی نشائی واس سے کام لے بھی نہیں سکتے۔اس لئے کہ جج کو جانا بھی ان کا عقلاً محال بام میں وہ تصریح سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بلکہ قادیان دارالا مان ہے۔ پر ا دارالاسلام میں وہ کیونکر جاسکتے ۔ تا کہ نوبت سواری کی پہنچے غرض اس ریل بز فرماتے ہیں تو این خیالت ومحالست کامضمون صادق ہے اور اگر اونٹیوں کا ی ان کے میچ موعود مونے کی ہے تو ماواڑ کی اونٹنیاں مرزا قادیانی کی عیسو یت لی۔اس لئے کہ باوجودریل کے وہ اب تک بے کارنبیں ہوئیں پر جاز کی يول کی۔

بام ص ۲۵ ماشد بزائن ج س ۱۹۹۰، ۲۹۹) پس لکستے ہیں کہ آ یت آنا علیٰ
ن "بیل ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے۔جس پس بندوستان پس ایک مفسد ہ سلامی سلطنت کے ملک بندسے نا پدید ہوگئے تھے۔ کیونکہ اس آ یت کے ملا بیں اور ۲۵ کا ایک زمانہ کو جب عیسوی تاریخ بیس و یکھنا چا ہیں تو ۱۸۵۷ء بست خدائے تعالی آ یت موصوف بالا بیس فرما تا ہے کہ جب وہ زمانہ آ کے گاتو بست خدائے گا۔۔۔۔ پراس عکم وعلیم کا قرآن بیس بیفر مانا کہ ۱۸۵۵ء عیسوی بیس ایا جائے گا۔ بیم معنی رکھتا ہے کہ سلمان اس بیمل نہیں کریں گے۔جیسا کہ ایا جائے گا۔ بیم معنی رکھتا ہے کہ سلمان اس بیمل نہیں کریں گے۔جیسا کہ کی کیا۔'' (بیز از اند الاوہام م ۱۵۵۷ء خزائن جسم ۲۵۵۵) بیس لکھتے ہیں کہ

"حدیثوں میں بیہ بات بوضاحت کمی کی ہے کہ سے موجوداس وقت دنیا میں آئے گا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پاجائے گا۔ بیوبی زمانہ ہے جس کی طرف ایک صدیث میں اشارہ ہے۔ 'لوکان الایمان معلقاً عند الثریالذاله رجل من فارس ''بیہ وہ زمانہ ہے جواس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا۔ جو کمال طغیان اس کا اس س جری میں شروع ہوگا۔ جو آیت و انا علی ذھاب به لقادرون میں جماب جمل مخلی ہے۔''

اس تقریر بیس عقلی مجر و مرزا قادیانی کابیہ ہے کہ ۱۲۷ ہے سے قرآن کو عائب کردیا۔
پھر ۱۳۰۰ ہیں اسے ٹریا سے اتار لایا۔ کیونکہ (ازافۃ الاوہام ۱۲۷ ہے۔ مرزا قادیانی کوقرآن سے ۱۹۰،۱۸۹ ہے۔ مرزا قادیانی کوقرآن سے واضح ہے کہ تن کے ظہور کی تاریخ غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰ ہے) ہے۔ مرزا قادیانی کوقرآن عائب کرنے کے لئے اتفا قاغدر کا موقع ہاتھ آگیا۔ گمراس میں بیکسررہ گئی کہ غدر تو ہندوستان عائب کرنے کے لئے اتفا قاغدر کا موقع ہاتھ آگیا۔ گمراس میں بیکسررہ گئی کہ غدر تو ہندوستان کے لوگوں نے کیا تھا۔ قرآن حرین ، عرزا قادیانی نے روئے زمین کو ہندوستان میں مخصر کرے سب کو وغیرہ سے کیوں اٹھالیا گیا۔ مرزا قادیانی نے روئے زمین کو ہندوستان میں مخصر کرے سب کو اس شعر کا مصداق سمجھا۔۔

برآ ل کرمیکه درگندم نهانست زیمن وآسان اوجا نست

ورنہ بھی بین فرماتے کہ غدر میں قرآن زمین سے اٹھالیا گیا اور قرآن اگر ہندوستان
سے اٹھالیا گیا تھا تو دوسرے اسلامی ملکوں میں ضرور ہاتی تھا۔ پھر پچیس تمیں سال تک کیا کوئی
دوسرے ملک کامسلمان ہندوستان میں آیا بی نہیں یا کوئی ہندوستان اس رت میں بچ کو بی نہیں
گیا۔ جو وہاں سے اپنے اور اپنے بھا تیوں کی دین و نیا کی بہود ہوں کا ذریعہ اور ایمان کا مدار دہان
سے لے آتا اور مرزا قادیانی کو ٹریا سے اتار لانے کی زحمت نہ ہوتی اس بیان سے مقصود بیہ کہ
جہاں اتفاقی امر میں مرزا قادیانی کو کسی قسم کا موقع مل جاتا ہے تو اس کو استدلال میں پیش کر دیسے
میں اور کسی بات کی پروائیس کرتے۔ دیکھے کس ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ خدانے قرآن میں فرمایا
میں میرا کلام آسان پراٹھایا جائے گاتا کہ جاہلوں اور امنا وصد قتا کہنے والوں کو یقین
ہوکہ قرآن ہاتھ سے نکل بی گیا تھا۔ اگر مرزا قادیانی نہ ہوتے تو کس سے یہ ہوسکنا کہ ٹریا پر جا کر
دہاں سے اسے لے آتا۔

ر میں سے سے ہوں ہے۔ علامہ جو ہریؓ نے (کتاب الحقار) میں لکھا ہے کہ تجاز کے کسی شہر میں ایک فخص سے ملاقات ہوئی ہے ہس کا نام سلیمان مغربی تھا۔اس کی عجیب حالت دیکھی گئی کہ جومہمان اس کے ہاں جاتا۔ جس سے کھانے کی خواہش کرتا غیب سے اس کا سامان ہوجاتا تھا۔ چنا نچہ ہم آٹھ فض اس کے ہاں گئے۔ ہرایک نے ایک خاص شم کے کھانے کی فرمائش کی شخ اپنے خلوت خانے میں جا کرنماز اور دعا میں مشخول ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہاہر لکا اقر ہرایک کی فرمائش موجود ہمی۔ جس سے ہم جمران ہوگئے۔ جو ہری کھتے ہیں کہ میں نے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کی حورت شہر میں رہتی ہے۔ شخ کو جو پچھ منگوانا ہوتا ہے۔ جمرے میں جا کرکل فرمائش لکھ کر کپور کے ذریعے سے اس کے پاس بھیج دیتا ہے اور وہ مورت سب چیزیں تیار کر کے فورا بھیج دیتی ہے۔ اس عقلی مجزے سے لوگ اس کے بہت معتقد تھے۔ دور دور سے تحاکف و ہدایا اور زرخطیر اس کے باس بھیج سے دور دور سے تحاکف و ہدایا اور زرخطیر اس کے باس بھیج ہے۔

اس م عقلی مغرات کی تحیل آون افی دات سے نیس کرسکا۔ کی اعتادی فیض کی تاکید کی فردت ہوتی ہے۔ چنکہ بیٹ قانع اور خاند فین تھا۔ ایک عورت ہی کی تاکیداس کے لئے کا فی تعی اور جولوگ بلند ہمت اور مردمیدان ہوتے ہیں اور ایک بڑے بیانے پرکام چلانا چاہیے ہیں۔ ان کے لئے کئی ہمراز مؤیدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابن قو مرث کے حال سے فلا ہر ہے کہ ایک بڑی جما احت عقلا وعلاء کی فراہم کر کے کام شروع کیا۔ ایک عبدالله وفشر کی اس کو فلا ہر ہے کہ ایک بڑی جما عت عقلا وعلاء کی فراہم کر کے کام شروع کیا۔ ایک عبدالله وفشر کی اس کو ایسا مل کیا تھا کہ اس کے سب کا موں کواس سے فروغ ہوگیا اولا اس کو دیوانہ بنا کر ساتھ رکھا۔ پھر جب ایک بڑے ہیں مجر ہے کہ دیا۔ یا تو ہمیشہ دیوانہ اور کئیف قابل نفر سے حالت میں دہتا تھا۔ یا نہا بنات کی کر جمع میں آیا اور ایک پرتا شیر واقعہ بیان کیا کہ رات آسان سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور میر اسیدش کر کے دل پرتا شیر واقعہ عالی کہ رات آسان سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور میر اسیدش کر کے دل جو کر قرآن ن اور موظ او غیرہ کتب صدیث وعلوم سے مجردیا۔ جب اس کا امتحان لیا گیا تو واقعی عالم کروں اس عاج کی جماعت میں اس نے ایے لوگوں کو بھی شریک کیا جس پرفر شتے آسان سے کا مردی اسید فرشتہ کیا جس پرفر شتے آسان سے ایک فرداہ سید نامح مصلی مقال مقال کا کیا تھا۔ اس سے میں ایک ذلیل سے ذلیل مصلی کا سین میارک ویک تا کہ این میں ایک ذلیل سے ذلیل مصلی کا سین کی کیا میں ایک وقتی کر کے کران اس واحر کی جماعت میں ایک ذلیل سے ذلیل محلی کا سین کیا کھا تھا۔ کا حدیث کی کا میں درخ شتوں نے قرآن دو مدیث اور تمای علوم لدنیا ہیں کہ کیا ہو کہ کیا تھا۔ کہ کا سینہ مراک کوران اس عاج کی جماعت میں ایک ذلیل سے ذلیل محلی کا سینہ کیا کہ کا میں کا موال میں کوران کی کیا تھا۔ کا کوران کیا تھا در اس کیا کہ کیا تھا۔ کیا تھا کہ کی جماعت میں ایک ذلیل سے دلیل محلی کا محلیل کیا کہ کوران کیا کہ کا میں کوران کیا کہ کوران کیا کہ کوران کیا کہ کی کیا کہ کوران کی کوران کی کی کران کیا کہ کوران کیا کہ کوران کے کوران کی کر کوران کوران کی کوران کی کوران کیا کوران کی کوران کر کوران کی کوران ک

اس مجوزے کے دیکھنے کے بعد ہزاروں حقاء معتقداور جان دینے پرمستعد ہو <u>گئے۔</u> مرزا قادیانی کی جماعت میں فاضل اجل حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب ایسے مدیر مخض ہیں کہ مرزا قادیانی کو ان پر ناز ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ (ازالة الادبام ص ۷۷۸، نزائن ج

ا ۱۹۳) یس تحریر فرماتے ہیں کہ "بہترو است اور ند بذب ہو گئے ہے۔ این صاحب کا خط اس عاجز کے اس ایس پہنچا۔ جس ایس بین عیم فور الدین صاحب ہیے ایس بین کی ہے۔ سیم صاحب ہے ایس بین کی ہے۔ سیم مصاحب ہے ایس بین اور الدین صاحب جو کو یا تمام جھا ایس بین فور الدین صاحب جو کو یا تمام جھا ایس بین ار با قرآنی معارف کا ذخیرہ ایس بین اور دوسرے ملہموں کو چھوا ایس کر کی اور دوسرے ملہموں کو چھوا ایس کر کی اور دوسرے ملہموں کو چھوا

مرزا قادیانی (براین احمدیم مرزا قادیانی (براین احمدیم کے جیں کہ' ایک دفعدو پے کی خت خرا کیاور الہام ہوا کہ دس دن کے بعد اول شری نے ایک سودس دو پے بیجاور کو گئی موئی ہے۔ جس کی مفصل حقیقت پر کا سے تو کی کوائی دیں ہے۔'' افعاف سے دیکھا جائے تو افعاف سے دیکھا جائے تو

کرچہ احتیاطاً دس روز کے بعد کی قیدلگا میع والے معاحب وتت مقررہ پرجو تعا میں آفرین ہے کہ برابروت معین پر ہو (براہین احریس اے تامیس

م مناحب الهام كمكر تف ان ساكم من جيس كروه دعابه بإيرًا جابت بالي

نے کی خواہش کرتا غیب سے اس کا سامان ہوجا تا تھا۔ چنانچہ ہم آ ٹھ مخص رایک نے ایک خاص فتم کے کھانے کی فرمائش کی شخ اینے خلوت خانے یں مشغول ہواتھوڑی دیر کے بعد جب ہاہر لکلاتو ہر ایک کی فر مائش موجود ان ہو گئے۔جوہری کھنے ہیں کہ میں نے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس ئ ب فی کوجو کھ منگوانا ہوتا ہے۔ تجرے میں جاکرکل فر مائٹیں لکھ کر کوئر کے پاس بھیج دیتا ہے اور وہ مورت سب چیزیں تیار کر کے فورا بھیج دیتی ہے۔ وگ اس کے بہت معتقد تھے۔ دور دور سے تحا نف و ہدایا اور زرخطیراس کے ے دہ نہایت مرفدالحال تھا۔

المعقل معجزات كي تتحيل آ دمي ايني ذات ينهيس كرسكنا _كسي اعتما د م مخض كي) ہے۔ چونکہ بیٹنے قانع اور خاند نشین تھا۔ ایک عورت بی کی تائیداس کے لئے اند ہمت اور مردمیدان ہوتے ہیں اور ایک بڑے پیانے پر کام چلانا جا ہے ہمرازمؤیدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔جبیا کہ ابن تومرث کے حال ہے بصاحت عقلا وملاء کی فراہم کر کے کام شروع کیا۔ ایک عبداللہ ونشر کی اس کو کے سب کاموں کواس سے فروغ ہو گیا اولا اس کو دیوانہ بنا کرساتھ رکھا۔ پھر ين مجرك فرورت موكى تومفى طوريراس سي كحدكمدديا - يا تو بميشدديواند والت مي ربتا تفاريا نهايت فاخره عالماندلباس مكن كرجم من آيا اورايك کدرات آسان سے ایک فرشتہ میرے یاس آیا اور میراسید فی کر کے ول وغيره كتب مديث وعلوم سے مجرويا۔ جب اس كا امتحان ليا حميا تو واقعي عالم ث بیحالت دیکھتے ہی باختیار رونے لگا کہس مندسے میں خدا کا شکرادا جاعت میں اس نے ایسے لوگوں کو بھی شریک کیاجس پر فرشتے آسان سے لرح ہمارے سید ہمارے مولی روحی فداہ سیدنا محم^{م مط}فی ملکت^ھ کا سینتہ مبارک اجرى جاءت من ايك ذليل سے ذليل فحض كاسين فرشتوں نے شق كركے امی علوم لدنیہ سے مجردیا۔ بیسب حضرت ہی کا طفیل ہے۔

ے کے دیکھنے کے بعد ہزاروں حقا ومعتقداور جان دینے پرمستعد ہو گئے۔ عت میں فاضل اجل حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب ایسے مر بر مخض کوان پر ناز ہے اور ہونا بھی جا ہے۔ (ازالة الاد مام ١٥٨٥، فزائن ج٣

ص ۵۲۱) میں تحریر فرماتے ہیں کہ دبہتیروں نے ہاوجود بیعت کے عہد بیعت صفح کردیا تھا اور بیرے ست اور ندبذب ہو مجئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب مدوح مکیم نور الدين ماحب كاخطاس عاجز كاس دعوے كى تقديق ميں كه (ميس بى مسيح موعود مول) اويان من ميرے ياس بنجا- جس من بي نقرات ورج تھے۔ آ منا وصدقا فاكتبنا مع الثابدين وكيم نورالدين صاحب جيسے فاضل فخص جب آمنا وصد قنا كه كرامتى بن جاكيں تو مرجا ہاوں کی کیا کی ہے۔ حکیم صاحب کے سوامولوی عبد الکریم صاحب وغیرہ بھی اس میٹی کے معززارکان ہیں جن سے مرزا قاویانی کو بہت مجھتائید ملی اور ملتی جاتی ہے۔ (ضرورت الامام م ۲۹، خزائن ج۱۳ م ۵۰۰) میں لکھتے ہیں۔''ایک جلیل الثان فاضل مولوی تحکیم حافظ حاجی حرمن نورالدین ماحب جو کویاتمام جہان کی تغییریں اپنے پاس رکھتے ہیں اور ایسابی ان کے ول میں بزار ہا قرآنی معارف کا ذخیرہ ہے بدلوگ دیوانے تونہیں کدانہوں نے مجھ سے بيت كربي اور دوسر ملهمول كوچيوژ ويا-" في الحقيقت عيم صاحب جامع الكمالات اور بوے حقن محف ہیں ہمرونشر کی سے زیادہ مرزا قادیانی کوردنہ دے سکے۔

مرزا قاد بإني (برابين احدييم ٢٨٠٥ ٢٠٠ حاشيه در حاشيه نزائن جاص ٥٦١٤٥٥) شل لکھتے ہیں کہ''ایک دفعہ رویے کی شخت منرورت تھیتو آ رید ہاج کے چند آ دمیوں کے روبرودعا كىاورالهام بواكدرس ون كے بعدرو پيآ ئے كا اور يہ بھى الهام اى وقت بواكم تم امرتسر بھى جاؤ کے چنانچدوں دن کے بعد کیارمویں روز محمد افغنل خان صاحب سرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایکسودس رو بے جمیع اور ہیں روپ ایک اور جگدسے آئے سوید وعظیم الثان پی موئی ہے۔جس کی معمل حقیقت پراس جگہ کے چندآ ریوں کو بخوبی اطلاع ہے۔ اگر منم دی مائے تو سچی کوائی دیں ہے۔''

انساف سے دیکھا جائے تو مرزا قادیانی کی اس کارروائی میں ایک تم کا اعجاز ہے۔ اگرچدا متیاطا دس روز کے بعد کی قید لگائی تھی۔اس لحاظ سے کدرویے کا معاملہ ہے۔ ممکن ہے کہ سييخ والےمهاحب وقت مقرره پرجو خطو که ابت وغیره ذرائع سے قراردیا میا ہوگا نہ سے سکیں مگر ان پرآ فرین ہے کہ برابرونت معین برجیج دیا۔جس سے عقلی پیش کوئی پوری مولی۔

(براین احدیم اسم علم مزائن جام ۲۲۵ ۲۲۵) میل کست بیل که وراحدخال صاحب الهام كے منكر تھے۔ان سے كها كميا كه خداوندكر يم كے حضرت ميں دعاكى جائے كى مجمع تعجب بیں کہ وہ دعا بہ یایہ اجابت پہنچ کرکوئی الی پیش کوئی خداوند کریم ظاہر فر مادے۔جس کوتم المجشم خود دیکے جاؤ۔ چنا نچہ دعا کی گئی اور علی العباح بنظر شفی ایک خط و کھایا گیا جوایک مختص نے داک میں و اکنانہ بھیجا ہے۔ اس خط پراگریزی زبان میں کھا ہوا ہے۔ ابی ایم کو ڈر اور عربی میں داکھ ہے ہزا شاہد نزاع چونکہ بیا کہ اس اگریزی زبان سے پچھوا تفیت نہیں رکھتا اس جہت سے پہلے علی العباح میاں نوراحم صاحب کواس کشف اور الہام کی اطلاع دے کراگریزی خوان سے اس اگریزی فقرے کے معنی دریافت کے محتے تو معلوم ہوگیا کہ اس کے بیمعنی ہیں کہ میں جھڑنے والا ہوں۔ سواس خط سے یقینا بیمعلوم ہوگیا کہ کی جھڑنے والا ہوں۔ سواس خط سے یقینا بیمعلوم ہوگیا کہ کی جھڑنے کے دالا مواکداس عاجز کوایک ہوگا میں کو ان کے رویرو یا دری رجب علی کا خط آگیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس عاجز کوایک واقعہ میں گواہ خم رایا ہے۔ "

عقلی بجڑے کے لوازم سے ہے کہ جوعلوم جانتے ہیں ان کوایا چھپانا جیسا کہ کوئی رازکو چھپا تا ہے۔ ویکھنے واشر کی اوراخرس وغیرہ نے کس عالی حوصلگی سے علم کو چھپایا جوآخر میں بجڑ سے کا کام دیا۔ اس وجہ سے مرزا قادیانی اگریزی دانی کو چھپاتے ہیں تا کہ ان الہابات میں جواکثر اگریزی زبان میں ہواکرتے ہیں۔ جیسا کہ برا بین احمد سے خااہر ہے بجڑ سے کا کام دے۔ الل دائش پراس تم کے مجزات سے میدامر پوشیدہ نہیں کہ مرزا قادیانی کے لوگ ڈاک خانے میں اور دوسرے شہروں میں متعین ہیں کہ اس تم کی خبروں کی تحقیق کر کے فوراً لکھ دیا کریں تا کہ مجزات کا ربحہ نہیں۔ دوسرے شہروں میں متعین ہیں کہ اس تم کی خبروں کی تحقیق کر کے فوراً لکھ دیا کریں تا کہ مجزات کا ربحہ نہیں۔

(براہین احمدیر ۲۷ ماشد در ماشد ، فرنائن جام ۵۲۵) میں لکھتے ہیں۔ ''از انجملہ ایک بیہ ہے کہ ایک دفعہ بحر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاتی ارباب محد لفکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔ یہیں گوئی بھی بدستور معمول ای وقت چند آریوں کو بتلائی گئی اوریہ قرار پایا آئیں میں سے ڈاک کے وقت کوئی ڈاکنانے میں جاوے۔ چنا نچھ ایک آریہ طاوال نامی اس وقت ڈاکنانے میں جاوے جنا نچھ ایک آریہ طاوال نامی اس وقت ڈاکنانے میں گیا اوریہ خبر لایا کہ موتی مردان سے دس روپیہ آئے ہیں۔''

نی الواقع روپیمینے اور ڈاکھانے کی ایسے طور پر خبرر کی کہ بعید نہ کھلنے پائے۔ ہر کسی کا کام نہیں۔ مرزا قادیانی نے عقلی اعجاز کر دکھایا ڈاکھانے والے کی کسی قدراستمالت کی ضرورت مولی ہوگی کہ خطوط تقییم کرنے سے پہلے خبردے دی یہی تو عقلی مجزات ہیں جو ہر کسی کا کام نہیں۔

(رابین احمدیم۲۷ ماهید در حاشید، نزائن جام ۵۷۸،۵۷۷) میل کیمنے بیل۔ ''از انجملد ایک بیہ ہے کدایک دفعد اپر بل ۱۸۸۳ء میں مج کے وقت بیداری میں جہلم سے روپیدرواند مونے کی اطلاع دی گی اور اس بات سے اس جگد آر بول کوجن سے بعض خود جاکر ڈاکانے میں

پھر لیتے تھے۔ بخو بی اطلاع تھی کہ اس ا میں آیا تھا۔ کیونکہ یہ انظام اس عاجز او فیر و آتا تھا۔ اس کو خود بعض آریدڈ اکنا مطلع رہے تھے اور خود اب تک ڈاک خا موزنامہ نویس کے نوکر رکھا ہوا تھا اور کیا ماگری اور فاری خط میں کی از دقوع کھ ماگری اور فاری خط میں کی از دقوع کھ میں اور ابھی پانچے روز نہیں گذرے تھے حساب کیا عمیا تو تھے۔ چنا نچہ یہ چیش گوئی حساب کیا عمیا تو تھیے ٹھیک ای دن میں کے روانہ ہونے کی خبردی تھی۔''

مرزا قادیانی کاجہلم والے ا قراردی تھی۔ برابرای تاریخ انہوں ۔ ایسے معجزات کے لئے ایک کمیٹی کی ضر ایسے فرائفش معمی پورے اداکرتے رہیں اور رہمی (براین احریم ک

المجملہ ایک بیہ کہ کھی عرصہ ہوا کہ ا صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور ا بدستورروز نامہ نہ کور کا بالا میں ای ہندہ تھوڑے دنوں کے بعد حیدر آیادہ عند

ہمیں معلوم ہے کہ نواب ہ سعی پرانہوں نے اقرار کرلیا۔جس ک وخیال سمحد کر پیش کوئی کی مدین کھواد ریکت ہے کسی نے کیا خوب کہاہے۔

وو دل ابل دانش اگر مرزا قادیا فی

۔ چنانچ دعا کی گئی اور علی العباح بنظر کشفی ایک خط دکھایا گیا جوا یک شخص نے بھیا ہے۔ اس خط پر انگریزی زبان بی کھا ہوا ہے۔ ابی ایم کو الراور عربی بیل رائی کے نکہ یہ فاکس ارائگریزی زبان سے پکھوا تغیب بیس رکھتا اس جہت سے ان دراحم صاحب کواس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر انگریزی خوان سے کے معنی دریافت کئے گئے تو معلوم ہوگیا کہ اس کے بیمنی بیس کہ بیس کے سواس خط سے یقینا بیم علوم ہوگیا کہ سی جھڑے نے والا کے دو برد یا دری رجب علی کا خط آ حمیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس عاجز کوایک سے ایس کا دری و بادری رجب علی کا خط آ حمیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس عاجز کوایک سے سوائی دی اس عاجز کوایک سے سوائی دی اس عاجز کوایک سے سوائی دی ان کا دی اس عاجز کوایک سے سوائی دی ان کا دی اس عاجز کوایک سے سوائی دی کا دی اس عاجز کوایک سے سوائی دی کا د

المرسے کے لوازم سے ہے کہ جوعلوم جانتے ہیں ان کوالیا چھپانا جیسا کہ کوئی رازکو اور کی اور اخرس وغیرہ نے کس عالی حوصلتی سے علم کو چھپایا جوآ خر میں مجز سے اور سے مرزا قادیانی اگریزی دانی کو چھپاتے ہیں تا کہ ان الہامات میں جواکثر اور کرتے ہیں۔ جیسا کہ براہین احمد سے طاہر ہے چجز سے کا کام دے۔ الل ایم مجوزات سے میدامر پوشیدہ نہیں کہ مرزا قادیانی کے لوگ ڈاک خانے میں اور استھین ہیں کہ اس تم کی خبروں کی تحقیق کر کے فوراً لکھ دیا کریں تا کہ چجزات کا

ناحدیم ۲۷ ماشد درماشد بزائن جام ۵۲۵) بین لکھتے ہیں۔ "ازانجملہ ایک بیہ رکھے ہیں۔ "ازانجملہ ایک بیہ رکھے دونت الہام ہوا کہ آج حاتی ارباب محد نظر خان کے قرابی کا روپیہ آتا میں بیستور معمول ای وقت چند آر بول کو بتلائی گئی اور بیقر ارپایا انہیں میں سے آن واکھانے میں جادے ۔ چنانچہ ایک آریہ طاوائل نامی اس وقت واکھانہ میں گیا گئی دران سے دس روپیہ آئے ہیں۔ "

تع روپیہ بیجیے اور ڈاکنانے کی ایسے طور پر خبر رکھی کہ جدید نہ کھلنے پائے۔ ہر کسی کا دیائی نے عقلی اعجاز کر دکھایا ڈاکنانے والے کی کسی قدر استمالت کی ضرورت دیائی نے عقلی اعجاز کر دکھایا ڈاکنانے والے کی کسی قدر استمالت کی ضرورت بیس کرنے سے پہلے خبر و سے دی بیل تو جر کسی کا کا منہیں۔
من احمد یوس ۲ سے ماشید در حاشی، خزائن ج اس سے ۲۸ ۵ ۲۸ ۵ میں کسے ہیں۔ "از کہ ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں من کے وقت بیداری میں جہلم سے روپیدروانہ در کا کی اور اس پات سے اس جگہ آر ہوں کو جن سے بعض خود جا کر ڈاکنانے میں دی گئی اور اس پات سے اس جگہ آر ہوں کو جن سے بعض خود جا کر ڈاکنانے میں

خبر لیتے تھے۔ بخوبی اطلاع تھی کہ اس روپیہ کے روانہ ہونے کے ہارے بیں جہلم سے کوئی خط خبیں آیا تھا۔ کیونکہ بیا انظام اس عاجز نے پہلے بی سے کر رکھا تھا کہ جو پکھ ڈاکنانے سے خط وغیرہ آتا تھا۔ اس کوخود بعض آریڈ اکنانے سے لےآتے تھے اور ہرروز ہریک ہات سے بخوبی مطلع رہجے تھے اورخو واب تک ڈاک فانہ کا ڈاک مشی بھی ایک ہندوہ بی ہے۔ غرض جب بیالہام ہواتو ان دنوں میں ایک پنڈت کا بیٹا شام الل نامی جوناگری اور فاری دونوں میں لکھ سکتا تھا اور بعض امور غیبیہ ظاہر ہوتے تھے۔ اس کے ہاتھ سے وہ ناگری اور فاری خط میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور پھر شام لال فہ کور کے اس پر دستخط کا گری اور فاری خط میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور پھر شام لال فہ کور کے اس پر دستخط کرائے جاتے تھے۔ چنا نچہ بیٹی گوئی بھی بدستور لکھائی گئی اور اس وقت گئی آریوں کو بھی خبر دی گئی اور ابھی پانچ روز نہیں گذرے تھے جو بہنیتا لیس روپے کامنی آرڈ رجہلم سے آگیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک ٹھیک ای ون منی آرڈ رروانہ ہوا تھا۔ جس دن خداونہ عالم الغیب نے اس کے دوانہ ہونے کی خبر دی تھی۔ "

مرزا قادیانی کا جہلم والے صاحب پر کس قدر وٹوق ہوگا کہ خود تاریخ منی آرڈر سیجنے کی قرار دی تھی۔ برابرای تاریخ انہوں نے بھیجا تا کہ مجز وجموٹا نہ ہوجائے۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ایسے مجزات کے لئے ایک سمیٹی کی ضرورت ہے۔ جوسب ہم خیال ہوں اور جہاں رہیں اپنے ایسے مجزات کے لئے ایک سمیٹی کی ضرورت ہے۔

اور بیمی (براین احمدیم ۱۷۷ ماشد در ماشر، نزائن جام ۵۲۹،۵۲۸) بی ہے۔ ''از انجملہ ایک بیہ ہے۔ ''از انجملہ ایک بیہ ہے کہ کھی وصد ہوا کہ خواب بیں دیکھا تھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس بی تقدر دو پید دینے کا عدہ لکھا ہے۔ بیخواب بھی بدستور دوزنامہ خرکور و بالا بیں ای ہندو کے ہاتھ سے لکھائی گی اور گی آریوں کو اطلاع دی گئی پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدر آباد سے خط آگیا اور نواب صاحب موصوف نے سورو پیر بھیجا۔''

ہمیں معلوم ہے کہ نواب صاحب صاحب کشف نہیں تھے۔ایک مخیر فخص تھے کی ک سعی پرانہوں نے اقرار کرلیا۔جس کی خوش خبری متوسط نے دی اور مرزا قادیانی نے اس کوخواب وخیال سمجھ کر پیش کوئی کی مدین ملکموادیا جس کا ظہور مجز سے کے رنگ میں ہوا۔ یہ سب اتفاق کی برکت ہے کی نے کیا خوب کہاہے۔

دو دل کی شود بھکند کوہ را اہل دانش اگر مرزا قادیانی کے معجزات کا مواز نداور مقائسہ سلیمان مغربی کے معجزے ے ساتھ کریں قواس تم مے جوزات میں ای کا پلہ بھاری نظر آئے گا۔ اس لئے کہ اس نے سوائے اپنی بی بی کے کسی سے مدنہیں کی اور ہزاروں روپے جمع کر کے مرجع خلائق بن گیا۔ البت مرزاقادیانی کے جوزے کسی ایک تم میں مخصر نہیں۔ اس میں ان کوبے شک تفوق حاصل ہے۔

مراس سے معجزات کومرزا قادیانی جوظیم الشان نشانیاں کہتے ہیں نازیاہے۔اس لئے کہ اس سم کے مغیبات کا دریافت کر لینا کی طریقوں سے ہوا کرتا ہے۔سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کچورو پیمرف کر کے لوگ فراہم کر لئے جاتے ہیں۔جود قافو قا خروسیتے رہے ہیں۔افسران خفیہ پولیس ای طریقے سے ہوخص کے کھر کی بلکدل کی بات معلوم کر لیتے ہیں۔

کائن لوگ بھی اس میم کی خبریں دیتے ہیں۔ بلکہ وہ تو آئندہ کی خبریں ہی دیا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو آئندہ کی خبریں بھی دیا کرتے ہیں۔ چنا ہے۔ دیا کرتے ہیں۔ چنا ہے۔ فلا مرہ کے دیا دہ استعادت سے پہلے کے اور ش وغیرہ کا ہنوں نے مفسل خبریں دی تھیں کہ نبی آخرالز مان میں ہے تھیں کہ نبی آخرالز مان میں ہے تھیں ہونے والے ہیں جو بنوں کو تو ایس کے اور ملک فتح کریں گے۔

''مروج الذہب' بیں امام ابوالحس مسعودیؓ نے تکھا ہے کہ کا بن لوگ جوغیب کی خبریں دیے ہیں الذہب بیں اختلاف ہے۔ حکمائے بوتان وردم کہتے ہیں کہ وہ لوگ نفوس کا تھیہ کرتے ہیں۔ اس لئے کی اشیاء کی صور تیں اس لئے کی اشیاء کی صور تیں اس لئے کی اشیاء کی صور تیں لئس کلی ہیں قائم ہیں۔ جن کے عس نفوس مصفیٰ ہیں جلوہ گر ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنات ان کو خبر دے جاتے ہیں اور بعضوں کا قول ہے کہ اوضاع فلکیہ کو اس باب ہیں وہل تام ہواد ان کو خبر دے جاتے ہیں اور مفائی طبیعت اور لطافت جس سے کہانت حاصل ہوتی ہے اور اکثر کا تول ہواں اس کے موافق ہوتا ہے جو اس شم کی خبریں ان کو دیتا ہے۔ بہر حال اسباب کھی ہوں گر سب کے نزد یک مسلم ہے کہ کا بن غیب کی خبریں دیا کرے ہیں۔

عامل لوگ حاضرات کے ذریعے ہے بھی الی خبریں معلوم کر لیتے ہیں۔ چنا خچراں زمانے میں پیلوگ بکثرت موجود ہیں۔

مسمرین مے ذریعے ہے بھی مغیبات پراطلاع ہوا کرتی ہے۔جس کوکوئی انکارٹیس کرسکتا۔اس لئے کہاس کی موجد مہذب قوم ہے اوراس کے قومرزا قادیانی بھی قائل ہیں کہ عینی علیہ السلام مسمرین منی کے ذریعے سے مجائب و کھلاتے تھے۔اگر چہ یہ وجہ بیان کر کے اس کی

شاقی سے انکارکرتے ہیں کدوہ کام قابل افرید فردا قادیانی نے اتنا ہوا دعویٰ مسیائی اور مہدو کیم تنی مجوات دکھلانے کے لئے عقلی کوئی ذر با میں نہیں، ہزار ہا آ دی اس کے واقف اور ما ا میں طید السلام کی مثلید حاصل کرنے کی مجم میں سے کون کی چیز مانع ہے۔ رہا انکار موصل ہے۔ '' دروغ مصلحت آ میز بداز راتی فتذا گیز ہے۔ '' دروغ مصلحت آ میز بداز راتی فتذا گیز ہے۔ '' دروغ مصلحت آ میز بداز راتی فتذا گیز مرحال جب غیب کی خروں پر ا

مجوہ کے تکر ہوسکتا تھا۔ مجزے کی حدیث بیامرہ مجدے آنخضرت علقہ نے اظہار مجزے۔ مکلائی کہامکان بشری سے خارج تھی۔

(خررالضائص الواضحه ص ١٤١) يش گيا - اين هباس ني سن كرفر مايا كداس سے كبا چب تك يد مجروه وه ند د كملائ اس كا دعوى مس محمت مطاء ہونے كى دعا نبى كريم الله ني نے معترف بيں - انہوں نے كيے مختر جملے بش تھ بان كى بات كو قابل اعتبار بجھتے ہيں ان كے اس گي جب تك ماورزادا ندھے اور كوڑھى جس مجمع وعنيس ہوسكتا -

مرزا قادیانی کے مجوزات میں وہ لا

ا "میرے پراپنے فاا و چکاہے اور اس کے رنگ میں ہو کروعدہ کے

م كم جوات بين اى كاپله بھار اُنظرة ع كا اس لئے كداس نے سوائے
ہدونييں لی اور ہزاروں روپے جع كر كے مرجع خلائق بن گيا۔ البته
کے كى ايك تتم هن مخصر نبيں ۔ اس هن ان كوب شك تفوق حاصل ہے۔
م كم مجوزات كومرزا قاديا فى جوظيم الشان نشانياں كہتے ہيں نازيبا ہے۔ اس
ہیات كا دريافت كر لينا كئ طريقوں ہے ہوا كرتا ہے۔ سب ہے آسان
پيمرف كر كے لوگ فراہم كر لئے جاتے ہيں۔ جو وقا فو قا خر ديتے رہنے
سائی طریقے ہے ہو محض كے كھر كی بلك دل كی بات معلوم كر ليتے ہيں۔
سائی طریقے ہے ہو محض كے كھر كی بلك دل كی بات معلوم كر ليتے ہيں۔
ہی ماس معلوم كے خريں ديتے ہيں۔ بلك وہ تو آئدہ كی خبريں بھی
ہی اس معبوطی نے فر خصائص كبری) ميں كئ روايتي نقل كی ہيں۔ جن سے
ہی امام ميوطی نے فر خصائص كبری) ميں كئ روايتي نقل كی ہيں۔ جن سے
ہی امام ميوطی مقر ب معاورت سے پہلے سے اور شق وغيرہ كا جنوں نے مفصل

الذہب' بیں امام ابوالحن مسعودیؓ نے لکھا ہے کہ کا بمن لوگ جوغیب کی کے سبب بیں اختلاف ہے۔ حکمائے بونان وردم کہتے ہیں کہ وہ لوگ نفوس کا سے اسرار طبیعت کے منکشف ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ کل اشیاء کی صور تیں ۔ جن کے عس نفوس مصفی بیں جلوہ گر ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنات ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنات ہیں اور بعضوں کا قول ہے کہ ادضاع فلکیہ کو اس باب بیں دخل تام ہے اور اکثر کا رہے اور اکثر کا ہے۔ اور اکثر کا ہے۔ جو اس تم میں وہی جا ہت ہوتا ہے کہ وکئی شیطان ان کے موافق ہوتا ہے جو اس تم ہے۔ بہر حال اسباب کچھ ہی ہوں محرسب کے زدیک مسلم ہے کہ کا بمن غیب

۔ حاضرات کے ذریعے سے بھی الی خبریں معلوم کر لیتے ہیں۔ چنانچہاس رُت موجود ہیں۔

کوری معلمیں کے دریعے سے بھی مغیبات پر اطلاع ہوا کرتی ہے۔جس کو کئی انکارٹیس اس کی موجد مہذب قوم ہے اور اس کے قومرز! قادیائی بھی قائل ہیں کہ عیسیٰ می کے ذریعے سے عجائب دکھلاتے تھے۔اگرچہ بیوجہ بیان کر کے اس کی

مثاتی سے انکارکرتے ہیں کہ وہ کام قابل نفرت ہے۔ گرعقلاً اس کو باور نہیں کرسکتے۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی نے اتنا بڑا دعویٰ سیحائی اور مہدویت وعد ہیت و مجدویت وغیرہ کا کیا ہے۔ ممکن نہیں کہ عقلی مجوات دکھلانے کے لئے عقلی کوئی ذریعہ پہلے سے جو ہزنہ کررکھا ہواور بیکام پھراییا مشکل مجی نہیں، ہزار ہا آ دمی اس کے واقف اور عامل موجود ہیں اور بہت ی کتابیں بھی اس فن بی تعیف ہو چکی ہیں اور مرزا قادیانی ایک مدت تک گوشد نفین اور خلوت کرین بھی رہ چکے ہیں اور عین علی میٹی علیہ السلام کی مشید عاصل کرنے کی بھی ایک زمانے سے فکر ہور ہی ہے۔ پھر مسمریزم کی مشل سے کوئ کی چیز مانع ہے۔ پھر مسمریزم کی مثل سے کوئ کی چیز مانع ہے۔ رہا انکار سومسلحت وقت کے لحاظ سے ایسے امور کی ضرورت ہوتی ہے۔ "دروغ مسلمت آ میز بدازرائی فتدا گیز" پڑمل کر تا مقتضا کے عقل ہے۔

بہرحال جب غیب کی خبروں پر اطلاع پانے کے متعدد ذریعے موجود ہیں اور انہیں ذرائع سے لوگ اس زمانے میں مطلع ہوا کرتے ہیں تو وہ حد طاقت بشری سے خارج نہ ہوا پھروہ معجزہ کی وکر ہوسکتا تھا۔ معجزہ کی حد میں بیامر داخل ہے کہ قدرت بشری سے وہ کام خارج ہو۔ ای وجہ سے آنخضرت باللہ نے نے اظہار معجزے کے وقت غیب کی خبر دینے سے الکار فرما کروہ بات دکھائی کہ امکان بشری سے خارج تھی۔

مرزا قادیانی کے معجزات میں وہ الہام بھی داخل ہیں جوموقع موقع پر ہوتے رہتے ۔ ہیں۔شل

(ازالة الاوبام ص ٢٥١، فزائن جسم ٢٠٠٣)

آل شغالک رفت ایدرخم رنگ ين برآمه بيتش رتكين شده ديد خودرا سرخ وسخ وبود وزرد جمله مفتند اے شغالک مال جیست از نشاط ازما کرانه کردهٔ یک شغالے پیش اوشد کاے فلال شيد كردى تابم برجى پی بکوشیدی ندیدی گرمئے مدق وكرمي خود شعار اولياست كالتفات علق سوئے خودكشند

غرض بيركهاييخ منهب وه نمرار تعليا سکتاہے۔ ہاں اس کوہم مان لیں کے کہ بقول م انہوں نے دیکھا کہ جب تک خدا کی طرف ہے ماری بات کونہ مانیں مے۔اس لئے حسب م اورقاعدے کی بات ہے کہ جہاں لا کھوں آ دمی كمكى بات كالتحقيق سےان كو پچوغرض نبيل مو كرمان ليتے ہيں۔

(غررالضائص) بیں لکھاہے کہ" آ و کھا کہ قرآن شریف کودیس ہے اور زار زا تر میں۔ یو جہار کیا حالت ہے۔ کہا میں نے ا **خدانتالیٰ منع فرما تا ہے۔ابسوائے رونے ک** منع کیا۔کہا کیاتم نے قرآ نہیں پڑھا۔حق تعا **هواذًى فاعتزلوا النساء في المحيض** مں حایک عرورتوں سے مقاربت منع کی گئی ہے کے معنی جیما چہ کے ہیں) غرض وہ آیت سنا کر و ہے۔مولوی صاحب نے ان کی حالت اور امر

"انا انزلنا وقريباً من القاديان جس كالمطلب يه بيان كيا كيا يا يا كيا كيا كيا كيا كيا (ازالة الاومام ص 2 عاشيه بنزائن جساص ١٣٩٩) ومثق لعني قاديان من اتراہے۔'' " کشف سے معلوم ہوا کہ غلام احمد قادیانی کے تیراسوعدد ہیں۔ یکی سی (ازالة الادبام ص١٨٥ فرزائن جسم ١٨٩٠ ١٩٠٠) "اس عاجز كا نام آوم اورخليفة الله ركه كراوراني جاعل في الارض خليفة کے کھلے کھلے طور پر براجین احمد بیش بثارت دے کرلوگوں کوتوجہ دلائی کہ تااس خلیفة الله آدم کی اطاعت كرين اوراطاعت كرنے والى جماعت سے باہر ندر ہيں۔''

(ازالة الاوبام ص ٢٩٥ ، فزائن جسم ٢٥٥٥)

"قل انبي امرت وانا اوّل المؤمنين واتاني مالم يوت

(ازالة الاومام ص٣٠ ٤ بزائن ج٣٥ م ٢٧١) أحداً من العالمين ُ

"قل ان كنتم تحبون اللهِ فاتبعوني يحببكم الله" (ازالة الاومام ٢٥ عماشيه فمزائن جساص ١٨٨)

"قل يا ايها الكافرون انى من الصادقين"

(ازالة الاومام ص٨٥٥ بخزائن جهم ٢٥٥)

جن كا مطلب يهوا كه خدان عيلى عليه السلام كو ماركرمرزا قادياني كوان كى جكه بجائ ومثق، قادیان میں اتارا اور خلیفة الله آدم بنا کربشارت ان کی براین احمد بیمی دے دی اور ان کو وہ فضائل دینے جوعالم میں سی کونہیں دینے اوران کی اطاعت کرنے والامحبوب خداہے اوران کا مخالف کافر ہے اور اس کے سوامیجی فرماتے ہیں کہ خدامنہ سے پروہ اٹھا کران سے باتیں بلکہ شخطے کیا کرتاہے۔

ادنی تا مل معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ بیانات مجمی جو نیس ہو سکتے ۔اس لئے کما بھی معلوم ہوا کہ مجرہ وہ ہے جو طاقت بشری سے خارج ہواور یہ بیانات طاقت بشری سے خارج نہیں۔ ویکے لیج مسیلہ کذاب سے لے رآج تک جتنے جموٹے نی اور مدعیان امامت وعیسویت ومهدویت وکشفیت وشامدیت ومداریت وغیره گذرےسب برابرکها کرتے تھے کہ ہم پروی ہوتی ہاورخداے باتس کیا کرتے ہیں اور کی کو خدانے اپنا بیار ابیٹا بھی کمددیا۔ان کی تعلیو سروه حكايت صادق آتى ب_جسكومولا ناروم في مشوى مل كعاب-

آل شغالک رفت اغرخ رنگ پس برآمه بوشش رنگیس شده ديد خودرا سرخ وسبر ويود وزرد جمله گفتنداے شغالک حال جیست از نثاط ازما کرانہ کردہ یک شغانے بیش اوشد کاے فلال شيد كردى تابمر بر جبي پی کوشیدی ندیدی مرمئ معدق وگری خود شعار اولیاست كالتفات خلق سوئے خودكشند

اندرال فم کردیک ساعت درنگ که منم طاؤس علیجین شده خویشتن رابر شغالان عرضه کرو که ترادر سرنشاطی ملتویست ای کلبر از کا اوردهٔ شید کردی تاشدی از خوشدلال تاز لاف این خلق را صرت وی پس زشید آوردہ بے شرمئے بازبے شرمی بناہ ہردغاست که خوهیم وازورول بس ناخوشند

غرض به کداینے منہ سے وہ ہزار تعلیاں کریں مگر کیا کوئی عاقل ان کی تعلیوں کومعجز ہ کہہ سكتا ہے۔ ہاں اس كوہم مان ليس مے كه بقول مرزا قادياني وه بھي ايك تنم كے عقلى مجزات ہيں۔ انہوں نے دیکھا کہ جب تک خدا کی طرف سے ان لوگوں کو پیام ندی بچائے جا کیں بیسادہ لوح ہاری بات کونہ مانیں مے۔اس لئے حسب ضرورت الہام بنابنا کران کوخدا کی طرف سے سنایا اورقاعدے کی بات ہے کہ جہال لا کھوں آ دی موں وہاں صدبا بلکہ ہزار ہاا سے بھی ہوتے ہیں كركى بات ك يحقيق سے ان كو كچيفرض نبيس موتى _اليي باتوں كو كچ رجى خدائے تعالی كاار شاد بجھ کرمان کیتے ہیں۔

(غررالخصائص) میں لکھا ہے کہ ایک مولوی صاحب سی بزرگوار کی طاقات کو مے دیکھا کہ قرآن شریف گود میں ہے اور زار زار رورہے ہیں اور افکول سے قرآن کے اوراق تریں۔ یو چھا یہ کیا حالت ہے۔ کہا میں نے اپنی لوٹھ یوں کے ساتھ چھاچھ کھائی تھی۔جس سے خداتعالی منع فرما تا ہے۔اب سوائے رونے کے اور کیا کرسکتا ہوں۔کہاکس نے تہمیں اس سے منع كيا-كهاكياتم فقرآ ننيس برحاح تنافي فرماتا ب-"يسالونك عن المحيض قل هواذًى فاعتزلوا النساه في المحيض ولا تقربوهن (بقره:٢٢٢)"(اسآيت میں حایکد، عورتوں سے مقاربت منع کی گئی ہے۔ انہوں نے کیش کو تین سی نائے معجمہ سمجا۔جس كمعنى جماجه كے بيں) غرض وہ آيت سناكر كها كداب ميرى توبة قبول مونے كى كيا صورت ہے۔ مولوی صاحب نے ان کی حالت اور اصرار کود مکھ کر کھا تضرع اور عاجزی سے توبد کی جائے

"انا انزلناه قريباً من القاويان جس كا مطلب بيه بيان كيا كميا به كويسى (ازلمة الاومام م ٢٥ عاشيه بخزائن جسام ١٣٤٩) ں اتراہے۔" " کشف سےمعلوم ہوا کہ غلام احمد قادیانی کے تیراسوعدد ہیں۔ یکی سیح (ازالة الاوبام ص ١٨٥ ، فزائن ج عص ١٨٩ ، ١٩٠) "أس عاجز كا نام آوم اورخليفة الله ركه كراوراني جاعل في الارض خليفة برامین احدیدی بثارت دے کراوگوں کوتجددلائی کمتااس ضلیفت الله آدم کی لاعت كرنے والى جماعت سے باہر ندر ہيں۔''

(ازالة الاوبام ص ٦٩٥ فزائن جسم ٢٥٥)

"قبل انبي امسرت وانسا اوّل العسؤمنين · واتاني مالم يوت (ازالة الاوبام ٢٠٠٥ فرزائن جسم ١٧٥٩)

"قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله" (ازالة الاوبام ص٧ ٧ عاشيه فزائن ج ١٥٠٠)

"قل يا ايها الكافرون اني من الصادقين" (ازلانة الادبام ص٥٥٥ فرزائن جهم ٥٢٥)

مطلب بيہوا كەخدانى علىيەل السلام كومار كرمرزا قاديانى كوان كى جگه بجائے با تارااورخلیه الله آوم بنا كربشارت ان كى برامين احمد بيش دے دى اوران كو

وعالم میں کسی کوئیں دیئے اوران کی اطاعت کرنے والامحبوب خدا ہے اوران کا راس کے سوار بھی فرماتے ہیں کہ خدامنہ سے بردہ اٹھا کران سے باتیں بلکہ ٹھٹے

ا مل معلوم موسكا ب كدير بيانات بحى معر ينيس موسكة -ال لئ كدامى و و ہے جو طاقت بشری سے خارج ہواور سے بیانات طاقت بشری سے خارج سیلمہ کذاب سے لئے رہ ج تک جتنے جموٹے نبی اور مدعیان امامت وعیسویت ت وشاہدیت ومدثریت دغیرہ گذرےسب برابرکہا کرتے تھے کہ ہم یروی ہوتی تیں کیا کرتے ہیں ادر کسی کوتو خدانے اپنا پیار ابیٹا بھی کبددیا۔ان کی تعلیوں پروہ تى ب_ جس كومولا ناروم في منتوى ميل كعاب- تو قبول ہوتی ہے۔ سنتے بی انہوں نے سرسے پکڑی اتارلی اور آسٹین چڑ ماکر دست بدعا ہوئے اور آسٹین چڑ ماکر دست بدعا ہوئ اور آسٹین چڑ ماکر دست بدعا ہوئ اور آسٹین چراب یعنی یا اللہ تحقیم مرکز نے کے لئے بہت اوگ طیس کے لیان مجمع عذاب کرنے والا تیر سے اکوئی نیس السکتا۔''

الحاصل اس منم کی طبیعت والوں کو جب خدا کا پیام پہنچایا جائے اور اس کے ساتھ شعبہ ہے اور نیزنجات وطلسمات اور کہانت ونجوم وسمریزم وغیرہ سے کام لے کران کی کونداندیش عقلیں منز کر لی جائیں تو پھران کے آمناو صدقنا کہنے میں کیا تا مل ۔ انہیں تداہیر سے ہرزمانے میں لاکھوں آ دمیوں کو جعلسازوں نے پھانساولی طبیعت اور خیال والے اب تک موجو ہیں اور اسلام میں جوزمانہ خیر القرون کا تھا۔ جب مسیلمہ کذاب واسود عنی وغیرہ جعلسازوں کی چل می تو اسوریس کے بعد چل جانا کون می ہوئی ہات ہے۔

اب یہ بات قابل خور ہے کہ مرزا قادیانی جو (ازلة الاوہام م ۱۳۸۸ ہزائن جسم ۱۷۵) میں لکھتے ہیں کہ'' ایک متدین عالم کا بیفرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام من کر چپ ہوجائے اور لمبی چون و چراسے ہاز آ جائے۔''اس سے طاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے نزد یک مسیلمہ کذاب وغیرہ کے الہام من کر جولوگ چپ رہے اور چون و چرا نہ کئے وہ متدین تھے اور جولوگ چون و چرا بلکہ ان کی سرکوئی کی وہ متدین نہ تھے۔ معاذ اللہ اس کا تو کوئی مسلمان قائل نہیں بلکہ جھوٹے نبیوں کے الہاموں کوروکر ناہر مسلمان پرفرض ہے۔

می مجھ ایسا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ عودگی کا ایک نہایت عجیب ام مرتے ہی حالت ہے۔ جر میں بندہ اپنے خدا کود کھے لیتا۔ میان میں ہوتا ہے کہ جس سے میازل عالیہ کی خوش خبری سنا کہ میان کی تو تو ل سے نہایت باز اور (ضرورت اللا)

اور (ضرورت الامام پرده اپنی پاک اورروش چرر-فرض وجی اور الهام کے حالار کچرم زا قادیانی کی ایجاد بحی هم کے بیں جن کوائل الها هم کے بیں جن کوائل الها حالت ان پر طاری ہوتی ہو۔ حالت ان پر طاری ہوتی ہو۔ اس میں اشہاک ہوجا تا ہے۔ وفت اس کام کا خیال لگار ہتا منظر مایا ہے۔

در شاعروں کی حا^ا **ہوجاتے ہیں** اور دنیا و مانیم

سنة بى انبول نے سرے گرى اتارى اور آستين چرا ماكر وست بدعا فى شروع كى ـ "اللهم انك تجد من ترحمه سواى و لا اجدمن اك "يعنى ياالله تخير م كرنے كے لئے بہت لوگ مليس مے ليكن جمع عذاب مواكو في نيس اللہ كا - "كان جمع عذاب مواكو في نيس اللہ كا - "كان جمع عذاب مواكو في نيس اللہ كا - "كان جمع عذاب مواكو في نيس اللہ كا - "

راس می میں سلما۔ اس هم کی طبیعت والوں کو جب خدا کا پیام پہنچایا جائے اور اس کے ساتھ سے وطلسمات اور کہانت ونچوم وسمریزم وغیرہ سے کام لے کران کی کو تداند لیش سمیں تو پھران کے آمنا وصد قتا کہنے میں کیا تا مل۔ انہیں تدابیر سے ہرزمانے کی کو جعلسازوں نے بھانساویکی طبیعت اور خیال والے اب تک موجود ہیں اور خیر القرون کا تھا۔ جب مسیلمہ کذاب واسود علسی وغیرہ جعلسازوں کی چل می تو رچل جانا کون می بڑی بات ہے۔

بات قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی جو (ازالة الاوہام ۱۲۸، نزائن جسم ۱۷۵) ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام من کر چپ ایک وچراسے ہازآ جائے۔''اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک مسیلمہ الہام من کر جولوگ چپ رہے اور چون وچرا ندکئے وہ متدین تنے اور جولوگ کی سرکوئی کی وہ متدین نہ تنے۔معاذ اللہ اس کا تو کوئی مسلمان قائل نہیں بلکہ الہاموں کوردکرنا ہر مسلمان پرفرض ہے۔

قادیانی (راہین احمدیہ مسلم ۲۳۸ تا ماشی، نزائن جام ۲۷۳ تا ۱۳۳۳) میں اپنے پر بیتیں نہاہت ول جسب بیان کرتے ہیں کہ' دہ کامل روشنی کے ساتھ تا زل ہوتا ہو متواتر برس کراوراپنے نوروں کوتو کی طور پر دکھلا کر مہم کے دل کوکا مل یقین سے پر بقر بروں اور مختلف لفظوں ہیں اثر کر معنی اور مطلب کو بکلی کھول دے اور عبادت بھتی ہوتا متواتر اجابتوں اور جوابوں کے ذریعے سے بوضاحت تمام بیان کوئی الہام اس حد تک بہتے جائے تو وہ کامل النور اور تعلقی اور یقینی ہے سسب جب کوئی الہام اس حد تک بہتے جائے تو وہ کامل النور اور تعلقی اور یقینی ہے سسب جب بہت مشابہ ہے وہ الکل این ہستی کھویا جاتا ہے۔ تو بہت مشابہ ہے باہم آتا ہے تو اسپنے اندر وہ جب حالت ربودگی سے جوغوطہ سے بہت مشابہ ہے باہم آتا ہے تو اسپنے اندر

یں کھاایا اسٹاہدہ کرتا ہے۔ جیسے ایک کونٹے پڑی ہوئی ہوتی ہے اور جب وہ کونٹے کچھ فروہوتی ہے اور بیغوطہ لونا گہان اس کو اپنے اندر سے ایک موزوں اور لطیف اور لذیذ کلام محسوس ہوجاتی ہے اور بیغوطہ ربودگی کا ایک نہایت عجیب امر ہے۔ جس کے عجائبات بیان کرنے کے لئے الفاظ کفایت نہیں کرتے۔ یہی حالت ہے۔ جس سے ایک دریا معرفت کا انسان پر کھل جاتا ہے۔ اس طرح کہ جیسے ایک میں بندہ اپنے خدا کود کھے لیتا ہے۔ اس اور اپنے سوالوں کا جواب پاتا ہے۔ اس طرح کہ جیسے ایک انسان دوسر سے انسان کا جواب دیتا ہے اور جواب نہا ہے تصبح اور کھی امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے کہ جو انسان دوسر سے انسان کا جواب دیتا ہے اور جواب نہا ہے تصبح اور کھی امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے کہ جو کلوت کی طاقتوں سے باہر ہیں اور کھی اس کے ذریعہ سے مواہب عظیمہ کی بشارت ملتی ہے اور منازل عالیہ کی خوش خبری سائی جاتی ہے اور قرب حضرت باری کی مبارک بادی دی جاتی ہے اور کھی دندی بر کتوں کے بارے میں پیش کوئی ہوتی ہے۔ ان کلمات لطیفہ و بلیغہ کے سننے سے پچھ کلوت کی توتوں سے نہایت بلند اور اعلی ہوتے ہیں سے جس قدر ذوق و معرفت حاصل ہوتی ہے گلوت کی توتوں سے نہایت بلند اور اعلی ہوتے ہیں سے جس قدر ذوق و معرفت حاصل ہوتی ہوتے ہیں سے جس قدر ذوق و معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو دی بندہ جانتا ہے۔ جس کو یہ تعت عطاء ہوتی ہے۔ "

اور (ضرورت الاہام ۱۳۰۸ نزائن ۱۳۰۸ میں کھتے ہیں کہ ' خدا ہے تعالیٰ کسی قدر پردہ اپنے پاک اورروش چرے ہے تارکران سے باتیں کرتا ہے اور بعض وقت مخصے کرتا ہے۔'' غرض وی اور الہام کے حالات فدکورہ کچھ تو احادیث سے اور کچھ صوفیہ کے کلام سے ماخوذ ہیں اور کچھ مرزا قادیانی کی ایجاد بھی ہے۔ ہمیں اس میں کلام ہیں کہ وی اور الہام کے حالات ایک خاص منم کے ہیں۔ جن کو اہل الہام جانے ہیں۔ مگر کلام اس میں ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی الہام ہوتا ہے یا ہیں اب تک انہوں نے اس وی کی ویل پیش نہیں کی۔ ممکن ہے کہ کی تم کی استفرائی حالت ان پر طاری ہوتی ہو۔ جس کووہ بیخودی بیجھتے ہوں کیوں کہ انسان پر جو خیال غالب ہوتا ہے حالت ان پر طاری ہوتی ہو۔ جب کو وہ بیخودی بیجھتے ہوں کیوں کہ انسان پر جو خیال غالب ہوتا ہے اس میں انہا کہ ہوجا تا ہے۔ جو لوگ کی کام کی طرف پوری توجہ کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ ہر وقت اس کام کا خیال لگار ہتا ہے۔ بہاں تک کہ خواب میں بھی وہی نظر آتا ہے۔ چنا نچ کی ہرزگ نے فرمایا ہے۔

گردر دل تو گل گذر وگل باشی در بلبل ب قرار بلبل باشی شاعروں کی حالت مشہور ہے کہ جب کوئی عمدہ مضمون ان کوسو جمتا ہے۔ تو وہ بیخو د ہوجاتے ہیں اور دنیا و مافیہا ہے ان کوخرنہیں ہوتی اور بے اعتیار وجد کرنے لکتے ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی میں ایک مدت سے عیسویت کا خیال متمکن ہے اور اس کے لوازم کے اثبات کی فکر
میں اکثر مستخرق اور منہ کہ رہتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ جب کوئی
نیام منعمون اس استغراقی حالت میں ان کو سوجتا ہوگا تو ایک الی حالت طاری ہوتی ہوگی۔ جو
کشف کے ساتھ مشاہہ ہے۔ کیونکہ فکر کے دریا میں غوطہ لگانے کے بعد جومنعمون دستیاب ہوتا
ہے۔ اس وقت اس کی طرف چھے ایک توجہ رہتی ہے کہ کوئی دوسری چیز عالم خیال میں چیش نظر
نہیں ہوتی اور دستیابی کو ہر مقصود کا سرور اس کے دل پر ایسا محیط ہوتا ہے کہ بیخودی کی حالت
طاری ہوجاتی ہے۔ اس استغراقی حالت میں چیکتے ہوئے کو ہر مقصود کا چیش نظر رہنا اس بات کو
باور کراتا ہے کہ اس مسئلے کا کشف ہوگیا۔ حالانکہ دراصل بیا یک خیالی کشف ہوتا ہے۔ حالت
باور کراتا ہے کہ اس مسئلے کا کشف ہوگیا۔ حالانکہ دراصل بیا یک خیالی کشف ہوتا ہے۔ حالت
کا ہنوں کے کشف کا حال حکما ء نے لکھا ہے ان کو بھی کشف ہوتا ہے اور بعض لوگوں کوالیے بھی
کا ہنوں کے کشف کا حال حکما ء نے لکھا ہے ان کو بھی کشف ہوتا ہے اور بعض لوگوں کوالیے بھی

من ورکشف دید شیطان را منابع رېزن دين وزد ايمال را آن لعیں را ہمیں کہ دید شاخت از منابکه دل چو آئینه ساخت برمرش زدمے دریش مرفت بہ ملامت عمّاب پیش مرفت کہ چھا میکنی تو اے مردود شده از درگه خدا مطرود طوق امثلال حلقهٔ دم را اے کہ حمراہ کردہ مردم را ببرا غوائے خلق ومردم بود أين همه طاعت وركوع وسجود بم دیگر چرف برد بکار شد ازال مرب دست خود بيدار ويدريش خودش بدست خوداست چوں ترش روز خواب شیریں جست خندهٔ زو بریش خود سرداد جنگ بادیو نفس آمریاد

اگر چیشاعر نے اس حکایت میں کچھشاعری ہے بھی کام لیابوگا۔ مگراس میں شک نہیں کہ شیطانی الہام بھی ہواکرتے ہیں۔ جن کو واقعیت سے پہلے تعلق نہیں ہوتا۔ چنا نچیمرزا قادیانی کی تحریر سے بھی کشف والہام میں شیطان کی مداخلت قابت ہے۔ جیسا کہ (ازلة الاوہام میں شیطان کی مداخلت قابت ہے۔ جیسا کہ (ازلة الاوہام میں ۱۲۲۸،۲۲۸ نزائن جسم ۱۳۳۸،۳۳۸) میں کھتے ہیں کہ میاں عبدالحق صاحب نو نوی اور مولوی میں الدین صاحب کو الہام ہوئے کہ مرزا قادیانی جبنی ہیں اور بھی اپنے الحاد اور کفرسے بازنہ آئیں کے اور ہدایت پذیر نہ ہوں گے۔ "اس کے جواب میں مرزا قادیانی کھتے ہیں کہ "جب

افسان اپنے نفس اور خیال کو فل دے کا مات میں کہ جب اس کے ول میں یہ الما ہملاکلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہوجا اللہ محکم معلوم ہوجا تا ہمی ہوجا تا ہے۔ مگر وہ بلاتو تف نگالا فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں میں جارت کا سب میں تھا کہ درام مل وہ المطرف ہے ہار۔ مطرف ہے ہیں تھا اور نبیوں نے دھوکا کم مطرف ہے ہوگا کہ مطرف ہے ہوگا کم مطرف ہے ہوگا کم مطرف ہے ہوگا کم مطرف ہے ہوگا کہ ہوگا کہ مطرف ہے ہوگا کہ ہو

جس کی نبیوں کو بھی شناخت نہیں ہوسکتی کو بید بھی معلوم نہ ہوا کہ وہ الہام ۔ الہاموں اور مشاہدے کا بیاحال ہوتو م بھی ہے۔ جو تھات الانس بیں مولانا۔ مشاکخ شیراز کا مجمع تھا۔ جس بیں ابوجھ

ہرایک نے اپنے معلومات بیان کئے مول بصاص نے کہا چھآپ مجی بیاا اصراد کیااس پرابوٹو نے کہا کہ یہ جس

اور وہ یہ ہے کہ جاب منکشف ہوکر مو بیل ایک بار تبوک میں نہایت مشقیہ ایکا کیک مجاب اٹھ گیا۔ دیکھا کہ حرش ہ

مرض کیا کہ 'یسا مولائی ماهذا ما مول نے ان سے کہا کہ چلئے ایک بزار ان کو لے گئے روہ نہایت تعظیم دکر ہے آپ نے بیان کی تمی کہ 'قسال الذہبو

اذا اراد بعيد فتنة كشف له ء

ديد شيطان را

چو آ نمینہ ساخت

ب پیش مرفت

تو اے مردود

אכם מכח עו

ت ورکوع و محود

يخ بر بكار

اب ثیری جست

انمان اپینشس اور خیال کودشل دے کر کسی بات کے استکشاف کے لئے توجہ کرتا ہے خاص کراس مالت بیس کہ جب اس کے دل بیس یہ تماختی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نبست کوئی ہمایا ہملاکلہ بطور الہام مجھے معلوم ہوجائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو بیس دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور دراصل وہ شیطان کلمہ ہوتا ہے اور رسولوں کی وتی بیس مجھی ہوجاتا ہے۔ مگر وہ بلاتو قف نکالا جاتا ہے۔ انجیل بیس مجھی کھما ہے کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے اور نیز کلما ہے کہ ایک بادشاہ کو دکست میں چارسونی نے اس کی فتح کے بارے میں چیش کوئی کی اور وہ جموثے لگے اور بادشاہ کو دکست میں جاری نام کردیائی سمجھا۔''
آئی۔ اس کا سبب بیتھا کہ دراصل وہ الہام ایک تا پاک روح کی طرف سے تھا۔ نوری فرشتے کی سے نیس تھا اور نیوں نے دھوکا کھا کر دیائی سمجھا۔''

مرزا قادیانی کے احتراف سے بد بات ثابت ہے کہ شیطان نوری شکل میں آتا ہے جس کی نبیوں کو بھی شناخت نبیس ہوسکتی۔ چنانچہ جارسونی دھوکا کھا کر جھوٹے ثابت ہوئے اوران کو یہ محکم معلوم نہ ہوا کہ وہ الہام ہے یا وسوسته شیطانی۔ بقول مرزا قادیانی جب نبیوں کے الهامون اورمشابد عكابيحال موتومرزا قاديانى كالهام كس شاروقطار بي اى كاموريدبيدواقعه مجی ہے۔ جو فحات الاس میں مولانائے جائ نے ابو محد خفاف کے حال میں تکھا ہے کہ ایک جگہ مثال شیراز کا مجمع تھا۔ جس میں ابو محد خاف جھی تھے۔ انتکا و مشاہدے کے باب میں شروع ہوئی ہرایک نے اپنے معلومات بیان کئے۔ ابومی سب سنتے رہے اور اپنی محقیل کچھ بیان نہیں گ_{ا۔} مول جسام س نے کہا کچھ آ ب بھی بیان فرما ہے۔انہوں نے کہا یہ تحقیقات کافی ہیں۔مول نے امرار کیااس پرابوم ان کہا کہ بہس قدر گفتگوشی مدعلم میں تھی۔ حقیقت مشاہدے کی پجماور ہے اوروہ یہ ہے کہ تجاب منکشف ہوکر معائنہ ہو جائے۔سب نے کہا بیآ پ کو کو کرمعلوم ہوا، کہا مل ایک بار تبوک میں نہایت مشقت اور فاقے کی حالت میں مناجات میں مشغول تھا کہ یکا یک مجاب اٹھ کیا۔ دیکھا کہ عرش پرحق تعالیٰ جلوہ افروز ہے میں دیکھتے ہی مجدے میں گرا اور مُرض کیا کہ یا مولائی ماهذا مکانی وموضعی منك "بین كرسب خاموش موسكة ـ موال نے ان سے کہا کہ چلئے ایک بزرگ سے ملاقات کرآئیں اور ابن سعدال محدث کے ہاں ان کو لے گئے۔ وہ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے۔ مول نے ان سے کہا اے من جوروایت آب نيان كأم كر قال النبي عَلَيْهُ أن للشيطان عرشابين السماء والارض اذا اراد بعبد فتنة كشف له عنه "زراساية ـ في في بيدمتعل ووروايت سائى جس مت سے عیسویت کا خیال متمکن ہے اور اس کے لوازم کے اثبات کی فکر
ملک رہتے ہیں۔ اس وجہ سے بیہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ جب کوئی
مالت میں ان کو سوجتنا ہوگا تو ایک الی حالت طاری ہوتی ہوگی۔ جو
بہ ہے۔ کیونکہ فکر کے دریا میں خوطہ لگانے کے بعد جومضمون دستیاب ہوتا
کو ہر مقصود کا سرور اس کے دل پر ایسا محیط ہوتا ہے کہ بیخو دی کی حالت
ک استفراتی حالت میں جہتے ہوئے کو ہر مقصود کا پیش نظر رہنا اس بات کو
ک استفراتی حالت میں جہتے ہوئے کو ہر مقصود کا پیش نظر رہنا اس بات کو
ک استفراتی حالت ہوئے ہوئے کو ہر مقصود کا پیش نظر رہنا اس بات کو
ک استفراتی حالت ہوئے کو ہر مقصود کا بیش نظر رہنا اس بات کو
ک استفراقی حالت ہوئے کو ہر مقصود کا پیش نظر رہنا اس بات کو
ک مقتل اور بہ محکم ک مرز اقادیا نی کا نفس لطیف ہواور جس طرح
ما حالت کھا ہے نے لکھا ہے ان کو بھی کشف ہوتا ہے اور بعض لوگوں کو ایسے بھی
ما ما عرفے لکھا ہے۔

ر بزن دیں وزد ایماں را
آن لعیں را ہمیں کہ دید شاخت

برسرش زدیے درایش گرفت
شدہ از درگہ خدا مطرود
طوق اصلال صلفت دم را
ببرا غوائے خلق ومردم بود
شد ازال ضرب دست خود بیدار
ویدرایش خودش بدست خود سرداد
خندة زو برایش خود سرداد

لقس آمریاد خندهٔ زو بریش خود سرداد رفیاس حکایت بیل بی کام لیا ادگار گراس بیل حک نبیل رفیات بیل حک نبیل اکرتے ہیں۔ جن کو اقیمت سے کہ تعلق نبیل اوتا ۔ چنا نچر مرزا قادیا نی کی والہام میں شیطان کی مداخلت ثابت ہے۔ جیسا کہ (ازالة الادہام میں سیطان کی مداخلت ثابت ہے۔ جیسا کہ (ازالة الادہام میں اسم ۱۳۹۸ میں کھتے ہیں کہ میال عبدالحق صاحب غزنوی اور مولوی اہام ہوئے کہ مرزا قادیا نی جہنی ہیں اور بھی اپنے الحاد اور کفر سے بازنہ پذیر ندہوں کے۔ 'اس کے جواب میں مرزا قادیا نی کھتے ہیں کہ 'جب

کا مطلب سے ہے کہ نبی کر پھولی نے فر مایا کہ آسان وز مین کے درمیان شیطان کا تخت ہے۔
جب خدائے تعالی کو منظو ہوتا ہے کہ کی بندے کو فقنے میں ڈالے یعنی گراہ کر بے شیطان اس پر
منکشف ہوجا تا ہے۔ ابو محر نے من کر کہا کہ کچھا کی باراور پڑھئے شیخ نے اس کا اعادہ کیا۔ ابو محر اللہ من ہوئے ہیں کہ جب ان سے ملاقات
روتے ہوئے ہے اختیارا شیے اور کئی روز غائب رہے۔ موال کہتے ہیں کہ جب ان سے ملاقات
ہوئی میں نے بوچھا کہ اسنے روز سے آپ کہاں تھے۔ کہا اس کشف ومشاہرے کے دقت سے
جتنی نمازیں پڑھی تھیں ان سب کی قضاء کی اس لئے کہ وہ سب شیطان کی پرستش تھی۔ پھر کہا کہ
اب اس کی ضرورت ہے کہ جہاں اس کود کھے کر سجدہ کیا تھا۔ وہیں جاکراس پرلھنت کروں۔ چنا نچہ
و مطے گئے اور پھران سے ملاقات نہ ہوئی۔

چونکہ ابومجمہ خفاف سعید از لی تھے۔ کو چندروز امتحاناً اس مہلک فتنہ بیں جتلا رہے۔ گر جب حدیث شریف کینجی تو فوراً متنبہ ہو گئے اوراس کشف و کمشوف دونوں پرلعنت کی۔ مرزا قادیانی نے مثل اور مجمز وں کے رویت اللی کو عظام مجمز ہ آگر نہ بنا ہواور فی الواقع اس تسم کا کشف ان کو ہوا کرتا ہوتو ضرور ہے کہ اس حدیث کے دینینے کے بعد مثل خفاف سے کشف و کمشوف پرلعنت کریں۔ گر بظاہراس کی امید نہیں معلوم ہوتی۔

اب اہل انصاف غور کریں کہ جب مرزا قادیانی کے کشف والہام میں است احتالات موجود ہیں تو ان کے مخالفوں کوان کھفوں اور الہاموں کے محتج مانے پر کوئی چیز مجبور کرستی ہے۔ پھر الہام بھی کیے کہ کروڑ ہا مسلمانوں کے متواتر اخبار کے مخالف کیونکہ کوئی اعلی ورج کا طبقہ امت مرحومہ کا ایسانہیں جن کے زدیکے میسی علیہ السلام کا زندہ رہنا اور قیامت کے قریب ان کا آسان سے اتر تا ثابت نہ ہو۔ محد ثین ، فقہا ، اولیا واللہ وغیر ہم سب اس کے قائل اور اپنی منتذ کتابوں میں اس کی تقریب کر چھے ہیں۔ برخلاف اس کے مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اپنی کہ اس کے مقدا المشافہ ہا تیں کر بھوے میں اشارہ کہ قادیانی صاحب سے خدا یا المشافہ ہا تیں کر کے ان کو عیسیٰ بنا کر بھیجا ہے۔ اس دعوے عیسیٰ بنا کر بھیجا ہے۔ اس دعوی عیسیٰ بنا کر بھیجا گا۔

دس پانچ روپ کا کوئی کسی پردمو کا کرتا ہے تواس خیال سے کہ وہ جمونا سمجھا جاتا ہے کہ شاید طبح نے اس کواس دعوے پر برا پھیختہ کیا ہوگا اور جب تک وہ کواہ ایسے پیش ندکرے جواپے چشم وید واقعہ بیان کریں۔اس کے دعوے کی تعمد این نہیں ہوسکتی۔ پھر مرز ا قادیا نی لاکھوں روپ جس دعوے کی بناء پر کمارہے ہیں۔ بغیر کواہ کے اس کی تعمد این کسی عقلی یا نعلی قاعدے سے ہوسکتی ہے۔

مرزا قادياني جولكعته بير

مرزا قادیانی کاوه دعونامحض غلانه مدیث غلو مجمد رحپوژ دی مگرانل که مسلم کی کل حدیثیں صحیح ہیں۔ا

سمجیں تو چندال بے موقع نہیں۔ سے کیا فائدہ۔اگردنیا بی کا کچوذ

جاتا جیما کرش تعالی فرماتا ہے۔ الآخرة من نصيب (الله

الدنياولآخره كامضمون صاوق آء اورحق تعالى فرماتات

حجاب اویرسل رسولا أ مین کمی آ دمی کی تاب نہیں که خدا کے پیچے سے یا کمی فرشتے کواس

ہنچا تا ہے۔بے شک خداعالیشار مرزا قادیانی (منرورر

علامت میں کھتے ہیں کہ ''اہام ااُ مجینک جائے اور بھاگ جائے بہت قریب ہوجا تا ہے اور کی قد ہے اور یہ کیفیت دوسروں کومیس میں (۲۹۵) میں کھتے ہیں کہ ''میں ا

ریم الله نے فرمایا کہ آسان وزین کے درمیان شیطان کا تخت ہے۔
ہوتا ہے کہ کی بند کو فتے میں ڈالیسینی گراہ کرے توشیطان اس پر
ہوتا ہے کہ کی بند کو فتے میں ڈالیسینی گراہ کرے توشیطان اس پر
ہوتا ہے گئے نین کرکہا کہ پھرایک بارادر پڑھے شیخ نے اس کا اعادہ کیا۔ ابومحر الشحیا اور کی روز عائب رہے۔ موال کہتے ہیں کہ جب ان سے ملاقات سے متح روز سے آپ کہاں تھے۔ کہا اس کشف ومشاہدے کے وقت سے من مسب کی قضاء کی اس لئے کہوہ سب شیطان کی پرستش تھی۔ پھر کہا کہ کہ جہاں اس کود کھے کر بحدہ کیا تھا۔ وہیں جا کر اس پرلھنت کروں۔ چنا نچہ سے ملاقات نہ ہوئی۔

فاف معید از لی ہے۔ گو چندروز امتحانا اس مہلک فتنہ میں جتلا رہے۔ گر او فوراً متنہ ہو گئے اوراس کشف دکھنوف دونوں پرلعنت کی۔ مرزا قادیانی ویت الی کوعظی مجز واگر نہ بنا ہواور نی الواقع اس شم کا کشف ان کوہوا کرتا ریٹ کے پہنچنے کے بعد شل خفاف سے کشف دکھنوف پرلعنت کریں۔ گر لوم ہوتی۔

نعاف غور کریں کہ جب مرزا قادیانی کے کشف والہام میں است ان کے خالفوں کوان کشفوں اور الہاموں کے حیج مانے پرکوئی چیز مجبور بھی کیسے کہ کروڑ ہامسلمانوں کے متواتر اخبار کے خالف کیونکہ کوئی اعلی ومد کا ایمانہیں جن کے نزدیک علیه السلام کا زندہ رہنا اور قیامت کے ساتر نا فابت نہ ہو محد ثین، فقہا، اولیاء اللہ وغیر ہم سب اس کے قائل ماس کی نقری کر چے ہیں۔ برظاف اس کے مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ہے اور خدا نے جھے عینی بنا کر بھیجا ہے۔ اس دعو سے خدا بالساف میں اشارہ کہ قادیانی صاحب سے خدا بالساف میں اشارہ کہ قان کو ساتھ کے ان کو کہ دیں کہ کہ میں اشارہ کہ قان کی صاحب سے خدا بالساف میا تیں کر کے ان کو کہ میں اشارہ کہ قان کی صاحب سے خدا بالساف میں اتبی کر کے ان کو کہ میں اشارہ کہ قان کی صاحب سے خدا بالساف میں اتبی کر کے ان کو

دیکا کوئی کسی پردمو کا کرتا ہے تواس خیال سے کہ دہ جموٹا سمجھا جا تا ہے کہ رموے پر پراچینۃ کیا ہوگا اور جب تک وہ گواہ ایسے پیش نہ کرے جواپے چیثم اس کے دعوے کی تصدیق نہیں ہوسکتی۔ پھر مرز اقادیا نی لا کھوں روپے جس پہ ہیں۔ بغیر گواہ کے اس کی تصدیق کسی عقلی یا تعلی قاعدے سے ہوسکتی ہے۔

مرزا قادیانی جو لکھے ہیں کہ خداکی قدر پردہ اپنے چہرے سے اتارکران سے باتش کرتا ہے یہ بات اس حدیث می کے مراحاً خالف ہے۔ ''عن ابی موسیٰ قال قال رسول الله مین الله لا بینام سسسہ حجابه النور لوکشفها لاحرقت سبحات وجهه ما انتها الله الله بات بحصرہ من خلقه (کنز العمال ج اص ۲۲۲، حدیث نمبر ۱۱۳۹) ''لینی خدائے تعالی کا تجاب نور ہے۔ اگراس کو اٹھا و بے قبال تک اس کی نظر پہنی ہے۔ وہاں تک اس کی الار ربیم) اور (این اجر سمام شریف نا الحدد و ربیم) اور (این اجر سمام انکرت الجهیمه) بی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا وہ وعولی محض غلط ہے۔ اگر چیم زا قادیانی بہاں بھی بھی کہیں کے کہ بخاری نے یہ مرزا قادیانی کا وہ وعولی محض غلط ہے۔ اگر چیم زا قادیانی اپنی و نیوی غرض کے لیا فات اس حدیث کو غلط صدر شریف و پیدال برموقع ہیں۔ اس مرزا قادیانی اپنی و نیوی غرض کے لیا فات اس حدیث کو غلط سے کیا فائدہ۔ اگر و نیا تی کہی والی ہات تھی کہ آ ثرت کا حصد و نیا تی بیس ل سے کیا فائدہ۔ اگر و نیا تی کا بھر قائدہ ہوتا تو بھی ایک بات تھی کہ آ ثرت کا حصد و نیا تی بیس ل جاتا جیسا کرت تعالی فرماتا ہے۔ "و مس کان یوید حدث الدنیا نو ته منها و ما له فی الاخدرة مین نہوتو خر الدنیا نو ته منها و ما له فی الاخدرة مین نہوتو خر الدنیا فقته منها و ما له فی الدنیا والا تحدرت مین نہوتو خر الدنیا والا تو مین نہوتو خر الدنیا والا تو مین نہوتو خر الدنیا والا تو مین نہوتو خر الدنیا والا تحدرت الدنیا نو ته منها و ما له فی الاخری الولائل خروی میں میں کر تو کی ایک کہا گردنوی فائدہ بھی نہوتو خر الدنیا والا تحدرت الدنیا دو تو کہی نہوتو خر الدنیا والا تو مین نہوتو خر الدنیا والائے کا کھرون سادی آ جرائی کا جس کو کوئی عاقل پینونیس کرسکا۔

اوری تعالی فرما تا ہے۔ 'ماکسان لبشران یکلمه الله الا وحیا اومن وراه حجاب اویرسل رسولا فیوحی باذنه مایشاه انه علی حکیم (الشودی: ۱۰)'' یعنی کی آ دی کی تاب نیس که خدااس سے دوبرد ہوکر کلام کرے۔ گرالہام کے ذریع یا پردے کے بیجے سے یاکی فرشتے کواس کے پاس بیجے دیتا ہے اوروہ خدا کے کم سے جواس کومنظور ہوتا ہے۔ پہنچا تا ہے۔ پشکی خداعالیشان کمت والا ہے۔

مرزا قادیانی (ضرورت الامام ۱۳۰۰ نزائن جسام ۱۳۸۳ میں امام الزمان کی چھٹی علامت میں امام الزمان کی چھٹی علامت میں کھتے ہیں کہ ' امام الزمان کو ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے کلوٹ انداز در پردہ ایس کلوٹ میں کھیئ جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالی ان سے بہت قریب ہوجا تا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور دوشن چرے پرسے جونو رحض ہا تا رویتا بہت قریب ہوجا تا ہے اور کسی میسر نہیں آتی۔'' اور اس کے بعد (ضرورت الامام ۲۳۰ خزائن جسام میں ۲۳۰ خزائن جسام میں کھیتے ہیں کہ ' میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا کے فعل سے وہ امام الزمان

میں ہوں اور مجھ میں خدائے تعالیٰ نے وہ تمام شرطیں اور تمام علامتیں جمع کی ہیں۔''

اس کا مطلب ظاہر ہے کہ تمام اولیاء اللہ کے الہاموں میں خودان کو یقین نہیں ہوسکا کہوہ خدائی کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ کلوخ انداز جیسے کلوخ مجینک کر بھاگ جاتا ہے۔ ویہائی خدا بھی الہام دل میں ڈال کر علیحدہ ہوجاتا ہے اور ولی کو بیخر نہیں ہوتی کہ وہ کون تھا اور کہاں چلا کیا اور امام الزمان جومرز اقادیانی ہیں ان کے الہام میں یہ بات نہیں ہوتی۔ بلکہ یقیبنا معلوم ہوجاتا ہے کہ دہ الہام کرنے والا خدائی ہے۔ ای غرض سے خداکی قدر پردہ اپنے چہرے سے اتاردیتا ہے کہ مرز اقادیانی کوشک نہ پڑے کہ خدا کلام کرد ہا ہے یا شیطان جس کا ماصل یہ ہوا کہ دو بدوان سے خدائم کلام ہوتا ہے۔

اب و یکھے بیافتراء ہے یانہیں۔ آیت موصوفہ میں حق تعالی صاف فرماتا ہے کہان تین صورتوں کے سواحق تعالی کے کلام کرنے کی کوئی صورت نہیں۔

ایک وی جودل می ایک بات پیدا ہوجاتی ہے۔ جیسے اس آیت شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ 'واوحی ربك الی النحل (نحل: ١٨)''

دوسری پردے کے بیچے سے جیسے موک علیہ السلام کے ساتھ کلام ہوا۔ ہر چند موک علیہ السلام نے اس وقت دیدار کی بہت خواہش کی محران تدرانی ہی کا ارشاد ہوتارہا۔

تیسری بذراید فرشتہ جیے آنخفرت الله کی بران شریف نازل ہوا کرتا تھا۔
مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ان تینوں قسموں سے جو خدائے تعالی نے بیان کی ہیں کی ایک شم کا المہام ان کوئیں ہوتا۔ اس سے فلاہر ہے کہ ان کورجمانی المہام نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ شیطان ان کو اپنا چرہ دکھلا کر المہام بینی با تیں کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ ابوجھ فقاف کے واقعے سے ابھی معلوم ہوا اور مرزا قادیانی اس کو تی فحد اسمحہ بیٹے ہیں اور یقرین قیاس بھی ہے اس لئے کہ اس شم کا نورانی چرہ انہوں نے بھی دیکھا نہ تھا اور نہ ہر مض کو شیطان اپنا چرہ وکھلا تا ہے۔ آخر شیطان کو دیکھا بھی کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کے لئے بھی ایک مطاحیت اوراستعداد قائل درکار ہے۔ جو عموا نہیں ہوا کر قاور پھرا ندرونی تا نہیں بھی ان کو موس ہو کیں۔ غرض ان اسباب وقر ائن سے ان کو دوکا ہوگیا۔ خیر بیسب صبح مران کا یہ کہنا ان کے اس شم کے البام خدا ان پر کیا کرتا ہے۔ حق تعالی پر ہوگیا۔ خیر بیسب صبح مران کا یہ کہنا ان کے اس شم کے البام خدا ان پر کیا کرتا ہے۔ حق تعالی پر افتر اے حق تعالی پر ان کی تھدیق کلام اللی کی تھذیب ہے۔ افسوس سے کہ مرزا قادیانی نے اس کلام اللی کا ذرا بھی خوالی نے اس کی تھدیق کلام اللی کی تھذیب ہے۔ افسوس سے کہ مرزا قادیانی نے اس کلام اللی کا ذرا بھی خوال نہ کی بیا اور کی میں نے اس کی تھدیق کلام اللی کی تھی اللله کذبیا او قال اور حی المی و لم یون خیال نہ کیا۔ 'دومن اظ لم مدن افتر ای علی اللله کذبیا او قال اور حی المی و لم یون خیال نہ کیا۔ 'دومن اظ لم مدن افتر ای علی اللله کذبیا او قال اور حی المی و الم یون

الیه شدی (انعام:۹۳)" (لیخناس مجھ پروتی اترتی ہے۔ حالاتک اس پرکوئی وگ اور حق تعالی فرما تاہے۔"ولا

یک خدهم لیوم تشخص فیه الاب سے فافل نہیں۔اس تا خیرکی دیدیے کہ سے تعمیل پھٹی کی پھٹی رہ جا کیں گی۔ ﴾ سے تعالیٰ نے جابح

نسبت و من اخللم معن افتری فرایا۔ سے شقاوت میں برونیس سکتا۔ اب ہم ا تعلق سے ان کامفتری ہونا اور حدیث ، مونا ثابت ہو کیا تو دوسرے دعوے اور ج ریانی کے لئے تقاس اور ولایت شرط ہے

وحی چونکدلا زمه نبوت ہے ٹابت کرنا بھی ضروری تھا۔اس گئے (؛ ہیں کہ''جن علامات الہیکا نام ہم وقی کہدویا کرتے ہیں۔''مقصود یہ کہ ہم نج وحی نہ کہیں ۔گرتقریر بالا سے ٹابت ہے مکن کہ دوسری تنم کا الہام ہونا ہو۔گرا'

مهوتاہے۔

اليه شتى (انعام:٩٣) " (يعنى اس سازياده كون ظالم بجو خدا پرافتر اءكر سايد كم كه م

اورت تعالی فرما تا ہے۔ ولا تحسین الله غافلا عما یعمل الظالمون انما یو انما یعمل الظالمون انما یو شخص فیه الابصاد (ابراهیم:۲۱) " ولین خدا ظالموں کا عمال سے فاقل نیس ۔ اس تا فیرک وجہ یہ ہے کہ ان کواس دن تک کی مہلت وے دہا ہے کہ جب ان کی آئیس کی پیٹی رہ جا کیں گی۔ ک

کافرول کوئی تعالی نے جا بجا قرآن میں ظالم کہا۔ گراپنے پر افتر اء کرنے والے کی فیست و من اظلم ممن افتری فر ایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی کافر کیسائی شقی ہو مفتری سے شقاوت میں بڑھ نہیں سکتا۔ اب ہم نہا ہے شفتہ ہول سے خیرخواہا نہ لکھتے ہیں کہ جب نص قطعی سے ان کا مفتری ہونا اور صدیث بخاری شریف سے بوجہ دعوی نبوت ان کا وجال و کذاب ہونا ثابت ہوگیا تو دوسرے دعوے اور جمیج الہا مات ان کے خود باطل ہو گئے۔ اس لئے کہ الہام ریانی کے لئے تقدی اور والے تشرط ہے۔

مرزا قادیانی (ازالة الاوبام ۳۹۸، برزائن جسم ۴۹۸) یس لکستے ہیں کہ "ہمارادموی الہام اللی کی روسے پیدا ہوا اور قرآن کریم کی شہادتوں سے چکا اور احادیث میحدی مسلسل تائیدوں سے ہرایک و یکھنے والی آ کھ کونظر آیا۔" تقریر بالا سے مرزا قادیانی کے الہاموں کا خیال معلوم ہوگیا کہ ان بی کوئی الہام اللی نہیں اور کلام اللی کی شہادتوں سے قابت ہوگیا کہ وہ خدائے تعالیٰ پرافتر امرتے ہیں اورا حادیث میحدان کو دجال و کذاب قابت کررہے ہیں۔اس لئے ان کا دعوی عیسویت جوالہام کی روسے پیدا ہوا تھا۔ بالکل باطل ہوگیا اور انہوں نے جو الہاموں کا قلعہ بنار کھا تھا بیت السکبوت قابت ہوا اور غبار کی طرح اور گیا۔اس لئے کہ شیطانی الہام اعتبار کے قابل نہیں ہوتا۔

وی چونکہ لازمہ نبوت ہے۔اس لئے مرزا قادیانی کواپی ادعائی نبوت کے لئے وی کا ابت کرنا بھی ضروری تھا۔اس لئے (براہین احمد میں ۱۳۲۲ عاشیہ درماشیہ بخت اسلام ایے عرف بیں البہام بھی ہیں کہ دین علامات البید کا نام ہم وی رکھتے ہیں انہیں کوعلائے اسلام ایے عرف بیں البہام بھی کہ دیا کرتے ہیں۔ "مقصود بیک ہم نی ہیں۔اس لئے ہم پروی اترتی ہے۔ کوعلائے اسلام اس کو وی نہیں۔ گرتقریر بالاسے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کوالہام اللی بھی نہیں ہوسکتا۔ تا بوی چہ رسدہ مکن کہ دوسری تنم کا البہام ہوتا ہو۔ گراس کو دی نہیں کہ سکتے۔

ائے تعالی نے وہ تمام شرطیں اور نمام علائیں جمع کی ہیں۔'' ب ظاہر ہے کہ تمام اولیاء اللہ کے الہاموں ش خودان کو یقین نہیں ہوسکتا سے ہیں۔ کیونکہ کلوخ انداز جسے کلوخ مچینک کر بھاگ جاتا ہے۔ ویسا ہی اوال کر علیحدہ ہوجاتا ہے اور ولی کو میے خرخییں ہوتی کہ وہ کون تھا اور کہاں چوم زاقا دیائی ہیں ان کے الہام میں میات نہیں ہوتی۔ بلکہ یقیمیاً معلوم لرنے والا ضدائی ہے۔ اس غرض سے ضداکی قدر پردہ اپنے چہرے سے یائی کوشک نہ پڑے کہ خدا کلام کر رہاہے یا شیطان جس کا ماجھل میہوا کہ

برافتراء سے پانیس آیت موصوفہ میں حق تعالی صاف فرما تا ہے کہ ان اتعالی سے کلام کرنے کی کوئی صورت نہیں۔

رول من ایک بات پدا بوجاتی ہے۔ جیسے اس آ بت شریف سے معلوم بوتا الیٰ النحل (نحل: ٦٨)"

ے کے پیچھے سے چیے موئی علیہ السلام کے ساتھ کلام ہوا۔ ہر چند موئی علیہ ہارکی بہت خواہش کی گرلمان قرانسی بی کا ارشاد ہوتا رہا۔

راید فرشتہ جیسے آخضرت اللہ پر قرآن شریف نازل ہوا کرتا تھا۔
المان تیوں قسموں سے جو خدائے تعالی نے بیان کی بین کی ایک قسم کا الہام سے فاہر ہے کہ ان کورجمانی الہام نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ شیطان ان کو اپنا چرہ یہ کا ہر ہے کہ ان کورجمانی الہام نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ شیطان ان کو اپنا چرہ یہ کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ ابوجھ خفاف کے واقعے سے ابھی معلوم ہوا اور بھا اور بھر بیٹھے بیں اور بیقرین قیاس بھی ہوا کے کہ اس سے کہ اس سے کہ اس سے کہ اس محل کو بھا بھی کوئی ایک ملاحیت اوراستعداد قابل در کار ہے۔ جوعمو آئیس ہوا اندیں بھی ان کو جوکا اس بھی ان کو حوکا کہ اس کیا ہے کہ ان اس باب دقر اس سے ان کو دھوکا کہ ان سے اس دعوے کی تکذیب خود حق تعالی پر کیا کرتا ہے۔ حق تعالی پر کیا کہ تا ہے۔ ان کو اور کی کا ذرا بھی کی کہ تعدید ہوگئی۔ اب کی کہ تعدید ہوگئی۔ اب

(براہین احمدیہ ۲۳۳ ماشد در ماشد بزائن خاص ۲۵۹،۲۵۸) میں تحریر فرماتے ہیں کہ
"فلاصہ کلام بیہ ہے کہ الہام بینی اور قطعی ایک واقعی صدافت ہے۔ جس کا وجود افراد کا ملہ محمد بیش ٹابت ہے۔ "افراد کا ملہ کا الہام مرزا قادیانی کو کیا نفع دے گا۔ اگر الہام بینی اور قطعی ہوتو بھی وہ انہیں لوگوں سے مختص ہوگا۔ جن پر الہام الی ہوتا ہے بینیس ہوسکتا کہ ہر کس و تاکس بید دوگی کرے کہ مجھ پر الہام ہوا کرتا ہے اس لئے وقطعی اور بینی ہے۔

(ضرورت الامام ١٣٠ بخزائن ج١٣٥ ممس مريفرمات يي كد ميقوت اوراكشاف اس لئے ان کے البام کو دیا جاتا ہے کہ تاان کے پاک البام شیطانی البامات سے مشتبہ نہوں اور دوسرول برجمت موسكيل ـ " بالفرض اكر انكشاف تام بوتا بهي موتو معلوم نبيس كدمرزا قادياني كا المشاف دوسرول يركول جمت بوكا-ا كركوني محص كسي يردموي كرے كمتم في جمع ساتنا قرضه ليا تمااور مجمع خوب یاد ہے کہ فلال مقام اور فلال وقت تھا اور مجمد پریدمعاملہ ایسا منکشف ہے کہ کویا میں اس وقت د کھرر ہا ہوں کیا اس کا بیدوی کا انتشاف ثبوت قر ضہ کے لئے کافی اور مدمی علیہ بر جت ہوسکتا ہے؟۔مرزا قادیانی بھی اس کے قائل نہوں گے۔ پھرمرزا قادیانی کا دعویٰ انتشاف ادروں پر کیوں جمت ہو۔اب تک نہ کوئی اس بات کا قائل۔ ہوا نہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کا الہام دوسرے پر جحت ہو۔ ہاں بیداور بات ہے کہ اولیاء اللہ کا صدق وقدین اور ونیاو مافیہا سے بے بعلقی اورخود غرضیوں سے برأت بورے طور پر جب محقق ہوجاتی ہے اور خوارق عادات بھی اس پر شہادت دیتے ہیں تو معتقدین بطور خود حسن ظن سے ان کے الہاموں کو مان لیتے ہیں۔ بشرطیکہ خلاف نعوص شرعيه ندمول - ييكي ولي نينين كها كدمير االهام تمام مسلمانوں پر جحت ہے اور جونہ مانے وہ کا فرہاور بیٹو ظاہر ہے کہ جب "الیوم اکملت لکم دینکم (ماندہ: ۳)" سے کمیل دین ثابت ہو چکی اور جست قائم ہوگئ تو پھرئی جست سے کیا غرض اعتقاد اور عمل کے لئے کامل شدہ دین ہرمسلمان کے لئے کافی ہےاورجو ہات اس سے زائداور خارج ہووہ خود فغول اورالحاد ہے۔ جس کانه ماننا منروری ہے۔

مرزا قادیانی نے (ضرورت الاہام م ۱۹۰۱، خزائن ج۳۱ م ۱۹۰، میں سے الہاموں کی دس علامتیں کھی ہیں۔ جن کا ماحصل بیہ ہے کہ' وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ انسان کا دل گداز ہوکر خدا کی طرف بہتا ہے۔ اس کے ساتھ لذت وسر ور ہوتا ہے۔ اس میں شوکت و بلندی ہوتی ہے۔ وہ خدا کی طاقتوں کا اثر اپنے میں رکھتا ہے۔ انسان کو نیک بنا تا ہے۔ اس پر تمام اندرونی قوتیں گواہ ہوجاتی ہیں۔ وہ ایک آواز پرختم نہیں ہوتا۔ اس سے انسان پر دل نہیں

ہوتا۔علوم ومعارف جاننے کا ذریعے ہحوائے ثبت العرش ثم انتش مرزا قاد الٰئی بھی ہوا کرتا ہے۔

(برامین احدیم ۲۵۲ ماش

معصود بالذات اخبارغيبينين الموجوب كروه خص مؤيد من الأ الت الموجائ كروه خص مؤيد من الأ التلاقي بين - تا ان كا حال نجوميول اور خالب صادق بديمي طور پر ان كوشا طالب صادق بديمي طور پر ان كوشا اس كرمشابر به يكم كابنول وغيره -اس كرمشابر به يكم كابنول وغيره -خفاف مي ميشا كل به به كرظالم في السانور آب پر ظاهر مواكم ها كئ شحا ايما نور آب پر ظاهر مواكد شب و شيطاني نور ب - چنانچد لاحول پا سيطاني نور ب - چنانچد لاحول پا مسيلم كذاب بر لا

م ۲۸۴ بزائن جسوم ۲۸۴) میر کوئی دیکھنے والا طالب صادر ایمان لوگ اس تورکود کھیٹیں ۔ شامل حال ہے۔جس کوان کا شم کے اقتا اور بہت ہیں۔ بہت سے رسائے لکھ ڈالے ا ایجا دہوتار ہتا ہے۔کہاں تک ان کی کارروائیوں سے مطلع رویرو پیش کردی تئیں۔اگرا

۲۵۹،۲۵۸) میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہے۔جس کا وجودا فراد کا ملہ محمد نیہ میں لا۔اگر الہام لیقینی اور قطعی ہوتو بھی وہ ہوسکنا کہ ہر کس دنا کس بید دعویٰ کرے

یفرماتے ہیں کہ 'میقوت اور ایکشاف شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور ایک کا ہوتو معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی کا کی ہوتو معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی کا کی پریہ معاملہ ایسا منکشف ہے کہ گویا کے فرضہ کے لئے کافی اور مدعی علیہ پر بھا نہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کا الہام کی وقد بن اور وزیاد ما فیہا سے بر تعلق کی وقد بن اور وزیاد ما فیہا سے بر تعلق کی مال پر کی مالیام میل اور وزیاد ما فیا سے بر تعلق میل میل میل میل اور جو اس بھیل میل میل اور جو شہر میل کے لئے کا بل شدہ اور جو شول اور الحاد ہے۔ میل میل اور وقد میل میل اور جو شول اور الحاد ہے۔ میل میل اور الحاد ہے۔ میل میل اور الحاد ہے۔ میل اور الحاد ہے۔ میل اور الحاد ہے۔ میل اور الحاد ہے۔

ائن ج۱۳ م ۴۹۰،۳۸۹) بیس ہے دواس حالت میں ہوتا ہے کہ انسان ت وسر ور ہوتا ہے۔اس میں شوکت ہے۔انسان کو نیک بنا تا ہے۔اس پر ہوتا۔اس ہے انسان ہز دل نہیں

ہوتا۔علوم ومعارف جانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔اس کے ساتھ بہت برکتیں ہوتی ہیں۔''ملخصاً هجوائے ثبت العرش ثم انقش مرزا قادیانی کوخروری تھا کہ پہلے اس کا ثبوت دیتے کہ ان کو الہام الهی بھی ہواکرتا ہے۔

مسیلیہ کذاب پر لاکھ سے زیادہ آ دمی ایمان لائے تھے۔ جیسا کہ (ازالۃ الادہام مسیلیہ کذاب پر لاکھ سے زیادہ آ دمی ایمان لائے تھے۔ جیسا کہ (ازالۃ الادہام مرحہ ہزائن جسم ۲۸۳ ہزائن جسم ۲۸۳ ہیں۔ ''مسب کا بھی دعویٰ تھا کہ بے کوئی و کیمنے والا طالب صادق چاہے۔ جتنے مرعیان نبوت تھے سب کا بھی دعویٰ تھا کہ بے ایمان لوگ اس نورکود کھے نہیں سکتے۔ ''اب مرزا قادیانی کا بیدعوٰ کی کہ ایک عظیم الشان نوران کے شامل حال ہے۔ جس کوان کا غیر معتقد دیکھ نہیں سکتا۔ کیونکر تسلیم کیا جائے مرزا قادیانی کے اس مشمل کے اقعا اور بہت ہیں۔ چونکہ دہ اس سے فوا کہ حاصل کررہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے بہت سے رسالے لکھ ڈالے اور برابر کھتے اور تکھواتے رہتے ہیں اور ہروقت ایک نہ ایک نیا ایکا دہوتا رہتا ہے۔ کہاں تک کوئی ان کا تعاقب کرے۔ ہم پراس قدروا جب تھا کہ مسلمانوں کو ایکا دوروز بھی کر دیں۔ سو بھی اللہ بطور شیخ نمونہ از خروارے الل اسلام کے روبرو پیش کر دی گئیں۔ اگر طالبین حق ای پخوراور بکرات ومرات اس کو طاحظ فرما کیں توامید

قوی ہے کہ مرزا قادیانی کا حال ان پر بخو بی منکشف اور ذہن نشین ہوجائے گا۔ اب ہم ان کی چند پیش گوئیاں بیان کرتے ہیں۔اس بیں غور کرنے سے مرزا قادیانی کی ذکاوت اور عقل کا حال معلوم ہوگا۔ عبداللّد آئمتھم کی چیش گوئی

مرزا قادیانی نے مسر عبداللہ آئم پادری کے ساتھ مباحثہ کرکے فیملہ اس بات پر قرار دیا کہ پندرہ مہینے میں اگر وہ نہ مرجائے تو مرزا قادیانی ہرسزا کے ستی ہوں گے۔ چنا نچہ ان کی تقریر یہ ہے کہ '' آج رات جو جھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تفرع اور ابتہال سے جناب الی میں وعاکی کہ تو اس امر میں فیملہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے۔ فیملہ کے سوا کہ خونیوں کر سکتے۔ تو اس نے جھے یہ نگان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونو ل فریقوں میں سے جوفر بن عمدا مجمود کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنار ہا ہے وہ آئیں دنوں مباحث میں سے جوفر بن عمدا مجمود کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنار ہا ہے وہ آئیں دنوں مباحث کے لحاظ سے لیعنی فی دن ایک مہینہ لے کر لیمن پر میا ویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو تحت کی اس سے عزت خا ہر ہوگی اور اس وقت جب پیش کوئی ظہور میں آئے گی بعض اند مے سوجما کے کے جا تھی کے اور بعض لنگڑ ہے جائیں کے اور بعض برے سندائیں گے۔ "

(جلک مقدس مه ۲۰۱۰، خزائن ۲۰ مر ۲۹۲،۲۹۱) اور ای کے ذیل بیل بیہ ہمی تحریر فرماتے بیل کرد میں جران تھا کہ اس بحث بیل کیوں جھے آنے کا اتفاق پڑامعمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کر لیتے بیل ۔ اب بیر حقیقت کھی کہ اس نشان کے لئے تھا بیل اس وقت اقر ارکرتا ہوں کہ اگر بیپیٹین کوئی جموث پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصے اگر بیپیٹین کوئی جموث پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصے میں آن کی تاریخ سے برائے موت ہا دیہ بیل نہ پڑے ۔ تو بیل ہرا کے سرا کے افعانے کے لئے تیار ہوں۔ جھے کو کھائی میں اللہ جل شاندی ہم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرور ایر اللہ جل شاندی ہم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرور ایر اللہ جل شاندی ہم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرور ایر اللہ جل شاندی ہم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرور ایر اللہ بیل میا نہیں۔ بیل کی با تیل شافیل گو۔ "

ماحسل اس کا ظاہر ہے کہ اگر فریق مقابل لیمی عبداللد آعم پندرہ مہینے کے اعدر رجوع الی الحق نہ کرے گا۔ یعنی ہم خیال مرز اقا دیانی کا یامسلمان نہ ہوگا تو مرجائے گا اور جہم میں ڈالا جائے گا اور اگر ایسا نہ ہوتو مرز اقادیانی کا منہ کالا کیا جائے گا اور مکلے میں رسا ڈالا

جائے اور جو جی چاہے سزائیں دی جاگ مرزا قادیانی کواس پیٹین کوکر آتھم صاحب ایک بوڑھے محض ہیں۔ پن

ان کوخوف دلانے کی غرض سے تشمیل کھا اس اطمینان کو اس پیرائے بیل ظاہر کیا غیرت دار آ دی ان کو قبول نہیں کرسکا۔

کرے تو خواہ خواہ آ دی کو ایک شم کا خیاا حرکات پر مجور کرتی ہے جو بالکل خلاف عالب ہوا کرتی ہے۔جس کی تفریح مح

ہیں۔ آتھ مساحب اوّل او ﷺ رے معین عیسائی جن کے خد ہب میں میسلم ہو چکا ایک دوسرے کو گرائے رہے اور خداسے

ایک دوسرے و کرائے رہے اور مداسے تو پیچھا چھوڑ صبح ہوگئی۔جن کے خدا پرایک کون می بدی ہات ہے۔غرض مرزا قادیا

نه کی اوراس مدت بیس کی دورے میضد. تعارجیها که (عصائے مویٰ ص ۴۸) بیس آ

ہوئے اور شہرے اور پندرہ مہینے پور۔ ایفائے وعدہ فر ہائیں گے اور پچھا جاز،

اجازت کے وہ گالیاں دینے گھے۔ چن میں۔" انہون نے پیٹا درسے لے کرالہ آ

ے ناچناشروع کیااوردین اسلام پر شے کے ساتھ خوش خوش بہاتھ میں ہاتھ ملا۔ فرماتے ہیں۔اے بےاکیانو نیم عیسائر

ر مندرج ہے کہ انتضائے مدت پر مرزا قا مندر دی ہے کہ انتضائے مدت پر مرزا قا

تو پیچارے مولوی کیوں یہودی وغیرہ منا یمی ہے جس بر مرزا قادیانی برافروختہ جائے اور جو جی جا ہے سزائیں دی جائیں۔

مرزا قادیانی کواس پیشین کوئی پرجرات اس وجدے جوئی کدانہوں نے ویکھا کمسٹر آ مقم صاحب ایک بوژ مع خض ہیں۔ پندرہ مینے کی وسیج مدت میں خود بی مرجا کیں مے اوراس پر ان كوخوف دلانے كى غرض سے قسميں كھاكركها كه خداكى طرف سے جھے اطمينان دلايا حميا ہے اور اس اطمینان کواس پیرائے میں ظاہر کیا کہ اگر خلاف ہوتو اپنے کو وہ سزائیں دی جائیں جوکوئی غيرت دارة وي ان كوقبول نبين كرسكتا_ جب ايسامعز زمسن مخف اليي سزا كي اسيخ واسطيمقرر كري توخواه كواه آدى كوايك تم كاخيال پدا مونى جاتا باور برصة برصة قوت واجمدالي حرکات برمجبور کرتی ہے جو باکل خلاف عقل موں۔اس کا انکارنہیں موسکنا کہ توت واہم عقل بر عالب ہوا کرتی ہے۔جس کی تصریح محمانے بھی کی ہے اور تجربے اور مشاہدات بھی اس پر گواہ بن _ المقم ماحب الآل و يجار معيف جن كاطبعت بيراندسرى كي وجدم محمل نبيل-اس بر عیسائی جن کے فرہب میں بیسلم ہو چکاہے کہ خداہے ایک آ دمی رات بحر کشتی الز تار ہااور من تک ایک دوسرے کو گراتے رہے اور خداسے سوائے اس کے پچھ ندہوسکا کمنے کے قریب کہا ارسے اب تو پیچیا چھوڑمیج ہوگئے۔جن کے خدا پرایک آ دمی کا ایسا اثر ہوتو ان کی طبیعت پر پرزورتقر ریکا اثر ہونا کون ی بدی بات بے غرض مرزا قادیانی نے علاوہ پیراندسری کے بالائی تدابیر موت میں بھی کی نہ کی اوراس مت بی کئی دورے بیند کے بھی ہوئے اور علاوہ کبرتی کے ضعف اور تقص صحت بھی تھا۔جیسا کہ (مصاع مول ص ۴۵) میں لکھا ہے یا وجوداس کے کہوہ ندمرزا قادیانی کے ہم خیال موے اور ندمرے اور پندرہ مہنے بورے گذر مے۔ اب لوگ اس انظار میں ہیں کہ مرز اقادیانی ایفائے وعدہ فرمائی سے اور پھھاجازت دیں سے۔ مروبان معاملہ بی وگرگوں ہوگیا۔ بجائے اجازت کے وہ گالیاں دیے گئے۔ چنانچہ (سراج منیرم، مزائن ج ۱۱م، من مل تحریر فرات میں۔"انہوں نے پٹاورے لے کرالہ آباداور جمینی اور کلکتہ اور دور دور کے شمروں تک نہایت شوخی ے ناچنا شروع کیا اوردین اسلام پر مخفے کے اور بیسب مولوی یہودی مفت اور اخبار والے ان كرساته وخوش خوش يهاته يس باته ملاية موسة تفر (الوارالاسلام ١٠ ، فزائن ١٥ ص٢١) يس فرماتے ہیں۔اے بے ایمانویم عیسائوں دجال کے ہمرا یواسلام کے دشمو پیشین کوئی ش جو مندرج بكانتفائ مت بمرزا قادياني كامزت موكى اكرحسب بيشين كوئى يحافزت تمى تو پیچارے مولوی کیوں یہودی وغیرہ بنائے جارہے ہیں۔ ختم مدت پر جوعزت وقوع میں آئی وہ تو يمي بےجس برمرزا قادياني برافروخة بيں۔اگراس الهام كے رحماني مونے بران كووثو تى موتا تو

ن شین ہوجائے گا۔ داس میں غور کرنے سے مرزا قادیانی

الم مباحث كرك فيعلداس بات برقرار راك متحق بول ك - چنانچدان كى بر كريس نے بهت تفرع اور ابتبال جز بندے بيں تير - فيعلد كسوا يا ہے كداس بحث ميں دونوں فريقوں يا ہے كداس بحث ميں دونوں فريقوں باديہ بيس كرايا جائے كا اور اس كو تخت باديہ بيس كرايا جائے كا اور اس كو تخت من تركي ہے اور سے خداكو ما نتا ہے اس در من آئے كى بعض ائد مصروجما كے منظ كيس كے "

اورای کے ذیل بیں یہ بھی تحریر نے کا اتفاق پڑامعولی بحثیں تو اور کے تھایں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ بھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصے نیمی برایک بڑا کے اٹھانے کے لئے میں رساڈال دیا جائے ۔ جھوکو پھائی نائن کی تم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرور ایسا نیمی میں ایم ایم بھی نظیمی گوئی نیمی میں ایم ایم بھی نے ایم رسادال تو مرجائے گا اور جہنم لاکیا جائے گا اور گلے میں رساڈالا اس الهام بن عزت كاجوذكر باس مرادوى عزت بجمعة جودوع بن آسكى مراوى لوك يحيل كررب بيراس سے معلوم مواكدان كنزديك بعى وه الهام رصانى ندتفاراس كرسوا مرزا قادیانی ناحق مسلمانوں برخفا ہیں۔انہوں نے تومسٹر آتھم کے معالمے میں پہلے ہی اپنے کشف وفراست سے دریافت کر کے اطلاع دے دی تھی کہوہ بندرہ میننے کے اندر برگز ندمرے گا۔ چنانچہ (عصاع موی ص ۲۸) میں لکھا ہے کہ اندھے حافظ صاحب نے پہلے ہی خردے وی تقی كرة مخم بدره مينيد يس مركز ندمرے كاوريد بات مرزا قاديانى برسمى بوشيد فنيس رى اس ك كرانهول نے بذريعداشتهاراس مضمون كوشائع كرديا تھا۔ تاكدمرزا قادياني كواس عذركا موقع ند ملے کہ ہمیں کسی مسلمان صاحب کشف نے اطلاع نہیں کی کدوہ ندمرے گا اور مریدوں نے بھی خردار ہوکر ان کوملاح خرر دی کہ جب ایک مسلمان حافظ مقی اس شدوم سے بطور تحدی اعلان دے رہاہے۔ تواس کو مان لیما جا ہے۔ حافظ صاحب موصوف فی الواقع مقدس فخص ہیں۔ان کا نقدس اس سے طاہر ہے کہ (عسائے مول س اس اس کیسے ہیں کہوہ پہلے عیسائی تھے۔خواب میں کوئی بات ایس ان کومعلوم کرائی می کدوه عیسویت ہے تو بکر کےمسلمان ہو مجے۔ ایسے مخص کوواقعی المام ہونا كوئى تجب كى بات نہيں۔ اگر مرزا قاديانى ان كے سے المام سے متنب ہوكركس حيلے سے ا پنا دعوی والی لیت تو ندنساری کوکامیانی موتی ندمرزا قادیانی کی تفخیک نداسلام پر مست کئے جاتے۔ بیموقع حافظ صاحب سے منون ہونے کا تھا۔ بجائے منونی کے ان کو گالیاں دی مکئیں۔ چنانچہ (عصائے موی ص۳۳) میں لکھاہے کہ مرزا قادیانی کے مریدوں نے حافظ صاحب کوختی سے مفترى كذاب دغيره وغيره كهابه

اس کے سوا اور مسلمانوں نے بھی اس باب میں بہت کچھ گفت وشنید کی۔ کمر مرزا قادیانی اپنے دو سے سیک قدم پیچے نہ ہے۔ چنا نچرای (عصابے موئی من ۴) میں کھا ہے کہ عبداللہ آ تھم والے الہام میں مرزا قادیانی کا خیال وقیم آیک ہی پہلولیتی اس کی موت کی طرف می رہا۔ چنا نچہ فیروز پور میں حافظ محمد یوسف صاحب کے برادران کے استفسار پر آپ نے بھی فر مایا کہ اس میں کوئی تاویل نہ ہوگی ضرور بھی ہوگا۔ غرض مرزا قادیانی مسلمانوں کی جو شکایت کردہ بی اس موقع میں برخل ہے۔ کو کھانہوں نے تو پوری خیرخواہی کی تھی چا ہے تھا کہ خود کردہ راچہ علاج کہ کر خاموش ہوجاتے۔ البتہ خلاف شان اشعار اور اشتہارات وغیرہ مرزا قادیانی کی شکایت میں چیوائے گئے تھے اوران کی تاک می پر تفکیک بھی کی گئی۔ جیسا کہ ان اشعار مطبوعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ جو (رسالہ الہالت مرزا میں ۱۳۲۳س، الہالات مرزا جنول احساب

قادیانی جمس ۳۳۲۳۳) میں کلمتے ہیں۔ کی قدراس میں زیادتی معلوم ہوتی ہے ان میں سے چند اشعاریہ ہیں۔ صائب

> بنمائے بعاحب نظرے گوہر خودرا عیلی نوال گشت جمدیق خرے چند

ارے وہ خود غرض خود کام مرزا ارے منحوں ونافرجام مرزا ہوا بحث نساری میں بآخر سیجائی کا بیہ انجام مرزا مینے پندرہ بر چ کے گذرے ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا مسلمانوں سے تھے کو داسط کیا پڑا کھلا بنی نام مرزا غضب تھی تھے یہ شکر چھٹی ستبر کی نہ دیکھی تو نے لکل کر چھٹی ستبر کی ہے تادیانی بھی جمونا مرانہیں آتھم یہ گونے اٹھا امرتسر چھٹی ستبر کی مینے ومہدی کاذب نے منہ کی کھائی خوب یہ کہتی پھرتی ہے گھر گھر چھٹی ستبر کی مینے ومہدی کاذب نے منہ کی کھائی خوب یہ کہتی پھرتی ہے گھر گھر چھٹی ستبر کی

اب دام کر اور کمی جا بچهایے بس ہوچی نماز مصلے اٹھایے

اس میں کے اشعار ناشائے کئے گئے گئے گئے گئے ہیں اس جم ہونے کے قابل ہے ہونے کے قابل ہے ہوئی چندال برہم ہونے کے قابل ہات نہتی ۔ اگر مرز اقادیانی غور فر ہاتے اور تھوڑی دیر کے لئے حالت فضب سے علیحدہ ہوکر انساف سے دیکھتے تو بھی اشعار پیراہے سن وصدافت میں دکھائی دیتے گرافسوں ہے کہ خصے نے جوایک تو ک شیطانی اثر ہے ان کی آگھول کے سامنے پردہ ڈال دیا تھا۔

بات بیہ کہ مرزا قادیانی نے بیم احدہ جو پادریوں کے ساتھ کیا۔اس وقت سے ان کو ہنوں شن بیات ہوادی کہ بیم مقابلہ اسلام اور بیسویت کا ہے اور یہی آخری فیصلہ ہے۔جس کی خبری تعالی نے بذر بیدالہام دی ہے کہ بحث کا خاتمہ اور اسلام کا غلبہ اس پیشین گوئی پر ہوجائے گا۔ پھر مرزا قادیانی اس پیشین گوئی ہے جموث ہونے پر بھی بھی کہتے رہے کہ دیکھوا سلام کی فتح ہوئی۔جس پر ایک عالم میں بحسب تعرق مرزا قادیانی تفکیک ہورتی ہے۔ اگر چہ مرزا قادیانی اس میں بہت پھے ذور لگا کر تاویلیں کر دہے ہیں۔ گروہ اس سے زیادہ بدنما ہیں۔ اس موقع میں اس میں بہت پھے ذور لگا کر تاویلی کر دے ہیں۔ گروہ اس سے ذیادہ بدنما ہیں۔ اس موقع میں مسلمانوں کو ضرور تھا کہ مرزا قادیانی سے تیم اگر ہوں پر بیہ بات منکشف کرادی کہ جمیں ان سے کوئی تعلق نہیں۔ دعوے نبوت وغیرہ کر کے وہ پہلے تی سے دائرہ اسلام سے خارج ہو بھے ہیں۔ ان کا باردیتا اسلام اور مسلمانوں پر کوئی اثر ڈال نہیں سکنا اور ان کے مقابلے میں ایک الهام

او**رقوع میں آھی۔جس** کی مولوی ووالهام رحماني ندفعا _اس كسوا تے ہیں کہ ا معالم من يهل بي اي أجرنيص مده مینے کے اندر برگز شرے موتو جمي ده ب نے میلے عی خردے دی تھی مویٰ کرے م بالشيدة فيس رى راس ك را قادیانی کواس عذر کا موقع نه أورانكشاف لمرے کا اور مریدوں نے بھی فيرشد بول اور باشدومه ست بطورتحدي اعلان زا قاریانی کا الواقع مقدس فخض ہیں۔ان کا واتنا قرضه ليا المطيعيالي تعدفواب بي ے کے کہ کویا مان مو محقر ایسے فض کوواقعی درمی علیہ پر م سے متنبہ ہوکر کسی جیلے ہے وي انكشاف تغیک نداملام پر ٹھٹے کئے فض كاالهام

سے بعلق

وجی اس پر

ں۔ بٹر ملکہ

يهاور جونه

اسے محیل

الم المناس

الحالحادي

ت کچھ گفت وشنید کی۔ مگر مے مولائ مہر ہی کھاہے ایسنی اس کی موت کی طرف کے استفسار پر آپ نے بھی کی مسلمانوں کی جو شکایت انکی کی تھی جائے تھا کہ خود

کان کو کالیاں دی سکس

نے وافلاماحب کوئی ہے

الله الدود اشتهارات وغيره المحمد الم

حافظ صاحب کا شائع کر کے دکھلا دیا کہ اسلامی سے الہام ایسے ہوا کرتے ہیں کہ ان بیل ہا تیں بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ۔ صرف مقعود کی ایک ہات کہ مسٹرا تھم پندرہ مہینے کے اندر ہرگزنہ مرکا۔ نہ اس بیل کوئی الہام ہے نہ تا ویل ۔ خرض اس تیم ہے سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئ کہ اصل اسلام پر اس مباحثے اور الہام کا کوئی اثر نہیں پڑسکنا۔ مرزا قادیانی کو بھی آخر اسلام کا دعوی تر سے اسلام کواس الزام سے بری کرنے کے لئے اگر الہام کی بدعوانی کوا پی طرف منسوب کر لیسے کو کس قدر تا بل محسین ہوتے ۔ ورند مسلمانوں کے تیم ای کوئیست ہجھ لیتے ۔ جس سے اسلام تو اس کا روائی سے بری رہتا اور دراصل ہے بھی بہی ہے کہ مسلمانوں کواس مباحثے میں دخل ہی کہا۔ وہ تو تمان اور کی رہتا اور دراصل ہے بھی بہی ہے کہ مسلمانوں کواس مباحثے میں دخل ہی کہا ۔ وہ تو تمان کے لئے احدی الحسین کا روائی سے دین اسلام پر شمنے کے ۔ کسی برموقع بات ہے۔ انہوں نے تو تی عیسویت پر سال خوردہ انہیں سو برس کی عمروالی عیسویت پر شمنے کے سے کہ کہاں تو جوان عیسویت پر سال خوردہ انہیں سو برس کی عمروالی عیسویت عالب ہوگئی۔ اگر بالغرض مرزا قادیانی اس پیشین کوئی میں صادت تھر تے تو اس کا برا اثر پہلے مسلمانوں پر ڈالا جاتا۔ بالغرض مرزا قادیانی اس پیشین کوئی میں صادت تھر تے تو اس کا برا اثر پہلے مسلمانوں پر ڈالا جاتا۔ ان کوگالیں دے دے کر اپنی عیسویت کی تھدین پر مجبور کرتے اور بہت سے بھولے بھالے ان کوگالیں دے دے کر اپنی عیسویت کی تھدین پر مجبور کرتے اور بہت سے بھولے بھالے مسلمان عالبًا مائل بھی ہوجاتے۔

مرزا قادیانی نے اس مباحث پس جوالهای طریقہ افتیار کر کے حیاوں سے کام لیا اور
اس کو عقلی مجرو بہنا تا چاہا۔ اس سے الہاموں کی خت بے اعتباری ہوگی اور طرفہ یہ ہے کہ ای پر فخر
فراتے ہیں کہ جھے اللہ کی طرف سے وہ نشانی دی گئی ہے۔ اس سے قو وی معمولی بحثیں انچی
محیں۔ جن کی نسبت تھارت کے طور پر فرماتے ہیں۔ وہ قو اور لوگ بھی کر لینے ہیں۔ اس لئے کہ
ان بحثوں ہیں اسکات محم قو ہوجا تا ہے۔ کیونکہ صدیا کتابیں پاور یوں کے روہی موجود ہیں۔
وی طیشہ ومباحث پیش کردی جا کی قو کانی ہیں۔ اگر الہا می طریقہ افتیار کیا گیا تھا تو اس ہیں
داک بھی سخت معبوب اور شان اللی کے منافی ہے۔ وہ تو ایسا زبردست طریقہ ہوتا ہے کہ انسانی
قدرت اور عقلی اور اک اس سے عابر ہوتی ہے۔ و کھے جب کفار نے قرآ ان کے کلام اللی ہونے
میں کلام کیا تو آ مخضرت تھی نے باعلام اللی صاف و مرت کا لفاظ ہی فرما دیا کہتم ہی عرب کے
میں کلام کیا تو آ مخضرت تھی نے باعلام اللی صاف و مرت کا لفاظ ہی فرما دیا کہتم ہی عرب کے
میں کلام کیا تو آ مخضرت تھی نے باعلام اللی صاف و مرت کا لفاظ ہی فرما دیا کہتم ہی عرب کے
میں کلام کیا تو آ محضرت کی ہوئی می سورت اس کے شل بنالا کا ورہم دو ہوں سے کہتے ہیں کہتم
میں کرنے دیا سکو کے ۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ "قبل فساتہ و بسسورة من مثلہ وادعوا شہداء کم
مین دون اللہ ان کہ نتم صاد قیدن فسان لم تنفعلوا والدن تفعلوا فاتقو الناد

ئے تعالی نے وہ تمام شرطیں اور تمام علامتیں جمع کی ہیں۔'' ب ظاہر ہے کہ تمام اولیاء اللہ کے الہاموں میں خود ان کو یقین نہیں ہوسکتا سے ہیں۔ کیونکہ کلوخ انداز جیسے کلوخ بھینک کر بھاگ جاتا ہے۔ ویہا ہی ال کرعلیحدہ ہوجاتا ہے اور ولی کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ وہ کون تھا اور کہاں

مرزا قادیانی ہیں ان کے الہام میں یہ بات نہیں ہوتی۔ بلکہ یقینا معلوم نے والا خدا ہی ہے۔ ای غرض سے خدا کسی قدر پردہ اپنے چرے سے ٹی کوئنگ نہ پڑے کہ خدا کلام کر رہاہے یا شیطان جس کا ماحصل یہ ہوا کہ

افتراء ، افتراء ہے یانہیں۔ آیت موصوفہ میں حق تعالی صاف فرما تا ہے کہ ان فالی کے کلام کرنے کی کوئی صورت نہیں۔

ل من ایک بات پدا موجاتی ہے۔ جیسے اس آیت شریفہ سے معلوم موتا ی النحل (ندل: ۱۸)"

ے چھے سے جیسے موی علیدالسلام کے ساتھ کلام ہوا۔ ہر چند موی علیہ رکی بہت خواہش کی محر ان تدانی ہی کاارشاد ہوتارہا۔

یہ فرشتہ جیسے آنخضرت اللّیہ پرقرآن شریف نازل ہوا کرتا تھا۔
ان تیوں قسموں سے جوخدائے تعالی نے بیان کی ہیں کسی ایک قسم کا الہام
کا ہر ہے کہ ان کورجمانی الہام نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ شیطان ان کو اپنا چرہ
کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ ابو محمد خفاف کے دافتے سے ابھی معلوم ہوا اور
امار نہ ہر خفی کوشیطان اپنا چرہ دکھا تا ہے۔ آخر شیطان کو دیکھنا بھی کوئی
اور نہ ہر خفی کوشیطان اپنا چرہ دکھا تا ہے۔ آخر شیطان کو دیکھنا بھی کوئی
کے لئے بھی ایک صلاحیت اور استعداد قابل در کارہے۔ جوعمو ما نہیں ہوا
لیم یہ بھی ان کو مسوس ہوئیں۔ غرض ان اسباب وقر ائن سے ان کو دھوکا
لیم کیا ان کو مسوس ہوئیں۔ خود جی نعائی پر
ان سے اس دعوے کی تکذیب خود جی نعائی کے ارشاد سے ہوگئی۔ اب
انکذیب ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا قادیانی نے اس کلام البی کا ذرا بھی
انکا نے مسرن افترائی علی اللّه کذبا او قال او حی الی ولم یو خ

(بقرہ: ۲٤،۲۳) "باوجود بیکراس زمانے میں نصاحت و بلاغت کے بڑے بڑے دعوے والے موجود تھے۔ مگرسب ل کر یہی ایک چھوٹی سے سورت بھی نہ بنا سکے اور عار شرمندگی کو تبول کرلیا۔

ای طرح یہود نے جب مقابلہ کیا توان سے کہا گیا کہ اگرتم سے ہوتو موت کی تمنا کرو اور ہرگز نہ کرسکو گے۔ ظاہر ہے کہ مقابلے کے وقت تمنا کر لینا کوئی بڑی بات نہتھی ۔ مگر خدا تعالیٰ کو معظورتھا کہوہ مغلوب ہوں ۔اس لئے کسی یہودی سے نہ ہوسکا کہ پیش ہوکر تمنائے موت کرے۔ "فتمنوا الموت ان كنتم صادقين ولن يتمنوه ابدآ (بقره:٩٥،٩٤)" مرضاري كم مقالب من بهي ايها بي مواكرمبال من سب باركة بيس كا حال آئنده انشاء الله تعالى معلوم موگا۔اب دیکھئے کہ عرب میں بڑے فرقے یہی تین تھے۔ان کا مقابلہ جو باعلام اللی خاص طريقة بركيا مميا-وه كيس كط الفاظول ش تفامه نداس مين كوئي شرطتني نه تاويل ندكس كويه كيني ك مخبائش كدالفاظ كجم بين اورمطلب كحدليا جاتا ہے۔ أكر مرزا قادياني كے الهام ميں منجانب الله ہونے کا ذرا بھی شائیہ ہوتا تو کھلے الفاظ میں مسر آتھم سے کہدویتے کہ تو اگر میری تقد بی ند کرے گا۔تو مارا مارا مجرے گا ادروہ ضرور مارا مارا بھرتا۔جس ہے دیکھنے والوں کو قبل و قال کاموقع ند ملا - کیا الہام ایسے ہوا کرتے ہیں جن میں اقسام کے حیلے اور باتیں بنانے کی ضرورت ہواور جبان میں کلام کیا جائے تو گالیاں دینے کومستعد چنانچہ کھتے ہیں۔ 'اس کا جواب یہ ہے اے با ایمانو، نیم عیسائیو، د جال کے ہمراہیو، اسلام کے دشمنو، کیا پیش کوئی کے دو پہلونہیں تھے۔ چرکیا آتم مماحب نے دوسرا پہلور جوع الی الحق کے احتال کے اپنے افعال واقوال سے آپ قوی نہیں کردیاوه نیں ڈرتے رہے۔'' (انوارالاسلام حاشيه ص٢ بخزائن ج٩ص٧٧)

مرزا قادیانی پر آتھم صاحب کا جب غلبہ ہوا تھا اس موقع میں اگر اس کی مکافات گالیوں سے کی جاتی اوردل کھول کے آتھم صاحب کوگالیاں دیے توایک مناسبت کی بات تھی۔ گر مرزا قادیانی نے ان کوچھوڑ کرتماشہ بینوں کے پیچھے پڑ گئے ادر گلےگالیاں دینے اگر چہیمشہور ہے کہ کھیانی بلی کھنبا نویچ گرعقلاء کی شان سے رہ بعید ہے۔ اگر مغلوب کویر حق دیا جائے کہ تماشہ بینوں کوگالیاں دے کر اپنا دل شندا کر بے تو ایسے موقعوں میں داد دینے دالا کوئی نہ ملے گا۔ جو اہتدائی مقابلہ میں طرفین کا مطلوب ہوتا ہے۔

اب مرزا قادیانی کی اس کارروائی کودیکھئے کہ عقل سے انہوں نے کس قدر کام لیا۔ اقل توایک بوڑھے خص ضعیف القوی کو تجویز کیا۔اس پرایک مدت وسیع پندرہ مہینے کی، پھر تسمیس کھا کروہ دھمکیاں موت کی دی گئیں کہ تو کی اور تنگر رست آدی بھی مارے فکر کے بیار اور قوت واہمہ کاشکار ہوجائے۔ پھر جب وہ دل بہلانے کی فرض سے اور اس بدگمانی سے کہیں خفیہ طور پرموت کی کارروائی نہ ہو، بھاگا بھاگا پھر اتوای کا نام رجوع الی الحق رکھ دیا۔ جوالہام بی شرط بتائی گی۔ اگر مرزا قادیانی سے بھاگئے ہی کا نام رجوع الی الحق ہے تو پھر مرزا قادیانی اپنے سے بھاگئے والوں کو کا فراور مائلوں کومومن کیوں فرماتے ہیں۔ اس لحاظ ہے تو معاملہ بالعکس ہونا چاہے۔ جیسا کہ اس آ بہت شریفہ سے معلوم ہوتا ہے۔ 'ومن یک فر بالطاغوت ویو من باللہ فقد اس آ بہت شریف بالعروة الوثق (بقرہ: ۲۰) ' غرض اس سے ظاہر ہے کہ عبارت الہائی میں سے قصدا پیش نظر رکھا گیا تھا کہ جب خواہ تو اون تداہیر سے وہ کھر چھوڑ دے گا تو اس وقت بیش طکام دے نے معاملہ کوایہ ہوتا ہی ہوتا اس کے کہ آ سانی الہام سے فیصلہ قطبی اور واضح ہوتا اس شرط کے میں سالہ کوایہ ہوتا ہی کا میابی کی امید بی نہیں اور جو معنی کہ مرزا قادیانی بیان کررہے ہیں کوئی سمجھنیں سکن۔

اگر بقول مرزا قادیانی اس الهام کوآسانی الهام فرض کریں تو اس سے بھی مرزا قادیانی کی فضیلت اور حقانیت ثابت نہیں ہوسکتی۔ چنانچہاس کی عبار توں سے طاہر ہے۔

قوله فی الالهام: ''جوفریق جموث کواختیار کرر ہاہے پندرہ مہینے میں ہاویہ میں گرایا جائے گااوراس کوخت ذلت پنچے گی۔''

(جنگ مقدس ۱۳ بنزائن ۲۰ می ۱۳ بنزائن ۲۰ می ۱۳ بنزائن ۲۰ می ۱۳ بنزائن ۲۰ می ۱۳ با انوارالاسلام می ابنزائن ۲۰ می ۱۳ مرزا قادیانی باوید کے معنے دوزخ کے نہیں لیتے بلکہ فرماتے ہیں کہ مراداس سے پریشانی ہے۔جس میں مسئرا تھم جتلا ہوا۔اگر چہ تھم کی پریشانی اس کے سفر کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی پریشانی باطن مجی کم نہی ۔اس لئے کہ ان کو بیخوف لگا ہوا تھا کہ اگر یہ پیشین کوئی محیح نہ نظے تو عربحرکا بنا بنایا معاملہ بگڑ جا تا ہا اور ذلت کی تو انتہائمیں۔ کیونکہ خود بی کا افرار ہے کہ منہ کالا کیا جائے وغیرہ وغیرہ اور ظاہر ہے کہ غیور طبیعتوں کو جان سے زیادہ عزت ریزی کا خوف ہوتا ہے۔خصوصاً ایسے موقع میں ایک طرف تمام یا در کی نظر لگائے ہوئے ہیں اور دوسری طرف تمام ہندوستان کے مسلمان ہمتن چھم وگوش ہیں کہ دیکھتے اس پیشین گوئی کا کیا حشر ہوتا ہے۔ پھر خوف مرف ذلت بی کا نمیس بلکہ جان کا بھی خوف ای الہام کے ایک کو شے میں دکھائی دے رہا ہے۔ کیونکہ بھائی کا دستاویز اقراری خصم کے ہاتھ میں موجود ہے۔ ہر چند مرزا قادیانی اس موقع میں اپنا اظمینان بیان کریں۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیشین گوئی کا وجود نمیس ہواتو سرے سے اس کے الہام ہونے میں شک پڑھیا اور بغیرالہام کے آدی کو ایسے موقعوں نمیس ہواتو سرے سے اس کے الہام ہونے میں شک پڑھیا اور بغیرالہام کے آدی کو ایسے موقعوں نمیس ہواتو سرے سے اس کے الہام ہونے میں شک پڑھیا اور بغیرالہام کے آدی کو ایسے موقعوں نمیس ہواتو سرے سے اس کے الہام ہونے میں شک پڑھیا اور بغیرالہام کے آدی کو ایسے موقعوں

میں اطمینانی حالت نصیب نہیں ہو کو مجائے تو ایک ضعیف احمال ہے۔جس خوائی اور بےعزتی ہوتو فکر عالب ہوجا افرائن سے عقل کو ای دیتی ہے کہ جس محتصا کے الحرب سجال کے پریشانی، قولہ فی الالہام:''اورا'

اس کاظہور مرزا قادیائی رکھتا ہے۔ کیونکہ فریق مقابل اپنے وینے کی ضرورت ہوئی جو دلیل مغل جاتے ہیں۔ چنانچہ مسلمہ کذاب ک آشوب دفع ہونے کی غرض ہے آ کے سوااور بھی نظائر ہیں کے مقلی مجزار

قوله في الالهام:"جوُّ **بوگ**ي" (انوارا اگرچه مرزا قادياني اس

میسویت کا اثبات ہے۔اس جہت وجہنے خوارج کے استدلال کے: جب مشاہدے سے ثابت ہوگیا کہ فرماتے ہیں تو بحسب قیاس اسٹناؤ الہام کے مطابق عزت ہوتی۔ادفی ہوناآئیس کے الہام سے ثابت ہے

قوله فی الالهام:"او سوجا کھے کئے جائیں گےادربعض (انوا

پیشین کوئی کا صدق

الح فرض ساوراس برگمانی سے کہ تہیں خفیہ طور پرموت میں اللہ فقی ہے گانام رجوع الی الحق رکھ دیا۔ جوالہام میں شرط بنائی گئی۔
عرف الحق ہے قو مجر مرزا قادیانی اپنے سے بھا گئے والوں میں ۔ اس لحاظ سے قومت ویڈ من باللہ فقد ومن یک فرض اس سے ظاہر ہے کہ عبارت الہامی میں یہ المان تداہی سے دہ گھر چھوڑ دے گا تو اس وقت یہ شرط کام میں المان ترط کام میں المان الہام سے فیصلہ تعلی اور واضح ہوتا اس شرط کی مرزا قادیانی بیان کررہے ہیں اور جومعنی کہ مرزا قادیانی بیان کررہے ہیں

ا مراق الهام فرض كري تواس به بهى مرزا قاديانى المحاص كالمام فرض كري تواس به بهى مرزا قاديانى المحاص كالمحاص ك

المرائن ۱۰ م ۱۰ ۱۰ انوارال اسلام می اینزائن ۱۰ می ۱۰ ۱۰ انوارال اسلام می این که مراواس سے محمل لیج بلک فرمات بین که مراواس سے محمل کی پریٹائی اس کے کدان کو بیخوف لگا ہوا تھا کہ اگر بید می اور دلت کی تو این این کے کہ فرو بی کا می مور طبیعتوں کو جان سے زیادہ عزت میں اور کی نظرف آنام یا دری نظر لگائے ہوئے ہیں اور کی نظرف آنام یا دری نظر لگائے ہوئے ہیں اور کی کا کیا حشر کی گائی خوف ای الہام کے ایک کوشے میں موجود ہے۔ ہر چند میں موجود ہے۔ ہر چند میں ہیشین کوئی کا دجود کی ایک کوشے ہیں کہ پیشین کوئی کا دجود کی الہام کے آئیک کوشے ہیں کہ پیشین کوئی کا دجود کی الہام کے آدی کوالیے موقعوں

میں اطمینانی حالت نصیب نہیں ہو عتی رہا جھٹرا شرط کا سواگر اس سے توقع کامیابی کی رکھی بھی جائے تو ایک ضعیف احتمال ہے۔ جس پروٹو تنہیں ہوسکتا اور سیہ بات ظاہر ہے کہ جہاں احتمال ضرر ہا جائی اور بیعز تی ہوتو فکر غالب ہو جا یا کرتی ہے۔ چہ جائیکہ احتمال ضرر ہی غالب ہو غرض ان تمام قرائن سے عقل گواہی دیتی ہے کہ جس مدت میں آتھم صاحب پریشان رہے۔ مرزا قادیانی بھی متعدد اسے الحرب ہوال کے پریشانی باطنی میں کم نہ تھے اور لفظ ہادید دنوں پر منطبق ہے۔ مقدمات الحرب ہوال کے پریشانی باطنی میں کم نہ تھے اور لفظ ہادید دنوں پر منطبق ہے۔ قولہ فی اللہ ہمام: ''اور اس کو خت ذلت بہنچے گی۔''

ا انوارالاسلام من انجزائن ج٩من انجنگ مقدس من ٢٠ برزائن ج٢ من ٢٩٨) . ن سرة

اس کاظہور مرزا قادیانی ہی گی تحریہ ہو گیا اور پی نقرہ تو خاص مرزا قادیانی سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ فریق ، قائل اپنے کو کامیا ہسمجھ رہا ہے اور خوش ہے اور مرزا قادیانی کو گالیاں دینے کی ضرورت ہوئی جو ولیل مغلوبیت ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں عقلی مجزات بھی الث بھی جاتے ہیں۔ چنا نچہ مسلمہ کذاب کے مجزول میں سے بات فابت ہے کہ اس نے کسی کی آ نکھ میں میں موبات ہوا کہ وہ فخص اندها ہی ہوگیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ فخص اندها ہی ہوگیا۔ اس کے سواادر بھی نظائر ہیں کہ عقلی مجزات کا اثر منعکس ہوجاتا ہے۔

اگر چرمرزا قادیانی اس وقت توحیدی جانب ہیں۔ گر چونکہ مقصوداس سے صرف اپنی عیسویت کا اثبات ہے۔ اس جہت سے باطل اس پرمحیط اور شامل ہو گیا۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے خوارج کے استدلال کے جواب میں فرمایا تھا کہ کہلے قد حق ادید بھا البساطل پھر جب مشاہدے سے ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کی کمال درجے کی ذلت ہوئی۔ جس کا اظہار خود فرماتے ہیں تو بحسب قیاس استثمالی ان کا بھی پر ہوتا بھی باطل ہو گیا۔ کیونکہ اگر بھی پر ہوتے تو اس الہام کے مطابق عزت ہوتی۔ اونی تافل سے ناظرین پر منکشف ہوگا کہ مرزا قادیانی کاحق پر نہ ہونا نہیں کے الہام سے ثابت ہے۔

قولہ فی الالہام: ''اوراس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آئے گی۔ بعض اندھے سوجا کھے کئے جائیں گے ادر بعض کنگڑے چلئے گئیں گے ادر بعض بہرے سنے لکیں گے۔''
(انوارالاسلام میں انجزائنج میں مقدس میں انجازائنج میں معرف اور مشاہدے سے پیشین گوئی کا صدق وکذب پندرہ مہینے کے گذرنے برمنحصرتھا اور مشاہدے سے

براروں بلکہ الکول گواہیوں سے اس کا کذب ظاہر ہوگیا۔ اس ظہور پیشین گوئی کے وقت بے شک بعض اندھے جن پر پورا حال مرزا قادیانی کا منشف نہیں ہوا تھا اور ان کی طرف کھکتے جارے سے ۔ ضرور سوجا کمی ہو گئے اور حق کی راہ چلنے اور حق با تیں سننے لگے۔ کونکہ حق پند طبیق ن کا خاصہ ہے کہ جب الی کھلی نشانی و کھے لیتے ہیں تو حق کی جانب حرکت کرتے ہیں۔ چنا نچہ (انجام تم کے میں اامن الینا) میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ 'اس پیشین کوئی کی وجہ سے بعض مرید کرشتہ ہو گئے۔' ایس پیشین کوئی کی وجہ سے بعض مرید کرشتہ ہو گئے۔' الین خان کہ مصروحا کمی ہو گئے۔

قولہ فی الالہام: ''آگریہ پیشین کوئی جموٹ بلطے.....قوش ہرایک سزاکے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شاند کی شم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسانی کرےگا۔''

(جك مقدس الما بخزائن جه ص٢٩٣)

ظاہر ہے کہ اللہ جل شاند نے ایہ ہی کیا کہ پیشین کوئی جموث لکل عجیب خدا اے تعالی کی قدرت ہے کہ بدالہام کس فرض ہے بنایا کیا تھا اور انجام کس حسن وخوبی کے ساتھ ہوا؟۔

اب مرزا قادیانی کی توجیهات سنے جواس الہام سے متعلق ہیں۔ رسالہ الہامات مرزا مولادی ابوالوقا ناہ الله ماحب ہیں (نیاء الحق م ۱۳۱۱، نزائن جه م ۲۲۱،۲۲۰) اور (انوار الاسلام فن م ۲۵،۲۲۱ نیزائن جه م ۱۳۱،۲۲۰) اور (انوار الاسلام فن م ۲۵،۲۲۱ نیزائن جه م ۱۲۵،۲۲۰) وغیر قتر میا اسلام فن م منانی سے بیٹروت و دویا ہے کہ وہ ضروران ایام ہیں پیشین گوئی کی عظمت سے ڈر تارہا۔ ایک ختر عم نے اس کو کمیر لیا۔ وہ بھاگا پیرا اس کے درحقیقت وہ بادیہ شن رہا۔ مسلسل کھرا ہوں کا سلسلہ اس کے دامنگیر ہوگیا تھا اوراس کے دل پروہ رخ وغم وبدحوای وارد ہوئی جس کو آگ کے عذاب سے کم نہیں کہ سے ہے۔ یہی اصل باویہ فااوروہ درواورد کھے ہا ویہ میں مزور کرااور باویہ ش کرنے کا لفظ اس پرصادت آگیا۔ اس کی یہ مثال ہوئی قیامت دیدہ ام پیش از قیامت اس پروہ نم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زعرگ میں ان کی نظر نہیں دیکھی تھی۔ ہیں کیا یہ پی کی اس کی نظر نہیں دیکھی تھی۔ ہیں کہ ایس کے دوان تمام دول میں در حقیقت باویہ ش ریا۔ "

مرزا قادیانی کا وہ الہام تھا تو یہ کشف ہے کہ اس کے دل کی حالت اور عمر مجرکے واقعات بیان فر مارہ ہیں۔ جن سے اس کو سراسرا ٹکارہے۔ اصل بات اتن تھی کہ آتھ مصاحب نے دیکھا کہ اپنی موت پر مرزا قادیانی کی کامیانی مخصر ہے۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ مرزا قادیانی کے جان شارمریدوں کی فوج اپنے بیرومرشد کی کامیانی کی فرض سے اس مہم کے سرکرنے ہیں سی کرے جان شارمریدوں کی فوج مورہ حزم واحتیاط انہوں نے ایک جگہ کی اقامت کو اس مدت معینہ ہیں

سب نہ مجما اور بطور تفرق جیے مر مت سے نے شرد کیے۔ دعوش کا معنی بھی صادق آ کے۔ مرزا قاد ہ کے کراس کو بچ کی کا ہاویہ بی تشمرایا ا مل کرتے ہیں۔خصوصا کورنمندہ من جنان سے کم نہیں۔ چنانچہ (از

ڈ' پیلوگ ایک قتم کی جنت اپنے م قرق مرز ا قادیانی نے جس کو ہادیقر میں دور اس انسان میں مار

مرزا قادیانی نے اس الم قاوار دہے اور اس کے معنی دوزن

آمیه (قارعه: ۱۹ تا ۱۱) "ال -آل موکه جولفظ قرآن ش ایک خ آلا مگرافسوس به که وه مرف لفظ آل مالیس سے وہ لفظ بول بدلا کیا

م ہے۔اس لئے کہ کس کے دل کے قواس کا کیا جوت کہ الہام۔ روا قادیانی کے مریددں کے خوف

ں۔ رپیدیں۔ رب بہرحال مرزا قادیانی۔

اً۔ چنانچہ(نیا والحق م سے ا، نزائن را مین کوئی ہے اس حد تک بھٹی جا۔ موربراس ند ہب کا مصدق ہو کیا۔

> " کے بیں۔" ان کے بیں۔"

یهاں بیامرغور کے قابا اُن کا رجوع الی الحق کرنا ثابت ہ رُف رجوع کرے تو ہادیہ میں گرا سلمت طاری ہوگی تو الہام کے مط

اہیوں سے اس کا کذب فلامر ہو گیا۔ اس ظہور پیشین گوئی کے وقت بے شک پورا حال مرزا قادیا نی کا منکشف نہیں ہوا تھا اور ان کی طرف تھسکتے جارہے ہوگئے اور حق کی راہ چلنے اور حق ہا تیں سننے گے۔ کیونکہ حق پیند طبیعتوں کا کی کملی نشانی و کیے لیتے ہیں تو حق کی جانب حرکت کرتے ہیں۔ چنانچہ (انجام جاام اینا) میں خود تحریفر ماتے ہیں کہ' اس پیشین گوئی کی وجہ سے بعض مرید اندھ سے سوجا تھی ہوگئے۔

لالهام: ''اگریہ پیشین کوئی جعوث بلطےق میں ہرایک سزا کے لئے تیار شانہ کی تنم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضروراہیا ہی کرےگا۔''

(جگەمقدىن مىلام بخزائن جەم ۲۹۳)

کہ اللہ جل شانہ نے ایسائی کیا کہ پیشین کوئی جموث لگی۔ عجیب خدائے تعالی الہام کس غرض ہے بنایا گیا تھا اور انجام کس حسن وخو بی کے ساتھ ہوا؟۔

اقاویانی کی توجیبات سنے جواس الہام ہے متعلق ہیں۔ رسالہ البابات مرزا افاو اللہ صاحب میں (ضیاء التی ص ۱۳۱۰/۱۰ نزائن جہ مس ۱۲۱،۲۲۰) اور (انوار نزائن جہ مس ۱۲۱،۲۲۰) اور (انوار نزائن جہ مس ۱۲۱،۲۲۰) ور (انوار نین جو سے مندول ہیں ہی خوف زوہ ہونے کی حالت ہے بردی صفائی سے بیٹوت دے دیا ہے کہ وہ شین کوئی کی عظمت سے ڈر تارہا۔ ایک شخت غم نے اس کو گیر لیا۔ وہ بھاگا گھرا گھرا اور ہوئی مسللہ اس کے دامکیر ہوگیا تھا اور اس کے دہ اس کی جوابی وارد ہوئی جس کو آگ کے عذاب سے کم نہیں کہ سے ہے۔ یہی اصل ہاویہ کے ہادیہ میں فرورگر ااور ہا ویہ میں گرنے کا لفظ اس پرصادت آگیا۔ اس کی سے دیدہ ام پیش از قیا مت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں دیدہ ام پیش از قیا مت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں دیدہ ام پیش از قیا مت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں اس کے اس کیا یہ چواس نے تمام زندگی میں ایک کے بیار پڑے جواس نے تمام زندگی میں کہ کے دیدہ ام پیش از قیا مت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں کروہ کی کیا ہے۔ اس کیا یہ چواس نے تمام زندگی میں کیا ہے۔ اس کیا یہ چواس نے تمام زندگی میں اس کے دیدہ ام پیش از قیا مت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں کروہ کیا تھوں ہیں کہ دیدہ ام پیش از قیا مت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں کروہ کیا ہے۔

ہے ہادیہ میں مرور ترااور ہاویہ میں ترقے افقط ال پرضاوں اسیال اس تر اسالیہ دیا ہے۔ اس تا ہے۔ اس تا ہے اور پیش از قیامت اس پروہ غم کے پہاڑ پڑے جواس نے تمام زندگی میں اپنی کیا دہ الہام تھا تو یہ کشف ہے کہ اس کے دل کی حالت اور عمر مجر کے دیا تی کا وہ الہام تھا تو یہ کشف ہے کہ اس کے دل کی حالت اور عمر مجر کے ہیں۔ جن سے اس کوسر اس انکار ہے۔ اصل بات اتن تھی کہ آتھ مصاحب موت پر مرز ا قادیا تی کی کامیا بی مخصر ہے۔ ممکن بلک اغلب ہے کہ مرز ا قادیا تی ہی وہ جن میں میں میں میں میں میں میں کے سر کرنے میں سی اس مہم کے سر کرنے میں سی لئے بمثورہ جن مواضیا ط انہوں نے ایک جگہ کی ا قامت کو اس مدت معینہ میں لئے بمثورہ جن مواضیا ط انہوں نے ایک جگہ کی ا قامت کو اس مدت معینہ میں

مناسب نہ سمجھا اور بطور تفریح جیسے مرفد الحال اوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ سیاحت اختیار کی جس کی بدولت نے نے شہر دیکھے۔ دعوتیں کھا کیں ، سیروشکار کے۔ جس سے السفر وسدیلة النظفر کے متن بھی صادق آگئے۔ مرزا قادیائی نے سنر کانام دیکھ لیا اور شاعرانہ خیال سے صورت ستر قرار ورکزاس کوچ کی کا ہاویہ ہی تھی ہرایا اور یہ خیال نہیں کیا کہ امر اوسلاطین کھی کہارو پیدد کی کریدولت مامل کرتے ہیں۔ خصوصا کورنمنٹ کے معززین اور پاور یول کے حق میں تو ہندوستان کا سفر گل محت جیان سے کم نہیں۔ چنانچہ (از لة الاوہام ص ۲۹، نزائن جسم ۳۱۳) میں خود تحریفر ماتے ہیں کہ '' یہ لوگ ایک قتم کی جنت اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ '' پھر ان کو دنیا میں ہاویہ سے کیا تعلق فرض مرزا قادیائی نے بس کو ہاویہ قرار دیا تھا وہ جنت ٹابت ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی نے اس الہام میں ہادیے الفظ اس واسطے تجویز کیا تھا کر آن شریف میں یہ نظر وارد ہاوراس کے معنی ووزخ کے ہیں۔ ' فسامه هاویه ، و مسا ادر ال مساهیه خار حامیه (قارعه: ۱۹ تا ۱۱) ''اس سے غرض یہ کہ دیوے کی شان وشوکت اور الہام کا کروفر اس سے فمایاں ہو کہ جو لفظ قرآن میں ایک شخت وعید میں استعال کیا گیا۔ وہی لفظ اس ہندی الہام میں ذکر فرایا۔ گرافسوں ہے کہ وہ صرف لفظ ہی تھا۔ اگر چہ پندرہ مہیئے تک بجائے خودر کھا گراس کے بعد فرایا۔ گرافسوں ہے کہ وہ صرف لفظ ہی تھا۔ اگر چہ پندرہ مہیئے تک بجائے خودر کھا گراس کے بعد کمال ماہوی سے وہ لفظ ہوں بدلاگیا کہ اس سے مراد فکر وتو یش کی گئ اول تو فکر وتو یش ہی میں کلام ہے۔ اس لئے کہ کس کے دل کی کیفیت یقینی طور پر معلوم نہیں ہو کئی اور اگر وہ شلیم بھی کر لی جائے تو اس کا کیا جوت کہ الہام کے صدف کا اس کے دل پر اثر تھا۔ قر ائن سے تو خابت ہے کہ مرز اقادیائی کے مریدوں کے خوف سے اس کو سنر کی ضرورت ہوئی۔

بہر حال مرزا قادیانی نے ایک ہی شق اختیاری کہ اس کے دل پراپی پیش کوئی کا اثر ہوا قا۔ چنا نچہ (نیاء الحق ص کا مزائن ج اس ۲۹۵) میں لکھتے ہیں کہ:''جس شخص کا خوف ایک نہ ہی پیشین کوئی سے اس صد تک پہنے جائے ۔۔۔۔۔ کہ شہر شہر ہما گتا پھر ہے۔۔۔۔۔ تو ایسا شخص بلاشبہ یقنی یا طفی طور پراس نہ ہب کا مصدق ہوگیا ہے۔جس کی تائید میں پیش کوئی کی گئی تھی اور یہی معنی رجوع الی التی کے ہیں۔''

کے سیاں بیام غور کے قابل ہے کہ مرزا قادیانی خودتصدیق کرتے ہیں کہ بیتی طور پر یہاں بیام غور کے قابل ہے کہ مرزا قادیانی خودتصدیق کرتے ہیں کہ بیتی طور پر اس کا رجوع الی الحق کرنا ثابت ہوگیا اور الہام مرقوم الصدر کامضمون بیتھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے تو ہاویہ بیس گرایا نہ جائے گا۔ پھر جب الہام کے سنتے ہی اس پرخوف اور معمل بی مطابق وہ ہاویہ کامستی ندر ہا۔ محرمرزا قادیانی کی تحریر سے انجی

ڈاکٹر کلارک کے عقلی مجزے۔

میں مجبور ہوئے اور بیکوئی قائل

توجربه بات ب كداكروه الهام تأمل سي معلوم موسكما ب كد

آ دمی کی رائے اس برعالب ہو

ييشين كوئي يعني موت كاوتوع

میں گرنا نہ کورہے اس کا وقوع تو

مرزا قادیانی اس رجوع سے دو

مزائے موت ہاویہ میں ڈالا جا

فزائن ج مر١٦٣) عن لكية بير

المتنصرين الذي اسمه

الئ خمسة عشر شهر

المطمنين "لينى خودخدا

تعالیٰ نے جوآئھم کی موت کی ب

ماف که ربی ہے کداس کی مو

ماوق آتی ہے کہ باطل کوچیوا

مرزا قادياني بين تو ضرورتما

ماوق آتے۔ مرمرزا قادیا

رجوع کا اس کوایک درجه دینا

كرنے كاايك اثر بھى است

وغيره كبتار بإ-جبيها كهرسالهُ ا

حن كوقبول نهكرے اور مخالف

شریف سے ثابت ہے کہ کفارآ

فرماتا ہے۔"یعرفونه

ہر مخض جانتاہے ک

مرزا قادیانی جوآ

معلوم ہوا کہ وہ ہاویہ میں ضرور گرایا گیا اور اس پر ہاویہ میں گرنے کا لفظ صاوق آ گیا۔جس کا ماحصل یہ ہوا کہ بحسب الہام اس کاحق کی طرف رجوع کرنا ثابت ہے۔ ہاوجود اس کے وہ ہاویہ میں گرایا گیا۔ جو خلاف عادت الٰہی اور خلاف شرط الہام ہے۔ یہاں دو ہاتوں سے ایک بات ضرور ماننی پڑے گی کہ اگر الہام سی ہے تو ہاویہ میں گرنا جموث ہے اور اگر ہاویہ میں گرنا تھ ہوت ہے تو الہام جمونا ہے۔ اور چونکہ ہاویہ میں گرائے جانے کی وہ تقد این کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ الہام جمونا ہے۔ پھر اگر غیر معمولی کیفیت ان کو جدانی طور پر معلوم ہوئی تھی۔ جس کو انہوں نے الہام سمجھا تھا تو اس کو الہام شیطانی ضرور کہا جائے گا۔جس سے کل الہاموں کے دعوے ان کے جموٹے ہوگئے اور اگر یہ الہام انہوں نے بتالیا تھا تو یہ ثابت ہوجائے گا کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ پرافتر ام کیا ہے اور کوئی مسلمان خدا پرافتر ام نیں کرسکا۔

مرزا قادیانی جورجوع الی الحق کا الزام مسئراً محم کے ذمدگارہے ہیں۔اس کو وہ تحول نہیں کرتا۔اس نے صاف کہ دیا کہ جھ پر مرزا قادیانی کے الہام کا پھھاٹر نہ ہوا۔ بلکہ مریدوں کے خوف وغیرہ کی وجہ سے سفر کے اختیار کرنے کی ضرورت ہوئی ہی۔ مرزا قادیانی نہیں مانے اور کہتے ہیں کہ وہ ضرورالہام ہی کا اثر تھا ورنہ یہی بات شم کھا کر کہددی جائے۔اس نے جوب دیا کہ ہمارے دین ہیں شم کھائی جائز نہیں ۔ جیسا کہ انجیل متی ہیں معرح ہو وہ فرماتے ہیں۔''الیے حیلے کام پر انہیں آتے تھم کھا کر نہ کہنا ہی ہماری کام یا بی ہے۔اس کا جواب ڈاکٹر کلارک نے دیا کہ ہم کہتے ہیں۔ اگر مسلمان ہیں تو مجمع عام ہیں ہورکا گوشت کھائیں۔ کہتے ہیں۔اک مسلمان ہیں تو مجمع عام ہیں ہو وہ اپنی عیسائیت کا طرح بالاختیار طف اٹھا تا عیسائیوں پر حرام ہے اس سے اسلام کا فبوت کیسے تو وہ اپنی عیسائیت کا طرح بالاختیار طف اٹھا تا عیسائیوں کو منع ہے۔ پس جب آتھم پکا عیسائی ہے تو وہ اپنی عیسائیت کا فبوت شرح میں دے سکتے۔

مرح بالاختیار طف اٹھا تا عیسائیوں کومنے ہے۔ پس جب آتھم پکا عیسائی ہے تو وہ اپنی عیسائیت کا شہوت شرح میں دیسائیت کا شہوت شرح دکھا کرنہیں دے سکتے۔

مرزا قادیانی نے الہام بیں جوشرط لگائی تھی کہ بشرطیکہ وہ حق کی طرف رجوع نہ
کرے۔اس بیں بہی پیش نظر تھا کہ جب موت کی دھمکیوں سے وہ جان بچانے کی غرض سے اپنا
مستقر چھوڑ دے گاتو اس کا نام تا تیر، پیش کوئی اور جوع الی الحق رکھا جائے گا اور جب وہ اس سے
انکار کرے گاتو تشم کی فرمائش کی جائے گی اور چونکہ ان کے فد جب بیل تشم درست نہیں۔اس لئے
وہ تشم بھی نہ کھائے گا۔اس وقت یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ آتھم کی تشم نہ کھانے سے ثابت ہے
کہ دہ جمونا ہے۔ یہاں تک تو عقلی منصوبے چل سکتے۔ جواعلی ورجے کے عقلی مجزے ہے۔ کمر

یں گرنے کا لفظ صادق آگیا۔جس کا کا کرنا ثابت ہے۔ ہاہ جوداس کے وہ الہام ہے۔ یہاں دو ہاتوں سے ایک رنا جموث ہے اوراگر ہادیہ شی گرنا کی اوہ تقعدیق کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ در پرمعلوم ہوئی تھی۔جس کوانہوں نے جس سے کل الہا موں کے دعوے ان تو بیر ثابت ہوجائے گا کہ انہوں نے

ہیں کرسکتا _۔

نم کے ذمہ لگارہے ہیں۔ اس کو وہ قبول کے الہام کا پکھا تر نہ ہوا۔ بلکہ مریدوں یہ ہوئی تھی مرزا قادیا نی نہیں باننے اور کرکہ دی جائے۔ اس نے جوب دیا کہ مرمرح جو فرماتے ہیں۔ ''ایسے حیلے اس کا جواب ڈاکٹر کلارک نے دیا کہ ہم میں ہو رکا گوشت کھا کمیں۔ ملام کا فبوت کیسے تو ہم کہتے ہیں۔ اس کا فبوت کو رکا کوشت کھا کمیں۔ آتھم پکا عیمائی ہے تو وہ اپنی عیمائیت کا کافبوت مورکھا کرنہیں دے سکتے۔ آتھم اپکا عیمائی ہے تو وہ اپنی عیمائیت کا استہار ہزی کلارک مطبوعہ شیل پریس امرتسر) کا فبوت کو وہ تن کی طرف رجور کا نہ اللہ تی رکھا جا بان بچانے کی خرض سے اپنا گی الحق رکھا جا ہے گا اور جب وہ اس لئے کے ذہب میں خم ورست نہیں۔ اس لئے کے ذہب میں خم ورست نہیں۔ اس لئے

كاكرة مقم كالم ندكهانے سے ابت ب

جواعلیٰ درہے کے عقلی معجزے تھے۔ مگر

ڈاکٹر کلارک کے عقلی معجز ہے نے ان سب کوگاؤ خور دکر دیا اور مرزا قادیانی بھی اس کے شلیم کرنے میں مجبور ہوئے اور بیکوئی قائل استنجاب بات نہیں عقلوں میں تفاوت ہوا ہی کرتا ہے۔ گر قائل توجہ یہ بات ہے کہ آگروہ الہام واقعی ہوتا تو کیا ڈاکٹر صاحب کی رائے اس میں بھی چل سکتی۔ اونیٰ تا مل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مدار الہامات کا خاص علم وقد رت الجی پر ہوتا ہے اور ممکن نہیں کہ سی آدمی کی رائے اس پر غالب ہو سکے۔اس سے خلا ہر ہے کہ وہ الہام الجی نہ تھا۔

مرزا قادیانی جواسی محفوف کا نام رجوع الی الحق رکھتے ہیں اس سے غرض ہیکہ پیشین گوئی بین موت کا وقوع اس کی وجہ سے نہیں ہوا۔ گرا بھی معلوم ہوا کہ اس الہام میں جو باویہ میں گرنا فہ کور ہے اس کا وقوع اس کی وجہ سے نہیں ہوا۔ گرا بھی معلوم ہوا کہ اس الہام میں جو باویہ میں گرنا فہ کور ہے اس کا وقوع تو بحر سرا کام لینا چاہتے ہیں کہ الہام کی تشریح میں جو کہا گیا تھا کہ آتھ میں مزاقا دیائی موت ہا وہ بیٹ ڈالا جائے گا اور نیز (اشتہاراتمام الحجائی المکنز من المحقیص ۱۵، کرا مات السادی ن المنابی میں اللہ میں اللہ میں المحق ہیں۔' و مسلم المحاسم اللہ میں اللہ میں المحق ہیں۔' و مسلم اللہ آتھ مسسب فاذ بشر نی رہی بعد دعوتی بعوته اللہ خمسة عشر شہر المن یسوم خاتمة البحث فیاستیہ قظت و کنت من المحق میں "نیخی خود خدا نے بچے بشارت دی کہ پندرہ مہنے میں آتھ مرجائے گا۔ غرض کہ تقالی نے جواسم کی موت کی بشارت دی کہ پندرہ مہنے میں آتھ مرجائے گا۔ غرض کہ تقالی نے جواسم کی موت کی بشارت دی کہ پندرہ مہنے میں آتھ مرجائے گا۔ غرض کہ تقالی نے جواسم کی موت کی بشارت دی کھی وہ اس رجوع الی الحق سے ٹل گئے۔ گرا لہام کی بشارت و کا تھی ہوں کہ کہ بدری ہے کہ اس کی موت میں دری تھی ہوں آتھ کے میں کہ بدری ہے کہ اس کی موت میں دری تھی۔

برفض جانا ہے کہ باطل کوچھوڑ دیا جائے۔ چونکہ اس مباحث میں اور رجوع الی الحق اسی وقت صادق آتی ہے کہ باطل کوچھوڑ دیا جائے۔ چونکہ اس مباحث میں جن وہی فرض کیا گیا تھا۔ جس پر مرزا قادیانی ہیں تو ضرور تھا کہ وہ مرزا قادیانی کا جم خیال ہوجا تا۔ جس سے رجوع کے معنی صادق آتے۔ گرم زا قادیانی کہتے ہیں کہ اس خوف کو بھی ایک درجہ رجوع کا دینا چاہئے۔ رجوع کا اس کوایک درجہ دینا تو آسان ہے گرمشکل ہے ہے کہ اس تمام مرت میں حق کے تبول کرنے کا ایک اثر بھی اس سے ظاہر نہ ہوا۔ بلکہ برخلاف اس کے مرزا قادیانی کو وہ وجال اور جھوٹا وفیرہ کہتا رہا۔ جیسا کہ درسالہ الہا مات مرزا سے ظاہر ہے اور میہ وشیدہ نیس کہ جوشمی جان ہو جھرکہ فی کو تبول انہ کرے اور خالفت کرتا رہے۔ وہ زیادہ تر مرزا کا ستحق ہوتا ہے۔ و کھے لیجئے قرآن فران ہے۔ شریع اس سے کہار آئی خضرت کا لئے کہ نبوت کو تینی طور پر جانے تنے ۔ جیسا کہت تعالی فرمات ہے۔ "بیعر فون کے حملے یعرفون ابناء ھم (بقرہ: ۱۲) "کرید مونت ہاعث فرمات ہاعث

زیادتی عقوب بوئی۔ 'فلما جاہ هم ما عرفوا کفروابه فلعنة الله علی الکافرین (بقده به نامی کمنجاب الله بونے ومعلوم (بقده ۱۹۰۹) ''الحاصل اگرآ مقم نے بیش کوئی کی عقمت اوراس کے منجاب الله بونے ومعلوم کرلیا تھا تو اس کی سزازیادہ اور بہت جلد ہوئی چاہیے تھی۔ اگر مرزا قادیائی کے قابویش آ مقم صاحب آ جائے اور سزاد دینے بیس کوئی مائع نہ ہوتا تو کیا مرزا قادیائی باوجود ان کو دجال اور مجبوٹا کہنے کے اس کو پندرہ مہینے مہلت لینے دیتے ؟۔ ضرور پرفر ماکرفور آسزائے موت دیتے کہ باوجود حق کی طرف رجوع ہونے کے اور میری اور میرے الہام کی تقدیق کرنے کے جھے کو دجال اور مجبوٹا بتار با ہے۔ الحاصل اس موقع بی ضرور تھا کہ جس طرح رجوع الی الحق نے اس کو باوید سے بھی نہ بچاتا۔

مرزا قادیانی نے اس رجوع الی الحق کو مانع سزائے موت قرار دیا۔ جیسا کہ (تریاق القلوب من البخزائن ج ١٥٥ من ١٢٨) يل كفية بيل كه: " أتحم كي موت كي بيش كوئي كي من على يبس على بيشرطتى كداكر آئم بندره مينے كى ميعاد مل حق كى طرف رجوع كرليل كو و موت سے فكا جاكيس كي-" اور (افر الاسلام ص ا بخز اكن ج ص ٢) وغيره بن ب كد دم مقم كي موت اس التينيس ہوئی کہاس نے رجوع حق کی طرف کیا تھا۔''اوروہ رجوع الی الحق مانع وخول ہاویڈ بیس ہوئی۔جیسا كهابهمي معلوم بهوا كدوه مإوبية يش ضرور كرا - حالا نكدائسلي ماويية بين داخل بهونا بعدموت بهو كالتيل نهيس ہوسکتا اور مرزا قادیانی کی تقریر سے بھی یک ثابت ہے۔ چنا نچہ ککھتے ہیں کہ 'بسر اے موت داخل ہاویہ ہوگا۔'' کیونکہ ہمز اے موت داخل موت ہونا قبل ہاویہ مکن نہیں۔ پھراس کے کیامعنی کہ رجوع الی الحق سے موت اوٹل گئی مگر ہاویہ میں گر کمیا۔اس کی مثال جینہ اسک ہے جیسے نہ ولایت ہے نەنبوت كىروى ادرالهام مورىپ بىل ادراس كى دېرىمى تىجمە ئىل نېيس آتى كەرجوع الى الحق نے موت سے تو بیالیا مر بادیہ سے نہ بیاسکا۔اس رجوع کو ناقص کہیں یا کال اس اعتبار سے کہموت جيى چيزكوش كى نبست تن تعالى فرا تا ہے۔' فساذا جاء اجلهم لايستا خرون ساعة ولا يستقدمون (اعراف:٣٤) "روك ديااعلى درج كى كالمسجى جائ كى مرحرت برب كه الى رجوع كالل سزائ بإدبيكوندوك كل جس عمرادسفراور يريشاني لى فى -اس عقومعلوم موتا ہے کہ مرزا قادیانی کے زدیک موت سے زیادہ سنری وقعت ہے۔ کیونکداس رجوع نے موت ی تعرف کرایا کرسنری ندکرسکا۔

آ عت موصوفہ: اذا جاء اجلهم سے بیظا برے کہ موت وقت مقررہ سے نہ آ کے آ سے نہ یچھے بث عتی ہے اور الهام فرکور کہدر ہاہے کہ آسم کی موت کل گی اور مرزا تا دیانی

نے (ازالۃ الاوہام ۱۰۱۳۷ والہام منجاب اللہ نہیں تو گلا مور اگر کوئی ایسا خیال کر ہے ''اب مرزا قادیانی خو منتیخ ممکن نہیں وہ الہام خبرا کروہ الہام شیطانی تھا۔

حق کی طرف کیا تھا اور رج طاری ہو گیا اور پیخوف ای پھرا، جس کی خرمرزا تا دیا فر ویتے کہ آئتم رجوع الی الا ویتے کہ آئتم نے رجوع الی ال

مرزا قاديائي جو

ویے کہ آنے رجوع الی اور پیس لینی سنر میں رہو ۔
اس مدت میں ضرور مرے ،
جائے کہ اس نے رجوع ال

كرتے رہے كه بوژ ما تو رجوع الى الحق كى دجہ

يهاں بيامرقا تو جس طرح آمخم كورجو صاف كهدد كده درجوع

ے ہمی کیلوا تا رہا کہ اگر حیش سنعوذ باللہ من اصل بہ ہے۔

ن مين **ڪاون**يس پردتی اور هرياء

نع مزائے موت قرار دیا۔ جیسا کہ (تریاق میں موت کی پیش کوئی کی گئی ہی۔ جس میں اطرف رجوع کر لیس کے قو موت سے فی اور بیس سے قدم الی الی میں ہوئی۔ جیسا اور بیس ہوئی۔ جیسا الی الی مانع دخول ہادینیس ہوئی۔ جیسا الی دخول ہادینیس ہوئی۔ جیسا کہ دخول ہوا ہو کہ اس کے کیا معنی کہ اس کی مثال احدید الی ہے جیسے ندولایت ہے کی مثال احدید الی ہے جیسے ندولایت ہے کی مثال احدید الی ہے جیسے ندولایت ہے کوناقس کمیں یا کا الی اس اختبار سے کہ موت والا میں ہم اور مناور پریٹانی کی گئر شرح ت یہ ہم ادسفر اور پریٹانی کی گئر شرح ت یہ ہم کہ ہم ادسفر اور پریٹانی کی گئر شرح ت یہ ہم کہ ہم ادسفر اور پریٹانی کی گئر اس سے تو معلوم کی والد مقلوم کی والد مقلوم کی وقت ہے۔ کیونکہ اس رجوع نے موت رکی کی وقت ہے۔ کیونکہ اس رجوع نے موت رکی وقت ہم کی کی دور سے کے دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کے دور کی دور ک

یظاہرے کہ موت وقت مقررہ سے نہآ گے ہے کہ آتھم کی موت ٹل گئی اور مرزا قادیانی

نے (ازلانہ الاوہام ص ۱۳۷،۱۳۷، خزائن ج س ۱۷۰) بیں لکھا ہے۔ ''اب کوئی الیں وحی یا الیا الہام منجاب اللہ نہیں ہو گلتا جوا حکام فرقانی کی ترمیم یا تمنیخ یا کسی ایک علم کی تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی الیا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت موشین سے خارج اور کھداور کا فرے برا اللہ میں کہ جب خدائے تعالی کی خبر کے برخلاف جس کی مین خمکن نہیں وہ الہام خبردے رہا ہے تواس کو کیا کہیں۔ اگر اور پھونیں تو اتنا تو ضرور فرمائیں کہ وہ الہام شیطانی تھا۔

مرزا قادیانی جوفرماتے ہیں کہ آتھ کم کی موت اس لئے نہیں ہوئی کہ اس نے رجوع کی طرف کیا تھا اور رجوع الی الحق کے معنی انجی معلوم ہوئے کہ پیشین گوئی کا خوف اس پر طاری ہوگیا اور بیخوف اس وقت طاری ہوا۔ جب مرزا قادیانی سے پیشین گوئی من کر ہما گا ہما گا کھرا، جس کی خبر مرزا قادیانی کوفر را تھا دیائی کوفر ورتھا کہ بیا علان دیتے کہ آتھ مرجوع الی الحق کر چکا ہے اب وہ پندرہ مینیوں میں ندمرے گا اور اس کوصاف کھو دیتے کہ تم نے رجوع الی الحق کر لی ہے۔ اس وجہ سے اب اس مدت میں ہرگز ندمرو گے۔ ہاں جہ میں بینی سنر میں رہو گے۔ حالا نکہ ابھی معلوم ہوا کہ مرزا تا دیائی ہمیشہ بھی کہتے رہے کہ دہ اس مدت میں مرزا تا دیائی ہمیشہ بھی گئے رہے کہ دہ جو الی الحق کی ہے تو ان کا وہ تول کہ وہ ضرور مرے گا جموٹا ٹا بت ہوتا ہے اور اگر وہ تول کے سمجھا جائے تو تطع نظر خلاف واقع ہونے کے اس سے ٹا بت ہوتا ہے کہ بدرہ ماہ کی مرزا قادیائی نے اس کے بھا گتے گھرنے کا مرجوع الی الحق نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ بھی خیال کر جوع الی الحق نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ بھی خیال کر جوع الی الحق نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ بھی خیال کرجوع الی الحق نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ بھی خیال کرجوع الی الحق کی دجہ سے نہیں مرا۔

یہاں یامرقائل توجہ کے جب اس الہام سے خداکورزا قادیانی کی کامیا بی تعمود تھی او جس طرح آ محم کورجوع الی الحق کی ہدایت کی تعمی مرزا قادیانی کو یہ الہام کول نہیں ہوگیا کہ صاف کہدوکہ وہ رجوع کرچکا ہے۔ اب اس مدت میں نہ مرےگا۔ برخلاف اس کے مرزا قادیانی ہے جس کہلوا تا رہا کہ اس مدت میں وہ ضرور مرجائے گا۔ کیا ایسے الہام خدائے تعالی پرافتراء میں۔ نعوذ بالله من شرور انفسنا!

اصل یہ ہے کہ جب کسی کی مقبولیت کسی قوم میں ہوجاتی ہے تواس کی ایسی ہاتوں پر کا نہیں بردتی اور ہر ہات چل جاتی ہے۔آپ حضرات نے پولس مقدس کے حالات کتابوں شی دیکھے ہوں مے کہ کیسی کیسی خلاف ہاتیں انہوں نے کیں۔ کل حرام چیزوں کو حلال کردیا۔
قبلہ سے منحرف کیا۔ تثیث کو ذہنوں ہیں جمادیا۔ گرسب چل کئیں اور پھر بھی مقدس ہی رہے۔
پولس مقدس صاحب کی سحربیانی اور نقدس کا کیا اثر ہوا۔ جو تقریبا انیس سوسال سے آج تک
روبر تی ہے۔ یہ بات یا درہے کہ پولس صاحب پرایسے نقدس کا خاتمہ نہیں ہوا۔ بلکہ ایسے
مقدس حضرات سے زمانہ خالی نہیں رہتا۔ پولس صاحب نے توصیلی علیہ السلام کوترتی وی تھی کہ
مقدس حضرات سے زمانہ خالی اپنی ترتی میں کی سے حق جو دہی عیسی علیہ السلام سے
ان کو خدا بنا دیا۔ مرزا قادیانی اپنی ترتی میں اپنے خالتی کے ساتھ اپنی شرکت بتارہے ہیں اور
برطرف سے آمنا وصد قاکنوں نیس اپنے خالتی کے ساتھ اپنی شرکت بتارہے ہیں اور
ہرطرف سے آمنا وصد قاکنوں نے بی سے خالتی کے ساتھ اپنی شرکت بتارہے ہیں اور
آتی کہ مرزا قادیانی کیا کر رہے ہیں۔ یہ اس کا لفقرس کا اثر ہے۔ جو مدتوں کی خلوت شینی اور

یہال بد بات بھی قابل ذکر ہے کہ عبارت الہام شل فدکور ہے کہ: "جوفریق عداً جموث افتیار کررہاہے اور عاجز انسان کوخدا بنار ہاہوہ پٹدرہ ماہ ش باویہ ش گرایا جائے گا۔" جموث افتیار کررہاہے اور عاجز انسان کوخدا بنار ہاہوں پٹررہ ماہ شرائن جمس انجزائن جمس ا

اس الهام میں جانب مقابل فریق قراردیا گیا۔ جو بھٹی گروہ اور تھا مت ہے۔ جیسا کر آنٹریف سے واضح ہے۔ 'فریق فیے البحنة و فریق فیے السعیر (شودی:۷)' اس سے بدھ کر کیا ہو کہ کل بنتی ایک فریق اور کل دوز فی ایک فریق قرار دیۓ گئے۔ چوکہ اس الهام میں مراحثا فہ کورہ کہ جوفریق میں اور کل دوز فی ایک فردایتار ہاہے وہ ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اس لئے بمقصائے الهام کل فریق عیمائی کا پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرنا ضرور تھا۔ اس لئے کہ کوئی عیمائی اییا نہیں جو ہوایا خطاء عیمی طیمالسلام کو خدا بنایا ہو۔ وہ تو جو بھی کہ جی ہم اس کلتے ہیں۔ پھر جب وصف عامہ پر تھم مرتب ہور ہاہے قو مرزا قادیائی کوکئی حق نہیں کہ اس کلام میں جس کر افواد الاسلام میں بزائن جہ میں جماعت کے ساتھ عاص کریں۔ جو مہاجة میں شریک تھی۔ جیسا کہ (انواد الاسلام میں بزائن جہ میں اس کے معاون تھی۔ ''مرزا قادیائی سے مرادا تھم نہیں بلکہ وہ تمام جامت ہے جو اس بحث میں اس کے معاون تھی۔''مرزا قادیائی جو اس الهام کے بعد بنہیں کہا تھا کہ خدائے تعالی نے یہ می فرمایا ہے کہ فریق سے مراد خاص جوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے اس کام کی تحریف انہوں نے اس خیال سے کہ نہیں اس کے معاون تھی۔ کہیں اس کام جوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے اس کلام کی تحریف انہوں نے اس خیال سے کہ کہیں اس کلام جوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے کہیں اس کلام کے تحریف انہوں نے اس خیال سے کہیں اس کلام کے کہیں اس کلام کے کہیں اس کلام کے کہیں اس کلام کے کوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے اس کلام کی تحریف انہوں نے اس خیال سے کہیں اس کلام کے کہیں اس کلام کے کہیں اس کلام کے کوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے اس کلام کی تحریف انہوں نے اس خیال سے کہیں اس کلام کے کہیں اس کلام کے کوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے کہیں اس کلام کے کمی کوفریق انسان کوخدا بنا رہا ہے کہ کوفری کوفری کوفری کے کہیں اس کلام کے کوفری کوفری کوفری کوفری کے کہیں اس کلام کے کوفری کوفری کوفری کوفری کوفریک کی کوفری کو

کلام الهای ندتهاراس کے مرزا قادیانی نے اپنی طرف مرزا قادیانی بظاہر گورنمنٹ متصف عامد کیا گیا محت میں داخل کرلیا جائے گا قیار جب مرکیا اوراس کے محرب میں داخل کرلیا جائے گا تھا۔ جب مرکیا اوراس کے محرب میں داخل کرلیا جائے گا

ے کورنمنٹ کا پندرہ ماہ میر

پیچا۔ (دیکمواشنهارالهای)ار کی نسبت مرزا قادیانی فرما۔ میں بسزائے موت ہاویہ میں اس کا مطلب

اس میں سے کوئی نہیں مرااد محرمرزا قادیاتی نے اس کے رجوع الی الحق کی وجہ سے فا فابت نہیں ہوا۔ شاید یہاں دیتا چاہئے ۔ لئے کوں نہ ویتا چاہئے ۔ اس میں شک توجیہ چل کئی تھی۔ محرائل اف توجیہ چل کئی تھی۔ محرائل اف انگیز میہ بات ہے کہ کلارک سے مراداس الہام میں مرفد دیکھئے فرایق کی ابتداء کہاں دیکھئے فرایق کی ابتداء کہاں

سس قدر طویل ہے کہ ام

سے گورنمنٹ کا پندرہ ماہ میں ہادیہ میں گرنا نہ سمجھا جائے۔ گر جب یہ بات معلوم ہوگئ کہ وہ کلام الہا می نہ تھا۔ اس لئے کہ وہ فریق اس مدت میں ہادیہ میں گرا تو اس سے معلوم ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے کہا تھا کہ اس مدت میں کل عیسائی ہادیہ میں گرائے جا کیں گے۔ مرزا قادیانی بظاہر گورنمنٹ کے خیرخواہ اپنے کو بتاتے ہیں۔ گرائی منحوں ہاتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف فلاہر داری ہے۔ خیر اس سے کوئی بحث نہیں کلام اس میں تھا کہ فریق کا لفظ جو منعف عامہ کیا گیا تھا۔ وہ می نہیں لیکن اس تھیم میں یہ صلحت پیش نظر ضرورتھی کہ اس منعف بعد عامہ کیا گیا تھا۔ وہ می نہیں ایکن اس تھیم میں یہ صلحت پیش نظر ضرورتھی کہ اس منعف میں اور فور آاس الہام کے من وافع کی اور فور آاس الہام کے فوج میں داخل کر لیا جائے گا۔ چنا نچ ایسا ہی ہوا کہ پاوری را بٹ جواس مباحث میں شرکی بھی نہ قول میں داخل کر لیا جائے گا۔ جس کے مرنے سے ڈاکٹر کلارک کو جواس کا دوست تھا صدمہ مورد کی واست تھا صدمہ کیا ہوا تھ اور کی دا تھا صدمہ کہ ہوا تو آ پ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کہ پہلے۔ (دیکمواشتہارالہای) اب یہاں مرکیا۔ جس کے مرنے سے ڈاکٹر کلارک کو جواس کا ووست تھا صدمہ کہ بھوا تھ اور کی جو فریق سے مرادایک جماعت ہے۔ جس کی نبید مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ اگر یہ پیشین کوئی جموثی تھا کیدی وہ فریق پندرہ ماہ کے مرف سے کی فریق سے مرادایک جماعت ہے۔ جس

سانہوں نے کیس کل حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔
نادیا۔ مگرسب چل کئیں اور پھر بھی مقدس ہی رہے۔
کا کیا اگر ہوا۔ جو تقریباً انیس سوسال سے آج تک
اصاحب پر ایسے تقدس کا خاتمہ نہیں ہوا۔ بلکہ ایسے
پس صاحب نے توعیلی علیہ السلام کو ترتی دی تھی کہ
کس صاحب نے توعیلی علیہ السلام کو ترتی دی تھی کہ
کس صاحب نے توعیلی علیہ السلام سے کسی کے حقاب نہیں۔خود ہی عیسی علیہ السلام سے میں اور
مقادوں کے بلند جیں اور یہ بات کی کی بھویش نہیں
کا کمال تقدی کا اگر ہے۔جو مہتوں کی خاوت کشی اور

ہے کہ عبارت الہام میں فدکور ہے کہ: ''جوفریق عمداً نار ہاہے وہ پندرہ ماہ میں ہاو ریش گرایا جائے گا۔'' (انوار الاسلام ص انز اکن جومسا)

تر قراردیا گیا۔ جو بمعنی گروہ اور جماعت ہے۔ جیسا
فی الجنة و فریق فی السعیر (شودی: ۷)
ورکل دوز فی ایک فریق قرار دیئے گئے۔ چونکہ اس
ث کم کر عابر انسان کو خدا بنار ہاہ وہ ہاویہ ش گرایا
اعیمائی کا پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرنا ضرور تھا۔ اس
مطیر السلام کو خدا بنایا ہو۔ وہ تو جو کھے کہتے ہیں عمرا
بور ہاہت تو مرزا قادیائی کو کوئی حق نہیں کہ اس کلام
کافظافر این کو اس جماعت کے ساتھ خاص کریں۔
مرا بخزائن جم میں ہیں گھتے ہیں کہ: "فریق
مرا بخش میں اس کے معاون تھی۔ "مرزا قادیائی
اس بحث میں اس کے معاون تھی۔ "مرزا قادیائی
انہوں نے یہ می فرمایا ہے کہ فریق سے مرادخاص
سمعلوم ہوئی ہے۔ بلکہ اس میں عام طور پر ہے کہ
سماموں نے اس خیال سے کی ہے کہ کیس اس کلام
ساموں نے اس خیال سے کی ہے کہ کیس اس کلام

رام کی موت کے الہام میں

کلیے میں کہ دیکھدام کی نبد اوراس کے بعد خدائے کری

اد بيول كى سزايس جواس فخط

مائے گا.....ا تراس مخص پر

جومعمولي تكليفون سيزالاا

كے لئے ميں تيار ہوں۔"

ج پھ ۱۲۲) بیل کھاہے۔'

مارا کیا۔مرزا قادیانی نے

احتياطائتني _ورنه قرائن تو

آنخفرت للله كاشان

كروژ مرف ہند كےمسلما

کے جانی دشمن ہو مجئے۔ کیا

دور ہے کہ ایک جماعت

واقف مول_الل فراسة

سے پہلے لکھا ہے کیا کہدر

والسعيد اقسرب"() يركوروايساتوي اوزفلى ـ

الهام كي ضرورت نبيس الر

کرتم بھی نہ بھی مرجاؤ۔

ز مانے ہے ڈاکٹر وغیرہ،

اس كوكه دية بن كرتم

تمارے درنا مکودیں کے

وداخليه كود مكي كراكثر كام

مرزا قادياني

اوربيبجي الهام

صاحب نے الہامات مرزاش کھی ہے جو قابل دید ہے۔

تاریخ خمیس میں مواہب اللد نید وغیرہ سے کھا ہے کہ ایک عورت نے مسلمہ کذاب ہے کہا کہ محفظہ کے دعاء ہے کنووں میں یانی جوش مارتا ہے۔ آ ہے بھی ہمارے گلستان وغیرہ کے لئے دعاء کیجئے کہاوہ کیا کرتے ہیں کہاؤول میں کلی کرتے ہیں اوروہ یانی کنوئیں میں ڈال دیا جاتا ہے۔اس نے بھی ایسابی کیا مگر اثریہ ہوا کہ جس قدریانی موجود تعاوہ بھی سو کھ کیا۔ آنخضرت علیہ كة بوبن سية شوب چيم اجها موكيا تهاراس في بحي كسية فت زده كي آ كه يس تعوك لكايا اس کا اثریہ ہوا کہ بصارت بی زاکل ہوگئی۔ایک بارسی کی بحری کے تھن پراس غرض سے ہاتھ پھیرا كددود هذياده مو اثريه مواكددود هالكل خشك بى موكيا _ بى حنيد يس ايك كوال كمودا كما تقار بركت كے لئے اس ميس آب وبن اس كا ذالا كيا۔ اثريه بواكه يانى كوكي كا جويشا تماكروا ہوگیا۔ایک عورت نے اس سے شکایت کی کرمیرے بہت سے لا کے مرکعے اب مرف دو تارہ محتے ہیں۔ان کی درازی عمر کے لئے دعاء کیجئے۔ چنا نچہ چھوٹے لڑ کے کی جالیس برس کی عمر مقرر ک۔جب دہ گھرآئی تو بردالر کا ایک کوئیں میں گرے مرکباتھااور چھوٹا جس کی عربیالیس سال ک مقرر کی تھی حالت نزع میں پڑا تھا۔ غرض کہ ای دن ان دونو لڑکوں کا کام تمام ہو کیا۔ ای تنم کے اورواقعات بھی لکھے ہیں۔ جس کا ماحسل بدے کہ خدائے تعالی ایسے لوگوں کو خذول کرتا ہے۔ (عسائے موی ص ۵۵) میں لکھا ہے کہ " بظاہر تو ازروے قانون قدرت ومشاہرہ واقعات اس کا ميعادمقرره مرزا قاديانى كاندرمر جاناع اتبات سندقعا بلكه بلحاظ كبرى وضعف وتقع اوران سب سے بوھ کرمرزا قادیانی کی حمکی موت سے خوف زوہ ہونے کی حالت میں بہت ہی افلب تھا۔'' اور لکھاہے کہ اس مرصے میں وہاء کے بھی کی دورے ہوئے ہاد جودان تمام اسباب کے مشر آئتم المدت بل اونيس مرے بال اس كے بعدادراً محداد زنده رہے۔ اگر لايستاخيرون ساعة تقطع نظركيا جائے توبية محد ماه كى زعرك كوياس الهام من رخنها عدازى كے ليم كادر میتو بھینی طور پر کہدیکتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی کے الہامات کو وقعت دینا منظور الی ہوتا تو بجائے پندرہ ماہ کے تیس ماہ ان کی زبان سے کہلوا دیتا۔ اس طرح جب مرزا قادیانی نے چی کوئی کی کہ . قادیان میں طاعون ندآ ئے گا تو اہل قادیان مجمد کے کراب طاعون کا آنا وہاں ضرور ہو کیا اورای وقت سے ان کوخوف پیداموگیا۔ چنانچ ایسانی مواکه طاعون سے قادیان کوخت صدمہ کہنیا۔ ليكهرام كى پيش كوئي

جس طرح آئتم كي موت كي ايك وسيع مدت مقرر كامي تتى اس سے زيادہ مت ليكو

رام کی موت کے الہام میں مقرر کی گئے۔ چنانچہ (سراج منیر سما ، فرائن ج ۱۱ م ۱۵ میں مرزا قادیائی لکتے ہیں کہ '' لیکھ رام کی نسبت بیالہام ہوا کہ 'عبدل جسدله خوار ، له نصب وعذاب '' اوراس کے بعد خدائے کریم نے بیا ہم کیا کہ ۔۔۔۔۔ فیخص اپنی بدزبانیوں کی سزامیں لینی ان بے ادبوں کی سزامیں جواس فخص نے رسول الشفائی کے حق میں کی ہیں۔عذاب شدید میں جتا کیا جائے گا۔۔۔۔اگراس فخص پر چھ برس کے وصی میں آج تک تاریخ سے کوئی ایساعذاب نازل نموا جومعولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اورا پے اندر ہیت اللی رکھتا ہو۔۔۔۔ تو ہرا کیک سزا بھکننے کے لئے میں تیار ہوں۔''

اور یہ می الہام اس کی نبست (اشتباراتمام الجوعی المکرین، کرامات الساد تین می 170 الم المحری ا

مرزا قادیانی نے ان مجوات کا طریقہ ڈاکٹروں سے حاصل کیا ہے۔ کیونکہ ایک زمانے سے ڈاکٹر وفیرہ مدیروں نے بینے کا طریقہ ڈاکٹروں سے حاصل کیا ہے۔ کیونکہ ایک اس کو کہد دیتے ہیں کہ تم اس مدت کے اندر نہ مرد کے اور اگر مرجا ذکے تو استے ہزار روپ ہم تمارے ورثاء کودیں کے اور اس مدت میں مجمد عاباندان سے لیا کرتے ہیں۔ پھروہ قرائن خارجیہ واظلہ کود کیوکرا کڑکامیاب ہی ہوتے ہیں۔ چنا نچراک رقم کی آ مدنی سے کھوکھ ہماروپ پیدا کر

فيره بي لكعاب كه ايك عورت نے مسلمه كذاب جوش مارتاہے۔ آپ بھی ہمارے گلستان وغیرہ کے ل کلی کرتے ہیں اور وہ یانی کنوئیں میں ڈال دیاجا تا وقدرياني موجود تعاوه بمي سوكه كيارآ تخضرت فالكلح اس في محكس آفت زده كي آكه مين تعوك لكايا ، بارکی کی بحری کے تعن براس غرض سے ہاتھ پھیرا ل بی موگیا۔ بی حنفیہ میں ایک کنواں کھودا گیا تھا۔ لا كيا۔ اثر بيهوا كه ياني كنوئيس كا جو بيشما تعاكروا میرے بہت سے لڑے مرمحے اب مرف دو ہی رہ ا۔ چنانچے چھوٹے اڑ کے کی جاکیس برس کی عمر مقرر گرے مرکبا تھااور چھوٹاجس کی عمر جالیس سال کی ون ان دونو ل الركول كاكم تمام بوكيا _اى حم ك ے کہ خدائے تعالی ایسے او کوں کو مخذول کرتا ہے۔ و ازروئ قانون قدرت ومشامره واقعات اس كا ت سے نہ تھا۔ بلکہ بلحاظ کبرسی وضعف وتعص اوران سے خوف زدہ ہوئے کی حالت میں بہت ہی اغلب) کی دورے ہوئے ہاوجودان تمام اسباب کےمسٹر بعدادرآ تهاه زعرورب اكرلايستساخرون عر کی کویااس الهام میں رخندا عدازی کے لئے تھی اور ك الهامات كود قعت دينا منظور اللي موتا تو بجائے ا۔ای طرح جب مرزا قادیانی نے پیٹ کوئی کی کہ فه من كداب طاعون كاآنا وبال ضرور موكيا اوراى

وسيع مرت مقرر كي من من اس سوزياده مدت ليك

ہوا کہ طاعون سے قادیان کو بخت صدمہ پہنچا۔

رہے ہیں۔ اگران کی بیٹیین کوئی معجزہ نبوت قرار دی جائیں تو انبیاء کی کثرت ہوجائے گی اور مرزا قادیانی کی بھی خصوصیت باتی ندرہے گی۔

مرزا قادیانی نے لیکورام کی نبیت جوخارق العادات اور بیبت ناک موت کی پیشین کوئی کی اس کا منشاء یک ہے کہ جب انہول نے قرائن سے مجھلیا کہ وہ مارا جائے گا تو اس کا نام بیب ناک اورخارق موت رکھ دیا۔ حالا تکہ اس تنم کی صد ہاموتیں ہواکرتی ہیں۔

مرزا قادیانی کو پہلے الہام کے دقوع کا یقین نہ تھا اور کی تکر ہوسکا۔ آئندہ کے منصوب مجمی مجر بھی جاتے ہیں۔اس لئے احتیاطاً دوسرا الہام ہو گیا اس غرض سے کہ اگر خارق عادت وہ موت نہ ہویا نہ مجمی جائے تو وہ دوسرا الہام کام میں آئے۔

پہلا الہام تو اس وجہ سے الہام نیس سمجھا کیا کہ خارق عادت موت نہ ہوئی۔ مگر دوسرا الہام بھی رہانی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ اس کی عبارت میں ست سنتہ ہے۔ حالا نکہ سمج عبارت ست سنین ہے اور ممکن نہیں کہ خدائے تعالیٰ کے کلام میں غلطی ہو۔ (ضرورالا ہام س ۲۵، خزائن جسا م ۲۹۲) میں مرزا قادیانی کلمتے ہیں کہ'' قرآن شریف کے مجز ہ کے قل پرعر بی بلاغت وفصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جواس کا مقابلہ کر سکے۔''

اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی جوعبارت کلمیں کے دہ نہایت قسیح وبلیغ ہوگی اور الہام والی عبارت غلط ہو کئی ہوگی اور الہام والی عبارت غلط ہو کئی ہوئی عبارت ہوتو یہ سمجھا جائے گا کہ مرزا قادیانی کو خداسے زیادہ قسیح اور بلیغ ہونے کا دعویٰ ہے اور اگر الہام نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی خود عبارت بنا کراس کو الہام قرار دیتے ہیں۔ جو نہایت بدنما کا رروائی ہے۔

اوراس سے خالفین کوایک بہت بڑا فائدہ بیہ ہوا کہ مرزا قادیانی کی اصلی حالت معلوم ہوگئی کہ کودہ فاضل اور ذہین ہیں ۔ مرفن ادب میں مشات جہیں ۔

اوراس سے بیہ معلوم ہوا کہ رسالہ اعجاز آئی کہ مشتم کر کے جو وہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ اپنی تصنیف ہے۔ اب اس کی تصدیق کوئی نہ کرسکے گا۔ اس لئے کہ ایسی پرتکلف اور سخت عہارت جو اس قابل ہو کہ بطور اعجاز چیش کی جائے۔ (ست سنتہ) کھنے والافخض ہرگر نہیں لکھ سکتا۔ کسی عالم نے ان کو لکھ ویا ہے اوراس زمانے جس بیکوئی بڑی بات نہیں و کھے لیجئے کہ روپے کے لائے سے ٹی ایک مولوی یا وری بن مجئے۔ جن کے نام مشہور ہیں۔ وہ صاف کہتے ہیں الدنیا زور لا یصل الا جالزور!

محمدی بیگم والی پیش کوا مرزا قادیانی کر تعالی قادروسیم مطلق نے

(مین اس لڑک کوایٹ نکار برکت ہےاور اگر نکار دوسر مے خص سے بیابی جا تین سال تک فوت ہوجائے

ین حمال مصاوت ہوجات اس کڑی کوانجام کاراس عاج مرزا قادیانی۔

تعالی کی طرف سے پیام! بزرگ نے ایک ندمانی اس گواس ماجز کی نسبت خبار مسلمانوں کے ہرایک نزار

جاتا ہے تو دوسرامسلمان الا شی اس بات میں بالکل ہے کلال کارشتہ اس عاجز ہے ہے آپ انحراف نہ فرما کیر لوگوں میں مشہور ہو چکل ہے

موتی پراطلاع رکھتا ہے... ہو..... ہزار ہامسلمان مسا کرتے ہیں۔ آپ اپنے ہ

خدائے تعالی کی برگتیں آ۔ اس نے آسان پرسے مجھے مرزا قادیانی تشم

تمہارے ہی ساتھ ہوگا اور عاجزی اورخوشا مدکررہے ؟

محمرى بيكم والى پيش كوئى

مرزا قادیانی کی ایک پیش کوئی یہ بھی ہے جس کواشتہار پی شائع کیا تھا کہ ' خدائے تعالیٰ قادروکیم مطلق نے جھے فرمایا کہ مرزااحمد بیک کی دفتر کلاں کے لئے سلسلہ جنبانی کرو۔ (بیٹی اس لڑک کوا ہے نکاح میں لاؤ) اور ان کو کہد دے کہ یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت ہے اور اگر نکاح سے افراف کیا تو اس لڑک کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کی دو روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والداس دفتر کا تعن سال تک اور ایسا ہی والداس دفتر کا تمن سال تک اور ایسا ہی والداس دفتر کا تمن سال تک فوت ہوجائے گااور یہ می معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے مقرد کرد کھا ہےکہ اس کے کاراس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔' (مجموعا شہارات جام کاراس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔' (مجموعا شہارات جام کاراس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔'

مرزا قادیانی نے اس لکاح کی نسبت براہی زورنگایا اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ خدائے تعالی ک طرف سے پیام کیجادیا کہ اگر تکات نہ کردے گا تو چتال ہوگا اور چنیں ہوگا _ مگراس بزرگ نے ایک شمانی اس کے بعدمرز ااحدیک صاحب کے نام خطاکما کا آپ کے دل میں گواس عاجز کی نبست غبار مولیکن خدا و نظیم جانتا ہے کداس عاجز کا دل بھی ماف ہے..... ملانوں کے برایک زاع کا آخر فیلائم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدائے تعالی کائم کما جاتا ہے قودوسرامسلمان اس کی نبعت دل صاف کر ایتا ہے۔ سو مجھے خدائے تعالی کی تتم ہے کہ من اس بات من بالكل سي بول كد محص خدائ تعالى كى طرف سے البام بوا تھا كرآ بىكى وخر كالكارشة اس عاجز سے موكااب اوب سے آپ كى خدمت ميں التمس موں كداس دشت ے آپ انحراف ندفر مائیںاور آپ کومعلوم ہوگا یانہیں کدید پیش کوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوكول يسمشهور موچى ہے اور ميرے خيال يس شايد دس لا كھے نياد وآ دى موكا۔ جواس پيش كوكى يراطلاع ركمتا بي بزارول يادرى فتظرين كديد بيش كوكى جموتى كليتو مارا يله بمارى ہو ہزار ہامسلمان مساجد میں نماز کے بعداس پیش کوئی کے ظہور کے لئے بصدق ول دعاء كرتے ہيں۔ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش كوئى كے بوراكرنے كے لئے معاون بنيں۔ تاكہ فدائے تعالی کی بر متی آپ پرنازل ہوںاب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے۔جس کا ال في آسان يرس جهالهام كياب-" (كلفنل رماني م ١٢٥١١٢١) مرزا قادیانی مم کما کر کہتے ہیں کہ خدائے تعالی نے آسان برسے ان کو کہدیا کہ تفاق تمارے بی ساتھ ہوگا اور اس کی سلسلہ بعنبانی کرو۔معلوم نیس باوجود اس عدیم بول ای

عاجرى اورخوشا مركرب بين اور يادريون كاكول خوف لكامواب كدان كابله بعارى مساعكا

فرار دی جائیں تو انہیاء کی کثرت ہو جائے گی اور

بوخارق العاذات اور ہیبت ناک موت کی پیشین فرآئن سے بجھ لیا کہ وہ مارا جائے گا تو اس کا نام م کی صد ہاموتیں ہوا کرتی ہیں۔ ...

م الما میں اور کیوکر ہوسکتا۔ آئندہ کے منصوبے االہام ہوگیا اس غرض سے کدا کر خارق عادت وہ آ ہے۔

مجما کمیا که خارق عادت موت نه دوئی گر دوسرا عبارت میں ست سنتہ ہے۔ حالا نکومیح عبارت مکام میں غلطی ہو۔ (مرورالا مام ۲۵، خزائن ۱۳۳ شریف کے مجز و کے ظل پرعر بی بلاغت وفصاحت

و مبارت تکمیں کے دونہایت فسیح ویلینے ہوگ اور الہام ہے۔ یعنی خداک کی ہوئی عبارت ہے تو یہ فسیح اور بلینے ہونے کا دعویٰ ہے اوراگر الہام نہیں اکراس کو الہام قرار دیتے ہیں۔ جونہایت بدنما

ا فائدہ پیہوا کیمرزا قادیانی کی اصلی حالت معلوم ںمشاق نبیں۔۔

اب ان کی پریشانی کا حال اور سنئے۔ایے سم می مرزاعلی شیر بیک صاحب کے نام بی خط کھا۔ "مرزااحد بیک کی لڑکی کا نکاح تیسری تاریخ ہونے والا ہے اور آپ کے محر کے لوگ اس مثورے میں ساتھ ہیں۔آ ب مجھ سکتے ہیں کہاس نکاح کے شریک میرے بخت رشن ہیں عیسا ئیوں کو ہنسانا جا ہتے ہیں ہندو وک کوخوش کرنا جا ہتے ہیں اور اللہ ورسول کے دین کی پچھے برواہ نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کوخوار کیا جائے۔ ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ اپنی طرف سے ایک تکوار چلانے لگے ہیںاگرآپ کے گھر کے لوگ خت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نسمجھ سکتا، کیا میں جو ہڑا پھارتھا۔ جو جھے کولڑ کی دیناعاریا نگ ہے میں نے خطالکھا کہ برانارشتہ مت تو ڑو،خدا سے خوف کرو، کسی نے جواب ندویا۔ بلکہ آپ کی بی بی نے کہا کہ حارا کیارشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی نام کے لئے نفغل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے ہم رامنی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ مہ محض کیا بلا ہے۔ ہم اینے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں ہے۔ کہیں میخص مرتا بھی نہیں اب آب ولكمتابول كراس وقت كوآب سنجال ليس اوراحد بيك كويور يزور سي محط كعيس كمهاز آ اجائے اورائیے کھر کے لوگوں کوتا کید کرویں کہ وہ بھائی کولڑائی کرے روک و بوے ورنہ جھے خدا ك تتم بكاب بيشه كے لئے تماى رشت نا طے تو رون كا۔ أكر فعل احد ميرا فرز تداوروارث بنا جابتا ہے توالی حالت میں آپ کی لڑی کو گھر میں ندر کھے گا۔" (کلفنل رحمانی ص ۱۲۷،۱۲۵) البنة مرزا قادياني كي اس بيكسي كي حالت بين ان كيسرهي صاحب كوضروري تفاكه

اب کی عاجزی پردم کھاکران کوسنجال لیتے ۔ گرمعلوم نہیں انہوں نے تعدد آختی افتیار کی یا یہ بجوالا قاکہ جب خدا نے خبر دی ہے کہ مرزا قادیانی کا ٹکاح اس لڑک کے ساتھ ہوگا تو مداخلت کی ضرورت بی کیاضرور ہور ہے گا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اس اظہار ہے کسی اور عاجزی کے ساتھ اگرا تنافر مادیتے کہ الہام کا ذکر برائے نام مرف دھمکی کے لئے تھا اب میں اس ہے تو ہرتا ہوں تو ضرور مرزا قادیانی کے صدق کا اثر ان کے دل پر پڑتا اور تم آ جا تا اور تجب نیس کے طرف فانی بھی اس خیال سے کہ ایک بڑا فض تو ہررہا ہے۔ اگر خدا کے واسلے نیں تو اپنی تعلی بی کے واسلے ضرور قبول کر لیتے۔ ہر حال مرزا قادیانی کا مقسود تو حاصل ہوجا تا۔

مرزا قادیانی لڑکی کے قرابت داروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ خدا اور رسول کے دین کی کچھے پروانہیں کرتے۔اگر خورہے دیکھا جائے تو انہوں نے صرف خدا اور رسول ہی کی رضامندی اور دین کے واسلے بیکام کیا۔ ہات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ناحق کہ دیا کہ ججھے اللہ

ا الموتے میں کہوہ کام بغیر پوراہو۔ م **کماٹر نہ ہواوراٹر ہوتوالیا ک**رور محكور موتا تو كمربيث خالفين آ **مرزا قادیانی کے دل پراس الہام غواری ذلت اور روسایی کا پچما**ا مرایک ایک سے لیاجت اور عاج وجدان سے کام لیں کہرزا قادیا مكالم كرتاب كددومرول يرجح الهام مواكرتے بي اورخود خدا۔ ا اعان اور تقديق موكى ؟ _ كونك مجى تو كيا موتا ، وى تر دور متاجوا كدريالهام خدائ تعالى يرتهمه ہامث عذاب البی ہے۔اس لئے ونیاداری کے لحاظ سے اس سے ب نعيب موسكت ب_ان اوكول ير سے دین کو بر ہا دہیں کیا۔اس موا مرزا قادیانی نے سمر ا ککما که مجھ کوخبر پنجی که چندروز ا

کھاچکا ہوں کہاس نکاح ہے۔

لتے تعیمت کی راہ ہے لکمتا ہوں

ا مرايبانبين موكاتو آج مين في

ارادے سے بازنہ آؤ توفضل او

طلاق نامدلکھنے میں عذر کرے تو

ایک پیبه وراثت کااس کونه لے

نے **فر** مایا کہتمہارے نکاح میں و

غرف توجه دلائی که گورنمنٹ یا م

ہے سرمی مرزاعلی شیر بیک صاحب کے نام یہ خط کعما۔ ا تاریخ ہونے والا ہے اور آپ کے مرکے لوگ اس : ہیں کہاس نکاح کے شریک میرے سخت وسمن ہیں فوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ ورسول کے دین کی کچھ برواہ بت ان اوگول نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کوخوار کیا ا بن طرف سے ایک توارچلانے لگے ہیںاگرآپ مانی کوسمجماتے تو کیوں نہ بجھ سکتا، کیا میں چو ہڑا چمار تھا۔ نے خطالکھا کہ پرانارشتہ مت تو ڑو، خداسے خوف کرو، کسی کھا کہ ماراکیارشتہ ہے۔ مرف عزت نی بی نام کے لئے اطلاق دے دیوے ہم راضی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ ف مرضی نہیں کریں ہے۔ کہیں میخص مرتا بھی نہیں منبال لیں اور احمد بیک کو پورے زورے خطائعیں کہ باز دیں کدوہ بھائی کواڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا -شے نامطے توڑ دوں گا۔ اگر فعنل احمد میرا فرزند اور وارث كاكوكمرين شد كحاك" (كليفنل رحماني ص١٢٦،١٢٥) ا کی حالت بیں ان کے سرحی صاحب کو ضروری تھا کہ متے مرمعلوم نبیں انہوں نے قصد اُتخی اختیار کی یا سمحولیا قادیانی کا نکاح اس لڑک کے ساتھ ہوگا تو مداخلت ک ے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اس اظہار ہے کسی اور ام کاذکر برائے نام مرف دھمکی کے لئے تھااب میں اس مدت كااثران كئول بريز تااورهم آجاتا ورتجب نيس برافض وبكررماب اكرخداك واسطينيس والي تعلى بمرزا قادياني كالمقعودتو حاصل موجاتا

ن داروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ خدا اور رسول کے سے دیکھا جائے تو انہوں نے صرف خدا اور رسول ہی کی - ہات سے سے کہ مرزا قادیانی نے ناحق کہددیا کہ جھے اللہ

نے فرمایا کہ تمبارے تکاح میں وہ لڑکی آئے گی ہتم سلسلہ جنبانی کرو۔اس فقرے نے ان کواس المرف اوجددلائی کہ کورنمنٹ یا حکام کو جب کوئی بات منظور ہوتی ہے تو اس کے آثار ہی کچھاور موتے ہیں کہوہ کام بغیر پورا ہوئے رہ نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ خالق عالم چاہاور کسی کے دل پراس کا محماثر شهواوراثر موتواليا كدوه كام ممى ندين يائے -اگر خدائے تعالی كومرزا قادياني كا تكات معور ہوتا تو محر بیٹے خالفین آ کرائی طرف سے پیام کرتے۔دوسروں پراٹر ہونا تو در کنارخود مرزا قادیانی کے دل پراس الہام کوکوئی اثر نہیں عیسائی، ہندواور شمنوں کی طرف ہے ان کواپی خواری دلت اورروسیابی کا کھایا تصور جماہے کہ الہام تو کیا خداہمی یادنیس آتا فتمیس کھا کھا کرایک ایک سے لجاجت اور عاجزی کررہے ہیں کہاس وقت کوسنعبال او،اب ارباب دانش اپنے وجدان سے کام لیں کمرزا قادیانی جو لکھتے ہیں کہ خدائے تعالی بے بردہ موکراس مفائی سے ایسے مكالے كرتا ہے كه دوسرول پر ججت قائم ہوسكے _كيابيہ بات صحح ہوسكتى ہے كه اگر اى طرح ان كو الهام مواكرت ميں اورخود خدا سے سننے پر بھی ان كواس قدر ترودر ماكرتا ہے تو پحرقر آن بران كوكيا الان اورنقىدىن موكى؟ _ كيونكدوه توصرف خبر ب كهفداس انبول في سناى نبيس اوراكر سنت مجی تو کیا ہوتا، وہی تر دور ہتا جواس الہام میں ہے۔غرض ان قرائن سے ان لوگوں نے پہ خیال کیا كريدالهام خدائ تعالى برتهمت إورخدا برتهمت كرنے والے كى تائيداور جموثے مى كى مدد باحث عذاب الى ب-اس لتے انہوں نے صرف دین داری کے لاظ سے بعض لیسی برعمل کیاورنہ وٹیاداری کے لحاظ سے اس سے بہتر کوئی بیام نہ تھا۔ کیونکہ لاکھوں روپے کی جائیداداور آمدنی س کو نعیب ہوسکتی ہے۔ان لوگوں پر ہزار آفرین ہے کہا پے خیال کےمطابق انہوں نے دنیا کے لحاظ سے دین کو بربادنہیں کیا۔اس موقع میں ان کے دین کی شکایت بالکل بےموقع ہے۔

 ساتھ نکاح کرنے سے باز ندآئے تو پھرای روز سے جو محمدی کا نکاح کمی اور سے ہوجائے عزت بی بی کی تھاں کردوں گا اور پھروہ بی بی کی کو تین طلاق بیںاورا گرفضل احمد نے ندمانا تو بیس فی الفوراس کوعات کردوں گا اور میری میراث سے ایک دانہیں پاسکتا مجمعے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ بیس ایسا ہی کروں گا اور خدائے تعالیٰ میر سے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا۔ اس دن عزت بی بی کا نکاح نہیں رہے گا۔ "خدائے تعالیٰ میر سے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا۔ اس دن عزت بی بی کا نکاح نہیں رہے گا۔ "

بے چاری سرهن صاحبہ کی مصیبت کا حال بیان سے خارج ہے۔ اگر مرزا قادیائی کی سفارش کرتی ہیں تو غضب اللی کا خوف ہے۔ جس کا حال ابھی معلوم ہوااور اگر نہیں کرتیں تو بئی بوہ ہوئے جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ عور توں پرلز کیوں کے بیشو ہر ہونے کا کس قدر غم ہوتا ہے۔ حرسجان اللہ کیسی ایما ندار یا خدااور متنقل مزاح بی بی جی کہ خوف عذاب اللی کے مقابلے میں اپنی لڑک کے بیوگی کا بچر بھی خیال نہیں کیا اور صاف کہددیا کہ بے فک فعنل احمد طلاق دے دے ہم راضی ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل فور ہے کہ مرزا قادیانی نے مرزااحد بیک صاحب کے خط میں کھا ہے کہ رشتہ مت تو رُو فدا سے خوف کرو۔ حالا نکہ مرزا قادیانی کے ساتھ ان کا کوئی ایسا رشتہ نہ تھا۔ چنا نچے مرزا قادیانی کی اس تحریر سے متفاد ہے۔ کیا ہیں چو بڑا چار تھا تھا جو جھے کولڑی دینا عارتھا۔ اِگر کوئی قرابت ہوتی تو بیہ مقام اس کی تقریح کا تھا کہ باوجود یہ کہ ہیں تمہارا بھا نجا بھتے باہوں۔ پھر کیوں در لیخ کیا جاتا ہے اور کوئی رشتہ نہ ہونے کی تقریح خودای خط ہیں موجود ہے کہ مرزااحمد بیک کی بمشیر نے صاف کہا کہ جارا کیا رشتہ ہے ہم نہیں جانے کہ یعض کہ مرزااحمد بیک کی بمشیر نے صاف کہا کہ جارا کیا رشتہ ہے ہم نہیں جانے کہ یعض رمزا قادیانی کیا بلا ہے۔ بیعض مرتا بھی نہیں ۔ غرض کدا کی فرضی رشتے کو تو رُ نے پر تو فرمائے ہیں کہ بی زوجہ کو طلاق مغلظہ دے دو۔ علی کہ خدات خوف کرواورا ہے فرزند کو صاف فرمائے ہیں کہ بی زوجہ کو طلاق مغلظہ بدی جس کی جات سے خاص طلاق کا ابغض الا شیاء ہونا احادیث سے خابت ہے۔ اس پر طلاق مغلظہ بدی جس کی قباحت احادیث صحاح ہیں نہ کور ہے۔

حیرت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اتنا بھی خیال نفر مایا کراس بے چاری کمن لڑی کی بہوکا کیا قصور تھا۔ اگر ہا وجود ہا ہی کی موجود گی ہے بھو بھی کودلایت ہوتی تو یہ کہنے کی مخبائش تھی کہ افتد اری کام بیل قصور کیا گیا۔ گر جب بھی مال کے قصور کی سزا بٹی کودینا اور خوشدامن کا خصہ داماد پرنکال کراس کو کر دم الارث کردینا ندشر عا جائز ہے۔ نہ عقلاحی تعالی فرما تا ہے۔ ''ولات زروا ذرة و ذرد اخدی (زمر:۷) ''

و قررب بی دردجی،
مرح قوت بین سکار کیاز
ان سے که دینامغیر بوتا تو حنی
مرزا قادیانی این المیدائی المیدا

م التكولى قاديان سي دى

و نے متعدد خطوط لکھے اور دل ۔

. کی **لرف**ے ہے اپنا ذاتی سنا ہوا پیا

ا او موجائے گا اور یہاں تک عاج

ا میالی بنسیں کے۔ ہندوخوش ہوا

يَّغير ذالك! مُركوئي تدبيرمغيرت

ش کو تیرا چوده سال کا عرصه به م ۵۸۰۵مشمولدا حساب قادیانی

بواز عمد باورای طرح این خالف

غرض كداس معالم

مرزا قادیانی نے اس

مرزا قادیانی نے اس فرضی قرابت کوتوڑ نے پر تو خوف الی یا دولایا اورخود کے اس فرضی قرابت کوتوڑ نے پر تو خوف الی یا دولایا اورخود کے دورا گرفتل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفوراس کو عاق کردوں گا اور پھروہ کے اس کی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔ کیا زبان سے کہد دینے سے جزئیت باطل ہو جائے گی۔ اگر نہیں سکتا۔ کیا زبان سے کہد دینے معلی کہ دینے معلی مان فر با تا ہے۔' و نہیں سکتا۔ کیا زبان سے کہد دینے مغیرہ وتا تو ہوئی کو حصد دلایا جا تا۔ حالا کدحی تعالی صاف فر با تا ہے۔' و خوف الی کو میں کی معیرت کا حال بیان سے خارج ہے۔ اگر مرزا قادیا فی کے لئے حائم کی صاف کی معیرت کا حال بیان سے خارج ہے۔ اگر مرزا قادیا فی

ن صاحبہ کی معیبت کا حال بیان سے خارج ہے۔ اگر مرزا قادیا نی ب الی کا خوف ہے۔ جس کا حال ایمی معلوم ہوا اور اگر نہیں کر تیں تو رفا ہر ہونے کا کس قدرغم ہوتا کہ الم ہے کہ عورتوں پراؤکیوں کے بیشو ہر ہونے کا کس قدرغم ہوتا کہ اور منتقل مزاج بی بی کہ خوف عذاب الی کے مقابلے میں خیال نہیں کیا اور صاف کہ دیا کہ بے فک فعنل احمد طلاق دے

می قابل خور ہے کہ مرزا قادیانی نے مرزااحمد بیک صاحب کے خط ڈو خدا سے خوف کرو۔ حالا تکہ مرزا قادیانی کے ساتھ ان کا کوئی ایسا یانی کی اس تحریر سے مستفاد ہے۔ کیا میں چو ہڑا بھارتھا جو جھے کولڑ کی یہ ہوتی تو بیہ مقام اس کی تعرق کا تھا کہ باوجود یہ کہ میں تہارا بھانجا کیاجا تا ہے اور کوئی رشتہ نہ ہونے کی تعرق خوداسی خط میں موجود ہے کیاجا تا ہے اور کوئی رشتہ نہ ہونے کی تعرق خوداسی خط میں موجود ہے مینے صاف کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے ہم نہیں جانتے کہ یہ مخص دیشے خور ندکو صاف فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو طلاق مخلظہ دے دو۔ الشیاء ہونا احاد ہے سے تابت ہے۔ اس پر طلاق مخلظہ بدی جس کی

برزا قادیانی نے اتنا بھی خیال نفر مایا کداس بے چاری کمن لڑکی کی باپ کی موجودگی کے پھوپھی کودلایت ہوتی تو یہ کہنے کی مخوائش تھی کہ اے گر جب بھی مال کے قصور کی سزایش کو دینا اور خوشدامن کا عصد واماد لردینا ند شرعاً جائز ہے۔ نہ عقلاحق تعالی فرما تا ہے۔" و لاتسنة روا

مرزا قادیانی نے اس فرمنی قرابت کوتو ژنے پرتو خوف البی یا دولایا اور خود کتنے واقعی رشتے توڑرہے ہیں۔زوجیت،معماہرت،ابنیت اور نام کو بھی خوف الینہیں۔ حالانکدنسبی رشتہ سی طرح ٹوٹ ٹیس سکا۔ کیا زبان سے کہددیے سے جزئیت باطل ہوجائے گی۔ اگرایا ہی زبان سے كهدينامفيد بوتا لوحتى كوصددلاياجا تا حالا ككحن تعالى صاف فرما تا ب- "ومسا جعل ادعياه كم ابناه كم ذلكم قولكم بافواهكم "(عمائيموي اسه،٢٣١) من الكما ب كمرزا قادياني اين المية انيكي فاطرشرى وارثول وحروم الارث كرن كے لئے جائيدادكواس کے پاس رہن کردیااور ایسا ہی پہلی اولا دوپسروں کو بلادلیل شرعی عات کردیا۔ بی بی کی خاطر اورنفسانی خواہش سے قرآن کی خالفت کرنا خداریتی نے س قدردور بے۔ دیکھے حق تعالی فرماتا ے۔''للرجال نصیب مما قرك الوالدان (نساه: ٧)''یعی ال باپ كر كے ميں لڑکوں کا ایک براحصہ ہے اور مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ میر الرکامیری میراث سے ایک پیداور ایک داننہیں یاسکا۔اس پیراندسری میں مرزا قادیانی کوید کیوکر گوارا ہوکدا گرائی دلہن ندآ ئے تو ا بنالر کا بھی ہر تم کے عیش وعشرت سے ہمیشہ کے لئے محروم کردیا جائے۔ لی بی سے دائمی مفارقت موال باب اوراولا دمس تفرقه مظیم برے محانے کوایک داندند ملے فاند بربادی مور کیا اولیاء الله توائے شہوانیہ اورغضبانیہ کے ایسے مطبع ہوا کرتے ہیں۔ پھراتی بہو کی طرف سے ان کی والدہ کو معيبت خيز خطائهوايا_"اگرتم اين بهائي كونة مجها ؤكتو مجمه پرطلاق موكي اور ہزار طرح كي رسوائي مولىاوراس خط يرمرزا قاديانى في يلماكم أكرنكاح ركنيس سكا تو يحر بلاتو قف الي الرك كے لئے كوئى قاديان سے آدى بھيج دونا كداس كولے جائے " (کلمهٔ فنس رحمانی ص ۱۲۸) غرض کهاس معالمے میں ضرورت سے زیادہ تدبیریں کی تئیں۔احمال مطلب براری پر خود نے متعدد خطوط لکھے اورول سے تعموائے ،خوشامدیں کیس،مجدول میں دعا کیس کرا کیس، جوخدا كالمرف سے اپناذاتى سنا مواپيام كېنچايا كداس لڑكى كا تكاح اسينة بى سے موكا اور اگر شموكا تو خاندان

 في -اگروه مدت مقره

الوماني اليي پيش كوئيو

فی زوجه کی تائیہ ہے ج

أأك خلاف عورت كهتي ك كا قول منرور مجمح لكة

فروى ايك بالوايد ا اوجه سے دومرت کل آ

م منتدبوجات

المغت الخائے کے قابل

وه موکار بواس بیش که

کے و جارا بلا مماری ہ

المنكم عقيم الثان پيش كو

و اس کے کہ آتم

ن کے مقالبے میں الی

می وقت المم سے پوچر۔

اس ك كەتمدىق كر

ا المات المات عن الر

کی رسوائی د کیدر مین خ

أمواقع ميںان کی مراتخ

م منگی فلعلی ثابت ہوگئی اور

يبلهم لا يستاخرون في طرف سے مقرر كاتمى

. فاکیاضرورت تھی۔ کہدد۔

بھوا کی بے علی اس سے

يهال بدامرتجي قابل

اس كاررواكي شن مريدون يرجيب معيبت موكى - يركى نبست توبيد خيال كربي نيس سكتے كه بشارت الى اورسلسله جنيانى كى خبر خدائے تعالى كى طرف سے جموث دى تقى مرزا قاديانى تواس جموث سے بری ہو گئے ۔ مگراس کے ساتھ ہی خدائے تعالیٰ کی طرف ذہن نظل ہوا ہوگا کہ اس کے کیامعنی کہ بشارت بھی دی اور طرف ٹانی برتھم بھی بھیجے دیااور اعلان شاکع کرنے کی اجازت بھی ہوگئے۔جس سے تمام عیسائی مندومسلمان ہمدتن گوش ہوسے کداب مبارک باد کے تعرب قاديان من بلند موت بي مروبال كياتماصدات برنخ است كامضمون صادق آحميا اورطرفديد كرمرف سى سے برے برے كام كل آتے بيں۔ يہاں سى بليغ سے بھى كچھ كام ند لكا اوروه بثارت اور تم بكاركما عجيب كوكوك بات ب-خدااكر بثارت اورتم نديتا تومرزا قاديانى كو اتنى يريشانى الحمانى نديرتى اورنداس قدررسواكى موتى اعلى ورج كرمر يدتو آخر يحم بات بناى ليت موں مے مرضعيف الايمان لوكوں كى تو منى خراب موكى معلوم نيس كه خدائے تعالى ك اخباريس كيسي كيسى بد كمانيون كاموقع ان كول كياموكا اورقر آن سيدايمان كس طرح مث كياموكا-مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ''مرزاسلطان بیک الہامی مدت میں اس وجہ سے نہیں مرا كداور فيش كوكى كيعض الهامات جويهل سي شائع مو يك تقان من بيشرط تقى كدة باورخوف كونت موت ين تاخير وال دى جائے كىاوراس واقع بن محى ايمانى بواكم خوف اور توبد اور تماز ، روز ہیں حورتی لگ سکیں اور مارے ڈرکے کلیج کانی اٹے لیل ضرور تھا کہ اس ورب ك خوف كے وقت خداا يلى شرط كے موافق عمل كرتا سود ولوگ اختى كاذب ظالم بيں جو كہتے ہيں كہ داماد کی نسبت پیش کوئی بوری نمیس موئی _ بلکدوه بدیمی طور بر حالت موجوده کے موافق بوری موگی

(مراج منیرم ۳۳ ماشیه نزائن ۱۲۳ م ۳۵) اوردوس بالوكااتظارب-" مرزاسلطان بیک کےموت کے انظار میں بجائے ڈھائی تین سال کے چودہ پندرہ اُ سال تو گذر مے اب اگرانظار باتو صرف موت کا ہے۔ جیسے مرزا قادیانی کوائی موت کا بھی انظار ہوگا۔ مراس میں پیش کوئی کے کسی پہلوکو وظل نہیں۔ یہاں کلام اس میں ہے کہ بدیجی طور پر بہ چیش کوئی بوری کیو کر موگئ ۔اس چیش کوئی میں تو مرزا قادیانی نے بیشر طانیس لگائی تھی کے سلطان بيك صاحب توبركري محقوميعادى موت أل جائ كى - البنة آئتم كى موت ملى بيشر طقى محرب دونوں والحيح مستقل اور عليحده ميں جن ميں كو كي تعلق نہيں۔

مرزا قادیانی فرماتے ہیں جو پہلے الہامات میں شائع ہوچکا ہے وہی کانی ہے۔ یعنی أتمتم والى شرط يهال بمى معترب اس كالمطلب بيهواك جويش كوكى كى موت يرمرزا قادياني

(سراج منیوس ۳۳ ماشی بزرائن ج ۱۳ س۳۵) نظار میں بجائے ڈھائی تین سال کے چودہ پندرہ موت کا ہے۔ جسے مرزا قادیانی کواپئی موت کا بھی دخل نہیں۔ یہاں کلام اس میں ہے کہ بدیکی طور پر ی تو مرزا قادیانی نے بیشر طنیس لگائی تھی کے سلطان جائے گی۔ البتہ آتھ کم کی موت میں بیشر طقی محربہ خاتی نہیں۔

الہامات میں شائع ہو چکا ہے وہی کافی ہے۔ یعنی ب یہوا کہ جو پیش کوئی کسی کی موت پر مرز ا قادیانی

كرتے إلى - اگروه مدت مقرره ير ندمر عاقوية مجما جائے كداس نے توبدكر لى ہے۔ يمي وجہ ہے مر مرزا قادیانی ایسی پیش کوئیول پرجرات کیا کرتے ہیں۔سناجا تا تھا کہ سی منجم نے اعلان دیا تھا كهيں ابني زوجه كى تائيد سے جو پيش كو كى كرتا ہوں وہ مجمع جموت نبيں نكلتى ۔اس كاسر يہ تھا كہ مرد جو كتااس كے خلاف عورت كہتى _مثلاً اگر مرد كہتا كمآئ يانى برے كا توعورت كہتى نبيس برے كار فرض ایک کا قول ضرور صحیح کلتا۔ مرزا قادیانی نے ایسی تدبیر نکالی کو سی دوسرے کی تا سید کی بھی **فرورت ندری ۔ایک پہلو ہمیشہ کے لئے بنا کر تیار کردیا کہ مدت مقرر گذرتے ہی کہد یا جائے گا** كوبك وجد عده محت لل كل فعدا كافعنل ب كه ييم والول كواس كا الماع ند بهونى ورندوه میں کہنے برمستعد ہوجاتے کہ گناہوں کی وجہ سے معیادی مدت سے پہلے مراجو بجائے خود کشی ہے۔اس لئے اس کے ورشہ کواب کوئی رقم دینے کی ضرورت نہیں۔مرزا قادیانی کی جرأت اور ومنائی اللف المانے کے قابل ہے کہ جس بیش کوئی کی نسبت خود فر ماتے ہیں کہ 'وس لا کھآ دی سے زیادہ ہوگا۔ جواس پیش کوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ہزاروں یا دری منتظر ہیں کہ یہ پیش کوئی مجونی تطرق مارایلا بعاری مو جرار با مسلمان مساجد مین نماز کے بعد بعیدق ول وعا کرتے یں۔"الی عظیم الشان پیش کوئی کی مات معینہ گذر جانے کے بعد فر ماتے ہیں کہ وہ بدیمی طور پر پری اوگی-اس لئے کہ آتھم کے جیسا انہوں نے بھی توبکر لی-اس لئے نہمرے- دس لاکھ اً ويول ك مقابل بين اليي بات كبني معمولي غيرت وحيا والے كا كام نبين _ كاش مرزا قادياني المام ك وقت المهم سے يوچھ ليتے كم حضرت أكر آئمقم والے الهام كے بعد جيسي رسواكي موكي اور باے اس کے کہ تعدیق کرنے والوں میں تق ہوبہت سے مرید مرتد ہو گئے۔ اگراس پیش کوئی من می وق بات ہے قیم اس الہام سے معانی جا ہتا ہوں کسی میرے دشن پر بیالہام فرمایا جائے الكاس كى رسواكى و كليدكريس خوش مول_

یمان بدامر مجی قابل توجہ کے دو حائی سال کی مدت پیش کوئی میں کس لحاظ سے رکھی گل۔ اگرواقع میں ان کی عمراتی ہی باقی تھی۔ جس کو کشف سے مرزا قادیانی نے معلوم کیا تھا تو یقنینا کفٹ کی فلطی ثابت ہوگئ اور تو بداس میں کچھ مفید نہیں۔ اس لئے کہ حق تعالی فرما تا ہے۔ 'اذا جاء اجلهم لا یستا خرون ساعة و لا یستقدمون (اعراف: ۴۳) ''اورا گرمزا قادیا تی فلے الجام کا یستا خرون ساعة و لا یستقدمون (اعراف: ۴۳) ''اورا گرمزا قادیا تی فلے الی طرف سے مقرر کی تا معلوم ہو کہ لوگوں کی موت وجیات میں ان کودخل ہے تو و حائی ممل کی کیا مرودت تھی۔ کہددیتے کہ ادھر نکاح ہوا اورادھر دو لہا مرکیا اور گرخدانے ہی خردی تھی تو معلی خردی کھی تو معلی خردی کھی تو کہ مال کی کیا منظور تھا تو مفصل خبر میں کے خداکی بے طبی اسے ثابت ہوتی ہے۔ جب مجرد واپنے نبی کا دکھا نا منظور تھا تو مفصل خبر اللہ کے خداکی بے علی اسے ثابت ہوتی ہے۔ جب مجرد واپنے نبی کا دکھا نا منظور تھا تو مفصل خبر اللہ کے خداکی بے معلی اسے ثابت ہوتی ہے۔ جب مجرد واپنے نبی کا دکھا نا منظور تھا تو مفصل خبر اللہ کے خداکی بے معلی میں اسے ثابت ہوتی ہے۔ جب مجرد واپنے نبی کا دکھا نا منظور تھا تو مفصل خبر

جس طرح مر باب مس بحی لکھاہے کہ پر اس فتم کےمو كى قندرت ايك معامله ايه کہ جس سے تمام قسموں ک اس کا اعتبار کر کے نکاح ک قسموں کا حال اس نے کھو مردین میں شم **نہیں کرتا اور اس کو گناہ ؟** مرزا قادیانی نے ان کی قىمول كابد جال ہوتوان. رسول الله مَنْ الله مَنْ (ابو داؤد شریف ج۲ هى اللازمة تصاجها حبعوثى فشم كهائے تو جاہے بإدجوديهكهم اب تک نه هو کی رو کیھئے باب میں ہیصدیثیں دارد شجنة من الرحمن كذافى المشكوة و الجنة قاطع رحم (**فخص قطع** رحمی کرے وہ جائمیں سے۔اس سے

کارروائی سے قطع ہو گیاا

ہے بلکہوہ جنت سےروک

کےاییے کئے برنا دم وکشیا

ویتا که اگر وه تویدنه کریت تو دٔ هائی سال میں مرے گا ادر کرلے تو دس یا ہیں سال میں ،افسوں ہے۔ مرزا قادیانی اینے ساتھ اینے خدا کو بھی بدنام کررہے ہیں۔خاص طور برغور کرنے کا یہال میر مقام ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کھے الفاظ میں کہدیا کہ میں خدا کہ مے کہ میں اس بات میں سوا ہوں کہ خدانے مجھ سے فرمایا کہ مرز ااحمد بیگ کی دختر ہے بیرا نکاح ہوگا اورا گردوسرے کے ساتھ نكاح ہونؤ ڈ ھائى سال تك شوہراور تين سال تك اس كا والدفوت ہوجائے گا۔ پھر ندمرزا قاديانى ے اس اٹری کا نکاح ہوانداس مدت معینہ میں دونوں کا انتقال ہوا۔ اب سے کیاسمجھا جائے کیا فی الحقیقت خدا نے ان کو پیخبریں دی ہوں گی یا وہ مرزا قادیانی کی تراشی ہوئی ہیں۔ جب ہم خدائے تعالیٰ کی شان پراور مرزا قادیانی کی کارروائیوں پرنظر ڈالتے ہیں تو بمقابلداس سے کہ خدائے تعالی برجموٹ اور بے علمی اور بجز کا انزام لگایا جائے۔ مرز اقادیانی کی جانب صرف جموث کالزام لگانے میں کوئی ہرج نہیں۔ ویکھیے خصوصان وجہ سے کہ انہوں نے عقلی مجزات کی ایک ٹی مدقائم کی ہے۔ اس سے بیام بھی بران ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے عقلی معجزات میں جموث سے بھی مدولى باورصرف جموت أي موتى توچندال مف كقدنه تفاعضب سيدم كدجموت كوتم عدموكد تھی کرتے میں۔جس سے سیدھے ساوے مسلمان وهوکا کھا کریقین کرلیں کہ وہ خبر بالکل مج ن بير جب نک بدت ندکوره مقعی نہيں ہوئی تھی برخنم کا خيال تھا کہ جب ايسے معزز فخض جوظا ہرا مقدس بھی ہیں ۔ شم کھا کر کہتے ہیں کہ خدانے وہ مدت تھہرائی ہے توممکن بلکہ ضرور ہے کہ ایسا عل ہوگا اور کسی کومیال نبھی کہ جون دیج اکرے۔ کیونکہ خدا کے معالمے میں کون دخل دے سکتا ہے۔ يهاں تك كه بندويا درى وغيره ساكت بلكه اس فكريش متے كديي پيش كوئى يورى ہوجائے تواس كاكيا جواب ہوگا۔غرض کہ ہزاروں آ دی تمین سال تک سخت فکر میں حیران ویریشان رہے اور مرزا قادیانی اس مدت میں خوش سے کہ تین برس تک تو عیسویت بغیر کھی کے چل جائے گا۔اس کے بعد اگر زندگی ہاتی رہے تو کوئی بات بنالی جائے گی اور بے وقو فوں کو دھوکا دینا کون کی بڑی بات ہے۔ چنانچانیای کیا کہ مت گذرتے ہی فرمادیا کہ بھائیواان لوگوں نے توبیکر لی ہاس لئے نج مجے۔خوش اعتقادوں نے بیتن کر پھروهو کا کھایا اور کسی نے اس کونہ مجھا۔ور ندریافت کر لیتے كه حضرت خداني آپ كے ذريعے سے حكم بھيجا تھا كه أكروه آپ كے ساتھ نكاح نه كردي تو تمن سال میں ان کوسز ائے موت ہوگی اورانہوں نے تین سال تک خدا کے حکم کونہ مانا۔ یہاں تک کہ مت بھی گذر کئی اوراس کے بعداب تک اس نافر مانی براڑے ہوئے ہیں کہ مرزا قادیانی کے خدا ک بات تو ہرگزنہ مانیں سے۔ پھرانہوں نے توبہ ہی کیا کی۔ اگر توبہ کرتے تو نکاح سابق کوفٹخ کر

کے اپنے کئے پرنا دم و پشیمان ہوتے اور آپ کے ساتھ نکاح کردیتے۔

جس طرح مرزا قادیانی نے اس موقع میں شم کھائی عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے باب میں بھی لکھا ہے کہ میں فتم کھا کر کہتا ہوں کہ خدانے مجھے یہ کمید یاہے کہ میسیٰ مرکعے۔

اس م كم عاملات من مرزا قادياني كاقسمون كاحال بور عطور بر كلمان فالم مرخدا كى قدرت ايك معالمه ايبا در پيش موكيا كه به مجورى ان كوايي امريس تسم كھانے كى ضرورت موكى كرجس سے تمام قسموں كى حقيقت كل جائے ۔ سوجا توبيتھا كديدتم كي حكام كرجائے كى اوراوگ اس کا اعتبار کر کے نکاح کرویں ہے۔ محرمعا ملہ ہی دگر کوں ہوگیا کہ وہی قتم وبال جان ہوگئ اور کل قىمون كا حال اس نے كھول ديا۔

مردین میں تم ایک بھاری چیز بھی جاتی ہے کہ کوئی جابل بھی جموثی تتم کھانے پرجرات نہیں کرتا اور اس کو گناہ کبیرہ سجھتا ہے اور ہمارے دین میں تو اس پر بخت وعیدیں وارد ہیں ۔ مگر مرزا قادیانی نے ان کی کچھ پروانہ کی۔اب اہل انسائ مجھ سکتے ہیں کہ جب مرزا قادیانی کی قمول كايد جال بوتوان كمتمام وعودل كاكيا حال بوكا- "عن عمر ان بن حصيت قال قال رسول الله عَلَيْهُ للهُ من حلف على يمين مصبورة كاذباً فليتبوأ مقعده من النار (ابوداؤد شريف ج٢ ص٥٤، باب التخلية والايمان الفاجرة) "" اليمين المصبورة هي اللازمة تصاجها جهة الحكم كذا في تيسير الوصول "يتى فرمايا ني الله المجاهد عن المجاهد عن المجاهد الم مجونی فتم کھائے تو جا ہے کہ اپناٹھکا نا دوزخ میں بنالے۔

باوجودید کر مرزا قادیانی نبوت کا دعوی کرتے ہیں۔ مرقوائے نفسانید کی اصلاح ان کے اب تك نه بوئى ـ و يكفي اي تكاح كواسط كتف لوكون فطع حى انبول فى حالانكداس باب من برمديثين واروبين - 'عن ابي هريرة قال قال رسول الله عَلَى الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته ومن قطعك قطته متفق عليه كذافي المشكوة وعن جبيرابن مطعم قال قال رسول الله سُرَّالله لا يدخل الجنة قاطع رحم (متفق عليه كذا في المشكوة، باب البروالصلة ص ٤١٩) ، العِنْ جو معنص قطع رحمی کرے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور خدائے تعالیٰ سے تعلقات اس کے قطع ہو جائیں گے۔اس سے ظاہر ہے کہ اگر مرزا قادیانی کوکوئی تعلق حق تعالی سے تھا بھی؟۔ تو اس کارروائی ہے قطع ہو گیااور بیحدیث بہ آ واز بلند کہدرہی ہے کہ نبوت تو کیاان کے ولایت بھی نہیں ہے بلکہ وہ جنت سے روک دیئے گئے۔

ینه کرے تو ڈھائی سال میں مرے گا اور کرنے تو دس یا میں سال میں ، افسوس ایے ساتھا ہے خدا کو بھی بدنا م کررہے ہیں ۔خاص طور پرغور کرنے کا یہاں سہ قادیانی نے جو کھے الفاظ میں کہدیا کہ ہمیں خدا کا تم ہے کہ میں اس بات میں سی نہ ہے فرمایا کہ مرزااحمد بیک کی دختر ہے میرا نکاح ہوگا اورا گر دوسرے کے ساتھ سال تک شوہراور تین سال تک اس کا والد فوت ہوجائے گا۔ پھر نہ مرزا قادیائی اح ہواناس، سے معینہ میں دونوں کا انتقال ہوا۔اب اس سے کیا سمجھا جائے کیا نے ان کو پیز بریں دی ہوں کی یا دہ مرزا قادیانی کی تراثی ہوئی ہیں۔ جب ہم شان براور مرزا قادیانی کی کارروائیول برنظر ڈالتے ہیں تو بمقابلہ اس کے کہ موث اور بے ملی اور عجز کا انزام لگایا جائے۔مرزا قادیانی کی جانب صرف جموث ں کوئی ہرج نہیں۔ دیکھیے خصوصا اس دجہ ہے کہ انہوں نے عقلی مجزات کی ایک نگ ں سے پیامر بھی مبر بن ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے عقلی مجزات میں جھوٹ سے بھی عجموث ای موتی تو چندال مضا كقدند تفاعضب يد يے كجموث كوشم سے مؤكد جس سے سید معسادے مسلمان دھوکا کھا کریقین کرلیں کہ وہ خبر بالکل مجع رت زكوره مقطعي نهين موكي تقى برخف كاخيال تفاكه جب ايسيمعز زفخف جوظا مرأ م كماكر كيت بن كه خدان وه مدت همرائي ب تومكن بلكه ضرورب كدايها بي ں نتھی کہ چون وچرا کرے۔ کیونکہ خدائے معافیے میں کون دخل دے سکتا ہے۔ ویادری دغیره ساکت بلکه اس فکریس متع کدیدیش کوئی پوری بوجائے تواس کا کیا فِس کہ ہزاروں آ دی تین سال تک سخت گکر میں حیران ویریشان رہے اور مت میں خوش سے کہ تین برس تک توعیسویت بغیر کھنے کے چل جائے گی۔اس ہ باتی رہے تو کوئی بات بنالی جائے گی اور بے وقو فول کودھوکا دینا کون می بڑی ہات ى كياكمدت كذرتے عى فرمادياكم بعائيو! ان اوكول في توبركى باس لئے ققادوں نے بین کر پھر دحوکا کھایا اور کسی نے اس کونہ مجما۔ ورند دریا فت کر لیتے نے آپ کے ذریعے سے حکم بھیجا تھا کہ اگروہ آپ کے ساتھ نکاح نہ کردیں تو تین مزائے موت ہوگی اورانہوں نے تین سال تک خدا کے حکم کونہ مانا۔ یہاں تک کہ اوراس کے بعداب تک ای نافر مانی پراڑے ہوئے ہیں کہ مرزا قادیانی کے خدا نہ مانیں گے۔ پھرانہوں نے توبہ بی کیا کی۔اگر توبہ کرتے تو نکاح سابق کو فتح کر

مرزا قادیانی نے غصے سے اپنی اولاد کو جومحروم الارث کردیا۔ اس میں سراسر خدائے تعالى ككام كافت كحق تعالى فرماتا ج-"يوصيكم الله في اولا دكم للذكر مثل حظ الانثين (نساه:١١)""للرجال نصيب مما ترك الوالدان (نساه:٧)" ويكم حق تعالی اولا د کا حصد مقرر کر کے بلفظ وصیت ارشاو فر ما تا ہے کہ حصہ ہر صے دار کا دیا کرو مگر مرزا قاديانى فشايد يتمجما كديد وصيكم اللككا خطاب مسلمانون كاطرف باورخودمسلمان تو ہیں ہی نہیں۔اس لئے اس خطاب سے خارج ہیں۔ کیونکہ نبوت کی طرف ترتی کر گئے ہیں۔ محرید خیال ایک جہت سے محیح نہیں اس لئے کہ جب ہمارے نبی کر پھٹائیڈ کے امتی ہونے کا دعویٰ ہے تو اس خطاب میں مجی شریک ہونا جائے۔مرزا قادیانی کی سرھن کے بھائی صاحب نے مدیث کی ماروار دکر....ورشاا شریف ابغض للدیمل کر کے مرزا قادیانی کولزی نہیں دی۔ حالانکہ شرعا ان کواس کی ضرورت تھی۔ اس کامواخذہ مرزا قادیانی نے اپنی بہو، بیٹے ،سرهن اورسرهی سے ایسے طور پر کیا کہ ان عے عرجر ك لئكافى باورضائ تعالى كاس ارشاؤ ولا تنزر وازرة وزر اخرى (زمر:٧)" كرول كاأوروه اينهاتا کی پچھ پروانہ کی ۔اب اہل انصاف غور کریں کہ کلام اللی کی ان کے نز دیک پچھ بھی وقعت ہے؟۔ جب مقتداے قوم نے بیطریقد اختیار کیا تو احتیا سکا کیا حال ہو۔ ان کے استدلال

كے لئے كافى بك مارے نى غصے كى وجد عقر آن كوچھوڑ ديا كرتے ہيں۔اب يكون يو چمتا ہے کہ مرزا قادیانی کا غصہ بجا تھایا بے جا۔جس کی وجہ سے قرآن چھوڑ دیا گیا اور طاہراً ہوا تو بے جانی معلوم ہوتا ہے کدایے نکاح کی وجہ سے فرزندمحروم الارث کردیے مے۔جس سے بوی دلیل ان کی امت کویل گئی که بے جابات بر بھی خصر آجائے تو قرآن ترک کردینا اور نیز توائے شہوانیہ کے غلبے سے مرتکب کناہ کیرہ لین قطع رحی وغیرہ ہونا ایک مسنون طریقہ ہے۔جس پران کے بی کا عمل ہے۔ جب قرآن کا بیرحال ہو کہ غلبہ قوائے شہوانیہ دغضہانیہ سے متر وک العمل ہو جائے تو حدیث کوکون ہو چھے اس کی تو پہلے ہی سے مرزا قادیانی نے تو بین کردی ہے۔

اب دیکھے اس الہام سے کتنے امور متفادیں جموث! خدا پر افتر اء قطع رحی ظم کو فتم كساتهم وكدكر تاجمو في قتم كهاني ، الهام بنالية ، بي كناه عدم اخذه ، طلاق بدى كاعكم ، وارث كوم وم الارث كرديا وغيره - جب ايك پيشين كوئي بيل اتن كارروائيال بول توسمجه سكتے بيں كهل كاكيا حال موكا اورا بي غرض كے لئے خداكى طرف سے جمونا پيام پہنچانے بيل تو ان كارسول اللہ ہوتاکس قدر بدیمی البطلان ہے۔

محمد خسين بثالوى محمرة مرزا قادياني

صاحب ما لك اخباد بعن (بالاختصارالهامات مرزاح فرماتے ہیں کہ''میں نے **ہوں جیبا کہ محرحسین بٹا** جبیها کهاس نے اور محر^{بخ} وقيقة اثفانهين ركعا تومجه

الذلة كامصداق كرـ"

ہے.... بیرفیملہ چونکہ ا مدایت کی راه ان بر کمو. تعالى يحول كوفتح بخشے ـ'

می بس سے بور۔ نهيس اوريبي تطعي فيعل ظالم متاز ہوجا کیں۔ يجرمرزا قا

جو پچھ کہیں تم مبر کردجو جرم بہت سخت ہوتا ہے

نرمي اورتو امنع اورتقو كا غرض تيره كوزے ہے۔ پہلے آ

تسكين بخش جواب اله

محرحسين بٹالوي محر بخش زنلي کے متعلق پیش کوئی

مرزا قادیانی نے ایک پیشین گوئی مولوی ابوسعید محمد سین صاحب بنالوی اور ملامحر بخش صاحب ما لک اخبار بحفرز تی اورمولوی ابوالحن صاحب بنی کنسب بھی کی تھی ۔ ان کی عبارتیں (الاختصار الہامات مرزا میں ۲۷،۲۷، معمولہ اصباب قادیانیت کی میں ۹۰،۸۹ سے نقل کی جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں میں کہ دعل کی جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں سے کہ البی اگر ہیں تیری نظر ہیں ایسا ہی ذکیل اور جمو قا اور مفتری ہوں جیسا کہ میں سے کہ البی اگر ہیں تیری نظر ہیں ایسا ہی ذکیل اور جمو قا اور مفتری مور جیسا کہ اس نے اور محمد بنالوی نے است جماعی کی اور میں میں کہ اور کی کہ دار میں میں میں کہ دار میں کہ دور میں کہ دور شان کوذلت کی مار سے دنیا ہیں رسوا اور تباہ کر سے اور خصر بست عملیہ کی ماروار دکر سے در شان کوذلت کی مار سے دنیا ہیں رسوا اور تباہ کر سے اور خصر بست عملیہ مالیات کا مصدات کر۔''

ماحصل اس پیش کوئی کا میں ہوا کہ ان نتیوں صاحبوں پر ایسی مار خدا کی پڑے گی۔ جس سے پورے طور پر وہ نتاہ ہو جا کیں گے اور رسوائی کا اور ذلت کا او پھر شمکا نا ہی جیس اور میں قطعی فیملہ منیا نب اللہ ہوگا۔ جس کو کھلے طور پر سب معلوم کرلیں سے اور جمو نے گالم متناز ہوجا کیں سے۔

پھر مرز آقادیانی نے اپنے مریدوں کوتا کیدگ' دیکھو ہیں ھیجت کرتا ہوں ۔۔۔۔ بخالفین جو کچھ کہیں تم مبر کرو جوعدالت کے سامنے کھڑے ہوکر بطور گستا خی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس کا جرم بہت بخت ہوتا ہے ہیں تہمیں کہتا ہوں ۔۔۔۔ کہ خدائے تعالیٰ کی عدالت کی تو ہین سے ڈرواور مری اور تواضع اور تقوی کا اختیار کرو۔'' (طنم جوعداشتہارات جسم ۲۸،۲۷)

غرض تیرہ مینیے تک مرزا قادیانی اپنے مریددں کو لے کرعدالت الٰہی میں مؤدب کمڑے رہے۔ پہلے تو مرزا قادیانی کی دعاء جو بقول ان کے رد ہوتی ہی نہیں۔اس پرخدا تعالیٰ کا تسکین بخش جواب الہامی جس کا مطلب یہ کرمخالفین برخدا کی مارادر سخت عذاب ہوگا اور دہ رسوا اقادیانی نے غصے سے اپنی اولا دکو جومحروم الارث کردیا۔ اس میں سراسرخدائے كالفت كات تعالى فرما تا ب-"يوصيكم الله في اولا دكم للذكر مثل (نساه: ۱۱)"'للرجال نصيب مما ترك الوالدان (نساه: ۷) "ريكم حصر مقرد کرکے بلفظ وصیت ارشاد فرماتا ہے کہ حصہ ہر جھے دار کا دیا کرو ۔ مگر ثايدية مجماكه يدوصيكم اللهكا خطاب مسلمانول كاطرف باورخودمسلمان تو النے اس خطاب سے خارج ہیں۔ کیونکہ نبوت کی طرف ترقی کر گئے ہیں۔ مگر پیہ سے میں نیں اس لئے کہ جب ہارے نبی کر پھوان کے امتی ہونے کا دعویٰ ہوتو ف شریک ہونا جائے۔مرزا قادیانی کی سرهن کے بعائی صاحب نے مدیث رعمل کرے مرزا قادیانی کولژ کی نہیں دی۔ حالا نکہ شرعا ان کواس کی ضرورت تھی۔ ا قادیانی نے اپنی بہو، بیٹے ،سرهن اور سرحی سے ایسے طور پر کیا کہ ان کے عمر مجر ورضائة تعالى كال ارشاد ولا تنزر وازرة وزر اخرى (زمر:٧)" اب الل انصاف غور کریں کہ کلام الی کی ان کے نز دیک پچوہمی وقعت ہے؟۔ متدائے قوم نے بیطریقدافتیار کیا تو امتیوں کا کیا حال ہو۔ان کے استدلال مد ہارے نی غصے کی وجہ سے قرآن کوچھوڑ دیا کرتے ہیں۔اب بیکون ہو چھتا كا خصر بجا تعاياب جا-جس كى وجد سةرآن چهور ديا كيا اور ظاهر أمواتوب كماسين تكاح كى وجه سے فرزندمحروم الارث كرديئ مجئے بس سے بدى دليل ف كهب جابات يرجمي خصرا جائة قرآن ترك كردينا اورنيز قوائي شهوانيد گناہ کبیرہ لیخی قطع رحی وغیرہ ہونا ایک مسنون طریقہ ہے۔جس پران کے نمی کا أن كابيرحال موكه غلبةوائية وأغفها نيه سے متروك لعمل موجائة لو ال كاتو بهلے بى سے مرزا قاديانى نے تو بين كردى ہے۔

منے اس الہام سے کتنے امور مستفاد ہیں۔ جموث! خدا پر افتر اء، قطع رحی ، ظلم کو مناجموثی فتم کھانی ، الہام بنالین، بے گناہ سے مواخذہ ، طلاق بدی کا تھم ، وارث وفیرہ۔ جب ایک پیشین کوئی میں اتنی کارروائیاں ہوں تو سجھ سکتے ہیں کہ کل فی غرض کے لئے خداکی طرف سے جمونا ہیام پہنچانے میں تو ان کارسول اللہ الحلان ہے۔ ہوں گے۔ پھر ہیمقدمہ مبابلے کے رنگ میں بھی آگیا۔ جس سے جھوٹوں کی جماعت ضرور جاہ ہوتی ہے۔ پھر تیرہ مہینے تک مریدوں کے جم غیریعی ہزار دں آ دی کے ساتھ عدالت اللی میں کھڑا رہنا جو بالطبع ہاعث رتم ہے۔ ہاوجودان تمام اسباب کے قطعی تو کیا خلی فیصلہ بھی نہ ہوا۔ بلکہ مقدمہ ہی خارج ہوگیا۔ کیونکہ جو حالت قبل مرافعہ تھی اب بھی وہی ہے۔ حالانکہ پیشین کوئی ہیتھی کہ جموٹا متاز ہو جائے گا۔ یعنی مخالفین سزایاب ہول کے۔ محر مرز اقادیانی کہتے ہیں کہ مولوی محد حسین صاحب کوئی ذاتیں ہوئیں۔ اس سے ظاہرے کہ پیشین کوئی کا وقوع بھی ہوگیا۔

ایک ذات بیر ہوئی کہ اس کی تلفیر برعلاء نے فتوے دیئے ۔ محر (الہامات مرزام ٥٩) مشموله احتساب قادیانیت ج ۸ م ۹۳) میں لکھا ہے۔" بعدمشورہ حاشین تعینان مرزا قادیانی نے بیرجوین قرار دی کدایک آ دمی ناواقف علماء سے ریفتوے حاصل کرے کہ حضرت مہدی کے مشرکا کیا تھم ہے۔ چنانچہو و چنص بری ہوشیاری یا مکاری سے علماء کے پاس مجر لکا اور جرایک کے سامنے مرزا کی فدمت کرتا اور پی ظاہر کرتا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔قادیانی کے مرید وہاں بھی ہو گئے ہیں۔ ان کی ہدایت کے لئے علاء کا فتوی ضروری ہے۔ اس پرعلاء نے جو مناسب تھا۔ لکھا اس مرزا قادیانی نے جعث سے شائع کردیا اور بجائے اپنے پرلگانے کے مولوی محمد حسین پرلگادیا کہ اس نے بھی اشاعة النة کے کسی برے میں مبدی موجود سے اتکار کیا ہے۔ پس جس طرح اس نے مجه برمغة ى لكوايا تفااى طرح اس برلكايا ميرى بيش كونى كاصرف اتناى مغيوم تعالى يديات ظاهر ہے کہ اس تکفیر میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔ گویا اس مسئلے کے موجدوہی ہیں۔ان کا قول ہے کہ سوائے میے موعود کے مہدی کوئی دوسر افخص نیں اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب ہی فقداس ذلت معدان نہیں۔ بلکداس میں مرزا قادیانی نے بھی براحصہ کیا ہے۔ کیونکہ فتو کا کے وقت مرزا قادیانی ہی علاء کے پیش نظر تھے اور مولوی صاحب کا تو نام بھی نہ تھا اور دوسری ذات مرزا قادیانی کی بیہوئی کرمکاری سے کام لیا گیا۔جس سے عوماً آدی ذلیل سمجا جاتا ہے۔غرض اس تحفیری ذات میں مرزا قادیانی شریک اکبر ہیں۔ بلکہ اگرغور سے دیکھا جائے تو ظاہر ہے کہ جب تنفير كے وقت مرزا قاديانى كے نام كى تفريح كى مئى تقى مرزا قاديانى مع جيع اوصاف علاء كے پیش نظر ہو گئے تھے۔اس لئے علماء کی نبیت كے مطابق بيكلفير مرزا قادياني بي كي تھي ۔جس طرح ملك ملك ميس متعددان كى تخفير ك فتو ي كليم محت الغرض اس موقع مي تو مولوي صاحب كى كوكى ذلت نهوكي _ بلكهمرزا قادياني بي كي ذلت بوكي _

مرزا قادیانی مولوی صاحب کی ایک ذات به بیان کرتے ہیں که "اس کوزین ملی

ار ہو گیا ہے ذات ہے۔'' معلوم نہیں مرزا قاد ڈیٹانے والی چیز تھی۔جس فی جس میں ہے ذکر ہے کہ آ

ل باافتبارآ باداجداد کے ہا میدار کہلائے گا۔'' مجرآ کے دو حراث ہوگا۔ بینی میزن

عدان کا آ دی شار کیا جائے کیا۔عسائے مویٰ میں کھا۔ کانے تھے۔ یہاں بیخیال مہوں نے زمینداری کو ہاع

ہوقع بات بنالیا کرتے ہیں مرے۔ پھر جب شمیر میں کو پوھانے کی ضرورت ہوئی آ مضرورت ہوئی تو نہایت مغ

سی فرض که مرزا قادیانی مزت ہے۔ پھر جب پیر مومی اور سی کملی نشانی مو مرزا قادیانی ایک ذلت ا

م تندہ کو مجھے دجال کا در کہلانے کی خاک میں ا

''**خرکافتو کی ندوےگا۔''** (الہامات م

مرزا قادیانی کامیاقرارگا بطالوی نہیں کھوں گا۔' زمیندار ہوگیا بیذلت ہے۔'' (دیکموجموعدا شہارات جسوس ۲۱۵، اشتہار کارد بمبر ۱۸۹۹) معلوم نہیں مرزا قادیانی نے بیہ بات کس خیال میں لکھ دی۔ زمینداری توایک معزز اور ممتاز بنانے دالی چیز تھی۔ جس سے خودمرزا قادیانی کوافتخار وعزت واقبیاز حاصل ہے۔ چنانچہوہ مدیث جس میں بیذکر ہے گا۔

نقل کرکے (از لیۃ الاوبام حاشیہ ہم ۹۲ ہزائن جسام ۱۲۸) میں لکھتے ہیں کہ'' میں حارث ہوں بااعتبار آباوا جداد کے بیٹیے کے انواہ عام میں یا اس کورنمنٹ کی نظر میں حارث لینی ایک زمیندارکہلائے گا۔'' پھرآ مےرسول التعلق فرماتے ہیں کہ کیوں حارث کہلائے گا۔اس وجدے کہ وہ حراث ہوگا۔ بعنی مینز زمینداروں میں سے ہوگا اور بھیتی کرنے دالوں میں سے ایک معزز خاندان کا آ وی شار کیا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کی عزت اور امتیاز اور بڑھ حميا عصائے موی میں لکھا ہے کہ پیشتر سرزا قادیانی مولوی صاحب کوزمین کا ند ملنا باعث ذلت بالت تے . يهال بي خيال نه كيا جائے كه مرزا قادياني كوحافظ نے ياري نه دى داس لئے كہيں انہوں نے زمینداری کو ہاعث فخر بنایا اور کہیں باعث ذلت۔ وہ یادخوب رکھتے ہیں۔ گرحسب موقع بات بنالیا کرتے ہیں۔ دیکھ لیجے لکھ چکے ہیں کھیٹی علیہ السلام اینے وطن گلیل میں جاکر مرے۔ چرجب کشمیر میں کوئی پرانی قبرنظر آگئی تو کہددیا کھیٹی مہیں آ کرمرے اور جہال اعتبار برحانے کی ضرورت ہوئی تو جموث کی اس قدرتو بین کی کہ اس کوشرک قرار دیا اور جہاں جموث کی ضرورت موكى تونمايت صفائى سے كهدويا كدخدانے مجصابيا كها باورخودكو بلكه خدا كوجمونا ثابت کیا غرض کدمرزا قادیانی کی تقریرازالة الاوام سے ظاہر ہے کدزمینداری نہایت ميزاور باعث عزت ہے۔ پھر جب بیعزت مولوی صاحب کولی تو بحسب پیش کوئی ندکورہ مرزا قادیانی کی ذات ہوگی اور یہی تعلی نشانی مولوی صاحب کی صدافت کی ہے۔جس کومرزا قادیانی نے بھی دیکھ لیا۔ مرزا قادیانی ایک ذات ان کی میمی لکھتے ہیں کہ' صاحب ؤیٹ کمشنر نے اس سے عبد لے لیا کہ آئندہ کو مجھے دجال کا دیانی کا فروغیرہ نہ کہے گا۔جس سے اس کی تمام کوشش مجھ کو برا کہنے اور کہلانے کی خاک میں اس می اوراس نے اسیے فتوے کومنسوخ کردیا۔ یعنی اب وہ میرے تن میں (مجموعه اشتهارات جساص ۱۹۹،۰۰۰ فض) كفركافتو كي نه د _ گا ـ " (الهامات مرزاص ٨٥، مشموله احتساب قاديانية ج٨ص ٩٩،٩٨) مين فيصله مطبوعه سے

مرزا قادیانی کایدا قرارنقل کیا ہے کہ میں مولوی ابوسعید کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال ، کافر ، کا ذب

بطالوی نہیں تکھوں گا۔'' ان دونوں اقرار ناموں میں کسی کا بلیہ بھاری نہیں معلوم ہوتا کا دیانی کا

رمبا ملے کے رنگ میں بھی آئیا۔ جس سے جھوٹوں کی جماعت ضرور تباہ
تک مریدوں کے جم غیر لینی ہزاروں آ دمی کے ساتھ عدالت الٰہی میں کھڑا
ہے۔ باوجودان تمام اسباب کے طعی تو کیا ظنی فیصلہ بھی نہ ہوا۔ بلکہ مقدمہ
جوحالت قبل مرافع تھی اب بھی وہی ہے۔ حالانکہ پیشین کوئی بیتھی کہ جھوٹا
تخالفین سزایاب ہوں گے۔ مگر مرزا قادیاتی کہتے ہیں کہ مولوی محمد حسین
ہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پیشین کوئی کا وقوع بھی ہوگیا۔

یہ ہوئی کہاس کی تکفیر پر علماء نے فتوے دیئے۔ مگر (البامات مرزاص 24، ٨٠ ٩٣) من لكعاب - "بعد مثوره حاشيه نصيان مرزا قادياني نے بيتجويز اقف علاء سے مینوے حاصل کرے کہ حضرت مہدی کے مشر کا کیا تھم ہوشیاری یا مکاری سے علاء کے پاس پھر نکلا اور ہرایک کے سامنے مرزا رتا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔ قادیانی کے مرید وہاں بھی ہو گئے ہیں۔ علاء کا فتوی ضروری ہے۔ اس پر علماء نے جو مناسب تھا۔ لکھا پس ص شائع کردیا اور بجائے آپ پر نگانے کے مولوی محرصین پر نگادیا کہ لیکی پرہے میں مہدی موجود سے انکار کیا ہے۔ پس جس طرح اس نے ح ال برنگایا میری پیش کوئی کاصرف اتنابی منہوم تھا۔ "بیر بات ظاہر یانی بھی شریک ہیں۔ کویا اس مسئلے کے موجدو ہی ہیں۔ان کا قول ہے ری کوئی دوسرا هخف نہیں اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب ہی فقد اس لداس میں مرزا قادیانی نے بھی بڑا حصہ لیا ہے۔ کیونکہ فتوی کے وقت یش نظر تھے اور مولوی صاحب کا تو نام بھی نہ تھا اور دوسری ذلت كارى سے كام ليا كيا۔ جس سے عموماً آدى ذليل سمجما جاتا ہے۔ غرض ادیانی شریک اکبریں۔ بلکہ اگرغورے دیکھا جائے تو ظاہرہے کہ یانی کے نام کی تفریح کی گئی تقی تو مرزا قادیانی مع جمیع اوصاف علاء النعاء كأنيت كےمطابق ية كفيرمرزا قادياني ہي كاتھي جس طرح المكفوات لكص محيئ الغرض السموقع مين تومولوي صاحب كي كوكي نى بى كى ذلت بولى_

ی صاحب کی ایک ذلت به بیان کرتے ہیں که 'اس کو زمین ملی

معاوضہ بطالوی ہوگیا اور باقی الفاظ برابر برابررہ۔ اس میں فقا مولوی صاحب کی ذات نہ ہوگی۔ (البابات مرزام ۸۸، شمولہ اضباب قادیانیت نہ ۸م، ۱۰۰، میں لکھا ہے کہ ابھی تک مرزا کہے جاتے ہیں کہ اس مقدے سے مولوی مجرحین کی ذات ہوئی کہ اس کا فقوے کفر منسوخ ہوگیا۔ یہ بھی فلط ہے۔ فتو کی منسوخ نہیں ہوا۔ صرف مباحثہ میں ایسے الفاظ دجال کا فر وغیرہ ہوگیا۔ یہ بھی فلط ہے۔ فتو کی منسوخ نہیں ہوا۔ صرف مباحثہ میں ایسے الفاظ دجال کا فر وغیرہ ہوگیا۔ یہ بھی نظط ہے۔ دنوں فریقوں کوروکا گیا۔ ۔۔۔ چنا نچہ مولوی محرحین صاحب اشاعة الدنہ میں لکھتے ہیں کہ مرزانے اس ہے اشہار میں مضمون فلط اور خلاف واقع مشتمر کیا ہے کہ ابوسعید محرحین نے اس افرارنا ہے پروستخط کر کے ایپ فتوے کومنسوخ کیا ہے۔۔۔۔ مرزانے اس بیان میں جمعے پر مجسل منسلم پر افتر اوکیا اور پلک کو دھوکا دیا۔ خاکسار بھول تمام مسلمانوں کے جو نہ ہب باطل مرزاک مخالف ہیں۔ مرزا کواس کے مقائد باطلہ مخالف اسلام کے سبب سے ویسائی مگراہ جاتا ہے۔ جس کو کا اس اس میں مشتمرکر چکا ہے۔

مولوی صاحب کس جرات کے ساتھ مرزا قادیانی کی تعفیر پرمعر ہیں اوران کی خلا بیانی شاہ بیانی شاہ بیانی شاہ کے کہ سے شائع کرنے پر بھی شائع کرنے پر بھی جرات نہ کر سکتے سبجے وار کے لئے صرف بھی ایک مقدمہ مرزا قادیانی سے اٹکار پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا ہے مودی بیصفت ہوئی ہے کہ خلا بیانیاں کرائے پیک کودھوکا دے۔

مرزا قادیانی ایک ذات مولوی صاحب کی یہ لکھتے ہیں کہ 'اس نے میرے ایک الہام پراحتراض کیا کہ جبعت کا صلہ لام نیس آتا۔ لین جبعت لہ کلام میں نیس۔ حالا تکہ فسحاء کے کلام میں لام آتا ہے۔ اس سے اس کی علمی بے عزتی ہوئی۔'' (مجور اشتہارات سے سر 19 افس)

مولوی صاحب اس کا جواب دیتے ہیں کہ ش نے اتنائی کہا تھا کر آن ش جب کا صلامان آیا ہے۔ 'قال وا اتعجبین من امر الله ''(الہا المت رزائی ۱۳۸، محول اضاب قادیانیت عمرہ ۱۵) اس کے بعد مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کی فلطیوں کی ایک طویل فہرست اشاعة المنة میں چھاپ دی۔ جس کا جواب اب تک مرزا قادیانی سے نہ ہوسکا۔ جیسا کہ الہا مات مرزا وصاب موئی میں کھا ہے۔ قریبے سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی فلطیان بہت ہوں گی۔ کوئکہ مرزا قادیانی نے آتھم والے الہام میں کھا ہے فی ست سے جب تیز کا بیمال ہوتو اور فلطیاں بیشک مرزا قادیانی ہوں گی۔ اگراس فہرست میں سوفلطیاں ہوں گی تو مرزا قادیانی کی ذات اور بعرز تی مولوی صاحب سے صدت کوزیادہ ہوئی۔ غرض بھال میں کوئی مرزا قادیانی کی ذات کا غیر بردھادہا۔

(الهابات مرزام ۱۸ الهابات مرزام ۱۸ نام کا آ نامے کے اور فقرات مجی لقل کے (فریاد، ورخواست) کرنے ۔ چنانچہ اشتہار ۵رنومبر ۱۹۹۸ء شر جب تو دعاء کرے توشی تیری ا موں رب انی مغلوب کر بغیرا میں ایل میں کرتا۔"

محورتمنث سمي ذكيل

ےمعلوم ہوتاہے کہ وہ جب

كران سے باتيں كاكرنات

چنانچ کرےان کی تکفیرکافت

رمواكراورضربت عليهم

. حالت پر بیں۔ ملکه زمیندا

اشاعة السنة بي مولوي صاح

مورنمنٹ کسی ذلیل سے ذلیل مخص کو مجی دعاء کرنے سے نہیں رو تی ہ مرمرزا قادیا نی کے اقر اراور عمل سے طاہر ہے کہ وہ کوئی بات خدائے تعالی سے تنہائی میں بھی کہ نہیں سکتے۔ کیونکہ جب خدانے بار ہاان سے كهدديا كه جب تو دعاء كرے تو ميں تيرى سنوں كا۔ اگر تناكى ميں وہ فالمعريين ميرى مددكر كهدوية توفورا مدوموجاتى - كيونكه خدائ تعالى كاوعده جموناتهمي نبيس موسكتا ادر چونکداب تک مددنہ ہوئی تو اس سے معلوم ہوا کر تخلید میں بھی دعا فہیں کر سکتے۔اب اس سے بدوكركيا ذات موكمسلمان كفارچ برے جمارتك سب خداس مالكتے بي اورمرزا قادياني ما تك نيس سكتة _ الل انعماف اين وجدان سے مجمد سكتے ميں كدكيا خدائے تعالى نے ان كو بار ہايد فرمایا ہوگا کہ جب تو دعاء کرے تو میں تیری سنول گا۔ یہ بات اور ہے کہ خدائے تعالی سمج ہے ہرایک کی بات سنتا ہے۔ جیسے مرزا قادیانی کی سنتا ہے۔ ویسے ہی مولوی صاحب کی بھی سنتا ہے۔ مراس میں کوئی خصوصیت ندہوئی۔ حالا تکدہ و تخصیص کے طور پر فر ماتے ہیں کہ جھے خاطب کر کے فرماچاہے۔اگر میخصیص بھی اس متم کی ہے کہ مجنس کلام الی کا خاطب ہے اواس میں بھی مارا کلام نیس۔ بیسمجما جائے گا کہ وہ صرف جاہوں میں اپنی خصوصیت معلوم کرانے کے لئے ایسے موہوم الفاظ لکھا کرتے ہیں۔ کلام اس میں ہے کہ اگر وہ تخصیص سمجے ہے۔ جیسے دوسرے مقابات معلوم ہوتا ہے کدوہ جب جانے ہیں۔خدات بات کر لیتے ہیں اورخداات منہ سے بردہ اٹھا كران سے باتي كياكرتا ہے توريد كھنا جا ہے كہ باوجود يكدوه مولوى صاحب كے جانى دشمن ہيں۔ چنا نچ مرے ان کی تکفیر کا فتوی حاصل کیا ان کے حق میں بددعا کمیں کیس کہ تیرہ مہینوں میں ان کو رسواكراورضوبت عليهم الذلة كامصدال كرفيركيا وجدب كركل سال كذر مح مكروه الي اصلى مالت بریں۔ بلکدزمینداری سے ملنے سے تو اور زیادہ خوش اورمعزز ہیں۔ایے بی دلائل سے اشلعة النة من مولوي صاحب نے ان كوكذاب، دجال، مفترى كلما موكاب كى شكايت وه خدا

مداس میں فظ مولوی صاحب کی ذلت نہ نہ ۱۰۰،۹۹ میں لکھا ہے کہ ابھی تک اس کا فق ہے کہ ابھی تک اس کا فق ہے کہ ابھی تک اس کا فروغیرہ میں ایسے الفاظ دجال کا فروغیرہ الحمد میں ایسے الفاظ دجال کا فروغیرہ تعمد میں سلمت ہیں الحمد ہیں الحمد ہیں الحمد ہیں اس میں ایسے کی اس میں اس

ادیانی کی تخفر پرمعری اوران کی غلایانی به بوجاتا تو اس تحریر کے شائع کرنے پر بھی بیدا کرنے پر بھی بیدا کرنے کے بھی بیدا کرنے کے بیک کود مو کا و ہے۔

یا بیان کرائے پیک کود مو کا و ہے۔

یکھتے ہیں کہ 'اس نے بیرے ایک الہام محی نہیں ۔ حالا تکہ فسیاء کے کلام میں (جو صافتہارات نہم میں الحق میں کہ اتفاق کر آن میں مجبعہ کا الہانات مرزامی کہ ایک طویل فیرست اشاحت الله الله کا کہ واقعی غلطیال بہت ہوں گی ۔ کوئکہ کی کہ دواقعی غلطیال بہت ہوں گی ۔ کوئکہ کی کہ دواقعی غلطیال بہت ہوں گی ۔ کوئکہ کی کہ واقعی غلطیال بہت ہوں گی ۔ کوئکہ کی فرات اور بے عرق کی فرات کا نمبر برد حاربا۔

ے کر کے ان کی ذات کی دعا ما گلتے تھے اور اب تک اس کا کوئی اثر ندہوا۔ بلکہ انصاف سے دیکھا جائے تو تیرہ مبینے دالی بددعا مرزا قادیا نی ہی کے حق میں قبول ہوئی۔ نشان دیکھانے کی پیش کوئی

ایک پیش گوئی میہ جو (الہامات مرزام ۹۳، مشمولہ احتساب قادیا نیت ج م ۱۰۵،۱۰۸) میں کسی ہوئی ہے کہ''مرزا قادیائی نے دعاء کے طور پر کسا ہے۔ جس کا حاصل مطلب میہ ہے کہ اے خدا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے آخیر ومبر ۱۹۰۲ء تک لینی تین سال میں میرے لئے کوئی ایسانشان دکھلا کہ جوانسان کے ہاتھوں سے بالا تر ہو۔''

مویدالفاظ دعائیہ بیں مگر مرزا قادیائی اپنے (رسالہ اعاز احمدی کے م۸۰ خزائن ج۱۹ م۲۰۲) پراس دعاء کو پیش کوئی قرار دیتے بیل اور لکھتے ہیں کہ' ایک عظیم الثان نشان ہے۔جس کو سلطان کہتے ہیںجواپی قبولیت اور روشن کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔''

(اشتهار۲۲ را كوبر۹۹ ۱۹، مجوعداشتهارات جسم ۱۷۳)

پس جوتعریف مرزا قادیانی نے سلطان کی کی ہے وہی مرزا قادیانی کے اس مطلوب نشان کی ہے۔ جس کے نہ ہونے پرآپ فیصلہ دیتے ہیں کہ' اگر تو (اے خدا) تمن برس کے اندر دمبر ۱۹۰۲ء تک میری تائید بین اور میری تقدیق میں کوئی نشان ندد کھلائے اور اپنے بندے کوان لوگوں کی طرح رد کردے جو تیری نظر میں شریراور پلیداور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہول کہ میں اپنے تئیں صادق نیس مجھوں گا۔ جومیرے پرلگائے جاتے ہیں سسب میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ آگر میری دعاء قبول نہ ہوتو میں ایسا ہی مردد اور ملعون اور کا فراور بے دین اور خائن ہول۔ جیسا کہ بچے سمجھا گیا۔'

(مجموعه اشتهارات جسام ۱۷۷)

اہل دانش مجھ سکتے ہیں کہ جس پیش گوئی کے لئے تین سال کی مدت قر اردی گئی جس کی نشانی یہ قراردی گئی جس کی نشانی یہ قراردی گئی کی کہ انسان کے ہاتھوں سے بالاتر ہواور قبولیت اورروشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے وہ کیسی ہونی چاہئے۔ کم سے کم اس میں اتن بات تو ضرور ہے کہ مرز اقادیانی کی تداہیر کواس میں دفل نہ ہو۔ گر ایبا نہ ہو بلکہ مرز اقادیانی نے ایسی تدبیر کی کہ موضع مدہ شلع امر تسر میں ان کے مریدوں نے بلوہ کردیا۔ جس سے سنیوں کومولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو مناظرے کے لئے بلانے کی ضرورت ہوئی۔ مولوی صاحب کے وہاں کو پہنے ہی مرز اقادیانی نے ایک رسالہ اعجاز کے

احمدی جونصف اردواورنصف عرفی کرید کہلایا کہ اتن ہی شخامت کار اعجاز بیدر کھ کرا کیک اشتہار مجی اس کہ جس کی ہابت وعدہ تھا کہ دسمبر ۲۰ مرزا قادیانی نے کئی سال یا گئی ما اس کا جواب ایس حالت میں کہ تا علم کی اس سکے نداور کسی قسم کی تا تبکہ لیافت کے مجروسے پر لکھ مجیجا ال اعجاز میکوان غلطیوں سے جو میں ف نولی کروں گا میکر مرزا قادیا نی۔

مالت میں حسب فرمائش مرزا قادیا فی ادران کے جیل کیونکہ مجرہ و دکھلانا نی کا کام ہے وجہ سے انہوں نے اس سے پہلوڈ مجوت کے مرزا قادیا فی ہی نے وہ آ کھما ہی نہیں اور اگر تسلیم کیا جا بھر سے موجود ہیں۔ ان سب کا منافات ہے۔ ای وجہ سے ہمار منافات ہے۔ ای وجہ سے ہمار کر پھم کیا تھے کا قول ہے شاعر کا قوا تو افتخار کے لئے شاعر کی مجم کی کھم صاحب پر اپنے کو تھوق حامرا

''الشعراء يتبعهم الغارور

بمرلطف خاص بديه كرقصيده مج

المرغور كميا جائے تو م

ب تک اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ انصاف ہے دیکھا چق میں قبول ہوئی۔

رزامی ۹۳، شمولدا حتساب قادیا نیت نی ۸ص ۱۰ - ۱۰ - ۱۰ ک کے طور پر لکھا ہے۔ جس کا حاصل مطلب سیہ ہے کہ عوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے آخیر لوگی ایسانشان دکھلا کہ جوانسان کے ہاتھوں سے بالا (مجموعہ شتہارات جسم ۱۷۸)

یانی این (رسالداعاز احمدی کے م ۸۸، فزائن جاوا در لکھتے ہیں کہ' ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جس کو اوجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔''

اشتہار ۲۲ داکو بر ۱۸۹۹ مرد اشتہارات سے مس ۱۷۳ مطلوبہ طان کی گی ہے وہی مرز اقادیا نی کے اس مطلوبہ استے ہیں کہ' آگر تو (اے خدا) نئین برس کے اندر فی میں کوئی نشان ندر کھلا ہے اور اپنے بند کوان ور پلیڈاور بے دین اور کذاب اور د جال اور خاش پیشتیں صادق نہیں مجھول گا۔ جومیر سے پرلگائے رکیا ہے کہ اگر میری دعاء تبول نہ ہوتو میں ایسا ہی رکیا ہے کہ اگر میری دعاء تبول نہ ہوتو میں ایسا ہی ہے۔

(مجور اشتہارات جسم ۱۵۷) وئی کے لئے تین سال کی مت قرار دی گئی جس کی تر ہوا ورقبولیت اور روثن کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر) بات قوضر درہے کہ مرزا قادیانی کی تد امیر کواس ایکی تدبیر کی کہ موضع مدہ ضلع امر تسریس ان کے ایک ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو مناظرے کے لئے دہاں کینچتے ہی مرزا قادیانی نے ایک رسالہ اعجاز

احمدی جونصف اردواورنصف عربی فی می است میں مولوی صاحب کی جو بھی تھی۔ ان کے پاس بھیج کریے کہ لایا کہ اتنی بی ضخامت کا رسالہ اردواور عربی فی می روز میں بنادیں اوراس فلم کا نام تھیدہ اعجاز یدر کھ کرایک اشتہار بھی اس مغمون کا جاری کیا کہ یہ اشتہار خدا تعالیٰ کے اس نشان کے اظہار کے لئے شائع کیا جاتا ہے جواور نشانوں کی طرح ایک پیش کوئی کو پورا کرے گا۔ یعنی وہ نشان ہے جس کی بابت وعدہ تھا کہ دیمبر ۲۰۹۰ء تک ظہور میں آجائے گا۔ اب مولوی صاحب حیران بیں کہ مرزا قاویانی نے کئی سال یا گئی ماہ میں جو تھیدہ اظمینانی حالت میں خود کھایا کسی سے کھوایا ہے۔ اس کا جواب ایسی حالت میں کہ برطرح شوروشغب برپا ہے۔ ایک گا وال میں جہاں نہوئی کتاب اس کا جواب ایسی حالت میں کہ برطرح شوروشغب برپا ہے۔ ایک گا وال میں جہاں نہوئی کا تاب ملم کی ٹل سے نداور کی تا تیدی امریاس تھی کہ کردیا کہ آپ پہلے ایک مجلس میں اس تھیدہ لیا تھیدہ کو ان غلطیوں سے جو میں چیش کروں صاف کردیں تو پھر میں آپ سے زانو برنا نو بیٹھ کرعربی اورائی لیم کی دیا ہے۔ بھر اس کا بچھ جواب نددیا۔

 كاغلاط بالنفسيل ندكورين - الرمرزا قادياني شروط وقود بالاني كواشادي تواس وقت صد بااس كيم حاسكة بين -

مولوی محدیونس خال صاحب رئیس وتاولی نے پیداخبار میں مرزا قادیانی کے نام پر اعلان ای زمانے میں دیا تھا۔جس کامضمون یہ ہے "میسداخبارمطبوع۲۲ رنومبر۱۹۰۴ء میں ایک مضمون مرزا قادياني كاو يكيف ميس آياكه واقصيد وحرني لكصف والكوصرف بيس ون كى مهلت دية بير - بييداخبار من مضمون شائع كرايا ب-جو ١٨رنومبركالكما بوا،٢٢ رنومبركوشائع بوا-ناظرين ك پاس بيميخ كواسط بحى كور مدم ائت فراشعاركا بنانا بحى ايك وقت جابتا ب- ليج وقت ختم اورمرزا قادیانی کے داؤی کی جیت رہی معلوم ہوتا ہے کہمرزا قادیانی کو بھی این دعاوی ک غلطی کا پورایقین اورایی بار کا خوف دامنگیر موتا ہے۔ای واسطے دوراز کارشرا لط پیش کیا کرتے میں قرآن شریف کی جن آیات میں اس کامٹل طلب کیا گیا ہے۔ نہ کوئی تاریخ اس کے واسطے معنن کی ٹی ہے۔ نداشخاص بلکہ چوٹی صورت لانے کا مطالبہ کیا کمیا ہے۔ مرزا قادیانی ایک قلیل مت كى قيداكات ين - بحرتماشايد كدوه عربى تعيده جماب كراي پاس د كوليا ب- اخبار ش شائع تک ند کیا کہ کہیں ناظرین کو طبع آ زمائی کا موقع ندل جائے۔ اس پر بدفیاض ہے کہ تمام علائے مندکواؤن عام دیاجا تاہے کہ ایس میں مشورہ کرے اس کا جواب تکھیں۔ حالانکہ ان لوگوں ك نكاه سے بنوز قسيده بھي نيس كذرااب يس بذريد تحرير بذامرزا قاديانى سے كذارش كرتا مول كم آپ فوراً تعیدهٔ ندکوره کومیرے نام روان فر ماکیں یا اخبار میں شائع فرماکیں اورائے اعجاز کے زمانے کوذراس وسعت بخشیں۔جس دن وہ تصیدہ میرے پاس بنچ کا اس سے بیس دن کے اعمد انثاه الله تعالى اس سے بہتر جواب آپ كى خدمت ميں حاضر كيا جائے گا۔" (پيداخار ١١٠ د مبر١٠١٠) على بين تو تفاكدم زا قادياني فورا راقم مضمون كوكتاب فدكوره بميع دية ركر جهال تك مميں معلوم بآج ج تك دوكتاب بيس بيني _

تقریرسابق ہے معلوم ہوا کہ تین سال میں ظاہر ہونے والی قدرتی نشانی جوانسان کے ہاتھوں سے ہالاتر ہوں الیک قصیدہ ہے۔ محراق ل تو وہ انسان کے ہاتھوں سے ہالاتر نہیں۔ بلکہ خود نے لکھا ہے اور اس سے بہتر کھنے کو اور علاء بھی مستعد ہیں۔ اس پر غلطیوں سے جرا ہوا اس کے سوا مرز ا قادیا ٹی نے پیدا خبار مورود ۱۲ اردو مرتا ۱۹۰ ء میں صاف نفظوں میں مشتمر کرایا تھا کہ "وس سال سے میرا دھوئ عربی اعجاز نمائی کا ہے۔" جب دس سال سے سیاع از حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ تمن سال والے اعلان میں ایک عظیم الشان نشانی کے لئے جو دعاء کی گئی اور سے کہا گیا تھا کہ اگروہ سال والے اعلان میں ایک عظیم الشان نشانی کے لئے جو دعاء کی گئی اور سے کہا گیا تھا کہ اگروہ

ہ در کھلایا جائے تو میں اپنے کئے کہا عجاز جو پہلے سے حام ا کی وجوہ سے یہ قصیدہ تو وہ مطا

شی فاہر نہ ہوئی۔ اگر ہوتی کول میں ہوئی اور اس سے ا رو کوئی نشانی میری تعدیق نے شرکر لیا ہے۔ اگر میری دعاء قوا نیما کہ جے سمجما گیا) فاہر ہو

را قادیانی نے جوالقاب اورول می فرگ سے رجوع کر گھے۔ ک دیم بغیر کسی کی جر کے خو بھالی 'ولا یحیق العکر الد

ان چیز مانع ہے کہ جن اوصاف آبا اور ویسائل اینے کو بیھنے کا وعد مثان میں استعال کریں اور ان

(الهامات مرزاص ۱۰۹) في بذريعة اشتهار بيالهام شتهركم في السلى مقسود بيه ب كدقاديان في ماص ۲۲۷) بيس تمام دنيا كرادً

مع کجے۔''انه اوی القریۃ' ماما ہرے طامحون زدہ کوئی آتا کی پہنچا تو اعلان جاری کیا کہ''

دیان میں نسبتا آرام ہے۔لیکن معیما کہ پہلے اکثر احباب قاد میں ادرا پی اپنی جگہ پرخداے فردمیال کو بچائے۔"

يشروط وقيود بالاني كواثمادين تواس ونت ميد بإاس

، وتاول نے بیساخبار مس مرزا قادیانی کے نام پر بيب" بيسراخبارمطبوعة ٢٢ رنومبر٢٠١٥ مين ايك روعر في لكيف والي كومرف بيس دن كى مهلت دية . ١٨ رنوم ركالكمه ابوا، ٢٢ رنوم بركوشا لع بوا ـ ناظرين راشعار کا بنانا بھی ایک وقت جا ہتا ہے۔ لیجئے وقت معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کوہمی اینے دعاوی کی تاہے۔ای واسطے دوراز کارشرا لط پیش کیا کرتے كل طلب كيا كيا ب_ندكوكي تاريخ اس كے واسطے اللف كامطالبه كيامي بالميام ياب مرزا قادياني ايك قليل قعيده جماب كرايخ إس ركاليا ب_اخباريس كاموقع ندل جائـ-اس ربيدفياضى بكرتمام مشوره کرے اس کا جواب لکھیں۔ حالانکہ ان لوگوں ر راید تحریر بدامرزا قادیانی سے گذارش کرتا ہوں کہ نیں یا اخبار میں شائع فرمائیں اور اپنے اعجاز کے بدہ میرے پال بنچ کا اس ہے بیس دن کے اندر ل فدمت من مامركيا جائع كاي" (ييد اخبار أراقم مضمون كوكماب فدكوره بميج ديت محرجهال

ال میں ظاہر ہونے والی قدرتی نشانی جوانسان کے لکہ خود انسان کے ہاتھوں سے بالاتر نہیں۔ بلکہ خود استعد ہیں۔ اس پی خطیوں سے بعرا ہوا اس کے سوا و میں صاف انتظام کی میں مشتہر کرایا تھا کہ '' دس سال سے ہوا خاہر ہے کہ تین کے لئے جود عام کی گئی اور یہ کہا گیا تھا کہ اگر وہ

اعلان كل مريدوں ميں جاري فقرہ (نبتاً آ رام ہے) میں بیصنعت کی گئی کدافظ آ رام سے نمایاں توبیر ہے کہ وہاں الامان ميں چلے آئيں۔ پھر طاعون نہیں ہے۔جس سے اس الہام كا صادق ہونامعلوم ہوجائے مرسبتا كے لفظ سے نكته شناس **شكار طاعون مو گئے تو وی طاع** سجھ جائیں کہ طاعون موجود ہے۔اس لئے وہاں جانے سے رک جائیں۔ پھر جب چوہڑوں میں اینا کام کرنے لگا۔اب مرزاۃ قادیان کے طاعون کی کشرت مولی توفر مایا کرالهام انسه اوی القدیة میس قادیان کانام بی نیس اور قریة قراسے لکلا ہے۔جس کے معنی جمع ہونے اور اکشے بیٹھ کر کھانے کے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو وہاں ایجھے ہوتے حواریئین کو اخبارالبدر کے ایڈیٹرجنہوں۔ آپس میں مواکلت رکھتے ہیں اس میں ہندواور چو ہڑے داخل نہیں ہیں۔(اخبار البدر) مطلب كام كرربا ب_ لعمد طاعون یہ ہوا کہ مندواور چو ہڑے مل کرنہیں کھاتے۔ حالانکہ لفظ قربیہ سے ل کر کھا ناسمجھا جاتا ہے۔ اس طاعون سے کم نہیں۔قدم بقدم لئے ان میں طاعون ہوتو الہام کے مخالف نہیں مراس کا جواب کیا کہ (وافع البلاء م ١٠٠٥ ائن ج١٨ كه خدائے تعالی كی تو بین كی: ص،٢٣٠) مين فرمات بين كه وخداف سبقت كرك قاديان كانام فيوياً عجيب لمهم ب كدائعى آخرخدا كومانتة بين ادرجميع ع سبقت كركة قاديان كانام ليدويا تغااورا بحى الكاركراديا كهالهام ميس قاديان كانام بي نبيس الله لگارے ہیں۔ کیا کوئی مسلمال الله كيا يج بـ فداكى شان بـ كل بى كاذكرب كه يول كهاجاتا تعااور شور مياياجاتا تعاكمة كاديان مرزا قادیانی سے کہاتھا کہ بورا کواس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ بیاس کے رسول کی تختگاہ ہے اور بیتمام امتوں مسلمان محفوظ رہیں گے۔ پھر ہ (دافع البلاء ص ١٠ فزائن ج١٨ص ٢٣٠) کے لئے نشان ہے۔'' كيے تھے كرتے ہوں كے كرب مرآج بي بات كملى كة ويان كانام بى نبيل - قاديان كرب والول سے جم في كه طاعون وبان آئے كايانبير اس کی حفاظت نهکرسکااورا تنا ابيها مكون كهكها تجيداور كيالج

خود سنا ہے کہ جس روز مرزانے یہ پیش کوئی کی تو ہم مجھ کئے سے کہ خدا اس کی محکفہ یب کرنے کو قادیان میں جومرزا قادیانی کا قادیان میں خومرزا قادیانی کا اخبار ہے۔ لکھا ہے کہ قادیان میں جومرزا قادیانی کا اخبار ہے۔ لکھا ہے کہ قادیان میں طاعون حضرت سے علیہ العسلو قوالسلام کے الہمام کے ماتحت اپنا کا م برابر کررہا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ طاعون اپنا پورا کام کررہا ہے اور معتبر شہادتوں سے تابت کے مارچ اور اپریل ۲۲۰۹ء کے دوممینوں میں ۱۳۱۳ قدمی طاعون سے مرے۔ حالا نکہ کل آبادی میں ۲۸۰۰ کی ہے اور سب لوگ ادھر بھاگ کئے اور تمام قصید دیران سنسان نظر آتا تھا۔

(آ ئىنەش نماس ۲۲۳)

چشموں میں ذلیل وخوار کیا یے

بس ہاورای پر قیاس جا کے

عيسى عليه السلام كالآسان يرج

فلاسفه خدا پرہنسیں مے۔اہل ا

وین کی برجمی کی برواران کومرا

الهام رکھا ہے۔ دیکھتے جب ج

رسول ہے۔طاعون کی کیامجال

کهـانه اوی القریة مجر

تقرمر سابق ہے،

آپنے دیکھا کہ اس خلاف بیانی کی کوئی صدیمی ہے۔ پہلے تو قادیان رسول کی تخت
گاہ ہونے کی وجہ سے طاعون کی مجال نہتی کہ اس میں قدم رکھے۔ بلکہ طاعون زدہ اس میں آکر
ایچھے ہوتے تھے۔ پھر چو ہڑوں کے مرنے سے وہی قادیان مسلمانوں کا نام تھہرا کہ وہ نہیں
مریں گے۔ مگر اس کی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ مریدین وہاں آنے سے کیوں روکے گئے۔
مرزا قادیانی کا فرض تھا کہ ان کو اس آرام میں شریک کرتے جو تمام مسلمانوں کو تھا۔ بلکہ ایک

اعلان کل مریدوں میں جاری کرتے کہ طاعون زوہ مقاموں کوچھوڑ کرمع اہل وعیال فورا اس دار الامان میں طلے آئیں۔ پھر جب دو بی مہینوں میں قریب آ ٹھیوں جصے کے باشندگان قادیان د کار طاعون ہو مکے تو وہی طاعون جو وہاں قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔ مرزا قادیانی کے ماتحت ہو کر برابر اپنا کام کرنے لگا۔اب مرزا قادیانی کی بیرحالت ہے کہ بجائے اس کے کہ باہر کے آنے والے وہاں اچھے ہوتے حوار يمين كونذر طاعون فرمار بے ہيں۔ چنانچداخبارات سے ظاہر ہے كہ خاص اخبارالبدرك الله يترجنهول ني بزي شدومد يلمعاتها كهطاعون حضرت منح كم ماتحت موكرا بنا كام كرر باب البام كى جولانى موكة اور بنوز اس كا دوره ختم نبيس بواراس البام كى جولانى مجى طاعون سے منہیں ۔قدم بقدم طاعون کے ہمراہ ہے۔ اگر کوئی وہریاس متم کی بات کہتا تو سیجھ جاتا كرخدائ تعالى كى توجين كى تدبيراس في ذكالى بـ مال جرت كامقام يدب كمرزا قاديانى آخرخداکو مانتے ہیں اور جمع عیوب سے اس کومنزہ جانتے ہیں۔ باوجوداس کے ایسے الزام اس بر لگارہے ہیں۔ کیا کوئی مسلمان اس الہام کی صحت کی رائے قائم کرسکتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے کہا تھا کہ بورا قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا اوراس کے بعد سے کہا کہ بیں صرف مسلمان محفوظ رہیں ہے۔ پھر ہوا ہیہ کہ ہندومسلمان دونوں ہلاک ادر گاؤں تباہ ہو گیا۔فلاسفہ اس پر كيي شخ كرت مول مح كريدلوك جس وخدام بحية بين اس كى بيحالت كما تناجمي اس ومعلوم بين کہ طاعون وہاں آئے گایانہیں اور اتن بھی اس کوقد رہنیں کہ اپنی بات پچ کرنے کو طاعون سے اس کی حفاظت نہ کرسکا اور اتناعا جز کہ ایک چھوٹے سے گاؤں کو بچانے کا وعدہ کرکے نہ بچا سکا اور الیا تکون کہ کہا کچھ اور کیا کچھ اور جس کورسول بنا کرخود نے بھیجا اس کوجھوٹا ٹابت کر کے ہم چشموں میں ذکیل وخوار کیا۔غرض فلاسفہ کوخدا اور رسولوں سے اٹکار کرنے کے لئے بھی ایک حیلہ بس باورای پرقیاس بماسکتے ہیں۔ حالانکه مرزا قادیانی کوفلاسفه کا تناخوف ہے کہ کہتے ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام کا آسان پر جاناتسلیم کیا جائے تو فلاسفہنسیں مے۔ یہاں بیخیال نہیں فر مایا کہ فلاسفه خدا پر بنسیں مے۔ اہل انساف مجمد سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کونہ کسی کی بنسی سے کام ہے نہ دین کی برہی کی بروا۔ان کوسرف اپنی عیسویت سے کام ہے۔

تقریرسابق سے بیہ بات ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی نے کی بات کے سوجہ جانے کا نام الہام رکھا ہے۔ دیکھے جب تک قادیان میں طاعون نہ تھا تو مضمون البام بی تھا کہ وہ تو تخت گاہ رسول ہے۔ طاعون کی کیا مجال کہ دہاں قدم رکھے اور کس وثوق سے کہا گیا کہ وہ کی بابت کے۔ انب اوی القدیة پھر جب چوہڑے مرنے لگے تو قریقراسے ماخوذ ہونا مضمون الہام تھہرا

فی کہ لفظ آ رام سے نمایاں تو بید ہے کہ وہاں الموم ہوجائے۔ گر نبتا کے لفظ سے نکتہ شناس نے مرجب چوہڑ وں میں نے میں المقریق میں المقریق میں المقریق میں المقریق میں المقریق کا مام ہی نہیں ہیں۔ (اخبار البدر) مطلب نفظ قریبہ مل کر کھا ناسمجھا جاتا ہے۔ اس کا جواب کیا کہ (دافع البلاء میں المزائن جما ویان کا نام بی نہیں۔ اللہ اور کہا جاتا تھا اور شور مجایا جاتا تھا کہ قادیان کی سے کہ الم میں تاریق کا تام بی نہیں۔ اللہ ایس کہ اجاتا تھا اور شور مجایا جاتا تھا کہ قادیان کی سے کہ اس کے رسول کی تحقیاہ ہے اور سیمتمام امتوں (دافع البلاء میں المزائن جمام امتوں (دافع البلاء میں المزائن جمام امتوں (دافع البلاء میں القرائی جمامی میں اللہ الموں کی تحقیاں کے دور سیمتمام امتوں (دافع البلاء میں المزائن جمامی میں اللہ کی دور اللہ کا تام بی ترائن جمامی میں کا دور اللہ کا تام بی کا میں کا تام بی کو دور اللہ کی دور اللہ کیا کی دور اللہ کی

یں۔ قادیان کے رہنے والوں سے ہم نے مجھے گئے سے کہ خدا اس کی تکذیب کرنے کو کے بعد البدرقادیان میں جومرز اقادیانی کا علیہ السلام کے المحت اپنا مرد ہاہام کے ماتحت اپنا آدی طاعون سے مرب حالانکوکل آبادی مقصدوران سنسان نظر آتا تھا۔

(آئیندخن نمام ۲۶۴) سه میر

ی حدیمی ہے۔ پہلے تو قادیان رسول کی تخت فدم رکھے۔ بلکہ طاعون زدہ اس بیس آ کر ان قادیان مسلمانوں کا نام تھبرا کہ وہ نہیں بین وہاں آنے سے کیوں روکے مجتے۔ کی کرتے جوتمام مسلمانوں کوتھا۔ بلکہ ایک

اوراکی پیشین گوئی (الہابات مرزاص ۱۱۹ مشمول اضباب قادیات کا ۱۲۹) میں سیکھی ہوئی ہے کہ مرزا قادیائی (اعجاز احمدی ص ۲۲ مزائن جام ۱۲۸) میں کھتے ہیں کہ واضح رہے کہ دمولوی شاءاللہ کے ذریعے سے منقریب تمن شان میرے طاہر ہوں کے۔ایک بیہ کہ دو تمام پیش کو یکوں کی اپنے قلم سے بیش کو یکوں کی اپنے قلم سے تقدد بی کرناان کے لئے موت ہوگی۔"

سیری رہ ال اور حقیق کے اس مور کی ہے جو گی جو گی ۔ چنا نچے مرف پیش کوئی کی پڑتال اور حقیق کے ایم مولوی ثنا والد قادیان کے اور وہاں پھٹی کر مرزا قادیان کے نام رقد کھا۔ جس کا ماصل ہے کہ آپ نے (اع زام کا مسل بہ خوال میں جو کھا ہے کہ آگر مولوی ثنا واللہ ہج بیل قو قادیان میں آکر کسی پیش کوئی کو جموثی فابت کریں اور جرایک پیش کوئی کے لئے ایک سور و پ انعام دیئے جا کمیں کے جس کے پندرہ بڑار رو بے ہوتے ہیں اور ایک لاکھرو پیر مریدوں سے دلوایا جائے گا اور آ مدور فت کا کرایے لیے مواد نیز آپ نے لکھا ہے کہ مولوی ثنا واللہ صاحب نے کہ اس کو مرکز کرتے ہیں اور فدا کی قسم دیتے ہیں کدو تھا کہ مرسی پیش کوئیاں جموثی لکلیں۔ اس لئے ہم ان کو مرکز کرتے ہیں اور فدا کی قسم دیتے ہیں کدو تھی کہ سے تھی کہ مولوی شام دیتے ہیں کہ وہ تھی اس کو میس ہوں اور جناب کی دعوت تھی کرنے ہیں آپ کے میں آپ کے میں آپ کی میں تھی کہ کہ تا پ میری تغیم میں کوئی وقید فروگذاشت نہ کریں کے اور حسب وعدہ جھے اجازت بخشی کے کہ ش جمع میری تغیم میں کوئی وقید فروگذاشت نہ کریں کے اور حسب وعدہ جھے اجازت بخشیں کے کہ ش جمع میری تغیم میں کوئی وقید فروگذاشت نہ کریں کے اور حسب وعدہ جھے اجازت بخشیں کے کہ ش جمع میری تغیم میں کوئی وقید فروگذاشت نہ کریں کے اور حسب وعدہ جھے اجازت بخشیں کے کہ ش جمع میری تغیم میں کوئی وقید فروگذاشت نہ کریں کے اور حسب وعدہ جھے اجازت بخشیں کے کہ ش جمع

پ کی پیش کوئیوں کی نسبت ا۔

چونکہ مرزا قادیائی نے اا کوت تبول کرنا نہایت شاق ہوا کومت تبول کرنا نہایت شاق ہوا کے کوچور کھے کردارک کائی بیمال تک بڑھ کئے کہ الردیم کوچور اکھے کرائے کرد مکنٹال کوم کرافسوں ہے اتنی بڑی نشانی پر بھی کے اور جواب لکھا کہ''اگر آپ کے کوئیول کی نسبت رفع کریں آؤ آ بود مخالف سے مباشات نبیل کرد

میصورت ہوگی کہ آپ زبانی ہو۔

میر مورت ہوگی کہ آپ زبانی ہو۔

مراض ہے اور میں با آ داز بلندا

موس کے دل میں یہ وسوسہ پیا

موں گا اور ہرا کی کھنے پر آپ کوہ

مون گا نہ جا تیں۔ میں ہم کم ما تا ہ

ول میں سے ان دونوں قسول کہ اگر اسلام کو پوری کرتے ہیں ا

مرزا قادياني اسموقع

مِن آپ کی پیش کوئیول کی نسبت اینے خیالات ظاہر کروں۔

(الهامات مرزاص ۱۱۱مشموله احتساب قادیا نیت ۸ مس ۱۳۰)

چونکہ مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کوا نامجز وقر اردیا اور مولوی صاحب کے وہاں پہنچ جانے سے اس کا اور اس کی وجہ سے نبوت کا ابطال ہو گیا۔اس لئے مرز اقادیانی پرمولوی صاحب کی دعوت قبول کرنا نہایت شاق ہوا۔خصوصاً اس وجہ سے کہ ایک مہینے کے تو قف کے باعث اس معجزے کے وقوع پرمبارک بادیاں بھی دی می تھیں۔ چنانچہ رسالہ فتح قادیان میں لکھا ہے کہ مرزائی یہاں تک بڑھ مے کہ ارتمبر ۲۰۱۶ء کے اخبار الحکم میں مولوی صاحب کے قادیان میں نہ مینیچے کو مجز ہ لکھ کرا ہے گرو گھنٹال کو مبارک باویں ویں۔انساف کی بات تو بیٹھی کہ اس وقت جیسے مبارک بادی دی گئی تھی مولوی صاحب کے وہال پہنچ جانے پر نبوت کوسلام اور خیر باد کہد دیا جاتا۔ مرافسوس ہے اتن برسی نشانی پر بھی متنبہ ند ہوا۔ الغرض مرز اقادیانی اس رقعے کود کیمتے ہی برہم ہوئے اور جواب لکھا کہ 'اگرآ پالوگول کی صدق ول سے مینیت ہو کہاہے شکوک اورشہات پٹن گوئیول کی نسبت رفع کریں تو آپ لوگول کی خوش تسمتی ہوگی یگر میں تشم کھا چکا ہوں کہ میں اس مروه خالف ہے مباحثات نہیں کروں گا۔ آپ کے رفع شکوک اور شیطانی وسوسوں کے دفع کرنے کی بیمورت ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہر گز مجاز نہیں ہوں سے اور آپ کی مجال نہ ہوگی کہ ایک کلم بھی زبان سے بول عیس مصرف آپ مختصرا یک یا دوسطر حد تین سطرتحریر دے دیں کہ میرا بیہ اعتراض ہے اور میں باآ واز بلندلوگوں کو سنا دول گا کہ اس پیش کوئی کی نسبت مولوی شاء اللہ ماحب کے دل میں بیدوسوسہ بیدا ہوا ہے اور آبداس کا جواب ہے۔ تین محفظ میں تقریر کرتا ر ہوں گا اور ہرایک تھنے پرآپ کومتنبہ کیا جائے گا کہ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کو بالكل منه بندر كهنا ہوگا۔ جيسے مم مم اگر آپ شرافت اورا يمان ركھتے ہيں تو قاديان سے بغير تصفيه کے خالی نہ جا کیں۔ بیں قتم کھا تا ہوں کہ بیں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا اور آپ کو بھی خدائے تعالی کی متم دیتا ہوں کہ اگر آپ سیج ول سے آئے ہیں تواس کے پابند ہوجا کیں۔اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسمول سے جو مخص انحراف کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے اور وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین! سومیں اب دیکھوں گا کہ آپ سنت نبوی کے موافق اس محم کو پوری کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کوساتھ لئے جاتے ہیں۔" (الهامات مرزاص ۱۲ تا ۱۹ االخص ، شموله احتساب قادیا نیت ج ۸ص ۱۳۳۳) مرزا قادیانی اس موقع میں جو پچھفر مائیں تھوڑا ہے۔اس لئے کہ مدی نبوت جب کسی

المير نه جائيں۔ اور باعث اهيد اوند ہوں اس ہندو مسلمان مرنے گيا دراس قريد کی ويرانی کی ابنا کام کرر ہاہے۔ اونیٰ تا مل سے بيہ بات معلوم مل کذب وافتر اء وغيرہ قباع اس زمانے ميں کی شکاعت ہے۔ اگر ایسے زمانے ميں کوئی فرضی ہوہ انہيں اوصاف کے ساتھ متصف ہو۔ چنانچہ ہوہ انہيں اوصاف کے ساتھ متصف ہو۔ چنانچہ کہا کس کی طرف تو بھیجا گيا ہے کہا آپ کی طرف کہا درست ہے۔ جیسی قوم ہوتی ہے ویسا ہی نبی عام دے کراس کو چھوڑ دیا۔

ا مولی امشولدا ضاب قادیانیت بیس ۱۲۹ (۱۲۹) بیس یکسی ۱۹۶ ص ۱۹۲۸) بیس کست بیس که داضح رے کہ نامیر سے ظاہر ہول کے ۔ ایک یہ ہے کہ وہ تمام آئیس کے اور کچی پیش کو ئیول کی اینے قلم سے

پنانچ مرف پیش گوئی کی پڑتال اور تحقیق کے قادیانی کے نام رقعہ لکھا۔ جس کا ماحمل سے جیں تو اور جراکھا ہے جیں تو اور جراکی پیش گوئی کے لئے ایک سورو پے مہوتے جیں اور ایک لا کھرو پیدم بیدوں سے مانے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کو مولوی شاء اللہ صاحب نے کہا کو مولوی شاء اللہ صاحب کے جی کہوہ میں اس وقت عاضر موں اور جناب کی دعوت میں مولوں اور جناب کی دعوت مولوں اور جناب کی دعوت میں مولوں اور جناب کی دعوت مولوں کی دیا ہے کہا مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت مولوں کی دعوت کی دعوت مولوں کی دعوت کی دعوت

بات کواپنام مجزہ قرار دیتا ہے اور اس کا وقوع نہیں ہوتا تو اہل حق کے نزدیک وہ کا ذب اور مفتری مسلم ہوجا تا ہے۔ کو باطل پسند طبائع کوکوئی جنبش نہ ہوجیے ابھی معلوم ہوا کہ مسیلمہ کذاب جو کام دعویٰ سے کرتا اس کے خلاف وقوع میں آتا۔ باایں ہمداس کے مریدوں کے مجمع میں کوئی کی نہ ہوئی۔ بہر حال مرزا قادیانی کواس موقع میں سخت ناکامی اور ذات ہوئی۔ پھراگرا تنا بھی نہ کہیں تو نفس کو کے کوگر تسکین ہو۔

مرزا قادیانی اگرانساف سے کام لیتے تو مولوی صاحب کونہایت خوثی سے مناظر بے کا موقع دیتے ۔ کیونکہ پیش کوئیوں کا جب وقوع ہو چکا تھا تو ممکن نہیں کہ ان واقعات کی تکذیب کسی سے ہوسکے ۔مثل مرزا قادیانی نے کسی کی نسبت پیش کوئی کی کہ اتن مدت ہیں فلاں فخص مر جائے گا اور فی الواقع وہ مرجمی کیا تو کیا ممکن ہے کہ دلائل سے اس کی موت کا ابطال ہو سکے ۔ایک جاعت کوائی کے لئے کمڑی ہوجاتی کہ ہم لوگ اس کے دن میں شریک تھے ۔ای طرح ہر پیش کوئی کی تعمد این گواہوں سے ہوجاتی ۔مزا قادیانی کا اس موقع میں پہلوتی کرنا صاف بتلار ہا ہے کہ چیسے مولوی صاحب کیسے جیں کہ کسی پیش کوئی کا وقوع ہوائی نہیں وہ سے جی

اب یہ بھی دیم اور ان اور مدق دل سے آ مناوں ما دی و کو است کو کو است کی خرا ا قادیانی نے مولوی صاحب کو دعوت کی غرض سے دی میں دینیں لکھا تھا کہ قادیان تشریف لا کمیں اور صدق دل سے آ مناو صدقنا کہ کراپنی مریدوں میں داخل ہو جا کیں ہے۔ اگر یمی مات پیش نظر تھی تو یوں فرماتے کہ آپ قادیان آ کر ہماری پیش گوئیوں کی تقعد این کر لیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے آپ کو انعام دیے جا کیں گے۔ حالانکہ برخلاف اس کے تریند کور ہالا میں معری ہے کہ اگر آپ قادیان میں آ کر کمی پیش گوئی کو جعوثی ثابت کریں تو ہرایک پیش گوئی کے معری ہے کہ اگر آپ قادیان میں آ کر کمی پیش گوئی کو جعوثی ثابت کریں تو ہرایک پیش گوئی کے میدرد پید تقد این کے میں قرار دیا دگیا تھا یا تکذیب کے صلے میں۔ پھر جب جبوث ثابت کرنے کے کے دیرد پید تقد این کے میں قرار دیا دگیا تھا یا تکذیب کے صلے میں۔ پھر جب جبوث ثابت کرنے کے لئے دیوت دی گئی تھی تو معاملہ برابر کا تفہرا ، اگر صدق ثابت کرنے کے لئے مرزا قادیانی می کہ بیٹھ کر جن سے کہ بیٹھ کر تا تادیانی می کہ بیٹھ کہ بیٹھ کر ہا تا دیانی صماحہ کو کذب ثابت کرنے کے لئے ہمی ای قدر مدت درکار تھی ۔ پھر مم کم بیٹھ کر اپنادعو کی ثابت کرتے ہے کو نکہ میں تو سے تک کہ کو بیان مند سرزا قادیانی صماحہ کو کئی ہوت اس خرق عادات کا اظہاران کے ذمہ مونا چا ہے تھا۔ مولوی صاحب تو مرق تا وریانی سے پھر بیا تھا کہ مرزا قادیانی سے کھر ان سے کوں طلب کیا گیا کہ حالت خاموثی میں اپنادعو کی فابت کردیں۔ اگر چیمرزا قادیانی نے فیاضی کی کہ اپنا منصب ان کودیا گرمان پر تو ظلم میں اپنادعو کی فابت کردیں۔ اگر چیمرزا قادیانی نے فیاضی کی کہ اپنا منصب ان کودیا گرمان پر تو ظلم میں اپنادعو کی فابت کردیں۔ اگر چیمرزا قادیانی نے فیاضی کی کہ اپنا منصب ان کودیا گرمان پر تو ظلم

ہوگیا۔ مرزا قادیانی اس قتم کے معافی اور لعنت میں مولوی صاح فیر کے معافی اور لعنت میں مولوی صاح فیر کی تابی اور کی است اللہ مولی کے معافی مولی کے فیر کا تاریانی نے فیلی معلوم ہوا کے معلوم

ساتھ ریبھی فر اُتے ہیں کہ اگر شراہ جائیں۔اب اس کج دار وچکر کود کے کمید میں ورنہ نڈسلمان رہ سکتے ہیں مرزا قادیانی نے خوش ا

فرماتے ہیں کہ آپ سے دل سے آ کریں۔ حالانکہ دہ اس غرض سے آ مجھے تھے۔ اس کواس طور پر رفع کر با بی خمیس ۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی م بیش کوئیاں جموثی تکلیں۔ اس سے آ پھر معلوم نہیں کہ س بنیاد پران کی طر

ایک بدنمااثریبی ہوا کہ مرزا قادیا وی میں است بھی انکارکر گئے اورا اس پر بھی مولوی صاحب نے جوار سطریں بی لکھوں گا ادرآپ بلاخکہ شمن سطریں جمع میں کھڑا ہوکر سنا دو شمن سطریں جمع میں کھڑا ہوکر سنا دو کے جواب کی نسبت رائے طاہر کرو کی تھیے و بلینے تقریر کا جوب مولوی و بھی تو لوگ اس کو کیا سمجھ سکتے اورا سم

کی کے نزدیک وہ کا ذب اور مفتری کی معلوم ہوا کہ سیلمہ کذاب جو کا م سیم میدوں کے جمع میں کوئی کی نہ ایک ہوئی۔ پھراگرا تنا بھی نہ کہیں تو

امانب کونہایت خوشی سے مناظر ب او مکن نیس کہ ان واقعات کی تکذیب سے چی گوٹی کی کہ اتی مدت میں فلال خفس مر مدلائل سے اس کی موت کا ابطال ہو سکے۔ایک اس کے ذمن میں شریک تھے۔ای طرح ہر پیش فی کا اس موقع میں پہلولی کرنا صاف ہتلار ہاہے

وقوع ہوائی نہیں وہی سیجے ہے۔

ال نے مولوی صاحب کو دعوت کس غرض سے دی

مدق دل ہے آ منا وصد قتا کہہ کر اپنے مریدوں

اللہ بندرہ ہزار روپے ویئے جائیں گے۔ اگر بہی

کر ہماری پیش کوئیوں کی تعدیق کرلیں تو ایک

گے۔ حالا نکہ برخلاف اس کے تحریم نہ کو ایک

اوٹی کوجموٹی جائی ہی جھتے ہوں کے کہ بیروپیہ

کے صلے میں۔ پھر جب جھوٹ جائیں گوئی کے

ملے میں۔ پھر جب جھوٹ خابت کرنے کے

رق خابت کرنے کے کے مرزا قادیانی نے تین

ماتھا؟ مناسب تو بیتھا کہ مرزا قادیانی حم بھر بیٹھ

رق عادات کا ظہاران کے ذمہ ہوتا چا ہے تھا۔

مرز عادات کا ظہاران کے ذمہ ہوتا چا ہے تھا۔

مرز عادات کا ظہاران کے ذمہ ہوتا چا ہے تھا۔

مرز عادات کا طہاران کے ذمہ ہوتا چا ہے تھا۔

مرز عادات کا کہا ہامنعب ان کودیا گران پر تو ظلم

ہوگیا۔ مرزا قادیانی اس تتم کے معاملات میں دل کھول کر فیاضی فرماتے ہیں۔ چنانچر تم تو آپ نے کھائی اور لعنت میں مولوی صاحب کو بھی شریک کرنا چاہا۔ انہوں نے کہ تم کھائی تھی جو پوری شرکتے تو قادیان سے نکلتے ہوئے لعنت کوساتھ ۔ لے جاتے۔ انہوں نے اس لحاظ سے تتم نہیں کھائی کہ کہیں وہ لعنت قادیان سے ان کے ساتھ چلی نہ جائے۔ البتہ مرزا قادیانی کولعنت کا کچھ خون نہیں۔ چنانچے ابھی معلوم ہوا کہ انہوں نے خداسے کہ کراپنے کو ملعون بجولیا ہے۔

مرزا قادیانی نے فقط م بھم رہنے ہی کا ہار مولوی صاحب پرنہیں ڈالا۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جا کیں۔اب اس کج دارو چکر کود کھنے کہ ذبان نہ ہلا کیں اور جموث ثابت کردیں۔ یا آ منا وصد قنا کہ دیں در نہ مسلمان رہ سکتے ہیں نہ شریف۔

مرزا قادیانی نے خوش اعتقادی ہے مولوی صاحب کوشایدائے معتقدوں ہیں بجولیا جو فرماتے ہیں کہ آپ ہے دل ہے آئے ہیں تواس کے پابند ہوجا کیں ادرائے شکوک وشبہات رفع کریں۔ حالانکہ دہ اس غرض ہے آئے ہیں تواس کے پابند ہوجا کی اقتریروں سے لوگ شک بیں پڑی گوئی کا دقوع ہوا مجھے ۔ اس کواس طور پر رفع کریں کہ واقعات ، تلا کر بیٹا بت کردیں کہ کسی پیش گوئی کا دقوع ہوا میں۔ جیسا کہ خودمرزا قادیانی مولوی صاحب کا قول قل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ کل چیش گوئیاں جموثی تعلیہ ۔ اس سے تو بیٹ کا ہم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کوان کے کذب کا لیقین تھا۔ پھر معلوم نہیں کہ س بنیاد پر ان کی طرف دیک منسوب کیا گیا۔

آپ نے دیکھی اور کے جو لی کے دوست کے قادیان بیں جانے کی پیٹر گوئی جموٹی ہونے کا ایک بدنمااٹر یہ بھی ہوا کہ مرزا قادیانی نے تشمیس دے کرمولوی صاحب کوجس کام کے لئے دعوت دی تھی اس سے بھی انکار کر گئے اورائی شرطیس لگا کی کہ مولوی صاحب کا مطلب فوت ہوجائے۔ اس پہمی مولوی صاحب کا مطلب فوت ہوجائے مطرین کی مولوی صاحب نے جواب کھیا کہ آپ کی بے انسانی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ بیس دو تین مطرین کا کھوں گا اور آپ بلا شک تین گھنے تک تقریر کریں ۔ گراتی اصلاح ہوگی کہ بیس اپنی دو تین سطرین بھی منٹ نہا ہے دس منٹ تک آپ شمن سطرین جمع میں نہیں آتی کے مرزا قادیانی کے تین گھنٹوں کی تھی وہلی تین سلامی کو جواب کی نسبت رائے طا ہر کروں گا۔'' یہ بات بجھ بین نہیں آتی کے مرزا قادیانی کے تین گھنٹوں کی تھی وہلی تھی منٹ بیس کے دواب کی نسبت رائے طا ہر کروں کا مار ہوتا اس بھی فیک نہیں کہ اگر مولوی صاحب دس یا نجھ بھی تو نوگ اس کو کیا سمجھ سکتے اوراس کا کیا اثر ہوتا اس میں فیک نہیں کہ اگر مولوی صاحب دس یا نجھ بھی مرزا قادیانی کا جھوٹ ثابت کردیتے تو بلاشبدان کی کرامت اس سے ثابت ہوتی۔

مرزا قادیانی کواس کاخوف ہوا کہ کہیں وہ کرامت مجمزے پر غالب نہ ہوجائے۔اس لئے انہوں نے دس یا چ منٹ تقریر کرنے سے مجمی اٹکارفر مادیا۔

اس خیال کرامت کا کس قدراثر ہوا کہ مرزا قادیانی کی، حالت ہی متنیر ہوگی اور کھے
کا چنے ۔ گراس رعب کی حالت کو غصے کی صورت میں بنا کر چھپادیا۔ چنا نچے عیم محمصدین صاحب
وغیرہ جو مولوی صاحب کا جواب مرزا قادیانی کے پاس لے کئے تقے قتم کھا کر کہتے ہیں کہ
مرزا قادیانی سنتے جاتے تھے اور بڑے عضے سے بدن پر عشہ تھا اور دہان مبارک سے خوب گالیاں
دیتے تھے اور کتا، سور، بخبرہ غیرہ خاص خاص اساء بتا کرفر ماتے کہ ہم اس کو بھی ہو لئے نددیں گے۔
گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھا کیں گے۔ اس کو کہد دو کہ لعنت لے کرقا دیان سے چلا جائے
وغیرہ و بغیرہ درا قادیانی کے قول وقتل کا اندازہ اس سے ہوگیا کہ خود ہی نے قسمیں دے کران کو
وغیرہ دری اور جب وہ آگئے تو عین موقع بحث پراس شدومد اور غیظ وغضب سے انکار کیا کہ حصول
مقصود چیز امکان سے خارج ہوگیا۔ کیا کوئی منصف مزاج شخص ان کی اس حرکت کورضا مندی کی

دم میجائی ندروکا جائے تواپی عیسویہ
دو تین سطر جواعتر اض بیں لکھی جا کیا
کہ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو۔
زیادہ ندہو غرض مولوی صاحب کر
کہ چونکہ مضابین تمہارے دیتے ۔
میں تشم کھا بچئے ہیں کہ مباحث کی جہ
درخواست ہرگز منظور نہیں ہے۔وال

اب به بات مجمی و کیه (مباحثه نه کرنے رکشم کھاچکے ہیں۔ (الہابات مرزاص ۱۳۳۳)

پیں کوئیوں کی تحقیق کرنے کیا

سے چارسال بعد معیار الاخیار ملر اسلام اب بھی اس قاعدے کے م سے کسی قریب مقام میں ایک مجلر ان کاحق ہوگا کہ تین طور سے مجھ تائیدات اورخوار تی وکرامت کی

اس میں تو مرزا قادبا ہے کہ دوسطروں سے زیادہ نہ کا اجازت مل کئی تھی تو مولوی صا معیار الاخیار والی درخواست م منصفانہ مباحشہ ویلم قبل از وتو اگر کشف سے معلوم ہو کیا تھا تو ا لے جاتی اور اس کے بعد ٹابت لیتے کہون تن پر ہے۔

مت مجزے پر غالب نہ ہوجائے ۔اس کئے انہوں

رمین اور کی اور کی است بی متغیر ہوگی اور کی اور کی سے میں بناکر چھپاویا۔ چنانچہ کیم محمد بین صاحب یائی کے پاس کے تعظیم محمد میں صاحب یائی کے پاس لے گئے تعظیم کھاکر کہتے ہیں کہ سے بدن پر وعشہ تقااور دہان مبارک سے خوب گالیاں اساء بتاکر فرماتے کہ ہم اس کو بھی بولنے نددیں گے۔ یاس کو کہدوہ کہ لعنت لے کر قادیان سے چلا جائے رازہ اس سے ہوگیا کہ خودتی نے تشمیل وے کران کو فی پراس شدو مداور غیظ و خضب سے انکار کیا کہ حصول فی پراس شدو مداور غیظ و خضب سے انکار کیا کہ حصول مندی کی

کے وقت یہ خیال کیا ہوگا کہ اتی رقم کیر کی شرط جب
جائے گا۔ کیونکہ عادت ہے کہ جس کواہی سدق اور
وریغ روپیہ لگا دیتا ہے اور رعب کی وجہ سے جب وہ نہ
ال دعوت کی وجہ سے ناوا تف لوگوں کے ذہنوں میں
سے انہوں نے یہ پیش گوئی کر ڈالی کہ وہ ہرگز ان پیش
ال کے اور یہ خیال اس قدر شمکن ہوا کہ یہ پیشین گوئی بھی
ان کے چالوں سے واقف تنے اور جانے سے کہ کسی
زیوں سے کام لیا جارہا ہے۔ اس لئے اس تخویف کی
فیامرزا قادیانی گئے منہ و کیمنے اور بدحوای کی حالتیں
کی زبان دراز ہوتی جاتی تھی ۔ کما قبیل اذ اثبیس
بیاتی ہوئی تخویف کا پھواٹر نہ ہوتو صرف تخن سازیوں
بیان اور واقعات مساعدت کریں کے اور سوچا کہ اگران کا

دم سیجائی ندروکا جائے تو اپنی عیسویت کا خاتمہ ہے۔ اس لئے یہاں تک اس بات میں مبالغہ کیا کہ
دو تین سطر جو اعتراض میں کمھی جا تیں وہ بھی مولوی صاحب اپنی زبان سے نہ سنا تیں۔ چنانچ کھا
کہ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سنا تیں۔ ہم خود پڑھ لیس سے مگر چاہئے کہ دو تین سطروں سے
زیادہ نہ ہو فرض مولوی صاحب کی کوئی درخواست قبول نہ ہوئی اور حوار کیین سے مید کھنے کو کہدویا
کہ چونکہ مضامین تمبارے دقعے کے مخض عنا داور تعصب آمیز نے اور حضرت اقد س انجام آتھم
میں تم کھا ہے ہیں کہ مباحث کی شان میں خالفین سے کوئی تقریر نہ کریں مے اس لئے آپ کی
درخواست ہم کون منطور نہیں ہے۔ والسلام جب اس قدر نازک دما فی تھی کہ دس پائی منٹ کی تقریر کی درخواست میں قادیان کوآنے اور درخواست میں قادیان کوآنے اور

بین ویون میں وقت ہے وہ کا است میں است ہیں کرسالدانجام آتھم میں اب بیر بات بھی دیکھ لی جائے کہ مرزا قادیانی جوفر ماتے ہیں کرسالدانجام آتھم میں مباحثہ ندکرنے روسم کھانچے ہیں۔اس کی پابندی کہاں تک ہوئی۔

(الہابات مرزام ۱۲۳، معمولہ اضباب قادیانیت جمس ۱۳۸) میں لکھا ہے کہ انجام آتھم سے چارسال بعد معیار الاخیار میں مرزا قادیانی نے بیاشتہار شائع کیا کہ''آپ لوگ اے علمائے املام اب بھی اس قاعدے کے موافق جو سے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ قادیان سے کمی قریب مقام میں ایک مجلس مقرر کریں اور نیز واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں اور ان کا حق ہوگا کہ تین طور سے جھے سے لیلی کرلیں قرآن وحدیث کی روسے عمل کی روسے آسانی تائیدات اور خوارق و کرامت کی روسے'' (مجوعا شتہارات جسم میں کا کھیا ۔ انہوں کا کھیا ہے۔''

اس میں تو مرزا قادیانی خودعلاء سے مباحثہ کی درخواست کررہے ہیں۔ پھر نہ بیشرط ہے کہ دوسطروں سے زیادہ نہ تعییں نہ یہ کہم ویکم بیٹے رہیں۔ بلکہ صاف فقلوں میں بحث کی اجازت دی گئی ہے۔ اس میں مراحثا حلف کے توڑنے پر اقدام کیا گیا اوراگر خدا سے اس کی اجازت مل گئی تقی تو مولوی صاحب کا بھی مباحثہ بھی ای اجازت میں شریک تھا۔ کونکہ اشتہار اجازت میں شریک تھا۔ کونکہ اشتہار معیار الاخیار والی درخواست مباحثے کے بعد مولوی صاحب مباحثے کے لئے گئے تھے۔ رہا منطانہ مباحثہ سویطم قبل از وقوع واقعہ کونکر ہوا کہ مولوی صاحب منصفانہ مناظرہ نہ کریں گے۔ اگر کشف سے معلوم ہوگیا تھا تو آتی اور اس کے بعد ثابت کیا جاتا کہ وہ تقریر ظالمانہ تھی۔ جس سے اہل جمع خود انصاف کر لیے کہوں جن سے اہل جمع خود انصاف کر لیے کہوں جن ہے۔ لیے کہوں جن ہے۔ اہل جمع خود انصاف کر لیے کہوں جن ہے۔ کیا جون جن ہے۔ اس جس کے جاتی اور اس کے بعد ثابت کیا جاتا کہ وہ تقریر ظالمانہ تھی۔ جس سے اہل جمع خود انصاف کر لیے کہوں جن ہے۔

علماءندوه يسےفرار

مرزا قادیانی کامقعوداس سے کاشہار سے بھی ہواکرتا ہے کہ بالائی تداہیر سے کام نکال لیں۔ جن سے ناوا تف معقد ہوجا کیں اورا گرکوئی مقابل ہوجائے تو پہلو تھی کرنے بیل کون چیز مانع ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب کودعوت دے کر پہلو تھی کر گئے۔ ای طرح معیار الاخیار کے باشتہار کا بھی وہی حال ہوا۔ اب دیکھئے کہ اشتہار ندکور کے دیکھئے والوں کو کیوکر دھوکا ندہو کس تقریح سے کھتے ہیں کہ قرآن سے، حدیث سے، مقال سے، کرامتوں سے ہرطرح سے اپنا مدعا فابت کرنے کوموجود ہیں۔ ایسے اعلان کے بعدان کی تھا نیت بیل کس کوشہدرہےگا۔ ہرجائل بھی خابت کرنے کوموجود ہیں۔ اورکوئی مقابل نہیں موسکا۔ گرجب اس کا موقع آیا اور ماماء مباحثہ پرآ مادہ ہوئے تو وہ سب کا لعدم مولوی مقابل نہیں ہوسکا۔ گرجب اس کا موقع آیا اور ماماء مباحثہ پرآ مادہ ہوئے تو وہ سب کا لعدم مولوی مقابل نہیں ہوسکا۔ گرجب اس کا موقع آیا اور ماماء کا جلسا مرتب ہوگیا۔ چنانچے (الہا مات مرزا میں 11 مار 11 مار میں ہواتو علماء کا جلسا مرزا قادیانی کے عاصر ہیں اور پہلے آپ کواس کی اطلاع بھی ہو چی ہے۔ اس لئے قلت وقت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو اور پہلے آپ کواس کی اطلاع بھی ہو چی ہے۔ اس لئے قلت وقت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو تھی ہو تھی ہے۔ اس لئے قلت وقت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو تھی ہو تھی ہو۔ اس لئے قلت وقت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو تھی ہو تھی ہو۔ اس لئے قلت وقت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو تھی ہو تھی ہو تھی ہو۔ اس لئے قلت وقت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو تھی ہو تھی ہو تھی ہو۔ سے مرزا قادیانی نے فیال سے بہتر موقع نہ طے گا اور یہ خط کا در یہ خط کی دربیا ور آتا دیانی کی دربید موجود ہے۔ گرمرزا قادیانی نے ناس کا جواب نہ دیا۔

عقلاء بجھ سکتے ہیں کہ اس شدومد کے اشتہار کے بعد مرزا قادیانی کاسکوت کیا کہ دہا ہے۔ بھی کہ دہا ہے کہ وہ لیے چوڑے دعوے سب الفاظ بی الفاظ سے۔ نہ دہاں قرآن ہے نہ حدیث نہ عقل نہ کرامت۔ کیونکہ السکوت فی موضع البیان بیان اگران امور سے ایک فر بھی مرزا قادیانی کے پاس ہوتی تو استے علاء اور ایے کثیر التعداد حاضرین جلسہ کے رو بروپیش کرنے کوایک فحت غیر متر قبہ بچھتے اور اس موقع میں ایسا الزام اپنے ذمدند لگا لیتے۔ جس سے فور کرنے والوں کے رو بروایک مجموعہ برعنواندوں کا پیش ہوجاتا ہے۔

بوں تو مرزا قادیانی کی پیش کوئیاں بہت ساری ہیں ۔ گریہ جو ندکور ہوئیں بطور دعویٰ اورتحدی اورجوز سے سرق مرزا قادیانی کی پیش کوئیاں بہت ساری ہیں۔ گریہ جو ندکور ہوئیں بنیاد پریہاں تک زور دیا گیا تھا کہ اگروہ میچ نہ تکلیں تو مرزا قادیانی کا ذب و دجال و ملعون وغیرہ سجھ لئے جائیں بلکہ سولی پر چڑھائے جائیں۔ چنانچیا ایسانی ہوا کہ ان میں ایک بھی میچے نہ تکلی۔ بلکہ مرزا قادیانی نے صرف حیلوں اورشن سازیوں سے کام لیا۔

انبياء كيبم السلام

ہے کہ محسوسات کا بھی الگا،
کانوں سے من لی توان محسو،
اس کارروائی میں دھوکا دیا گفت خطاف عقل اورانسانی طاقہ
کہتے متھے تو اس کا جواب بو
اس قابل نہیں بچھتے تھے کہ اس قابل والما انتہم الا تکذبون (یسین:۱۰)
کا موقع مل جاتا تھا اور با کا موقع مل جاتا تھا اور با کے موقع مل جاتا تھا اور با کے موان یسروا کی موروا کے موان یسروا کے م

اگر مرزا قاد کے خالف ان کوساحروک نے ان کو کا ذب بمفتر انہوں نے صرف فطر ک سے علیحدہ تھے۔وہ صرف خدا تعالی ان کوسچا کر۔ سے ستفاد ہے۔''وق

يبروا العذاب الآليا

و کھنے کے بعد ضرورا بمال

طافت بشربیے خارج ا

ينزل آية (انعام:٧ تقريرسا! كمقالي يش مناظر

میں لکھتے ہیں کہ مرزا مجید مصدق اور تمام

کے اشتہارے ہی ہوا کرتا ہے کہ بالائی تد ابیرے کام
بی ادرا گرکئی مقابل ہوجائے تو پہلو تبی کرنے میں کون
ست دے کر پہلو تبی کر گئے ۔ ای طرح معیارالاخیار کے
ہاشتہار نذکور کے دیکھنے والوں کو کیوکر دھوکا نہ ہو۔ کس
ہ سے ،عقل ہے ، کرامتوں سے ہرطرح سے اپنا لدعا
ہ بعدان کی تھانیت میں کس کوشبر ہے گا۔ ہر جابل کبی
ہ بعدان کی تھانیت میں کس کوشبر ہے گا۔ ہر جابل کبی
وقع آیا اور علما و مباحثہ پر آیا دہ ہوئے تو وہ سب کا لعدم
لات سے اپنی عیسویت ثابت کرنے کوموجود میں اور کوئی
لعلما وکا جاسہ امر تسریس ہوا تو علمائے موجود میں جلسہ
لعلما وکا جلسا مرتبر میں ہوا تو علمائے موجود میں جلسہ
ہے۔ اس لئے قلت دفت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو
ہے۔ اس لئے قلت دفت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو
ہے۔ اس لئے قلت دفت کا عذر بھی نہیں رہا اور آپ کو
ہے۔ مرم زا قادیانی نے اس کا جواب نہ دیا۔

کے اشتہاد کے بعد مرزا قادیانی کا سکوت کیا کہدرہا اسب الفاظ می الفاظ سے ۔ ندوہاں قرآن ہے نہ فی موضع البیان بیان اگران امورے ایک واورایے کیرالتعداد حاضرین جلسے دو بروپیش میں ایسا الزام اپنے ذمہ ندلگا لیتے ۔جس سے غور کا پیش ہوجا تا ہے۔

بہت ساری میں۔ کریہ جو ندکور ہوئیں بطور دعویٰ مداران کی نبوت کا تعاادرالہاموں کی بنیاد پریہاں دیانی کا ذب ورجال وملعون وغیرہ مجھے لئے جا تیں کہان میں ایک بھی میچ ندگل۔ بلکہ مرزا قادیانی نے

انبیاعیم السلام جب مجزات بتلاتے تو کیا کسی کی جال تھی کہ انکار کر سکے اور کیا مکن ہے کہ محسوسات کا بھی انکار کیا جائے۔ مثل جس نے قرکوش ہوتے دیکھا اور کنگر یوں کی شیخ کا توں سے من کی توان محسوسات کا کیوگرا نکار کرسکا تھا۔ ای وجہ سے کفار یؤیس کہ سکتے تھے کہ اس کا دروائی میں دموکا دیا گیا۔ بلکہ بے ساختہ کہتے کہ یہ توسم ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس کو ظلف عمل اور انسانی طاقت سے خارج بجھتے تھے۔ اگر کہا جائے کہ کفار نبیوں کو کا ذب بھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت کی مثان ان کے افہان میں بہت ارفع تھے۔ وہ آ دی کو اس قالم نبیس بھی تھے کہ خدائے تعالی اس کو اپنارسول بنا کر بھیجے۔ چنا نبیج من تعالی فرما تا ہے۔ "وقعال و میا انسزل الرحمن من شدی ان انتم الا "کا موقع مل جاتا تھا اور باوجود مجزات او آیات بینات دیکھتے کے ازراہ عنا درسالت کی تکذیب کا موقع مل جاتا تھا اور باوجود مجزات و آیات بینات دیکھتے کے ازراہ عنا درسالت کی تکذیب کرتے۔ "وان یسروا کیل آیة لا یومنوا بھا (انعام: ۲۰) "" لا یہ منون به حتیٰ ہروا العذاب الالیم (شعراء: ۲۰۱۷) "کیکن ان میں جوالمی انساف شخم کے ایت و مجزات ہیں جو مناز المعان التے۔ غرض کہ نبوت صادقہ کے بہائے کا طریقہ بھی مجزات ہیں جو طافت بھی جوائی انساف تھے آیات و مجزات ہیں جو طافت بھی خارج ہوں۔

اگرمرزا قادیا ایک وکی وای خارق عادت اور طاقت بشرید سے خارج ہوتاتو ان کے خالف ان کوساحروکا ہوتاتو ان کے خالف ان کوساحروکا ہوتا ہوتاتو اس کے خالف ان کوساحروکا ہوتاتو اللہ اس می کے دالبتہ علاء نے ان کوکا ذب مفتری، دجال وغیرہ وغیرہ القاب سے ذکر کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے صرف فطری طاقت سے کام لیا۔ بخلاف انبیاء علیجم السلام کے کہ وہ اپنی حول وقوت سے علی دو تھے۔ دہ صرف حق تعالی کے علم سے دعوی اور خارق عادت چیز کا وعدہ کردیتے تھے اور خداتھا گی ان کوسی کرتا۔ چنانچہ اس آیت شریف خداتھا گی ان کوسی کرتا۔ چنانچہ اس آیت شریف سے مستقاد ہے۔ ' وقد الدوالولا نول علیہ آیة من ربع قل ان الله قادر علی ان بنزل آیة (انعام: ۳۷) ''

تقریرسابق سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے مولوی تناہ الله صاحب اور علمائے عدوہ کے مقابلے میں مناظرے سے گریز کیا اور عبدالمجید صاحب الک مطبع انصاری دہلی "بیان الناس" میں لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ۱۸۹ء میں اشتہار دیا تھا کہ میرے میں موجود ہونے کا سارا قرآن مجید مصدق اور تمام احادیث عداس کی صحت کے شاہد ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے

مرزا قادیانی کے نام نوٹس دیا کہ اگر آپ اینے دعوے کو مجمع علاء میں ثابت کردیں گے تو میں ایک ہزاررو پینفلآپ کی خدمت میں پیش کروں گاادرا یک سال ہرروز آپ کی خدمت کے لئے حاضر مول- بينوش ٩ ·١٣ هيس ديا ميا _ مراس كا مجهجواب ندديا- حالانكه بينوش انجام آمقم س يهله دى من تقى - اس وقت تو مرزا قاديانى نے مناظرہ نه كرنے برقتم بھى كھائى نتھى - كونكه انجام آگھم کی تاریخ الہامات مرزامیں ۱۸۹۱ کھی ہے۔

مبابله مولاناعبدالحق

الحاصل كئ شهادتوں سے ثابت ہے كەمرزا قاديانى نے علاء كے مقابلے ميں آنے سے مريز كيا-اى طرح مبالي سے بھى كريز كيا-جيسا كداس تحرير سے ظاہر ہے جو (ازالة الاوہام ص١٣٦ ٦٣٨ ، فزائن جسم ٣٣٧، ٢٨٥) من فرمات بين -"ميال عبد الحق صاحب في مباسل كى بمى درخواست كى تقى لىكن اب تك يى نبيل جمتا كدايسے اختلافى مسائل يى جن كى وجد ، كونى فريق كافريا فالمنهين مفهرسكا - كوكرمبلله جائز ب-قرآن شريف سے فاہر ب كرمبالم میں دونوں فریق کا اس بات پر یقین جا ہے کہ فریق مخالف میرا کا ذب ہے۔ یعنی عمر أسجائی ہے روكروال مِخْفَنِين ب-تابرايك فريق لعنت الله على الكاذبين كهستك اب اكرميال عبدالحق اليخ قسور فهم كي وجه س مجهي كاذب خيال كرت بين ليكن مين انهين كاذب نبين كهتا ـ بلكه تخطی جانتا ہوں اور تھی مسلمان پراست جائز نہیں۔کیا بجائے اعضفت اللہ علی الکاذبین کے بيكهناجا تزب كملعنت الله على المخطئيين -كوئى مجمعاع كاكري مباطرين فريق خالف حق برلعنت كرول توكس طورس كرول - اكر ميس لعسنت الله على الكاذبين كبول توبي سیح نہیں کیونکہ میں اپنے خالفین کو کا ذب تو نہیں سجھتا بلکہ ما دَل تھلی سجھتا ہوںا گر تھلی ہے مبلله ادر ملاعنه جائز ہوتا تو اسلام کے تمامی فرقے باہم اختلاف سے بعرے ہوئے ہیں۔ بیک بالهم مبلله وملاعنه كريكت تتحاورمباطيم من جماعت كابونا بمي ضرور بي نص قرآن كريم جماعت كوضرورى ممبراتى ہے۔ليكن ميال عبدالحق صاحب نے اب تک طاہر نہيں كيا كه مشاہير علاء کی جماعت اس قدر میرے ساتھ ہےاور نساء واہناء بھی ہیںاور مباہلے میں یہ بھی ضرور بكاول ازاله شبهات كياجائي بجزاس مورت ككاذب قراردي شركوكي تامل اورشبرك جكُم باتى نه بوليكن ميال عبدالحق بحث مباحث كانونام تكنبيس ليتي"

تغییر درمنثور وابن جرم وغیره میں واقعہ مباہلے کی جواحادیث منقول ہیں۔ان کا ماحمل بدب كد بجزان كے چندنصارى نے آنخفرت الله كى خدمت من حاضر موكر يوجماك

عیسیٰ بن مریم کے بارہ میں آپ کیا نہیں تم تھبرے رہو۔ جب مجھے ^{معا} شريفه تازل ہوئی۔'ان منسل عيد كن فيكون الحق من ربك فلا ك من العلم فقل تعالوا نا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لع مطلب اس کا بدہے کھیسی علیہ السا کے اگر کوئی اس میں جھڑنے تو کہددا

انہوں نے مسئلہ خلق عیسی علیہ السلا آتخضرت ملك نے امام حسن اوراما جب ان لوگوں نے معرت کے جز

کریں کہ خدائے تعالی جموثوں پراہ

نے فر مایا اگروہ مبلہلہ کرتے تو ضرور حق تعالی میاں عبدالحق

طريقة مسنونه كوموقع برياد كرتيمل ہا وجود لیے چوڑے دعووں کے کہ خد سے مدد نہ کی اور عین معر کے کے وف چنداسباب بیان فرماتے ہیں۔

مباحكير دونون فريغ

اختلانی سا ۳.... يبلے مباحثہ سم

امراوّل کا ضروری نه

فرزندوں کوساتھ لیا تھا اور کفار کی[،] حدیث سے ٹابت ہے جو (بخاری رن فضائل ابی عبیده بن الجراح) و (ترندی

مع ملاوش فابت کردیں گے تو ش ایک ال جردوزآپ کی خدمت کے لئے حاضر پ نددیا۔ حالانکہ بیونش انجام آتھم سے رونہ کرنے پرتم بھی کھائی نہتی۔ کیونکہ انجام

مرزا قادیانی نے علماء کے مقابلے میں آنے سے جبیما کہاں تحریر سے فلاہر ہے جو (ازالۃ الاوہام استے ہیں۔"میاں عبدالحق صاحب نے مباسلے مجمتا کہا پیےاختلافی مسائل میں جن کی رجہ سے بانزے۔قرآن شریف سے طاہرے کہ مباہلے یں خالف میرا کاذب ہے۔ یعنی عمراسیائی سے الله على الكاذبين كه يتكراب اكرميال كرت بين ليكن من انبين كاذب نبين كهتا_ بلكه کیابجائے لعنت اللہ علی الکاذبین کے -كونى جحة مجمائ كماكريس مبالي ين فريق من العنت الله على الكاذبين كور الوبي منتا بلکہ اوَل تحلی سجمتا ہوں.....اگر تعلی ہے ہاہم اختلاف ہے مجرے ہوئے ہیں۔ بیشک نماعت کا ہونا بھی ضرور ہے۔نص قر آن کریم احب نے اب تک فلا برنبیں کیا کہ مثابیر علاء وابناه بمی چیناور مبالبے بیس بیمی ضرور ككاذب قراردي ين كوكى تال اورشبرك مكنيس ليتي"

ر ما ہلے کی جو احادیث منقول ہیں۔ ان کا مناقعہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یو چھا کہ

عینی بن مریم کے ہارہ ش آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جھے اس وقت تو پر معلوم فیل ہے مظہرے رہو۔ جب بھے معلوم کرایا جائے گا ہیں تم سے کہدوں گا۔ اس کے بعد ہے آت شریفہ نازل ہوئی۔ ''ان مثل عیسیٰ عندالله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون الحق من ربك فلاتکن من الممترین فمن حاجك فیه من بعد ماجاء که من العلم فقل تعالوا ندع ابغا قنا وابغاء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا که من العلم شفال اندع ابغا قنا وابغاء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا ما مطلب اس کا بیہ کھیے کے الله علیٰ الکاذبین (آل عمران: ۱۹۰۹) ''ظام مطلب اس کا بیہ کھیے کے علیہ السلام کے ہیں۔ یعنی بغیر باپ کا کوئی اس میں جھڑ ہے تو کہدو کہ آ وہم تم اپنی اولا داور ورتوں کو بلا کیں اور عاجزی سے دعاء کریں کہ خدائے تعالیٰ جوٹوں پر لعنت کرے۔ حضرت نے جب بی آ بت شریفہ ان کو سنائی تو آئیوں نے متلاظات کو تیکم اور اور جلے گئے۔ دوسرے دوز حسب آ بی شریف ان اور ایا میں اور قاطمہ زیرا علیم السلام کو لے کرتشریف لائے۔ آخفرت کا تو میں اور امام حسین اور قاطمہ زیرا علیم السلام کو لے کرتشریف لائے۔ جب ان لوگوں نے متلاظات کو میں اور امام حسین اور قاطمہ زیرا علیم السلام کو لے کرتشریف لائے۔ جب ان لوگوں نے دھزرت کے جن موصداقت کو دیکھا گھرا گے اور جزید دینا قبول کیا۔ حضرت نے فرایا اگر دہ مبابلہ کرتے تو ضرور ہلاک ہوجاتے۔ ملخما!

حق تعالی میان عبدالحق صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے نبی کر یم اللہ کے طریقہ مسنونہ کو موقع پر یاد کر کے علی میں کیا۔ جس کی صدافت کا معنوی اثر یہ ہوا کہ مرزا قادیا نی یا جو دلیے چوڑے دعووں کے کہ خدا سے دوبد وہو کر یا تیں کیا کرتے ہیں۔ ان کے خدانے ان کی کھے مدونہ کی اور عین معرکے کے وقت چیچے ہٹ گئے۔ اگر چداصل سبب پچھاور تھا لیکن بظاہریہ چندا سباب بیان فر ماتے ہیں۔

..... مبالم من جماعت كابونا ضرورى بـ

ا دونو لفريق كويقين مونا چاہئے كه فريق مخالف مير ا كاذب ہے۔

..... اختلافی مسائل میں مباہلہ جائز نہیں۔

الم المالية المالية المراد المراد المرادي المالية الما

امراول کا ضروری نہ ہوتا اس سے فلاہر ہے کہ آنخضرت اللہ فیصر میں اسے فرز عمد اپنے فرز عمد اللہ میں اور کفار کی طرف دوئی فخص تھے۔ جواس وقت موجود تھے۔ چنانچہ اس مدیث سے ثابت ہے جو (بخاری جمم ۱۲۹، باب تصد الل نجران) اور (مسلم جمم ۲۸ مهر باب من فعائل ابی عبیدہ بن الجراح) و (ترندی جمم ۲۸ مهر باب مناقب ابی عبیدہ) نسائی وغیرہ جس ہے۔ "ان

علیہ کے انکار فتم سے مدمی کاحق ٹا: مرزا قادياني كاحجوث برجونا ثابت ہوً فريق مخالف ميرا كاذب ہے سووہ صرفہ سیے اور جھوٹے کی تمیز ہوجائے۔اس۔ (آل عدران:٦١) "ست ظاہرے ک میں ہوں یا میرا مخالف دونوں میں ۔ دے۔اس سے ظاہرہے کہ جھوٹے پر ساتھ ایک مجمع کو گواہ کر کے خدائے ت کردے۔ دوسری لعنت مقابل کی جا مقام میں فرماتے ہیں کہیے کی دعاء ف بررعب غالب ہوجا تاہے۔جس سے ہے۔اس کی تقدیق آیت لعان ہے کی تہمت لگائے اور عورت اس سے ا^ا ہے کہ پہلے مرد جار ہارتھم کھا کر کے کہ حبموثا هول توجحه براللد كي لعنت مورا یانج یں بار کیے کہ اگر مردسیا ہوتو مجھ ب كه بين اس كوجمونانهين مجمعتی ـشايدار خیال کرلیاہے۔یااس متم کی کوئی اور با كەلعان كرے يامرد كى تقىدىق كر_ میں مقرر کی منی ہے کہ جھوٹا لعنت کے خ الغرض مباسلے بيں جواسعسنة الله : مرزا قادیانی کہتے ہیں کہایے مقابل پرلعنت ہے۔ پھرمقائل اس کے جوار کہ طرفین سے مار پہیٹ ہوکر بجائے م دعاء ہوتی ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو^ج نہیں سجھتے۔اس برمعارف ودقائق کا

العاقب والسيد اتياء رسول الله عَلَيْكُ فِأَرَادَانَ يَلَاعِنُهَا (الحديث كذافي الدر المنشود ج ٢ ص ٣٨) "يعنى عا قب اورسيد وفخص مع كمة مخضرت الله ك ياس آئ تھے۔جن سے مباللہ کرنا حضرت نے جا ہا تھا۔ اگر طرفین میں جماعت شرط ہوتی تو کم سے کم دی میں محابہ کوآ پ ساتھ لیتے اور کفاروں ہے بھی فرماتے کہ تمہار ہے بھی دس میں علماء کو بلاؤ تا کہ میں مبابلہ کروں۔ تم صرف دو ہی محض ہو۔ اس کتے میں مبابلہ کرنائیس جا بتا۔ جہاں آ قاب صداقت چکتا ہوتا ہے۔حیلوں کے تک وتاریک غاروں میں جھیےر بنا کب گوارا ہوتا ہے۔اس کا تو مقتمنائے ذاتی ہیہے کہ سی طرح بلند ہو کرخفاش طبیعتوں سے عرصهٔ جہان کوخالی کردے مقعود مبابلے سے یہی ہے کہ جموٹے لوگ بدرعاء اور لعنت کے خوف سے ہٹ دھرمی چھوڑ دیں اور سے ا بی صدافت کی دجہ سے کامیاب موں۔ چونکہ آ دمی کوا بی اولا داور خاندان کی تباہی کا صدمہا بی تانی ہے بھی زیادہ ہوتا ہے۔اس لئے ذکورواناث کومبال بلے میں ساتھ رکھنا حصول مقصود میں زیادہ ترموثر ہوگا۔ای وجہ سے حضرت نے صاحبز ادی اور ساجر ادول کو ہمراہ لیا اس سے بیمی معلوم ہوا کہ نساء سے مرادیہاں لڑکیاں ہیں اور چونکہ حضرت کو بدبات معلوم ہو گئی تھی کہ وہ لوگ جمو نے ہیں۔مباہلے پر ہرگز جرأت نہ کر تکیس کے۔اس دجہ سے ان کو بیفر مایا بھی نہیں کہتم بھی اپنی اولا دکو لے آؤے خض کہ جب انہوں نے حصرت کے جزم وصداقت کو دیکھا اورائی افتر آء پردازی پرجمی نظر ڈالی توان کویقین ہو گیا کہ ہیدو ہری لعنت فریقین کی خالی نہ جائے گی۔ بہت سے خاندانوں کو تاہ کردے گی۔اس لئے وہ اس درخواست پرمجبور ہوئے کہ جس قدررو پید بطور جزیہ برسال کے لئے مقرر کیا جائے۔منظور ہے اور پورے قبلے کی طرف سے اداکرنے کوہم حاضر ہیں۔ مرمال ے معاف کے جائیں جیبا کرائ ول سے واضح ہے۔"نعطیك ماسالتنا فابعث معناد جلا أمينا (البخاري ج٢ ص٦٢٩، باب فصة أهل نجران والمسلم ج٢ ص ٢٨٢، باب من فيضائل ابي عبيده بن الجراح)"اس عايك بات اورمعلوم بوني كرمبلل قطعي فيعلمونا ب_اس لئے کہ جب وہ مقابلہ پر تیار ندموے تو خودان کے دلول نے انساف کرلیا کہم ہار کئے اور ملح پر مجبور ہو مے - ورندانہوں نے ابتدا مباطع کی کوئی ورخواست یا معاہدہ نہیں کیا تھا۔جس ك عدم ايفاك ما وضه من زركير جزيها است ذمه ليا- بلكه حفرت ف ان سيم بالطي كوفر ما يا تما ا كرمبالمه فيهلدن عماجاتا تووه صاف كهدوية كم حضرت بم في كباس كى درخواست كي حقى جو ہم پر بیال زم کیا جارہا ہے۔غرض اس سے معلوم ہوا کہ دونوں فریقوں میں سے جوفریق مبللہ ع ہے دوسرے بروہ لازم ہوجاتا ہے اور نہ کرنے کی صورت میں وہ جھوٹاسمجھا جائے گا۔ جیسے مدعی

علیہ کے انکار تم سے مرعی کا حق ثابت موجاتا ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ انکار کی وجد سے مرزا قادیانی کا جموت پر ہونا ثابت ہو گیا اور یہ جو فر ماتے ہیں کہ دونوں فریق کوفریقین جا ہے کہ فریق خالف میرا کا ذب ہے سودہ صرف حیلہ ہے۔ ابھی معلوم ہوا کہ مباللے سے مقصود یہی ہے کہ يج اورجمو في كميز بوجاع -اس لئ كـ" ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين (آل عسدان: ٦١) "سے ظاہرہے کہ دونو فریق کمال تفرع وزاری سے دعاء کریں کہ الی خواہ میں ہوں یا میرا مخالف دونوں میں ہے جوجھوٹا ہواس پرتو لعنت کر اور اس کے خاندان کو تباہ کر دے۔اس سے ظاہر ہے کہ جموٹے پردو ہری لعنت ہوتی ہے۔ ایک وہ جو جان ہو جھ کر تفرع کے ساتھ ایک مجمع کو گواہ کر کے خدائے تعالیٰ سے کہتا ہے کہ مجمد پرلعنت کراور میرے خاندان کو تباہ کردے۔ دوسری اعنت مقابل کی جانب سے جوصدت دل سے تکتی ہے اور مرزا قادیانی ممی کی مقام میں فر ماتے ہیں کہ سیچے کی دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔ غرض کہ اس دو ہری لعنت سے جمو ف پررعب غالب ہوجاتا ہے۔جس سے وہ جرأت نہيں كرسكتا اورسب لوگ سجھ جاتے ہيں كہوہ جمونا ہے۔اس کی تقدیق آیت لعان ہے بھی ہوتی ہے جوسور اور میں ہے کہ جب مردا بی عورت پرزتا كتمت لكائ اورعورت اسسا تكاركر يولعان يرفيعلة رارويا كيا ب-اس كاصورت بيد ہے کہ پہلے مرد جار بارتھم کھا کر کہے کہ میں اس دعوے میں سچا ہوں اور یا نچویں بار کیے کہ اگر میں جمونا ہوں تو جھ پراللد کی لعنت ہو۔اس کے بعد عورت پرضر در ہوتا ہے کہ وہ بھی جار بارتشم کھا کر یانج یں بار کیے کہ اگر مردسیا بولو مجھ برخدا کا غضب آئے۔اس موقع میں اگرعورت بیحیلہ کرے کہ میں اس کوجھوٹانہیں جھتی ۔شایداس کواہم جہاہ ہو کیا ہے کہ تاریکی میں دوسری عورت کودیکھ کرمیرا خیال کرلیا ہے۔ یااس متم کی کوئی اور ہات بتائی تو مقبول نہیں۔ بلکہ قید کی جائے گی۔اس وقت تک كالعان كرے يامردك تفديق كر لاس عيمى معلوم بواكدات مرف اس غرض عطرفين مل مقرر کی گئے ہے کہ جموال العنت کے خوف سے فریق مقابل کی تصدیق کر لے اور فیصلہ ہوجائے۔ الغرض مبابل مين جواسعنة الله على الكساذبيين كهاجاتاب اس يمتعونيس جو مرزا قادیانی کتے ہیں کہاہے مقابل کوجموٹا سمجھ کراس پر لعنت کرے اور یہ کے کہ تو جموٹا ہے۔ تھے پرلعنت ہے۔ پھر مقابل اس کے جواب میں کہاتو جموٹا ہے اور لعنت تھھ پر ہے۔ جس کا نتیجہ بدہوگا كه المرفين ، ارپين موكر بجائ مبله مقاتله موجائ كا جس سے شريعت روك ہے - بلكديد دعاء ہوتی ہے کدا کر میں جموٹا ہوں تو بھی پرلعنت ہو۔ جیرت ہے مرزا قادیانی الی موٹی ہات کو بھی نہیں سجھتے۔اس پرمحارف ووقائق کا وعویٰ ہے۔اب ہم اس بات پر بھی دلیل پیش کرتے ہیں کہ

مَنْوَاللهِ فَأَرَادَانَ يَلاَعِنْهِا (البِحَدِيثُ كَذَافَى ۔ اور سیدو وقعص تھے کہ آنحضرت علیہ کے یاس آئے ا۔اگر طرفین میں جماعت شرط ہوتی تو کم ہے کم دیں بھی فریاتے کہ تہارے بھی دس ہیں علماء کو بلاؤ تا کہ اس کے میں مبلد کر انہیں جاہتا۔ جہاں آفاب یک غاروں ٹیں چھے رہنا کب گوارا ہوتا ہے۔اس کا نفاش طبیعتوں سے عرصہ جہان کوخالی کردے۔مقعود اورلعنت کے خوف سے ہث دھرمی حیموڑ وس اور سے لله آدمی کوانی اولا داور خاندان کی تباہی کا صدمه اپنی واناث كومباطح مين ساته ركهنا حصول مقصود مين زياده زادی اورصا جزاوول کو ہمراہ لیااس سے بیمجی معلوم نکہ حضرت کو میہ بات معلوم ہوگئ تھی کہ وہ لوگ جسو لیے اس دجہ سے ان کو یہ فر مایا بھی نہیں کہتم بھی اپنی اولا دکو کے جزم وصدانت کود یکھااورا بی افتراء پردازی پر بھی فریقین کی خالی نہ جائے گی۔ بہت سے خاندانوں کو برمجور ہوئے کہ جس قدرر و پیابطور جزیہ ہرسال کے يكى طرف سے اداكرنے كوہم حاضر بيں _ مرمباطح صواضح ب-"نعطيك ماسالتها فابعث معنار اب فصة اهل نجران والمسلم ج٢ ص ٢٨٢، باب ل سالك بات اورمعلوم بولى كدمبابلة طعى فيعلد موتا ئے تو خودان کے دلوں نے انصاف کرایا کہ ہم ہار مکتے امباط كى كوئى ورخواست يامعامرونيس كيا تعاربس ي ذمدليا - بلكه حضرت نے ان سے مباسلے كوفر مايا تھا ئے کہ معزت ہم نے کب اس کی درخواست کی تھی جو معلوم ہوا کہ دونوں فریقوں میں سے جوفریق مبللہ رنے کی صورت میں وہ جمونا سمجما جائے گا۔ جیسے مری

حق پرلعنت کروں ہ کا اتفاق ہی نہیں ہ

دین حق ہےادرائر فرمارہے ہیں۔توا

کہ جتنے ان کے من

م لكعة بي سالها

أيها الكفار ا

ہے۔ان سے کہہد سیا ہے اور مقالم

سامان وہی ہوگیا مباہلے کے لئے م

صاوق ہیں اور ال

انصاف اس ایک

بن ہیں سکتااور جو

فريقين كااستدلال

اختلاف لمرق اس

قطعيت نہيں ہوتی

تہیں ہےوہ جواغ

سکےاور جوعلا مات جاتیں اوران کی ک

مدعی نبوت ہیں او

بالمشافه فرمادیا که مونے کا اور مخالفیر

مرزا قادیانی جسمباہلے سے ہٹ مکے اس کی وجہ پنہیں تھی کہ انہوں نے اپنے فریق مخالف کو کا ذب نہیں سمجھا ان کے اقوال سے ظاہر ہے کہ وہ مخالفوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ (عصائے مویٰ ص ۱۳۲۲ ۱۳۳) میں ایک فہرست ان کی تصنیفات سے قتل کی ہے۔جن الفاظ اور القاب سے مخالفین کو یا وکرتے ہیں مجملہ ان کے چند میرہیں ۔اوّل الکافرین ، دھمن اللہ ورسول کے، بے ایمان ،حق وراسی ہے منحرف، جھوٹے کی نجاست کھائی، جموٹ کا کوہ کھایا، زندیق، سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برتی ہے، لعنت کی موت، منافق ، ہامان ، ہاکلین ، یہودی سیرت ،غلیم نعال ،لعن الله الف الف مرۃ ،خالف اور مکذبون پر لعنت پڑی ہے جو دمنہیں مار کتے ۔ مکذبون کے دل برخدا کی لعنت پی میں نے اشتہار دے دیا ہے جو تحض اس کے بعد سید معطرین سے میرے ساتھ معاملہ نہ کرے اور نہ مکذیب سے باز آئے وہ خدا کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام صلحا کی لعنت کے نیج ہیں۔اب دیکھئے کہ خالفین کو جھوٹا سمجھایا نہیں اور لعنت کا تو اشتہار ہی دے دیا۔ پھر مباہلے میں اس كسوااوركياركها تفااس كے بعدمبالے سالكاركرنے كى وجسوائے اس كاوركيا موسكتى ہے كددو برى لعنت سے كمبرا مے -جس سے يك طرف فيعله بوكيا۔اب باتيس بنانے سے كيا بوكا۔ جب مرزا قادیانی کا یمی خیال تھا کہ مباہلے میں فریق مقابل کوجموٹا کہنا اورلعت کرنا ہوتا ہے توبہ دونوں کا م تو ہمیشہ جاری ہیں۔صرف ایک منٹ کے لئے تقنیع اوقات ہی سمجھ کر مقابلے میں مبللہ كريلية _أكر چيطريفين سے قسمانشي ہونے كى وجہ سے فيعلة وكيا موتا _ كران كا تباع كويد كينے کا موقع توملتا کہ مرزا قادیانی بھی مباہلے میں شانہیں رہے۔اندرونی سزاوہ جس کے جعے میں موتى وقت يرموريتي اورجوبيد (ازلة الاوام ص٥٩٦ ، خزائن جسم ٢٠١١) ير ككية بيس كه "اب حقلند سوچ سکتا ہے کہ اگر مبللہ اور ملاعنہ کے بعد صاعقہ قبر الی فرقہ مخطید برضروری الوقوع ہے تو کیا اس كالبجزاس كے وكى اور تيجه بوگا كه يك وفعه خدائے تعالى تمام مسلمانوں كو ہلاك كردے كا۔" مرزا قادیانی کواگر میخوف ہوتا تو کسی پرلعنت ہی نہ کرتے اور جب خود بھی لعنت بكثرت كرتے بيں اور دوسر ي بھى ان بركيا كرتے بيں بس كى ان كوشكايت بواس صورت میں ملاعنہ خود ہی ہو گیا۔اس سے ظاہر ہے کہ فقط ملاعنہ سے دنیوی عذاب نہیں ہوتا اور حصرت اللہ نے جوفر مایا کہ یہود مبلبلہ کرتے تو ہلاک ہوجاتے وہ حضرت کامبحرہ تھا۔البت مبالعے سے جھوٹے کے لئے عذاب خودی کا استحقاق ہوجاتا ہے اور اس کو دنیوی عذاب کا خوف بھی لگار ہتا ہے۔اس

لئے وہ مباہلہ پر راضی نہیں ہوسکتا۔ اس سے زیادہ لطف کی ہات ہے کہ جوفر ماتے ہیں اگر مباہلہ کے وقت فریق مخالف

اس سے طاہر ہے کہ قل یا ایہا الکفار والا الہام ان پر ہوا ہی ٹییں ۔خلاصہ یہ کہ کوئی حیلہ بن ٹیس سکتا اور جو حیلے بنار ہے ہیں وہ الکار مباللے سے بھی زیادہ تربدنما قابل شرم ہیں ۔

اور پرجوفر ماتے ہیں کہ اختلافی مسائل میں مباہلہ جائز ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ و ہاں فریقین کا استدلال قرآن و حدیث سے ہوتا ہے اور معانی مختملہ نصوص یا ضعف و و ت احادیث یا اختلاف طرق استدلال وغیرہ کی وجہ سے اختلاف جو پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے کسی جانب تعلیمت نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ سے کسی جانب تعلیمت نہیں ہوتی۔ اس کو وجہ سے کسی جانب فہیں ہے وہ جوا پی عیسوئیت ثابت کرتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ اس کا ذکر کہیں قرآن یا حدیث میں لسل میکا ورجوعلا مات عیسی علید السلام کی احادیث میں حدیث میں اس کے اورجوعلا مات عیسی علید السلام کی احادیث میں حدیث تابت ہیں۔ وہ مرزا قادیانی میں پائی نہیں جا تیں اور ان کی کارروائیوں سے سلمانوں کو یقین گل ہے کہ شل اور مجمولے نبیوں کے وہ بھی ایک مرئ نبوت ہیں اور مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ خدا نے جھے الہا موں اور و تی سے بلکہ بے پردہ ہوکر بالشاند فر مادیا کہ تو خلیفۃ اللہ اور عیانی کہتے ہیں کہ خدا نے جھے الہا موں اور و تی سے بلکہ بے پردہ ہوکر بالشاند فر مادیا کہ تو خلیفۃ اللہ اور عیانی موجود و غیرہ ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان کو بھی اسے حق ہوتی ہونے کا اور خالفین کے باطل پر ہونے کا یقین کا مل ہے۔ جب دونوں جانب اس بات کی قطعیت

اکی وجدید بین می کدانهوں نے اپنے فریق مخالف کو کاؤب مروه مخالفول كوكيا مجعة بي - (عصاع موى مسهما تا١٣١١) ل کی ہے۔جن الفاظ اور القاب سے مخالفین کو یاد کرتے افدین ، دشمن الله ورسول کے ، بے ایمان ، حق وراستی ہے ا کو کھایا، زندیق، سچائی جموڑنے کی لعنت انہیں پر ا، مالکین، یمودی سیرت، علیهم نعال، لعن الله الف الف ،جودم نیس مار سکتے ۔ مکذبون کے دل پر خدا کی لعنت پس کے بعد سید مع طریق سے میرے ساتھ معاملہ نہ کرے نت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام ملحا کی لعنت کے یعج یں اور احنت کا تو اشتہار ہی دے دیا۔ پھرمباطے میں اس عا الکار كرنے كى وجد سوائے اس كے اور كيا ہو عق ہے ع یک طرفہ فیملہ ہوگیا۔اب باتس بنانے سے کیا ہوگا۔ بليش فريق مقابل كوجمونا كهزا اورلعنت كرنا موتا بياتوبيه . من كى كے لئے تفتیح اوقات بى مجھ كرمقابلے ميں مبللہ نے کا وجدے فیملہ لو کیا ہوتا ۔ مران کے اتباع کو یہ کہنے میں طاخبیں رہے۔اندرونی سزاوہ جس کے جھے میں م ۱۹۹۰ بزائن جهم ۲۱۱) پر لکھتے ہیں کہ "اب تقلند ورصاعقة قمرالي فرقه تخطيه برضروري الوقوع بياتوكيا فعضدائے تعالی تمام مسلمانوں کو ہلاک کردےگا۔" نا تو کمی برلعنت بی ند کرتے اور جب خود مجی لعنت لیا کرتے ہیں۔جس کی ان کوشکایت ہے تو اس صورت مفقط لماعندس دنيوى عذاب بيس بوتا اور معزت علية وجاتے وہ حضرت كامعجز ہ تھا۔ البنة مبالمے سے جمولے وادراس كودنيوى عذاب كاخوف بمى لكار بتا ب_اس

ب كدجوفر ماتے بين اكر مباہلہ كے دفت فريق مخالف

اور یقین ہے کہ ہم حق پر جی اور ہمارا خالف باطل پر ہے تو اب مبللہ کرنے اور جھوٹے پر لین کے کہ خان ہے۔ اگر یہ دعوی ان کا فی الواقع سے جا اور جا تھا تو مباہلے کی در خواست پہلے ان کی جانب سے ہوتی ۔ بلکہ بغیر مباہلے کے خود یہ ہے کہ اگر اس دعوی جس میں جموٹا ہوں تو خدا جھ پر لیونت کر ہے۔ بخلاف اس کے جیب بات یہ ہے کہ خالفین تو مباہلے پر آبادہ جی اور مرزا تا دیا نی گریز کرر ہے جیں اور فرماتے کیا ہیں کہ شن ان کو کا قب نہیں بھتا۔ جس کا مطلب بیہ واش جو کہتا ہوں جو موجو ہے کہ موں جموث ہے۔ کہ فلہ جب کو فلہ جب کا فف کا ذب نہ ہوں تو لا محالہ مرزا قادیا نی کی طرف الزام کذب عائد ہوگا۔ غرض کہ مرزا قادیا نی کے دعوے کا قیاس اختلافی مسائل پر ہونییں سکتا۔ یہاں یہ بھی فور کر لیا جائے کہ آگر بالفرض اور مور کشف کے ساتھ مرزا قادیا نی کو مبللہ نہیں کرتا تو کیا اس کا بی تول کی کہ مسائل اور مرزا قادیا نی منظور فرما لیتے۔ اس فرضی مثال کو بھی جانے دیسے نصادائے نجواں اگر ہوسکتا اور مرزا قادیا نی منظور فرما لیتے۔ اس فرضی مثال کو بھی جانے دیسے نصادائے نجواں اگر ہوسکتا اور مرزا قادیا نی منظور فرما لیتے۔ اس فرضی مثال کو بھی جانے دیسے نصادائے نجواں اگر مبلہ نہیں کرتے تو کیا ان کی بات جل جائی آئر دو بھی پوے ہوشیار تھے۔ اگر ذرا بھی موقع پاتے آئے مبلہ نہیں کرتے تو کیا ان کی بات جل جائی آئر دو بھی پورے ہوشیار تھے۔ اگر ذرا بھی موقع پاتے تو لاکھوں دو بیوں کا نقصان کیوں گوارا کرتے۔ بلکہ اگر یہ اختیال قابل پذیرائی ہوتا تو خود مبلہ نہیں کرتے تو کیا ان کو میان کو مادیے۔

الحاصل مباہلے میں دفریق مقابل کا لحاظ ہے ندستاری خصوصیت بلکد داراس کا برم

پر ہے۔ جس کو کی بات کا برم ہوتا ہے۔ وہ مباہلے کے واسطے مستعد ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اس

روایت سے ظاہر ہے جو (کنزاعمال جا اس ۲۰۱۲ مدیث بنر ۲۰۵۹) میں ہے۔ ''عیس نابس نابس قسال و دت انسی و هو لا الذین یخالفونی فی الفریضة نجتمع فنضع
عباس قسال و دت انسی و هو لا الذین یخالفونی فی الکاذبین ماحکم الله بما
ایدین این عباس فرماتے ہیں مجھے خواہش ہے کہ میں اوروہ لوگ جو مسائل فرائض میں

عالمت کرتے ہیں۔ کعبہ کے پاس جمع ہوں اور رکن پر اپنے ہاتھ درکہ کر عابری سے دعاء کریں

وادر یہ ہیں کہ اللہ جموٹوں پر لعنت کر ہے اور (روح المعانی جس ۱۲۸) میں آئے ہے مبللہ کی آخیر میں

یوواقع نفل کیا ہے۔ ابن عباس نے کی مسئلے میں ایک خص کے ساتھ مبللہ کیا اور آ بت مبللہ کو
پڑھ کر کمال تفرع سے دعاء کی کہ جو جموٹا ہے اس پر لعنت ہواور عبد اللہ ابن مسعود کا مبللہ بھی

مسعود نے جو مبالے کی درخواست کی تھی وہ ایک معمولی آ دمی تھا۔ آگر جزئی اختلاف میں مبالے

کی درخواست کی تو سخت خطاء کی۔' آگمخسرت آلیکے نے ان کی نسبت فر ما با ''کرتا۔حضرت کے ساتھ ان کو ہ خصوبہ ''کھرت روایت کتب حدیث واقوال ع اسدا لغابہ وغیرہ میں فہ کور ہے۔ مرزا آ معمولی آ دی تھا۔ لینی بے علم محض ای نے جہاں ان کی خطاء کا ذکر کیا تھا کو خلاف کیا تا کہ مرزا قادیانی کامیل علم علم الغرض جلیل القدر صحابہ۔'

مسائل بين مبلله جائزنبين يمرجرت

بیں۔ نی نبوت قائم کر لی۔ اس کے خالفہ اس کے خالفہ اس کے خالفہ مسلمان اس کا قائل نبیں۔ اب رہایہ کا مسلمان اس کا قائل نبیں۔ اب لئے کہ آئ خی شہات بلکہ ابتداء کہی ارشاد ہوا کہ آگر مسلمیت (آل مسلمیت (آل مسلمیت را اسلمیت (آل مسلمیت بایں جارسید کہ جنام میں۔ مبا لیے جارت بایں جارسید کہ جنام اللہ علی ذالك!

یہاں ایک بات اور بھی مع پراور لعنت کی ہو چھاڑ اور تکفیر وغیرہ کا م زبان سے جو فر مایا وہ بھی معلوم ہوا کہ لعنت کروں تو کس طرح کروں اس ۔ ہے۔سب واپس لیا اس کا مسلما نول تکفیر سے باب میں وارد ہیں سووہ مزا

بهاتواب مبابله كرياز اورجيوف يرلعنت مح ادر سياتما تومباط كى درخواست يبليان كهاكراس دعويٰ بين بين جمونا بهون تو خدا مجھ فالفين تومبالي برآماده بين اورمرزا قادياني بنيس مجمتا بسركامطلب بيهوايس جوكهتا ولامحاله مرزا قادياني كي طرف الزام كذب لمَا في مسائل پر ہونہیں سکتا۔ یہاں یہ می خور رزا قادياني كومبابله كااتفاق موتااوروه ميه كهتا س لئے مبلانیں کرتا تو کیااس کا بی و ل مجمح ل کومجی جانے دہیجئے نصارائے نجراں اگر ب بیں بھتے۔ بلک تھی سمجے ہیں۔اس لئے ابد ے موشیار تھے۔ اگر ذرائجی موقع یاتے له اگريد احمال قابل پذيرائي موتا تو خود

بنمئلك خصوميت بلكدداراس كاجزم کے واسطے مستعد ہوجا تا ہے۔جبیرا کہاس ر ۲۰۵۹ می ہے۔"عسن ابسن فونى في الفريضة نجتمع فنضع لله على الكاذبين ماحكم الله بما ب كديش أوروه لوك جومسائل فرائض يس رائے ہاتھ رکھ کرعاجزی سے دعاء کریں ج سم ۱۲۸) میں آیت مباہلہ کی تغییر میں نع كے ساتھ مباہلہ كيا اور آيت مباہلہ كو نت بواور عبداللدابن مسعود كامبلله بمي وائن جسم ٣٢٠) من لكية بين كه "ابن أ دى تفارا كرجز كى اختلاف مين مبايل

کی درخواست کی تو سخت خطاء کی ۔ ' ابن مسعود کی جلالت شان تمام محاب میں مسلم ہے۔ آ مخضرت الله في ان كانست فر ما ياكه اكر بغير مشورت كرسي كويس امير كرتا توابن مسعودً كو کرتا۔ حضرت کے ساتھ ان کو وہ خصویت بھی کہ اہل بیت میں سمجھے جاتے تتھے اور ان کا تبحرعلمی اور كثرت ردايت كتب حديث واقوال محدثين سيثابت ب_جبيها كهاصابه في احوال الصحابه اور اسدالغابه وغيره مي ندكور ب_مرزا قادياني اليع جليل القدر صحابي كي نسبت لكصت بين كدوه أيك معمولي آدمى تفاريعنى بيعلم محض اس لئة مسئله مبابله بين انهول في تخت خطاء ك مرزا قادياني نے جہاں ان کی خطاء کا ذکر کیا تھا کوئی روایت یا حدیث بھی لکھ دیتے کہ انہوں نے اس کے

ظاف کیا تا که مرزا قادیانی کامبلغ علم بھی معلوم ہوجا تا۔

الغرض جليل القدرمحاب كعمل يصمرزا قادياني كأوه عذريمي جاتا ربا كماختلافي ماکل میں مبللہ جائز نہیں گر حیرت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اس مسئلے واب تک اختلافی سمجھ رہے ہیں۔ نی نبوت قائم کر لی۔اس سے خالفین کا فرخہ رائے ممئے مبایحت ملت کا بھم قائم کردیا حمیا۔اگر اس رجى اختلاف ى مجما جائے تومسلم كذاب كى نبوت كوجى اختلافى كها برے كا۔ حالانك كوئى ملمان اس کا قائل نہیں ۔اب رہا ہے کہمبائے کے پہلے ازالہ شبہات اورمباحث ضرور ہے۔سووہ مجى ظاف واقع ہے۔اس لئے كمآ تخضرت الله في نسارات نجران سے ندمباحث فراياندازالمة شمات بكدابتداء يى ارشاد مواكدا كر مارى بات نبيس مانة موتو مبلبله كرو - جيراك آيت شريف "فان هاجوك فقل اسلمت (آل عمران: ٢٠) "عظامر باورمباحث تومرزا قاديانى ك ماتھ سالہائے سال سے جاری ہے۔مناظرے سے تجاوز کرکے نوبت مکا برہ اور مجادلہ تک پہنچ کی ہ۔ آخرنوبت ہایں جارسید کہ جناب عبدالحق صاحب نے جوفریق مقابل ہی کے ایک مخص میں۔مباہلے پر فیصلہ قرار دیا اور بفضلہ تعالی ان کی ہمت اور رعب صدافت سے فیصلہ ہوتی کمیا۔ الحمد الله على ذالك!

يهال ايك بات اورمجى معلوم كرلى جائ كمرزا قاديانى كاجوش فضب فريق مقابل پراورلعنت کی بوجھاڑ اور تحفیر وغیرہ کا حال آبھی معلوم ہوا اور مباسلے کے وقت کمال تہذیب اور د لی زبان سے جوفر مایا وہ بھی معلوم ہوا کہ بیس فریق مقابل کو کا ذب نہیں کہتا۔ اگر مبالے بیس ان پر لعنت کروں تو کس طرح کروں اس سے ظاہر ہے کہ جس قدر آپ نے مخالفین پرلعنت وغیرہ کی ہے۔سب واپس کیا اس کامسلمانوں کوشکر مدادا کرنا جاہئے۔اب رہیں وہ حدیثیں جولعنت اور تکفیر کے باب میں وارد ہیں سووہ مرزا قادیانی اور خدائے تعالی کا درمیانی معاملہ ہے۔اس میں

برآید انجه از فواره فوارېم بروریزد جب احادیث هی می بروریزد جب احادیث می می بروریزد جب احادیث می بروریزد در برای خابت از اور برای می برای برای برای برای برای می دوسرے تمام الفاظ مندرجه فهرست فرکوره سب اس می داخل بین برجیدا که عرب کا مقوله برای که کل الصید فی جوف القراه!

الحاصل کی واقعوں کی شہادت سے ثابت ہے کہ مرزا قادیا فی بڑے بڑے معرکوں اور علماء کے مقابلے میں گریز کرتے رہے۔ حالا تکہ نبی کی بیشان نہیں کہ کسی کے مقابلے میں گریز کرجائے۔

گرچہ اس موقع میں آنخضرت الله کے حالات کا لکھنا بالکل نامناسب تھا۔لیکن الفرورات تیج الخطورات پھل کر کے چند واقعات ہم نقل کرتے ہیں۔ جن کوامام سیوطیؒ نے خصائص کبری میں کتب معتبرہ سے نقل کیا ہے۔ ان سے بیمعلوم ہوجائے گا کہ جوکوئی کسی بدنیتی یا امتحان یا الزام کی غرض سے حضرت الله کے روبروآ یا اس کا جواب پورے طورسے ویا گیا۔ مجمی اسانہ ہوا کہ آپ کسی کے مقابلے سے ہمٹ کے ہول۔

ا است ایک بار بن تمیم کے قبیلے کے خطیب وشاعر وغیرہ حسب عادت عرب مقابلہ کی خرض سے معزب نے خطبہ پڑھا مقابلہ کی خرض سے معزب من قبل کو خطبہ پڑھا تو معزب مقابلہ نے خطبہ پڑھا تو معزب مقابلہ نے خاببہ بن قبل کو تھم فرمایا کہ خطبہ پڑھیں اور جب ان کے شاعر نے اشعار

پڑھے تو حضرت علیہ نے حسان بر بحروقا فید میں جواب دیا _غرضیکہ ح دندان حمکن جواب دیئے کہ مخالفین کا سند ان بھی سے کہ مخالفین کا

خاص ای غرض سے آیا تھا کہ نقاط جب وہ معرکے میں گھوڑے کو دہ ہوں حضرت علاقے ان کو ہٹا کرخو حذب میں

۳.... دکاندنام

ڈرتے تھے۔اس نے حفرت کالیا ہوجا کیں تو دس بکر یاں لادوں گا۔ وحزی نے میری مدذ بیس کی اور آپ چاہا آپ آگئے نے فرمایا اس کی آپ آگئے کے بلانے پرآ جائے تو درخت زمین چرتا فورارو بروآ کھڑ میں سے عامر بن طفہ

یہ مشورہ کر کے حضرت کے پاس آ اور اربد قبل کر ڈالے۔ چنانچہ عامر مشغول کیا اور اربدنے چاہا کہ تلو قربت میں اربد پر بجل گری اور عام النار ہو گئے بیہ باطنی مقابلہ تھا۔

۵..... ایک بارابه وفت نماز مین مشغول اور قرآن باآ

معلوم ہوتا کہآ وازائے چیچے کی جا مرحض نے بہت کوشش کی کہآ واز مایوس ہوکرلوٹ گئے بہر حال کفار ابی بن خلف جوایک مشہور جوانم دخص تھا۔ بوی تیاری سے فروہ اصدیمی فاصدیمی مقاربوی تیاری سے فروہ اصدیمی فاص ای فرض سے آیا تھا کہ فقط حضرت ملک ہیں ہے تھے۔ جب وہ معرکے میں محورث کو دوڑا کر حضرت ملک کے قریب بھنج کیا صحابہ نے چاہا کہ حاکل مول ۔ حضرت ملک ہو ان کو ہٹا کرخود آ کے برجے اور ایک نیز واس کو ایسا مارا کہ جس سے دہ واصل جنم ہوگیا۔

سسس رکان نام ایک پہلوان نہایت قوی اور زور آور تھا۔ جس سے تمام عرب فرتے تھے۔ اس نے حضرت کا است کی درخواست کی اور بیشر طاخم برائی کداگر آپ عالب موجا کیں قو دس بکریاں لا دوں گا۔ حضرت کا لائٹ نے تین باراس کو بچھاڑا ہر باروہ یکی کہتا کہ لات ولائی نے میری مدخییں کی اور آپ کے معبود نے آپ کی مدد کی۔ جب وہ حسب وعدہ بکریاں دینا وارا آپ کے معبود نے آپ کی مدد کی۔ جب وہ حسب وعدہ بکریاں دینا وابا آپ کا آپ کا گھال ورخت آپ کا کہ خلال ورخت آپ کا کہ خلال ورخت آپ کا کہ خلال درخت آپ کا کہ خلال درخت آپ کا کہ خلال درخت تا نور آرو ہرد آ کھر ابوااوروالی کے حکم پایے مقام پر چلاگیا۔

ہم عام بن طفیل اورار بدین قبیل جو کئی قبیلے کے سردارادر جوانم دلوگ تھے۔
میمٹورہ کر کے حضرت کے پاس آئے کہ عام حضرت کو علیحدہ لے جاکر باتوں میں مشغول کر بے
اورار بدقل کر ڈالے۔ چنانچہ عام نے تخلیہ کے بہانے سے حضرت کو علیحدہ لے جاکر باتوں میں
مشغول کیا اور اربدنے چاہا کہ تلوار کھنچ ۔ اس کا ہاتھ وشک ہوگیا پھر وہ دونوں چلے گئے اور اس
قربت میں اربد پر بچلا گری اور عام کے حلق میں غدود پیدا ہوا۔ غرض تفور سے جرصے میں دونوں فی
النار ہو گئے یہ بالمنی مقابلہ تھا۔

۵ ایک بارابوجهل دغیره کفار صغرت کوتل کے اراد ہے آئے۔آپاس دفت نماز ش مشغول اور قرآن باآ واز بلند پڑھ رہے تھے۔ جرفنس آ واز کی طرف قصد کرتا ہے کر یہ معلوم ہوتا کہ آ واز اپنے بیچھے کی جانب ہے فورام ڑجاتا۔ جب بھی آ واز بیچھے ہی معلوم ہوتی فرض جرفنس نے بہت کوشش کی کہ آ واز کے مقائل ہو کر ہاتھ چلائے۔ گردہ موقع کس کے ہاتھ دند آیا آخر ا مالی ہوکرلوٹ گئے۔ بہر حال کفار کا غلبہ نہ ہوسکا۔ فوارہم بروریز د وٹنا بحسب اقرار مرزا قادیانی ٹابت ہے تو ں داخل ہیں۔جیسا کہ عرب کا مقولہ ہے کہ

، ہے کہ مرزا قادیانی بزے بزے معرکوں نی کی میشان نہیں کہ کسی کے مقابلے میں

معالات كالكمنا بالكل نامناسب تعاركين المناسب تعاركين المناقل كرتے ميں جن كوامام سيوطئ نے مامعلوم ہوجائے كاكم جوكوئى كى بدنيتى يا اس كا جواب بورے طورسے ديا كيا رجمى

ہ خلیب دشاعر دغیرہ حسب عادت عرب وئے۔جب ان کے خطیب نے خطبہ پڑھا ، پڑیں اور جب ان کے شاعر نے اشعار ۲ ایک بار کفار اذیت رسانی کی غرض سے معزت کے پاس آئے۔ جب قریب پنچ تو سب کے ہاتھ بغیرری کے گردنوں پر بندھ گئے۔ قریب پنچ تو سب کے ہاتھ بغیرری کے گردنوں پر بندھ گئے۔

ریب بین کے سند بن حارث نے حضرت اللہ کو کسی جنگل میں تنہا پاکر چاہا کہ حملہ کرے۔فوراً چند شیر نمودار ہو گئے جن سے ڈرکر بھاگ گیا۔

۸ ایک روز کفار نے حضرت پر حملہ کرنا چاہا۔غیب سے ایک سخت ہیب ناک آ واز آئی کہ سب بے ہوٹی ہو گئے اور اتنی دیر پڑے دہے کہ حضرت باطمینان نماز سے فارغ ہوکر محمر تشریف لے گئے۔

اس تم کے اور بہت سے واقعات ہیں۔ جن کے بیان کی یہاں گھائش نہیں۔ غرض کہ احادیث متعددہ سے بتواتر ثابت ہے کہ ہرموقع ہیں تن تعالیٰ اپنے نمی کر یہ اللہ کی تائید غیب سے فرما تا اور حضرت کواس کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ بخلاف اس کے مرزا قادیانی کے یہاں معاملہ بالعکس ہے کہ مخالفین کو وہ اعتراض کے مواقع غیبی تائید سے ہاتھ آجاتے ہیں۔ جن کے جواب میں مرزا قادیانی کا دماغ یاری نہیں دیتا۔ آخر زبان سے کام لینے لگتے ہیں۔ ایسے مغلقات ساتے ہیں کہ الامان میام پوشیدہ نہیں کہ آدی گالیاں ای وقت دیتا ہے۔ جب جواب میں عاتم ہوجاتا ہے۔ اذا ڈیس الانسان طال لسانہ!

مرزا قادیانی کی پیشین گوئیول کا حال معلوم ہوا کہ س قدر تد اپیرعمل میں لائی گئیں۔
باوجوداس کے ان کو وہ ثابت بھی نہیں کر سکتے۔ چنا نچرالہا مات مرزا کے عنوان پر کھا ہے کہ "اس
رسالے میں مرزا قادیانی کے الہاموں پر منصل بحث کر کے ان کو محض غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اس
کے جواب کے لئے طبح اقل پر مرزا قادیانی کو مبلغ پانچ سورو پیدانعام تھا۔ طبح ٹانی پر بزار کیا گیا۔
اب طبح ثالث پر پورام بلغ دو بزار کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ایک سال تک جواب دیں تو انعام نہ کوران
کے بیش کیا جائے گا۔ "وان لم تنفعلوا ولن تفعلوا فاتقوالذار التی وقود ھاالناس
والحجارة"

واضح رہے کہ رسالۂ ندکورہ میں وہی الہامات ہیں جو پیش کوئیوں سے متعلق ہیں۔جن کے اثبات پرمولوی ثناء اللہ صاحب نے بار بار انعام کا وعدہ کیا۔ گرمرزا قادیانی ثابت نہ کرسکے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ الہا می پیش کوئیاں مرف دعویٰ ہی دعویٰ تھیں وقوع ایک کا بھی نہیں ہوا۔ اب چندوہ پیشین کوئیاں بھی دیکھ لیجئے جومناسب حال انہیاء ہیں۔خصائص کبریٰ میں

ام سیوطی نے معتبر حدیثوں کی کتابوں سے جوروایتی فقل کی ہیں۔اختسار کے لئے ان کا ماحصل یہال لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی پیش گوئیاں اسس بدر کے جب دیکھا کیا تو ہر مخص کی لاش ہ اسس عتبہ بن

اليهانى موا_

سسسس غزوہ اا چر هائی کی حفرت اللہ نے فر جائیں کے۔ابیائی ہوا کہالیکی اوراس بدحوای سے بھاگے کہ کے

حضرت

فرمایا وہ اس کو پیچانتے نہ تھے۔ا سے تمہار ہےجہم پر بال کھڑے مقار گھراس کود کیلیتے ہی تھوڑی د کراس کوئل کرڈالا۔

۵..... عبدال^۳ روانه کیااور فرمایا کهتمهارے ہا^تا

اییانی ہوا۔ ۲..... خالد ہ معرت علیہ نے ان کرآنے

ے..... عامر⁴) ہیں۔کسی نے کہا عامر⁴ ہیں فرما، میکننگ کا سمج*ھ کرعر*ض کیا کہ اور چ

سفر میں وہ شہید ہو گئے۔ ۸...... عضرت ہوں کے اور پہ خبر اس وقت دا

مدیق کے کوئی حضرت کارفیق

انبیاء کی پیش کوئیاں

سسس غزوہ احزاب میں تقریباً تمام ملک عرب کے قبائل نے مدینہ منورہ پر لا مائی کی حضرت اللہ نے فرمایا کہ ایک ہوا چلے گی کہ وہ سب پریشان ہوکر بھاگ جائیں گے۔ایسانی ہوا کہ ایک بخت ہوا چلی کہ ان کے خیے اڑ گئے کیاوے زمین میں دھنس مجھے اوراس بدحواس سے بھاگے کہ کی کوئی کی خبرنہ تھی۔

۵...... عبدالرحمٰن بنعوف کو کچھ تشکر کے ساتھ آپ تالی نے دومۃ الجندل کو دومۃ الجندل کو دومۃ الجندل کو دونہ کیا ا روانہ کیا اور فر مایا کہ تمہارے ہاتھ پر وہ ملک فتح ہوگا دہاں کے بادشاہ کی لڑک کوتم نکاح کرلو۔ چنا نچہ الیہا بی ہوا۔

۲ خالد بن ولید اسلام لانے کے لئے جب مدینے کی طرف روانہ ہوئے معرب مالین کے ان کے آنے کے ان کے آنے کے پہلے ہی خبروے دی کدوہ آرہے ہیں۔

ک عامر آیک رات اشعار پڑھتے جارہے تھے۔ حفرت مالیہ نے پوچھاریون بی ایک رات اشعار پڑھتے جارہے تھے۔ حفرت مالیہ نے مطلب حفرت بیل کی کہا عامر بین فرمایا اللہ عامر پر رحم کرے۔ یہ سنتے ہی بعض صحاب نے مطلب حفرت مالیہ کا سجھ کرعرض کیا کہ اور چندروزان سے ہمیں فائدہ اٹھانے کیوں نہ دیایارسول اللہ غرض ای سفریں وہ شہید ہو گئے۔

۸ حضرت الله في يهل بى خبر دى تقى كه روم اور فارس اور يمن مفتوح مول كه اور يمن مفتوح مول كه الله و جهداور الوبكر مول كه اور مي كه موائع كه ورابوبكر مديخ كرك اور على كرم الله و جهداور الوبكر مديق كه ورابوبكر مديق كرم الله و جهداور الوبكر

ا کا غرض سے حفرت کے پاس آئے۔ جب بندھ گئے۔

معلقه کوکس جنگل میں تنبا پاکر جابا که حمله گیا۔

پر تمله کرنا چاہا۔غیب سے الی سخت ہیبت ناک عدہے کہ حضرت باطمینان نماز سے فارغ ہوکر

۔ جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں ۔ غرض کہ میں تو اللہ اپنے نبی کریم اللہ کا تاکید غیب ارت شہون کا ایک تا کید غیب ارت شہون کے ۔ خلاف اس کے مرزا قادیاتی کے مواقع غیبی تاکید ہیں۔ جن محاد آخر زبان سے کام لینے لگتے ہیں۔ ایسے مآدمی گالیاں اس وقت دیتا ہے۔ جب جواب طال لسانه!

سعلوم ہوا کہ کس قدر تداہیر عمل عمل الی گئیں۔ انچرالہامات مرزا کے عنوان پر تکھا ہے کہ 'اس ف کر کے ان کو تھن غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اس اپنچ سوروپیرانعام تھا۔ طبع ثانی پر ہزار کیا گیا۔ دوایک سال تک جواب دیں تو انعام خدکوران فعلوا فاتقوالغار التی وقود ھااللغاس (الہامات مرزاص اطبع سوم)

مات ہیں جو پیش گوئیوں سے متعلق ہیں۔جن کا وعدہ کیا۔ مگر مرزا قادیانی ثابت نہ کر سکے۔ کا بی دعویٰ تیس دقوع ایک کا بھی نہیں ہوا۔ ومناسب حال انبیاء ہیں۔خصائص کبری میں کی فقل کی ہیں۔اختصار کے لئے ان کا ماحصل 9 ایک بار حضرت الله نے خالد بن ولید سے فر مایا کہ چار سومیس سوار لے کر جا داور اکیدر دومۃ البحد ل کو گرفتار کر کے لئے آ ؤ۔ انہوں نے عرض کیا ایسے بور فحض کا مقابلہ اسنے لوگ کیو کر کر ہیں گے۔ فر مایا وہ شکار کو لکھے گا اس وقت اس کو گرفتار کر لینا۔ جب وہ وہاں پہنچ گا وہ وحثی اس کے قلعہ کے بیچ آ یا۔ جس کود کھے کروہ چند ہمراہیوں کے ساتھ شکار کے قصد سے اترا اور گرفتار کرلیا گیا۔

میں اچھے دوا دنٹ کسی بہاڑ ک

ى جوفلال مقام مى چمپاد

اراده کیا تو میں بھی اس غرظ

و_ير كر حضرت عليه المحتل كول كر

معركه كارزاركرم بوااورحع

ببنياى جابتاتها كدايك برأ

مثلاثه اور ساتھ ہی حضرت علق ہ

مثالغ نزدیک ہواحضرت فاقطے ۔

وے وہ کہتے ہیں کہاتسام

برکت ہے فورا وہ سب دفع

آ مے کفار کوٹل کرتا جاتا تھا

فتح کے بعد جب مفرت کا

<u>بیان فرمایا جس سے میں .</u>

به پیشین گوئیاں کیسی کملی کمل

کی منبرورت ہے۔ ای فتم

فرماديئة بين-چنانچياس

قدراً مقدورا)اور(مسلم:

قال قام فينارسول ا

القيامة الأحدث به م

وانه ليكون منه الله

اذاغاب عنه ثم اذرا

اباللانصاف

کی خبر دی۔

ایک سفر میں تمام لشکر بیاسا ہوگیا اور پانی ندتھا علی کرم اللہ و جہسے فرمایا کہ اس سلم نفر ہایا کہ اس کو لے کہ اس طرف جاؤ فلال مقام میں ایک عورت ملے گی جو پانی اونٹ پر لے جارہی ہے۔ اس کو لے آئے اور اس پانی سے تمام لشکر سیراب ہوا اور وہ کم نہ ہوا اس مجز سے ساس عورت کا کل قبیلہ مسلم ان ہوگیا۔

اا غزوہ موتہ کے لئے جو لشکر روانہ کیا گیا تھا اس پر حضرت بھی نے زید بن حارثہ گوامیر بنا کر فرمایا کہ اگر وہ شہید ہوں تو جعفر ابن ابی طالب امیر بنائے جا کیں اورا گروہ بمی شہید ہو جا کیں تو مسلمان مخار ہیں جس کو شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں اورا گروہ بھی شہید ہو جا کیں تو مسلمان مخار ہیں جس کو چاہیں امیر قرارویں ۔ وہاں ایک یہود کا عالم بھی موجود تھا۔ حضرت بھالیہ کا ارشاد من کر کہا کہ اگر آپ نی ہیں تو یہ لوگ ضرور آل ہوں گے۔ پھر جس روز وہاں معرکہ جنگ تھا۔ حضرت بھالیہ صحابہ کو ہر بر حدر دے رہے تھے کہ زید نے رابت لیا۔ ہر چند شیطان نے ان کے دل میں وسوے ڈالے۔ مگر انہوں نے بھر قرم مایا کہ جعفر نے رابت لیا ان کے بھی دل میں شیطان نے وسوے ڈالے۔ مگر انہوں نے بھی کھا انفات نہ کیا اور شہید ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ جعفر نے دایت لیا ان کے بھی دل میں شہید ہو گئے۔ پھر خالد بن ولیڈ نے خود مخاری سے رابت لیا ہے کہہ کر شیطان نے وسوے ڈالے۔ بھر خالد بن ولیڈ نے خود مخاری سے رابت لیا ہے کہہ کر مضرت میں ایک موتی تھی۔ سے اللہ قرار پایا۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ مغیبات پر حضرت مقالیہ کو ایک اطلاع ہوتی تھی کہ سیف اللہ قرار پایا۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ مغیبات پر حضرت مقالیہ کو ایک اطلاع ہوتی تھی کہ خواہ وہ ماضی ہوں یا مستقبل پیش نظر ہو جاتے تھے۔

ا ا کا کہ ساز میں حضرت کا تھا گھ ہوگی۔ لوگ اس کی تلاش میں پھر رہے تھے ایک منافق نے کسی میں بھر رہے تھے ایک منافق نے کسی مجلس میں کہا کہ خدا ان کو ناقہ کا پیتہ کیوں نہیں دیتا۔ یہ کہہ کر حضرت کا لیے نہیں حضرت کا گھٹے نے فرمایا ایک منافق کہتا ہے خداناتے کا پانہیں دیتا۔ جا دَفلاں مقام میں وہ ہے۔ اس کی مہارکی در خت میں اٹک گئی ہے۔ غرض اس کو دہاں ہے لیے اور دو منافق مسلمان ہوگیا۔

ک-انبول نے عرض کیا ایسے بڑے مخص کا مقابلہ كاس وقت اس كوكر فآر كر ليماً _ جب وه و مال يهني ردہ چند بھراہیوں کے ساتھ شکار کے تقیدے اترا

ما موكيا ادرياني نه تماعلى كرم الله وجهر عي فرمايا لم کی جو پانی اونٹ پر لے جاری ہے۔اس کو لے س کولے آئے اور اس یائی سے تمام لشکر سیراب اقبيله مسلمان موكيار

ردداندکیا کیا تمااس پرحفرت الله نے زیدین ابن الى طالب امير بنائ جائي اوراكروه بمي وبحى شهيد ہو جائيں تو مسلمان عثار ہيں جس كو موجود تعامة حضرت فللفة كاارشادين كركها كهاكرا ادوز و بال معركه جنگ تفار حضرت علق صحابه كو رشیطان نے ان کے دل میں وسوسے ڈالے۔ ر مایا کہ جعفر"نے رایت لیاان کے بھی دل میں النفات ندكيا ادرشهيد بوصح يحرفر مايا عبداللة ن ولید نے خود مخاری سے رایت لیا بد کمد کر وى الكومددد كاراى روزسان كانام

ک ناقد کم ہوگئ لوگ اس کی تلاش میں پھر ا ان کو ناقه کا پیته کیول نہیں دیتا۔ پیہ کہہ کر رایا ایک منافل کہا ہے خداناتے کا بانبیں لت میں اٹک کئی ہے۔ عرض اس کو وہاں ہے

بات پر معزت الله کوالی اطلاع ہوتی تھی کہ

١٣ جويريكا باپ اپني لاكى ك فديد ك واسط چنداونك ل كرچلارات من اجتمد دوادنت كسى يهارى من جميادية - جب باتى اونت بيش كية فر مايا ـ وه دواونث كهال بن جوفلال مقام من چمیادیے کے بیں۔بین کردہ مسلمان ہوگیا۔

جب سرّ صحابة برمعون رشم يد بوت ال وقت عفرت في ان كي شهادت

کی خبردی۔

 ۱۵ شیبہ بن عثمان کہتے ہیں کہ جب کمہ کو فتح کر کے حضرت مطابقہ نے حنین کا ارادہ کیا تو میں بھی اس غرض سے حضرت اللہ کے ساتھ بولیا کہ جب اڑائی کی گر بر ہوگی تو دھوکا و روحفرت الله والمرافع المرافع المراجع معركه كارزاركرم موااور حضرت تلكية دلدل سے اترے تو میں تلوار تمنی كر حضرت الله كے تريب المناعي عابناتها كرايك برق ساآ م كاشعله ساخة مياربس عديري ألحس جميك كي اورساته بى حفرت والله مرى طرف متوجه بوكرفر مايا كدات شيبهمير نزديك آجاؤيس اور نزدیک ہوا معزت الله نے وست مبارک میرے سینے پر پھیر کرفر مایا الله اس کوشیطان سے پناہ دے دہ کہتے ہیں کہ اقسام کے برے خیال میرے دل میں جے ہوئے تھے۔ مگر دست مبارک کی برکت سے فوراً وہ سب دفع ہو گئے اور حفرت کی الی محبت دل میں پیدا ہوگئ کہ حفرت کے آ کے آ کے کفار کوئل کرتا جا تا تھا بخداا گراس وقت میراباپ میرے سامنے آتا تواس کوبھی مارڈا آیا۔ پھر و کے بعد جب حضرت اللہ فیمدمبارک ٹیل تشریف فرما ہوئے تو میرا ایک ایک خیال مجھ سے

بیان فرمایا جس سے میں نے مغفرت جاتی اور صغرت نے غفر اللہ لک فرمایا۔ اب الل انعماف ان احادیث میں جولطور مشتر نمونداز خروارے ہیں فروفر ما کیں کہ بہ چیشین کو ئیال کیسی مملی ملی جیں ۔ ندان میں کوئی شروط بچاؤ کے لئے جیں ندداؤ چی ندبات بنانے كى مبرورت ہے۔ اى تتم كى پيشين كوئيول ميں معرت نے قيامت تك كے واقعات بيان فرماديي بي _ چنانچراس روايت سے واضح ہے جو (بخارى جمم عدد ، باب قوله و كان امر الله قدراً مقدورا)اور (مسلم ٢٥٥ه ،٣٩٠ كتاب الفتن واشراط الساعة) على ب- عن حذيفة قبال قام فينارسول الله عُلِيِّة مقاما ماترك شئيا يكون في مقامه ذلك الى قيام القيامة الأحدث به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابي هولاء وانبه ليكون منه الشي قد نسيطه فاراه فاذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذاغاب عنه ثم اذراه عرفه "يعنى يرمحابجان بين كدايك روز آ مخضرت الله في خطب

پر مااور قیامت تک جوہونے والا ہے سب بیان فرمادیا کی نے اس کویا ورکھا اور کوئی بجول گیا۔
بعض ایسے امور کا وقوع ہوتا ہے۔ جو خیال سے جاتے رہے ہیں۔ گرد کیمتے ہی ان کا خیال آ جاتا
ہے کہ حضرت اس کی خبروے کے ہیں۔ چیسے قائب جب سائے آ جاتا ہے تو چہرہ د کیمتے ہی پہچان
لیا جاتا ہے۔ کتب احادیث و تو ادری و کیمتے سے اس کا اٹکار نہیں ہوسکی کہ حضرت اللہ اس کوئی کود کیم
پیشین کوئیاں کی ہیں اب تک ان کا ظہور برابر ہوتا جاتا ہے۔ چنا نچہ ای ایک پیشین کوئی کود کیم
لیج جود جالوں سے متعلق ہے۔ "عن اب عد الدین قریب من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله شاہ بنا و قال لا تقوم
الساعة حتیٰ ببعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله (رواہ البخاری ج اص ۹۰۰ ، باب علامات النبوۃ فی الاسلام)"

اور (ابوداود مع ۱۳۵۰ باب نکر الفتن ودلائله)اور (ترفی ۲۳ م ۱۳۵۰ باب لاتقوم الساعة حتیٰ یخرج کذابون کلهم یزعم انه الساعة حتیٰ یخرج کذابون کلهم یزعم انه نبسی الله وانسا خاتم النبیین لانبی بعدی "یخی قرمایا نی الله وانسا خاتم النبیین لانبی بعدی "یخی قرمایا نی الله وانسا که تمی وجال جمور نے نہ پیرا ہولیں ۔ان میں ہرایک کا دعوی نبوت اور رسالت کا موگا ۔یاور کھو کہ میں خاتم انہیں ہول ۔میر ب بعد کوئی نی نبیل ہوسکا۔

و کیمنے اس پی گوئی کا وقوع حضرت اللہ ہیں کے زمانے سے شروع ہوگیا اور بہت سے وجال اب تک لکے جنبوں نے رسالت کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں ابھی کتنے ہاتی ہیں۔ اب مرزا قادیانی جو رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اگر ان کی تعمد بی کی جائے تو بخاری اور مسلم کی اصادیث کی تکذیب ہوئی جاتی ہے۔ کیونکدان روا تحول بیل صاف موجود ہے کہ حضرت کے بعد جو مخص رسالت کا دعوئی کرے وہ دجال ہے۔ اب مرزا قادیانی ہی انعمان سے شری فیصلہ فرمادیں کے مسلمانوں کوان کے حق بیل کیا اعتقاد رکھنا چاہئے۔ اگر بیروایتیں صحاح کے سوادوسری کتابوں بیل ہوتیں تو یہ کہوموقع مل سکتا کہ شاید بیوہ احادیث سے شہول وہ تو بخاری اور مسلم وغیرہ بیل میں ہوتیں تو یہ کی نبیت کل اہل سنت و جماعت کا بیاعتقاد ہے۔ اس کا اکتب بعد کتاب اللہ ابخاری فم مسلم اگر تھوڑی دیرے کئے یہ کتابیں ہو باتا ہے۔ کیونکہ بیمسلم تقال تو ہے ہی نہیں کہ تیا مت کے پہلے سے پیدا ہوگا اور نہ آن میں باطل ہوجا تا ہے۔ کیونکہ بیمسلم تقال تو ہے ہی موضوع اور جموئی تجی جا کیں گو موزا تا دیانی کا دعوئی عدمت کے پہلے سے پیدا ہوگا اور نہ آن میں اس کی صراحت ہے تو تاگر یہ احادیث پیش کرنے کی ضرورت ہوگی اور جب بخاری اور مسلم قابل اعتبار نہ ہوں او وہ احادیث بھی موضوع اور جبوئی تجی جا کیں گی۔ پھرتمیں دجالوں دائی حدیث قطع نظراس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کی کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر کی کی کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کی کے اس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کی کھوٹی کے دور کے کئیں کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کی کے اس کے کہ بخاری وہ مسلم عبر اس کی کھوٹی کے کہ بخاری وہ مسلم عبر کے کئیں کے اس کے کہ بخاری وہ کی کہ بھوٹی کے کہ بخاری وہ کی کے کہ بالے کہ کی کھوٹی کے کہ بیار کی وہ کے کہ بیار کی کھوٹی کے کہ بیار کی وہ کہ کے کہ بیار کی کھوٹی کے کہ کے کہ بیار کی کھوٹی کے کہ بیار کی کھوٹی کے کہ کو کہ کو کو کے کہ کو کے کہ کو کہ کو کی کھوٹی کے کہ کو کی کھوٹی کے کہ کو کی کھوٹی کو کے کہ کر کے کہ کو کے کہ کور کے کہ کو کے کہ کو کے کہ کو کے کہ کہ کو کے کہ کور کے کہ کے کہ کو

فرماتے ہیں۔ جو صدیث قرآن کا شریفہ خاتم النہیں ہے وحدیث قرآن کا دعویٰ کرنے والا تعمیں دجالوں۔ الزمان اللہ تعلقہ پرائیان ہوگا اور بیر حال و کذاب ہے تو ممکن نہیں کہ ہونے کا بھی دعویٰ کرے۔ النہیں گوئیوں کو د

نہیں۔جومرزا قادیانی کی پیشین کا لاکیا جائے اور پھانی دی جا۔
جموثی ثابت کردے تو لا کھروپہ جائے تو مخلفات سائی جائی چر حالت تو یہ اوراس پردوکی نبوت کا مجروفت پیشین کوئی نام ٹیمر بیسے کہ جروفت پیشین کوئی کا نام ٹیمر بیسے کے جروفت پیشین کوئیاں بح مجر خاس کے مطابق کی کا نام ٹیمر بیسے کے راس کے مقابلے میں تام تجموا کھیں بھی تو منجوا میں کا بیان

ابہم چند معجزات معجزہ کیاچنر ہے۔ امام سیوطیؓ نے خام میں کمسی ہے۔جس کا نام خصا^ک

معجزات کی ابتداء ولادت شریغ رہااورانل بصیرت کے نزدیک وقت معجز ہے کا ظاہر ہونا تو نبو فرماتے ہیں۔ جو صدیث ترآن کی تائیدیں ہودہ میچے ہوتی ہے۔ اب دیکھے کہ وہ صدیث آیت شریفہ خاتم انفین کی تائیدیں ہے۔ اس لئے بحسب اقرار مرزا قادیانی اس زمانے میں رسالت کا دوکی کرنے والا تمیں دجالوں سے آیک دجال ضرور سجھا جائے گا۔ غرضیکہ جس کو نبی آخر افر مان میں اوگا اور بیصدیث میں لے گا کہ جوکوئی میرے بعدر سالت کا دعوی کرے وہ دجال و کذاب ہے تو ممکن نہیں کہ مرزا قادیانی کورسول کے اور پھر نبی آخر افر مان اللہ کے اسمی مونے کا بھی دعوی کرے۔

ان پیشین گوئیوں کو دیکھتے کہ سوائے بیان واقعات کے کوئی اس شم کی نضول بات میں۔ جومرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں ہیں ہوتی ہیں کداگروہ میج نہ گلیں تواپے پرلعنت ہے۔ منہ کالا کیا جائے اور پیانی وی جائے اور اشتہار پر اشتہار دیا جارہا ہے کہ وہ بیج نگلی وہ میج نگلی اور کوئی جمونی ثابت کر دیے تو لا کھروپید دیں گے اور چشین وچناں ہوگا۔ پھر جموث ثابت کرنے کو کوئی جائے تو مغلقات سائی جاتی ہیں اور مباحث کی فریت ہی ٹیمیں چیچی اور ان چیشین کوئیوں کی حالت تو یہ اور اس پروگوئی نبوت کا ۔ مرزا قادیانی کوئمام جمزات ہیں سال گذر کئے۔ مرجواب نہ ہوسکا۔ حالت تو یہ اور اس پروگوئی نبوت کا۔ مرزا قادیانی کوئمام جمزات ہیں سے ایک پیشین کوئی کا ایسانسی مجرومرف پیشین کوئی کا ایسانسی مجرومرف پیشین کوئی کان م نہیں۔ یہ کہ جمزومرف پیشین کوئی کان م نہیں۔ یہ کام تو ہر ملک کرنج م ہندو، نصاری وغیرہم بھی ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ پھر جنتی پیشین کوئیاں بحسب انفاق ان کی سیحی نمائی ہیں۔ آپ کی سیحی نہیں نکائیں اور اگر ہیں۔ پر جنتی پیشین کوئیاں بحسب انفاق ان کی سیحی نمائی ہیں۔ آپ کی سیحی نہیں نکائیں اور اگر ہیا۔ پالفرض اتن سیحی تعلیل بھی تو مجمول پر بھی فضیلت ثابت نہیں ہو کئی۔ چہ چائیکہ نبوت م جمزہ تو وہ چیز یا لئیرض اتن سیحی تعلیل بھی تمام خلوق عاج ہوجائے نہ نجوم اس کی ہمسری کرسکا ہے نہ عبل وغیرہ م جمجودات کا بیان

اب ہم چند معجزات یہاں بیان کرتے ہیں۔جن سے ناظرین کومعلوم ہوجائے گا کہ معجز وکیا چز ہے۔

امام سیوطی نے خاص نی کریم اللہ کے مجزات میں ایک کتاب بڑی بڑی تمن جلدوں میں لکھی ہے۔جس کا نام خصائص کم کریم اللہ کے دائیں ہے دیکھنے سے سیات طاہر ہے کہ حضرت کے مجزات کی ابتداء ولا دت شریف سے پہلے تی ہوگی تھی اور وہ سلسلہ انقال شریف تک برابر جاری رہا اور الل بھیرت کے نزدیک تو وہ سلسلہ اب تک بھی منقطع نہیں ہے۔امتحان اور درخواست کے وقت مجزے کا طاہر ہونا تو نبوت کا لازمہ تی ہے۔علاوہ اس کے جب حضرت کو عالم علوی یاسفلی

ن فره ادیا کی نے اس کو یا در کھا اور کوئی بھول گیا۔

ام ات دہ ہیں۔ گرد کھتے ہی ان کا خیال آجا تا

مب جب سامنے آجا تا ہے تو چرہ دیکھتے ہی پچان

اس کا اثکار نہیں ہوسکا کہ حضرت اللہ نے جو بعد ان کور کھے

موتا جا تا ہے۔ چنا نچہ ای ایک پیشین کوئی کود کھے

دیسرہ ان رسول اللہ شاہد وقال لا تقوم

دیسرہ ان رسول اللہ شاہد وقال لا تقوم

قریب من ثلثین کلهم یزعم انه رسول
ات النبوة فی الاسلام)"

تن ودلاتله)اور(تهزین ۲۳ س۳۰،باب لاتقوم کسون فی احتی کذابون کلهم یزعم انه ی "پخی فرمایا نی کانسی نے کرقیامت اس وقت ل اسان ش برایک کا دعوی نوت اور دسالت کا لوئی نی نیس بوسکیا۔

المسلح بن کے ذمانے سے شروع ہو گیا اور بہت اور کہا اور بہت اس کی تعدیق باق ہیں۔ اب ان کی تعدیق باق ہیں۔ اب ان کی تعدیق کی تعدیم کی کا تعدیم کا تعدیم کی کا تعدیم کا تعدیم کی کا ت

میں کسی چیزی ضرورت متعلق ہوتی تو بلاتکلف اس میں تصرف فرماتے۔اس تنم کے چند واقعات ذیل میں خصائص کبریٰ سے لکھے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب جھپ گئی ہے۔اس لئے احادیث کا ترجہ ککھودیا گیا۔اگر کسی صاحب کوشک ہوتو وہ کتاب دیکھ لیں۔

ا جب جمی الشکر کو پانی کی ضرورت ہوئی۔ حضرت نے بھی کی ظرف میں ہاتھ رکھ دیا جس سے پانی جوش مارنے لگا۔ بھی خشک کو کس میں کلی کروی۔ بھی کوئی نشانی مثل تیر کے اس میں رکھواوی۔ بھی ایک آ دھ مشک یا ڈو کچی میں برائے نام تھوڑ اسا پانی منگوالیا۔ غرض کہ جس طرح چا ہاتھوڑ ہے ہی کوئیسی عدوستا تناکشر بنادیا کہ جزارہ آآ دمی اور جانوراس سے سیراب ہوئے اور بھی فوراً ابرآ کر لشکر پرکانی پانی برسادیا۔ ایک سے التی کی کہانے کو کس سے اس کا پانی ایس میں ڈالنے کو دیا۔ جس سے اس کا پانی ایسا میں مناہ وگیا کہ ملک یمن میں اس کا نظیر نہ تھا۔ چونکہ عرب میں پانی کی بہت قلت ہے اس لئے پانی سے متعلق بہت ججزات ہیں۔

۲..... ای طرح کمانے میں برکت ہونے کے دافعات بھی بکثرت ہیں۔مثلاً کبھی ایک روٹی جوآ دی کو کفایت کرسکتی تھی دست مبارک کی برکت سے ای (۸۰) شخصوں کو کافی ہوئی اور پھر بھی نی رہی کبھی ایک پیالہ دودھ ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگیا۔عصیدہ کی ایک صحک سے کل مجدشریف کے نمازی سیر ہوگئے۔

سا ابو ہر برہ کہتے ہیں کہ چند دانے مجود کے میرے پاس تھے۔ حضرت اللہ ان کے اس بھے۔ حضرت اللہ ان برایک جماعت کشری دعوت کی بعد فراخت کے جونج رہے بیں نے ان کواپنے تو شددان بیں اٹھار کھے۔ ان بیں ایس برکت ہوئی کہ بمیشہ کھا تا کھلا تا رہا۔ صرف راہ خدا بیں بہت ویں ۔ دیتے۔ جس کے سکٹروں من ہوتے ہیں۔

۵۵ ایک بار حضرت الله فی نے حضرت عباس اور ان کی اولا د کے لئے دعا کی اس وقت درود ہوار سے آئی کی آ واز آرہی تھی۔

۲ جنگ بدراور^ح مشی خاک و ہیں سے اٹھا کر کفار کی ^ط صحوباان کواند ھابنادیا۔

ے..... عکاشڈ کی مکوار دی وہ چیکتی ہوئی تنفیراں بن گئے۔جس ۸..... گزائیوں میں

واب دیا اور اچھی ہوگئ۔ کی کے ہاتھ لگادیا اور اچھے ہوگئے۔

ه همارین یامرگ کرفرهایا" پسانساد کسونسی بوداو ۳ گسهمار پرایسی مردبوجانیسے ایرایم

اس جرم بین آمس میں ڈال دیا کہ ط مصرف محبت کی برکت تخی -اا..... اند میری را

•ا..... اسودنکسی جم

سی کی لکڑی روش ہوجاتی کے کا کا میں کی لکڑی روش ہوجاتی کے کا کا مجروہ مخص متفرق ہوتے تو ہرایک کے السس حضرت اللہ

ہوتا تو درختوں کوفر ماتے کہ لجا کیں فرماتے اور وہ چلے جاتے۔

اسس بڑے بر حغرت اللہ کے دیکھتے ہی تجد۔ کرتے۔ اکثر ادن حضرت اللہ حغرت اللہ رفع دکایت فرمادیے یانی ندتھا۔ لوگ پریشان تھے کہ یکا

تمام لفكرسراب ہوگیا۔

ورت ہوئی۔حفرت نے بھی کسی ظرف میں کمک کوئی نشانی مثل کمک کوئی نشانی مثل کردی۔ بھی کوئی نشانی مثل ایک میں میں ایک میں میں ایک میں ایک میں اور جانو راس سے اور جانو راس سے اور جانو راس سے اور جانو راس کے ایک کوئیں میں ڈالنے کو دیا۔ جس سے اس کا پانی ایسا بیش یانی کی بہت قلت ہے اس کے یانی ایسا

، ہونے کے دافعات بھی بکٹرت ہیں۔مثلاً ک کی برکت سے ای (۸۰) فخصوں کو کا فی کی جماعت کے لئے کافی ہو گیا۔عصیدہ کی

نے مجود کے میرے پاس تھے۔حضرت اللہ اللہ کے جھزت اللہ کے جو فی رہے میں نے ان کواپنے تو شہدان کے جو فی رہے میں نے ان کواپنے تو شہدان نا کھلاتا رہا۔صرف راہ خدا میں پچاس وسق

بادک میں ککر بول سے تبیع اور رسالت کی ب مورخطبہ پڑھا کرتے۔ جب منبرخطبہ میں اور خطبہ میں اور میں کا میں اور خطبہ میں اور میں اور میں کا میں اور میں اور میں اور میں اور میں کا میں کی کا میں کی کی کا میں کا

مہات اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی

۲ جنگ بدرادر حنین میں جب آتش قبال گرم ہوئی تو حضرت باللہ نے ایک مفی خاک و جن سے اٹھا کر کفار کی آگھوں میں جاکر مفی خاک و جن سے اٹھا کر کفار کی طرف چینگی۔اس نے بیکام کیا کل کفار کی آگھوں میں جاکر محویاان کواند حابنادیا۔

ے ۔۔۔۔۔ عکاشہ کی تلوار جنگ بدر میں ٹوٹ گی۔حضرت اللہ نے ایک ککڑی ان کو دی وہ چپکتی موئی تنے براں بن گئی۔جس سے بہت سارے کفار کوانہوں نے قتل کیا۔

۸ اٹرائیوں میں بیا تفاق تو بار با ہوا کہ کسی کی آ کھونکل پڑی ہمتیلی سے اس کو داب دیا اور اچھی ہوگئے۔ کسی کے ہاتھ چیرٹوٹ مسئے تو زخی ہوئے ان پر ہاتھ چھیر دیایا آ ب دہن لگادیا اور اچھے ہوگئے۔

9 عمارین یا سرگوکفار نے جلانا جایا۔ حضرت منطقی نے ان کے سر پر ہاتھ چیسر کر فرایا '' یساندار کدونسی بر داوسلاماً علیٰ عمار کماکنت علی ابراھیم '' یعنی اے آگے عمار پرائی سرد ہوجا جیسے ابرا ہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی چنانچہ وہ محفوظ رہے۔

۱۰ اسود علی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جب صنعا پر غالب ہوا تو ذویب علو اس جرم میں آگ میں ڈال دیا کہ حضرت علق پر ایمان لائے تھے۔ مگر آگ کاان پر پچھا اثر نہ ہوا میں مضبت کی برکت تھی۔
میرف محبت کی برکت تھی۔

اا ۔۔۔۔۔ اندھیری راتوں میں محابہ طفرت میں گئی ہے پاس سے مکانوں کو جاتے تو کسی کی ککڑی روشن ہوجاتی ہے۔ کسی کی ککڑی روشن ہوجاتی ہے۔ کسی کی ککڑی روشن ہوجاتی ہے۔ پھروہ فض متفرق ہوجاتی ہے۔ پھروہ فض متفرق ہوجاتی ہے۔

۱۲..... حضرت الله کوجنگل میں حاجت بشری کی ضرورت ہوتی اور وہاں آسرانہ ہوتا تو درختوں کوفر ماتے کہ مجا کمیں۔ وہ مل جاتے پھر بعد فراغت ان کواپنی اپنی جگہ جانے کا تھم فرماتے اور وہ چلے جاتے۔

السنسسس بڑے بڑے سرکش اور شریر اون جو کی کو پاس آنے نہ ویت۔ حضرت اللہ کے دیکھتے ہی کچھ فرماتے اس کی تعمیل حضرت اللہ کے دیکھتے ہی کچدے ہیں گرجاتے اور حضرت اللہ کے دیکھتے ہی کہدے اس کی تعمیل کرتے۔ اکثر اونٹ حضرت اللہ کی خدمت میں آ کر اپنے مالکوں کی شکامت کرتے اور حضرت اللہ کو شکامت کرتے ہوں کہ حضرت اللہ کے دودھ سے معام پراترے جہاں پانی نہ تھا۔ ایک ایک میں کہ دودھ سے پانی نہ تھا۔ کی ایک بکری حضرت اللہ کے پاس آگئی جس کے دودھ سے تمام لکرسراے ہوگا۔

۱۳ بار ها بیدا تفاق موا که دیلی دیلی اونٹنیاں اور بکریاں جن میں نام کو دودھ نہ تھا۔ حصرت میں کا دست مبارک ککتے ہی دودھ دیے لکیں۔

اسس سفینہ کہتے ہیں کہ میں کسی جنگل میں بھٹک کر راستے سے دور جاہزا تھا ناگہان ایک شیر مقابل ہوں یہ سنتے ہی دودم باہزا تھا ناگہان ایک شیر مقابل ہوں یہ سنتے ہی دودم ہلانے لگا اور میر سے ساتی ہولیا۔ یہاں تک کہ جمھے راستے پر پہنچا کر چلا گیا بیصرف غلامی کا اثر تھا۔

۲ اسس جابڑنے اپنی کمی ہوئی بکری ذرج کر کے حضرت مقابلتے کی دعوت کی ۔ تناول طعام کے بعد آ سفالتہ ہے۔ زراس کی مڈیول کو جمع کروا کران میں انداز میں۔ مران کے کہ کے فی ال

طعام کے بعد آپ ایک نے اس کی ہٹر ہوں کوجمع کروا کے ان پراپتا دست مبارک رکھ کر پھے فر مایا فوراً وہ بکری زندہ ہوگئی۔

الك عورت في حضرت الله كالأكالا كركها كه جب عند الما المركها كه جب عند المركبة المركبة كه جب عند المركبة المركبة كه جب عند المركبة الم

اسس ایک فیص این مجنون کرے کو حضرت میں لایا۔ آپ میں لایا۔ آ نے دست مبارک اس کے چبرے پر پھیرا اور دعاء کی فور آ اس کا جنون جاتا رہا اور دوسرے سے زیادہ میں میں ا

اسس ایک بار حضرت علی کرم الله و جهه حضرت کی خدمت میں مشغول ہے اور قریب تھا کہ آ فقاب غروب ہوجائے ۔ حضرت نے آ فقاب سے تفہرے دہنے کے لئے فر مایا تو وہ ایک ساعت تک اور تھم رار ہا۔ جس سے انہوں نے باطمینان نماز عصر اداکی اور تھم وہ القر تو انظہر من الفسس ہے۔

روایت فرکورہ اور ان کے سوا احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنخفرت اللہ کے

کم مجزات صرف خالفین کے ایما کے کوئی ضرورت پیش آتی اور تھ آنخضرت آلگائی نے مجمی یہ دعویٰ ج مجمعے دی ہے۔اب مرزا قادیانی جاہے ہیں حق تعالیٰ سے باتیں ک

تصرفات عناصر جمادات ، نباتات

چاہتے ہیں حق تعالیٰ سے ہاتیں ک سے پردہ بھی گرادیتا ہے ادر یہ بھی باوجوداس کے اس وقت تک ایک

ىيەكہا تھا كەآ سانى نشان كى اپنى ط بالانز ئابت ہوخواہ وہ كوكى امر ہوا

(ازالة الاومام ٩٠٠٠

مرزا قاویانی کیوں گھبراتے ہیر تقرب ہوتا تو خداسے پوچھ کرڈ کسن فیسکسون مل چکاہے تو

ہے۔سب ابلہ فریبیاں ہیں اور الی بدنما تدابیرسے کام لیا کہ

ہے کہ کوئی پیشین کوئی میجے نہیں لگا میں فلاں لفظ کے بی^{م عن}ی تھے اور

خدا تعالیٰ ہے اتنا تقرب حاصل ہے کہا ہوتا کہ حضرت معجزات ت

ہے اور علاوہ اس کے صفت کن اتنا بھی کام نہ لکلا کہ مخالفوں کوسا

مجھے اس وقت صرف ایک ہانہ آ جائے کہ کسی کواس میں کلام

مکاری اور د جالی سے تو نجات ہ الحاصل نبوت کی علا تعرفات عناصر جمادات، نبا تات، حیوانات سے لے کراجرام ہاویہ تک نافذ ہے اور بیشرط نہ تھی کہ مجردات صرف خالفین کے ایمان لانے کی غرض سے دکھلائے جا کیں۔ بلکہ جب حضرت آلیات کے کوئی ضرورت پیش آتی اور تصرف کرنا منظور ہوتا تو بلا تکلف تعرف فرماتے۔ باوجوداس کے کوئی ضرورت پیش آتی دو کوئی ہیں کیا کہ خدائے تعالی نے اپنی خاص کے ن فید کے ون کی صفت مجمعے دی ہے۔ اب مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ نبوت کے دعوے کے ساتھ یہ بھی دعوی ہے کہ جب چاہیں دوری ہے کہ جب چاہیں اور حق تعالی ان کے ساتھ یہ بھی دعوی ہے کہ جب چاہیں دوری ہے کہ منہ جاہد ہیں اور حق تعالی ان کے سامنے ایسے طور پر آتا ہے کہ منہ ہے جوداس کے اس وقت تک ایک مجروبھی دعوی ہے کہ خاص صفت کے ن فید کے ون ان کوعطا و ہوئی ہے باوجوداس کے اس وقت تک ایک مجروبھی نہیں دکھلایا۔

(ازالة الادبام ص ٨٨ ينزائن جهم ٥٢٢) ش كلية بيل كدد بيس في و واكثر صاحب كو یہ اتھا کہ آسانی نشان کی اٹی طرف سے کوئی تعیین ضروری نہیں۔ بلکہ جوامرانسانی طاقتوں سے بالاتر ثابت موخواه وه كوكى امر مواس كوآساني نشان مجم لينا جائي معلوم بين تعيين مجزات سے مرزا قادیانی کیوں مجراتے ہیں۔اس سے طاہر ہے کہ ان کو خدا پر مجروسہ نہیں۔ اگر ذرا مجی تقرب ہوتا تو خداہے ہو چوکر دعویٰ سے کہتے کہتم جو جا ہو میں باذن خالق کرسکتا ہوں اور جب كن فيكون ال حكام و يوجي كيمي خرورت ندري مريادرم كدوراصل كي ميمين ہے۔سب ابلہ فربیماں ہیں اور چند پیشین کوئیاں جو برائے نام بیان کی جاتی ہیں۔ان میں بھی الی بدنما تدابیرے کام لیا کہ کوئی عاقل اور مندین ان کو پندنہ کرے گا۔ برطرف سے شور مجا ہے کہ کوئی پیشین کوئی سی نہیں لگل اور آپ تاویل پر تاویل جمائے جاتے ہیں کہ فلال پیشین کوئی میں فلاں لفظ کے بیمعنی تھے اور اس میں فلال شرط لکی ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ -حیرت ہے کہ جب خداتعالی سے اتناتقرب حاصل ہے کہ جب جانج ہیں بلا تجاب بات کر لیتے ہیں تو مجمی تو اس ہے کہا ہوتا کہ حضرت معجزات تو در کنار جو تدبیریں کرتا ہوں ان سے اور زیادہ رسوائی ہوتی جاتی ہے اور علاوہ اس کے صفت کن فیکو ن عطاء ہونے سے تو بدنا می اور بھی دو ہالا ہوگئی اور اس سے ا تنامجي كام نه أكلا كرمخالفول كوساكت كروول . اگراى كانام كن فيكون ہے تووہ آپ بى كومبارك مجے اس وقت صرف ایک بات کی ضرورت ہے کہ کوئی الی بات مجھ سے دھوی سے ظہور میں آ جائے کہ کسی کواس میں کلام کرنے کی مخبائش ندرہ۔ اگر سحر کا الزام کھے تو تبول ہے۔ مگر مكارى اور دجالى سے تو نجات حاصل ہو۔ الحاصل نبوت كى علامت معجزه باوراى كى تقىداتى كے لئے پيشين كو تيول كى فكركى

دریخگیں۔ کی جگل میں بھٹک کر راستے سے دور جاپڑا تھا مثیر میں رسول التھائے کاغلام ہوں پیسنتے ہی وہ دم جھےراستے ہر پنجا کر حلاک ارم فیے غلامی کالاڑ تھا

یلی دیلی اونشیال اور بکریال جن میں نام کو دود دینہ

پشیر میں رمول الدھائی کا غلام ہوں بدسنتے ہی وہ دم تصحداستے پر پنچا کرچلا گیا بدصرف غلامی کا اثر تھا۔ مجری فرخ کر کے حضرت مالی کی دعوت کی ۔ تناول منع کروا کے ان پر اپنا دست مبارک رکھ کر پچھے فر مایا

میں اپنالڑکالاکر کہا کہ جبسے نے اس اڑکے سے فر مایا کہ میں کون ہوں۔اس نے

ر کو حضر متالیہ کی خدمت میں لایا۔ آپ مالیہ دعاء کی فورا اس کا جنون جاتا رہا اور دوسرے سے

المنافقة تشريف لے جارہے تنے ۔ سحابہ پر اسباب کا کہاتم افغالو۔ انہوں نے بہت ساسا مان افغانے لیے کہائم افغالیت ہوگیا۔ وہ ہوگئی کہ چیسات اونٹ کا ہو جوا شحالیتا ہوں اور پھی

رگی سے معزت کی کو چرانے کے لئے اپنا چرہ اس کا چرہ دیسے ہی مجزار ہا۔

الله وجه معزت كی خدمت میں مشخول متے اور وقع آب سے ممبرے رہنے كے لئے فر مایا تو اسنے ہاطمینان نماز عصر اداكی اور مجرد وثق القمر تو

یث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنخفرت اللہ کے

می عرصی نہ نظفے سے ثابت ہوگیا کہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ ان کوکوئی خاص شم کا غیر معمولی ہا تعلق نہیں۔جس سے ظاہر ہے کہ وہ عیسیٰ موعود نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک ان کے دعووں کا بیان تھاجو اپنی عیسویت پرانہوں نے پیش کیا ہے۔

قاديانى تحقيقات باعث شرم

اب ہم مرزا قادیانی کی چند تحقیقات بطور شتے نمونداز خروارے پیش کرتے ہیں۔ جن
کے دیکھنے سے ان کی جراًت، بے ہاکی، خلاف بیانی، کلام میں تعارض کسی قدر معلوم ہوجائے۔
تحریر فرماتے ہیں کہ ' ہمارے بھائی مسلمان کسی ایسے زمانے سے کہ جب سے بہت سے عیسائی
دین اسلام میں داخل ہوئے ہوں کے اور پچر پچر معزت سے کی نسبت اپنے مشرکانہ خیال ساتھ
لائے ہوں گے۔ اس بے جاعظمت دینے کے عادی ہوگئے ہوں گے۔'' کذافی (ازلمة الاوہام میں معرفی میں معرفی ہوئے ہوں گے۔'' کذافی (ازلمة الاوہام میں معرفی ہے۔ جو میں میں معرفی ہے۔ اس جو میں کانہ خیالات سے مرادعیسی علیہ السلام کی زندگی ہے۔ جو میں میں احدیث کی ابتدا و معابدی کے زمانے سے ہوچکی ہے۔

اور لکھتے ہیں کہ 'اگر آ تخضرت ملکتے پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت موبمو منکشف ندہوئی ہو آگر آ تخضرت ملکتے پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت موبمو منکشف ندہوئی ہو آگر آجو ہی ہات تھی ہا ہے کہ احادیث نبویہ سلمانوں کومرزا قادیانی برائی ان لانے سے دوک رہی ہیں۔

درازی ایام زمانہ، دجال بیں ہونا احادیث میجہ سے ثابت ہے اس کی نبست لکھتے ہیں۔ "بیات یادر کھنے کے لائق ہے کہا ہے امور بیں جو کملی طور پر سکھلائے ہیں جاتے اور ندان کے جز رکیات خفیہ مجمائی جاتی ہیں۔ اخیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان میوو خطاء ہے۔ "

(از لمة الادبام م ١٨٨٠، مرائن جسم ١٥٨١)

رسد الله المسلم المسلم

د کھے دونوں بیانوں میں مس قدرتعارض ہے۔خودخرضی کی کھا نتہا م بھی ہے جہاں کی پی اس کے انتہا م بھی ہے جہاں کی پیش کوئی سے نفع اٹھا نامتعود ہوا تو تعریف کردی اور جو صراحنا خالف ہوئی کہدیا کہ جی اللہ نے اس میں خطاء کی معاذ اللہ لکھتے ہیں کہ 'خدانے جمعے بھیجا اور میرے پرخاص الہام سے طاہر کیا کہ

می این مریم فوت بوچا مسلمه کذار اکه خدائے ہم کو بیجا۔ مرزا تا دیانی کوتو الہام ک

المقارش ملامة جويري شرور سيش آيا اورد الل مدرسكوت كرك

الى چز ۋالى جوشېدك مهمارها كرمهان خاتم

یں تعیم ہو کیا۔ پھر بھے سماییں ان کوسنادیں او محملی پراور جمہ پرانما

ايمان نبيل لايا _ غرضيك تك وه قابض بوكيا _

یں روں ہیں اور ہے۔ الہاموں کے ذریعے۔ اسکامیں

دلوں میں نقش کردو ہے جب تک ان کا خدا فور

ابلہ فریو طرح مسلمانوں کی فرمائیں کے کہ لیجیے مرزا قادیانی پچیں ج بقول ان کے لاکھآ و جنبش تک ندہوئی۔

ومین کوجمی رد کررے

تعالى كے ساتھ ان كوكوئى خاص فتم كاغير معمولى سي ن موسكة - يهال تك ان كے دعود ل كابيان تعاجو

بطور مشتے نمونداز خروارے پیش کرتے ہیں۔جن بیانی، کلام میں تغارض کسی قدر معلوم ہو جائے۔ اليے ذمانے سے كہ جب سے بہت سے عيمالي ومغرت منح كانبعت ابغ مشركانه خيال ساتهد عادی ہو گئے ہول کے۔'' کذافی (ازامة الادبام ، مرادعیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہے۔ جوسیح سیح کے زمانے سے ہوچی ہے۔

یر ابن مریم اور دجال وغیره کی حقیقت..... ا-" (ازالة الادبام ١٩٥٧، تزائن جسم ١٧٥٧) الما الماديث نبويه مسلمانون كومرزا قاديان

دیث میحدے ثابت ہے اس کی نبیت لکھتے یں جو مل طور پرسکھلائے تبیں جاتے اور ندان نتهاد کے دفت امکان مہو دخطا ہے۔'' ازالة الادبام م ١٨٧ ، ١٨٨ ، تزائن ج م م ١٧١) نے اس بات میں خطاء کی ہے۔ جس پر اوردومرے مقام میں لکھتے ہیں کہ' جب تک کوئی کے آپ پرنہ کھولے تب تک آپ نے (ازالة الاوبام ص ٢ - ٢٠ بخزائن جسوم ١٠٠٠)

اہے۔خود غرضی کی کچھانتا وہمی ہے جہاں کسی جومراحاً خالف ہوئی کہددیا کہ نجافظ نے میجااور میرے برخاص الہام سے ظاہر کیا کہ

میج این مریم فوت ہو چکا ہے۔'' (ازالة الاوبام ص ٢٥١، فزائن ج ١٣٥٠)

مسلمہ کذاب سے لے کرآج تک جنے جموٹے نی گذرے ہیں۔سب کا یمی دعویٰ تما كه خدانے بهم كو بھيجا _ محرخاتم النبيين پرايمان لانے والے ايسے نبيوں پر كب ايمان لاسكتے جيں _ مرزا قادیانی کوتو المام کا دعوی بی دعوی ہے۔ آسل اخرس نے تو اس کو مکل بھی کردکھایا۔ کتاب الخارين علامة جوبرى في كعاب كم وفع معربي تعامة سانى كمايين برحراصفهان كهدر عن آيا وردس برس تك خاموش ربار يهال تك كه ونكامشهور موكيا - ايك رات المحاكر الل مدرسہ وجع کرے کہا کہ آج و وفرشتے میرے یاس آئے اور جھاکو جگا کرمیرے مندیس ایک الی چیز ڈالی جوشید سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سر تھی۔ پھر مجھے نبوت دی۔ ہر چند میں كہتار ہا كہ موقع فلت خاتم النمين بيں مرانبوں نے ندمانا اور مجزه بيديا كد باوجود كونكا مونے ك میں تصبح ہو گیا۔ پھر جھے انہوں نے قرآن، توریت، انجیل اور زبور پڑھنے کو کہا۔ میں نے فورا تمام کتابیں ان کوسنادیں اوروہ مجھے یاد ہو گئیں۔ چنانچہ اب بھی پڑھ سکتا ہوں ۔اب جو مخص خدا پراور م منالق براور جمه برایمان لائے اس کونو نجات بادر جوکوئی عذر کرے یا در کھوکہ وہ محمد اللہ برجمی ایمان نیس لایا _غرضیک بیس کرلا کھوں آ دمی اس کے تابع ہو مجے اور اصغبان سے بھرہ اور عمان تک وہ قابض ہوگیا۔ چنانچاب تک اس کے اجاع موجود ہیں فرضیکہ جموٹوں کی عادت ہے کہ الهامول کے ذریعے سے لوگوں کو مراہ کیا کرتے ہیں۔

اور کھتے ہیں کہ 'جبتم سے کامردوں میں وافل ہونا ٹابت کردو کے اور عیسائیوں کے دلول من تقش كردو كواس ون مجملوكرميسائي فرببآح ونيات رخصت موكيا _يفنيا محملوكم جب تك ان كا خدا فوت شهوان كاغهب بحى فوت نيس موسكاً."

(ازلة الاوبام ص ٢١١، خزائن جهوم ٢٠١٧)

المدفر بیروں کی کچھائتاء ہے۔ مرزا قادیانی بیتد بیراس غرض سے بتارہے ہیں کہ سی طرح مسلمانوں کی زبانوں سے عیسیٰ علیہ السلام کی موت لکل آئے تو اس کے ساتھ ہی فرمائیں کے کہ لیجئے وہ تو مرکئے اور احادیث سے میسیٰ کا آنا فابت ہے۔اب مجمی کومیسیٰ سجھ لو۔ مرزا قادیانی بچیں تیں برس سے یہی کہدرہے ہیں کھیٹی مرکیا، مرکیا، مرکیا اوران کے ساتھ بقول ان کے لاکھ آ دی یکی کہدرہے ہیں محراب تک عیسائوں کا فدہب فوت ہونا تو کیا اس کو جنبش تک نہ ہوئی۔ بلکہ عیسائی ہنتے ہیں کہ یہ بے وقوف کیسے ہیں۔ ہمارے روکے ممن میں اپنے دین کوجھی رد کررہے ہیں۔ انہیں کے اقرارے ان کے دین کی کتابیں بے اعتبار ہورہی ہیں۔ پھر جسودین کامدارالی ساقط الاعتبار کتابوں پر ہوتو اس کے بے بنیاد ہونے بیل کیا تامل ہے۔
عیسائی تو خودی قائل ہیں کھیلی فوت ہو کر کفارہ ہوگئے۔ جس کی تصدیق مرزا قادیا نی
جس کررہے ہیں اور ہاں بیس ہاں ملارہے ہیں کہ بے شک وہ فوت ہو گئے اورسوئی پر بھی چڑھائے
سے۔ جس کی نفی خدائے تعالی فر با تا ہے۔" و مسا قتلوہ و مسا صلبوہ (نسساہ:۱۰۰۷)" پر
جب عیسائی خودان کے فوت ہونے کے معترف ہیں تو وہ ان کے دلوں بیل تنش ہونے بیل کیا
تامل رہا۔ بعدموت ان کا زندہ ہونا سودہ آ ہے تشریفہ "و لا تنصیب ن اللہ الذیب ن قتلوا فی
سبیل اللہ امواتا بل احیاہ عند ربھم (آل عمران:۱۹۹)" سے استدلال کر سکتے ہیں۔
اس صورت بیل ہو جود کا لفت قرآن وحدیث کے جس کے مرتکب مرزا قادیا نی ہیں۔ اس طریقے
سے عیسائیوں کا مقابلہ ہونہیں سکنا۔ مرزا قادیا نی کوعیسائیوں کے روسے کوئی تعلق نہیں ان کویسائیوں
موت سے صرف اس قدر نفع حاصل کرنا ہے کہ خود عیسیٰ بن جا کیں۔ کھتے ہیں کہ" کہیں عیسائیوں
کے خدا کو مرف ہی دو کہ تک اس کو حتی لا یعوت کہتے جا دکھی کھانتہا بھی ہے۔"

(ازلمة الاومام ١٩٥٨م بخزائن جسم ١٥١)

ان کو حسی لا یسموت توکی نیس کهار مرف انظاراس کا ہے کہ کہتی تمیں میں دجالوں کا دورجلد ختم ہوجا سے اوراصلی دجال نکل آئے۔ اس کے بعد وہ تشریف لا کیں کے اوراس کو تقل کر کے خود بھی انقال کرجا کیں گے۔ اگرانیس سوسال بی کی حیات پر مرزا قادیانی حسی لا یسموت کا اطلاق کرتے ہیں تو ملا تکہ کے لئے کون سالفظ تجویز کریں گے۔ وہ تو لا کھول سال سے زندہ ہیں۔ بہر حال حسی لا یسموت کا لفظ جا ہلوں کود حوکا دینے کے لئے اس مقام میں مرزا قادیانی نے جہیاں کردیا۔

جب ان سے کہا جاتا ہے کھیٹی علیہ السلام کا آسانوں پرزندہ موجودر ہٹا اور قیامت کے قریب زیبن پر اتر نا احادیث میحدسے ثابت ہے تو کہتے ہیں کہ ''راویوں کا تزکیہ نئس اور طہارت ثابت نہیں اور ان کی راست بازی اور خدا ترسی اور دیا نت یا انکشاف تام ثابت نہیں سے بازی کے مقابل میں اور دیا خوا کے ۔''

(ازلة الاوبام ٥٣٠، مُزائن جسم ٣٨٥) اور نيز لكية بين كـ "احاديث توانسان كـ دخل سي بحرى موكى بينحديثون مين ضعف كـ دجو بات اس قدر بين كما يك آدى ادحر نظر ذال كر بميشداس بات كافحاج موتاب كمان

كوتقويت دينے كے لئے

اوربيجي لكعة

يغنى من الحق شدياً ماحسل ال تح مسئى عليه السلام ميں خلطى بات ثابت نہيں ہوسكتی۔ حدیثوں کو غلط خمبرا کرمرا اجمالی طور پرقرآن الکل احادیث ہی سے ہمنے ال

سب نے با نفاق قبول کر کے ہم پہلوادر ہم وزن مصدق ہے۔ اب اس ورحقیقت ان لوگوں کا کا دیا اور بباعث اس کے رہی۔اس کئے جو بات

آنے والی ذریت کومانخ دیکھتے اہمی مٹی اورانہیں پردین کا ہ کہمرزا قادیانی کوقرآ مطلب برآ ری بیس رکا مسلم شریف نسبت لکھتے ہیں کر"

اور لکھتے ہیر

وتقویت دینے کے لئے کم سے کم نص قرآنی کا کوئی اشارہ ہو۔"

(ازلة الاوبام ص ٥٢٩ فرزائن جسم ٣٨٣)

اوريب من الحق ين كـ "اكثر احاديث الرضيح بمي بول تو مفيز طن بي ـ واطـــن لا يغنى من الحق شائياً" (ازالة الاوبام ١٥٥٣ بزائن جهم ١٥٣٠)

ماحصل ان تحریرات کا بیہ ہوا کہ صحابہ اور راویوں نے عمر آیا سہوا احادیث حیات وزول عیلی علیہ السلام میں غلطی کی ہے اور احادیث حجے بھی ہوں تو مفید ظن ہوں گی۔ جس سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ پھر جب نیچر یوں نے اسی قسم کی تقریروں سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی مدیوں کو غلط تھہرا کر مرز اقادیا تی کے دعووں کو فضول اور بے بنیاد ثابت کیا تو لکھتے ہیں کہ' محو ایمالی طور پر قرآن ناکمل وائم کتاب ہے۔ مگر ایک حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادت وغیرہ اصادیث میں سے ہم نے لیا ہے۔'' (از لة الاوہام ص ۵۵۲ ہزائن ج سامی میں سے میں میں سے میں میں سے میں میں سے میں میں سے میں میں سے م

اور لکھے ہیں کہ ''منیج ابن مریم کی پیش گوئی ایک اوّل در ہے کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے با نفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح ہیں پیش گوئیاں کھی گئی ہیں کوئی بیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تو اتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر شبوت پر پانی پھیر دینا اور بیہ کہنا کہ بیہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ در هیقت ان لوگوں کا کام ہے جس کوخدانے بھیرت دینا اور حق شناسی سے پچھ بخرہ واور حصہ نہیں در هیقت ان لوگوں کا کام ہے جس کوخدانے بھیرت دینا اللہ اور حق اللہ الرسول کی عظمت باتی نہیں دیا اور بیاعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور حال الرسول کی عظمت باتی نہیں درای۔ اس لئے جو بات ان کی اپنی سجھ سے بالاتر ہواس کو کال اور معتمات میں داخل کرتے ہیں۔ ''

اور کھتے ہیں کہ' سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پرتی ہیں۔'' (از للة الاوہام ۲۵۵ ہزائن جسم ۲۹۳)

دیکھے ابھی سب راوی با عتباراور حدیثیں بے کار ہوگئی تھیں اور ابھی ان کی کایا بلٹ میں اور ابھی ان کی کایا بلٹ میں اور انہیں پردین کا مدار تفہر گیا۔ کیا اس تنم کی کارروائیوں سے عقلاء کی سجھ شر سے بات نہیں آتی کہ مرزا قادیانی کو قرآن و حدیث سے ای قدر تعلق ہے کہ اپنا مطلب حاصل کریں اور جہاں مطلب برآ ری میں رکاوٹ ہوئی انہوں نے ان پروار کردیا۔

ب بین میں میں میں میں میں میں میں میں اور ہے۔ اس کی میں اور میں اور یں مے۔اس کی میں اور یہ میں اور یہ ہے۔ اس کی نبت لکھتے ہیں کو 'دیدوہ حدیث ہے جو می مسلم میں اوام مسلم میا حدیث ہے۔ جس کو

بے بنیاد ہونے میں کیا تائ ہے۔
رہ ہوگئے۔جس کی تقد ایق مرزا قادیا نی
رہ ہوگئے۔جس کی تقد این مرزا قادیا نی
رہ مسا صلبوہ (نسساہ:۱۰۷)" پھر
ہان کے دلوں میں نقش ہونے میں کیا
تخصیب الله المذیب قتلوا فی
ہم حکب مرزا قادیا نی ہیں۔اس طریقے
ہم حکب مرزا قادیا نی ہیں۔اس طریقے
ہم حکب مرزا قادیا نی ہیں۔اس طریقے
ہا کی کے دوسے کوئی تعلق نہیں ان کوسیلی کی
ہاؤگے پکھا نہا بھی ہے۔"

زلة الادہام ۱۹۳۸ بخزائن جسم ۲۹۱ مرف انظاراس کا ہے کہ بیس تعیں ہا۔ مرف انظاراس کا ہے کہ بیس تعیں کے احداس کی کی حیات پر مرز اقادیا نی حسب لا این کا میں مرز اقادیا نی اس مقام میں مرز اقادیا نی

سانول پرزنده موجودر مهنا اور قیامت بچه مین که'' راویول کا تزکیدنش اور در دیانت یا انکشاف تام ثابت شه کی تملیغ مین خطاء کی۔''

یة الاوبام م ۵۳۰ خزائن جسم ۱۳۸۵) سے مرکی ہوئی بین حدیثوں میں بمیشراس بات کامحاج ہوتا ہے کہان ضعیف مجھ کررئیس الحدثین محمد اساعیل بخاری نے چھوڑ دیا۔''

(ازالة الاوبام ص٠٠٠ نتزائن جسم ٩٠٠،٢٠٩)

اور دوسری جگد کہتے ہیں کہ 'امام بخاری جیسے رئیس الحد ثین کو بیر صدید نہیں ملی کہتے ا ابن مریم وشق کے شرقی کنارے میں منارے کے پاس انریں گے۔''

(ازالة الاوبام ص ١٣٦ فجزائن جسم ٢٢٢)

اً ح م و د ال ميخوانم نام آل نامدار مي بينم" (نثان آماني من ۱۲ من ۲۲ من

یقسیدہ نہ بخاری ہیں ہے نہ اس کی کوئی ضعیف سے ضعیف سند ال سکتی ہے۔ جومصنف تک پنچ گراس پرا تنا وقوق ہے کہ مسلم شریف کی حدیث پر نہیں اور فریاتے ہیں کہ ' حضرت کی کی سے پہلے ہم نے کوئی اللہ تعالیٰ فرما تا ہے۔ ' لم نجعل له من قبل سمیا '' یعنی بجی سے ہم نے کوئی اس کا مثیں دنیا ہیں نہیں بھیجا۔ جس کو باعتبار ان صفات کے بچی کہا جائے ہی آ ہے ہماری تقدیق کے بیان کے لیے اشار قالعس ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس جگہ آ ہے ہوصوفہ ہیں قبل کی شرط کی ایون کے بیان کے لیے اشار قالعس ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس جگہ آ ہے۔ موصوفہ ہیں قبل کی شرط کی ان اس اس کی بعد کی نہیں لگائی۔ تا معلوم ہو کہ بعد ہیں بنی اس اسکیا نبیوں کے آ نے کا دروازہ کھلا ہے۔ جن کا موک ہوگا اور خدا تعالیٰ نے اس آ ہے کہ جو خص کسی بنی اسرائیلی نبی کا مثیل بن کر میں کہا معلی نہیں کہا معلوم ہو کہ اللہ کا مثیل بین کہ جو خص کسی بنی اسرائیلی نبی کا مثیل بن کر آ ہے گا وہ مثیل کے تام سے نہیں بیکارا جائے گا۔ بلکہ بوجہ انطباق کی اس تا میں کہا مقبل بن کر آ ہے گا۔ بلکہ بوجہ انطباق کی اس میں نام سے نیکارا جائے گا۔ جس نبی کا وہ مثیل بن کر آ ہے گا۔ ' (از لہ الاد ہام ص ۱۳۵ کی کوئی مثیل سے کی اس اس کا یہ ہوا کہ قر آ ن شریف سے قابت ہے کہ مرزا قادیانی کوئی مثیل سے کی مطلب اس کا یہ ہوا کہ قر آ ن شریف سے قابت ہے کہ مرزا قادیانی کوئی مثیل سے کہ مطلب اس کا یہ ہوا کہ قر آ ن شریف سے قابت ہے کہ مرزا قادیانی کوئی مثیل سے کی مطلب اس کا یہ ہوا کہ قر آ ن شریف سے قابت ہے کہ مرزا قادیانی کوئی مثیل سے کا ب

نم نام نہیں _ یعنی مثیل ، پور ایم نجعل له من قبل ، ایک لڑکاعنا یت فرما توارش مم نے بچی رکھا۔ اس کے کوئی اور محض پہلے نہیں گذر نہ تھا اور اگر سی کے معنی مثیل مخالف بھی لیا جائے تواس اس سے بیڈ کالا کوئیسی علیہ ا

یکارے بلکہ عیسیٰ یکارے۔

علیهالسلام کی نبوت کا ذکر؛ ہوگا۔ بلکھیسی کا بھی مثیل ہ ویکھئے پہال تو جائیں۔ یعنی مثیل اور پیجا

اگر دروازہ کھلاتو یخیٰ کے م

مطلب به کرمیسی کا بھی مثیرا بیں - بیرسب من قبل صاحب نے کس سے پوچھ اس لئے کہ حاجی اور چاچی ہیں غرض کہ چندوسا نظر کی کرکی واسطوں کے بعد عیمی ران: • •) "میں اس حقیق معن نیند کے ہوں ۔ جو

ظاہرہے۔مرمشہورمعنی یعیٰ

نه مونے یائے گوفر آن۔

انصاف تجمع سكتة بين كدكس

ل نے چموڑ دیا۔"

ں میں ہوروری (از لمۃ الاوہام من ۲۰۰ نزائن جسام ۲۱۰،۲۰۹) بخاری چیسے رئیس المحد ثین کو بیہ حدیث نبیس ملی کہ مسیح ہے یاس اثریں گے۔''

(ازلة الاوہام ٢٣١٠ بنزائن جسم ٢٢١)

يہ جرح ہوگئ ہے اور گلاب شاہ مجذوب کی حدیث پر
الحساتھ پیش کی جاتی ہے۔ جس کا حال معلوم ہوگا
٣٣) بیس تحریر فرماتے ہیں کہ ' ماسوا اس کے لیمن
ایک مرد ہا خدا نعمت اللہ نے جو ہندوستان بیس اپنی
ایک مرد ہا خدا نعمت اللہ نے جو ہندوستان بیس اپنی
ایک مرد ہا خدا نعمت اللہ نے جو ہندوستان بیس اپنی

ا۔ بلکہ بعجہ انطباق کل ای نام سے پکارا جائے گا۔ (ازالة الاوہام ٥٣٥ بزائن جسم ٩٩٠) سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کوکی مثیل عسلی نہ

ایہ ہے کہ جوفض کی بن اسرائیلی نبی کامٹیل بن کر

پارے بلکھیٹی پکارے۔ کونکہ خدائے تعالیٰ نے کی علیہ السلام کی نسبت فر مایا ہے کہ ان کا کوئی ہم نام نیس یعنی معمل ، پوری آ بیشر یفدیہ ہے۔ ' یا ذکریا انا نبس ک بغلام اسمه یحیی ہم نام نیس یعنی معمل که من قبل سمیا (مریم: ۷) ' ' یعنی جب زکر یا علیہ السلام نے وعاء کی کہ اللی جھے ایک اڑکا عنایت فر ما تو ارشاد ہوا کہ اے زکر یا ہم تہیں ایک لڑے کی خوشخری دیتے ہیں جس کا نام ہم نے کئی رکھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس نام کا کوئی اور فحض پہلے ہیں گذراء کیونکہ اسمہ کے بعد لفظ سمیا صاف کہ رہا ہے کہ ان کا ہم نام کوئی پیشتر مختل اور اگری کے معنی مثیل ہی لیس تو یہ مطلب ہوگا کہ ان کے پہلے ان کا مثیل نہ تھا۔ اگر مفہوم خالف بھی لیا جا ہے تو اس قدر معلوم ہوگا۔ ان کے بعد ان کا ہم نام یا مثیل ہوگا۔ مرزا قادیائی نے اگر دروازہ کھلاتو یکی کے مثیل کا کھلا ، سی کی مثیل ہوگا۔ کین یہ بات خور طلب ہے کہ فہوم خالف سے۔ اگر دروازہ کھلاتو یکی کے مثیل کا کھلا ، سی کا مثیل اس سے کیسے نکل آ یا۔ پھر اس حالت میں یکی اور دروازہ کھلاتو یکی کے مثیل کا کھلا ، سی کا مثیل اس سے کیسے نکل آ یا۔ پھر اس حالت میں یکی علیہ السلام کی نبوت کا ذکر ہی کب ہے۔ جس سے خیال کیا جائے کہ ان کا ساکوئی نبی ان کے بعد علیہ السلام کی نبوت کا ذکر ہی کب ہے۔ جس سے خیال کیا جائے کہ ان کا ساکوئی نبی ان کے بعد علیہ السام کی نبوت کا ذکر ہی کب ہے۔ جس سے خیال کیا جائے کہ ان کا ساکوئی نبی ان کے بعد علیہ کہ کہ کہی مثیل ہوگا۔

و کھے بہاں تو اس قدرتو سیع ہوری ہے کہی کے حقیق معنی چھوڑ کرجازی معنی لیے جائیں۔ یعنی مثیل اور یکی کامثیل پیشتر نہ ہونے سے مطلب یہ کہ آئندہ ضرور ہوگا اور اس کا مطلب یہ کرعیدی کا بھی مثیل ہوگا اور مثیل ہی نہیں بلکہ یہی ہوگا۔ جس سے نابت ہوگیا کہ خورتیدی مطلب یہ کرعیدی کا بھی مثیل ہوگا اور مثیل ہی نہیں بلکہ یہی ہوگا۔ جس سے نابت ہوگیا کہ خورتیدی ہیں۔ یہسب من قبیل سے میا اے لکلا۔ یہ سلمارایا ہوا جیسا کہ ایک نقل مشہور ہے کہ ایک صاحب نے کہ ایک کہ ہو تھے اور کہ ان کی ایک شکل ہے اور میان اور گیان کی ایک شکل ہے اور شک اور سی کی ایک شکل ہے اور شک کی ایک شکل ہور سی کہ کی واسلوں کے بعد مطلب نابت کردیا۔ الغرض مین قبل سمیا ہیں اس قدرتو سیع عمد ان: ہوں کہ بعد ان اور شک کی ایک قبل اور شک کی ایک میں اس وجہ سے کہ اپنامقعو و فوت ہوتا ہے۔ اس قدر شکی اور تشد دکیا کہ گوتو فی کے عمد ان: ہوں۔ جس کی اس اس میا کہ آئی ہور و فات اور رفع میں ہے۔ فوت مقبل ہور نے بیا کہ تاہد ہوں۔ جس کی ایک گور آئن سے نابت ہے کہ واور تیب کے واسط نہیں۔ جس کا حال معلوم ہوگا۔ اہل شہو سے کہ سے خوت نہیں کہ می قدر خود خوضی سے کا مرابا جارہا ہے۔

اب ہم مرزا قادیانی سے بوچھتے ہیں کہ اس آ پیشریفہ ٹس کیا فرمائے گا۔' و مساکنت تتلوا من قبله من کتاب و لا تخطه بعینیك (عنكبون:٤٨) ''یعن اے پیم اللہ قرآن سے پہلے نتم كوئى كتاب پڑھتے تھے ندائے وابنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔

یماں بھی الدتعالی نے بل کی شرط لگائی بعد کی نیس لگائی ۔ کیا یماں بھی بھی فرمایا جائے گا کہ حضرت قرآن سے پہلے پڑھتے نہ تنے اور بعد پڑھنے گئے اور پہلے وابنے ہاتھ سے لکھتے نہ سے بعداس کے بھی لکھنے گئے۔ اگر اس کا بھی مطلب سمجھا جائے تو قرآن سے ثابت ہوجائے گا کہ حضرت پیشتر لکھنا ضرور جانے تھے۔ لیکن ہائی ہے سے اور اگر فرمائیں کہا تی کہات آ ہت سے یہ معنی نہیں نگلتے تو مین قبل سمیا سے و معنی کی کر لکلیں گے؟ ۔ مرزا قادیانی جو تفایر واحاد ہے پر معنی میں سکتے ہیں۔ اس کا سب بھی ہے کہ بیدونوں قرآن میں اس قسم کے تصرفات کرنے ہیں۔ اور طرف میں ہے کہ بیدونوں قرآن میں اس قسم کے تصرفات کرنے سے ہیشہ مزام ہوا کرتے ہیں اور طرف میں ہے کہ بیدونوں قرآن میں کھتے ہیں کہ 'جو ہا تان کی مقتل میں نہیں آتی۔ فی الفوراس سے مکر اور تاویلات رکیکہ شروع کردیتے ہیں۔''

(ازالة الاومام ١٥٥٧ فيزائن جسم ٢٥١٠)

مرزا قادیانی کے تاویلات کا حال انشاء اللہ آکندہ تو بہت کھ معلوم ہوگا۔ گر

مردست ای کو دیکھ لیج کہ احادیث متواترہ اور اہمام سے جس کا ذکر خود بھی کرتے ہیں۔

عابت ہے کہ وہ عینی اتریں کے جو ابن مریم اور سی اللہ اور روح اللہ اور نی اللہ اور رسول اللہ تنے

اور ہا وجوداس کے فرماتے ہیں کہ وہ میں ہی ہوں اور ش تعالی فرما تا ہے 'و اذ قسال عیسیٰ
اب ن صریم یا بنی اسر اعیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من

التوراۃ و مبشر آبر سول یاتی من بعدی اسمہ احمد (صف: ۲) ''لیمی عینی علیہ

السلام نے بی اسرائیل کو بیثارت دی کہ میرے بعد ایک رسول آکیں کے جن کا نام احمد ہوگا۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ وہ رسول میں ہوں چنا نچہ میرانام احمد ہے۔ مرزا قادیائی نے اپنی

بحث کی تاریخ ۱۰ سا ہو اپنی من بعدی کے لئے غلام ہونے کی ضرورت ہوئی تو مقام احمدی

مار نہیں تعلی میں دیکر جب عیلی بنے کے لئے غلام ہونے کی ضرورت ہوئی تو مقام احمدی

میں جہاں فرشتوں کے بر جلتے ہیں وہ کوکر کی سے تیں۔

اور لکھتے ہیں" پھرسے کے بارے میں بیمی سوچنا چاہئے کہ طبی اور فلف لوگ اس خیال پرٹہیں ہنسیں کے کہ جب کہ تمیں یا جالیس ہزار فٹ تک زمیں سے اوپر کی طرف جانا موت کا

ہے۔ معرت میں ال جمعند

خودی نیچریوں ک شکاء گرلیتے میں ادرآپ بھی دی کم گاسے ہاتیں کرنے پر تعقیماڑا: میسیٰ علیدالسلام کاصلیہ

م میسلی ای داسطے بنایا کیا تھا۔ اور حق تعالی جوفر ما تا۔

مرین مالا۔اس کی کھے پردائیں۔سر مالوں سے خود ہی تقل کرتے ہیں ک

اشاہ اس میں بی ہے کہ سول واقع میں کس نے ان پر رتم کھا کر فی نے وہ نسخہ بنایا تھا تو وہ مجسی کسی:

ي سے وہ در جايا ما ووہ راكن كوردكرد سے يال-

اور کیمنے ہیں' فساسسا گرخمہیں ان بعض امور کاعلم نہ ہو۔ گاب کے واقعات پرنظر ڈ الوتا ا

اوران کتابوں کی تو یہ ماحب پی میچ بخاری میں میر می

یاس موقع بیں ککھاج انجیلوں میں مصرح ہے کہ بیٹی عا واقعات سابقہ کا لوچھنا قرآن ک کلستے ہیں۔''مسے کا آسان کی طر موجب ہے۔حفرت میں اسجم عضری کے ساتھ آسان تک کیوکر پانچ مکئے۔''

(ازلمة الاوبام ص٢٨٠،١٠٠ فرائن جساص ١١٥٥١)

خودی نیچر یوں کی شکایت کرتے ہیں کہ جو بات اس کی سجھ میں نیس آتی محالات میں واقل کر لیتے ہیں اور آپ بھی وہی کررہے ہیں۔فقط فلنی نہیں بلکہ ساراعالم مرزا قادیانی کے الہام اور فلا اس کے الہام مرزا تا ہے۔ محراس کا کچھا ٹرنیس ہوتا۔

عیسیٰ علیدالسلام کاصلیب پرچڑھ کرزخی ہونا طب کی کتاب سے ثابت کرتے ہیں کہ رہم عیسیٰ ای واسطے بنایا گیا تھا۔

اور ق تعالی جوفر ما تا ہے کہ و مسا حسلب و پینیسی علیدالسلام کوکس نے سولی پڑئیں پر حمایا۔اس کی پچھ پروانہیں سبحان اللہ! قرابا دین سے قرآن کورد کرتے ہیں۔عیسائیوں کی کتابوں سے خود ہی نقل کرتے ہیں کھیٹی سولی پرمر گئے اور ان کی لاش دفن کی گئی اور جوقصہ خود نے قراشا ہے اس میں یکی ہے کہ سولی سے اتار نے کے بعد وہ گڑ بڑ میں بھاگ گئے۔بہر حال ان مواقع میں کس نے ان پررتم کھا کر مرہم لگایا اور کس ڈاکٹر خانے میں وہ زیر علاج رہے اور اگر خود بی نے وہ نسخہ بنایا تھا تو وہ بھی کسی تاریخی کتاب سے کھی دیتے۔ محرایبانہ کیا اور بغیر کسی شوت کے قرآن کورد کر دہے ہیں۔

اور کھے ہیں 'فسسطوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون (نحل:٤٣) ''لينى الرحمين ان بعض امور كاعلم نه بورجوم ش پيدا بول تو الل كتاب كى طرف رجوع كرواوران كى كتاب كي واقعات بنظر والوتا اصل حقيقت تم يرمكشف بوجائے''

(ازالة الاومام ١١٧ فزائن جهم ١٣٣)

اوران کتابوں کی توثیق اس طرح کی جاتی ہے کہ'' ہمارے امام المحد ثین اساعیل ماحب اپن صحح بخاری میں میکو کلفتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفتلی تحریف نہیں۔''

(ازلمة الاوبام س ٢٥٦، فزائن جسم ٢٣٩،٢٣٨)

بیاس موقع میں کھاجہاں ان کوانجیل سے استدلال کرنا تھا اور جب بیالزام دیا گیا کہ افجیل سے استدلال کرنا تھا اور جب بیالزام دیا گیا کہ افجیل میں معرح ہے کہ علیہ السلام زندہ آسان پر اٹھائے گئے تو وہی اہل الذکر جن سے واقعات سابقہ کا بوچمنا قرآن کی روسے فرض تھہرایا تھا۔ مردود الشہادة قرار دیئے گئے۔ چنا نچہ کھتے ہیں۔ دمیج کا آسان کی طرف اٹھائے جانا انجیل کی کسی الہا می عبارت سے ہرگز نہیں ثابت

یں کراس آیہ شریفہ میں کیا فرمائےگا۔''و مساکنت 4 بعینیك (عنكبوت: ٤٨) ''بعنی اے پیفیروالیہ ماہے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔

الگائی بعدی نیس لگائی - کیایہاں بھی بہی فر مایا جائے اور بعد پڑھنے گئے اور پہلے دائے ہاتھ سے لکھتے نہ مطلب سمجھا جائے تو قرآن سے ثابت ہو جائے گا ہائیں ہاتھ سے اور اگر فر مائیں کہ اس آ ہت سے یہ کی کو لکلیں گے؟ ۔ مرز اتا دیانی جو تقاسیر وا حادیث پر کے کہ ید دونوں قرآن میں اس قسم کے تصرفات کرنے کہ نیچر یوں کی شکایت میں لکھتے ہیں کہ 'جو ہات ان رتا دیا اے رکیکہ شروع کردیتے ہیں۔'

ئی سکتے ہیں۔ اس میمی سوچنا چاہئے کہ طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال رار فٹ تک زیش سے اوپر کی طرف جانا موت کا ہوسکتا اور جنہوں نے اپنی الکل سے بغیررویت کے پچھلکھا ہے۔ان کے بیانات میں علاوہ اس خرابی کے ان کا بیان چیم ویز نبیں ۔اس قدر تعارض ہے کہ ایک ذرہ ہم ان میں سے شہادت کے طور (ازالة الاوبام ص ٧٧٤، فزائن جسم ٣٥٧)

اور ضرورت الامام ميل لكهية بين كه "اليي غلطيال حوارثيين كي سرشت مين تفيل ـ"

(منرورت الأمام ص ١٥ ا فيزين ج ١٣٥٥)

اور فرماتے ہیں کہ" یہ انجیلیں حضرت سے کی انجیلیں نہیںای وجہ سے باہی اختلاف ہے۔'' (ضرورت الا مام ص١٩ فرزائن ج١١م ٢٨٥)

لیجئے وہی کتابیں جن کی نسبت تحریف کا لفظ نا گوار تھا اور قرآن سے ثابت تھا کہ عیسائیوں سے بوجھا جائے کہ الجیلوں میں کیا لکھا ہے۔ انہیں کی نسبت بیکہا جاتا ہے کہ وہ مردود الشهادة اورغلط بيانوں كے خيالات بيں۔اس خودغرضي كي كوئي انتهاء بھي ہے جو جي عيابتا ہے قرآن محمعى مخبراليتے بيں۔

مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر بیدلیل قائم کی ہے کہ قرآن شریف من أذ قال الله يا عيسى "بسين الني بدجس عظامر بكري تعالى فان ع مرتے ہی سوال کیا تھا۔ چنانچہ (ازالة الاوہام ص١٠٢، نزائن جسم ٣٢٥) میں لکھتے ہیں۔ وو تعجب کہ وہ اس قدر تاویلات رکیکہ کرنے سے ذرائجی شرم نہیں کرتے۔ وہ نہیں سوچتے کہ آیت فلما توفيتني عيم الله يم عيل برآ يت إ- واذ قال الله يا عيسى ابن مريم ، انت قلت للنساس ''اورظا برب كرقال كاصيفه ماضي كاب اوراس كاوّل اوموجود برجو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔جس سے بیٹابت ہے کہ بیقصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا اور پھرالیا ہی جو جواب حضرت عیملی کی طرف سے ہے۔ یعنی فلما توفیتنی وه محی بعیغ ماض ہے۔"

اس کے بعد (الحم نبر ۲۲ جه ص ٤ مورند ٢٢ رجون ١٩٠٥) من طاعون کی پیش کوئی کی نسبت لكمية بين كه " مجه خداك طرف سے بيوى بوئى عفت الديار كلها ومقامها لين اس كاايك حصدمث جائے گا۔ جوعمارتین ہیں تابود ہو جائیں گی اس پراعتراض ہوا کہ بیمصرع لبید کا ہے۔ جس میں اس نے گذشته زمانے کی خبر دی ہے کہ خاص خاص مقامات ویران ہو گئے۔اس کا جواب خود خريفر ماتے بين كرجم فض فك افيه يا هداية النحو بحى يرص موكى وه خوب جانا ب كه ماضى مضارع كمعنول يرجمي آجاتى ب- بلكه السيمقامات من جب كه آف والاواقعة ملكم

مويجبيها كهاللد تعالى فرما ينسلون واذقال الهيسن مسن دون الله ربهم وغيره "اب کے اوراگر ماضی کے مینے سزاءتواس قدر کافی ہے موياصرف دنحوجوآپ

کے نگاہ میں یقینی الوقوع ہ

اورمضارع كي جكه ماضي مرزا قادياني عیسیٰ صیغهٔ ماضی ہے اور

مامنی کے معنی مضارع۔ مجى حانتے ہیں کہ ماضی جوالفا ظمخالفین کے <mark>ا</mark> طريقئة استدلال بتلانا' متخالف ہوں _جن لو کو

ے كەقائل يعنى لىبىدى. مراد کے مخالف کو کی معخ

فرماتے ہیں کہ ہدلیۃ ال مباحظ میں دست ا

مرزا قادیانی قرآن الله يــا عيسىٰ ''ــَ آتاہ۔جسسے ٹا

مطلب بيهوا كهخداعي بھراذ قال کے معن^{مت}

اجتهادي تقى _ كيونكه جو

مرزا قادياني كوجب منظور مواكيسلى عليه السلام كى وفات ثابت كري توكها كدواذ قال عیلی میند اضی ہاوراذ خاص ماضی کے واسطے آتا ہاور جب عفت الدیار پراعتراض ہوا کہ ماضی کے معنی مضارع کے کیسے تو وہی واذ قال عیسیٰ وغیرہ کو پیش کرکے کہا کہ ہدلیۃ اُفھو پڑھنے والے بھی جانتے ہیں کہ ماضی جمعنی معقبل آتی ہے۔ ہمیں اس بات کی خوشی نہیں کردونوں تقریروں ہیں جوالفاظ مخالفین کے لئے تجویز کئے تھےوہ اب واپس ہوتے ہیں۔ بلکہ کمال افسوس سے ان کا المريقة استدلال بتلانا منظور ب كدايك بى آيت كواييد وموقعول من بيش كرت مي كدبابم مخالف ہوں۔ جن لوگوں نے عفت الدیار کے معنی کے مستقبل ہونے میں کلام کیاان کی غرض بیہ ہے کہ قائل یعنی لبید کی مراداس معرع میں ماضی ہے۔جیسا کر قرائن قوید سے ظاہر ہے۔ پھراس ک مرادك مخالف كوئى متخ ليئات وجيه الكلام بعا لا يرضى قائله بجودرست نيس اس پر فرماتے ہیں کہ بدلیة الخو بڑھنے والا بھی جانتا ہے کہ ماضی کے معنی مستقبل ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس مباحث میں دست اندازی کی ضرورت نہیں۔ محر اس تقریر سے بد بات مکشف ہوگئ کہ مرزا قادیانی قرآن کے معنی قصد أغلط کیا کرتے ہیں۔اس لئے کہجس وقت انہوں نے 'اذ قال الله يا عيسى "كمنى يبان ك يتكر قال مينه الني اوراذ خاص واسط ماضى ك آتا ہے۔جس سے ثابت ہے کہ پیقصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا قصہ تھا نہ منتقبل کا جس کا مطلب بيہوا كەخداعيسىٰ سے يوچھ چكاتھا)اس وقت دەمدايية لنحو پژھ چھے تھے بلكہ فاصل اجل تھے عراد قال كم من معتبل لين سا الكاركول كيااس موقع من يمي تبين كمد يحت كدده خطائ اجتهادي تقى _ كيونكه جوالي بديمي بات موكه مداية الخوير صنه والابعى اس كوجانتا مووه اجتها دي نبيس

ت کے پچولکھا ہے۔ان کے بیانات میں علاوہ اس رض ہے کہایک ذرہ ہم ان میں سے شہادت کے طور (ازلۃ الاوہام ص ۷۲۷، خزائن ج ۲۳ س ۳۵۲) ''الی غلطیاں حوارمین کی سرشت میں تھیں۔''

(مرورت الامام م ۱۵ ، فرئن م ۱۳ م ۱۵ مردت الامام م ۱۵ ، فرئن م ۱۳ م ۱۹ می المحمد منظم می المجلس نہیں ای وجہ سے باہمی (ضرورت الامام م ۱۳ ، فرائن م ۱۳ می است تھا کہ ایک لفظ نا گوار تھا اور قرآن سے قابت تھا کہ المحما ہے۔ انہیں کی نسبت سے کہا جاتا ہے کہ وہ مردود وفرض کی کوئی انتہا مجمی ہے جو تی جا بتا ہے قرآن

ل وفات پریددلیل قائم کی ہے کہ قرآن شریف ہے۔ جس سے طاہر ہے کہ ق تعالی نے ان سے الم من اللہ بیار اس اللہ ہے۔ جس سے طاہر ہے کہ ق تعالی نے ان سے المجی شرم نہیں کرتے ۔ وہ نہیں سوچنے کہ آیت اذ قبال الله یا عیسی ابن مریم ، انت کہ ماضی کا ہے اور اس کے اقرال از موجود ہے۔ جو اللہ یت ہے کہ بیقصدونت نزول آیت زمانہ ماضی کا جو جواب معرت عیسی کی طرف سے ہے۔ لیعنی جو جواب معرت عیسی کی طرف سے ہے۔ لیعنی جو جواب معرت عیسی کی طرف سے ہے۔ لیعنی

رو ۲۲۲ رجون ۱۹۰۵) میں طاعون کی پیش گوئی کی بوئی عفت الدیار محلها دمقامها لیعنی اس کا ایک اگل اس کا ایک اس کا ایک اس کا ایک اس مقامات در ان ہوگئے۔اس کا جواب معدایة النحو بحی پڑھی ہوگی دہ خوب جانتا ہے لیا۔ ایک مقامات میں جب کرآنے والا واقعہ شکلم لیا۔

ہوسکتی۔ اس سے ثابت ہے کہ باوجود اس کے کہ معنی مستقبل وہاں صادق ہیں۔ جس کی تقرن کی مفسرین نے کی ہے اورخود بھی جانتے ہیں۔ گر قصد اس کو بمعنی ماضی قرار دیا جو خلاف مراوالی مفسرین نے کی ہے اورخود بھی جانتے ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ مرزا قادیانی کا وہ استدلال کہ قرآن میں عیدی مفتر ف ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ مرزا قادیانی کا وہ استدلال کہ قرآن میں عیدی علیہ السلام کا قول فسلہ تا تو فیدیتنی بھینئہ ماضی ہے۔ جس سے ان کی وفات ٹابت ہوتی ہے۔ عفت الدیار والی تقریر سے ساقط ہوگیا۔ کونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ یہ سوال وجواب عیسی علیہ السلام سے آئندہ ہوں گے اور یہ ماضی بمعنی مستقبل نہ جمی جائے تو قرآن پرجملہ ہے۔ السلام سے آئندہ ہوں گے اور یہ ماضی ہے۔ کہ سے الے وطن گھیل ہیں جا کرفوت ہوگیا۔''

(ازالة الاوبام ص ٢١٦، فزائن جسم ٢٥٣)

ملیل شام کے ملک میں ہے۔ مران کی قبر شمیر میں بتلاتے ہیں۔ چنانچدرسالہ عقائد مرزامیں رسالتہ البدیٰ سے ان کا قول نقل کیا ہے کیسٹی علیدالسلام کی قبر شمیر میں ہے۔ حالانکہ وہاں کے علماء اور مشامختین اور معززین نے ایک محضر تیار کیا کہند کسی تاریخ میں ہے ند بزرگوں ے سنا کیسٹی علیدالسلام کی قبر کشمیر میں ہے اور جومرزا قادیانی نے پرانی قبر تلاش کر کے نکالی ہے۔ وہ بوذ آسف کی مشہور ہے۔شیعہ لاشیں کر باا معلے میں بھاکر دفن کرتے ہیں۔اس غرض سے کمتبرک مقام ہے عنینی کی لاش کلیل سے جو کشمیر میں لائی منی ۔اس سے ظاہر ہے کہ شایداس زمانے میں شمیر بیت المقدس سے بھی زیادہ متبرک ہوگا۔ مرکسی کتاب سے اس کا ثابت ہونا ضرور ہے اور (الکم ج انبر۲۲م م، موردد۲۲ رجون ۱۹۰۵م) میں لکھتے ہیں کہ دمسے صلیب سے نجات پاکرائی طبعی موت سے بمقام تشمیرسری گرم کیا۔ ' جب تشمیر کو آ جانا ثابت موجائے تو ایک بات باتی رہ جائے گی کداس زمانے میں شمیراور کلیل دونوں ایک تھے اور اس میں نصاری ك شهادت كى ضرورت موكى _ كيونكما يسامور ش بقول مرزا قادياني وين الل الذكر بير يبن سے ہوچھنے کا ضرورت ف استقلوا اهل الذكر كاروس ثابت برسال واقعات ك اختلاف بیان سے ثابت ہے کہ ان کے بیان کوامل واقعات سے کوئی تعلق نہیں اور حکایت بغیر محکی عنہ کے ہوا کرتی ہے۔جس کواردوزبان میں جموٹ کہتے ہیں۔ جب واقعات کی نبست سے بات متعدد مقام میں ثابت ہوگئی تو ان کے الہامات مطابق واقع کیوں سمجھے جا ئیں۔ آخروہ بھی انہیں کے بیانات ہیں۔

اور لکھتے ہیں کہ 'ان سب میں سے کس نے بدو وی نہیں کیا کہ بیتمام الفاظ واساء (عیسیٰ دشق وغیرہ) ظاہر پر بی محول ہیں۔ بلکہ صرف صورت پیش کوئی پر ایمان لے آئے۔ پھر

ا جماع کس بات پر ہے۔ ہاں تیرہ ہوتا ہے۔ سواگر بیعا جز مسیح موفودہؓ

اور تیر ہویں صدی -اللہ صاحب اور نواب صدیق صر میں سے علیہ السلام الر آئیں۔'' حالا نکہ خود تصریح کر کرنے سے نہیں ہوسکا۔ چنانچہ چار سومحا ہے کانام کیجئے۔ جواس با

افسوس ہے سحابہ کرا ہوئی کہ جب تک سیکڑوں محابہ اجماع ہوگیا وہ بھی احقالی کہ لفظ نجی مظافی نے آنے مریم فرمایا،روح اللہ فرمایا،رسو نہ کیا مجران کے اترنے کا مقام ہے کہ اعلام اور صفات خصہ کے داعلام اور صفات خصہ کے داعلام اور صفات خصہ مسلمانوں کواپنے پرقیاس کر

ایک مجدوب کا بخش کا اظہار ہے کہ گلاب ہوگیا اور لدھیانے بٹس آ آسان پر اٹھائے گئے اور

مرزا قادیانی کومفیدہ۔جس

كداين ني كي بات كولفؤهم ا

اجماع کس بات پر ہے۔ بال تیر ہویں صدی کے اختاا م پرسے موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم موتا ہے۔ سواگر میرعا جزمسے موعود تیس تو پھر آپ اوگ سے موعود کو آسان سے اتار کرد کھلادیں۔'' (از لمة الاوبام س١٨٥، بزائن جسم ١٨٥)

اور تیرہویں صدی کے اختیام پر سے کے آنے کا اجماع یوں ثابت کیا گیا کہ' شاہ دلی الشصاحب اور نواب صدیق حسن خال صاحب کی رائے ہے کہ شاید کہ چودھویں صدی کے شروع پیل میں علیہ السلام اتر آئیں۔'' (ازلاۃ الاوبام ۱۸۲۸، خزائن جسام ۱۸۹

حالانکہ خودتھری کرتے ہیں کہ اجماع کا ثابت کرنا بغیر تین چارسوصحابہ کے نام بیان کرنے سے نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ کلمتے ہیں 'محابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں بھلا ہے تو کم سے کم تین چارسومحابہ کا نام لیجئے۔ جواس باب ہیں شہادت اداکر کئے ہیں۔''

(ازالية الاوبام ٢٠٥٨ فرزائن جهم ٢٥٥)

افسوس ہے محابہ کرام کی وقعت نواب صاحب سے کم بھی گئے۔ جب ہی تو بیر ضرورت ہوئی کہ جب تک سیکڑوں محابہ بالا تفاق نہ کہیں اعتبار کے قابل نہیں اور یہاں دو ہی قولوں سے اجماع ہو کیاوہ بھی احمالی کہ لفظ شائد سے ظاہر ہے۔

نی الله نے آنے والے سے علیہ السلام کی تعین ہر طرح سے کی ہے۔ علی فر مایا، ابن مریم فر مایا، وحل الله اور نی الله فر مایا، فرض تعین و تحقیص میں کوئی و قید فر د گذاشت نہ کیا پھران کے اتر نے کا مقام معین فر مایا کہ دمش ہے جوا یک شہر کاعلم ہے اور ہر عالم و جاہل جانتا ہے کہ اعلام اور صفات خصہ صرف تعین کے لئے ہیں۔ الی تعین کی نسبت مرزا قادیائی کہتے ہیں کہ "مسلمانوں نے اس کو لغو تخم ہرادیا اور بے معنی الفاظ پر ایمان لے آئے۔" مرزا قادیائی مسلمانوں کو ایس کے کہ اس تعین کا لغو کرنا مسلمانوں کو این کہ مسلمانوں کو کیا ضرورت مسلمانوں کو کیا ضرورت مرزا قادیائی کو مفید ہے۔ جس سے ان کی ذاتی خرض شعلت ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو کیا ضرورت کرائے نبی کی بات کو تو تخم ہرادیں۔

ایک مجدوب کا قول جس کے رادی صرف کریم بخش ہیں۔ نقل کرتے ہیں کہ ' کریم بخش کا اظہار ہے کہ گلاب شاہ مجدوب نے تیس سال کے پہلے کہا کہ اب علیہ السلام جوان موکیا اور لدھیانے ہیں آ کرقر آن کی غلطیاں لکالے گاانہوں نے پہلچھا کہ علیٰ نبی اللہ تو آسان پر اٹھائے گئے اور کعبہ پر اتریں گے۔ تب انہوں نے جواب دیا کہ ابن مریم نبی اللہ تو

که منی متعقبل و ہاں صادق ہیں۔ جس کی تقرق قصداً اس کو بمعنی ماضی قرار دیا جو خلاف مراد اللی منح رہے کہ مرزا قادیانی کا وہ استدلال کہ قرآن بغنہ امنی ہے۔ جس سے ان کی وفات ثابت ہوتی بونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ بیسوال و جواب عیسیٰ علیہ منگہ وہ خود کہتے ہیں کہ بیسوال و جواب عیسیٰ علیہ بونگلیل میں جا کرفوت ہوگیا۔''

(ازلة الادہام سے ۱۳۰۸ بزائن جس سے ۱۳۵۳)
کی تبر شیر میں بھاتے ہیں۔ چنا نچہ رسالہ مقائد
کر شیر میں بھاتے ہیں۔ چنا نچہ رسالہ مقائد
کو مرزا قادیائی نے پرائی قبر تلاش کرکے تکائی
بھر مرزا قادیائی نے پرائی قبر تلاش کرکے تکائی
بعلا معطط ہیں لیجا کر ونن کرتے ہیں۔ اس
یہ جو کشمیر میں لائی گئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ
ام جبرک ہوگا۔ کرکی کتاب سے اس کا قابت
ام جبرک ہوگا۔ کرکی کتاب سے اس کا قابت
اور گیل دونوں ایک تھے اور اس میں نصار تی
لیوں مرزا قادیائی وی اہل الذکر ہیں۔ جن
اور اس جن اور اس میں نصار تی
لی دونے اب ہے۔ بہر حال واقعات کے
اور اس کا بیت ہے۔ واقعات کی نبست ہے۔
واقعات سے کوئی تحق نہیں اور دکا بیت ہے۔
واقعات سے کوئی تحق نہیں اور دکا بیت ہے۔

نے بیددموی نیس کیا کہ بیتمام الفاظ واسام مورت پیش کوئی پرایمان لے آئے۔ پھر

طابق واقع كيول سجع جائيس-آخروه بمي

مر کیا۔اب دہیں آئے گا۔ہم نے اچھی طرح محتیق کیا ہے کہ وہ مرکیا۔"

(ازلة الاوبام ١٠٨٠ ١٠٠٠ فرزائن جسم ١٩٨٢)

اس روایت میں اطف خاص یہ ہے کہ اگر مسلسل ہا کجاؤیب کہیں تو بجا ہے۔ راوی ایسے
کھیسیٰ کو کعبہ پراتاررہے ہیں اور جن سے روایت ہوہ فرماتے ہیں کھیسیٰ قرآن میں غلطیال
نکا لے گا۔ معلوم نہیں کہ انہوں نے اپنی زڑس کیا کہد دیا اور انہوں نے کیا سمجھا پہلے تو انہوں نے
کہی کہا کہ قرآن میں غلطیاں نکا لے گا۔ پھر جب دوبارہ پوچھا گیا تو تغییروں کا نام بھی لے لیا۔
اب دیکھتے کہ نی کر پھوائے تو فرماتے ہیں کہ ابن مریم، نی اللہ، روح اللہ زندہ ہیں اور زمین پر
آئیس کے اور وہ مجذوب صاحب اپنی زڑ میں اس کے خلاف کہدرہے ہیں۔ اب اہل اسلام خودی فیصلہ کرلیں کہ کون کی بات ایمان لانے کے قابل ہے اور مرز اقادیانی کو نی تعلیق کے ارشادات
سے کی قسم کا تعلق ہے۔

ا حادیث بین علی علیه السلام کے اترنے کی حالت اس طرح واردہے کہ وہ دمشق میں مشرقی منار کے پاس دوفر شتوں کے بازودس پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے۔اس دفت ان پر زردلباس موگا اور پسینہ چبرے سے میکتا ہوگا۔مرزا قادیانی کہتا ہے" دمش سے مراد قادیان ہے۔"

(ازلة الادبام ص ١٦٥، فزائن جسم ١٦٨)

اورزردلباس سے مرادیہ ہے کہ''ان کی حالت صحت انھی نہوگی اورفرشتوں پر ہاتھ رکھنے سے یہ مقصود کہ است دوخص ان کو مدددیں گے۔'' (ازامۃ الادہام س ۲۱۹، خزائن جسم ۲۰۹ میں ان جوامورا لیے نتھے کہ مرزا قادیائی ان کواپنے لئے ثابت نہیں کر سکتے تتھے کجوری ان میں تادیل کی اور منار بنوالیتا چونکہ افتیاری امر تھا۔ اس لئے بھٹا وہ پیشانی اس کو تبول کیا بلکہ اپنا شعار قرار دیا۔ چانچ اخبار الحکم کے جر پر چہ پر منار کا نقشہ کھیا ہوتا ہے تا کہ معلوم ہو کہ بیدوی نشانی ہے جو صدیت میں ہے کہ منار ہ دمش کے یاس سے از یں کے چنانچ کھتے بھی ہیں۔

از کلمهٔ مناره شرقی عب مدار چوں خود زمشرق است تجلی نیرم ایک منم که حسب بشارات آمرم عیے کاست تابنید پاہمنمرم

(ازلة الاوبام س/١٥٨ بخزائن ج مس-١٨) مرزا قادياني نے اس موقع ميں بي خيال نه كيا كه حديث ميں تو منارة ومثق ہے۔ پھر

جب و مشق شرار داور منار موجود الم المتناد كيا كيا كدايك بى حديث المري عن لئے جائيں. اور لکھتے ہيں كه "برآ اور لکھتے ہيں كه "برآ منان كيا ہے اور برايك جكہ جوآ مرزا قادياني باريا-

موں۔ یہاں تک اس پروثوق۔ موعودم و تحلیہ ما رقم جوگندم است و بموفرز ایں مقدم نہ جائے شکوک

عيسى عليدالسلام

آ تخفرت الله في ان كا جن كا ذكر يهال موجب تعلو ماحب وغيره عمى فركور جير بلا تا و بل تحول كيا ـ اكي اس آ ممى ـ باقى كل علامات خصر و ه اتريس كي تو ان كا رنگ كر و اقعه تعا ـ چنا نچه آ تخفرت أ و قت ان كارنگ كندى تعا -وقت ان كارنگ كندى تعا -جن علامات كا خييس و و محكم عجب جيرت انگا خييس و و محكم عجب جيرت انگا خييس و محكم عجب جيرت انگا خيد و حالي جاتے ہيں -'' جي عرز اقاد جي عرز اقاد جب دھن نداردادر منارموجود ہوتو مسئلہ انیاب اغوال پیش نظر ہوجائے گا۔غرضیکہ بیطریقۂ بدجو افتیار کیا گیا کہ ایک ہی حدیث تمام امورکی تاویلیس کی جائیں اور ایک چیز اپنے ہاتھ سے بناکر اس کے فاہری معنی لئے جائیں۔لطف سے خالی ہیں۔

اور کھتے ہیں کہ ' ہرایک جگہ جواصل سے این مریم کا حلیہ کھما ہے۔اس کے چہرے کواحر بیان کیا ہے اور ہرایک جگہ جوآنے والاسط کا حلیہ بقول آنخضرت اللے بیان فرمایا ہے اس کے چھرے کو گندم کوں طاہر کیا۔'' (ازلة الادبام ص٠٠٠ ہزائن جسام ٥٩٢٥)

مرزا قادیانی بار بار ذکر کرتے ہیں کہ میں گندم رنگ ہوں۔اس وجہ سے سی موعود ہوں۔ یہاں تک اس پردلو ت ہے کہاس کوظم میں بھی تکھا ہے۔چنانچہ کہتے ہیں۔

موعودم و تحليه ماثور آمرم حيف است تربديده نه بينند منظرم رقم جوگندم است و بموفرق بين است زانسال كه آمده است وراخبار سرورم اين مقدم نه جائے شكوك است والتباس سيد جدا كندز بمسيحائے احمرم (ازامة الادبام ص ١٥٥ بخزائن ٣٥ص ١٨٠)

عیسی علیہ السلام کے زول کا واقعہ اسلام میں چونکہ ایک ہتم بالثان ہے۔ اس لئے آخفرت اللہ علیہ اللہ ان کے ذاتی اور اخلاتی اور مقامی دغیرہ علامات بکرت بیان فرمائے ہیں۔ جن کا ذکر یہاں موجب تطویل ہے وہ سب کتب احاد یہ اور قیامت نامہ مولانا رقیع الدین صاحب وغیرہ میں فیکور ہیں۔ غرضیکہ ان تمام علامتوں سے مرزا قادیانی نے ان ووعلامتوں کو بلاتا ویلی قبول کیا۔ ایک اس وجہ سے کہ منارہ بوالیا آسان ہے۔ دوسری رنگ والی جواتفا قاصادق آگئی۔ باق کل علامات مختصہ میں تاویلیں کیس۔ پھررتک والی حدیث میں بیمی فیکورٹیس کہ جب وہ اتریں کے والی کا دکری ٹیس وہ تو ایک خواب کا وہ اتریں کے تو ان کا رنگ کندی ہوگا۔ اس حدیث میں نے ان کوخانہ کھی کا طواف کرتے و یکھا اس وقت ان کا رنگ کندی تھا۔

جسے مرزا قادیانی نے رنگ اور منار کوجسمانی قالب میں ڈھالا ہے اور اگراس ک

یا ہے کہ وہ مرگیا۔'' لة الاد ہام م ۲۰ ۲۰ ۱۰ ۲۰۰۰ نن جسم ۲۰ ۲۰ ان جسم ۲۰ ۲۰ ان جس اللہ کا ایسے اور اوری ایسے اور افرات میں غلطیاں یا اور انہوں نے اور انہوں نے اور تھیں ہوئے تھا گیا۔ اور انہوں نے کیا سمجھا پہلے تو انہوں نے ایسے اور انہوں نے کیا سمجھا پہلے تو انہوں نے ایسے اور زمین پر ایسی کے ایس اور زمین پر ایسی کے در شاوری کے در مرزا قادیائی کو نی تعالیہ کے در شاوات

مالت اس طرح دارد ہے کہ وہ دمثق میں راتریں گے۔اس وقت ان پر ذر دلباس دمثق سے مراد قادیان ہے۔''

(ازلمة الاوبام س١٣٥، نزائن جسم ١٢٨) محت الحجى نه بوكى اور فرشتول پر باتحد (ازلمة الاوبام س١٩٠، نزائن جسم ٢٠٩) نئے نابت نہيں كرسكتے تقے بجورى ان نئے كمشاوہ پيشاني اس كوقول كيا بلكه اپنا يا بوتا ہے تا كہ معلوم ہوكہ بيدوہى نشانى وچنانچ لكھتے بھى بيں۔

و بدار بی مدار جمل نیم ات آمرم

بابمعمرم

لغة الاوہام ص ۱۵۸ بخزائن جسم ص ۱۸۰) عدیث میں تو منار و دھتن ہے۔ پھر مطلب یہ ہے کہ ہر بات جسمانی قالب میں ند ڈھالی جائے بلکہ جواتفا قامنطبق ہوسکے منطبق کی جائے اور جو کہ منطبق نہ ہو۔ مجبوری اس کو روحانی بنالیس تو بیطریقہ آسان تو ہے لیکن اس میں جموثوں کو بہت کامیابی ہوگی۔

سیطریقہ جومرزا قادیانی نے اختیار کیا ہے اس میں ان کا بھی ضرر ہے۔ اس لئے کہ اگر خدانخواستہ کوئی مفتری کذاب زبان درازجس کا نام بھنے عیسی ہو۔ دمشق کی مجد کے منار پر دواڑکوں کو لئے جاکر دوزرد چاوریں اوڑ ھے اور ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر انزے اور بیدو کوئی کرے کہ میرانام بھی عیسی ہے اور بیدو معصوم فرشتہ خصال میر ساتھ ہیں اور میرارنگ بھی گندی ہے اور خاص دمشق کی متبد کے منار سے انزابھی ہوں اور ہاتی علامات خصہ مش قبل دجال وغیرہ ہیں وی ناویلیں کرے جومرزا قادیانی کرتے ہیں تو اس میں ظاہری علامتیں برنسبت مرزا قادیانی کے نیادہ جمع ہونے سے ظاہر بین معتقداس کی طرف ضرور جمک پڑیں گے۔ مگر اہل اسلام کیا صرف زیادہ جمع ہونے سے فلام توں کود کھے کراس کی ان بیہودہ ہاتوں کی تقدد این کرلیں سے جرگز نہیں۔

اب رتک کا بھی حال تھوڑا سائن لیجے ۔ حدیث شریف بیس علی علیہ السام کے رتگ کے باب بیس لفظ آ دم وارد ہے۔ (اسان العرب ج اس ع) بیس المعال ہے ۔ 'الآدم حسن المنساس الاسمد ''اورای بیس المعال ہے 'وفسی صفته علیہ الله کان اسمو اللون و فی دوایة ابیض مشر بیا بالمحمرة (لسان العرب ج حص ۲۷) ''نینی آ دم اسم کو کہتے ہیں اور آ مخضر سعالیہ اسمر اللون سے اورا کی روایت سے تابت ہے کہ حضرت کا رتگ گورا تھا۔ جس بیل نہایت سرخی تھی ۔ اس سے تابت ہے کہ عیدی علیہ السلام مشل آ مخضر سعالیہ کے نہایت سرخ وسفید ہے۔ مرضیہ اس سے تابت ہے کہ عیدی علیہ السلام مشل آ مخضر سعالیہ کے نہایت سرخ وسفید ہے۔ مرضیہ اس تقریب احمر و آ دم ہیں جو تعارض معلوم ہوتا ہے تھ جا تا ہے اورا گرشلیم بھی کیا جائے کہ کرنے میں سرخی نہیں ہوتی بلکہ مائل بسیابی ہوتا ہے تو اس کی وجہ نہایت ظاہر ہے ہرذی علم اتریں کے اور کرو نہر پر ہے ان کی جانب کرو نہر ہر ہے۔ جب عیدی علیہ السلام آ سان سے حابت ہے کہ چند میل پر آ سان کی جانب کرو نومر پر ہے۔ جب عیدی علیہ السلام آ سان سے حابت ہے کہ حقت سرما ہیں سردی کی وجہ سے رنگ ہیں سیابی آ جائے گی۔ کیونکہ تجرب رنگ ہی تابت ہے کہ حقت سرما ہیں سردی کی وجہ سے رنگ ہیں سیابی آ جائے گی۔ مرزا قادیانی بھی کہ جب بیں وقت کی علم میں بورا تا وریانی بھی کہ جب بیں کہ میرانام ہیں جن تعالی نے عیدی بن مریم رکھ دیا۔ کہیں مدیث ہیں دارد ہے اور بھی کہتے ہیں کہیرانام ہیں جن تعالی نے عیدی بن مریم رکھ دیا۔ کہیں مدیث ہیں دارد ہے اور بھی کہتے ہیں کہیرانام ہی جن تعالی نے عیدی بن مریم رکھ دیا۔ اسر اقبیل حدیث ہیں دارد ہے اور بھی کہتے ہیں کہیرانام ہی جن تعالی نے عیدی بن مریم رکھ دیا۔

جیے شیخ داؤدو آنے دالے اگر مرزا قادیا فی کہاو پرمعلوم

سخت مصیبت کیسی کارساز ح

موں اور ہم عربی القائق ا

ہوسکتا ہے۔ نا چلنے کے لئے ا

نمازیشاس عسلیهسم ' جاکیںا

ہے۔ابہ اسمدی پر

ہونا جائے۔" آجائے۔"

، ی نددهالی جائے بلکہ جوانفا قامنطبق ہو سکے منطبق کی ایکن اس میں میں دومانی بنالیس تو بیا طریقتہ آسان تو ہے لیکن اس میں

افقیادکیا ہے اس میں ان کا بھی ضرر ہے۔ اس لئے کہا گر جس کا نام فی عیسیٰ ہو۔ دمشق کی مجد کے منار پر دولڑکوں ان کے کندھوں پر ہاتھ در کھ کرائز ہے اور بید دعویٰ کرے کہ معل میرے ساتھ بیں اور میرار تگ بھی گندی ہے اور بھوں اور ہاتی علامات مختصہ حل آئی دجال وغیرہ میں وہی بہت مرزا قادیانی کے کی طرف ضرور جسک پڑیں ہے۔ مراہل اسلام کیا صرف بہودہ ہاتوں کی تھدیت کرلیں مے ہرکر نہیں۔

بیوده باول سلامی مری سے برادیں۔
اس لیجے۔ مدیث شریف بین عینی علیدالسلام کے رنگ مفته علیہ الله کان اسمر اللون و فی دوایة ابین مسر ۱۹۷۳ میں اللون و فی دوایة ابین مسر ۱۹۷۳ میں اللون و فی دوایة ابین مسر ۱۹۷۳ میں آدم اسمر کو کہتے ہیں اور آئخسر سعائے الله میں الله میں نہایت سرخی ملام میں آئخسر سعائے کے نہایت سرخ وسفید سے۔
ملام میں آئخسر سعائے کے نہایت ماہر میں کیا جائے میں معلوم ہوتا ہے اٹھ جاتا ہے اور آگر شلیم بھی کیا جائے کی اسیاتی ہوتا ہے آئی اس کی وجہ نہایت فاہر ہے ہرفی علم میں کو دربیاتی آ جائے گی۔ کیونکہ تجرب کی ایوار میں معلوم کرایا گیا۔ اس کے بعد جب رنگ میں معلوم کرایا گیا۔ اس کے بعد جب رنگ میں میں معلوم کرایا گیا۔ اس کے بعد جب رنگ میں کہتے ہیں میں کہتے ہیں میں کرایا گیا۔ اس کے بعد جب رنگ کی میں کرایا گیا۔ اس کے بعد جب رنگ کے ہیں کئی کرانا میں کی تعالی نے کی میں کرانا میں کی تعالی نے میں کرانا میں کی تعالی کے میں کرانا میں کی تعالی کی کرانا میں ک

جیسے شیخ وا دُود فیرہ نام ہواکرتے ہیں۔ گران دونوں صورتوں بیں نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ حالا تکہ
آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت آنخضرت کالگھ نے فرمایا ہے کہ وہ نبی اور رسول تھے۔ اب
اگر مرزا قادیانی نبوت کا بھی دعویٰ کرتے ہیں تو تمیں دجالوں سے ایک دجال قرار پاتے ہیں۔ جیسا
کہ او پر معلوم ہوا اور اگر نبوت کا الکار کرتے ہیں توعیلی موعود نہیں ہوسکتے نے ضیکہ اس مقام ہیں
سخت مصیبت کا سامنا اور عجب پریشانی لاحق حال ہے۔ چنا نچ تحریرات ذیل سے معلوم ہوگا کہ کیسی
کیسی کا رسازیوں کی ضرورت بڑی۔

تحریفرماتے ہیں' یہ عاجز بار باریکی کہتا ہےکہیں بھی تمبیاری طرح ایک مسلمان ہوں اور ہم مسلمانوں کے لئے بجو قرآن کے کوئی کتاب نہیںاور بجز جتاب ختم المرسلین احمد عربی بات کے کوئی بادی اور مقتدا فرمیں۔'' (ازالة الاوہام ۱۸۱۰ نزائن جسم ۱۸۸۰ ۱۸۸)

اور لکھتے ہیں کہ 'میں نہیں مجھتا کہ میرے قبول کرنے میں نقصان دین کس وجہ سے موسکتا ہے۔ موسکتا ہے۔ نقصان تو اس صورت میں ہوتا کہ اگر بیعا جزیر خلاف تعلیم اسلام کے کسی اور ڈی تعلیم پر چلنے کے لئے انہیں مجود کرتا۔'' (ازلاۃ الادیام ص ۱۸۱، خزائن جسم ۱۸۷)

اور لکھتے ہیں کہ می ٹی کا اپنے تین مثیل مغیرانا عندالشرع جائز ہے یائیسموہم ماز میں الدین انعمت ماز میں اس دعاء کے مامور ہیں۔ 'الهدنسا السحسراط السستقیم صراط الذین انعمت علیه میں اس دعاء کے مامور ہیں ایک ہدایت بخش کہ ہم آ دم منی اللہ حتی کر محقظت کے مثیل ہو جائیںاورعلائے رہائی کے لئے یہ خوشخری ہے کہ علاء امتی کا نبیاء نی امرائیل۔''

(ازلة الاوباس ٢٥١٥ تا٢٠ بزائن جسس ٢٣٠، ٢٢٩)

اور کھتے ہیں کو 'آ تخفرت اللہ سے ابت ہے کہ ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضرور ہے۔ اب ہمارے علاء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم مجرتے ہیں۔ انساف سے بتلا کی کرکس نے اس صدی پرخدائے تعالی سے الهام پاکر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔''

(ازالة الاوبام ١٥٥١، فزائن جسم ١٤٩٠١)

اور کھتے ہیں کہ "الہام الی وکشف می جارا مؤید ہےایک متدین عالم کا بدفرض موتا چاہئے گہ الہام الی وکشف کا نام من کر چپ ہو جائے اور لجی چوڑی چون وچرا سے باز آ جائے۔"
آ جائے۔"
اور کھتے ہیں کہ "جنہول نے اس عاج کا مسیح موجود ہوتا مان لیاانہول نے اسپتے اور کھتے ہیں کہ "جنہول نے اس عاج کا مسیح موجود ہوتا مان لیاانہول نے اسپتے

بعائى برحسن ظن كيااوراس كومفترى اوركذاب بين مفهرايا ـ"

(ازلة الادبام ١٥ ابنزائن جسم ١٨١) اور لكھتے ہيں كه ﴿ پھر مير ب اس دعوب پرايمان لانا جس كى الهام اللي پر بنياو ہے۔ كون سے انديشے كى جگد ہے بفرض محال اگر مير اير كشف غلط ہے اور جو كچھ جھے تھم ہور ہا ہے۔ اس كت بجھنے ميں دعوكا كھايا ہے قو ماننے والے كاس ميں ہرج بى كيا۔''

جاعل فى الارص خليف كى كى كى كى كى كى كى كى كى كاروا با المربور يد الدوك والاول كواتيد دلائى كرتاس خليفة الله آدم كى اطاعت كرين اوراطاعت كرف والى جماعت سے باہر شدر بين اور ابليس كى طرح توكر شكا كين اور من شذ شذ فى الناد كى تهديد سے تين -"

(ازالة الادبام ص ١٩٥٥ بزرائن ج على ١٥٥٥) اورعقا كدمرزا ميس مرزا قادياني كاقول قل كيا ہے كه ميس نبي الله اور رسول موں اور ميرا محكر كا فرہے۔

عبارت سابقہ سارے ہیں۔خاص کر حفا مجمعی نبوت کا دعویٰ نہیں ک

اعراض کرکے بیطریقدافت اعلان دے دیا کہ جومرزا بع چھاجائے کہ خاتم انتہین

پوچھلو کہ الیا کیوں کیا۔ ج اتار لاؤ، اب میکس سے: پہلے ہی کہد یا کہ عالم کوخ

ے ہازآ جائے۔ بی دجہ دچ اکر کتے ہیں۔ مکرا تاا

ر پید سرے بیاں۔ رب بشارت دی۔ کیونکه آسانی بہاں بیامرغو

جب اصل خ کیونگر ضروری ہوسکتا ہے ہے آ دمی کا فراور دوز فی: میں اس کی تصریح کردی

عقیدہ نہیں ہے۔جوہار

ب (ازلة الادبام ١٥٥، نزائن جسم ١٨٦) ايمان لانا جس كى الهام اللي پر بنياد ہے۔ وظا ہے اور جو كچھ مجھے تھم ہور ہاہے۔اس ني تى كيا۔''

(ازلة الاوباع ١٨٨ نزائن ج٣ص ١٨٨) اسے دامنے ہے کہ مرزا قادیانی بھی مثل اور مجدديت اوركشف والهام كابياوراس ل مجی بیں تو اس حد تک جودوسرے علائے بحكمت نظن كرك مفترى اور كذاب نهكها ا قادیانی کو دوسرے امتیوں سے متاز کر لل گذر بھے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ لیت سے اپنی برأت ثابت فرماتے ہیں کہ میث دجال مونالازم آئے۔اب رہی وہ الله ثابت كرتى بين _سوان __ بمي الكار ہریم کے لفظ سے کوئی امتی مختص مرا دہوجو ليونكه محدث من وجه ني بعي موتاب _مروه تاہاورا بی طرف سے براہ راست نہیں מראם באליל השתורות בוח) كانام آدم اورخليفة اللدر كاكراور انسسى ان احمد بيدش بشارت دے کرلو گوں کو توجہ کرنے والی جماعت سے باہر ندر ہیں اور ادکاتهدیدے کیں۔"

(ازلمة الادبام س ٢٩٥ بزائن جسم ٢٧٥) إسم كميش في اللداورسول بول اورميرا

عبارت سابقہ میں محدث کونی من وجقر اردیا تھا۔ چونکہ اس است میں محدث بھی بہت مارے ہیں۔ خاص کر حضرت عرفا محدث ہونا تو صراحنا حدیث سے ثابت ہے۔ گرانہوں نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ بھی یہ کہا کہ خدا نے جھے بھیجا ہے۔ اس لئے اس طریقے سے اعراض کر کے بیطریقہ اختیار کیا کہ خودخدا نے جھے اپنا ظیفہ بنا کر بھیجا ہے اور براہین احمد بیش سے اعلان دے دیا کہ جو مرزا قادیانی کی اطاعت نہ کرے وہ دوزخی ہے۔ اب اگر مرزا قادیانی سے اعلان دے دیا کہ خوا اللہ عالی اور نبوت کھی تو صاف فرما کیں گے کہ جاؤ خدا سے بوچھ اور ایس کی کہ جاؤ خدا سے بوچھ اور ایس کی کہ جاؤ خدا سے اتارالا و اب یکس سے ہو سے کہ عیسی علیہ السلام کو آسان سے اتارے یا خدا سے بوجھ اور بیتو کہ اتارالا و اب یہ کس سے ہو سے کہ کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور کمی چوڑی چون و چرا سے باز آجائے سے باز آجائے سے باز آجائے سے باز آجائے سے کہ مرزا قادیانی کے پیرودم بخو دہیں نہ خدا سے بوچھ سے ہیں نہ چون و چرا کر سکتے ہیں۔ گرانا تو بوچھ اموتا کہ کس قوم کے خدا نے اپنی کتاب براہیں احمد بیش آپ کی بھارت دی ۔ کیونکہ آسانی کتابوں ہیں قواس کا نام سنائیس جاتا۔

یہاں بیام خورطلب ہے کہ مرزا قادیائی کا مشرکا فراور دوزی کیوں ہے۔ محد هیت اور مجد دیت وغیرہ تو الیے امور نہیں کہ ان کے انکار سے آدی کا فرہو جائے۔ کیونکہ ان امورکا نظر آن میں مراحثا ذکر ہے نہ احادیث سے ثابت کہ مدی محد دہت وغیرہ کا مشرکا فرہب ۔ پھر جن احادیث میں ان امورکا ذکر ہے نہ احادیث احدیث میں ان امورکا ذکر ہے وہ احادیث اختیاں مشکرکا فرنہیں ہوتا اور بقول مرزا قادیائی ''اراحادیث محصی ہوں تو مفید ظن ہیں۔ والمطن لا یعنی من الحق شید گا' (ازلة الاوہام مسملا ہزائن میسویت کا انکار سودہ بھی باعث کفرنہیں۔ اس مجسم میں احدیث میں بنہیں ہے کہ ظلام احد قادیائی کو خدائیں بنا کر بھیج گا چنا نی خو تحریر فرماتے ہیں۔ '' یہ جانا جا ہے کہ سے کہ خلام احد قادیائی کو خدائیں بنا کر بھیج گا چنا نی خو تحریر فرماتے ہیں۔ '' یہ جانا جا ہے کہ سے کہ خلام کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جو ہمارے ایمانیات کا جزیا ہمارے دین کے دکوں میں سے کوئی رکن ہو۔''

(ازالة الاومام ص ١٦٠، خزائن ج ١٨مس ١٤١)

جب اصل نزول عیسیٰ کا مسئله خروری نه مواتو مرزا قادیانی کی فرضی عیسویت کا ایمان کی و کرخری عیسویت کا ایمان کی وکر خروری بولیات ایک خروری بولیات نه الدان خران نه الدان خراد دوری بین جائے اور مرزا قادیانی مجمی اس کے مدی نہیں۔ جیسا کے عقیدہ نزول سے بھی اس کی تقیدہ نزول سے بھی اس کی تقریح کردی۔ البنة تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلم ہے کہ جو محض کسی نمی کا محر ہووہ

کافر اور دوزنی ہے۔ چنانچ صفت ایمان سے تابت ہے کدرسل اور کتب الی کا اقرار جزوایمان ہے اور مرزا قادیانی اخبار ایکم جو بنبر ۱۳ میں ایمان سے اور مرزا قادیانی (اخبار ایکم جو بنبر ۱۳ میں ایمان سے در کھو کہ جسیا خدانے جھے کو اطلاع دی ہے تبہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ مکفر یا مکذب، متر ددکے پیچے نماز پر می جائے۔ کیونکہ زندہ مردے کے پیچے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ "اس سے ظاہر ہے کہ جو کوئی ان کی نبوت میں شک کرے وہ مردہ ہے۔ یعنی کافراس کئے کہ نبی پر ایمان نبدلانے والوں کوئی تعالی نے کئی جگے قرآن میں مردہ فرمایا ہے اور خود مرزا قادیانی بھی کی کھتے ہیں کہ "قرآن سے مارکان کا نام بھی مردہ رکھا ہے۔ "

غرض کدان تحریرات سے اور نیز تقریحات سے ثابت ہے کہ وہ اینے آ پ کو نی اور رسول کہتے ہیں۔اس بناء پرایے مکر اور متر دد کو کافر اور دوزخی قرار دیتے ہیں۔بہر حال احادیث میں جونبوت عیسیٰ کا ذکر تھا اور مرزا قادیانی کی عیسویت میں کی رو می تھی۔اس کی بھیل انہوں نے يول كرلى كه خدان جحصد سول الله اورتي الله بنا كرجيجا اب ره كيا ابن مريم اور روح الله سوالهام کے ذریعے سے خودمریم بن کراییے بیٹے کوابن مریم ہنادیا اورخود نبی اللہ ہو گئے اور روح اللہ بننے کی کوئی تدبیر نبیں سوجمی سواس کے لئے مثیل والے البام موجود ہیں فرضیک علیہ السلام کی تعیین جواحادیث معجد میں وارد ہے کہ عیسی رسول اللہ، نبی اللہ، روح اللہ، ابن مریم اتریں گے۔ سب اینے پر چیال کر کے میسلی موغود ہو گئے اور اس کے همن میں نبوت اور رسالت مستقلہ بھی ٹابت کر لی۔ اب اس کی بھی ضرورت نہیں کہ کوئی ان کوئیسلی کے۔ اس لئے کہ نبوت سے بہتر عيسويت كا درج نبيل موسكاراس لئے كداس امت ميں عليه السلام بحثيت في نهآ كي محر ای وجہ سے ایے محکر کو کا فر کہد یا اور نزول عیسیٰ کے محکر کو کا فرنہیں کہا۔ جیسا کہ انجی معلوم ہوا اور عسى كا درجدايين بيني كود ي ديا اس من شك نبيل كهمرزا قادياني دعو ينبوت وغيره كر يحوام کے ذہن میں عیسویت کے زینے تک بھٹی گئے تھے۔ مگرا حادیث نبویے نے اس سے علیحدہ کر کے فوراً ان كو خالفين عيسى على مينا وعليه الصلوة والسلام ك زمر عيس داخل كرديا - چنانچه بخارى وغيره كى ا حادیث میحد صاف کہدری ہیں کہ آنخضرت اللہ کے بعد جوکوئی نبوت کا دعوی کرے وہ د جال اور كذاب ہے۔

کیااب بھی مسلمانوں کواس باب میں شبہ ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کھھا ہے کہ ان کونہ ماننے والا کا فراور دوزخی ہے۔ یہ بات میچ اور مطابق واقع کے ہوسکتی ہے۔ اگر نجی تلک کی سے حدیثوں کا بھی دل پر پچھاٹر نہ ہوتو سوائے اناللہ پڑھنے کے ہم پچھٹیں کہ سکتے۔ البتدا پنے

مسلمان بھائیوں سے اتا او ضرا کھیں۔ورنہ ہرز مانے میں بہکا قدس سر وفر ماتے ہیں۔

مید مرزا قادیانی تحریرا جہاں تک ممکن ہے کم کردیاجا. خارج کر دیئے جائیں اوراگا بیپودہ اور بے اصل وجہ کفر کا عیسائیوں سے بدتر ہیں۔''

مقام خور ہے کہ موا مرحیان نبوت کی دجالیت اور نجی ملک کے دارد ہیں۔ بلا کم و فیصلہ کردیا کہ جوکوئی میری نبو ہے۔ پھراس بیبودہ اور ہے ا^م تو بھی وہ اس دائرہ کفرسے خا کافر اور دوز فی قرار دیا اور اال کفایت نبیس کرتے۔ بلکہ ضدا ہیں۔ چنانچہ بیالہام ہے۔' ق

وفت تک انظار کرو۔اب رہےگا۔مرزا قادیانی خالفین ہیں۔چنانچابھی معلوم ہوا کہ ہے تو مرزا قادیانی میدان! مرزا قادیانی نے اس موقع یہ

ل**ین خدانے مرز**ا

حتیٰ حین ٔ

ملمان بھائیوں سے اتنا تو ضرور کہیں گے کہ اپنے نبی کریم آلی کے کے ارشادات کو ہروقت پیش نظر رکیں۔ورنہ ہرزمانے میں بہکانے والے اقسام کی تدابیر سوچنے رہتے ہیں۔ چنانچے مولاناتے روم قدس سروفرماتے ہیں۔

> بریکے درکف عصا کہ موہیم مید ند در جاہلاں کہ عمیم

مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ''آئ کل بیکوشش ہوری ہے کہ مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہے کم سلمانوں کو جہاں تک ممکن ہے کم کردیا جائے اور بدسر شت مولویوں کے تعم اور فتو سے دین اسلام سے فارج کر دیئے جائیں اور اگر ہزار وجہ اسلام کی پائی جائے تو اس سے چشم پوشی کر کے ایک بیودہ اور بے اصل وجہ تفرکی نکال کر ان کو ایسا کا فرتم ہرادیا جائے کہ کویا وہ ہندووں اور بیسائیوں سے برتر ہیں۔'' (ازالة الله وہامی ۵۹۵،۵۹۳ برتائی جسم ۲۰۱۱)

مقام غورے کہ مولویوں نے جہاں تک ممکن تفاقیق کی جب دیکھا کہ مح صحح حدیثیں مرعیان نبوت کی وجالیت اور کذابیت ثابت کر رہی ہیں تو بجوری جو احکام اور ارشاوات اپنے فیصلہ کردیا کہ جو کوئی نے بلا تحقیق ایک بی بات میں فیصلہ کردیا کہ جو کوئی میری نبوت میں تر دوکرے وہ کافر ہے۔ اس کے پیچے نماز پر معناقطی حرام فیصلہ کردیا کہ جو کوئی میری نبوت میں تر دوکرے وہ کافر ہے۔ اس کے پیچے نماز پر معناقطی حرام ہے۔ پھراسی بیودہ اور ہامل وجہ کفر سے ہزاروں کیا جہتے وجوہ اسلام بھی کسی میں پائے جا کیل تو بھی وہ اس وائر ہ نفر سے خارج نبیس ہوسکا۔ سوائے اپنی امت کے انہوں نے کل اہل اسلام کو کافر اور دوز خی قرار دیا اور اس قائل بھی نہیں سمجھا کہ ان کی نماز صحح ہو سکے۔ پھر اپنی ہی تکفیر پر کفارت نبیس کرتے۔ بلکہ خدا کی طرف سے بھی بیام پہنچار ہے ہیں کہ جنے مسلمان ہیں سب کافر ایس جانچ سے بی بیام پہنچار ہے ہیں کہ جنے مسلمان ہیں سب کافر ایس جانچ سیار انہ من الصاد قین فان خل و آ آ بیاتی حتیٰ حین "

لینی خدانے مرزا قادیانی سے کہاتو کہ اے کافروا میں سچا ہوں میری نشانیوں کا ایک دفت تک انظار کرو۔ اب مرزا قادیانی ہی انصاف سے فرما کیں کہ بدسرشق میں نمبر کس کا بردھا رہے گا۔ مرزا قادیانی خالفین کی تحفیر بھی کرتے ہیں اور جہاں ضرورت ہوتی ہے انکار بھی کر جاتے ہیں۔ چنانچہ بھی معلوم ہوا کہ جب بعض حضرات مباہلہ کرنے پرمستعد ہوئے کہ اگر دعوی عیسویت ہیں۔ چنانچہ بھی معلوم ہوا کہ جب بعض حضرات مباہلہ کرنے پرمستعد ہوئے کہ اگر دعوی عیسویت ہے تو مرزا قادیانی میدان میں تعلیں اور ہم بھی نطحت ہیں اور ہم فریق جموٹے پر لعنت کرے۔ مرزا قادیانی نے اس موقع میں صاف ہے کہ دیا کہ میں اپنے مخالفین کوجموٹا اور لعنتی ہرگز نہیں جمتا۔

ركتب اللى كااقرار جز وايمان ا می امت کوظم دیتے ہیں کہ لحرام بكرمكر يا مكنب، ال يره سكا-"اس سے ظاہر الئے کہ نی پرایمان نہلانے يانى بمى لكهة بين كه " قرآن ام ۱۲۰۰۰ فرائن چسوم ۱۳۰۵) -ہے کہ دہ اپنے آپ کو نبی اور یتے ہیں۔بہرحال احادیث ا۔اس کی جمیل انہوں نے نامريم اورروح اللدسوالهام بهومن اورروح الله بننيك فرضيكه على عليه السلام كي الله، ابن مریم اتریں ہے۔ ت اور رسالت مستقله بمي ں لئے کہ نبوت سے بہتر بیشیت نی ندآ ئیں گے۔ جيبا كهامجحي معلوم موااور بنبوت دغيره كركيعوام ال سے علیحدہ کرکے فورا إ- چنانچه بخاری وغیره کی

> ادیانی نے جو کھیاہے کہ لق ہے۔ اگر نی میکانے کی بس کہ سکتے۔ البتہ اینے

کا دعویٰ کرے وہ وجال

عقا كرم الله كي ادلادكر و يكيف سندارتراو "تو مس آب سامعل "وقد المت اليهود (سانده: ۱۸) "الع جب الياس تومهم ير

وهتم كوكمراه نهكري او

جب اليا عق المهير اس ش تأ مل عيا ونيوى حيثيت سيد كاظ سي مجى لين توب كرليس - يهال، ضرورت موئى - الز منصور عجل جس كالق منصور عجل جس كالق منصور عجل جس كالق كياتها كراكي باريً بينجا - يد بات پيشيد و يكها كرق تعالى فر د يكها كرق تعالى فر

والول مين مبهلا مخفر

بُنِّيٌّ فرمايا توانهون

اس متم کی تحریرات مرزا قادیانی کی بہت ہیں۔اگروہ سب کھی جائیں اوران میں بحث کی جائے تو کئی جلدیں ہو جائیں گی۔ چونکہ اس کتاب میں ہمیں صرف الل انصاف کو بیدہ کھلانا منظور ہے کہ مرزا قادیانی کی کارروائیاں کس قتم کی ہوتی ہیں۔سو بفضلہ تعالی معلوم ہوگیا کہ مرزا قادیانی کے کلام میں کس قدرتعارض اورنصوص کی مخالفت اورخو وغرضیاں ہواکرتی ہیں۔

مرزا قادیانی نے جو کھا ہے کہ جنہوں نے جھے کو میح موعود مان لیا ہے۔ انہوں نے اپنے معائی پرحسن ظن کیا۔ جیسا کہ ابھی معلوم ہوا اور سب کوحسن ظن کی ہدایت فرماتے ہیں۔ چنانچہ کھتے ہیں۔ ''مکاشفات میں استعارات قالب ہیں اور حقیقت سے پھیرنے کے لئے الہام اللی قرید کو بیکا کام دے سکتا ہے اور آپ حسن ظن کے مامور ہیں۔''

(ازالة الاوبام ص ٩ من بخزائن جسم ١١١٣)

فی الحقیقت مسلمانوں کے ساتھ حسن طن کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خودحق تعالی فرماتا ہے۔ 'ان بعض الظن اثم . (حجدات: ١٢) ''مرافسوس ہے کمرزا قادیانی نے وصور وصور ا کر ہمارے نی اللہ کی غلطیاں بیان کیس۔جبیہا کہ معلوم ہوگا اور حسن ظن سے ذرا بھی کام نہ لیا کہ افضل الانبیاء سے کیونگر غلطی ہوسکتی ہے۔ ضرور ہے کہ کوئی تو جیدایسی ہوگی جس تک جاری عقل نہیں پہنچ سکتی۔اب اگر اہل اسلام مرزا قادیانی پرحسن فکن کر کے ان کے الہاموں کو مجیح ہاں لیس تو اپنے نبی کی غلطیوں کی تقیدیق اور بہت ہی حدیثوں کی تکذیب کرنی پڑتی ہے۔ جوحرام قطعی بلکہ مفضی الى الكفر باورظا برب كه مقدمة الحدام حدام اس التحمرزا قاديانى برحس ظن حرام سجما جاتا ہاوریہ بات بھی قابل تسلیم ہے کہ جتنے مرعمیان نبوت آنخضرت اللہ کے بعد ہوئے ہیں۔ سب كواسلام كا دعوي اور ني كريم الله كي تفعد ين تقي _ يهال تك كهمسيلمه كذاب بحي حضرت كو نبي بى تبحشا قفا _ جبيها كهزا دالمعاد مين ابن قيمٌ نے تكھا ہے _ پھرا گر بقول مرز اقادياني ان تمام مدعيوں برحسن ظن کیا جاتا تواب تک دین کی حقیقت ہی پھھاور ہو گئی ہوتی ۔ای وجہ سے نبی کریم اللہ نے · ان سے بد کمان اور دورر بخے کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ "کمافی المشکوة عن ابی هريرة قال قال رسول الله عَنالِ الله عَنالِ علون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لا تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم واياهم لايضلونكم ولا يفتنونكم (رواه مسلم ج١ ص١٠، باب النهي عن الروية عن الضعفا، ولا حتياط في تسميلها) "يعنى فرمايا ني الله في كم خرز ماني من دجال اورجموف بيدا مول محدوه لوك ا یک با تیں کریں گے کہ ندتم نے سنیں نہمہارے آ با وَاجداد نے۔ان سے بچواورڈرتے رہو کہیں

دہ تم کو تمراہ نہ کریں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ مولانائے روم قرماتے ہیں۔

اے بیا ابلیس آدم روے ہست پس بہردی نباید داد دست

عقا كدم زايس ان كاقول (اشتهارداف البلاءم ٢ ، فزائن ج ١٨ص ٢١٧) سفقل كيا ب ك مس الله ک اداد کر بچکا مول میراالهام م کر انت منی بمنزلة او لادی "اس ک د مکھنے۔ ابتداء "تو بڑی پریشانی ہوئی کہ اللہ کی اولا دمرزا قادیاتی نے کہاں سے دھویڑ تکالی اور كس كاب سے معلوم كيا ہوگا۔ مرغور كرنے سے معلوم ہوا كہ خود قرآن ميں اس كا ذكر ہے۔ "وقالت اليهود والنصارئ نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم يعذبكم بذنوبكم (مانده:۱۸) "الین مبودونصاری کہتے ہیں ہم اللہ کی اولا داوراس کے دوست ہیں۔ان سے کہو جب ایسا ہے تو تنہیں تمہارے گناموں کی سزا کول دیتا ہے۔ غرض کداولا دکا ذکر تو معلوم ہوا مگر اس میں تا مل ہے کہ مرزا قادیائی کا رہید یہود ونصاری کے رہے کے برابر کو کر ہوسکے گا۔ اگر دندی حیثیت سے دیکھئے تو مرزا قادیانی ندان کے سے مالدار بیں ندصا حب حکومت اور آخرت کے لحاظ سے بھی بیٹنی طور پر ہم رتبہ نہیں کہد سکتے۔ کیوکرمکن ہے کہ مرزا قادیانی ان خرافات سے توبہ کرلیں۔ یہال میہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی اولا وہی متنع الوجود ہے توان کا ہم رتبہ ہونا ٹابت نہیں ہوسکتا تھا یہ الهام لغوجا تا تھا۔اس لئے سی اولا دفر منی کے تعمور کی مرورت موئی ۔ ابن حزم نے کتاب ال ول میں اور ابن تیمید نے منہاج السندیں لکھاہے کہ ابو منعور عجل جس كالقب كسف تعاراس نے بعی نبوت كا دعوى كيا تعاادراس دعوى كواس ملرح مال كياتما كدايك بارجيم معراح موئى - جب ش آسان بركيا توحق تعالى في مير عمر برباته رك کرفر ایا" یا بنی ادهب فبلغ عنی "ایتی اے میرے بیارے بیغ جااورلوگول کومیر ابیام بنا بات بوشدہ میں کہ برز مانے میں برتم کی طبیعت کے لوگ بواکرتے ہیں۔ بعضوں نے ويكما كري تعالى فرما تا ب- "قبل إن كسان للسرحسن ولد فسانسا أوّل العسابدين (ذخسسوف:٨١) "اليني كواف معالية كرا كرفدا كاكوكى بينا موتويس اس كاعبادت كرفي والول ميں پېلامخص مول گا۔

ممکن ہے کہ دہ اس کی طاش میں ہوں۔ پھر جب ابومنعور نے کہا کہ خدانے جھے کو یَا اُنگی فرمایا تو انہوں نے اس کو فعت غیر متر قبہ بچھ کریہ خیال کیا ہوگا کی آخر ہم اپنے بھائی پر حسن ظن کر

کھی جائیں ادران میں بحث کی جائے تو رف الل انساف کو یہ دکھلا نامنظور ہے کہ منلہ تعالیٰ معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی کے پاں ہواکرتی ہیں۔

محد کوئی موجود مان لیا ہے۔ انہوں نے مب کوشن ظن کی ہدایت فرماتے ہیں۔ مااور هنیقت سے چیر نے کے لئے الہام امور ہیں۔''

(ازالة الاوبام ص٩٠٨ بخزائن جهم ١٣١٣) مرورت ہے۔ چنانچہ خودحی تعالی فرماتا سوس ہے کہ مرزا قادیانی نے ڈھوٹٹ ڈھوٹٹ موكااور حسن ظن سے ذرائجي كام ندليا كه توجيدالي موكى جس تك مارى عقل نبيس كان كالهامول كوضح إن ليس توايية بكرنى يرتى بدجوحرام تطعى بلكه مفعى ال لئے مرزا قادیانی پرحسن ظن حرام سمجما ت آنخفرت الله كي بعد بوئ بير ال تك كەسىلمەكذاب بھى حضرت كونى الراكر بقول مرزا قادياني ان تمام مرعيوں ائی موتی۔ای وجہ سے نبی کریم اللہ نے نے كمأنى المشكرة عن ابي هريرة ن دجالون كذابون ياتونكم من م فايلكم واياهم لايضلونكم ولا ن الروية عن الضعفاء ولا حتياط في جال ادر جموٹے پیدا ہوں کے۔وہ لوگ دنے۔ان سے بجواورڈ رتے رہو۔ کہیں نے کے مامور بھی جیں اور ایک اعلیٰ درجے کا مخص جو نبوت کا دعویٰ رکھتا ہے ہے کہدر ہا ہے تو ضرور مطابق واقع کے ہوگا۔اس لئے اس کو مان لیا اور اس کے برابر اپنار تبدتصور کرلیا۔

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ بیٹا کہنے میں جھڑا پر جائے گا۔مقصود محبت ہے اور ہر مخص جانتا ہے کہ اولا دکی محبت سے زیادہ کسی کے ساتھ محبت نہیں ہوا کرتی ۔اس لئے بمنز لہ اولا د بنیا بہتر موگا اور پرستش جاری مونے کے لئے اتنامجی کافی ہے کیونکدا گرخدائے تعالی کونعوذ بالله حقیقی اولاد موتى تو ضرور قابل يرستش موتى - جيها كه الجمي معلوم موا - مرزا قادياني جو كيت بين كه ين الله كي اولا دےرہے کا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ دوا پے کوشتی عبادت بھی قرار دےرہے ہیں۔ کیونکہ مررتے کے احکام معین ہوا کرتے ہیں۔ خدا کی اولا دکار تبدیجی ہے کہ ستحق عبادت ہو۔جبیما کہ قرآ ن شریف سے ظاہر ہے جب مرزا قادیانی نعوذ باللہ خدا کے تنی مظہر بے تو کم از کم اتنا تو ضرور ہے کہ امت ان کی عبادت کرتی ہوگی۔افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کواس الہام کے بنانے کے وقت ذرائجي شرم ندآئي اب كس طرح سمجما جائے كدمرزا قادياني كوخدائے تعالى يراورروز جزادسزابرایمان بمی ہے۔ پھر بدوو کا تو پہلے ہی ہوچکا تھا کہت تعالیٰ سے بے تکلف بات چیت کر لياكرت بير _ چنانچه (ضرورة الامام ص ١٠٠ فزائن جسام ١٨٨) على لكين بين كه "جولوك امام الرمان مول فدائے تعالی ان سے نہایت مفائی سے مکالم کرتا ہے اور ان کی دعاء کا جواب دیا ہے اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہوکر ایک بی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پرسوال کے بعد جواب اور پرسوال کے بعد جواب الی مفائی اور لذیذ اور تصیح الهام ك بيرايد من شروع موتا ب كه صاحب الهام خيال كرتا ب كه كويا وه خدائ تعالى كود مكور با بخدا ع تعالى ان سے بہت قريب موجاتا ہے اوركسى قدر برده اسے ياك اور روثن چرك ے جونور محض ہا تار دیتا ہےاوروہ ایے تین ایبا یاتے میں کہ کویا ان سے کوئی محتا کررہا ہے۔''اس کے بعد لکھتے ہیں کہ' میں اس وقت بوطرک کہتا ہوں کہ وہ امام الزمان میں ہوں۔'' (منرورت الامام ص٢٦ فيزائن ج١١٥ ص١٩٣)

غرض كرفينا اور مزاح كى انبساطى حالت بن درخواست كرك الهام بمى اتر والياكه "أنت منى بمنذلة او لادى" (اربين نبر مس ۱۹ بنزائن ج ۱۵ ماشد) جس معتقدين كاحسن ظن اور دوبالا موكيا اور جب آيت موصوف يعن "قسل ان كسان للرحمن ولد" قرآن شريف بس برجمة مول گرد كسى خوشى موتى موكى كرمارے

مرزا قادیانی کوا موں سے جن کریم اللہ کے سے ان کوستی جب الہام سے کاعقیدہ ہے کا

کے نہ حق تعالیٰ و کیمیئے ابتدا کیاً میں بھی یوں ڈ

فیسکسون ' ہے کہوہ جو ہ مسلم ہوگئی۔

منرورت ندرأ منرورت ندرأ

''انی اخا وابری الا کے بین کہ حرکت دے

تواميد<u>ت</u>وي

ئے آدی مس بھی خالق ہ غرض ہے آ

الوبيت

ت کا دعویٰ رکھتا ہے یہ کہدر ہاہے تو ضرور برابرا پنار تبہ تصور کر لیا۔

ارد جائے گا۔ مقصود محبت ہے اور بر مخص ل مواكرتي _اس لئے بمنز لداولا دبنیا بہتر بتكدا كرخدائ تعالى كونعوذ بالتدهيقي اولاو مرزا قادیانی جو کہتے ہیں کہ میں اللہ کی عادت محی قراردے رہے ہیں۔ کیونکہ نبه یک ہے کہ شق عبادت ہو۔جیسا کہ لداكم تنى مفهر يوكم ازكم اتنا تؤ منرور رزا قادیانی کواس الہام کے بنانے کے مرزا قادیانی کوخدائے تعالی براور روز المن تعالى سے بالكف بات چيت كر ٢٨٣١) يش لكيمة بين كه"جولوك امام مكالمدكرتا باوران كى دعاء كاجواب ر موکرایک ہی وقت میں سوال کے بعد واب الى مغالى اورلذيذ اورضيح الهام ا ہے کہ گویا وہ خدائے تعالی کود مکیدر ہا ن قدر پردواین پاک اور روش چرے تے ہیں کہ گویا ان سے کوئی من کررہا بتامول كدوه امام الزمان بين موس" رورت الامام ص ٢٠٠ فرنائن جسمام ٢٩٠٠) رخواست كركے الهام بھی از واليا كه ن فمرسهم ١٩ بخزائن ج ١٥ص ٢٥١ ماشير) جب آيت موصوف يعن "فسل ان

کے توکیسی خوشی ہوتی ہوگی کہ ہمارے

مرزا قادیانی کوبھی یہ رتبہ حاصل ہے اور اس خوثی علی معلوم نہیں کیے کیے خیالات پیدا ہوتے ہوں گے۔ جن کی تفری کرنے پر زبان اٹھ نہیں سکتی۔ کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ ہمارے نبی کر پہنا ہے گئے کے رہ ہے سے ان کا مرتبہ بلند تر بچھتے ہوں گے۔ جس کا لاز مدید ہے کہ اس نص قطعی سے ان کوستی عبادت سجھ لیا ہوگا۔ کونکہ اگر اس رہے میں تا مل کیا تو البهام پر ایمان نہ ہوا اور جب البهام سے مان لیا گیا ہے تو ان کی پرسٹ لازم ہوگئے۔ ''نعوذ باللہ من ذالك '' مرسلما نوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی کر پر اللہ ہے تریادہ کوئی مجوب رہ بالعالمین نہیں ہوسکا۔ باوجوداس کے نہ تو تعالی نے قرآن مریف میں اس تم کی مجب بیان کی نہ آنخور سے اللہ نے کہما ہوگئے ہے کہما ہوا ''ان مسال میں کی بول دخل دیا گیا کہ میا اس کے بعد صرف انار کم الاعلی کا دعوی باقی رہ گیا تھول لیه کن میں کی بول دخل دیا گیا کہ بیالہام ہوا''ان مسال مول اذا اردت شید ہے آن تقول لیه کن فید کے دہ جو کھے پیدا کرنا چاہیں مرف کن کہد دیے سے دہ چیز پیدا ہوجائے گی۔ لیجئے خالقیت بھی مسلم ہوگئے۔ پہلے نبوت کی وجہ سے بیسویت کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی اب تو نبوت کی وجہ سے بیسویت کی ضرورت باتی نہیں رہی تھی اب تو نبوت کی بھی مرورت نہ تیں مردت نہ دی ہی۔

حق تعالی عینی علیه السلام کے مجر احیا ہے موتی کی خرقر آن شریف میں ویتا ہے۔
"انسی اخلق لکم من السطین کہٹ الطیر فانفخ فیه فیکون طیر آباذن الله وابسری الاکمه والابر ص واحیی الموتی باذن الله (آل عبران: ٤٤) "مرزا قادیائی کہتے ہیں کہ" وہ احیا ہے موتی شقا بلک قریبالموت مردہ کو مسمرین مے کمل سے چند منٹ کے لئے حرکت دے دیتے تھے۔"

(ازلمة الاوام می السمائیہ برائن جسم ۲۵۸)

اور لکیتے ہیں کہ 'یا در کھنا چاہئے کہ اگر بیعا جڑعمل مسمر بڑم کو کروہ اور قابل نفرت نہ جھتا توامید توی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم ندر ہتا۔''

(ازالة الاوبام ص٩٠٩ فاشيه بخزائن ج٣م ٢٥٨)

به قدردانی خدائے تعالی کے اس کلام کی ہوئی۔جس پرایمان لا نافرض ہے اور بغیراس کے آ دمی مسلمان ہی نہیں ہوسکا اور اپنے ملم پراس قدردتو تل کہ اعلان اس مضمون کا دے دیا کہ بش بھی خالق ہوں کہ کن کہہ کرسب کچھ پیدا کرسکی ہوں۔ حالا نکہ قولہ تعالی احتیٰ الموقی کے ابطال کی غرض سے لکھ بچھ جیں کہ ''خدائے تعالی اپنی ہرایک صفت بیں وحدہ لاشریک ہے۔ اپنی صفات فرض سے لکھ بچھ جیں کہ 'خدائے تعالی اپنی ہرایک صفت بیں وحدہ لاشریک ہے۔ اپنی صفات الوہیت بیس کی کوشریک نہیں کرتا۔'' (از لہ الاوہام سااس برائن سام ۱۵۹)

تعالی نے ان کا بھی موجود ہے کہ کہے جاتے ہیں ابھی معلوم ہوا ظاہر ہے کہ '' آ

ابر تاویل کرلیں۔ سس قدر بدنما اقسام کی توہین

الفطرة بول. ا مدرم**د**ا

ابرا بیم قام طور پرمکیل مح ا

بن عبداللدطم عبداللهوكا.

ے کی سمج کرآ تخضر بی میں جو میں جو تعمیا اور کلمتے ہیں کہ محدائے تعالی اپنے اذن اور ارادے سے کمی محف کوموت اور حیات اور ضرر اور تفع کا مالک نہیں بناتا۔'' (از لة الادہام ص ۲۱۹ بززائن جسم ۲۲۰)

اور حق تعالی عینی علیدالسلام کے پرندے بنانے کا مجوہ جو آیت موصوفہ مین فرہ اتا ہے اس کی مقیقت ہوں بیان کرتے ہیں کہ '' کچھ تجب کی جگہ نہیں کہ خدائے تعالی نے حضرت سے کو عقلی طور سے ایسے طریق پراطلاع دے دی کہ ٹی کا کھلونا کسی کل کے دہانے سے یا مجو تک مارنے سے کسی طور پر ایسا پر داز کرتا ہو چیسے پرندہ پر داز کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت سے ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ برحمی کا کام ورحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلول کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلول کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عشل تیز ہوجاتی ہے۔'' (از لاء اللوبام سے جمزائن جس سے میں کا ک

غرض کہ بقول مرزا قادیانی معاذ اللہ عینی علیہ السلام ایک برحثی کے لڑے اور معمولی آدی ہے اور اس فن ش بھی کامل نہ ہے کونکہ کھتے ہیں کہ 'امریکہ ش جوآ ن کل چڑیاں بنی ہیں وہ بدر جہا ان کی چڑیاں ہیں ہیں۔' (حقیقت الوق م ۱۵۲۸، فزائن ج۲۲م ۱۵۲۱) میں کھتے ہیں۔ '' جھے ہم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر سے این مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکا اور وہ نشان جو جھے سے ظاہر ہور ہے ہیں وہ ہرگز نہ کرسکا اور وہ نشان جو جھے سے ظاہر ہور ہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھا سکا۔' وجراس کی ظاہر ہے کہ مرزا قادیائی کو خالقیت کا بھی دعوی ہے کہ لفظ کن سے جو چاہے ہیں پیدا کرتے ہیں۔ نعو ذ باللہ من ذالك اس سے تو ثابت ہور ہا ہے کہ ان كارو ہے تن مرف عینی علیہ السلام ہی کی طرف نہیں ہے کونکہ ہمارے نی کر کم تھا تھے کی نبست ہمی جی تو اللہ نے کہیں پئیس فر مایا کہ بی مفت خاصة آ ہے کوئکی دی گئی اور نہ وہ کی حدیث میں معزمت نے فر مایا ہے ہاں سے ثابت ہے کہ گومرزا قادیائی ذبائی فلامی کا دعوئی کرتے ہیں۔ گر در حقیقت معاذ اللہ افغیلیت کا دعوئی ہے۔

ا ما م سیوطی نے تغییر (در منورن ۲ ص ۳۸،۳۷) میں متعدد دوایات و کر کے بیں کہ نصاری نے بیالان اس میں کا بیت ہے کہ وہ نے بیالان اور یا جا اس سے بات ہے کہ وہ فدایا فدا کے بینے تھے۔ تب بیآ ہت نازل ہوئی۔ ''ان مثل عیسیٰ عندالله کمثل آدم خدایا فدا کے بینے تھے۔ تب بیآ ہت نازل ہوئی۔ ''ان مثل عیسیٰ عندالله کمثل آدم خدایا قد من تراب ثم قال له کن فیکون (آل عمران: ۹ م) '' بینی اللہ کہ بال جیسے آدم و بیسے سی می سے پیدا کر کے کن فرمایا سووہ پیدا ہوگئے۔ فرضیکہ بغیر باپ کوہ پیدا کے گئے۔ گر بہودان پر کہی الزام لگاتے رہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہونا ممکن تبیں۔ اس آ ہت شریف میں ق

رادادے سے کی خض کوموت اور حیات (ازلة الادہام ٢١٥، نزائن جسم ٢١٠) فے کا مجرہ جو آیت موصوفہ مین فریا تا ہے ال کہ خدائے تعالی نے دعزت سے کوعظی ل کے دہانے سے یا پھونک مار نے سے محرت کے ابن مریم اپنے باپ یوسف اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے اور الم س ۲۰۳، نزائن جسم ۲۵، ۲۵ مار معمولی امریکہ میں جو آج کل چڑیاں بتی ہیں امریکہ میں جو آج کل چڑیاں بتی ہیں مان ہے کہ اگر می ابن مریم میرے

روہ نشان جو مجھ سے طاہر مور ہے ہیں

تعیم کا بھی دوی ہے کہ لفظ کن سے

سے تو ثابت ہور ہاہے کہان کاروئے

مى كريم الله كالبيت بمى حق تعالى

وو كى حديث ين حفرت نے فرمايا

۔ کرتے ہیں۔ مگر در حقیقت معاذ اللہ

تعالی نے ان کا بھی روکردیا کہ بغیر باپ کے پیدا کرنا قدرت اللی سے پچو بعید نہیں اوراس کی نظیر بھی موجود ہے کہ وم علیه السلام ای طرح پیدا ہوئے تھے۔ باوجود اس تفریح کے مرزا قادیانی بھی کے جاتے ہیں کہ علیہ السلام کے باپ بھی تھے اور دادا بھی، باپ کا ہونا تو ان کی تفریح سے اور دادا بھی معلوم ہوا کہ وہ اپ باپ کے ساتھ نجاری کا کام کرتے تھے اور دادا کا ہونا اس عبارت سے فاہر ہے کہ دمسے نے این داداسلیمان کی طرح عقلی مجرہ دکھلایا۔''

(ازلية الاوبام ١٠٠٠ بزرائن جسم ٢٥٥٠)

اس میں شک نہیں کف قطعی کے مقابلے کے لحاظ سے مرزا قادیانی اپنے کلام میں کوئی اور کا میں کوئی استعال کرنا تاویل کر لیں گے۔ محرقر آن کے نالف ان الفاظ کا استعال کرنا کمن قدر بدنما اور خلاف شان ایمان ہے۔ خصوصاً ایسے موقع میں کیا سمجھا جائے۔ جب کہ وہ اقسام کی توجین حضرت عیسی علیہ السلام کی کررہے ہیں جیسا کہ اہمی معلوم ہوا۔

مرزا قادیانی کھتے ہیں کہ میں امام حسین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہولاورحسیٰی الفطرة ہول۔'' (ازلة الادہام ١٨٨ بحزائن جسم ١٣١)

اور لکھتے ہیں'' مجھے خدائے تعالی نے آ دم مغی الله اور لوح اور بوسف اور موی اور ایرامی اور ایرامی میں اور ایرامی اور ایرامی میں اور یہال تک لوبت پنجی کہ باربارا حمد کے خطاب سے تاطب کر کے ظلی طور پر مثل میں اور یا'' (ازلمة الاوبام ۲۵۳، نزائن جسم ۲۲۸،۲۲۷)

اور کھیے ہیں کہ' جبتم اشدسرکیوں کی دجہ سے سیاست کے لائن مخبر جاد کے تو محمد بن عبداللہ ظہور کے اور کے تو محمد ابن معمد ابن عبداللہ ظہور کرے گا۔ جومبدی ہے ۔۔۔۔مطلب نیہ کہ خداتعالیٰ کے نزد کیک اس کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت مطابقہ کامٹیل بن کر آئے گا۔''

(ازالة الاوبام ١٥٥٥ بخزائن جهم ٢٠٠٩)

ان تقریروں میں سے اگر چد حضرت امام حسین کی مشابہت سے ابتداء کی گئی۔ جس
سے بہی سمجھا گیا کہ عام طور پرمشابہت کا دعویٰ ہے۔ مگر در باطن ایک بڑے دعوے کی تمہیرتی
کہ آنخضرت اللہ کے مثیل ہیں اور مثیل بھی وہ نہیں جس کو ہر خفس بھتا ہے۔ بلکہ خود حضرت
نی ہیں جو پروزی طور پر ظبور فرمائے ہیں۔ جیسا کہ (الکم ن ۹ نبرا ۲ میں امور نہ کا ارجون ۹۰۹ء)
میں جو تصیدہ انہوں نے مشتہر کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس تصیدے کا عنوان بخط جلی لکھا
ہے۔'' بیام شوق بجناب رسالت حضرت خاتم الانبیاء سیدالاصفیا فداہ ابی وای صلحم از خاکسار
ابو بوسف احمدی سیالکو فی۔

دعوے ہمتمائے جاناں ہو مجلائس کی مجال کس کو تاب ہمسری ہے سید لولاک سے تو نے دکھلایا بروزی طور سے اپنا جمال تادیاں ہے جلوہ گراب تیرے روئے پاک سے تادیاں ہے جلوہ گراب تیرے روئے پاک سے

عالبًا مضمون بروز کسی مقام میں مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے۔ گر چونکہ یہ اخبار مرزا قادیانی اپنی امت کی ہدایت کے واسطے جاری کرتے ہیں۔اس لئے استدلال کے لئے وہی کافی ہے۔ چنا نچیاس شعرے طاہر ہے جو (اہم ج انہر ۲۲س ابمور ویس ۲۲ جون ۱۹۰۵ء) میں لکھا ہے۔

احمدیت کا مسلم آرگن ہے الحکم اور انفاس سیحا کادبن ہے الحکم

مسلد بروز قدیم عکماء کا مسلک ہے۔ جس کو فی زماننا ہر محض نہیں جانتا۔ چونکہ مرزا قادیانی نے اسلے اولاً اس کا حال معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔

نے شفاہ میں اور شخ الاڑ غرض یہاں اس سے متعا معلوم کرنا مقصود ہے ک

تے اور وہ ہرگز اس کے عالبًا مرزا قادیانی بھی: پیم فرماتے ہوں کے کا

مهی روی میں آنخفر کہ قادیان میں آنخفر اس کو بروز خیال کیا ہو

، ن و بردر سون یا به جس کوعبدالله بن حسیر: *

غورث اس بات کا قا^{کا} مرده پاتی میں فورا اس

ہی کے جسم میں داخل حیوانات کی روحیں انہ

جائز نبیں رکھتا تھا۔قرا خیال تھا کہ اینا تغوق

اس كادعوى تفاكه يمرأ معبود سجعته تقداوريه

بقاد دوام کے جو جی م کہ جتنے واقعات (تا

ے اس کو بدیات ہ ا ٹالیدس کی روح جد

یس اس کومتیلاس. ہوئی۔ پھرایک صیاد

ی جس کوتم فیاغور

زادگی کااعزاز حام^{ما} کوپہلے ہی سے حا^م

ا ہے سید لولاک سے

في شفاء من اور فيخ الاشراق في حكمة الاشراق من متعدد دلائل سے باطل كيا ہے۔ چوكله جارى غرض یہاں اس سے متعلق نہیں اس لئے ان ولائل کے ذکر کی ضرورت نہیں مجمی گئی۔ بلکہ یہال سے معلوم کرنا مقصود ہے کہ جولوگ بروز کے قائل تھے دہ بھی بروز کومرف عناصر بنی تک محدود رکھتے تعاوروہ برگزاس کے قائل ندمے کہ ایک آ دی کے جسم میں دوسرے آ دی کا جسم بروز کرتا ہے اور عالبًا مرزا قادیانی بھی یہاں بروز سے بروز جسمانی مراد نہ لیتے ہوں مے۔ بلکساس بروز کا مطلب يى فراتے ہوں مے كروح مبارك أنخفرت الله كى بروزى ہے۔جس سے بيصادق آجائے كدقاديان من آ مخضرت الله كابروز بواب - جيها كقعيد يين فدكور م كومرزا قاديانى ف اس كو بروز خيال كيابو _مرور حقيقت بيتاسخ بيجس كا قائل فياغورث تعا- تاريخ فلاسفه يونان جس كوعبداللد بن حسين نے افت فرنسادى سے عربى ميں ترجمه كيا ہے۔اس ميں كلما ہے كہ حكيم فيا غورث اس بات كا قائل تعاكدارواح فنانبين موتنس - بلكه مواليس بعرتي ربتي بين اور جب كو كي جسم مرده یاتی بین فوراس بین تفس جاتی بین براس بین به بابندی محی نیس کدانسان کی روح انسان بی کے جسم میں داخل ہو۔ بلکہ کدھے کتے وغیرہ کےجسم میں بھی داخل ہوجاتی ہیں۔ای طرح حیوانات کی رومیں انسانوں کے جسم میں بھی داخل ہوجاتی ہیں۔اس وجہ سے وہ کسی حیوان کے آل کو جائز بیں رکھتا تھا قرائن قویہ سے معلوم ہوتا ہے کہاس کوان خرافات پر آمادہ کرنے والاصرف ایک خیال تھا کداینا تفوق سب بر ثابت کرے اور تعلی کا موقع انچی طرح حاصل ہو۔ چنانچ لکھا ہے کہ اس كادعوى تما كه ميرى روح بهله ايماليدس يجم بين تقى جوعطارد كابينا تعا-جس كوابل يونان ابنا معبود بجعة تعاوريه واقعه بيان كياكه ايك روزعطارد نے اپنے بينے اياليدس سے كها كه سوائے بقاودوام كے جوتى جاہے مجھے ما تك لے اس نے بیخواہش كى كديمراحا فظرابيا قوى موجائے كرجتنے واقعات و تدكى يس اورموت كے بعد جھ يركذريسب جھكوياور بيں - چنانچاس وقت ے اس کو بیر بات حاصل ہوگئے۔ مجراس نے اس دعوے کی تقدیق پر چندواقعات بیان کئے کہ ا فاليدس كى روح جب اس كے جسم سے لكل تو اوقعدر بدريہ كے جسم ميں من اور شهرتر واده كے محاصر ب میں اس کومیٹل س نے زخی کیا۔ پھراس کےجسم سے جب نکل تو برہمونیوں کےجسم میں داخل موئی۔ پھرایک صیاد کے جسم میں می جس کا نام بوروس تھا۔ اس کے بعداس عاجز کے جسم میں بروز کی جس کوتم فیا غورث کہتے ہواور چند درمیانی دا قعات اور بھی بیان کئے فرض کہ خدا کی صاحب زادگی کاعز از حاصل کرنے کی وہ تدبیر نکالی کہ جس کا جواب نہیں اور حافظ اور طبیعت خدادا د تواس کو پہلے بی سے حاصل تھی۔جس کے سبب سے شہرہ آفاق ہوچکا تھا۔سب نے حسن ظن کر کے اس

ی طور سے اپنا جمال تیرے روئے پاک سے زا قادیانی نے بھی لکھا ہے۔ مگر چونکہ یہ اخبار کی کرتے ہیں۔اس لئے استدلال کے لئے وہی آمریم میں کھاہے۔ آرین ہے الحکم کاوئن ہے الحکم

کادئن ہے الحکم ہے۔ جس کو فی زمان ہر مخص نہیں جارتا۔ چونکہ انجدید کی ہے۔اس لئے اولاً اس کا حال معلوم

ین شیرازی نے شرح حکمۃ الاشراق بین کھا ہے اسے کہ استحالہ فی الکیف ممکن نہیں یعنی میں کی برودت جاتی رہی اور بجائے اس کے اس کی محمولہ عنا مر کی حقائق نوعیہ ہاتی رہیں۔ چر ہاعث اللہ بوقو وہ حرارت ظاہر ہوجاتی ہے جو اس میں اگل بھی ہے۔ نہ خالص پانی کہیں پایا جائے گا مطلب ہے اور کی میں ہواد غیرہ ۔ مثلاً پانی میں معاصر بروجاتی ہے والاعتمر اس کے بہمظوب عفر کو قوت دینے والاعتمر اس کے بہمظوب عفر کو قوت دینے والاعتمر اس کے بہمظوب عفر کو قوت دینے والاعتمر اس کے بہمظر کی تربت سے پانی میں جو آگ جی پی کہیں بروجاتے ہیں۔ اس نہ ہو آگ جی پی

کام<u>یابیو</u>ں کی^س ہوگا کہ بونان ج مئتله تناسخ وبرو اعلیٰ درہیے ک حاذق کے تجر طبيعتيل ياكي تغ رجے ہیں۔ بلکا ہے بدر جہا ہ متقترمين كى كار بات پيدا ہوجا ہوئی کہاس کے ہوتی۔ بلاواسا يزى اورمرزاة حامل کرنے كاه مِس بيشح: ھے آتے ہیر مرزا قادیانی ک مرزا قادياني ـ وجال وكذاب تا كەجھال ھ كوكى دومراحة لفظ كامحل ندرم

مسلمان ان ک

كرويا كميا_مرا

مكة والص

مناظره كرتابو

كى تقىدىتى كى _ چونكداس زمانے ميں الهام كارواج نه تفاراس لئے اس كو تاسخ كا سلسلة قائم كرف اوران خرافات كر اشفى كى ضرورت موئى ور ضالهام كاجتمائدا، أكراس كى باتھا تاتو اس بحميزے كى ضرورت بى ند بوتى -عطار دكى تتم كھاكر كهددية كد جھے البام بوا - بلكه عطار د نے اسيخ روش چرے سے مردہ مٹا كررو بروس كهدديا كونو ميرابيا ہاورنشاني بيرے كه يس جوستنا ہوں یا در کھ لیتا ہوں اور نے نے ہندے وغیرہ کے مسائل ایجا دکرتا ہوں۔ اگر اس کونیس مانے ہوتو مقابلہ کرلو غرض کناس دعوے کے بعداس کی تعظیم وتکریم اور بھی بڑھائی دور دورے لوگ اس کے پاس آتے اور اس کی شاگردی پر افتار کرتے۔ یہاں تک کرسعیدوہ فض سمجماجاتا تھا جواس كے نزويك بيٹھے۔ چونكہ تعليم ميں خدا كے بيٹے كا بروز داخل تھا۔ اس لئے اس كے شاگردوں كے ذہن میں اس کی الوہیت متمکن تھی۔ اگرچواس نے عقل سے بہت سادے کام لئے۔ چنانچوشکل عروس جونن ہندسہ میں ایک مشہور اور مشکل شکل ہے اس کو اس نے مدل کیا میں معتقدوں کے اعتقاد بر مانے کے لئے اور تد ابیر کی بھی ضرورت ہوئی۔ چنانچہ ایک باراس نے ایک چھوٹا سا جرہ زمین کے اندر تیار کر کے ایک سال اپنے تین اس میں محبوں کیا اور پیمشہور کیا کہ دوزخ کی سیر کو جاتا ہوں اور اپنی ال سے کہدریا کہ جو پچھ نے واقعات شہر میں ہوں ان کو تحقیق کر کے لکھ دیا كرے۔ايك سال كے بعد جب اس جرو تك وتاريك سے لكا جوفي الحقيقت اس كے حق ميں دوزخ بی تعالی والت اس کی ہوگئی تھی کہ بمشکل پہچانا جا تا تھا۔ اس حالت میں سب کو جمع کر کے دوز خ کے واقعات بیان کے کہ اس میں ہر بودس شاعر کو دیکھا کہ زنجیروں میں مقید اور مصلوب ہےاور ہومیرس کی روح کودیکھا کہ ایک درخت پرلگی ہوئی ہے۔جس کے اردگر دا ژد ہے احاطد کئے ہوئے ہیں۔اس م کے اور واقعات بیان کر کے کہا کہ اس مدت میں میں تم لوگوں سے بمی غافل ندتھا۔ چنانچہ شمر کے تاریخ وار پورے واقعات بیان کردیئے۔ جو مال کی تحریر میں ایک بارد کھے لیا تھا اب اس کشف کے بیان سے تو اور بھی عزت دوبالا ہوگئی۔ ایک بار کہیں کھیل کود کا مجمع تھا۔اس میں چلا گیا۔ جب اس کے پاس معتقدین کا مجمع ہوا تو ایک خاص طور کی سیٹی دی۔ساتھ ى ايك كده مواساتر آيا لوكول كواس عنهايت تعجب مواجس ساورزياده معتقد مو مح ادر درامل اس گدرد کواس نے تعلیم دے رکھی تھی جس سے کسی کواطلاع نہتی۔ بیسب تدابیرای غرض ے تھیں کہ مافوق العادت امور مجوے کے رنگ میں پیش کر کے احتول میں امتیاز حاصل کیا جائے۔ایے بی اوگول کی شان میں حق تعالی فرما تا ہے۔فاست خف قدومه فاطاعوه انهم كانوا قوماً فاسقين (زخرف:٤٥)"ناظرين مجمسكة بين كم عقلام كيسي مدايراني

کام پایول کی سویتے ہیں۔جن کی شتک پہنچنا ہر کسی کا کام نہیں۔ دیچہ لیجئے میخض کیسا مدیراور مقرر موگا کہ بینان عیسی خطے کے عقلاء اور حکما مواحق بنا کران کے خدا کا بیٹا بلکہ خود خداین بیٹھا۔ یکی مئلة تنائع وبروز تفا جواس كوترتى كاعلى درج كزيين تك كانبياديا تفارمرزا قادياني جوكله امل درج کے حاذق اور زمانے کے نبض شناس ہیں تشخیص کرے وہی نسخد استعمال کیا جوایک ماذت كے تجرب سے مفيد ثابت موچكا ب- اگرچدكداس زمانے كے عقلاء نے اعلى درجى ك طبیتس یائی تیس مرفینان کاسلسد منقطع نبیس الل کمال کے مثیل برزمانے میں پیدا ہوتے رجے ہیں۔ بلکہ انصاف ہے ویکھا جائے توجوسنعتیں اس زمانے میں ظہور پار ہی ہیں اوّل زمانے سے بدر جہا برحی ہوئی ہیں۔اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اذکیاء کے ذہنوں کومتوجہ کرنے والی حقد شن کی کارروائیاں بطور مادہ پیش نظر ہیں اور قاعد کی بات ہے کہ تلاحق افکارے ایک ایک ہات پیدا ہوجاتی ہے جوموجد کو حاصل نہتی۔ دیکھتے فیاغورث کو ایک سلسلہ کھڑنے کی ضرورت موئی کداس کی روح کئی جسمول بی ماری ماری چری اور مرزا قادیانی کواس کی بھی ضرورت ند مولى ـ بلا واسط روح البيس ميس بروز كرعى ـ اس كوعطار دكابينا يف ميس من قدر وشواريال اشماني يرى اورمرزا قاديانى صرف ايك عى الهام ي حتنى اين خداك بن محية اس كودوزخ كى سير كافخر مامل كرنے كے لئے ايك برس دوزخ كاعذاب بمكتنا برا اورمرزا قادياني آرام سے اپئ خواب گاہ ش بیٹے ہوئے تمام افلاک کی سرکر لیتے ہیں۔ بلکہ جب جاہے ہیں خداے یا تیل کرکے علے آتے ہیں۔اس کو مجرد خارق العادت بتائے کے لئے گدھ کو تعلیم کی زحت اٹھانی پرسی اور مزا قادیانی کو خارق دکھلانے کی ضرورت ہی نہیں۔ بیٹے بیٹے عقلی معجزے مگر لیتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے دیکھا کہ نبوت کے دعوے میں مولوی بیجا نہ چھوڑیں گے۔حسب احادیث میحد وجال وكذاب كهاكري محداس لئے بيتر بيرتكالى كمؤود في كريم الله في ان ميں بروز كيا ہے۔ تا كدجال حعرت كانام ك كروم نه ماريكيس اس لئے كدوجال وكذاب تو وہ ہوجو حصرت كسوا کوئی دوسراحضرت کے بعد نبوت کا دموی کرے۔ جب خود صغرت عی وہ دموی کررہے ہیں تواس لفظ كامحل ندر با حكر يا در ب كه جب تك اس دعو ع كوقر آن وحديث سے وہ ثابت ندكري كوئى مسلمان ان کی ان ابله فریزو س کو قابل توجهٔ نبین سمجه سکتا ۔ کیونکہ ہمارے دین میں تناسخ بالکل باطل كرديا كيارمرزا قاديانى سيكوكى ينيس يوجمنا كرحورت آب فحصامة البشري إلى اهل مكة والتصلحاء ام القدى عن ويكوكرابل مكدوغير بم كواطمينان ولاياتها كديس علاء سيجو مناظره كرتا مول وه صرف نزول عيلى عليه السلام ك مسئله من سياس كيسواسي مسئل من ججه

كاردان ندتفاراس كفي اس كوخائخ كاسلسله قائم ، مولى دورندالهام كاجتكند اء أكراس كم باتعدة تالو المم كها كركه ديمة كه مجمع الهام بوا_ بلكه عطار دين المدديا كدتوميرابياب اورنشاني بيب كديس جوسنتا رہ کے مسائل ایجاد کرتا ہوں۔ اگر اس کونبیں مانے اکی تعظیم و تکریم اور بھی بڑھ گئی دور دور سے لوگ اس تے۔ یہاں تک کرسعیدوہ فخص سمجماجا تا تھا جواس ا پروز داخل تفاراس لئے اس کے شاکر دوں کے نے عمل سے بہت سارے کام لئے۔ چنانچ شکل ب ہاں کوای نے مال کیا۔ محرمتقدوں کے ، ہوئی۔ چنانچ ایک باراس نے ایک چموٹا سا جرہ م مل محبول كيا اور بيمشهور كياكه دوزخ كي سيركو واقعات شمريس مول ان كو تحقيق كر ك لكه ديا ناريك سے لكلا جونی الحقیقت.اس كے حق میں ل پچاناجا تا تھا۔ای حالت میں سب کوشع کر يودل شاعركو ديكعا كه زنجيرول بين مقيداور فت پالکی موئی ہے۔جس کے اردگر دا اور ب ا كرك كها كماس مدت مين مين تم وكون ب فات بیان کردیئے۔جو مال کی تحریر میں ایک زت دوبالا موكن _ ايك باركهيل كحيل كود كالمجمع المجمع مواتو ايك خاص طور كاسيثي دى_ساتھ التجب بواجس ساورزياده معتقد بومح اور ويمى كواطلاع ندتقي بيرسب تدابيراي غرض ل پیش کر کے احتول میں امتیاز ماصل کیا فاستخف قومه فإطاعوه انهم ين مجمع علقة بين كه عقلا وكيسي كيسي مداييرا بي

اختلاف في حياني فرات بي والما ايمان قومنا وعلمائنا بالملثكة وغيرها من العقائد فلسنا بجادلهم فيه ولا نخطيهم في ذلك وليس في هذه العقائد عندنا الاالتسليم وانما نحن مناظرون في امر نزول المسيح من السماء"

(حمامة البشري ص٢٦، فزائن ج يص ٢٠٠١،٢٠٥)

هجربه پروز وکمون اور دموی نبوت وغیره کیسا؟ _

کیا بیر اعتقادی مسائل نہیں ہیں یا تمام ملمانوں کے متنق علیہ بیر مسائل ہیں۔ مرزا قادیانی جموٹ کوشرک کے برابر فرمان کے ہیں اوراس موقع میں سیمی نہیں فرمایا کہ نجال دھوکا دینامقصود ہودہ جموث نہیں ہوتا۔

یہ چند تحقیقات اور اجتمادات مرزا قادیانی کے اس فرض سے بیان کئے گئے کہ ان کی رفاراورطبيعت كااندازه معلوم موجائ -العساقيل تسكفيه الاشارة (سنن دارى مس) ش روایت ہے کے مین عراتی اکثر قرآن کی آیات میں ہوجھا یا چھی کیا کرتا تھا۔ جب معرکو کیا اور عمر وبن عاص گواس كايد حال معلوم بواتواس كوائي عرضي كرماته حراست بي دي كر حفرت عمر ك یاس روانہ کیا۔عرف عرضی بڑھ کرچیڑیاں متکوائیں اور اس کو اتنا مارا کہ زندگی سے وہ ماہوں موکیا۔ پھر بہت عجز والحاح برجیوڑا تو ممیا مراحکام جاری ہو گئے کہ وکی مسلمان اس کونز دیک نہ بیشے دے۔ آخر جب اس نے تو بدی اور اس کا یقین مجی مواتو اس وقت مجالست کی اجازت دی می حضرت عرف العاقل تکفیه الاشاره کمعن علی طور برتمام مسلمانون کومشامده کرادیا کراس کی بدیوچها یا چھی اشارۃ کہدری ہے کہ بھی شہمی پھے نہ پھے دیگ لانے والی ہے۔اس کے پیش از پیش ایسابندو بست کیا که اس کے ہم خیالوں کا بھی ناطقہ بند ہوجائے۔ پھرس کی بجال تھی کہ قرآن کے معنی شن دم مار سکے۔افسوس ہے کہ اسلام کا ایک زماندوہ تھا کہ اشارات وامارات پر الل اسلام چونک كروزم واحتياط كوكام مل لاتے تھے اور ايك زمانديد ہے كدمر يرنقارے فكر رب ہیں تمر جنبٹٹ نہیں اور حسن ظن کے خواب غفلت میں بےحس وحرکت ہیں۔ کیا عمر گوحسن ظن کا مسئلہ معلوم ند تفام معین عراقی نے تو ند کوئی بات ایجاد کی تھی نہ نبوت وغیرہ کا دعویٰ کیا وہ تو صرف بعض آیات کےمعانی یو میا تھا۔ جس می سن طن کو بدی مخوائش تھی کہ نیک نیتی سے خدائے تعالیٰ ک مراد برمطلع ہونا جا بتا ہے۔ جو برمسلمان کامتصود دلی ہے۔ابعقلاً بصیرت سے کام لے كرغور فرماسكتے بین كراكرمرزا قاديانى كى يتحريات عرف كرنمانے ميں پيش موتس تو كيا كيا موجا تاروه زمانية كيحاورى تفامرزا قادياني اس زماني ميس بمي اسلامي سلطنول سينهايت خائف بير-

مال تک کہ باوجوداس قدردولت وثرو حعرت عمرٌ سے صاف طود ؛ اوگوں کو بدگمانی کا موقع سلے تو بدگمانی کا عمل ہے'' عسن عدمس دخسی الله ء السنطسن ''اوربیاتی قرآن شریف سے'

الفطن اوربيو را الرياب المذين ميها كمارشادم"يا ايها الدين اثم (حجرات:١٢)" ﴿ الصلمالوا اس آيرش يفيش تن تعالقاً

فر مایا جوظن خیراد وظن سوه دونو ل پرشاا تدین کے برگمانی درست نہیں۔ دیے ہونے پرحسن ظن جائز نہیں۔ای دجہ۔ "یہا ایھا السنیین آمنوا ان جہ مسلمانو!اگر تہارے پاس کوئی فاش اس آیت کی شان زول بیکھی ہے کہ اس آیت کی شان زول بیکھی ہے کہ کر چیں اپنے قبیلے کی زکو قاش کر کے بن مقبہ کو بھیجاوہ دراستے بی سے داہر زکو قادے۔ میرے کل کا ارادہ کیا تھ ولید پرحسن اوراس کی خبر کی تعمد بیں بن دلید کوم لفکران کی سرکوئی کے۔

وماں جا کرمخنی طور برخوب محتیق کی

نہیں ۔خالڈ نے واپس آ کر حقیقت

به آیت ان کی برأت پس نازل م

سے کام ندلیا جائے۔ و کھتے ہاو

آ تخفرت الله في الكام ك

توكيا براكيا تعاريم حق تعالي نے

موں مر جب تک بوری محقیق ن*ہ کر*

يهال تك كه باوجوداس قدروولت وثروت كے حج فرض كو بعى نبين جاسكتے -

حفرت عمر سے صاف طور پر بدروایت ہے کہ جوکوئی ایسے کاموں کامر تکب ہوجن سے
لوگوں کو بدگمانی کاموقع ملے تو بدگمانی کرنے والے قابل طامت نہیں ہوسکتے ۔ جبیرا کہ کنز العمال
میں ہے ''عدن عدر رضی الله عنه قال من تعریف للتهمة فلا یلو من اساء به
السفلن ''اور بدتو قرآن شریف سے بھی ٹابت ہے کہ بعض وقت نیک گمان بھی گناہ ہوجا تا ہے۔
جبیرا کدارشاد ہے ''یا ایھا الدیس آمنوا اجتنبوا کثیر آمن الظن ان بعض الظن اثم (حجرات: ۱۲) '' والے مسلمانو! بہت گمانوں سے بچے رہو۔ کوئکہ بعض گمان گناہ ہیں۔ کہ
اس آئی شریف میں حق تعالی نے طن سوء یعنی برگمانی کی مخصیص نہیں کی بلکہ مطلقا طن

فرمایا جوظن خیراورظن سوء دونوں بر جامل ہے۔جس سے ثابت ہے کہ جیسے باوجود آثار وعلامات تدین کے بدگمانی درست نہیں۔ ویسے بی تخ یب وفساد دین کے آثار وعلامات کسی سے نمایال ہوئے برحسن ظن جائز نہیں۔اس وجہ سے منبغ عراقی برحسن ظن نہیں کیا میااور حق تعالی فر ما تا ہے۔ "يا ايها الذين آمنوا ان جاءكم فاسق بنباء فتبينوا (حجرات:٦)" يعن اك مسلمانو! أمرتمهار _ ياس كوكى فاسق خرلائ تواجيمي طرح اس كالحقيق كرليا كرومنسرين في اس آیت کی شان نزول بیکسی ہے کہ حارث این ضرار خزای آن مخضرت اللہ سے وعدہ کر کے مح کہ میں اپنے قبیلے کی زکو ہ جمع کر کے رکھتا ہوں۔حضرت کسی کو بھیج کرمنگوالیں۔حضرت نے ولید بن عقبہ کو جیجاوہ رائے ہی ہے والی آ کربید کایت پیش کیا کہ حارث بجائے اس کے کہ مجھے مال ز کو ۃ دے۔میرے قتی کا ارادہ کیا تھا۔اس لئے میں جان بچا کرآ میا ہوں۔اس پر محابہ نے غالبًا ولید برحسن اوراس کی خبر کی تعمد بق کر کے حضرت سے پچیوم کیا ہوگا۔جس برحضرت نے خالد بن دلید کومع لشکران کی سرکوبی کے لئے بھیجااور فر مایاان کے آل میں جلدی نہ کرتا۔ چنا نچہ خالد نے وہاں جا کر مخفی طور برخوب محقیق کی جس سے فابت ہوگیا کہان لوگوں کے اسلام میں کوئی استجاه نہیں۔خالد نے واپس آ کر حقیقت حال بیان کی اور حارث بھی مال زکو ۃ لے کر حاضر ہو مجتے اور یآ بت ان کی برأت بیل نازل مولی اور بمیشد کے لئے بیکم موکیا کداحتیاطی امور بیل حسن ظن ے کام ندلیا جائے۔ دیکھنے باوجود یہ کہ ولید محابہ میں تھا اور معتمد علیہ سمجما گیا۔ چنانچہ خود آتخفرت الله في الكام كے لئے اس كا انتخاب فر مايا مجرا يعض رصحاب نے اگر حسن فمن كيا تو کیا براکیا تھا۔ مرحق تعالی نے اس کی بھی ممانعت فر مادی کہ کوبھن قر ائن حسن ظن کے موجود موں مرجب تک بوری محقق نہ کر بیجائے اسباب طاہری قابل اعتبار نہیں ۔ یہ ہات یا در کھنا جا ہے

علمائنا بالملئكة وغيرها من وليس في هذه العقائد عندنا مسيح من السماء''

البشري م ٢٠١٠ فزائن ج م ٢٠٥٥ (٢٠٠١)

وں کے متنق علیہ یہ مسائل ہیں۔ نام میں میر مجھی میں فرمایا کہ جہاں دھوکا

باغرض سے بیان کئے مکئے کہان کی 4 الاشارة (سنن داري ص m) ميس ی کیا کرتا تھا۔ جب مصر کو عمیا اور عمر جراست میں دے کر حفزت عمرا کے) کواتنا مارا کہ زندگی سے وہ مایوس لئے کہ کوئی مسلمان اس کونز دیک نہ واس وقت مجالست كي اجازت دي لور پرتمام ملمانوں کومشاہدہ کرادیا محريك لان والى ب_اس لئ ندہوجائے۔ پھرس کی مجال تھی کہ مانه ده قعا كهاشارات وامارات ير اندبیدے کہمر پرنقارے نج رہے ت بي - كياعم وحسن ظن كا مسكله غيره كادعوى كياوه تو صرف بعض لمنك نتى سے خدائے تعالى كى عقلاً بعيرت سے كام لے كرغور بيش موتيس توكيا كيا موجاتا _ وه طنوں سے نہایت خائف ہیں۔ کہ ہر چند محابہ "کل عدول اور اعلیٰ درج کے متدین تنے گرمعصوم نہتے۔ حکمت البی ای کے مقتعلیٰ تمی کدان سے بھی اتفاقی طور پراقسام کے گناہ صادر ہوں تا کہ تمام امت کو جو قیامت تک باقی رہنے والی ہے ہرایک گناہ کا تھم عملی طور پرمعلوم ہوجائے۔

اب يهال ابل اسلام غور فرمائيل كه جنب صحابة كى نسبت يهم ہوگيا كه ان كى خرمجرد احتياطى امور ميں قابل حن فرنبيل تو كى دوسرے كى مجر دخبر وہ بھى كيسى كه ججھے اللہ نے اپنارسول اور نبى بناكر بھيجا ہے دغيرہ وغيرہ - كونكر مانى جائے ۔ شايد يهال بي شبہ ہوكہ حق تعالى نے فاسق بر حن فن كرنے ہے منع فر مايا ہے ۔ اس كا جواب بيہ ہے كہ محابة نے وليد كوحن فن كے وقت فاسق مبيل سمجما تعا - كيونكر حسن طن كے قر ائن موجود تھے ۔ پھران حضرات پر كيوں كريد برگمانى كى جائے كيون كريد برگمانى كى جائے كہ باوجود فاسق سمجھنے كے اس پر حسن ظن كيا ۔ البت فسق كا حال اس خبر كے بعد كھلا جس سے اس كا فاسق ہوئيا۔

اورارشاد بوتا ہے کہ اس خرکے سنتے عی مسلمانوں کولازم تھا کہ مساف کہ دیے کہ یہ خبر بالکل ظلما ور بہتان ہے۔"ولولا انسمعتموہ قلتم مایکون لفا ان نتکلم بھذا سبحانك هذا بھتان عظیم ، یعظکم الله ان تعود والمثله ابدا ان کنتم مؤمنین (نسود ۱۷٬۱۲) " (یعنی اورتم نے ایک (نالائل) بات نی کی (سننے کساتھ بی) کوئیں بول الحے کہ بم کوالی بات منہ سے لگائی زیا نیس ما شاوکا یہ و برا بھاری بہتان ہے۔خداتم کو بھی سے کہ اگرا بیان رکھے موتو پھر بھی ایسانہ کرنا۔ کی

الم فت كا سامنا موتاراب غوركيا جائك كريرار موسكان بهر مرزاقا كي برار موسكان بهر گرنيس بهر مرزاقا كي براز بين بين بين البان و المناه الله ان تعود واله ايمان ركمت موقو بهر بمي ايسانه كرنا كراف ايمان ركمت موقو بهر بمي ايسانه كرنا كراف ايمان ركمت موقو بهر بمال ايد بين وواله علم مرت او مرتين شم لا يتوبود فيس و يميت كروه برسال ايك باريادو با يي كرت بين اورن فيس ي بكرت بين اورن فيس ي بكرت بين اورن فيست بي بكرت بين وراقا و يا بي براود با بين بين اورن فيست بي بكرت بين اورن فيست بي بكرت بين اورن فيست بي بكرت بين وراقا و يا بين جوا كر كست بين مرزا قادياني جوا كر كست بين

مذاب عظیم کی تخویف کے متحق ہو گئے۔ا

سلسلہ چاری ہے۔ سواس کا تو ثبوت کی ا ثبوت ال سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ہم قاعدہ ہے کہ جب سمی قوم کے بداسلوی اوراس میں سمی کی تمیز باتی نہیں رہتی۔ ج تعالی نے ریجی فرمایا۔" ولسو لا جساق ا فساق لستك عند الله هم الكاذبود کیا) اپنے بیان كے ثبوت پر چارگواہ (بس) كئي جموثے ہیں۔ ﴾

اس سے ظاہر ہے کہا ہے نہیں _مرزا قادیانی دعوے نبوت پر ج رمال نجوی بھی کیا کرتے ہیں۔وہ اس ''الختار نی کشف الاسرار'' میں کھاہے' ان کا بخور لے تو آئندہ کے واقعات ہ مرزاقادیانی جواکر کھے ہیں کہ ان کے نہ مانے کے سب سے طاعون اور زلالوں کا سلسلہ جاری ہے۔ سواس کا تو جوت کی طرح ل نہیں سکا۔ گراس نص قطعی سے اشارۃ اس بات کا جوت لی سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بہتان علی اللہ کے مانے کی وجہ سے یہ مصببتیں آری ہیں اور قاعدہ ہے کہ جب کی قوم کے بداسلو ہوں کی وجہ سے عذب آسانی از تا ہے تو وہ عام ہوجا تا ہوا اور اس میں کی کمیز باتی نہیں رہتی ۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اورا کل کے واقعہ میں حق تعالیٰ نے یہ بحی فر مایا۔ 'ولولا جاؤا علیہ بسار بعة شهداء فاذام یا تو ابدالشهداء فاؤلٹ کے بید الله هم الکاذبون (نور: ۱۳) ' ویعن (جن لوگوں نے پیطوفان اٹھا کھڑا کیا) اپنے بیان کے جوت پر چارگواہ کیوں نہ لائے۔ پھر جب گواہ نہ لاسکے تو خدا کے نزد یک راس) یہی جموٹے ہیں۔ پ

اس سے ظاہر ہے کہ ایسے دعووں پر معتبر گواہوں کی ضرورت ہے ورنہ قابل النفات نہیں۔ مرزا قادیانی دعوے نبوت پر جومصنوی گواہ چیش گوئیاں دغیرہ پیش کرتے ہیں۔ جو کا بن رمال نجوی بھی کیا کرتے ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ اس معاملے بیں گواہ سمجھے جائیں۔ کتاب "الحقار نی کشف الاسرار" بیں لکھا ہے کہ بعض دوائیں الی بھی ہیں کہ اگر آ دی سونے کے وقت ان کا بخور لے تو آئندہ کے واقعات خواب میں معلوم ہوتے ہیں۔ جھوٹے دعوے کرنے والے

نے مرمعموم نہ تھے۔ حکمت اللی ای کے در بول تا کہ تمام امت کو جو قیامت تک ر

بگی نبعت میر محم ہوگیا کہ ان کی خبر مجرد فرود بھی کیسی کہ جھے اللہ نے اپنارسول پیال میرشبر ہو کہ دق تعالیٰ نے فاسق پر ابٹ نے دلید کوسن طن کے دقت فاسق مغرات پر کیوں کر میہ بدگمانی کی جائے مااس خبر کے بعد کھلاجس سے اس کا

رالله ابن سلول اور حسان ابن ثابت بال تک کرین فرمشہور ہوگئ ۔ برچند ملے محابہ ہیں ۔ اس کی تکذیب بھی مثل تھا کہ تم لوگ ف کے ورنداس الله عدلیہ کم ورحمته فی ظیم (نود:۱۱) " دینی اگر تم فرجیساتم نے اس (نالائق) بات

زم قما کرماف کردستے کریہ ملیکون لنا ان نتکلم بھذا لله ابدا ان کنتم مؤمنین (سننے کرماتھ ہی) کیوں نہیں داہماری بہتان ہے۔خداتم کو

> ا مرتکذیب نه کرنا خود قرینه مانع تعارات عنی حسن ظن پر

اس تم کی مذابیرے پیش کوئیاں کیا کرتے ہیں۔

قرآن وحدیث واجماع دغیرہ سے جوٹابت ہے کہ بدئی کچے بھی دعوے کرےاس سے
گواہ طلب کئے جائیں بیام ہمارے دعوے پر گواہ صادق ہے کہ سی مدعی پرحسن طن نہ کیا جائے۔
پھر جب خود دعویٰ اس قسم کا ہو کہ سرے سے دین ہی اس کو قبول نہیں کرتا تو حسن طن وہاں کی کھر
درست ہوگا۔اس قسم کے دعووں پرنہ گواہ طلب کرنے کی حاجت ہے نہان کی گواہی مقبول ہو سکتی
ہے۔ان دعووں میں کیسی ہی طبع سازیاں کی جائیں بدگمانی واجب ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہیں۔الحزم سوء النطن جس کا مضمون سعدی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔

گهدار وآل شوخ در کیسه در که داند جمه خلق را کیسه بر

الل ایمان جانے ہیں کدایمان کیما درّبے بہا ہے۔ جب ایک پھر کی حفاظت کے داسطے عقل عام بدختی پر آ مادہ کردیتی ہے واس کو ہربے بہا کی حفاظت کے لئے کس قدر بدگمانی کی مضرورت ہے۔ درندیہ مجما جائے گا کدایمان ایک پھر کے برابر بھی نہیں سمجھا گیا۔

وین میں بہتر فرقے جوہو گئے جن کا ناری ہونا احادیث میجہ سے ثابت ہے سب کا وجود وبقاءای حسن ظن ند کیا جاتا تو نداوروں کے وجود وبقاءای حسن ظن ند کیا جاتا تو نداوروں کے حصلے بڑھتے ندکی کا خیال اس طرف متوجہ ہوتا۔

و يَعْمَدُ بِهِ مَرْعَ مَحْمَدُ مَ مَنْ عرفجةٌ قال سمعت رسول الله عَلَيْهُ يقول سيكون هنات وهنات فمن ارادان يفرق امر هذه الامة وهو جميع فاضربوه بالسيف كافناً من كان (رواه مسلم ۱۳ مه ۱۳۸۸، باب حكم من فرق امر المسلمين وهو مجتمع) " ويَعْمُ مَا يَحْمَدُ فَا لَهُ مَا يَحْمَدُ فَا لَمْ يَعْمُ وَلَمْ وَمُوكَمْ يَحُوكُمُ اللهُ وَمُوكَمْ يَحُوكُمُ اللهُ المسلمين المسلمين على المسلمين على المسلمين المسلمين على المسلمين المسلمين على المسلمين المسلمين

کیااچها بوگا کدا گے زمانے کے لوگ تفرقد اندازوں پر صن ظن ندکر کے جس طرح اس مدیث شریف نے کوگ تفرقد اندازوں پر صن ظن ندکر کے جس طرح اس مدیث شریف نے تطعی فیصلہ کردیا ہے ان کوئل بی کرڈ التے ۔ جس سے ان ندا ہوب باطلہ کا نام لینے والا بی کوئی ندر بتا اور تمام امت متنق اور ایک دوسرے کی معاون رہتی اور لا کھوں فرق باطلہ کے لوگ دوز نے سے محفوظ رہتے ۔ الحاصل اس کا اٹکارٹیس ہوسکتا کہ بے موقع حسن ظن نے اسلام میں بری بردی رخندا ندا فریاں کیس ۔ کر افسوس ہے کہ جمارے براوران وی اب بیک ہوشیارٹیس ہوسے اور اس مقولے پڑفورنہ کیا۔ 'من جرب المعجرب حلت به الندامة (دوح البیان

روح المعانى) "وغروا ومان الخلن بالناس ماشلت "يعن بم ناي اورسب سے آثار فيرنمايا جس پرجوچا ہوگمان كرو موقع لما ہے۔ ديكھ جب

ہمری کے قول سے متفاہ ضرور ہے کہاس کے ساتھ خ

د كيميته بي خدا كاشكر بجاا

میں کھوان سے کہنا جاہ

لوكوں كويس نے شام ـ

چین لی۔جس سے میر

شک سچا دین یمی ہے۔ حجمور کر تمہاری رفاقت ودوح المعانى) "وغيره تفاسيرش بيروايت ب-"عن السحسن البصرى قال كنا فى زمان العظن بالناس حرام وانت اليوم فى زمان اعمل واسكت وظن بالناس ماشدت "يين بم نے ايباز مانه مى ويكا ب كربرگمانى اس وقت ترام مى اس لئے كرعواً صلحاء اورسب سے آ تار خير نمايال شحاوراب وه زمان آ كيا كوا في ذات سے ممل كر كساكت رمواور جس پرچوچا موگمان كرو كيونك لوگول سے ايسے بى افعال صادر مورب بيں جن سے برگمانى كو موقع لمات بدو يود بوس صدى كاكيا حال موگا حسن موقع لمات بدو يود بوس صدى كاكيا حال موگا حسن بعرى كرول سے مستفاد سے كرجس كا حبث باطن ظاہر مونے كو اس عالم بيس اس كواتى سزاتو مردب كراس كساتى موقع برگمانى كى جائے كى شاعر نے كھا ہے ۔ نے

خیاعتائے بنیاں میکھد آخر برسوائی کہ درد خاتی راشحنہ دریازار میکیرد

تاریخ دانوں پر بیامر پوشیدہ نہیں کہ اس بےموقع حسن ظن بی نے نصاری کے دین کو جاہ کیا اور ایسی چثم بندی کی کہ انیس سو برس ہے اب تک سمی کی آ کھے نہ کھی۔اس اجمال کی تفصیل اس واقعه سے ظاہر ہے جوعلامہ خیرالدین آفندی آلوی نے (الجواب الفیح ص ٣١٣) ميں اسلامي اور نساریٰ ی تواریخ سے نقل کیا ہے کھیلی علیہ السلام کے رفع کے بعد جب عیسا یوں کی حقانی پراثر تقریری یهود کے دلوں کواپی طرف مائل کرنے لگیس اور یہودی جوق جوق وین عیسائی تبول کر نے گلے ویاس جو بہود کا اوشاہ تھا کل عیسا ئیوں کوشام کے ملک سے فارج کردیا۔ مرد یکھا کہاس ہے بھی کچھفا کدہ نہ ہوااور عیسویت ولی بی ہزتی پذیر ہے مجبور ہوکرارا کین دولت سے کہا کہ فتنہ روز افزوں تر تی کررہا ہے اور اس کے فروہونے کی کوئی تدبیر نیس بنتی۔ اب میں ایک رائے سوجا ہوں خواہ وہ اچھی ہویابری تم میری موافقت کرد۔ انہوں نے قبول کیاان سے اس نے معاہدہ لے كرسلطنت سے عليحده بوكميا اورعيسائيوں كالباس كان ان ميں چلا كميا۔وه اس حالت ميں اس كو و کھتے ہی خدا کا شکر بچالائے اور بہت کچھ آؤ بھکت کی۔اس نے کہا کدا کا برقوم کوجلد جح کروکہ میں پھوان سے کہنا جا بتا ہوں۔سب فورا جمع ہو گئے۔اس وقت اس نے بیتقریر کی کہ جبتم لوگوں کو میں نے شام سے نکال دیا سے نے جھ پرلعنت کی اور میری ساحت بصارت عقل سب چین لی۔جس سے بیس اندها، ببرا، دیوانہ ہوگیا۔اس حالت بیس مجھے عنب اور یقین موا کہ ب شك سيادين يهى ب- جس برتم مور بفضله تعالى اين باطل دين اور دنيائ فانى كى سلطنت كو چیوژ کرتمباری رفاقت اورنقر وفاقے کوسعادت ابدی جانتا ہوں اورعبد کر لیا ہوں کہ بقیہ عمر

و ثابت ہے کہ مدی کچر بھی دعوے کرے اس سے اوصادق ہے کہ کسی مدی پر حسن طن نہ کیا جائے۔ من می اس کو قبول نہیں کرتا تو حسن طن وہاں کیو کھر رنے کی حاجت ہے نہ ان کی گوائی مقبول ہوسکتی بیں بد گمانی واجب ہے۔ حصرت علی کرم اللہ وجہہ یں علیالرحمہ نے لکھا ہے۔۔

خ در کیسه در ن را کیسه بر

ر بہا ہے۔ جب ایک پھر کی حفاظت کے ربے بہا کی حفاظت کے لئے کس قدر بدگمانی کی پھر کے برار بھی نہیں سمجھا گیا۔

ناری ہونا احادیث میحد سے ثابت ہے سب کا نی و ند ہب پرحسن ظن نہ کیا جا تا تو نہ اوروں کے

جة قال سمعت رسول الله عَلَيْ يقول أمار الله عَلَيْ الله عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللهِ المسلمين من فرق امر المسلمين عبي المراوس كسويا وركموكر جوكوكي اس الوارسي المراوس كسويا وركموكر جوكوكي اس الوارسي المراوس كسويا وركموكر جوكوكي الله المراوس كسويا وركموكر كراوس كالمركموكر كراوس كراوس كالمركموكر كراوس ك

فرقد اندازول پرحسن فن ندکر کے جس طرح ای کرڈالتے۔جسسے ان فداہب باطلد کا نام دمرے کی معاون رہتی اور لا کھوں فرق باطلہ دیس ہوسکا کہ بے موقع حسن ظن نے اسلام مدارے برادران ویٹی اب تک ہوشیار نہیں معجرب حلت به الندامة (دوح البیان تسلی دی۔ پھر ہو چھا کیاتم نے زندہ کیا ہے۔ لوگوں نے کہام کبوں گا کہ سے آ دمی نہ تھا۔خ اعتقادول كينعرب آمنادم نے بالا تفاق کہ دیا کہ بے تک سب كوخسر الدنيا ولآخرة كا سادہ لوحوں نے بیجمی نہ ہوج کیسی۔آخرہم بھی اینے نی ي خبير سنى اورا كريدالهاما. خالف الهام كيے۔ ببرحال محتة يمرايك فخص كال الابه كير كفيركت بن الم بیکبخت تمهارادین بگاڑنے کا باتنين بين سين محرايك فخفر اپنے چندرفقا وکولے کرعلیجد بولوس مقدس لكيت بين .. و ي اس کی ملاہری حالت قابل ﴿ حمسی نبی کی شریعت میں جا کبیره تو منرور ہوگی۔ای و اوكون نے دحوكا كمايا-كرا نے ویکھا کہ باوشاہ وقت حالت بھی کواہی دے رہی سلطنت حجوز كرفقروفات بعیرت کے ہرسی کا کام نب

لئے سلطنت جیوڑی دی م

حاصل كرريب اور لا كمول

توریت کی تعلیم اورابل حق کی محبت میں بسر کروں۔ آپ صاحبوں سے میری اس قدرخواہش ہے كدايك چوناسا كمرينادوجس ش عبادت كياكرون اوراس بن بجائ بستر راكه، بجيادو بين بين جا ہتا کے عمر دوروز و میں کی تنم کی آ سائش حاصل کروں یہ کہہ کرتو ریت کی طاوت اور اس کی تعلیم من مشغول مو کیا۔ بیامر پوشید و بین که اگر کسی کا زمیندارا بیے حقانی پر جوش الهامی کلمات کہتا ہادرحالت موجودہ مجی کسی قدراس کی تعمد بی کرتی ہوتو طبیعتوں میں ایک غیرمعمولی جوش بیدا ، ہوجا تا ہے۔ چہ جائیکہ بادشاہ وقت سلطنت ترک کر کے زمر و نقراء میں داخل ہوجائے اور خشاء اس كاليك زيردست الهام بيان كرب_ جس نے تخت وتاج شاى سے لباس فقر وبستر خاك پر قانع كرديا اور حالت موجوده بمي ازسرتا پاس كي تفيديق كرر ہي ہوتو پھراس زمر و فقراء ميں كس كا دل اليا موكا كه جان ومال اس يرفدا كرنے برآ مادہ ندموے غرض كه عبادت خاند فوراً تيار موكميا اور اس میں عزالت افتیار کی۔ دوسرے روز جب سب معتقدین جمع ہوئے تو دروازہ کھول کر ہاہر لکلا۔ ا ثنائے تقریر تعلیم میں کہا کہ ایک بات میرے خیال میں آتی ہے۔ اگر مناسب مجمولة تبول کرو۔ سب مرتن کوش ہو مے کے کہا جتنی جہان کوروشی کرنے والی چزیں عالم غیب سے آتی ہیں وہ اللہ كي سي آتى ميں -كيابيد بات كي ب-سب نے كها بال النيا كي ب- كها يس من وشام ديكا مول كما قاب ما متاب وغيره سب مشرق كى طرف سے نكلتے ميں ۔اس لئے ميرى دائے ميں قبله منانے کے لاکق مشرق سے بہتر کوئی ست نہیں۔ نماز اس طرف پر منی جائے۔سب نے بطیب خاطرا مناوصد قا كهركربيت المقدس كوجوتمام انبياء كاقبله تعاليك عى بات بن جموز ديا_اسك بعدوه اسياء إدت خانے ميں چلا كيا اور دوروز تك نبيس لكلا جس سے لوگوں كو خت تشويش مولى _ تیسرے روز جب معتقدین کا جوم ہوا۔ برآ مد ہو کر تعلیم وتقریم شروع کی اثنائے تقریر میں کہا کہ مجھا یک اور بات سوجی ہے۔ سبحقیق جدید سننے کے قویملے ی سے مشاق تھے۔ بیم وہ س کر بسمع تبول متوجه ہو گئے کہا کیا یہ ہات کتے ہے کہ جب کوئی معزز محص کسی معمولی آ دمی کے باس ہدیہ بيبيج اوروه قبول ندكر يقواس كى كسرشان موتى ب-سب نے كها بے فك نهايت ورجه كسرشان ہے۔ کہا جتنی چزیں زمین وآسان میں ہیں خدائے تعالی نے سبتہارے بی لئے بنائی ہیں۔ ایے ہدیہ کورد کردینا لین بعض اشیاء کورام مجمتا کیسی گتاخی ہے۔عقیدت مندی یمی ہے کہ جتنے چھوٹے بڑے حیوانات ہیں سب کوشوق سے کھانا جاہئے۔سب نے آ منا وصدقا کہ کرنہایت کشادہ دلی سے وہ مجمی قبول کرلیا۔اس کے بعد عبادت خانے سے تین دن تک نہیں لکا۔جس سے لوكول كوسخت يريشاني اور ملاقات كانهايت شوق موارج يتحروز دروازه كمول كرمشا قان ديداركو

تىلى دى _ پىر يوچىماكياتم نے سنا بے كہوئى آ دى مادرزادا ندھےكو بيناادرابرس كوچ تكااورمردول كو زندہ کیا ہے۔ لوگوں نے کہامکن نہیں۔ کہا دیموسے بیسب کام کرتے تھے۔اس لئے میں تو یہی كون كاكمتى آدى ند تفا فوداللد تعالى تفاجو چندروزتم من طابر موكر حيب كيا- بيسنة بى خوش اعتقادول کے نعرے آ مناوصد قناکے ہر طرف سے بلند ہوئے ادر سوائے معدودے چند کے سب فى بالا تفاق كهدويا كدب وكك مسيح آ دى ندتها فرض تمن بى معركول مين اس في ميدان مارليا اور سبكوضر الدنياوال فرة كامعدال بناكراكيك فيسلطنت قائم كرلى - حيرت كامقام يهب كدان سادہ اوحوں نے بیمی نہ پوچھا کہ حضرت آپ کوعیسائی مونے کا دعویٰ ہے۔ پھر بیخالف باتیں كيسى _ آخر بم بعى اين ني كے كلام اور ان كي طريقے سے واقف بيں يم بعى اس تم كى بات ان سے نہیں سی اور اگر یہ البامات ہیں توجس نبی کے امتی ہونے کا دعویٰ ہے اس کے طریقے کے مخالف الهام كيے_بہر حال جدت پند طبائع حسن ظن كر كے اس كے كروتز وير كے دام ميں كينس مجے _ مرایک محض کال الا بمان جس کا شاران لوگوں میں تھا۔ جس کواس زمانے کی اصطلاح میں كير كفقر كت بيراته كمرابوااورسب وخاطب كركهاتم يرخداك ماراتا بمي نبيل بجعة كه يكبخت تبهارادين بكا زنے كو آيا ہے۔ ہم نے خودسے عليه السلام كوديكما ہے۔ كبعى ان سے اس تمكى با من میں سیس مرایک فض کی بات فارخانے میں اوٹی کی آ واز تقی کسی نے نہی ۔ آخرو ویزرگ ایے چندرنقا وکو لے کرعلیمدہ ہو گئے۔نصار کی کواٹ فخض برحسن ظن اس قدر ہے کہ اب تک اس کو بولوس مقدس لکیتے ہیں۔ دیکھتے ای حسن طن کا اثر ہے کہ ان وقطعی کا فرینادیا۔ اس میں فنک نہیں کہ اس کی ظاہری مالت قابل حس ظن تھی۔ مراس تم کے اقوال کے بعدا یے مخص پرحس ظن رکھنا کیا کس نی کی شریعت میں جائز ہوسکتا ہے؟ ہرگزنہیں۔جس چیز کا انجام کفر ہودہ اگر کفرنہیں تو محناہ كبيره أو ضرور موكى -اى وجد يقاعده ملم بكم تقدمة الحرام حرام برچنداس زمان ك لوگوں نے دھوکا کھایا۔ مرادنی تال سےمعلوم ہوتا ہے کہاس کاسبب قوی تھا۔اس لئے کہانہوں نے دیکھا کہ بادشاہ وقت دین کا وشن اپنے تی کے مجوے سے ایمان طاہر کرر ہاہے اوراس کی حالت بھی کواہی دے رہی ہے کہ جب تک باطنی نور کا اثر اس کے دل پر نہ ہوا ہو۔ ممکن نہیں کہ سلطنت جهور كرفقروفاق كي ميبتيل برداشت كرسك التم عظرون برمطلع موناسواك الل بمیرت کے برکی کا کام نیس ۔ گرچرت یہ ہے کہ پوٹس صاحب نے جن باتوں کے جمانے کے لے سلطنت چیوری دی تھی۔ مرزا قادیانی ای قتم کی باتوں کی بدولت ایک ایک قتم کی سلطنت حاصل کررہے اور لاکھوں روپے کمارہے ہیں۔ اقتضائے زمانداسے کہتے ہیں کہ یا وجود سے کمقل بیان فرمائی جائے تو سب پرمنت ہوگی۔ کہا جالیہ آخريهال تك نوبت بيني كدامرار خلق مجه براعلا تفا_آج رات ایک عجیب واقعه دیکھا که دوفری مہلایا۔اس کے بعد مجھ پر نبوتی سلام اس طور۔ معلوم میں اس میں کیا اہلاء ہے۔اس کئے جوار ے ایک نے بچے ہے کہا افتح فاك باسم الأ مذ كمول ديا ورول من باسم الله الازلى كودو میں رکھ دی۔ بیتو معلوم نہیں کہ وہ چیز کیانتی مجم ے زیادہ شیریں اور مفک سے زیادہ خوشبودار مح موٹی اور ابتدا میری زبان سے یک لکلا" اشھ مستعدارسول الله ''بین کرفرشتوں نے کم اروبيكيا كہتے ہو۔انہوں نے كہا۔اللدنے تم كو ۔ سیسی ہات ہے۔ حق تعالی نے تو ہمارے سیدر انہوں نے کہا یہ سے ہے محرصی اللہ ان انہاء اس ملت کے نبی ہو ۔ لیعن تمیاری نبوت ظلی ۔ سكے گااور ندميري كوئى تصديق كرے گا- كيونك منہیں گڑا پدا کر کے ایک مت کے بعد ڈ ڈال وے گا متہیں اس سے کیا کام اور معجز مولی _سب کاعلم تهیس دیا گیاادر کی زبانیں کہا کہ قرآن بڑھ میں نے جس طرح ناز سنادي_پيمرتوريت وزبورو محف يزمينے كوكم موااس بين كوكى تفحيف تحريف اوراختلاف ہوئی ہیں۔بلائم دبیش ای طرح میرے دل بعرملائكه نے كل كتب ماديد جھے سے من كرك

به كهدكروه چلے محكة اور بي نماز بين مشغول

ہورے تھے ان کا بیعالم تھا کہ کچھ بیان کیر

وفراست آج کل ترتی پر ہےاور قدیم لوگ بوتوف سمجھ جاتے ہیں۔ مربہت سے مقلندوں کی سمجھ میں آج کل ترتی پر ہےاور قدیم لوگ برت ہیں۔ اس کی نظیریں اسلامی دنیا شرب می بہت ی موجود ہیں جوتاری وانوں پر پوشیدہ نیس ہے۔

كاب الخاريس علامه جو برى في كعاب كسفاح كزمان بي اي فخص جس كا نام اسحاق تعاراصنهان بيس آ كرسخت مفسده بردازيان برياكيس ريخض مغرب كاربينه والاتعار ای طرف وه قرآن توریت دانجیل وز بوروغیره کتب آسانی برده کرجیج علوم مروجه کی تعمیل اوراکشر السناوراقسام ك خطوط ك يحيل كر كاصفهان من آيااوردس برس تك ايك مدر س من مقيم راا-اس مدت میں ندکوئی کمال ظاہر کیانہ کس سے بات کی ۔ یہاں تک کداخرس لینی گنگامشہور ہو کمیا ۔ مگر معرفت سب سے پیدا کرلی۔ پھراس نے ایک دات ایک خاص فنم کا روغن تیار کر کے اسیے مندیر ملااوردو معین خاص قتم کی روش کیں۔ جن کی روشی میں چرے کا روش ایسا چیکنے لگا کہ جس سے تگاہ خیرہ ہوتی تھی۔ پھر تین چینی الی ماریں کرسب مرسے کے لوگ چونک پڑے اور آ پ نماز میں مشغول موكرنها يت حجويداورعمه وليحس باآ وازبلندقرآن برص لكا مرسين اوراعلى درب کے طلباء نے جب دیکھا کہ وہ گنگا نہایت تصبح ہوگیا اور چرہ ابیا برانوار ہے کہ لگاہنیں ممبرسکتی۔ تو اس قدرت خدا کے مثابدے سے صدر مدر آ و بیوش ہو گئے اور دوسر بے لوگ سکتے کے عالم میں تے۔ جب افاقہ ہواتو صدر مدرس صاحب نے خیال کیا کہ بیقدرت خدا کا نیا تماشا اگر عما کہ بلد بمی دیکمیں تواچھا ہوگا۔ مدرسے کے دروازے پر جب آئے تو وہ مقفل تھا۔اور کلید مفقو دسی تدہیر ے باہر فطے وہ آ کے اور تمام فقہاءان کے بیچے بیچے قاضی شہر کے مکان پر آئے وہ اس جوم اور چیم جا تے سے بدحواس باہر لکل آئے اوراس عجیب وغریب واقعے کون کروز بر کوا طلاع دی فرض كرتمام شريس اس رات ايك بكامدتها - برطرف سے جون درجون اوك يطي آرب تے كدچلو قدرت خدا کا تماشاد میمو۔ چنانچ وزیروقاضی وغیرہ معززین شمر مدرسے کے درواز پرآئے ویکھا تو دروازہ بندہے۔ کی نے اکار کرکہا حضرت آپ کوای خدا کہم ہے۔ جس نے آپ کو بددرجہ عطاء فرمایا _خدا کے لئے درواز و کھولتے اور مشا قان دیدار کواسے جمال با کمال سے مشرف قرمائے۔ اس نے کوئی مذیرالی کی کوفل گریزے مربطاہر باآ واز بلند کہاا مقلومل جاؤ۔اس کی آواز ك ساته قفلوں ك كرنے كى آ دازنے لوكوں كے دلوں ير عجيب فتم كى تا فيركى كرسب خالف وترسان ہو گئے اور دروازہ کھول کر کمال ادب سے رو برو جابیٹے۔قاض صاحب نے جرات کر کے بوچھا کداس واقعہ جرت انگیز سے تمام شرکرداب اضطراب سے۔ اگراس کی حقیقت

میان فرمائی جائے توسب پرمند ہوگی۔ کہا جالیس روز سے جھے کھمآ ٹارنمایاں مورب تے۔ آخر بهال تك نوبت بيني كدامرار خلق محمد براعلانيه منكشف موسحة تع مريس بيان نبيس كرسكنا تا۔ آج رات ایک عجیب واقعہ ویکھا کہ دوفر شتے میرے پاس آئے۔ جھکو جگا کرانہوں نے نہلا یا۔اس کے بعد مجھ پر نبوتی سلام اس طور سے کہا کہ السلام علیک یا نبی الله مجھے خوف ہوا کہ معلوم نیس اس میں کیا اہلاء ہے۔اس لئے جواب سلام میں میں پس وپیش کررہا تھا کہان میں سے ایک نے جھے سے کہاافقے فاك باسم الله الازلى لين بم الله كرمنہ و كھولو ميں نے منه كول ديا اورول من باسم الله الارلى كودوبرا تاربا انهول في ايك سفيدى چيزمير عمنه یں رکھ دی۔ بیاتو معلوم نہیں کہ وہ چیز کیاتھی۔ محراتنا کہ سکتا ہوں کہ وہ برف سے زیادہ سر داور شہد سے زیادہ شیریں اور مکک سے زیادہ خوشبود ارتقی ۔اس کی طق سے نیچ اتر تے بی میری زبان کویا موكى اورابتداً ويرى زبان سے يكن كلا الشهد ان لا السه الا الله واشهد ان محمدارسول الله "بين كرفرشتول في كهاتم بحى رسول الله برحق بو- ميس في كهاأ ب يزركو اروبيكيا كہتے ہو۔انہوں نے كها۔اللدنے تم كونى بناكراس قوم ميں مبعوث كيا ہے۔ ميں نے كهابيد كيسى بأت بي حق تعالى في تو مار يسيدروي فداه محملية كي نبيت خاتم العبين فرماديا بـ انہوں نے کہا یہ بچ ہے۔ مرجمہ اللہ ان انبیاء کے خاتم تھے۔جن کی ملت اورشر ایعت دوسری تھی تم اس ملت کے نی ہو ۔ نیعنی تمہاری نبوت ظلی ہے مستقل خبیں میں نے کہا مجھ سے تو یددموی کہمی نہ ہو سك اورندمرى كوئى تقديق كرے كا-كونكدميرے ماس كوئى مجز ونبيس انہوں نے كہاجس نے حمیس کنگا پیدا کرے ایک مدت کے بعد تصبح بنادیا۔ وہ خودتمہاری تفعدیق لوگوں کے دلول میں وال دے گاتمہیں اس سے کیا کام اور مجزات بھی لیج جتنی آسانی کتابیں تمام انبیاء برنازل ہوئی۔سب کاعلم تبہیں دیا میا اور کی زبائیں اور کی تم کے خطوطتم کوعطاء کئے ملے معرانہوں نے کہا کہ قرآن پڑھ میں نے جس طرح نازل ہوا پڑھ کران کو سنادیا۔ پھر انجیل پڑھوائی وہ بھی سنادی۔ پھرتوریت وزبورو محف پڑھنے کوکہا وہ بھی سنادیئے اوران کتابوں کا القاء جومیرے دل پر موااس مين كوئى تفحيف تحريف اورا ختلاف قرأت كي آميزش نيس تعى بلكه جس طرح منزل من الله مولی بیں۔بلائم دبیش اس طرح میرےول بیں ڈالٹکئیں۔جس کی تقعد بی فرشتوں نے بھی گا۔ چرطانکدنے کل کتب ساویہ جھے سے س کر کہاتم فانڈ رالناس پینی اب اٹھواورلوگوں کوخدا سے ڈراؤ يد كه كروه يط محك اوريس نمازي مشنول موكيال وقت انوار وتبليات جومير دل يرنازل مورب تصان كايدعالم تفاكر كحدين أبيل كرسكا عالباس كيكى قدرة ادرجر يربعي ثمايال

جاتے ہیں۔ مگر بہت سے تقلندوں کی انظیریں اسلامی دنیا میں بھی بہت ہی

ال كزماني ميل ايك فخص جس كا ل- يوخف مغرب كاربخ والانخار ه کرجمتا علوم مروجه کالخصیل اورا کنز ما تك ايك مدرس بن مقيم ربار كهاخرس تعنى كنظامشهور موكيا يكر ہ م مارون تیار کرکے اپنے منہ پر اروغن ابيا چيكنے لگا كه جس سے نگاہ **پ** چونک پڑے اور آپ نماز میں مع لكا مرسين اوراعلى درج یرانوارے کہ نگاہ نہیں ممبر عتی تو دوسر الوك سكة كمالم مين رت خدا كانيا تماشاا كرعما كدبلد متغنل تغاراور كليدمفقو دكسي تدبير كے مكان ير آئے وہ اس جوم اور لوس كروز بركوا طلاع دى يغرض ِ الوگ چلے آ رہے تھے کہ چلو سے کے درواز پرآئے ویکھا تو بص نے آپ کویہ درجہ عطاء الكال سے مشرف فرمائے۔ في الما المال المالي المال المال المال م م کی تاثیر کی کہسب خاکف امنی صاحب نے جراکت کر ں ہے۔اگراس کی حقیقت

اور منظر بناديا۔ جب ايك و

ہے ایک فخص جس کا نام ذہر

امام جعفرصا وق مشہور کرکے

ہے جوا حادیث میں وارد۔

نظن والول كاابك لتنكرعظيم أ

لكاد بإاور مكم معظمه من اس ق

پیرونی فتنه قرامطه ہے جس

حسنظن رخمى جوخوزستانى

آپ کے جراحات جوالتیا

فمل تفاتؤيهان روحاني

ضحاكٌ قالوا قال ب

ص۷۳، حدیث نمبر ۲۰

ني الله ني المان رلعن

امام مبدى عليه السلام كا

ماکل ہے ہے۔جس

مال کتب تواریخ سے فا

ابن عبدالله بوكا-اس-

اس نام ونسبت کے

عبداللد بتلايا اورايام جع

ونب کی ضرورت نه^ج

لمعون بنانے کی کوئی م

به نام ونسب لا زم ہے

روبرواس كاحال بيال

سرائمتي كدواقع مثر

خوزستاني

ہو گئے ہوں کے اور اب تک بھی محسوں ہوتے ہوں گے۔ یہ تو بیری سرگذشت تھی۔ اب بیل آپ لوگوں سے کہنا ہوں کہ جو تھا اور جھا تھا تھے پر پھر بھے پر ایمان لا یااس کو نجات فی اور جس نے میں تکذیب کی اس نے محطیقات کی شریعت کو بھی معطل کر دیا اور وہ کافر ہے۔ اگر چہ علاہ اور کہ بھر کا کہ بھر کہ تا کہ کہ کہ اس کے مرید ہوگئے کہ مسلمان کا مقابلہ کر کے بھر ہ و محان وغیرہ تک تبغیہ کرلیا۔ ہر چند آخر میں مارا گیا۔ لیکن اس کی مرید کی است اب تک ممان میں موجود ہے۔ اخرس کو دس بیس برس تو محنت کرنی پڑی مگر رائے ہوئی پنت محقی۔ آخر ہا طرخواہ نکال ہی لیا کہ ایک ہی رات میں حسن طن کی روح الی عموم کی۔ آخر ہا طل تیا سول سے نتیجہ فاطرخواہ نکال ہی لیا کہ ایک ہی رات میں حسن طن کی روح الی بھونک دی کہ بات بات پر آمنا وصد قال کی آواز بلند ہونے گی۔ بقول مرز آقادیانی بیر عقلی مجرد ہ تھا اس وجہ سے اٹھانی پڑی کہ اس ذمان دائی مسلمت کو بھی اٹھا دیا۔ اس نے الہام کی عزت خاب اس مرز آقادیانی نے دس سال کی مشلفت کو اور اگا دیانی نے میں مرز آقادیانی نے دس سال کی مشلفت کو اور اگا دیانی نے میں مدت براہین اجمد میں تا ایف مرز آقادیانی نے دس سال کی مشلفت کو اور اگا دیانی نے میں مدت براہین اجمد میں تا لیف دول اسلامیہ میں کھا ہے کہ ایک خفی خوز ستان سے مواد کو قبیل آکر ایک اور اعتبار بردھانے میں صور کئی۔

تاریخ دول اسلامیہ میں تکھا ہے کہ ایک فض خوزستان سے سواد کوفہ ہیں آگرایک مدت تک ریاضت میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ کشرت صوم وصلوٰ ہ وعبادات سے اقران ومعاصر بن پراس کی فوقیت مسلم ہوگئی۔اس کے زہر وتقو کی کا بی عالم تھا کہ صرف بوریا بن کر گذر اوقات کرتا اور کسی سے پچھنہ لیتا اور وعظ دفعائ کی پرز درتقر بروں کی بی کیفیت کہ ما معین کے دلوں کو ہلاد بتی فرض کہ ہر طرح سے معتقد بن کے دلوں پر جب پورا تسلط کرلیا اور حسن ظن کا اندازہ کر کے دکھ لیا کہ اب ہر بات بھل جائے گی۔ تو پہلے تمہیداً تقلید کا مسئلہ چھیڑا کہ دین میں اندازہ کر کے دکھ لیا کہ اب ہر بات بھل جائے گی۔ تو پہلے تمہیداً تقلید کا مسئلہ چھیڑا کہ دین میں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے ابعد کہا کہ اجماع بھی کوئی چر نہیں۔ پھراحا دیت میں وہی کام کیا جو آج کل ہور ہا ہے۔ جب اس پر بھی سب نے آ منا وصد تا کہ دیا تو بطور امتحان وہی کہ دیا تو بطور امتحان اس پڑئی شروع کر دیا۔اس امتحان کے بعد بطور داز کہا کہ دیکھ وصدیت میں نہ میں میں خور اس میں میں اس خور اس میں اس خور اس میں اس خور اس میں میں میں میں نگلے والے ہیں۔الحاصل ان خور اور ان کا مشاق بنا کر شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی ای تدبیر سے لوگوں کو امام زمان کا مشاق بنا کر شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی ای تدبیر سے لوگوں کو امام زمان کا مشاق بنا کر شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی ای تدبیر سے لوگوں کو امام زمان کا مشاق بیا کر شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی ای تدبیر سے لوگوں کو امام زمان کا مشاق بنا کر شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی ای تدبیر سے لوگوں کو امام زمان کا مشاق بیا کر شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی ای تدبیر سے لوگوں کو امام زمان کا مشاق

اب دیکھے کہ مرزا قادیاتی کالفکرلس مسلمانوں کو برابرقل کررہا ہے یانہیں۔ چونکہ
امام مہدی علیہ السلام کا قیامت کے قریب تشریف فرما ہونا تو اتر کو بیٹنے گیا ہے اور اسلام کے مسلمہ
مسائل سے ہے۔ جس کی وجہ سے ہرزمانے ہیں لوگ مہدویت کا دعویٰ کرتے رہے۔ جس کا
حال کتب تواری سے فلاہر ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ اہل بیت سے ہوں گے اور ان کا نام مجم
حال کتب تواری سے فلاہر ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ اہل بیت سے ہوں گا ور ان کا نام مجم
ائن عبداللہ ہوگا۔ اس لئے جن لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا ان کواس کی بھی ضرورت ہوئی کہ
اس نام ونسبت کے ساتھ متصف ہوں۔ اس وجہ سے خوز ستانی نہ کور نے ذکرویہ کانام مجمد بن
عبداللہ ہتلا یا اور امام جعفر صادق کی اولا دیس اس کا ہونا بیان کیا۔ اگر مہدویت کے لئے اس نام
ونسب کی ضرورت نہ مجمی جاتی تو اس کواس جموٹ کہنے اور نسب سیادت ہیں وافل کر کے اس کو
ملحون بتانے کی کوئی ضرورت نہتی ۔ اس سے ملاہر ہے کہ مسلمانوں کے زد کیے مہدی کے لئے
بینام ونسب لازم ہے۔

خوزستانی کوذکروید کا نام دنسب بدلنے کا موقع ل کیا تھا۔اس لئے کہ جن لوگوں کے رویرواس کا حال بیان کی تعدیق مرف حسن طن سے اس کے بیان کی تعدیق کر اس کا حال بیان کی تعادیق کر لی تھی کہ دہا ہے۔ مرزا قادیانی کونام دنسب بدلنے کا کر لی تھی کہ دہا ہے۔ مرزا قادیانی کونام دنسب بدلنے کا

۔ یہ قویمری سرگذشت تھی۔ اب میں آپ ہانیان لایاس کوتو نجات بلی اور جس نے ما کردیا اور وہ کا فر ہے۔ اگر چہ علاء اور اخلام پرست استے اس کے مرید ہوگئے الب ہر شد آخر میں مارا گیا۔ لیکن اس کی الب میں دائے بردی پخت کی۔ بقول مرز اقادیانی بیہ عظی مبجرہ قسا اور سال کا کا دسنے کی مشقت اس کو اور سال ساخت اس مجھے جاتے ہے۔ ادیا۔ اس نے الہام کی عزت ثابت ادیا۔ اس نے الہام کی عزت ثابت المان نے بید مدت براہین اسمہ سے کا تائیف

نستان سے سواد کوفہ ش آ کر ایک سوم وصلوٰ ق وعبادات سے اقر ان بیعالم تھا کہ مرف بوریا بن کر گذر ریدوں کی بیدوں کی بیدی بیدا تھا کہ کہ اسلام کی اور میں میں بیدا تھا کہ دیا تو بطور استحان کی کوئی چیز میں بیدا تھا کہ دیا تو بطور استحان کی داحاد یث شے معقد ین نے مادو کی داحاد یث شے معقد ین نے مادو کو کہ امام میں میں الحاد یا داکو کہ امام میں الحاد یا داکو کہ امام نا مان کا مشاق کے لوگوں کو امام زمان کا مشاق کے لوگوں کو امام زمان کا مشاق

موقع ندالداس لئے کہ قادیان کے لوگ ان کو جائے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے بید بیر تکالی کہ احاد ہے بیل جو نام ونسب امام مہدی علیہ السلام کا وارد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ نام غلام احمد ہواور مرز اہو۔ مگر مہدی ضرور ہیں۔ چنانچہ (از لد الاوہام ۲۵۰٪ نزائن جسم ۴۵۰٪) بیل فلام احمد ہواور مرز اہو۔ مگر مہدی ضرور ہیں کہ جبتم سرکشیوں کی وجہ سے سیاست کے لائق ہوجاؤ کے توجہ بن عبداللہ ظہور کرے گا۔ جوم ہدی ہے۔ واضح رہے کہ بدونوں وعدے کے جمہ بن عبداللہ آئے گایا عیسی بن مرحم آئے گایا عیسی بن مرحم آئے گا۔ وراصل آئی مراوومطلب میں ہم شکل ہیں۔ جمہ ابن عبداللہ کے آئے سیاست کی آئے گائی بن مرحم آئی خوالے ہو کر ظاہر ہوگا اور بین روزیس کہ در حقیقت نام جمہ بن عبداللہ ہو۔ بلکہ احاد ہے کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالی کے نزد یک اس کا نام جمہ ابن عبداللہ ہوگا۔ کو نکر جمعی بن کا کہ مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالی کے نزد یک اس کا نام جمہ ابن عبداللہ ہوگا۔ کو نکر جمعی بن کر کے گائی بن کر آئے گا۔ "

سیمی فقیمت ہے کہ مرزا قادیانی سلیم کرتے ہیں کہ جن صدیثوں ہیں مہدی کا وعدہ ہے اس میں ان کا نام محمد ان عبداللہ ہے۔ اب ان حدیثوں کو ویکھے جن میں مہدی علیہ السلام کے آنے کا وعدہ ہے۔ (کنز العمال جام محمده) کی کتاب القیامت میں بکٹرت روایات موجود ہیں۔ جن میں بیالفاظ فرکور ہیں کہ قسال النبی شان اللہ اسم ابی مولدہ بالمعدی رجل من قدریت من من عقد تنی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی مولدہ بالمعدینة اکھل العید نیدن ، براق الثنایا فی وجهه خال "وغیرہ لیخی میں بارات ہے کہ مہدی ایک من ایک من قبیلہ قریش سے میری عرت اورائل بیت میں ہوں کے۔ ان کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے باپ کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ ان کی آئیس سرگیس اور دانت چیکتے ہوئے ہوں کے اور چیرے پر ان کے ایک خال ہوگا۔ اور اس کے سوا اور بہت کی مرا اور بہت کی مرزا قادیانی نقریش ہیں نہ کور ہیں۔ جو آئدہ انشاء اللہ تعالی کسی جائیں گی۔ اب ویکھے کہ مرزا قادیانی نقریش ہیں نہ سید ندان کا نام میر کی مورود بھی ہوں اور ان سب علامات کو بالائے طاق رکھ باوجود اس کے جاتے ہیں کہ میں مہدی موجود بھی ہوں اور ان سب علامات کو بالائے طاق رکھ جس کا نام عمدی موجود بھی ہوں اور ان سب علامات کو بالائے طاق رکھ جس کا نام عمدی و وقتی ہوگا۔ ان احادیث کا بی ہے کہ مہدی و وقتی ہوگا۔ حس کا نام عمدی و وقتی ہوگا۔ حس کا نام عمام احد قادیانی ہوگا اور مظوں کی سل سے ہوگا۔

مرزا قادیانی نے نامول میں تعرف کرنے کا طریقد ابومنصورے سیکھاہے۔جس نے صلح قادر نیز مید اور خزیرہ غیرہ کو چند آ دمیول کے نام قرار دیے تھے اور اس سے

مقصوداس كابيرتها كه نماز، روزا حرام بيس_الحاصل مرزا قادياد الآثار الباقية عن ال

عباسیہ میں ایک مخص جس کا نا حال میہ ہے کہ وہ سات برس چین سے نہاہتے مہین اور ز

' محورستان میں کسی بلندمقام وقت اس مقام سے انزا کہ' . کہ ریہ بات کیا ہے۔ سات

کہ میں ہات کیا ہے۔ مول کیسا؟اس نے اس کو سکین ہوا تھا اور اب و میں سے آ

اورخلعت مجنی عنایت ہوا ہے۔کسان بے وقوف تو سے بیان کرنے لگا۔ پہال دعویٰ کرکے کہا کہ جمع ہے

بر پاہوااورآ خرابوسلم-دیکھئے حالت

ادروحی سب مسلم موکئیں وہ افوق العادث مجزات مناوار الم

ہے۔ عالباً اس کا منشاء لوگوں میں ان کی ہات متھ ویسے ہی ومی اور ا

ہے ہمی صادر ہوا کرتی نہیں کہ سی ساحرکوالہ طور پر صادر نہیں ہو مقصوداس كابيرتغا كهنماز، روزه، حج، زكوة جومشهور بين ان كي كوكي امل نبين اور نهخمر وخنز بروغيره حرام ہیں ۔الحاصل مرزا قادیانی کی کارروائیوں کی نظریں بہت م موجود ہیں۔

الآ ثارالباقية عن القرون الخاليه مين علامه ابوالريحان خوارزي في في كمواب كه دولت عباسيه مين ايك فخض جس كانام بها فريذين ماه فروزين تعاله نيشا يور كي طرف لكلا اس كا ابتدائي حال بہ ہے کہ وہ سات برس تک عائب رہا۔ چین وغیرہ میں اوقات بسر کر کے واپسی کے وقت چین سے نہایت مہین اور زم قیص لایا جومٹی میں آسکی تھی اور رات کے وقت جوس کے مورستان میں کسی بلندمقام پر چڑھ کر بیٹے رہا۔ جہاں اس کے علاقے کی زمین تھی۔ می ایسے وقت اس مقام سے اتر اکد کسان جواک کاعلاقہ دار تھاوہاں موجود تھا۔وہ دیکھتے ہی متجب ہو کمیا . كديد بات كيا ہے۔ سات سال سے عائب ره كرقبرستان سے لباس فاخره يہنے ہوئے لكانا کیما؟اس نے اس کو تسکین دیکھر کرکھا کہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔اس مدت میں میں آسان بر گیا موا تھا اور اب وہیں ہے آ رہا ہوں۔اس عرصے میں مجھے جنت اور دوزخ کی سیر بھی کرائی میں اور ضلعت بھی عنایت موا۔ جوزیب بدن ہے۔خوب دیکھالیا کیڑا بھی دنیا میں کہیں بن سکتا ہے۔ کسان بے وقوف تو موائی کرتے ہیں۔اس کی تقمد بی کر کی اور اپناچیم دیدوا تعداد کول ے بیان کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اور محوی اس کے معتقد موصحے ۔اس کے بعد اس نے نبوت کا دعویٰ کر کے کہا کہ جمعے پر دحی بھی اتر اکرتی ہے اور نئے نئے احکام جاری کئے جس سے فترعظیم بر پاہوااورآ خرابوسلم نے اس وقل کردیا۔

و كيمية حالت ظاهري اور مافوق العادت قيص برحسن ظن كرنے كاكيسا اثر مواكه نبوت اوروی سب مسلم ہو کئیں۔اب مرزا قادیانی جوائی بعض عقلی کارروائیاں پیش کر کے فرماتے ہیں کہ وه مافوق العادت مجزات بي كسطرح ايمان لانے كے قابل مول _

مرزا قادیانی نے عقلی معجزات کو جوایے اجتہاد سے اصلی معجزات کی ایک شم قرار دی ہے۔ فالباس کا منشاء ای متم کے معرے ہیں۔ جو بہافریز جیسے لوگوں سے صادر ہوئے اور لوگوں میں ان کی بات بھی چل می ۔ مرادنی فہم والاسمحدسکتاہے کہ جیسے ان لوگوں کے معجز ے عقل تھے ویسے ہی وجی اور الہام بھی عقلی تھے۔اس کئے کہ خرق عادت ایک الی چیز ہے کہ ساحروں ے بھی صاور ہوا کرتی ہے کو جو سے اور سحر میں زشن وآسان کا فرق ہے۔ باوجوداس کے ممکن نہیں کہ کسی ساحرکوالہام ہو۔ پھر جب عقلی معجز ہے دکھانے والوں سے خوارق عادات بھی کھلے طور پر صادر نہیں ہوسکتے۔ جن کا ورجہ الہام کے در ہے سے بہت ہی پست ہے تو ان کو اعلیٰ

فتتحدال وبسانبول فيدتد برنكالى كه كاوارد ب_اسكا مطلب يدب كداكر چرنام في (از للة الاوبام ٢٥٠٥، ثز ائن جسم ١٩٠٨) ميس ہم مرکشیول کی وجدسے سیاست کے لائق ہوجاؤ والمتح رسے كه بيدونول وعدے كه محمد بن عبداللہ ومطلب من بم شكل بين - محدابن عبدالله ك ا موجائے گی جوابی درتی کے لئے سیاست کی ابر موگا اور بیضر ورنبیس که در حقیقت نام محمد بن ئے تعالی کے نزد یک اس کا نام محمد ابن عبداللہ

تے ہیں کہ جن حدیثوں میں مہدی کا وعدہ ہے ون كود يكية جن من مهدى عليه السلام ك ا كى كماب القيامت ميں بكثرت روايات ى عَلَيْتُهُمْ مِبشروا بالمهدى رجل من سم ابيه اسم ابى مولده بالمدينة ل "وغيروليعي جمهيل بشارت ب كدمهدي لل مول مے۔ان کا نام مرے نام کے مطابق موگا۔ ان کی آ تکسیں سرتمیں اور خال ہوگا۔ اور اس کے سوا اور بہت ی رتعالیٰ لکمی جائیں گی۔ اب و یکھنے کہ ب نداور علامتیں ان میں یائی جاتی ہیں اوران سب علامات کو ہالائے طاق رکھ ادیث کا یک ہے کہ مبدی وہ مخص ہوگا

> ریقدالومنعورے سیکھاہے۔جسنے ل کے نام قرار دیئے تھے اور اس سے

در ہے کی خصوصیت وحی اور الہام سے کیوکر حاصل ہوسکتی ہے۔

اب فور کیا جائے کہ جس نے کی سال کی مشقت گوارا کر کے کر وفریب سے قیم کو مجر وقر اردیا ہواس کی وقی کی اسال کی مشقت گوارا کر کے کر وفریب سے قیم کو مجر وقر اردیا ہواس کی وقی کا کیا حال ہوگا۔وہ یہ بھی کہتا ہوگا کہ میں خدا کو دیکھا ہوں اس سے ہاتیں کرتا ہوں اس نے جھے اپنا خلیفہ بنایا وغیرہ وغیرہ ۔ کیونکہ ان ہاتو سے بہتر کوئی ذریعی بناس سے بہتر کوئی ذریعی سے اساس کون چیزرو کنے والی ہے۔ایہ کو کلیں ایجاد قدر مال ہے کہ تجارت کے ذریعہ سے لاکھوں روپے حاصل کرسیس ۔ ندا کی عقل ہے کیلیں ایجاد کریں۔وہ چندسادہ لوگوں پر بیافسون پڑھ دیتے ہیں کہ خدا کے پاس ہمارے ایسے مدارج ہیں اوریہ لوگ اس غرض سے کہ ہمارے بھی کھو کام لکل آئیں گے۔ان کے وام جس آ جاتے ہیں اوریہ لوگ اس غرض سے کہ ہمارے بھی کھو کام لکل آئیں گے۔ان کے وام جس آ جاتے ہیں۔ جس سے خسر الدینا ولا خرہ کا پورا پورا معمون ان پرصادت آ جا تا ہے۔

یہ بات یا در ہے کہ جب کی پروی کا اتر نایا الہام کا ہوناتشکیم کرلیا جائے تو پھریے تن نہیں رہتا کہ اس کے کسی الہام ووجی سے انکار کیا جائے۔ اس لئے مسلمانوں کو ضرور ہے کہ ہر کس وناکس کے دعوے الہام ووجی کو تسلیم نہ کریں اور مدعیان الہام بزار کہیں کہ ہمارا الہام جست ہے ایک نہ مانیں اور صاف کہ ویں کہ ہمارے دین بیں الہام غیر پر جست نہیں قرار دیا گیا۔ ہمارا وین ہمارے نجی تعلقہ کے وقت ہی بیں کمل ہوگیا ہے۔ ہمارے لئے قرآن وحدیث اور وہ اقوال آئمہ جو مسائل اجتہادیہ ہیں اور جن کو انہوں نے قرآن وحدیث سے استنباط کر کے بیان فر مایا ہے وہ بہت کافی ہیں۔

فقو حات اسلامیہ بیل بیخ وطان نے تاریخ کائل وغیرہ سے لکھا ہے کہ پانچ یں صدی
کاوائل بیل مجر ابن تو مرت جس کا مولد وخشا وجبل سوس تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ بیل سا دات
حسینیہ سے ہوں اور مہدی موجود بھی ہوں اور ما فوق العادت امور دکھلا کر کامیاب ہوگیا لکھا ہے کہ
میشن امام غزائی وغیرہ اکا پر علماء سے تحصیل علوم کر کے دیل ونجوم بیل بھی دستگاہ حاصل کیا اور
میر دریں وتعلیم بیل مشغول ہوا۔ اس کاعلم وز ہداور تنوی و کیوکرشاگر دوں اور مریدوں کا مجمع بردھ
میں۔ ان بیل بحسب مناسبت معنوی وطبعی عبد المدوشر کی وغیرہ اور چندا شخاص معتمد
میا۔ ان بیل بحسب مناسبت معنوی وطبعی عبد المختر میں ابن تو مرت نے کہا کہتم اپنے علوم کو چمپا
علیہ قرار پائے عبد اللہ وفشر کی سے جو بڑا فاضل ہی سے اس نے بیرکا خشاء معلوم کر کے اپنے آپ کو
در ایوانہ بنالیا۔ میلے کیلے کیئر ہے بین لئے اور ان پر تھوک بہتا ہوا کچھا کی حالت بنائی کہ
در دیوانہ بنالیا۔ میلے کیلے کیئر ہے بین لئے اور ان پر تھوک بہتا ہوا کچھا کی حالت بنائی کہ
کوئی نزد یک نہ آنے دے۔ چندروز کے بعدامر بالمحردف اور نبی عن المکر کرتے ہوئے دہ سب

الفرائش بہنچ دیکھا کی تورتوا فچروں کو مارا کہ ایک عورت بلائے مجئے۔ پھر علاء ہے، مجلس میں مالک بن وہب ہے کہا کہ اگار وقر ائن۔ کر دیا جائے۔ چونکہ امیر کر دیا جائے۔ چونکہ امیر میں اس قسم کا سلوک کرنا

تومرت المی فرودگاہ پرآ کیمنہ چلے کی۔ اب کا جوش تقریدوں نے وہ کر ایک معتلہ اور کا فر مختص ہوگا کے زیمن کو منتے ہی عبد المومن و موجود ہیں اور ملک کے

کے اس کو کمال اعزاز

دارین کاوسیله مناکر تیار ہو کمیا۔ جب منا نظرانداز کرنے کا کی گئی۔مہدی چوکن بادشانی فوج کوشف

یے حوصلے اور مجی

لوگ اینے اپنے ^{می}

مراکش پہنچے دیکھا کہ مورتوں کی ایک جماعت خچروں پرسوار چلی جاری ہے۔ان پراہیا بلوہ کیا اور خچروں کو مارا کہ ایک عورت جوامیر المسلمین کی بہن تھی گریڑی۔ بادشاہ کواطلاع ہوئی اور وہ سب بائے مئے۔ پھر علاءے مناظر الحم اليكن انبول نے ان سب كوقائل كرديا۔ اس كے بعد بادشاہ کی طرف متوجہ ہوکرالی مؤثر اور پر جوش تقریر کی کہ بے اختیار بادشاہ کے آنسو میک پڑے۔اس مجلس من مالك بن وبهب بعى موجود تقر جووز رسلطنت اورعالم مندين تقير انبول في بادشاه ے کہا کہ تاروقر ائن سے میں دیکور ہاہوں کہ اس فحض کوامر بالمعروف سے پھیلی نہیں مقصودتو كي اورى معلوم بوتا إلى بهتر توييك كماس وقل بى كرو الاجائ ورندداتم الحبس توضرور كردياجائ_ چونكهامير المسلمين كواس كى تقرير سے حسن ظن ہوچكا تعااور حاضرين مجلس في محكم كما کہ بے چارہ فقیر کیا کرسکتا ہے اورجس نے بادشاہ کوائی تقریر سے رلادیا اس کے ساتھ ای مجلس میں اس فتم کاسلوک کرنا بالکل بے موقع ہے۔ اس لئے بادشاہ نے وزیر کی رائے کو بدخنی برجمول کر ے اس کو کمال اعزاز سے رخصت کیا اور بیمی کہا کہ میرے لئے آپ دعائے خمر کیجئے۔ ابن تومرت اپی فرودگاه پرآ کرایے معاجبین سے کہا کہ جب تک مالک بن وہب ہے ہماری بہال كي در يلي كاب يهال رمنا مار مفيزين - چنانيدو موس كى طرف چلاكيا - و إل اس كى ير جوث تقریروں نے وہ اثر دکھایا کہ ہرطرف سے جوق جوق معتقدین کے آنے لگے۔ جب دیکھا كاك معدبادركافى مجمع موكيا تواثنائ تقرير ش كها كه في الله في الله الماكم الكافية مخض موگا کرزشن کوعدل سے مجردے گا اور اس کا مقام جہال سے وہ لیکے گامغرب اقصیٰ ہے۔ یہ سنتے بی عبد المومن وغیرہ دی فخض اٹھ کھڑے ہوئے کہ اس وقت وہ سب صفات مبدی آپ میں موجود ہیں اور ملک بھی مغرب اقصلی على ہے۔اب آپ کے سوااور کون مبدی ہوسکتا ہے۔ یہ کمہ کر حمث سے بیعت کر لی۔ پھر کیا تھا حسن طن والے جوق جوق آتے اور بیعت کو نجات وفلاح دارین کادسیلہ بنا کر جان بازی پر برواندوارمستعد ہوجائے ۔غرض کہ ایک افکرکٹر اور نے مرنے والا تارموكيا۔ جب يخر بادشاه كو يخى تواس دقت اس كى آكوكملى اوراس وزىر بالدبيركى وَيْن بني ك نظراندازكرنے كالبت كجو بجيتايا مراب كيا موسكا تفار ببرحال اس كے مقابلے برفوج كثير رواند كى كئى مهدى چونكدرل ونجوم يس مامرتها بيش كوئى كى كدفت بم بن كوموكى - چنانچدايدا بى مواكد بادشانی فوج کو خت بزیت مولی اور بہت ی فنیمت ان کے ہاتھ آئی۔ محرود حسن فن اور مریدوں کے حصلے اور بھی بڑھ مجے۔ بمیشہ وہ کم عمر نوجوان الزکوں کو جنگ پر ابھارتا۔ محرمعمر اور تجربے کار لوگ اپنے اپنے متعلقین کورو کتے رہتے تھے۔جس کی خبروقا فو قااس کو پنجی تھی۔وہ سوچا کہ مجمی نہ

ہے۔ گوارا کر کے کر دفریب سے قیص کو میں خدا کو دیکھ کا ہوں اس سے ہاتیں توں کے بیان کرنے میں جموٹوں کو ہام سے بہتر کوئی ذریعے نییں ۔ نداس گیس ۔ ندائی عقل ہے کہ کلیس ایجاد کے پاس ہمارے ایسے ایسے مدارج ماکے۔ ان کے دام میں آ جاتے آ جاتا ہے۔

اہوناتنگیم کرلیا جائے تو پھریے ت الئے مسلمانوں کو خرور ہے کہ ہر نالہام ہزار کہیں کہ ہماراالہام کی الہام غیر پر جحت نہیں قرار دیگیا ہے۔ ہمارے لئے قرآن کیول نے قرآن وحدیث سے

وسے لکھاہے کہ پانچویں صدی
مانے دھوئی کیا کہ بیس سادات
الملاکرکامیاب ہوگیا لکھاہے کہ
دول اور مریدول کا جمع برود
می وفیرہ اور چندا شخاص معتمد
مانے کہا کہ تم اپنے علوم کو چیپا
المان معلوم کر کے اپنے آپ کو
ابوا کھالی حالت بنائی کہ
المحکر کرتے ہوئے دہ سب

کے ابدی عذاب میں جمونکا ممبرتا ہے۔ ہرایک کی آ^ج یاس وہراس ہے گلاجا تا۔ بمائی کو بھائی کی ہرایک تغسی ممرك آبادى كے لئے وا اس کنوئی پر مہنیجاورایک غرض سے ازے ہوئے اس کودوزخی اورجنتی کی شه سے ہے۔وہ تینول معنوفی جا چکی تنی فررانکارکر که شخانی کے فرشتے او برآ مناسب ہوگا۔ ونشر کسی ہو گیا ہے۔ اگر ہوں تی جس نے تبرالی کا اندیا وه فورأياث ديا كياجوجا مخبرا_اس کے بعددوز . تعارمیدان میں کمڑاہ امحاب الشمال فورأقل قبلے کے لوگ بلائے آ دمی اس طرح مارے فتنه ونساداور ملك كيرك وقت عبدالمؤمن كوابنا

ا..... ایند قابو کے مولو ہو اینا مال نٹار کرخوش ا مجھی ان رو کنے والول سے ضرور منبعے گا اور تعب نہیں کہ بید دشمن کے ہاتھ گرفتار کرادیں قرائن ے ان اوگوں کی فہرست مرتب کر کے صرف عبداللدونشر کی کواس سے مطلع کیا جس کو کڑا اور دیوانہ بنارکھا تھا ایک روز اس سے کہا کہ اب تمہارے اظہار کمال کا وقت آ مکیا اور اس کو تدبیریتاوی۔ چنانچ جب منع كى نماز كے لئے مهدى معجد من آياد يكها كدا يك فض نهايت فاخره لباس يہنے محراب كے بازوش كفرا مواہے - جس كى خوشبو سے مجدمبك ربى ہے ۔ يو چھا يدكون ہے - كہا عذوى ونشریک ہے۔ کہا بیرحالت کیسی تم تو سکتے اور دیوانے تنے کہا درست ہے۔ لیکن آج رات عجیب اتفاق ہواایک فرشتہ آسان سے میرے پاس اتر آیا اور میرا دل اولاشق کیا اور پھر دھوکر قرآن اور مؤطاوغیرہ کتب احادیث وعلوم سے مجردیا۔ بیسنتے ہی مہدی موعودرونے ملکے کہ خدا کاشکر کس منہ اور کس زبان سے بیان کروں اوروں کوتو دعا کیں ماتھنے پر پچھ ملتا ہے۔ مگر اس عاجز کی سب خواہشیں بغیر دعاء کے وہ پوری کرتا ہے۔اس عاجز کی جماعت میں خدانے ایسے لوگوں کو بھی شر یک کیا ہے جن پر فرضت آسان سے اترتے ہیں اور جس طرح مارے مولی مارے سیدروی فداه علی کاسیندمبارک ش کیا میا تھا۔ای طرح اس عاجزی جماعت میں ایک ذلیل سے ذلیل مخنص کا دل فرشتوں نے شق کر کے قر آن وحدیث اور تمام علوم لدنیہ سے بعر دیا۔ غرض کہ گریہ کو پر اثر بنانے والی تقریریں کر کے اس فاضل تھیم الامة کی طرف توجہ کی اور کہا بھائی یہ باتیں الی نہیں جوبغير تحقيق كے مان لى جائيں امتحان كى ضرورت ہے۔ چنانچ يخلف مقامات سے قرآن برا منے كو كباال نے نهايت جويداورزيل سے سب سنائے۔اى طرح موطاء وغيروكتب كاامتحان لياميا سب ميس كامياب لكلا _ لوكول كواس واقعد سے يقين موكيا كديد مافوق العادت بات بے شك مجرو ے۔غرض کراس کارروائی سے حسن ظن والوں کا اعتقاد اور بھی ضرورت سے زیادہ بردھ گئے۔اس کے بعداس فاضل ونشریس نے کہا کہ حضور کے طفیل سے حق تعالی نے مجمعے ایک بات اور عطاء کی ہے۔ بوجھاوہ کیاعرض کیا کہ ایک نورفدوی کے دل میں ایسار کھ دیا ہے کہ جنتی اور دوزخی کو دیکھتے بی پیچان لیتا موں اور اس نور کے عنایت کرتے وقت حق تعالی نے بیمی فرمایا کہ اس متبرک جاعت میں دوز خیوں کا شریک رہنا نہایت بے موقع ہے۔ ابتم پیچان کرایک ایک دوزخی کول كرة الواور چونكمة وي كِفْلَ كامعالمه قابل احتياط تفاراس ليحق تعالى نے تين فرشتے ميري تقىدىق كے لئے اتارے ہیں۔جوفلال كنوكي بيساس وقت موجود ہیں۔ بياستے عى مهدى موجود اس كوئيس كى طرف على جوايك وسيع ميدان من تفااور مريدون كالجمع بعى ساتھ ہے اور اليي عالت میں طلے جارہے ہیں کہ چروں کارنگ فق مردنی جمائی ہوئی ہے کہ د کھیے آج کون دوزخ

ك ابدى عذاب من جمولكا جاتا بادر دنيا من ذات ملى موكر بميشد ك لئ نك خاندان مفہرتا ہے۔ ہرایک کی آئیمیں ڈیڈباری ہیں۔زبان سے بات نہیں تکل سکتی۔دل کا بیالم کہ یاس و ہراس سے گلا جاتا ہے۔ وہ میدان اس وقت عرصهٔ قیامت بنا ہوا تھا کہ نہ ہاپ کو بیٹے کی خبر نہ بھائی کو بھائی کی ہرایک نفسی تھیں کہدر ہاتھااورادھرتمام قبیلوں بیں کہرام مجا ہوا ہے کہ دیکھیے کوئی مرد محرك آبادى كے لئے واپس بھى آتا ہے ياسب دور خى كوآبادكريں مے غرض كەمهدى موجود اس كؤكي برينج اورايك دوكانداواكر كان ملائكد سے جوكوكي نديس عالم كوندو بالاكريكل غرض سے اتر ہے ہوئے تھے۔ ہاآ واز بلند ہو چھا کہ عبداللہ ونشر کی کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس کودوزخی اورجنتی کی شناخت دے کرتھم دیا ہے کہ دوزخی چن چن کے آل کئے جا کیں کیا ہے بات یج ہے۔وہ تینوں مصنوی فرشتے تو مہدی صاحب کے داز دار تھے۔جن کو پہلے سے وہ پٹی پڑ مائی جا چکی تی فررانکار کرکددیا کہ تج ہے! جج ہے!! ج ہے!!! مہدی صاحب نے دیکھا کہ اگر بدعالم تخانی کے فرشتے اوپر آ جا کیں توافشائے راز کا اندیشہ ہے۔اس لئے ان کوعالم بالای میں جمیح دینا مناسب ہوگا۔ ونشریک وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ یہ کنوال مطہر ملائکہ کے نزول سے متبرک ہو کیا ہے۔ اگر یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو مبادا کوئی نجاست اس میں گرے یا کسی تم کی بےادبی ہو جس فے قرالی کا اور شہ ہے۔ اس لئے اس کو پاٹ وینا مناسب ہے۔ چنانچ سب کی رائے سے و، فورأ ياك ديا كما جوجاه بالل كى طرح ان بيكناه معنوى فرشتون كاجميشه ك لئے محبسس مفہرا۔اس کے بعددوز خیوں کے آل کی کارروائی شروع ہوئی۔ونشر کی جوفہرست ندکورےواقف تها_ميدان ميل كمز ابوكميام معتبهين كوچن چن كربائي طرف ادرموافقين كوداني طرف كرديا تعااور امحاب الشمال فورا فل كے جاتے تے لكھا ہے كہ كئي روزتك بيكارروائي جارى ربى - مرروز قبيلے قبلے کے لوگ بلائے جاتے اوران میں سے دوزخی دوزخ میں پہنچادیئے جاتے۔ چنانچے ستر ہزار آ دی اس طرح مارے گئے۔ جب مشتبرلوگوں سے میدان خالی ہوگیا تو خالص معتقدوں کو لے کر فتندوفساداور ملک کیری میں مشغول موااور دعوی مهدویت چوبیس برس تک کرتارہا۔ پھرمرنے کے وقت عبدالمؤمن كوابنا جانشين قرارديا-

الل بعيرت كواس واقع سے كى امور كا شوت ل سكتا ہے-

ا اس تنم کے مدیرلوگ جن کومہدویت وغیرہ کا دعویٰ ہوتا ہے۔ پہلے سے ایس کے مدیرلوگ جن کومہدویت وغیرہ کا دعو اپنے قابو کے مولو یوں کو ہمراز وہم خیال بنار کھتے ہیں۔ جوسب سے پہلے آ منا وصد قا کہدکر اپنا مال مثار کرخوش احتقادی کا اعلٰ درجے کا ثبوت دیتے ہیں۔ جن کے قدین اور تقدّس ظاہری النین کدیددشن کے ہاتھ گرفتار کرادیں قرائن بشريى كواس مطلع كياجس كوكنكا اورديوانه مار کمال کا وقت آ ممیا اور اس کو تدبیر بتادی_ لماكدايك فخص نهايت فاخره لباس يهنج محراب مك رى ب- بوجمايدكون ب- كماعذوى ، مع كها درست برلكن أح رات عجيب وميراول اولأشق كيااور يحرد حوكرقرآن اور امهدى موقودرون في كم كه خدا كاشكركس منه الکنے پر پچھ ملتا ہے۔ مگر اس عاجز کی سب کی جماعت میں خدانے ایسے لوگوں کو بھی دجس طرح مادے مولی مازے سیدروی عا جز کی جماعت میں ایک ذلیل سے ذلیل تمام علوم لدنية سے مجرديا _غرض كەكرىيكوير لرف توجه کی اور کها بھائی میہ باتش الی نہیں - چنانچ مخلف مقامات سے قرآن بر منے کو كالمرح موطاء وغيره كتب كاامتحان لياحميا ليا كدريه ما فوق العادت بات بي ذكك معجزه اور بحی ضرورت سے زیادہ بڑھ کئے۔اس حت تعالى في مجع ايك بات اورعطاء كى الياركه دياب كهجنتي اور دوزخي كود يمية حق تعالی نے رہمی فرمایا کداس متبرک بابتم بهجان كرايك ايك دوزخي كولل اس لئے میں تعالی نے تین فرشتے میری وقت موجود بيل بيسنته بي مهدى موعود ر مریدوں کا مجمع مجمی ساتھ ہے اور الیی بعالی مولی ہے کہ دیکھئے آج کون دوزخ کے اعتاد پر عافل اور بھولے لوگ دام میں پھنس جاتے ہیں۔ جیسا کہ فاضل حبداللہ دنشر کی اور عبدالمومن وغیرہ علاء کی جماعت جوامر بالمعروف کے لئے نگی بنتی اس کی شاہر حال ہے۔ ہم حسن ظن سے کہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی جماعت میں مولوی نورالدین صاحب جن کا لقب حکیم الامۃ ہے اور مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ افراد علم وضل وخوش احتقادی وغیرہ میں ونشر کی سے بھی ہوھے ہوئے ہیں۔

اسس جموثوں پر بھی حسن طن بہاں تک ہوسکتا ہے کدان کی تقریر خدادر سول کے کلام سے بھی زیادہ موٹر ہوتی ہے۔ ویکھتے ان لوگوں نے اپنے کئیے کے مسلمانوں کو یہود ہوں کی طرح اپنے ہاتھوں سے آل کرڈ الا۔ حالا تکہ جعلی مہدی کو خد مانے والا کی فد ہب ش مرتد واجب الفتل نہیں قرار پاسکتا۔ مرزا قادیانی بھی ایسا ہی اپنے محروں کو کافر کہتے ہیں۔ ابن تو مرت کو قت مہدی بھی ہیں عارث بھی ہیں حارث بھی ہیں۔ اورادر بھی کچھ ہیں۔

سے بیشین گوئیاں کرنے والے پہلے سے نجوم ورال سیکور کھتے ہیں۔جیسا کہ اس مہدی کے حال میں معلوم ہوا تا کہ ان فنون کے ذریعہ سے موقع موقع پر پیش کوئیاں کردی جائیں۔اگر کوئی خبر مح لگی تو معجز و ہوگیا ورنہ تاویل کرنی کون می بزی بات ہے۔جیسا کہ آتھم وغیرہ سے تعلق پیش کوئیوں میں مرزا قادیانی نے گی۔

سسس مرزا قادیانی کا بیزااستدلال جس کو بار بارکھتے ہیں ہے کہ اگریش جمونا ہوتا تو اس قدرمہلت نہ لتی۔اس واقعے سے اس کا جواب بھی ہو کیا کہ مہدی نہ کور کو چوہیں برس تک مہلت لی اور مرزا قادیانی کے خروج کواب تک چوہیں سال نیس گذرے۔

مهدى نكور في مشتبرلوكوں كدوزفى بوف يرآسانى تهم كانچايا تها اور اس كى تقديق فرشتوں سے كرائى مرمزا قاديانى في ديكھا كداس تكلف كى بھى اس زمانے بيس فرورت نيس فقط الهام بى بركام بال سكتا ہے۔ كيونكداس زمانے بيس من تلن كا مادہ بائة بوكيا ہے۔ اس لئے اس تم كفت كى ان كوشرورت نيموئى قبل يا ايبها الكفار واللهام سے خدا كائم بائياديا كرسب مسلمان كافر ہوگئے۔ نعوذ بالله من ذالك!

اس می مهدی موجود نے مشتبرلوگوں کو آل کرے اپنی جماعت کو متاز کرلیا کا ۔۔۔۔۔۔ اس می مهدی موجود نے مشتبرلوگوں کو آل کر کے ان کو متاز کرلیا۔ اس مهدی مارزا قادیانی نے اپنی امت کے معابد مسلمانوں سے علیمدہ کر کے ان کو متاز کرلیا۔ اس مهدی نے مسلمانوں کو بارڈ الا تھا۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ وہ لوگ اللہ کے زویک مردے ہیں۔ ان

کے چیچے نماز درست نہیں۔مطلب بیہ جائیں غرض کہ مرزا قادیانی نے حتی ا کے ایسان جعا

نے ونشر کی ہے کہا کہ تمہارے ملم -معجزہ لکالا کہا ہے بڑے مہدی نے ال

فتوحات اسلاميه بل لكو

مسلمان نے مہدویت کا دعویٰ کیا تھا ہے کہ ایک نبی پیدا ہوں گے جو خا کر بیم اللہ کو نہ مانا اس لئے وہ اس قما کہ بیبودی نبی معبود بجھ جائیں والے بیسیٰ آخر نمی اسرائیلی ہیں۔ ظابت نہ ہوااور میں دعویٰ ہے کہتا: اور بیبود ہے کہا کہ آخرا کیا نبی کا اور بیبود ہے کہا کہ آخرا کیا نبی کا العادت ارتسم طلسمات وغیرہ فتواں

دوردورے لوگ اس کے پاس آ ایک جمع کثیر معتقدوں کا اس کے اعظم نے تھم دیا کہ اس کو گرفتار

حالت متمی کہ جوق جوق آتے جانے کی اجازت حاصل کرتے جس کا جواب ٹوٹی مجموقی ترکیا

منتگورے۔ پھر ہو جہا بھلا مجھی کہا تیری سیجائی میں آ

بندوق اس پرکام کرتی ہے یا کمال بجز ہے عرض کی کیمیر بیانکیس بادشاہ نے اس کے

اتک ہوسکا ہے کہ ان کی تقریر خداور سول کے دگوں نے اپنے کنے کے مسلمانوں کو لگر جعلی مہدی کو نہ مائے والا کی خرجب میں الیابی اپنے منکروں کو کا فرکھتے ہیں۔ ابن مهدی بھی ہیں حارث بھی ہیں

پہلے سے نجوم درل سیکر رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ذرایعہ سے موقع موقع پر پیش کو بیاں کر دی رنی کون کی بڑی ہات ہے۔ جیسا کہ آتھم

ں کو ہار ہار لکھتے ہیں یہ ہے کہ اگر میں جموثا اب بھی ہوگیا کہ مہدی نہ کور کو چوہیں برس ان مال نیس گذرے۔

له دوز في مون برآساني تهم پنجايا تها اور ليكها كداس تكلف كى بحى اس زمان يمس اس زمان يمس حسن ظن كاماده پائند موكيا لى يا ايها الكفار والاالهام سے خدا بن ذالك!

یں کو آل کرکے اپنی جماعت کو متاز کر لیا ملیحہ و کرکے ان کو متاز کر نیا۔ اس مہدی وگ اللہ کے نزدیک مردے ہیں۔ ان

کے پیچے نماز درست نہیں مطلب بیر کہ اگر قتل نہیں کر سکتے تو کم ہے کم وہ لوگ مرد ہے تو سجھ لئے جائیں غرض کہ مرزا قادیانی نے حتیٰ المقدور حقد میں کے طریقے سے انحراف نہ کیا۔

ے ایمان جعل سازبوں کو مجوزے قرار دیا کرتے ہیں۔ جیسے اب تو مرت نے دفتر کی سے عقلی نے دفتر کی سے عقلی مجوزے کا کام لیا جائے گا۔ مرز ا قادیا نی نے بہی سے عقلی مجوزہ دکالا کہ ایسے بوے مہدی نے ان کارروائیوں کا نام مجوزہ در کھا۔

فتوحات اسلامید ش لکھا ہے کہ 20 او میں ایک یہودی نے مسیح مونے کا اور ایک مسلمان نےمبدویت کا دعویٰ کیا تھا۔ چوتکہ ببودکی کتابوں میں ہے کہمویٰ علیہ السلام نے خبردی ہے کہ ایک نی پیدا ہوں مے جو خاتم الانبیاء بین اور ان کے اسلاف نے عیلی اور مارے نی كريم الله كوندمانااس لئے وہ اس ني كے فتظر ہيں۔اس يبودي كودعوىٰ عيسويت ميں بيپيش نظر تھا کہ ببودی نبی معبور مجھ جائیں اور مسلمان مسيح موعود۔ چنانچ مسلمانوں کو بيسمجمايا كه آنے واليسيلي آخر بني اسرائيلي ميں _اور ميں مجى بني اسرائيلي موں اوراب تك كسى كا دعوىٰ عيسويت ابت نه بواادر من دعوى سے كہتا بول كري على موعود بول اس لئے مير اوعوى قابل سليم ب اور يبود سے كہاكة خرايك بى كا آ نامسلم اور ضرورى ب_بس كى خرموى عليدالسلام فى دى تقى اور جمه پروى نازل بوئى ہاور معزات بھى جمھے ديئے گئے ہيں۔ چنانچ بعض امور مافوق العادت از تم طلسمات وغيره خوارق عادات فاجركرتا تعااورنهايت وجيداو تصح مون كى وجدت دوردور سے لوگ اس کے پاس آتے اور اس کی پرزور تقریریں ان پرجادو کا کام کرتیں۔ چنانچہ ایک مجمع کثیرمفتقدوں کااس کے ساتھ ہوگیا۔ جب وہ تسطنطنیہ جانا چاہاتو فتنہ کے خوف سے صدر اعظم نے تھم دیا کہ اس کو گرفتار کرلیا جائے۔ چنانچہ جہازی میں گرفتار کیا گیا۔ مگرمعتقدین کی ب حالت تمی کہ جوت جوت آتے اور نذرانے دے دے کر قید خانے میں اس کی یابوی کے لئے جانے کی اجازت حاصل کرتے ۔خلیفة المسلمین سلطان محدنے اپنے روبرواس کو بلوا کر پھے بوجہا جس كاجواب أو في يموتى ترى من ويا- باوشاه نے كها من وقت كوا تنا تو جا ہے كہ مرز بان مي تسيح مُعْتَكُور _ _ پھر ہوچھا بھلا کچھ جائب اورخوارت عادات بھی تجھ سے صادر ہوتے ہیں ۔ کہا بھی مجی کہا تیری مسجائی میں آ زمانا جا بتا ہوں۔ یہ کہ کر تھم دیا کہ اس کے کیڑے اتاراو۔ دیکھیں بندوق اس پرکام کرتی ہے یانیس اگرسچاس سے اس کو چھند موگا۔ یہ سنتے بی جمل کیا اور کمال بجز سے وض کی کدمیرے خوارت عادات میں بیقوت نہیں کد کولی کے خرق وخرق سے جھے بچاسكيس با دشاه نے اس كے لل كاتھم ديا۔ جب ديكھا كەنجات كى كوئى صورت نہيں اورسيجائى نے جواب دے دیا تو ہا دشاہ کے قدموں پر گرکر تو ہی اور اسلام کی حقانیت کا اقر ارکر کے صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔ چنا نچہ اس بزر گوار کے اسلام کا بدائر ہوا کہ صد ہا یہ وداس کی مدل تقریروں سے مشرف ہا سلام ہوئے۔ اب مہدی صاحب کا حال سفتے وہ بھی قسمت کے مارے گرفتار ہوکر اس ہوئی اسلام ہوئے۔ اب مہدی صاحب کا حال سفتے وہ بھی قسمت کے مارے گرفتار ہوکر اس بادشاہ کے پاس آئے۔ ہا دشاہ نے ای تھم کے سوالات کے جواب سے عاجز تو ہوا گر تو ہدی تو فتی نہ ہوئی۔ سعاوت وشقاوت خدا کے ہم ہے۔ یہودی کے حق میں تو دموئی عیسویت ہا عث نجات ہوا ور مسلمان کے لئے دموے مہدویت ہا عث ہلاک خدا کی قدرت ہے۔ اس واقعہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی بڑا ہوشیا ہوشیا مائے اس نے یہ سوچا کہ بتو اتر قابت ہے کہ امام مہدی صاحب حکومت وفوج ہوں گے اور عینی علیہ السلام صرف و جال کے قل کے واسط آگر واک چاک ہو تا کو وی کی سے بیودی کا سے جیں۔ اس مناسبت سے یہودی کا سے ہونا موز وں ہے۔ امام مہدی ہیں تو سلطنت اپنی ہے۔ یہودی کو اس وقت تکال دینا کون می بڑی بات ہے۔ غرضیکہ آگر واک چان تا کہ یکوئی نہ کہے کہ آگر احاد یث کے کا ظ سے اس مہدی کو سے جعلی کی حال کی ضرورت ہوئی۔ تا کہ یکوئی نہ کہے کہ آگر آپ مہدی جیں اور مہدی جو وہ جی بیاں۔ مرز اقادیائی نے سے جھڑ ابنی منادیا۔ چنا نچے فر ماتے جیں کہ می موجود کی جس میں بی ہوں اور جو احاد یہ می جو سے اور اجماع سے خابرت ہوگی میں ہوں اور جیں اور مہدی ہو وہ جی بی ان میں اور اجماع سے خابرت ہے کہی جس ہوں اور جیں اور مہدی ہودہ قائل اعتبار نہیں۔

یات اب الل انساف غور کر سکتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین کی بدگمانی مسلمانوں کے حق بیں مغید ثابت ہوئی یا معتقدین کاحس کئن۔

ابن تیمید فی نبوت کا قائل فرقد منیره ابن سعید عجل جس کی نبوت کا قائل فرقد مغیره ابن سعید عجل جس کی نبوت کا قائل فرقد مغیر میه به اس کا دعوی تفاکه میں اسم اعظم جانتا ہوں اور اس سے مردوں کو زندہ کرسکتا ہوں اور اقسام کے نیرنجات وطلسمات دکھا کر لوگوں کو اپنا معتقد بنالیا۔ کنایتا اس کا دعوی تھا کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے۔

فردالکریم شیرستانی نے ملل وکل ش کھا ہے کہ پہلے اس نے بدوی کیا کہ ش امام زمان ہوں۔ اس کے بعد نبوت کا دوی کیا اور شجملہ اور تعلیم اس کے بعد نبوت کا دوی کیا اور شجملہ اور تعلیم اس کے مریدوں کواس کی بیعلیم می تقل کے مرت تعالی جو فرما تا ہے۔" انسا عسر ضغا الامانة علیٰ السموات والارض والجبال فسابید ن ان یحمل نها و اشفقن منها و حملها الانسان انه کان ظلموماً جهو آلا (احسزاب: ۲۷) "اس کا مطلب بیسے کہ امانت خدا تعالی کی بیمی کھی این ابی طالب توام منہ ہونے ویتا یہ بات آسان وزین وجبال نے تحول نہ کی۔ میروہ امانت انسان پرعرض کی گئ تو عرا

نے ابدیمڑے کہا کہتم ان کواما مجھے اپنا خلیفہ بنانا انہوں نے آب ہے جوتن تعالی فرما تا ہے۔''و قالوم وجول ہیں۔ بیاس کے تقاسیر اس قسم کے معارف ہے مل مدت گذری تھی وہ تمام کلیے ہیں۔اس کا یہ مجی تول آ تاج چیک رہا ہے اوراس۔ اس کی نسبت اس قدر بڑھا ووہارہ پھرزندہ ہوکرآ کے گا

کے باب میں کنائے ہے کا ہے پردہ ہٹا کر دیر تک ان جدت پہندمسلمانوں کوالر کے لئے کوئی نثی بات ہونی منہاج النہ

به بات سمجوهل ا

بات داخل تمی که رسالت وحدیث میں جو جنت اور میسر حرام نہیں۔ان چیز و عسلسی السذیس آسف

(ماندہ:۹۳) ''اکسی ج کرمجیت حرام کی گئی ہے۔ (مسافیدہ:۳) ''اور کل کے نام تھے جن کی مجب

سلمین کی بد کمانی مسلمانوں سے حق میں

واین سعید مجل جس کی نبوت کا قائل فرقد دراس سے مردوں کوزندہ کرسکتا ہوں اور لیا۔ کنانیا اس کا دعویٰ تھا کہ یش نے خدا

له پہلے اس نے بددوئ کیا کہ شن امام ات کے مریدوں کواس کی پرتیلم بھی تمی فی السموات والارض والجبال لانسان انه کان طلموماً جهو لا فی کی تمی کرمل این ابی طالب والام نه الکی کرود امانت انسان پرع من کی گی تو عرف

نے ابوبر سے کہا کہ تم ان کوامام نہ ہونے دواور ش تہاری تائید ش موجود ہوں۔ اس شرط پر کہ بھے اپنا فلیفہ بنا تا انہوں نے قبول کیا۔ چنا نچے ان دونوں نے اس امانت کواٹھ الیا۔ سووہ بھی بات ہجوت تعالی فرما تا ہے۔ 'و حسلها الانسان انه کان ظلمو ما جہوتا ، 'بینی وہ دونوں علام وجول ہیں۔ بیاس کے معارف قرآ نیہ شے۔ جن پراس کواوراس کے مریدوں کو ناز تھا کہ کل فامیراس تم کے معارف سے فائی ہیں۔ جیسا کہ مرزا تادیانی بھی (ازانہ الاوہام ساس بخرائن جس فاسیراس تم کے معارف سے فائی ہیں۔ جیسا کہ مرزا تادیانی بھی (ازانہ الاوہام ساس بخرائن جس میں مدت کو اور تھا کہ کہ مدت گذری تھی وہ تمام مدت سورہ والعصر کے اعداد حروف ہیں بحساب قمری مندرج ہے۔' کی مدت گذری تھی وہ تمام مدت سورہ والعصر کے اعداد حروف ہیں بحساب قمری مندرج ہے۔' کی جیس اس کا یہ بھی قول تھا کہ 'دخی تعالی ایک نورکا پتالا آ دی کی صورت پر ہے۔ جس کے سر پر اس کی نوان کا ایک نورکا پتالا آ دی کی صورت پر ہے۔ جس کے سر پر اس کی نوان کو یقین تھا کہ وہ نوان فران کو یقین تھا کہ وہ نوان فران کو یقین تھا کہ وہ بوہ فلافت بنی امیہ ہیں مارا کیا تو ان کو یقین تھا کہ وہ بوہ فلافت بنی امیہ ہیں مارا کیا تو ان کو یقین تھا کہ وہ وہ فلافت بنی امیہ ہیں مارا کیا تو ان کو یقین تھا کہ وہ بوہ فران وہ بھرز ندہ ہوکر آ ہے گا۔'

یہ بات بھے بین آتی کہ باوجودان تمام خرافات کی تصرف خداکود کھنے
کے باب بین کنائے سے کیوں کام لیا ہوگا۔ ہمارے مرزا قادیانی توصاف فرماتے ہیں کہ خدامنہ
سے پردہ ہٹا کر دیر تک ان سے باتی کرتار ہتا ہے۔ وجہ یکی معلوم ہوتی ہے کہ آخری زمانے کے
جدت پندمسلمانوں کواس سے پھوغرض نہیں کہ کوئی خداسے باتی کرے یااس کا بیٹا بے دل کی
کے لئے کوئی نئی بات ہونی جا ہے کل جدید لذید

منهائ النه بس لکھا ہے کہ الامنعور جوفرقہ منعور بیکا ہائی ہے۔ اس کی تعلیم ہیں بیہ ہات داخل تھی کہ رسالت بھی منقطع نہیں ہو کئی۔ رسول بمیشہ مبعوث ہوتے رہیں گے۔ قرآن وصدیث ہیں جو جنت اور نار کا ذکر ہے وہ دو قضوں کے نام ہیں اور ای طرح مید ، دم جم خزریا ور میسر حرام نہیں۔ ان چیز ول سے قو ہمار نے نفوس کی تقویت ہے۔ حق تعالی فرما تا ہے ' لیسسس علی المذیب آمنو او عدم اوا المصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا (مالدہ: ۹۳) ''الی چیز ول کو خدا کیوں حرام کرنے لگا۔ دراصل بیچندا شخاص کے نام ہیں جن کی مجت حرام کی گئے ہے۔ '' حسر مت علیکم المعیقة والدم ولدم ولدم المخند بیر (مالدہ: ۳) ''اورکل فرائف کو اس نے ساقط کر کے کہا کہ صلوق موم ، ذکو قاور جی چند شخصول کے نام ہیں تک کہ عرب واجب ہے۔ غرض کرکل تکلیفات شرعیہ کو ساقط کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ

بربد:جسَ

ېدېدىخا-اسىطرح مورق

نے جب اقسام کے چن

میناروں کی بناء مسجد کی تا

كهزكوة كى رقم مفت.

سمحمنا حاسبتے كداس وف

جس قدر تهدید شرع

تقنيفات خريد كئ جا

معتقدین کی ایک رقم م

زی<u>ا</u>دہ ان کے مرید ہیر

کی بدولت جس فقدر ^{آف}

منصور کی تدبیرنے سے

جس کے حمن میں سب

آنا ثابت ہے۔جیماً

کے آخری زمانے میر

م ۵۵۷ فزائن چهم

ہے۔جس کوسب نے

تواتر كااوّل درجهاس

برخوب زورويا كهقرآ

ساری امت نے اس

ہوسکتا۔ مرچونکہ مرزا

مجرب نسخمل ميں لا۔

ایخ پرد کھ لئے۔ پھر

محدث،مجدد، امام ز.

قادمان كانام دمثق

لكستة بين _ د جال _

جس کی عورت کو چاہتے وہ اوگ پکڑ لیتے اور کوئی منع نہیں کرسکتا تھا۔

اسلام میں رخنہ اعدازیاں کرنے والے قرآن کو ضرور مان لیتے ہیں۔ تا کہ سلمان لوگ سمجھ لیں کہ بیجی مسلمان ہیں۔ پھراس حسن ظن کے بعد آ ہستہ تفاسیر واحادیث کی بخ کئی شروع كرتے جيں۔ تاكر قرآن ميں تاويلات كرے معنى بگاڑنے ميں كوئى چيز مانع اور سدراہ نہ ہورد مکھے اس محف نے تو آیات موصوفہ کے مانے میں پھے بھی تا مل کیا۔ محراس مانے سے نہ مانا اس کا ہزار در ہے! جما تھا۔ کیونکہ انہیں نصوص قطعیہ سے اس نے استدلال کیا کہ نہ عبادت کو کی چیز ہے نہ مسلمان کسی بات کے مکلف ہیں۔سب کوسرے سے مرفوع القلم بنادیا۔ حسن ظن والوں کا کیا کہنا مسلمان تو کہلاتے ہیں مگرنبی کی وہ ہاہ جس کو کروڑ ہامسلمانوں نے مان لیا اس کے مانے میں اقسام کے حلیے اور ایک ایسے مخص کی بات جس کامسلمان ہونا بھی ثابت نہیں۔اس کوآ منا وصدقنا كه كرفورا مان ليت بي - مرزا قادياني جم لوكول بريدالزام لكات بي كهير كفيري -ب شک جولکیر ہمارے نی اللہ نے کھنچ کرفن وباطل میں فرق کردیا ہے ہم ای کیسر پراڑے موے ہیں۔ ہماراا بمان اس سے برجے نہیں و بتا گرجرت توبیہ کرمرزا قادیانی بھی ایک کیرکو پيك رہے جيں جوابومنصور وغيره رېزمان دين نے ميني دي تقي كمحديث وتنسيركوكي چيز جيس -ابعى تحوزاز ماند كذراب كرسيداحمد خال صاحب نيجى بزى شدومد سے لكماتھا كرمديث وتفير قابل اعتبار نیس البت مرزا قادیانی نے "بركة مدبرة نمزيدكرد"كاظ سے محدد لاكل اور برهادي ہوں مے۔ مرکیر کے فقیر ہونے کے دائرے سے وہ بھی خارج نہیں ہوسکتے فرض کاس الزام میں جیسے ہم ویسے مرزا قادیانی ۔ ہرایک اپنی اپنی روحانی مناسبت سے مقلد ضرور ہے۔ ابومنصور نے تکالف شرعیہ کے ساقط کرنے کی جوند بیرتکالی تھی کے موم وصلوۃ اور میت وخزیر وغیرہ اشخاص ك نام تھے۔اس سے فظ فرقد منصور ميدى منتقع نہيں بلكه بعد والول كو بھى اس سے بہت كچودرد ملى _چنانچ سيداحد خال صاحب إني تغيير وغيره من كلعة بين كهجرائل اس ملك اورقوت كانام ب جوانبیاء میں موتی ہیں۔ ملائکہ اور اہلیس وشیاطین آ دمی کی اچھی بری تو تو اس کے نام ہیں۔

آ وم ابوالبشر: جن كاواتعقر آن مين فركور بكوكي فخص خاص نديق بلكداس سے مراد بني نوع انسانى ب-

جن : كونى عليجد وخلوق تبين بلكه وحثى لوكون كانام بـ

نی: دیوانوں کی ایک قتم کا نام ہے۔ جو تھائی میں آپنے کا نوں سے آواز سنتے ہیں اور کسی کواپنے پاس کھڑا ہوا ہا تیں کرتا ہواد کیمتے ہیں۔

لے قرآن کو خرور مان لیتے ہیں۔ تا کہ سلمان لوگ) کے بعد آ ہتہ آ ہتہ تفاسیر واحادیث کی جع کنی ر کے معنی بگاڑنے میں کوئی چیز مانع اور سدراہ نہ في بن كم بمي تأمل كيا مراس ان سينمانا نیہ سے اس نے استدلال کیا کہ ندعبادت کوئی چیز رے سے مرفوع القلم بنادیا۔حسن ظن والوں کا کیا م کوکروڑ ہامسلمانوں نے مان لیااس کے مانے ش كامسلمان موما محى ثابت نبيس _اس كوآ منا وگوں پر بیالزام نگاتے ہیں کہ لیسر کے فقیر ہیں۔ وباطل میں فرق کردیا ہے ہم ای کیسر پراڑے يمر حمرت توبيب كدمرزا قادياني بعي ايك لكيركو ، تعني دي تعي كه حديث وتغيير كو كي چيز نبيل_ا بمي كابزي شدومه سي لكعاتما كما حديث وتغيير قابل حريدكرد "ك لحاظت كيحدد لأكل اور برد حادية وه بھی خارج نہیں ہو کتے _غرض کہ اس الزام وحانى مناسبت سي مقلد ضرور ب_ ابومنعور القى كموم وملوة اورمية وخزير وغيره اشخاص ن بلکہ بعد والوں کو بھی اس سے بہت کھے ورد للعة بي كه جرائيل اس ملداور قوت كانام ب ں کی اچھی بری قو توں کے نام ہیں۔

ماکانام ہے۔ فہائی میں اپنے کا نول سے آواز سنتے ہیں اور

الكورب كوكى فضع خاص ند تنف بلكداس سے

مدمد: جس كوسليمان عليه السلام في بلقيس ك باس معيجا تعاروة وى تعارجس كانام بدبدتها ای طرح موقع موقع پر بحسب ضرورت الفاظ کے مصداق بدل دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی فى جب اقسام كے چندے اين معتقدين برمقرر كے مثلاً طبع كتب، خطوكابت، اشاعت علوم، منارول کی بنا مسجد کی تغیر وغیرہ اور ماجوار اور ایک مشت چندے برابر وصول جونے گئے۔ویکھا كه ذكوة كى رقم مفت جاتى بـــــ فرمايا كهاملاك وزيورات وغيره يس جن لوگوں برفرض موان كو سجمنا جائے كداس وقت دين اسلام جيها غريب يتيم بركس بيكوني نبيس اورزكوة وين مي جس قدرتهد يدشرع بين وارد بوه بعى ظاهر بـــــ بس فرض ب كدركوة كروي سائى تعنيفات خريد كئ جائي اورمف كتسيم كئ جائيل فرض كداسلام كانام يتيم وخريب ركوكرايي معقدین کی ایک رقم معتدید پراسخقاق جمادیا۔ اگر مرزا قادیانی کا قول می ہے کہ ایک لا کھے نیادہ ان کے مرید بیں توبیرقم سالاندایک چھوٹے سے ملک کا محاصل ہے۔ مرزا قادیانی کوناموں كى بدولت جس قدر نفع بوا وه نه ابومنصور كونصيب بوا نه سيد احمد خال صاحب كومرزا قادياني كوابو منعور کی تدبیر نے سب سے زیادہ نفع دیا۔اس لئے کدان کامقعوداصلی صرف عیسی موعود بنتا ہے۔ جس كم على من من سب منصوب بن سكت بين اورقر آن وحديث سي يلى ابن مريم مي روح الله كا آ نا ثابت ب_جيدا كد (ازالة الاوبام ٥٨٣٥ ، فزائن جسم ٣٩٢) شل كلصة بيل كد د مسيح ابن مريم كة خرى زمان ين آن كى قرآن شريف ين ييش كوئى موجود بي اور نيز (ازالة الاوبام م ١٥٥ ، فزائن جسم ٢٠٠٠) يل لكهي بيل كرد مسح ابن مريم كي بيش كوئي اقل در بع كي بيش كوئي ہے۔جس کوسب نے ہا تفاق قبول کرایا ہے اور کتب محاح میں کوئی چیش کوئی اس کے ہم پہاؤہیں۔ تواتر کااول درجاس کوحاصل ب_انجیل اس کی معدق بے۔ "غرض کھیٹی علیہ السلام کے آنے برخوب زوردیا کر آن سے نابت ہے۔ می صحیح حدیثوں سے نابت ہے انجیل سے نابت ہے۔ ساری امت نے اس کو قبول کرلیا ہے۔ تواتر اس کا اس درجے کا ہے کہ اس سے بڑھ کرنہیں ہوسکا۔ مرج کا مرزا قادیانی کے نام والا اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اس لئے وہ ابومنعور کا مجرب تنعظل میں لائے اور جیتنے نام آنے والے میسی علیہ السلام کے احادیث میں وارو ہیں سب اسيع پر كه كے يجراى پراكتفافيس آوم، نوح، ابراہيم، موى اورمبدى موعود، حارث، حراث، محدث، مجدد، امام زمان، خلیفت الله وغیره وس بیس نام داشته آید بکارے کحاظ سے رکھ لئے اور قاديان كانام ومثق اورعلام كانام دلبة الارض اور يادريون كانام وجال ركدويا اورايك مقاميس كهي بير - دجال سيمراد باا قبال تويس بير -

الحاصل بینام کا کارخانہ کی ایب جہایا کہ ابو معود بھی زندہ ہوتا تو داددیتا بلکد شک کرتا۔

تقریر سابق سے بید بات ظاہر ہے کہ متھاء کو دام میں بھانسے کے داسطے سوائے اور تداہیر کے کسی امر کی ترعیب بھی مفید بھی جاتی ہے۔ بھیے عینی مغیرہ مجلی اورابو منصور کواسم اعظم کے تراشنے کی ضرورت ہوئی۔ جس سے ان کو بہت کچھ کا میابیاں ہوئیں۔ مرزا قادیائی نے اسم اعظم کا تو نام نہیں لیا۔ گراستی بت دعاء کا ایب انسخ بچر کیا کہ اس سے بھی زیادہ ترقوی الاثر ہے۔ اس لئے کہ اسم اعظم کی خاصیتیں مید ود ہوں گی اوراستی بت دعاء کی کوئی صدیق نہیں۔ جب بی چا ہا خدا سے کچلہ کر کے دو بروسے حکم جاری کرالیا۔ اگر سلطنت چا بین تو فورا الل جائے۔ کیونکہ خدا سب پچھ کھی کہ کہ کہ کہ کہ دو بروسے حکم جاری کرالیا۔ اگر سلطنت چا بین تو فورا الل جائے۔ کیونکہ خدا سب پچھ عاجز کو دی گئی وہ استی بیت ہوئی ہیں ہوئی ہیں ہوئی ہیں مرف ایان لوگوں پر اثر ڈالتی عاجز کو دی گئی وہ استی بت دوجہ دشمن ہوں۔ جو شخص پورے اخلامی ہے رجوع کرتا ہیں جو بیا ہے اور وہ بلاشہ اس چشکو ہے۔ لیتی ایسا خلاص سے جس میں کہ تی میں کہ جو خلوص کے ساتھ نہیں ڈھونڈ کے اور وہ بلاشہ اس چشکو نہیں استعداد کے موافق شناخت کر لے گا۔ گر جو خلوص کے ساتھ نہیں ڈھونڈ کے اور وہ بلاشہ اس چشکو وہ سے جم روا تا دیا تھی جس گئی ہوئی ہیں اور سے کا وہ اپنے تصور کی دنیا جس تو بھی کھی ہوئی ہیں اور سے کیا حقیات کی درات وہ عونڈ کے اور میں تھنے والے دنیا جس تو بہ ہے۔ اس وجہ سے مرزا قادیائی نے خیال کیا حسی استی بیات تو دام میں تھنے والے دنیا میں تو بیتی ہوئی ہیں اور بیا میات وہ عام کے دام میں تھنے والے دنیا میں تو بیتی ہوئی ہیں اور بی کا میاب دیا ہی کو کر سان اور بیا بیان

ونیایش تو ہر خص کواحتیا جیس آئی ہوئی ہیں اور یہی احتیاج آدی کو کرسٹان اور بے ایمان
ہنادیتی ہے۔ اس وجہ سے مرزا قادیائی نے خیال کیا کہ استجابت دعاء کے دام میں سچننے والے
بہت سے لوگ نکل آئیں گے۔ یہ بھی ان کا ایک عقلی مجزہ ہے اور ابو منصور کے مجز ہے کہ
نہیں _ مگر یا در ہے کہ مرزا قادیائی دعاء تو کر دیں کے لیکن جب بجول نہوگی تو صاف اپنی برات کر
کفر مادیں کے کہ میں کیا کروں اس میں تمہاری استعداداور اخلاص کا تصور ہے۔ میں نے پہلے ہی
کہدیا کہ ایسے پورے اخلاص ہے آئیں کہ جس کا انجام بدخلی و بداعتقادی نہ ہوا گر اس وقت
تمہاراا خلاص کا مل بھی ہے تو انجام اس کا برخلی اور برگمانی معلوم ہوتا ہے۔ پہلے اس سے قو ہر کراواور
اخلاص کو خوب معظم کر واور اس کا جبوت عملی طور بردو۔ لینی یا خوصم کا چندہ جو کھولا گیا ہے۔

نوب متحکم کرواوراس کا فبوت عملی طور پردو بینی پانچکشم کا چنده جو کھولا گیا۔ ا..... شاخ تالف وتصنیف

۲..... شاخ اشاعت اشتهارات

۳..... مها درین دواردین کی مهمان داری

٣.... خطوكتابت

موجود ہوگیا او نے اس کا جوا رجوع الی الحق صاحب وغیر کلمنے ۔ ان کی ہوجائے گا مگر ان کی تبول ہ بات ہمی یادر دی۔ بلکرصا 'عسن انسا قسدعا بھا

ص۹۳۲، د

وه ان کودیام

نے اس کو قیا

ايمان لاكر<

اخروی تھا۔

اخبارات وغيره

تخویف کی ہے

عقلأ ضروري تمح

بثالوي اورمولو ك

میں _ باوجودا

ہوا تھا۔جس کا

کی طرف رجو

۵ بیعت کرنے والوں کاسلسلہ

جس كا حال رسالة فتح الاسلام بين كلمعا كيا ہاوراس كے سواء بنائے مدرسہ وخريدى اخبارات وغیرہ میں رقم نقد داخل کروتو ممکن ہے کہ دعاء بھی قبول ہوجائے۔مرزا قادیانی نے جو تخویف کی ہے کہ غایت درج کے دشمن کے حق میں بھی بدوعا وقبول ہوتی ہے بے شک بید میر عقلاً ضروري تمنى تاكهم بهت مخالفت ندكر سكيس مراس ير بالطبع بيشبه وتاب كدمولوي محمد حسين بٹالوی اورمولوی ابوالوفا صاحب اور بعض اہل اخبار ایک مدت سے مرز اقادیانی کے سخت دشمن ہیں۔ باوجوداس کے ان کی اچھی حالت ہے۔اس تم کا شبرمسٹر آ تھم کی پیش کوئی کے وقت بھی مواتھا۔جس کا حال ابھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے پیش کوئی کی تھی کہ پندرہ مینے میں آتھم حق ی طرف رجوع نه کرے گا تو مرجائے گا۔ پھر جب مت مقعمی ہوگی اور وہ منچ سالم قادیان موجود ہو کیا اور ہرطرف سے شورش ہوئی کہ پیش کوئی جھوٹی ٹابت ہوئی اس وقت مرزا قادیانی نے اس کا جواب دیا تھا کہ آتھم جموث کہتا ہے کدرجوع الی الحق اس نے نہیں کی مضروراس نے رجور الل الحق كى جب بى تونى كى الساس تم كاجواب يهال بعى دے ديں مے كه مولوى محر حسين صاحب وغیرہ غایت درج کے وشن نہیں بلکہ دوست اور خیرخواہ ہیں ورنداتی کتابیں کیوں کھتے۔ان کی دانست میں تو ہدایت کرنا ہی مقصود ہے جومتنت مناء دوسی کا ہے۔ ہرچند جواب تو ہوجائے گا مگراس سے بیٹابت ہوگا کہ نہ مرزا قادیانی کا کوئی وشمن ہے نہ کسی کے حق میں بددعا ان کی تبول ہوسکتی ہے۔ صرف ڈرانے کے لئے وہ الہام بنایا کمیا ہے جوعظی معجزہ ہے۔ یہاں بیہ بات بھی یادر کھنے کے قابل ہے کہ مارے نی کر ممالی نے نے اپنی امت کواس منم کی ترغیب نیس دی۔ بلکه صاف فر مادیا کدامت کی سفارش کی دعاء آخرت پر مخصر کمی گئی ہے۔ چنانچدارشاد ہے "عن انس عن النبي عُلَيْلًا قال لكل نبي سال سؤلا اوقال لكل نبي دعوة قدعا بها فاستجيب فجعلت دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة (بخاري ج٢ ص ٩٣٢، باب ولكل نبى دعوة مستجابة) " ﴿ لِين فرما يا تَي اللَّهُ فَ كَم برني في عوا لكا وہ ان کو دیا گیا اور میرے لئے ایک دعاء خاص کی گئے ہے کہ شفاعت امت میں قبول ہے۔ میں نے اس کو قیامت کے لئے رکھ چھوڑ اہے۔ ﴾

اس سے ظاہر ہے کہ محابہ کا ایمان کسی دندی غرض پرینی نہ تھا۔ان کا بی خیال تھا کہ ایمان لاکر حضرت سے ترقی دندی کی دعا کیں کرا کیں گے۔ان کامقصود وایمان سے صرف نغع اخروی تھا۔ جس کے لئے اس عظیم الشان دعاء کو حضرت نے رکھ چھوڑا ہے۔ اہل بصیرت

ایا که ایومنصور مجی زنده موتا تو داد یتا بکدر شک کرتا۔

کے دمقاء کو دام میں پھانے کے داسطے سوائے اور

ہے۔ چیے عیلی مغیر اُ عجی اور ایومنصور کو اسم اعظم کا کہ کے کامیابیاں ہوئیں۔ مرزا قادیائی نے اسم اعظم کا لیا کہ اس سے بھی زیادہ ترقوی الاثر ہے۔ اس لئے بت دعاء کی کوئی حد بی نہیں۔ جب تی چا ہا خدا سے بنت چا ہیں تو فورا مل جائے۔ کیونکہ خدا سب کچھ بنت چا ہیں تو فورا مل جائے۔ کیونکہ خدا سب کچھ بنت چا ہیں تو فورا مل جائے۔ کیونکہ خدا سب کچھ بنت چا ہیں تو فورا مل جائے۔ کیونکہ خدا سب کچھ بنت چا ہیں تو فورا مل جائے۔ کیونکہ خدا میں دیا تر ڈالتی میں بات و اس انتخاری اس میں ہوئے کو دا سے تھے دی اس کے اور دو ہلا شبراس دیشے کو دا سے تھے دی میں اس جا در دو ہلا شبراس دیشے کو معاملے میں دو اسے تھے دی میں دو مورث کی دو اسے تھے دی میں دو مورث کی دو اسے تھے دی میں دو مورث کی دو اسے تھے دو کی دو اسے تھے دی میں دو مورث کی دو اسے تھے دو کی دو اسے تھے دی میں دو مورث کی دو اسے تھے دو کی دو اسے تھے دو کی دورث کی دو اسے تھے دو کی دو اسے تھے دو کی دورث کی دورا سے تھے دی کی دورا سے تھے دیں دورہ کی دورا سے تھے دورا کی دورا سے تھے دیا سکا سے دورہ کی دورا سے تھے دورا کی دورا سے تھے دی کی دورا سے تھے دیں دورا کی دورا ک

میں اور بھی احتیان آ دی کوکرسٹان اور ہے ایمان کیا کہ استجابت دعاء کے دام میں سیننے والے۔ عقلی مجرہ ہے اور ابومنصور کے مجرے سے کم کےلیکن جب قبول نہ ہوگ تو صاف اپنی برأت کر ستعداد اور اخلاص کا قصور ہے۔ میں نے پہلے ہی ستعداد اور اخلاص کا قصور ہے۔ میں نے پہلے ہی سکانی معلوم ہوتا ہے۔ پہلے اس سے تو ہے کر لواور دلینی پانچ تھم کا چندہ جو کھولا گیا ہے۔

ن داري

مرزا تادیانی کی ان کارروائیوں کو گہری نظرے آگر دیکھیں تو حقیقت حال منکشف ہوسکتی ہے۔

این تیمیہ نے منہان السندیش لکھا ہے کہ بنان ابن سمعان تیمی نے دعویٰ کیا تھا کہ
میں اسم اعظم جانیا ہوں۔ جس کے ذریعے سے زہرہ کو بلالیا کرتا ہوں۔ اس دعویٰ پر حسن ظن کر
کے ایک جماعت کثیرہ اس کی تالع ہوگئی۔ فرقہ بنانیہ اس کی طرف منسوب ہے۔ بیلوگ اس کی
نبوت کے قائل تھے۔

(عل وجل

اینے آپ کوحضرت

خوب معتمكم كيااور .

بي اورآلهيت نبور

امام جعفرصادق الأ

ايك لباس بجوا

خرافات أوركفريار

برأت ظاهركي محم

منظورتهاراماخ ك

منعور کے زمانے

وميكا ئىل سىانغ

برمسلمان بروحى

خالقيت تك ترأ

معمركوامام زمال

تأسائش ومصيم

كياتفاراس

کرتے ہیں.

بهنجاد باراه منجاد باراه

خودامام عرمج

كدايخ مغ

تاويل يلكه

عبدالگریم شهرستانی نے (مل ذکل جام ۱۵ میں کھماہ کہ مقع نام ایک فخص تھا۔ چند مافوق العادت چیز وں کو دکھلا کرالوہیت کا دعویٰ کیا تھا۔ جب لوگوں کا حسن ظن اس کے ساتھ پخشہ ہوگیا تو کل فرائنس کوترک کردینے کا تھم دیا۔ حسن ظن قو ہوئی چکا تھا۔ سب نے آمنا وصد قنا کہہ کر مان لیا اس کے گردہ کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ دنین فقدا مام زمان کی معرفت کا نام ہے۔

مرزا قادیانی کی توج جو صدیث من لم یعد ف امام زمانه کی طرف میڈول ہوئی۔ عالبًاس کا خشاء اس فرتے کے اقوال ہوں گے۔ کیونکہ وہ بھی اپنے ندمانے والوں کی تکفیر کرتا ہے۔

یکمیں او حقیقت حال منکشف ہوسکتی ہے۔ ، کہ بنال ائن سمعان تمیمی نے دعویٰ کیا تھا کہ رہ کو بلالیا کرتا ہوں۔اس دعویٰ پرحسن ظن کر بیاک کی طرف منسوب ہے۔ بیانوگ اس کی

انی نے لکھا ہے کہ بیان کا قول ہے کہ علیہ کے ساتھ متحد ہوگیا تھا۔ ای قوت سے انہوں یہ خطاکھا کہ 'اسلم تسلم وید تقی من النبوۃ '' بیخی تم میری نبوت پر ایمان لا و تو النبوۃ '' بیخی تم میری نبوت پر ایمان لا و تو النبوۃ کی بنا تاہے۔ بین خطاعر این عفیف اسات می پر ذور تقریبے ہی اور اسم کیا۔ دیم میان نبوت کے کل دعوے اینے تی کیا۔ دیم میان نبوت کے کل دعوے اینے تی بلالیا کرتا ہوں اور چنیں ہوں اور چناں بلالیا کرتا ہوں اور چنیں ہوں اور چناں بیا ہوتا تو اسم اعظم سے کی مردے کو زندہ مرح اگر مرزا قادیا فی کو اجابت دے دی ارت دکھا ویتے ۔ محربہ کہاں ہوسکتا ہے یہ ارق دکھا ویتے ۔ محربہ کہاں ہوسکتا ہے یہ امرانی ہوئی ورنہ خیر۔ عقلاً ان کے کل

لى كلما كم مقع نام ايك فخص تفارچند ب اوگول كاحسن ظن اس كرساته پخته كى چكاتھا سب نے آمنا وصد قا كمه كر كى معرفت كانام ہے _

ف امام زمان کی طرف میزول کیونکدوه بھی اینے ندمانے والوں کی

(المل فول جام ۱۹۱۱) میں عبدالکر یم شہرستانی نے لکھاہے کہ ابوالحظاب اسدی نے اپ کو حضرت امام جعفرصادق کے مقسین میں مشہور کر کے لوگوں کا اعتقادامام کے ساتھ خوب معظم کیا اور یہ بات ذہنوں میں جمائی کہ امام زمان پہلے انبیاء ہوتے ہیں پھر آلہ ہوجاتے ہیں اور آلہیت نبوت میں نورہ اور نبوت امامت میں نورہ اور تعلیم میں یہ بات بھی واخل تھی کہ امام جعفرصادق اس زمانے کے آلہ ہیں بیر نہ مجموکہ جس صورت کوتم و کیمتے ہو وہی جعفر ہیں۔ وہ تو ایک لباس ہے جواس عالم میں از نے کے آلہ ہیں بیر نہ مجموکہ جس صورت کوتم و کیمتے ہو وہی جعفر ہیں۔ وہ تو ایک لباس ہے جواس عالم میں از نے کے وقت خدانے ایکن لیا ہے۔ حضرت امام کو جب اس کے خرافات اور کفریات پر اطلاع ہوئی تو اس کو تکال دیا اور اس پر لعنت کر کے ان تمام اقوال سے اپنی منظور تھا۔ امام کی برائت کا اس پر پچھاڑ تہ ہوا اور اپنی کا دروا تیوں میں مشخول رہا۔ یہ اس تک کہ منظور تھا۔ امام کی برائت کا اس پر پچھاڑ تہ ہوا اور اپنی کا دروا تیوں میں مشخول رہا۔ یہ اس تک کہ منظور تھا۔ امام کی برائت کا اس پر پچھاڑ تو اپنی افراق کی تھیں۔ اور کو ایک البی النحل سے یہ بات ثابت کرتا تھا کہ جرمسلمان پر وہی ہوتی ہے۔ مرزا تا ویانی نے بھی امام زمان ہونے پر پہلے زور وے کر نبوت اور میں خاتوں کی تا تار ہی۔ جرمسلمان پر وہی ہوتی ہے۔ مرزا تا ویانی نے لئے اتار ہی۔

اس کے بعد فرقہ خطابیہ کی فرقوں پر منتسم ہوا ایک معمریہ جس نے ابو الخطاب کے بعد معمریہ جس نے ابو الخطاب کے بعد معمر کوامام زمان تسلیم کیا اس کا عقیدہ بیہ ہے کہ دنیا کو فائمیں اور جنت ودوزخ کوئی چیز نہیں۔ای آسائش ومعیبت دنیوی کے وہ نام ہیں جو ہمیشہ دنیا میں ہوا کرتی ہیں اور زناوغیرہ منہیات اور نماز وغیرہ عبادات کوئی چیز نہیں۔

اورایک فرقدان میں بنافیہ ہے۔ جس نے ابوالخطاب کے بعد بزینے کوامام زمان تسلیم
کیا تھا۔ اس پورے فرقہ ان میں بنافیہ ہے۔ جس نے ابوالخطاب کے بعد بزینے کوامام زمان تسلیم
کرتے ہیں۔ اس طرح خطابیہ کی اور بھی شاخیں ہیں۔ ملخصا اب و یکھتے ابوالخطاب پراوائل میں
حسن ظن کیا عمیا تھا کہ ایک جلیل القدر امام کا معتقد اور منتسب ہے اس نے ان لوگوں کو کہاں
کہنچا دیا۔ امام کو خدا کہنے گلے دوز نے وجنت کا اٹکار کر دیا تکلیفات شرعیہ اٹھادی گئیں۔ پرطر فدید کہ
خودام عمر محراس سے برات ظاہر کرتے رہے۔ مگر کسی نے نہ مانا۔ فرق باطلہ کی بھی علامت ہے
کہا ہے معتقد علیہ کے کلام کے مقابلہ میں اہل جن کی بلکہ خدااور رسول کی بات بھی نہیں مانے اور
تاویل بلکدرد کرنے پرمستعد ہوجاتے ہیں۔

مرزا قادیانی جوای پردی ارنے کے قائل ہیں تجب نیس کرای فرقد کے اعتقاد نے انہیں اس پرجراًت ولائی ہو کیونکہ محاب بھی واوحی دبك الى النحل جائے تھے۔ مرکس نے بدوی آئی ہے۔ وی نہیں کیا کہ م پردی آئی ہے۔

یہ بات توجہ طلب ہے کہ فرقہ بزیغیہ جو ایک گیر جماعت تھی۔ سب کی سب اپنے مرے ہوئے ابتداروں کو ہرروز می وشام کیوگر و کھے لیتی تھی۔ قرون ٹلٹھ میں باوجود خیر القرون ہونے ہوئے ہوئے گئی تھی۔ قرون ٹلٹھ میں باوجود خیر القرون ہونے ہوئے ہوئے گئی ہوئے گئی ہوئے گئی ایرا ہو گئی ہا۔ اہل ہمیرت پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہرقوم اپنی ترقی اور اپنے ہم مشر بوں کی کلوت چاہتی ہے۔ خصوصاً جو فرقہ نیا گئی ہا ہو جائے۔ اس وجہ سے ہر فروان گئی ہا ہو ہائے۔ اس وجہ سے ہر فروان میں جس میں کو قرتی کی اشد مر ورت ہے ورندان کی بقاء محال ہو جائے۔ اس وجہ سے ہر فروان میں جس میں کو تی کا فرض ہوجاتا ہے کہ اس پر عمل کر سے جیسا کہ مشاہد سے سے ثابت ہے ان لوگوں نے دیکھا کہ کوئی بات ایسی بنائی جائے کہ لوگوں کو بالطبح اس کی مشاہد سے سے ثابت ہے ان لوگوں نے دیکھا کہ کوئی بات ایسی بنائی جائے کہ لوگوں کو بالطبح اس کی مرغبت ہو۔ اس لئے برتہ کی ہوئی کی جائے اس لئے بہت ماصل ہوگی۔ پھر سادہ لوحوں نے دیکھا کہ ای تی جماعت کثیرہ پر کوئر برنانی کی جائے اس لئے بہت حاصل ہوگی۔ پھر سادہ لوحوں نے دیکھا کہ اتنی جماعت کثیرہ پر کوئر برنانی کی جائے اس لئے بہت لوگ اس میں دافل ہو سے جو اس میں دافل ہو اس کے بہت لوگ اس میں دافل ہو گئے ہوں گے۔

خور کیجے کہ جب دوسری تیسری صدی جس بیل بنبست چودھویں صدی کے تدین بدر جہا برد ھا ہوا تھا۔ اس کی الی نظائر پیش ہوجا کیں تو اس زیانے کی کارروائیوں پر کس قدر برظنی کی خرورت ہے۔ اب خور کیا جائے کہ الحکم بیل مرزا قادیاتی کے مریدوں کے خواب خصوصاً امیر علی شاہ صاحب کے خواب جو چھپا کرتے ہیں۔ چنانچہ (الحکم نبر ۱۰، ته می ۲، موروی ۱۹۰۵ ماری میں کھا ہے کہ ''شاہ صاحب موصوف نی تالیق کو ہر روز خواب بیل دیکھتے ہیں اور حضرت ہمیشہ فرہایا کہ سے کہ موصود صادق اور خلیعت اللہ ہیں ان کی تقلید فرض ہے۔'' کرتے ہیں کہ مرزا قادیاتی مامور من اللہ سے موصود صادق اور خلیعت اللہ ہیں ان کی تقلید فرض ہے۔'' چنانچہ ان کے الہامات کی کتاب چھپنے والی ہے۔ کیونکر قابل وثو تی ہوں مرزا قادیاتی کے تو چند ہی مریدوں سے خواب دیکھے ہوں مے۔فرق برناخیہ کے لوگ تو کل کے کل ہر روز صبح وشام اپنے اموات کا معالی کہ کرایا کرتے تھے۔

عبدالكريم شهرستانى نے (طل دلى جام ۱۸۱۱مار) ميں لكھا ہے كہ احمد كيال نام ايك فخص تھا۔ ابتداء ميں الل بيت كى طرف لوگوں كو بلايا تھا۔ اس كے بعد بيد وكى كيا كہ ميں ہى امام

رمان ہوں۔اس اس بات برقادرہ افٹس پرآ فات کی ہرائی۔ کل کواپے کہال کے سی

مکان ہیں۔مکا کوئی روحانی تا کے بیچےمکال

عالم فس اعلیٰ اعلیٰ کے قرید سفلی میں مر

اپنے انوار کا ومرکیات س

بمی محنت جائیس اور عاجز احمد ک

14£

سفلی ، ج-میم طائز حااور ہ

مثلاا

و کیھتے

زمان ہوں۔ اس کے بعد ترقی کر کے کہا کہ بیس قائم ہوں اور ان الفاظ کی تشریح ہوں کی کہ جوخف اس بات پر قاور ہوکہ عالم آفاق بعنی عالم علوی اور عالم النس بعنی عالم سفلی کے منا جج بیان کر سے اور النس پر آفاق کی تطبیق کر سکے وہ امام ہے اور قائم وہ خفس ہے جوکل کو اپنی ذات میں ثابت کر سے اور ہرا کی کی کو اپنے معین جزئی محض میں بیان کر سکے اور میہ بات یا در کھو کہ اس قیم کا مقرر سوائے احمد کیال کے کسی زمانے میں نہیں پایا گیا۔ اس کی بہت می تصانیف عربی فاری زبان میں موجود ہیں۔

ایک تقریراس کی بیر ہے کہ کل تین عالم ہیں۔اعلیٰ ،ادنیٰ ،انسانی ، عالم اعلیٰ میں پانچ مكان بير مكان الاماكن يعنى عش محيط جعمالكل خالى بهنداس مس كوئي موجودر بتاب نداس كى کوئی روحانی تدبیر کرتا ہے۔اس کے نیچے مکان نفس اعلیٰ اوراس کے نیچے مکان نفس ناطقہ اوراس کے بیچے مکان نفس حیوانیہ ہے۔سب کے بیچینس انسانی کا مکان ہے۔نفس انسانی نے جابا کہ عالم لفس اعلى تك ج مع - چنانچ حيوانيت اور ناطقيت كواس في مع ميا يمرجب مكان فس اعلی کے قریب پہنچا تو تھک کرمتھ ہو کمیا اور متعفن ہوکراس کے اجز استحیل ہو مکے ۔جس سے عالم سفلی میں مر بڑا۔ پھر اس عفونت اوراستحالہ میں آیک مدت تک بڑار ہا۔اس کے بعد نفس اعلیٰ نے اسيخ انوار كاايك جزواس ير والاجس سے اس عالم كى تراكيب مادث موكيس اورآسان وزين ومركيات معادن بإت حيوان اورانسان پيداموئ اوران تراكيب مل بمي خوشي بمي مم سلامتي مجمى محنت داقع موئيس بيهال تك كه قائم فلابر مواجواس كوكمال تك پېنچا د سےاورترا كيب مخل مو جائیں اور متعنا دات باطل اور روحانی جسمانی پر غالب ہوجائے۔ جانے ہودہ قائم کون ہے کہی عاجز احد كيال ب_د يمواسم احمران جارون عالمون كمطابق برالف مقابل من اعلى ك ب اور حالنس ناطقة ك مقابل اورميم لفس حيوانيه ك مقابل اور وال نفس انسانيه ك مقابل ہے۔ پر غور کرو کہ احمد کے چار صرف جینے تو الم علویہ، روحانیہ کے مقابلے میں تھے۔ ای طرح سفلی،جسمانی عالم کےمقابلے میں بھی وہ ہیں۔الف انسان پر دلالت کرتا ہے اور حاحیوان پر اور میم طائر براوردال مجیلیوں براور حق تعالی نے انسان کواحمد کی شکل برپیدا کیا۔قد الف دونوں ہاتھ حااور پییه میم ادر پاوس دال کی شکل پر ہیں۔انبیاءاگر چہ پیشوا ہیں تمرامل تقلید کے پیشوا ہیں۔جو مثل اندھوں کے میں اور قائم اہل بصیرت اور تقلندوں کا پیش روہے۔

ن ایر طول نے ہیں اور ہم مہاں میران اور مستوں کی میں جب اللہ ہے۔ اب اس کے سوا اور بہت معارف وحقائق لکھے ہیں جن کا ذکر موجب تطویل ہے۔ اب دیکھئے جدت پیند طبائع خصوصاً ایسی حالت میں کدان معارف کے قہم وتعمدیق سے اہل بعسیرت قائل بیں تعب نہیں کہ ای فرقہ کے اعقاد نے دبك الى النحل جائے تتے گركى نے يہ

ایک کثیر جماعت تمی سب کی سب اپنے ایک کثیر جماعت تمی سا وجود خیر القرون فرقے کا ایماد تو کا سنا گیا۔الل بھیرت پر یہ الل کی کثرت چاہتی ہے۔خصوصاً جوفرقہ نیا ابقا محال ہوجائے۔اس وجہ سے ہرفردان ادی شیاسا می رہتا ہے اور جب الل رائے اللہ ہوجاتا ہے کہ اس پڑمل کر ہے جیسا کہ سالسی بنائی جائے کہ لوگوں کو بالطبع اس کی المارے فرجب میں داخل ہواس کو یہ بات کیٹر و پر کیوکر برقلنی کی جائے اس کے بہت

یں بہنبت چودھویں صدی کے تدین بدر زمانے کی کارروائیوں پر کس قدر بدفنی کی اُن کے مریدول کے خواب خصوصاً امیر علی بر امنح اس مورود ۲۲۲ رمارچ ۱۹۰۵ء) میں ب میں دیکھتے ہیں اور حضرت بمیشہ فرمایا اور خلیفۃ اللہ ہیں ان کی تقلید فرض ہے۔'' ال وقوق ہوں مرزا قادیانی کے قوچھ ہی ال وقوق ہوں مرزا قادیانی کے قوچھ ہی

۱۸۴) میں تکھاہے کہ احد کیال نام ایک اس کے بعد بددوئ کیا کہ میں ہی امام یں نام لکھا جائے کس قدراس کی جانب مائل ہوئے ہوں کے اور کشرت تصانیف اور پرزور میں نام لکھا جائے کس درج کے حسن ظن پرآ مادہ کیا ہوگا کہ مقصودآ فرنیش اور تمام انہیاء سے افضل ہونا اس کا مان لیا۔ اگر چہرزا قادیانی بھی انا والاغیری کے مقام ہیں ہیں اس لئے کہ کوئی مختص سوائے ان کے آ دمیت، موسویت، عیسویت، مہدویت، محددیت، مجددیت، محدمیت، امامت، خلافت کا جامع کسی زمانے بین نہیں پایا گیا۔ جیسا کہ احمد کیال کا دعوی تھا کہ کل کو اپنی ذات میں فارت کرنے والاسوائے احمد کیال کے می زمانے ہیں نہیں پایا گیا میں فارت کر پھر بھی ضرورت دات میں فارت کرنے والاسوائے احمد کیال کے می زمانے ہیں نہیں پایا گیا میں ارا۔ اگراس کے کے وقت مثلیت اور فلایت کی پناہ ہیں آ جاتے ہیں۔ لیکن احمد کیال کبھی ہمت نہیں ہارا۔ اگراس کے دیکھا کہ امام مہدی، میسی مجدودہ محدث وغیرہ کا وجود تو دین میں فارت بی ہے ان کے مدی بہت دیکھا کہ ان کے مدی بہت کہ بہت اور مالات سے قطع نظر کرے دیکھا جائے تو ہڑا بی مقرر اور بلند ہمت دکھائی دے گا۔ اس نے دیکھا کہ امام مہدی، میسی مجدودہ محدث وغیرہ کا وجود تو دین میں فارت بی ہے ان کے مدی بہت پیدا ہوئے اور ہوئے والی اگر کرنا بی ہے تو الی الوکھی بات میں کی جائے جس کا جواب نہ ہو۔ چنا نچہ ایک سے اصل بنیا دقائم کی الی ڈائی کہ کسی نے سائی فہیں۔ پھر اپنی بیا دو تا ہی فہیں۔ پھر اپنی دور اور تا میں اور باد تعت تصنیفوں سے آ مناوصد قنا بہتوں سے کہلوا بی لیا۔

ا کرچہ احمد کیال کو معارف دانی کا برداد ہوئی تھا۔ مگر مرز اغلام احمد قادیانی بھی معارف کے ایجاد داختر اع میں کم نہیں۔ مرزاقادیانی کی ایک تقریم یہاں کمی جاتی ہے جس سے موازنہ دونوں کی تقریم دونوں کا ہوجائے گا۔

کردی جائیں گی اور انواع واقد ویے جائیں گے۔وہ انسانی قو علم اور عقل میں جو کچھ لیا قتیں میں پرزور تحریکوں سے ہوتا ر۔ القدر میں بھی فرشتے اتر تے ہیں اور وہ ظلالت کی پڑھلت رات میں کہ مستعدداوں کو چائی کی طم

کے *سبسے پہلے خدا*ے تو مغاسبتة بعیسی ابن م

ادر لکھتے ہیں کہ ورقوں میں ہے ماحسل اس ہونا ٹابت ہے اور جنٹنی کلیس سے لکل ہیں ۔ مرزا قادیانی۔

درج تفاسیر ہونے کے قا نہیں پائے جاتے تو کیا ا جانے کے قابل تھی ہرگر نہ اور ہر تنزیل کے لئے تا مطابق ایک من گھڑ لیتے ہوئیں۔اس طرح ہرز ما ہوتے رہتے ہیں۔ مرزا قادیا کردی جائیں گی اور انواع واقسام کے علوم غریبہ وفنون ناورہ وصناعات عجیبہ صفحہ عالم بیں پھیلا دیے جائیں گے۔ وہ انسانی قوئی میں ان کی مختلف استعداروں اور مختلف تم کے امکانوں بسطست علم اور عقل میں جو پچولیا قتیں مختی ہیں سب کو بمعصہ ظہور لایا جائے گا۔ لیکن بیسب پچوان دنوں میں پرزور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی نائب رسول مختلف ونیا میں پیدا ہوگا ۔۔۔۔۔ اور لیلة القدر میں بھی فرشتے اور تے ہیں۔ جن کے دریعے سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ظلالت کی پرظمت رات سے شروع کر کے طلوع صح صدافت تک ای کام میں گے رہے جب کی کہ مستعدد اوں کو بچائی کی طرف محینے تر ہیں۔''

"بِهُ خَرَى لِلة القدركان الله المحرك بناابعى سے والى كى ہے جس كى بناابعى سے والى كى ہے جس كى بخيل كے لئے سب سے پہلے خدائ تعالى نے اس عاجز كو بعجا ہے اور جھے خاطب كر كے فرماناً انست اشد مناسبتة بعيسى ابن مريم واشبه الناس به خلقاً وخلقاً و خلقاً و زماناً"

(ازالة الاوبام س٣٦ فرائن جهم ١٢٥)

اور لکھتے ہیں کہ اب فرمایے کہ بید معارف حقد کس تغییر میں موجود ہیں۔ بی تقریر کی ورقوں میں ہے استقریر کی ورقوں میں ہے ماحسل اس کا بیکہ انساانز لذاہ فی لیلة القدر سے مرزا قادیانی کا نائب رسول مونا ثابت ہے اور جتنی کلیں امریکہ وغیرہ میں اس زمانے میں لکی ہیں۔ سب مرزا قادیانی کی وجہ سے لکی ہیں۔

مرزا قادیانی کے معارف کی تغییر میں نہ ہونے سے یہ کیوکٹر ثابت ہوگا کہ وہ فی الواقع درج تفاسیر ہونے کے ایم کی تھے۔ احمد کیال کے معارف تو مرزا قادیانی کی تصانیف میں بھی نہیں یائے جاتے تو کیاس سے اس کی مجذوبانہ زڑاس قابل بھی جائیں گی کہ وہ کسی تغییر میں تکھی جانے کے قابل تھی ہرگز نہیں۔ پھر مرزا قادیانی کے معارف کسی تغییر میں ہونے کی کیاضرورت۔

(مل ولل المس شہرستانی نے کھا ہے کے فرق باطنیکا عقیدہ ہے کہ ہر ظاہر کے لئے ہاطن اور ہر تنزیل کے لئے ہاطن اور ہر تنزیل کے لئے تاویل ہے اس لئے دہ آیت کے ظاہری معانی کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے مطابق ایک متن گھڑ لیتے ہیں۔ان کا قول ہے کفس اور عقل اور طبائع کی تحریک سے افلاک متحرک ہوئیں۔اس طرح ہرز مانے میں نی اور وصی کی تحریک سے نفوس اور ایشخاص شرائع کے ساتھ متحرک ہوئیں۔اس طرح ہرز مانے میں نی اور وصی کی تحریک سے نفوس اور ایشخاص شرائع کے ساتھ متحرک ہوتے رہے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اس مضمون کو دوسرا لباس پہنا کر لیلة القدر اور نائب رسول کے

ل ہوئے ہوں گے اور کشرت تصانیف اور پرزور اور تمام انبیاء سے آ مادہ کیا ہوگا کہ مقصود آ فرنیش اور تمام انبیاء سے کی انا ولا غیری کے مقام میں ہیں اس لئے کہ کوئی ان انا ولا غیری کے مقام میں ہیں اس لئے کہ کوئی ایا گیا۔ جیسا کہ احمد کیال کا دعویٰ تھا کہ کل کو اپنی کی کن زمانے میں نہیں پایا گیا گر بھی ضرورت کیا گئی زمانے میں نہیں پادا۔ اگر اس کے مام کر ان کے مامی بہت تکی ہوت میں کا ان کے مامی بہت ہودو و میں میں تاب ہو الی انو کمی بات میں کی جائے اگر کرنا ہی ہے تو الی انو کمی بات میں کی جائے اگر کرنا ہی ہے تو الی انو کمی بات میں کی جائے اگر کرنا ہی ہے تو الی انو کمی بات میں کی جائے گئی الی ڈالی کہ کی نے ساتی نہیں۔ پھر اپنی الی ڈالی کہ کی نے ساتی نہیں۔ پھر اپنی الی ڈالی کہ کی نے ساتی نہیں۔ پھر اپنی

لوگا تھا۔ مرمرزاغلام احمد قادیانی بھی معارف بتقریم یہال تکمی جاتی ہے جس سے موازنہ

الانانائی شرائے ہیں کہ ''جرنی کے بیسائے کوری ہے۔ بیسائے کوری ہے۔ بیسائے القدر ہارے نیائے کا اللہ کوری ہے۔ بیسائے کوری ہے۔ بیسائے کوری ہے کھانے کوری ہے کہ اللہ القدر کی تایش است ہیں اللہ القدر کی تیزی ہے اور اس نائب کے بیش ہوجاتی ہے اور اس نائب کے لیا تالقدر کی ایک شاخ ہے۔ اور اس نائب کے لیا تالقدر کی ایک شاخ ہے۔ اور اس نائب کے لیا تالقدر کی ایک شاخ ہے۔ اور اس نائب کے بیسائی ایک شاخ ہے۔ ایک امر حکیم لیعنی اس بیسائی کی بیسائی کی بیسائی کوری ایک شائی دنیا ہیں شائع

وفيرو چندا شخاص نے كم

لوك آ دميون كوظم بنا

لوگوں کول کیا اوران

مين مرف مال لوثا اورأ

جائے۔ دین میں ^{امام}

بضرورت ببوتومسلمال

مسلمانون برواجب

بمىمعزول بككفل

والأكه كمال حسنظن

بن وہب کے ہاتھ

ایے بی کمرآنے

كامكاالل ي-

الكارے اور مجی

سب سے بیعت

موئی کهان **لوگو**ل

اريدبها الب

بذات خودنهرواا

ہوئی تھی لکھا ہے

محابەد فىک كر

اللدوجه كودك

اوريمن كى لمرأ

مرتكبين

كافر مخلد في اله

ہونے کھے۔

پیرائے میں فاہر کیا۔ بات بہے کہ جب کی چیز کا مادہ اذکیا کے ہاتھ آجاتا ہے و مخلف صورتیں اس سے بنالینا ان پردشوارنبیں ہوتا۔ اسی وجہ سے متقد مین کومتاخرین پرفضیلت ہوتی ہے کہ انہوں نے ہرتم کا مادہ متاخرین کے لئے مہیا کردیا ہے اور اس میں کھھا ہے کہ کلمات اور آیات کے اعداد سے باطنیہ بہت کام لیتے تھے۔

مرزا قادیانی نے میں یکی طریقه اختیار کیا چنانچه (ادالة الاد)م ص١٨١، خزائن ج٣ م ١٩٠) مي لكي بي كه "اس عاجز كساته اكثريه عادت الله جاري ب كدوه سجانه تعالى بعض اسرار اعداد حروف بھی میرے پر ظاہر کر دیتا ہے' اور ای کے (ص ۱۳۱، سام، خزائن جس ص ۲۵۹،۲۵۸) میں بیمی لکھتے ہیں کہ''قرآن شریف کے عائبات اکثر بذر بعد الهام میرے پر کھلتے رہے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کتفیروں میں ان کا نام ونشان ہیں پایا جاتا مثلاً جواس عاجز بر كملا كدابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنخضرت اللہ كاندائية تك مت كذرى متمى ۔ وہ تمام مدت سور کا والعصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے۔ یعنی جار ہزار سات سوچالیس اب بتاؤ که بیدد قائق قرآ نیدجس می قرآن کا اعجاز نمایاں ہے س تغییر میں لکھے ہیں۔''الل انصاف غور فرمائیں کے مرزا قادیانی کے معارف جن کی نبیاداختر اعات باطنیہ برہے۔ اللسنت و جماعت کی تفاسیر میں کی تحرملیں مے _ يهال توبيالزام ہے كدجهال تك مكن موظاہرى معنى سے تجاوز ندہو۔ چنانچ مرزا قادیانی بھی اپنی ضرورت کے وقت کھتے ہیں کہ 'السنہ صدو ص يحمل على الظواهرها كما في (الازاليم ١٠٠٩ بزائن ٢٠٠٥) التم كمعارفكا ذخيره باطنيه كى كتابول ميس الماش كرنا جا بيد - چونكداس فرق نے جدت پيند طبائع كى تحسين وقدردانی کی وجہے اس قدرتر تی کی ہے کہ اس کے بہت سے نام اور شاخیس ہوگئیں۔ چنانچیلل ولى مين كلما ب كم باطنير كالقاب بهت بي برايك قوم من اس كاجدانام ب-مثلا عراق من باطنيه كوقر امطداور مزدكيد كهتي بي اورخراسان من تعليميد اور طحده اس وجدست ان كي تصانيف بعي بہت ہیں۔ تعجب نیس کہ ذخیرہ احمد کیال کا مرزا قادیانی کے ہاتھ آیا ہو جب بی تو ایسے انو کھے معارف لکستے ہیں۔ کی تکمن جدوجد، ملل وفل میں لکھاہے کہ باطنیہ موقع موقع پر فلاسفہ کے کلام ے بہت تائیدلیا کرتے ہیں۔ای وجدے بفرقہ بہتر فرق اسلامیہ سے خارج سمجا جاتا ہے۔

اللہ ولی جامی ۱۹۱۱) میں عبدالکر یم شہرستانی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہداور معاویۃ اپنی طرف سے حکم مقرر کئے تو عبداللدین وہب راسی اور عبداللدین کوا

وغيره چندا شخاص نے كمال تقوى كى راه سے كها كرت تعالى توان المدىم الالله فرما تا باورتم لوگ آ دمیوں کو علم بناتے ہواور بیا گلتہ چیدیاں شروع کیس کر علی کرم اللہ وجہ نے قلال لڑائی میں لوگول کوتل کیا اوران کا مال مجی تنیمت بنایا اوران کےعیال واطفال کوہمی قید کرلیا اور فلال جنگ میں صرف مال لوٹا اور فلاں جنگ میں غنیمت بھی نہ لی۔ بہر حال وہ اس قابل نہیں کہ ان کا امتباع کیا جائے۔ وین میں امام کی کوئی ضرورت جیس عمل کے لئے قرآن وحدیث کافی ہیں اور اگر ایسی عل . . ضرورت ہوتو مسلمان کسی اجھے متی مخص کو دیکھ کرا بنا حاکم بنالیں وہی امام کہلائے گا۔جس کی تا سید مسلمانوں برواجب موگی اوراگروہ می عدل سے عدول کرے اوراس کی سیرت میں تغیر پیدا موتووہ مجی معزول بلکھل کردیا جائے۔الغرض ان کی وینداری ودیا نتداری کی ہاتوں نے دلوں پرایسااثر ڈالا کہ کمال حسن طن سے جوت جوت ان کے ہم خیال ہونے سکے اورسب نے اتفاق کیا کہ عبداللہ بن وہب کے ہاتھ پر بیعت کی جائے۔ چونکہ پیخص برا بی عاقل تھا۔ جاتا تھا کہ آخر بدوولت اسين الكرآن والى ب-اظهار تقتس وتدين كي غرض سا تكاركرك بدكها كدفلال فخف اس كام كاالى ب_بم سبكو جائے كراس كا اجاع كريں ليكن لوكوں كاحس ظن تواس يرتفااس ا تکارے اور بھی اعتقاد زیادہ مواجب خوب خوشامد اور الحاح کرالیا تو نہایت مجبوری طاہر کرکے سب سے بیعت لی اوراس فرق یا غید کا سرگروہ بن بیٹا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ کو جب اطلاع موئى كدان لوكون كاستدلال آييشريفدان المحسكم الالله يربي وفرمايا كدكسمة حق اريدبها الباطل يعن بات وي ب مرمتعوداس ياطل ب مران كاسركوني ك لئ بذات خود نبروان تشریف لے گئے۔ جہاں وہ لوگ جمع تقے اس دفت ان کی بارہ بزار کی جمعیت ہوگئ تنی لکھا ہے کہ سب کے سب ایسے متنی اور نمازی اور دوزہ دار نتے کدان کے حالت کو دیکے کر محابدر فك كرت تف غرض اس روز ووسب مار ي محيد جس كي خرخود آنخصو سالة في على كرم الله د جه کودی تمی کیکن ان میں سے نودس آ دمی کی گئے جومتغرق موکر عمان کر مان جستان جزیرہ اور یمن کی طرف بھاگ گئے۔اس قوم کا تقوی تو پہلے ہی سے مشہور ہو چکا تھا کہ وہ کسی مناہ کے مرتكب نيس موتے اس لئے كدان كے عقائد ميں بديات داخل تقى كرجموث وغيره كبائر كامر تكب كافر مخلدنى النارب اوربعض تواس كيجى قائل تقع كهفر تكب مغيره بعى مشرك ياب غوض كرحسن ظن نے پھر از سرنو جوش کیا اور لوگ ان کی حالت ظاہری پر اپنا ایمان فدا کر کے معتقد اور مرید ہونے کیے۔ ہروقت یمی ذکر کے علی مثان اصحاب سفین اور اصحاب جمل جنان وچنین تھے۔ان

ادہ اذکیا کے ہاتھ آجا تا ہے تو مختلف صورتیں فرمین کومتاخرین پر فضیلت ہوتی ہے کہ انہوں ای میں لکھا ہے کہ کلمات اور آیات کے اعداد

. كيا چنانچه (ازلمة الاوبام ص١٨٦، نزائن ج عادت الله جارى بكروه سجانه تعالى بعض " اور ای کے (ص ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، خزائن جس کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر ل ان كانام ونشان نبيس پايا جاتا مثلاً جواس رت الله كان الدين تك مدت كذري بحماب قمری مندرج ہے۔ یعنی جار ہزار را ن کا عاد نمایاں ہے س تغیریں قلعے ف جن کی نمیا داختر اعات باطنیه پر ہے۔ فيدالزام بكرجهال تكمكن بوطابري ه كوفت لكمة بيل كر السنصوص فزائن جسم ۱۱۳)اس تم کےمعارف کا افرقے نے جدت پسندطبائع کی تحسین سنام اورشاخيس بوككي - چنانچال من اس كاجدانام ب_مثلاعراق ميس ود محده اس وجهست ان کی تصانیف بحی كا باتعاً يا موجب عى تواليه انوكم كه باطنيه موقع موقع يرفلاسغه كے كلام ملامید سے خارج سمجماجا تاہے۔ ا ناكعا بكر جب معرت على كرم للدين وهب راسبي اورعبدالله بن كوا

کنن چینوں سے محابہ کہار کے مطاعن ہرایک کے زباں زدہو گئے اور بیعادت ہے کہ کوئی متی مخف کی ہونے درجے کے ہزرگ پراعتراض اور طعن کرتا ہے تو جاہوں کے نزد یک اس طعن کی وقعت اور زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس وجہ سے ان بھگوڑوں پر حسن ظن خوب بی جما۔ جس سے ترتی اس شجر ہ خبیش کی بہاں تک ہوئی کہ کی شاخین اس کی تکلیں اور اب تک شاخ و برگ اور شہنیاں لگتی جاتی ہیں۔ چنا نچے تموڑے بی عرصے میں نافع ابن ارزق کے ساتھ ایک جمع کثیر ہوگیا اور تمیں ہزار سے ہیں۔ چنا نچے تموڑے بی عرصے میں نافع ابن ارزق کے ساتھ ایک جمع کثیر ہوگیا اور تمیں ہزار سے نیادہ سوار ہمراہ کے کروہ بھر سے سے ابواز تک قابض ہوگیا۔ اس فرقے کا اعتقاد تھا کہ آبیش بفہ دو منات الله (بقرہ: ۲۰۷) "عبد الرحل بن مملم کی شان میں نازل ہوئی۔ اس فرقے نے علاوہ علی کرم اللہ وجہدی تحفیر کے حضرت عاکثہ ورعثان گئیر کے حضرت عاکثہ ورعثان گئیر کے حضرت عاکثہ ورعثان گ

مرزا قادیانی (ازالہ الادہام من،۲۳۰ بخزائن جسم ۲۱۵) ش مسلم شریف کی وہ حدیث جس میں دجال کا پانی برسانا اور مردے کو زندہ کرنا دغیرہ فدکور ہے۔ نقل کر کے لکھتے ہیں کہ

''ایسے پرشرک! وتاج میروکردکھ کے برابرسجھ لیا۔

انہوں نے بیرحد: بلکہ شرک بنانے اس حدیث کے حدیث کود بکھر کم

اس کوفٹل کیا ہے قطعی مشرک ہیں سلسلہ بقول مرز

جنہوں نے حط آ دمیوں کوانہوا

فزائن جهمس

شیناان یه دکمائےگا۔" حجوہزکرتے

یجیٰ تھا_معر تھا کہ میں م

طلسم وغيره سے كام _أ

بوری کربتا خانه بنالایا

ہرایک کے زبال زدہو محتے اور بیادت ہے کہ کوئی متق راض اور طعن کرتا ہے تو جاہلوں کے نز دیک اس طعن کی ن بھگوڑوں پر حسن ظن خوب ہی جما۔ جس سے ترتی اس س کی لکیس اور اب تک شاخ و برگ اور شہنیاں ٹکتی جاتی

ن ارزق کے ساتھ ایک جمع کیٹر ہو گیا اور تمیں ہزار سے تک قابض ہو گیا۔ اس فرقے کا اعتقاد تھا کیآ یہ شریفہ

له موضات الله (بقره:٧٠٧) "عبدالرحل بن ملجم لاوه على كرم الله وجهد كي تكفير كے حضرت عائشة ورعثال الله لردي تقي _

زائنج ۳ م ۲۱۵) بیل مسلم شریف کی وہ حدیث و کرنا وغیرہ فدکور ہے۔ لفل کر کے لکھتے ہیں کہ

باتبا مانى محديث مكتى كرجب محابك

ما كال الوقتير الورس كے بعد چندا شخاص القاق

"ایے پرشرک اعقادات ان کے دلوں میں جے ہوئے میں کدایک کا فرحقیر کوالوہیت کا تخت وتاج سپر دکر رکھا ہے اور ایک انسان ضعیف البدیان کو اتی عظمتوں اور قدرتوں میں خدا تعالیٰ کے برابر سجھ لیا ہے۔"

مطلب اس کا ہر خص سجوسکتا ہے کہ اما مسلم جن کے تدین پر اہماع امت ہے۔
انہوں نے بیرور یہ فقل کر کے تمام مسلمانوں کومشرک بنادیا۔جس سے خود صرف مشرک بی ند بند
ہلکہ مشرک بنا نے والے اور نبی کر پہلائے پر نبوذ ہاللہ شرک کا الزام لگانے والے تھہرے۔ کونکہ اگر
اس حدیث کے کوئی دوسرے معنی تقے تو ضرور تھا کہ اس معنی کی تقریح کر دیتے تا کہ مسلمان اس
حدیث کود کی کہ کرمشرک نہ بنیں۔ پھر بیروایت صرف مسلم بی نے بین بلکہ اور بھی اکا پر محدثین نے
اس کونقل کیا ہے غرض کہ بیرچور ٹین اور ان کے بعد کے کل مسلمان لوگ تو مرزا تا دیائی کے نزدیک
تعلمی مشرک بیں اور چونکہ ہا تھاتی محدثین مسلم کی اسادیں کل مسجح بیں اس لحاظ ہے اس شرک کا
سلمہ بقول مرزا تا دیائی صدر تک پنچے گا۔اس مسلک میں مرزا قادیائی کے مقتدا وخواری ہیں۔
جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ و جہاور دیگر اکا برصحا ہرکی تعفیر میں کوتا بی نہ کی اور بیالزام لگایا کہ
جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ و جہاور دیگر اکا برصحا ہرکی تعفیر میں کوتا بی نہ کی اور بیالزام لگایا کہ
خزائن جہم سے کہ (از لہ الادہام سے ہی کر از الہ الادہام سے ہی کر از الہ الادہام سے بھول نو اس کے خوات الی کی بیشان ہے کہ 'اندما امر ہ اذاار اد
شیدا ان یقول له کن فیکون ''ای طرح یکی کن فیون سے بقول ان کے دجال سب بھوکہ کور تھا گا۔'' مطلب یہ کہی فیکون اس کے لئے جائز رکھنا شرک ہے اور خوداس کا رتبہ اپنے لئے
موری کور کا کرے بیں کہ بچھ بھی کن فیکون اس کے لئے جائز رکھنا شرک ہے اور خوداس کا درتبہ اپنے لئے
موریز کرتے ہیں کہ بچھ بھی کن فیکون والی گیا ہے۔

کتاب الختار میں لکھا ہے کہ معز باللہ کے زمانے میں ایک فخص جس کا نام فارس بن کی تھا ممرکے علاقے میں نبوت کا دعویٰ کر کے میسیٰ علیہ السلام کا مسلک اختیار کیا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ میں مردوں کوزندہ کرسکتا ہوں اور ابر می اور جذا می اور اندھوں کو شفا دے سکتا ہوں۔ چنا نچہ طلسم وغیرہ تدابیر سے ایک مردے کو ظاہر ازندہ مجمی کردکھایا۔ اسی طرح برمی وغیرہ میں مجمی تدابیر سے کام لے کر بظاہر کا میاب ہوگیا۔ چنا نچہ کتاب المختار میں اس کے شنے اور تدابیر می کسی ہیں۔ مثیل میسے ہونے کا دعویٰ کیا ظاہر ان کی نقل بھی مدی کردکھایا۔ کا دعویٰ کیا ظاہر ان کی نقل بھی مدی کردی کر بتائی۔ حنا نجہ ای وجہ بہت اوگ اس کے معتقد ہوئے اور اس کے لئے ایک عیادت

پوری کر بتائی۔ چنانچای مجدے بہت اوگ اس کے معتقد ہوئے اور اس کے لئے ایک عبادت فانہ بعادیا جواب تک موجود ہے۔ مرزا قادیانی ایک زمانے سے مثیل مسیح بلکہ خود سے ہیں۔ مراایا تح يف كينے عمر

بناد ياتفااور يهاا

"وإذا علم

آ ہوں میں۔۔

آ سانوں برالا

دعويٰ ان *لوكوا*

بى نمائش تمى

کا دعو ہے کر

فرماتاہے'ا

نے اعی خوا

قديم ميں و

وكرتية

سرفجيخ اب

استعادات

دورال ان

الواقع ز

باطل كوحز

الحق

خلطنه

ہیں جر

_ے اق

اس۔

بھی کوئی معجز ہندد کھایالیکن اگر خور کیا جائے تو جو کام مرزا قادیانی کررہے ہیں۔اس سے بھی زیادہ نادرہے کہ ہاتوں ہی باتوں میں سے بن گئے۔

یہ چند واقعات حسن ظن کی خرابی کے جو نہ کور ہوئے۔ شتے نمونہ از خروارے ہیں۔اگر تواريخ برنظر ڈالی جائے تو اس کے نظائر بہت مل سکتے ہیں اور بیتو اجمالی نظر ہے بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ بہتر اسلامی فرق باطلہ کا وجود احادیث معجہ سے ثابت ہاور ہر فرقے کے جزئی اختلاف اگر دیکھے جائیں تو صد ہاکی نوبت پہنچ جاتی ہادرادیان باطلہ کے فرقے تو بے انتہا ہیں اور ظاہر ہے کہ ہرمسکلہ باطلہ کاموجد ایک ہی ہوتا ہے۔ اگر ان موجدوں پرحسن ظن ندکیا جاتا تواتیے فرتے بی کیوں ہوتے۔ایک مخص کی بات نقار خانے میں طوطی کی آ واز تھی۔اگر حسن ظن والے بال میں ہاں نہ ملاتے تو اسے سنتا ہی کون تھا۔ اگر موجد کواس پر بہت اسرار ہوتا تو اینے ساتھ قبر میں لے ۔ جا تا یے خض کہاس حسن ظن ہی نے جموثی نبوت اور امامت کواس قابل بنایا کہ لوگوں کی توجہاس طرف ہوئی۔ چنانچہ جہلاء جن کومعنوی مناسبت ان جعل انبیاء اور اماموں کے ساتھ تھی۔ آمنا وصدقنا كهدكران كومقتراء بنالياحق تعالى فرماتا بيا"كدالك قيال الدين لا يعلمون مثل قولهم تشابهت قلوبهم (بقره:١١٨) "اس عظامر بكرالل باطل كول باجم تشايد ہوتے ہیں۔مرزا قادیانی کی کارروائیوں کود کھنے کے بعد بھی شبنیس روسکتا کہ وہ معیان نبوت کے قدم بقدم راہ طے کر ہے ہیں۔جس کا منشاد ہی تشابی ہے جن لوگوں نے جموٹے دعوے کئے تحه وه جهلاء ندتھے قرآن وحدیث کوخوب جانتے تھے مناظروں میں مستعد تھے آیات واحادیث وغيره الاراحة بياؤك ببلونكال ليته تق غرض كدان كاعلم بى اس تغرقه اندازى كاباعث مواقعا ان كى حالت اس كروه كى ي برجس كى خرق تعالى ديتا ب "وما تنفر قبوا الا من بعد ماجاه هم العلم (شورى:١٤) "يعن علم آن ك بعدجداجدافرة بوكة مرزا قادياني ت جریس کوئی کام نیس مربیضرور نیس کاملم بمیشه سیدهی راه پر لے جلے ۔ای وجہ سے مرعیان نبوت باد جود علم كمراه موت جبيا كرح تعالى فرماتا بي-" واضله الله على علم (جاثیه: ٢٣) "ایعن با وجووهم كاللدني است كراه كيا-ان لوكول ك عالف مسلك كوكي آيت يا مدیث پیش کی جائے تومشل میود کے اس کی تاویل کر لیتے ہیں۔جیسا کرحی تعالی فرماتا ہے۔ "يحرفون الكلم عن مواضعه (مائده:١٣) "العني كلمات كواصلي معنى عن معردية بير. آب نے دیکھ لیا کہ مرزا قادیانی آیوں اور حدیثوں میں کیسی کسی تاویلیں کرتے ہیں۔جن کو

قرجوكام مرزا قادياني كررب بين ساس سيجي زياده

کے جو ندکور ہوئے۔شتے نموندازخر دارے ہیں۔اگر ول سكت إن اوربية اجمال نظر سي بعي معلوم موسكا معجدے ثابت ہے اور ہر فرتے کے جزئی اختلاف اوراديان باطله كفرق توب انتهابين اورظاهر اگران موجدول پرحسن ظن نه کیا جاتا تواجع فرق ، میں طوطی کی آ واز تھی۔ اگر حسن عن والے ہاں میں لواس پر بہت اسرار ہوتا تو اپنے ساتھ قبر میں لے . اورامامت کواس قابل بنایا که لوگوں کی توجه اس ت ان جعلی انبیاء اور اماموں کے ساتھ بھی۔ آمنا السف فابرب كدالل باطل كول بابم متشايه ا کے بعد مجمی شبہیں روسکتا کدوہ مدعمان نبوت تثابلی ہے جن لوگوں نے جمولے دعوے کئے : تقےمناظروں بیں مستعد تھے آیات واحادیث لدان كاعلم بى اس تغرقه ائدازى كا باحث مواتعا ا وتاب "ومساتف رقوا الامن بعد الم العدجد اجدافرق بوكة مرزا قادياني سيدهى داه پر لے چلے۔اى دجدسے مدعمان

تاب-"واضلته الله على علم

يا-ان اوكول كيخالف مسلك كوكي آيت يا

ر لیتے ہیں۔ جیسا کہ فق تعالیٰ فرما تا ہے۔ لین کلمات کوام کم معنی سے پھیرد سیتے ہیں۔

میں کیسی کیسی تاویلیس کرتے ہیں۔جن کو

تحریف کے ش کوئی تا مل نیس ہوسکا۔ اصل یہ ہے کہ ہوائے نفسانی نے ان لوگوں کو یہود کا مقلد متاد اور یہاں تک فوبت پنجی کہ اصلی معنی کسی آیت کے بیان کئے جا کیں وہ تعقب اڑائے تھے۔ "واذا علم من آیاتنا شیدا اسخدها هزوا (جادیه: ۹) "لینی جب جان لیتا ہے ہماری آ تعول ش سے کی چیز کوتوان کی بنی بناتا ہے۔

مرزا قادیانی نے بیمی کیا جیسا کھیلی کے زندہ اٹھائے جانے پراستمزا کرتے ہیں کہ آسانوں یران کے کھانے کا کیا انظام ہوگا اور مطبخ اور یا خانہ بھی وہاں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔اگرچہ دوی ان او کون کو کمال ایمان کا تھا۔ کیونکہ ہی سے بڑھ کرس کا ایمان ہوسکتا ہے۔ محرووسب نمائش بی نمائش تھی مکن نہیں کہ خدااور رسول پرایمان لانے کے بعد کوئی امتی خلاف قرآن وحدیث نبوت كادعو يراس عظامر بكرنشاء التم عددوول كامرف بوائ نفسانى بالتالة فرما تا بين افريت من اتخذ الهه هواه (جائيه: ٢٣) "العني كياتم في عمااس محض كوجس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود معبر البا۔ اگر مرزا قادیانی خدا کومعبود سجھتے تو جس طرح اس کے کلام قديم من وخاتم النبين ندكورب-اس كى تقىدىق كركة تخضرت الله كا بعد نبوت كا دعوى مركز نه کرتے۔ طرفہ بیکه اس نعل قطعی کے مقابلے میں بعضوں نے وہ اشعار پیش کئے جن کامضمون سے كه في اليام بدول من ني موتاب مقام فورب كمفامن من شعرية في بنيا دمبالغول اور استعارات ر ہے۔قطعیات کے مقابلے میں پیش کئے جاتے ہیں۔شعراء اسے مدوح کومسے دوران ارسطوے زمان بایزید وقت وغیرہ لکھا کرتے ہیں۔اس سے بیکوئی نہیں سجمتا کہوہ فی الواقع مسح اور بایزید ہے۔ای طرح شخ کوجی کی نے نی نیس سمجا ان لوگول کی عادت ہے کہ باطل وحق كساته ملتيس كردياكرت بير-جس وق تعالى مع فرهاتا ب-"ولا تسلبسوا الحق بالباطل وتكتموا الحق وانتم تعلمون (بقره:٤١) "يين في كوباطل كماتم خلط ند کرواور جان ہو جو کرحق کونہ چھیا کاس کے نظائر مرزا قادیانی کے اتوال میں بکشرت موجود بي جن من سي بعض اس كتاب من بمي كيم كي يا-

یہ لوگ قرآن وحدیث کے مقائل اپنے الہام اور وہی پیش کرتے ہیں۔ چنا نچہ بہت سے اتوال مرزا قادیا فی کے ساتھ کے محقق تعالی فرما تاہے۔''وحدن اطلع معدن الفتدی علی الله کذباً او قال او حی الی ولم یوحیٰ الیه شدی (انعام:۹۳)''یمن اسے بو حکراورکون طالم موگا جواللہ پرجموٹ بہتان بائد سے یا دعوکی کرے کہ مرک طرف دی

آتى ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی صراحثا دعویٰ کیا ہے کہ جمھ پروی نازل ہوتی ہے۔

یدلوگ بحسب ضرورت با تی بنا کرکھدیے ہیں کہ یالہام اوروقی ہے جواللہ نے بیجی جیسا کہ بہودو غیرہ کیا کرتے تھے۔ جن کا نبست جن تعالی فرما تا ہے۔ ' ف ویل للذین یک تبون السکت اب بایدیهم ثم یقولون هذا من عند الله لیشتروا به ثمناً قلیلاً فویل لهم مما کتبت ایدبهم وویل لهم مما یکسبون (بقره:۲۷) ''یعی ترافی ہاں تو کول کی جو این ہا تھ سے ہاتھ سے ہاتھ سے ہاتھ سے ہاتھ سے تعور سے دام حاصل کریں۔ پس افسوس ہے کہ ان پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے کسا۔ افسوس ہے ان پر کہ دوالی کمائی کرتے ہیں۔

فلاہر ہے کہ مقصودان لوگوں کا بھی دحی والمهام آسانی پیش کرنے سے یہی ہے کہ لوگ معقد موکر چندہ کیا۔ معقد موکر چندہ کیا کہ انسام کے چندے وصول کررہے ہیں۔

يدلوگ تشميل كما كما كركت بيل كهم قرآن كو مائة بيل محميظة كى نبوت كو

مانے میں اور ا ہے 'نیسطفو میں کہ دہ مجی تر ہے کہ بیلوگ

حال مجمی اوپر" اتر سپیلق ہے دہ ک ہے"بیصل

کماتے ہیں: مسلمان بغنو اور نیافرقہ -

فقداهند ښ_چن؛

ואטאלו

مین ہوا۔ مت ڈروڈ

ہے ہاد۔

مؤمنین سوتم ال

شريف

(مۇمر

د الله لیشتروا به ثمناً قلیلاً فویل لهم ن (بقره:۷۹) "یخی خرابی سے ان لوگوں کی جو کریر خدا کے بال سے اتری ہے تا کہ اس کے

مید معان پرانبول نے اپنے ہاتھ سے

الہام آسانی پیش کرنے سے یہی ہے کہ لوگ کہ مرزا قادیانی وی کو ذریعہ بنا کر اقسام کے

آمنوا بما انزل الله قالو انوه من بما اواتا کرجوندائ تعالی نے اتارا ہاس پر ایک انداز اساس پر ایک اتارا ہاس پر ایک ایک مقابلے شران کو کوئیں تھے۔ ان ایک مقابلے شران کو کوئیں تھے۔ ان المدین کرتے مقابلے شران کی دی پیش کرتے معابلے شاہدی الدنیا ویوم القیمة عمایعملون اولئك الذین اشتروا معمایعملون اولئك الذین اشتروا المنے ہواور بعض کوئیں مائے تو جولوگ تم النے ہواور بعض کوئیں مائے تو جولوگ تم الن کی رسوائی ہواور قیامت کے دن الن کی رسوائی ہواور قیامت کے دن کے دن

ن كو مانت بين _ محملات كى نبوت كو

مانے میں اور احادیث پر ہمارا ایمان ہے۔ گرمقعوداس سے پھواوری ہے۔ جن تعالی فرماتا ہے اللہ انہم منکم و ماہم منکم (توبه:٥٠) " یعنی و قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہوہ بھی تم بی میں کے ہیں۔ ایس سے ظاہر میں کے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیاوگ ای زمرے کے ہیں۔ جن کا ذکر اس آیت میں ہے مرزا قادیانی کی قسموں کا حال بھی او پر معلوم ہوا۔

اس فتم کھانے سے ان کی بیغرض ہوتی ہے کہ سلمانوں ہیں جوان سے عام ناراضی کھیلتی ہووہ کم ہوجائے اس فتم کی کارروائیاں پہلے لوگوں نے بھی کی ہیں۔ چنانچہ تن تعالی فرماتا ہے ''یسے لفون باللہ لکم لیرضو کم (توبه: ۱۲) ''لیخی تجہار سے سائے وہ خدا کی فتمیں کھاتے ہیں تاکیم کوراضی کرلیں فتمیں کھا کران کا بیکن کہا کہ ہم بھی تہیں میں سے ہیں۔ لیخی مسلمان، فضول ہے۔ اس لئے کہ اگران کا ایمان پورے قرآن وصدیث پر ہوتا تو جھڑاہی کیا تھا اور نیافرقہ بنے کی ضرورت بی کیا تھی تی تعالی فرماتا ہے۔' فیان آمندوا بعد فل ما امندم به فی قدا ہدوا (بقدہ: ۱۳۷۷) ''لیخی اگرتہاری طرح بداوگ بھی آئیس چے دل پر ایمان لے آئے فیصل بی جن پر مرزا قاویا فی کا ایمان ہوتا تو تھام امت کی خالفت کول کرتے اور سب کو شرک کول بناتے۔

مجی برلوگ دهمکیاں دیے ہیں کردیکموہم انبیاء ہیں۔ہاری سب باتیں خداس لیتا ہے ہماری سب باتیں خداس لیتا ہے ہمارے معاطیے میں وفل ندود ورنہ چناں ہوگا اور چنی ہوگا۔ جسے مرزا قادیائی کی تقریروں میں ہوا ہے۔ ای تم کی دھمکیاں اسکے لوگ بھی دیا کرتے تھے۔ گرش تعالی فرما تا ہے ان سے ہرگز مت ڈرو الکم الشیطان یخوف اولیا ته فلا تخافوهم و خافون ان کنتم مؤمنین (آل عمران:۱۷۰) "لینی ووشیطان ہے جومسلمانوں کو ڈرا تا ہے اپ دوستوں سے موتم ان سے ہرگز مت ڈرواور جھے سے ڈرواگرتم ایمان رکھتے ہو۔ اب مسلمانوں کو چاہئے کہ مرزا قادیائی کی دھکیوں کا کچھ خوف ندریں۔

اور بمی جھڑے اور مناظرے کر کے مسلمانوں کو تک کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف سے فاہر ہے 'السذیدن یجادلوں فی آیات الله بغیر سلطان اتاہم کبر مقتاً عسند الله وعند الدیدن آسندوا کذالك يطبع الله علیٰ كل قلب متكبر جبار (مؤمن: ۳۰) ''یعنی جولوگ جھڑتے ہیں اللی آخوں ش بخیرالی سند کے جوان کو پینی ہوان کو

بڑی بے زاری ہے اللہ کے ہاں اور ایما تداروں کے ہاں ای طرح مہر کرتا ہے۔اللہ ہر متکبراور سرکش کے دل پر بھی معلوم ہوا کہ مرز اقادیانی بلادلیل کیسے جھڑے کے پیدا کررہے ہیں۔

یدلوگ اقسام کے وسو سے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ کس طرح آ دمی متزلزل ہو جائے جیسا کہ اس آ بیٹر یفد سے معلوم ہوتا ہے۔ 'الدی یدوسدوس فسی صدور المنساس من المجنة والناس (الناس:٥٠٥) ''مرزا قادیانی کے وسوسوں کا کس قدراثر ہوا کہ جولوگ قادیانی نہیں ہوئے وہ بحی عیدی علیہ السلام کی زندگی میں کلام کرنے گئے۔ چیسے مرزا جیرت کی تقریروں سے معزت ایام حسین کی شہادت میں بعض ظاہر بین متزلزل ہورہ ہیں۔

اگران سے کہاجائے کہ نبوت وغیرہ دعاوی کا ذبہ کو چھوڑ دواس لئے کہاس سے فساداور مسلمانوں میں تفرقہ پڑجاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے مامور ہیں کہ مسلمانوں کی اصلاح کریں۔ بھی حالت سابق کے لوگوں کی تحری فیرس تعالی دیتا ہے۔ ''واذا قیسل الهم لا تفسدوا فی الارض قالوا انعا نحن مصلحون الا انهم هم المفسدون و لا کن لا یشعرون (بقرہ:۱۲،۱۱) ''لین جب ان سے کہاجاتا ہے کہ ملک ہی فسادنہ کھیلا وَتو کہتے ہیں کہ ہم تواصلاح کرتے ہیں۔ من کھودی ہیں بگاڑنے والے پڑیس بھے مرزا قادیانی سے کتا تی کہاجا سے کہ حضرت آپ کی عیسویت نے مسلمانوں میں فسادعظیم بریا کرد کھا ہے کہ مناظروں میں کہاجا سے کہ دور کھیے ہی ہی کہ مسلمان کے حیات ہوں کی جو کہ مسلمان کی جس سے تی ہواور کل مسلمان انقاق کر کے خالفین کے حملوں سے اپنے وین کو بچا کیں۔ گردہ تجھتے ہی نیس اور بھی فرماتے ہیں کہ بھی اصلاح کے لئے آیا ہوں کیا مسلمانوں کی اصلاح سے کہ ان میں قال وجدال رہاور کا مالاح کی سے کہان میں قال وجدال رہاور کا کار رہے اور کار کیا ہے گئی کریں۔

اگران لوگول کوخوف خدا اور آخرت پرایمان موتا تو بھی اس سم کے دعاوی باطلہ نہ کرتے ۔ حق تعالی فرما تا ہے "و من النباس من یقول آمنیا بالله وباالیوم الآخر وماهم بمؤمنین یخادعون الله والذین آمنوا (بقره: ٩٠٨) "بعض ایے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہتم اللہ پرایمان لائے ۔ حالا تکہوہ ایمان میں لائے یہلوگ (اپنے نزویک) اللہ کواور ان لوگول کوجوایمان لائے ہیں وحوکا دیتے ہیں۔

معلوم نیس کران کا خدا پر کیماایمان تھا کیابی شجائے موں کے کرخداے تعالی عالم الغیب ہوارتمام خیالات فاسدہ پرمطع ہے۔ چنا نچارشادے۔ 'یعلم خالفة الاعین و ما

تخفی الصدور

الظالمون (ابراه

الظالمون (ابراه

ارشادے ونملی

کیمنخکم ہے۔ مرز

قاکرہ ہمتن دین

ووکیا کرنا چاہتا ہے

مہلت نہاتی۔ یک

مہلت نہاتی۔ یک

مہلت نہاتی۔ یک

بات جاتاہے۔جیراک (مجادلہ:۱۹) الی حالت عمر مرابی اورزیاد یقسسرون کرتے۔اگرم یاورہےکدیتا الیدنداد واث

فاسقین ک*ک*ووفاسخ

مهادق آتی۔

ول کے ہاں ای طرح مبر کرتا ہے۔ اللہ برمتکبر اور
بلادلیل کیے کیے جھڑے بیدا کردہے ہیں۔
ایل ڈالتے ہیں کہ کس طرح آ دی متزلزل ہو جائے
انی یوسوس فسی حسدود المناس من
انی کے دسوس کا کس قدراڑ ہوا کہ جولوگ قادیانی
ان کام کرنے گئے۔ جسے مرزا جرت کی تقریروں
بین متزلزل ہورہے ہیں۔

دعادی کاذیر کوچوڑ دوائ کے کہائ سے فیاداور اسے اس کے کہائ سے فیاداور اس کے کہائ سے فیاداور اس کے کہائ سے فیاداور اس کے کہائ ہے اس کے اس کے اس کی اصلاح الجم اللہ اللہ میں المفسدون و لا کن لا سے کہاجاتا ہے کہ ملک میں فیادنہ پھیلا و تو کہتے اور نے والے پرٹین جھتے ہمرزا قادیانی سے کتا اور کی مسلمان کو اس میں فیاد میں کہا ہواور کل مسلمان کی میں اور کی میں اور کی میں اور کی میں کہا ہے کہ منافر وال کی جس سے ترتی ہواور کل مسلمان کی ہے کہان میں قال وجدال رہے اور اس کی ہے کہان میں قال وجدال رہے اور

یمان ہوتا تو بھی اس خم کے دعاوی باطلہ نہ یعقول آمنسا باللہ وباالیوم الآخر منوا (بقرہ میں بین جو الکی اللہ کا اللہ کو اور کے او

ينجائع بول ككرفدائ تعالى عالم نادب-"يعلم خالفة الاعين وما

تشابِقَلِی یا حسن عن وغیرہ سے جولوگ ان لوگوں کے دباؤیل آگے ان پر بیہ بات صادق آ تی ہے ان پر بیہ بات صادق آتی ہے جو تو انہم کانوا قوماً فاسقین (زخرف: ۱۰) "یعی گربوق ف سالیا پی قوم کو کھرای کا کہاما تا ان لوگوں نے ب شک وہ فاش لوگ ہے۔ شک وہ فاش لوگ ہے۔ ان اوگوں کے روبروان کے خالف مرگ کوئی آیت قرآئی پڑھی جائے تو اس کا کھاڑ خیس ہوتا۔ بلکہ اپنے الہامات اوروقی پر نازاں اورخوش رہتے ہیں۔ ان کی وی حالت ہے جوش تعالی فرما تا ہے۔"فلما جماہ تھے دسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم (مدور سندی، ۸۳) "یعنی جب رسول کملی نشانیاں ان کے پاس لے آئے وووا پڑھم می پرخوش رہے۔ کتے ہی آیات واحادیث اس قوم پر پیش کے جا کیں وہ ایک نیس مانے اوراپ می علم پر نازاں ہیں کمرزا قادیانی کا الہام می ٹھیک ہے۔

فاكدہ: آیات قرآنیكا زول اگر چرفاص فاص مواقع میں ہوا ہے كرعلاء جانتے ہیں كہ العبرة لعموم الفظ لالخصوص المعنى لين جومواقع فاصرزول كوا ى ہواكرتے ہيں العبرة لعموم الفظ لالخصوص المعنى لين جومواقع فاصرزول كوا يہاں جہاں ہيں العبر اللہ جہاں جہاں ہما منطبق ہوسكتا ہے وہ سب اس میں داخل ہیں۔ اس لحاظ سے مرعیان نبوت وغیرہ محى ان آیات کے عموم سے فارن نہیں ہوسكتے۔

اب یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایسے قتوں کے وقت مسلمانوں کو کیا کرتا چاہئے۔ پہلے یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ تی تعالی نے ایک تخی راز پر مسلمانوں کو مطلع کردیا کہ جولوگ فتذا تکیزیاں کرتے ہیں ان کو ضدائے تعالی نے ای واسطے پیدا کیا کہ اس تم کام کیا کریں اورانجام کا در سواء ہوں۔ چنا نچے فرما تا ہے 'وک خدالل جہ علنا فسی کل قدیة اکساب مہ جد میں الیساخد میں الیساخد میں الابساخد میں الابساخد میں الیسا میں الیسا کہ الیسا کہ اس میں الیساخد میں اور الیساخد میں اور الیسائی ہم نے ہر سمی میں ہوے ہوئے مالی پیدا کے تاکہ ان میں فتد انگیزیاں اور کرکریں اور مینی کماریاں وہ کرتے ہیں اور نہیں بھتے ۔اگریہ آئیزیاں اور کرکریں اور مینی تو اس تم کو گوں کو ترقی سے یہ خدشہ مرور ہوتا کہ شاید یہ بھی مقبول بارگاہ ہوں ۔ جن کو اس تم کی کو گوں کی ترقیل کے اس کے مملمانوں کو یہ خیال چاہے کہ ہماری اہتلا ہ اور آ تر بائش کے لئے تی تعالی نے ان کو پیدا کیا ہے اور بیتا ئیدان کی رہائی وہ ما کہ دو ہے گئی موالب و نیا اور طالب دیا اور اور از باصات شروع سے ۔الل عرب عمر بحر صرت کی موالب و نیا اور ما کہ انہائی وہ مدو وہ ہیں۔ پروردگار کی بحث می نیز ہیں۔ آ تحضر سے الی کو ہم مدو وہ ہیں۔ پروردگار کی بحث می بید مورت کی معدات آ خرت ہر ایک کو ہم مدو وہ ہیں۔ یہوردگار کی بحث می بید کی مورت کی معدات آ خرت ہر ایک کو ہم مدو وہ ہیں۔ یہوردگار کی بحث میں بید کی سرت کی نوت کا حال سنا کے اور وصد تیں۔ اور اور انساری اور کا ہوں کے اخبار سے صرت کی نوت کا حال سنا کے اور وصد تیں۔ یہود اور انساری اور کا ہوں کے اخبار سے صرت کی نوت کا حال سنا کے اور وصد تھی کی دورت کا حال سنا کے اور

وقا فو قامعجزار اشخاص مسلمان اس فوری ترتی جلد موتاہے۔

الآخرة مدال خورة مدال خورة مدال خورة الأيت التحديد ال

یا تیںاں کو ایعانا مع اتاری تاک

ايمان لا_

بمقتهائ ضرورت تھے جر (شعراء:

الـذيـر رسول ف بين اور وقا فوقا مغوات کا مشاہرہ کیا گئے۔ ہا وجود اس کے معرت کی وفات کے وقت کل ایک لاکھ افٹاص مسلمان ہوئے اور مسلمہ کذاب پر دوجا رسال ہی ہیں لاکھ آ دمی تک ایمان لائے۔ پھر کیا اس فوری ترقی سے مسلمہ کی نبوت یا حقانیت تابت ہوئتی ہے۔ بات یہ ہے کہ باطل کا شیوع بہت جلد ہوتا ہے۔ خصوصاً اس آخری زمانے ہیں جو کو یافتنوں ہی کے واسطے موضوع ہے۔

حق تعالی فرماتا ہے" من کان یرید حدث الدنیای نوته منها و ماله فی الآخرة من نصیب (شودی: ۲۰) "یعنی جوکوئی دنیا کی بین کا طالب ہوتو ہم بقر مناسبت اس کو دنیادی کے گر پھر آخرت بیل اس کا پکی حصر نیل ۔ اس بیل شکر نیل کر پراوگ الدنیا نور لا یہ حصل الا بالذور کوانام تقدام تاکراتسام کے حیلے اور مکاریاں عمل بیل الا بالذور کوانام تقدام تاکراتسام کے حیلے اور مکاریاں عمل بیل الا بالذور کو ان ان الا بالذور کو ان مقدام کر لیا ۔ گراف وی سے ان پر جنہوں نے دوسروں کی دنیا کے واسط انادین بر باد کیا ۔ کوئک جرائی کے ہم خیال ہونے کے لئے کوئی گئی آ بھوں اور احادیث کا ان کواٹکار کرنا ضرور پڑا حالا تکری تعالی فرماتا ہے" اندا المدی مندون الذین آمنوا بالله ورسول بر مدول کی تیل جوخدار سول پر ورسول بھی ان کان لاتے ہیں جوخدار سول پر الحال لاتے ہیں جوخدار سول پر الحال لات تیل بھر شکر نہیں کرتے ۔

مسلمانوں کے دلوں میں مجانب الداک متم کی الی تسکین ہوتی ہے کہ خالفین کی ہاتی ان کومشوش نیس کر تھی۔'' هوالذی انزل السکینة فی قلوب المؤمنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم (فتح: ٤) ''یعی خدائے تعالی نے مسلمانوں کے دل میں اطمینان اور تسکین اتاری تاکہ پہلے ایمان کے ساتھ ادرا ہمان زیادہ ہو۔

الل ایمان اس بات کے مامور ہیں کہ اگر جعلی انبیاء وغیر ہم مسلمانوں کو بہکادیں تو بہتھ مسلمانوں کو بہکادیں تو بہتھ کے الدین الصیحة ان کی خرابیوں پر عنبہ کردیں اور جونہ مانیں تو ان پرغم کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دیمۃ للعالمین مسلکہ کارکے ایمان نہ لانے پر باقتضائے رحمت طبی بہت خم کھاتے سے جس پرحق تعالی ارشاد فر ما تا ہے کہ سسلک بساخے نہ فسلک ان لاید کے ونہ وا مدا مسئل ساخے نہ فسلک ان لاید کی ونہ وا مدا مسئل لاتے۔ (شعوا: ۳) ایعنی شاید کرتم آئے تی فی مراحک اس پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

اور نیزارشادے کہ ولا یحزنك الدیس یسار عون فى الكفر من الدیس قسالوا آمنا بافواھهم ولم تومن قلوبهم (آل عمران:١٧٦) "لین اے رسول خدائم ندکھا وَان پر جو كفريس مى كرتے ہيں۔ وہ جو كتے ہيں اپنے مندے كہم مسلمان ہيں اوران كول مسلمان ہيں۔

أعتقرآن پرحی جائے تواس کا پکھاڑ جے بیں۔ان کی وی حالت ہے جوت نات فرحوا بما عندهم من العلم مہاں لے آئے تووہ اپڑعلم ی پرخوش المادہ ایک بیں مانے اور اپنے ی علم پر

امواقع میں ہواہے مگر علماء جانتے ہیں مواقع خاصہ زول کے دامی ہوا کرتے کے لئے خاص نہیں بلکہ جہاں جہاں کے مدعمان نبوت وغیرہ بھی ان آیات

جس لمرح

وفیرہ کے جوٹے دمو

مرزا قادیانی مجی کرر۔

قالع نیں بکے فرماتے!

موعود مول، خليفة الله

موں، تمام انبیا و کامثیل

آتی ہے۔خداائے

ے معجزات سے بڑھ

كرنے والا كافر ہے

کے چندے کر کے لا

كي تحريفات وتصرفا

ابراجيم موسى اورعيه

تازل موئيس ان كوا

اورسلمانول کوارشادے 'یا ایهاالذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اهتدیتم (مالده: ۱۰۰۰) "یخی سلمانوتم ای خبررکموجبتم راوراست پر بوتو کوئی بحق مراه بواکر ماه بوتاتم کو پجیمی نقصان نیس پنجاسکا

اورحدیث شریف میں ہے 'عن علی قال قال رسول الله علی لاتکرهوا الله علی لاتکرهوا الله علی الله علی لاتکرهوا الله علی الموافقین (ابونعیم، کذافی کنز العمال ج۱۱ ص۹۸ حدیث نمبر ، ۲۱۷) '' یعن فرمایا نمی اکرم الله کے کہ خری زمانے میں فتے کو برانہ سمجھواس کے کہوه منافقوں کو ہلاک کرے گا۔ مطلب یہ کہ جن لوگوں کے دل میں پہلے ہی سے پوراایمان نہیں کہوہ فتنہ پردازوں کی تقد بی فوراً کرلیں مے اور ہلاک ہوں کے اور سے مسلمان ایسی کہ مفید نہیں بلکہ ان کا علیحدہ ہوجانا ہی بہتر ہے۔ اس کے خصیص کر کے مسلمانوں میں رہنا کی مفید نہیں بلکہ ان کا علیحدہ ہوجانا ہی بہتر ہے۔ اس کے خصیص کر کے آخری زمانے والے مسلمانوں کو ارشادہوا کہ اس زمانے میں فتے کو کروہ نہ جمو کے ونکداس میں ایک بری مصلحت ہیں ہے کہ خالص مسلمان میں انہوجا کیں گے۔

مرزا قادیانی برائین احمدید می مسلمانوں کی بہت شکایت فراتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک گخت ان سے بحر وفروق اور حسن فن اور مجت براوراندا ٹھالیا اور ای کے (ص ۱۹۰۱ء ماشی نبرے، فرائن برا ص ۱۹۰۱ء میں لکھتے ہیں۔ ''نیک فلی انسان میں ایک فطر تی قوت ہے مثلاً یہ نیک فلی بی کرت ہے کہ چھوٹے ہی ہے آسانی بولنا اور ہا تھی کرنا سکھ لیتے ہیں اور ماں باپ کو ماں باپ کر ایک جانے ہیں۔ اگر برفنی کرتے تو بھی کہ کے جانے ہیں۔ اگر برفنی کرتے تو بھی بھی اور والدین کے والوں کی کہ جانے ہی فرض ہوگی اور آخر میں اس بولئی سے کئے رہ جائے اور والدین کے والدین ہونے میں بھی کہ کہ المحقیقت حسن فن اصلاح تیرن کے لئے ایک بدی دولت تھی۔ محراف موس ہے کہ اس کو زمانے کی رفار اور مکاروں کی خوفر خوفر مرزا قادیا نی بورنانے کے بدمعاشوں کی کو زمانے کی رفار اور مکاروں کی خوفر خودم ززا قادیا نی بھی اجازت و سے ہیں۔ چنا نچرای کو جرب ہو اللہ میں برخانی کی پیدا نہ ہواس واستحال میں لا نا انسان کا طبی خاصہ ہے۔ "اس سے کر ص ۱۹ ماشی نبر کی برزائی کی پیدا نہ ہواس واستحال میں لا نا انسان کا طبی خاصہ ہے۔ "اس سے کر میں جب کوئی وجہ بدگائی کی پیدا نہ ہواس و جائے تو بھر نیک گئی استحال میں ندانا جا ہے۔ اس سے دکھیے کہ مرزا قادیائی نے جب کوئی وجہ بدگائی کی پیدا نہ ہواس و جائے تو بھر نیک گئی استحال میں ندانا جا ہے۔ اس سے دکھیے کہ مرزا قادیائی نے خوب کوئی وجہ بدگائی کی پیدا ہو جائے تو بھر نیک کئی استحال میں ندانا جا ہے۔ اس سے دکھیے کہ مرزا قادیائی نے خوب کوئی وجہ بدگائی کی پیدا ہو جائے تو بھر نیک کئی استحال میں ندانا جائے۔ اس سے دکھیے کے کہ مرزا قادیائی نے خوب کوئی وجہ بدگائی کی پیدا ہو جائے تو بھر نے کہے کیے موقع و سے ہیں۔

بہت شکاعت فرماتے ہیں کہ ضدا تعالیٰ نے افعالیا اورای کے (ص ۱۰۱۰ء احاثیہ نمری، مالیک فطرتی قوت ہے مثلاً یہ نیک تلقی می سیکھ لینے ہیں اور مال باپ کو مال باپ کر میں کہتے کہ شایدان سکھانے والوں کی اور والدین کے والدین ہونے میں بھی کہ اور والدین کے والدین ہونے میں بھی لی ملادیا۔ ہرزمانے کے بدمعاشوں کی لی ملادیا۔ ہرزمانے کے بدمعاشوں کی لی کو جرت کا سیق پڑھایا۔ جس سے وہ فی بھی اجازت دیتے ہیں۔ چنانچ اس سے وہ فی بھی انسان میں فطرتی قوت ہے اور کی انسان میں فطرتی قوت ہے اور کی انسان کا طبعی خاصہ ہے۔ "اس سے

الني استعال من ندلانا جا ہے۔اب

اديين بيل-

جس طرح اور لوگوں نے نبوت، مہدویت، قائمیت، شاہدیت، کشفیت اور ولایت وغیرہ کے جبوٹے دعوے کر کے دنیوی وجاہت حاصل کی اور اپنے اغراض پورے کئے۔ مرزا قادیانی بھی کررہے ہیں۔انہوں نے تو ایک بی ایک دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی ایک دعویٰ پر قانع بین ایک دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی ایک دعویٰ پر قانع بین کہ میں مجد دموں، مورث موں، امام زمان ہوں، مہدی موعود موں، بینی معوود موں، بینی موں، در اللہ ہوں، خدا کی اولا دے برابر موں، تام انہیا وکامٹیل وہمسر ہوں، بلکہ افضل ہوں۔ کن کیکون کا اقتد ارد کھتا ہوں، جھ پر تی وی آتی ہے۔ خدا اپنے چرے سے پردہ اٹھا کرمیرے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ میرے مجزات انہیا و کے مجزات سے بوجہ کر ہیں۔ میری رسالت اور نبوت کا مکر اور میرے قول وضل پر اعتراض کے مجزات سے بوجہ کو میں دوغیرہ۔ پھران دعوی رسالت اور نبوت کا مکر اور میرے قول وضل پر اعتراض کے چندے کرکے لاکھوں روپے حاصل کی کہا تسام

اب اور سنت تغیر وحدیث کی توجین کر کے ان کوسا قط الاعتبار کردیا۔ قرآن میں اقسام کی تحریفات والحاد کے۔ انہیاء کے الہامات کو جموثے کے اور انہیائے اولو العزم جیسے ابراہیم، موی اور عسی علیم السلام کوساحر بتایا۔ سید المرسلین الله کے فضائل خاصہ میں جوآ یتیں نازل ہوئیں ان کو الہام کے ذریعہ سے اپنے پرچہاں کرلیا۔ جیسے 'انا اعطیفاك الكو در ''

(يراين احديم عده ماشيه فزائن جام عدد)

"انا فتحنالك فتحا مبينا ليغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تأخر" (براين احمير ١٥٥٥ما شيه تراكن ١٥٥٠١٣)

"وما ارسلناك الا رحمة للعالمين" (براين احمير ٢٠٥٠ خراس ٢٠٣٥) "سبحان الذي اسرى بعبده ليلا"

(برابين احديدم ٥٠٥ ماشيه بزائن جام ٢٠٠)

"دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی"

(براین احدیم ۲۹۳ ماشیه فزائن ۱۵۸۷)

"يريدون ان يطفؤوا نورالله"

(برابين احديم ٥٥٩ ماشيه فزائن ج اص ٢٦٧)

"الم نشرح لك صدرك" (براين احمديم ١٥٥٥ ماشي برّائن ج ام ٢٦٢) "لا تخف انك انت الاعلى" (براين احمديم ١٥٥ ماشي برّنائن ج ام ١٥٨) "كنتم خير امة اخرجت للناس"

(برابين احديم عام عاشد ، فزائن جام ١٥٢)

"أنى فضلتك على العالمين" (براين احريم ١٩٥٥ ماشر برائن ١٢٠٥)

"أذا جاء نصر الله" (ياين احميم ١٥ ماشيه فرائن ١١٥ م

"رفعنالك نكرك انك على صراط مستقيم وجيها في الدنيا

والاخرة ومن المقربين" (براين احديث ١٨٥ ماشيه فرائن جاس ١١٨)

"اليس الله بكاف عبده محمد رسول الله والذين معه اشداء على

الكفار رحماه بينهم" (داين احمير ١٥ ما ثير فراكن ١٥ ١١٧)

"وماكان الله ليعذبهم وانت فيهم"

(براین احدیم ۱۱۳ماشی، فزائن ج اص ۱۱۲)

"فقد لبثت فيكم عمرا من قلبه افلا تعقلون"

(براین احریم ۲۸۳ ماشیه فزائن جام ۵۷۵)

"جئنابك على هؤلا شهيدا" (براين احميرس ااه ماشيه فراكن حاص ١١٠)

"فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلي"

(يرابين احديد م ٢٢٥ ماشيه فزائن جام، ١٤)

"قل ياايها الكافرون لااعبد ماتعبدون"

(يرابين احمدير ١٠٠٥ ماشيه فزائن ج اس ١٠٠٧)

"قل اعوذ برب الفلق" (١١٢١ن احمدير ٤٠٥ ماشددرماشد فرائن ١٠٥٥)

"قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله والله متم نوره"

(يراين احديد من ٥٠١ ماشيه فرائن جام ٥٩٤)

(なんぴんご)

"تمت كلمة ربك"

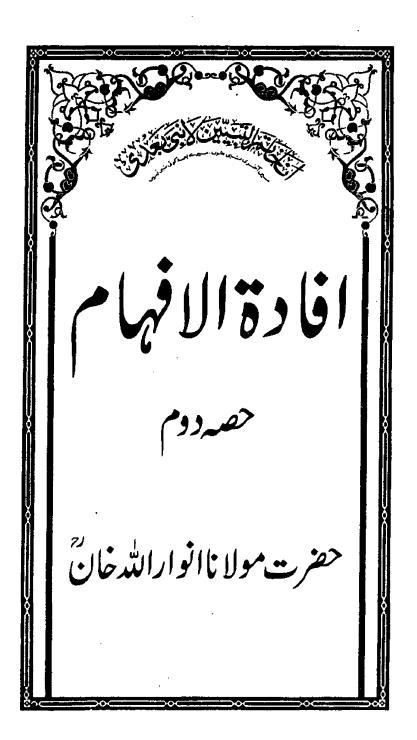
جو برامین احمدید ش فدکور میں اور جوآیات واحادیث ان کمقصود کے معرمیں ان پر

ىخت چلے كئے۔

الل اسلام اپنے اپنے ایمان کے مدارج کے موافق خود بی فیملہ کرسکتے ہیں کہ کیااب

مجى مرزا قاديانى كے سأتو حسن عن كيا جائے۔

تسمست السنمسمة الأولسخ



این احمد می ۱۹۵ ماشد، تران ناص ۱۹۳) راین احمد می ۱۹۹ ماشد، تران ناص ۱۲۰) ماین احمد می ۱۹۹ ماشد، تران ناص ۱۹۳) راط مستقیم وجیها فی الدنیا بین احمد می ۱۹۵ ماشد، تران ناص ۱۲۸) مول الله والذین معه اشداء علی پین احمد می ۱۵ ماشد، تران ناص ۱۲۸)

این احدیث ۱۳۰۱ ماشد فزائن ۱۳۰۳) مقلون "

الهمديول ۴۸۳ حاشيه فزائن جام ۵۷۵) إن احمدير سا۵ حاشيه فزائن جام ۱۱۰)

العمدير ١٤٥ هاشد بنزائن جام ١٧٠) ""

احدیم ۹۰۵ ماشد، نزائن جام ۲۰۵) ۱۵۰۵ ماشددرماشد، نزائن جام ۲۰۲) ببعکم الله والله متم نوره" تعدیم ۲۰۵ ماشد، نزائن جام ۵۹۵) (تذکرهم ۲۷)

خودى فيعله كرسكتة بين كه كيااب

رلسيخ

بسم الله الرحمن الرحيم!

تقریر سابق سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی اس لحاظ سے کہ خود مجر نے بین دکھلا سے۔
عقلی مجر سے اختراع کئے۔ جس کی وجہ سے ان کو حقیقی مجرات کی تو بین کی ضرورت ہوئی اور ان
مجرات کو ایک تم کا سحر اور انجیاء کو ساحر قرار دیا اور خدائے تعالی نے جوابے کلام تد یم بیل ان ک
تحریفیں کیں اور فضائل بیان کئے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ای طرح احادیث بھی چونکہ ان ک
دعوق کو چاہت نہیں ہونے دیتے تھے۔ اس لئے مثل اور فرق باطلہ کے انہوں نے احادیث کو بھی
ساقط الاعتبار بنانے بیس کوئی وقتہ اٹھا نہ رکھا۔ چنا نچہ (از افد الاوہام م ۲۵۰ ہزائن ن ۲۵ می میاں تھوڑ اسا حال احادیث کے انہوں (راویوں) نے عمد آیا سہوا
بین جس سے خود معلوم ہوجائے گا کہ علاء حمیم اللہ نے کس قدر جان فشانیاں کر کے سرمائی حدیث
ہیں جس سے خود معلوم ہوجائے گا کہ علاء حمیم اللہ نے کس قدر جان فشانیاں کر کے سرمائی حدیث
ہیں جس سے خود معلوم ہوجائے گا کہ علاء حمیم اللہ نے کس قدر جان فشانیاں کر کے سرمائی حدیث
ہیں جس سے خود معلوم ہوجائے گا کہ علاء حمیم اللہ نے کس قدر جان فشانیاں کر کے سرمائی حدیث

امام نووی نے (تقریب متن تدریب ن۲س ۲۲) میں کھا ہے کہ آنخفرت اللہ تہائے تہائے الحکام سے فارغ ہوکر عالم جاودانی کو جب تشریف لے گئے۔ اس وقت آیک لاکھ چود ہجرار (۱۳۰۰۰) محابہ موجود تھے۔ اہل اسلام پر صحابہ کی حالت پوشیدہ نہیں کہ اشاعت دین میں کیے سائی تھے۔ اس سے بیزھ کر کیا ہو کہ اس راہ میں جان دیا ان کے نزدیک پوری کامیا ہی اور سعادت ابدی تھی۔ جوان کے کارناموں سے اظہر من افسس ہے۔ ان کے ذہنوں میں بیات جی ہوئی تھی کہ ہوئی تھی کہ ہوئی تھی کہ ہوئی تھی ہوئی تھی کہ ہوئی تھی کہ ہوئی تھی کہ ہوئی تھی کہ سے کہ سوات قرآن واحادیث کے ان کو نہ کی کتاب سے تعلق تھا نہ کی علم سے۔ بیات کی اورائی جو اس تھی تا نہ کے ہمتھنا کے طبیعت انسانی ہے کہ جس قوم میں کوئی بزرگ جلیل القدر ہوائی کی اورائی اورائی ہر بات کی اورائی اورائی ہر بات کی اورائی اورائی ہر بات کی اورائی اور ہوجاتی ہے۔

جب عموماً بيرمال موتو سردار كونيل وني كالقوال وافعال وحركات وسكتات كوان

مشاق جان بازنے اسلا "وليبلغ الشاهد الف كرتانفا يبني جو يجدد مكمو کوفرض بی کردیا۔ پھراتر میں جواحادیث بکثرت و ہمی افضل ہے، تو قیاس و العلم قر آن وحدیث پر ثابت ہے کہ اس زما۔ حفاظت يسممروف او اور پہنچیا کمیا۔اس کے جان بخش سے بکسال کے مندوق ہے رہے مائی کدان علوم نبوید ک ونت سے كما بيل تعنيا بوجكے تتے اور نمام ے بہت سے شریرا^ن اينك كي محد عليحدوك جس كا حال توارئ . ے راوبوں کی دیا: روایت بھی کی جائے جائیں اور خفیق کی^ر

اورایے ایے جربو

رجال كالدون موا-

كداس مختين ونقيح

نتين بهت بزافائد

عشاق جان بازنے اسلامی ونیا میں کیا کچھشمرت ندوی ہوگ۔ پھر جب حاضرین کو بار بارتھم "وليبطغ الشاهد الغائب(بخارى ج ١ ص ٢١، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب) " وال كرتا تغالبيني جو كجمده يكموا درسنوعا ئبول كو پنجا ديا كروراس تكم مرتح نے توان حضرات پراشاعت کوفرض بی کردیا۔ پھراس زمانے میں سوائے قرآن وحدیث کے کوئی علم بی ند تھا اورعلم کے فضائل میں جوا حادیث بکثرت وارد ہیں۔ پوشید ہیں جن سے ثابت ہے کہ وہ تمام عبادات بلکہ جہاد سے مجی افضل ہے، تو قیاس کیا جائے کہ وہ حضرات جو تحصیل کمالات اخروی پر جان دیتے تھے۔ تعلیم وتعلم قرآن وحدیث پرکس قدر حریص اوراس بیساعی مول کے؟ ۔ الغرض متعدد قرائن قویہ ہے ابت ہے کہاس زمانے میں احادیث نبوریش قرآن متداول تھیں اور تقریباً بوری قوم ان کی حفاظت من معروف اورسر كرم تقى اور جهال جهال اسلام الى روز افزول ترقيول سے قدم برها تا اور پہنچا گیا۔اس کے ساتھ ساتھ علم بھی پہلوبہ پہلوتر تی کرتار ہااورنز دیک اور دوروالےاس سخاب جال بنش سے یکسال سیراب تھے تقریباً ایک صدی تک ان اکابروین کے سینے اس تخیید بہا كصندوق بن رب- جب تابعين كاز مانه محابك انوارو فيوض عالى موكيا توبيرائ قرار یائی کدان علوم نبوید کی حفاظت کا طریقداب یکی ہے کدقید کتابت میں لائے جا کیں۔ چنانچداس وتت سے کتابی تعنیف ہونے لگیں بیز ماندوہ تھا کہ غیراقوام کے لوگ اسلام میں بہت کچھوافل مو چکے تھے اور ندا بب باطله کی بنیادیں بر چکی تھیں اورجس طرح خود غرض بے دینوں کی عادت ہے بہت سے شریر انفس اس تاک میں کے ہوئے تھے کہ اگر کوئی داک چل جائے تو اپنی ڈیرے اینك كى معجد عليحده كر كے مقتداء بن بيشيس _ چنانچه بهت سے حقاان كے وام بل مجنس بحى مح جس كا حال توارئ سے ظاہر ہاس لئے علاء نے بدالتزام واہتمام كيا كہ جب تك يور عطور ے راویوں کی دیانت وتقوی ثابت نہ ہوان سے روایت ندلی جائے اور اگر لاعلی سے کوئی روایت بھی لی جائے تو جب کوئی بے دین ثابت ہوجائے اس کی کل روایتی ساقط الاعتبار کردی جاكس اور تحقيق كى يكفيت كرجب وكى دوفض بممشرب ملت توجرح وتعديل بى من بحث راتى اوراین این تج بول سے جو کھ فابت ہوتا ایک دوسرے کو خردے دیے جس سے ایک برافن رجال کامدون ہوا۔جس میں ہرراوی کی جرح وتعدیل سے متعلق چشم دیدواقعات فیکور ہیں فرض كدال محتيق وتنقيح سے كوبعض مح روايتي جواس تم كوكوں سے مردى تھيں متروك موكئيں۔ ليكن بهت يوافائده بيهوا كديناني موني روايول كاللفي كمل كى اورساقط الاعتبار كردى كيس اوريبي

الرهيم!
السلحاظ سے كہ خود مجر كنيس دكھلا سكتے۔
المجرات كى تو بين كى ضرورت ہوئى اور ان
سكت الى الى نے جواپنے كلام قديم بيس ان كى
الى اك طرح احاديث بحى چونكه ان كے
رفرق باطله كے انہوں نے احادیث كو بمى
رفرق باطله كے انہوں نے احادیث كو بمى
رفرق باطله كے انہوں نے احادیث كو بمى
دازلة الادبام ص ٥٠٠٠ فزائن ج موميا بهوا
ما حال احادیث كے اہتمام كا بیان كرتے

۲۲) ش کھا ہے کہ آنخفرت کاللہ تبلغ کے۔ اس وقت ایک لاکھ چود بہرار پھیرہ فیمیں کہ اشاعت دین میں کیمے دینا ان کے نزدیک پوری کامیا بی اور ب بات جی ب ان کے ذہنوں میں بید بات جی ان کے ذہنوں میں بید بات جی ان کے ذہنوں میں بید بات جی اور اس حیثیت ہے کہ ان کے ذہنوں میں ان کی کاب سے تعلق تھا نہ کی علم ان قور ہواس فی قرائے میں کوئی بزرگ جلیل القدر ہواس فی تعدار کی ہر بات سے سلامین وامرائے تا مدار کی ہر بات

والى وافعال وحركات وسكنات كوان

هذه الاشياء الأبار والشخومع أربع من تمت له مذه الاث باربع بشماتة الأغد اكرم الله تعالىٰ في الاب واثنابه في حيث لاظل الاظا لم يطق احتمال هذ ہے واقف اور ماہرنہ نيزمحابه كے اخباروحالا اوروطن اورز مانداوراحا موقوف وغيره ہے۔ا ای کامیں لگارہے۔ مغات كے ساتھ متع معلوم ہوتا ہے۔ مرخ بعض حافظےایے ہمح تعباور بين بوتانيجا قانونی کتابیں الی فیملوں کے بورے د مين کي ح**فاظت** منظو

افرادمنتخب روزگار بإ

وعن كتابة ابيه اذا : كتـاب الله تـعـالىٰ و

طریقد علاء میں جاری رہا۔ اگر چہ ایسے لوگوں کی روایتیں متروک کر دی جاتی تھیں ۔ محر بعض روایات جوراوی کے غیرمتدین ہونے پر دلیل تھیں۔ وہ زبان زرجمیں۔مثل (تدریب الرادیج ا ص ٢٨٠) من امام سيوطي في الكهاب كرهم ابن سعيد شامي فيدروايت كي عن حسيد عن انس قال قال رسول الله عَن الله عَن الله عَلَي الله عَن الله علي الله الله علي الله الله عليه الله الله عليه ال الله " چونکه اس مخص کونبوت کا دعوی کرنا منظور تھا۔ اس لئے اس نے اس مدیث میں الا ان بیثاء الله برحاديا اوراس كے بعد نبوت كا وعوى كيا مراس زمانے ميں الى زياد تياں اور واؤج كب چل سکتے تھے۔ آخر وہ سولی برچ مایا کیا اور اس کی روایتی موضوعات میں شامل کی کئیں۔ای طرح دہ روایات جولل تحقیق کتابوں میں درج ہو چکی تھیں وہ باتی رہ کی تھیں۔ ایسی احادیث کے لئے محد ثین نے خاص خاص کا بیں تصنیف کیں اور سب موضوعات کوان میں داخل کرویا۔ چنا نچہ یہ بھی ایک فن جدا گاند مدون ہو گیا۔فن اصول حدیث کے دیکھنے سے بیہ بات مبر بن اور منکشف ہوجاتی ہے کہ اکا برمحد ثین نے کیسی کیسی جان نشانیاں اور مود ان اس کرے آخری زمانے والوں کے لئے ان کے دین کاسر مایر محفوظ رکھا ہے۔ان کی محنت کا انداز ہ اس روایت سے ہوسکتا ہے۔جو (شرح اشاءوالطائر سعد) شرم منقول مي-"نكر البزازى في المناقب عن الاسام البخارى الرجل لا يصير محدثا كاملا الا أن يكتب اربعاً مع اربع كا ربع مع اربع في اربع عند اربع باربع على اربع عن اربع لاربع وهذه الرباعيات لا تتم الابساربع مع اربع فاذاتمت له كلها هانت عليه اربع وابتلى باربع فاذا صبر اكرمه الله تعالى في الدنيا باربع واثابه في الآخرة باربع اما الاولى فاخبار الرسول عناها واشرائعه واخبار الصحابة ومقاديرهم والتابعين وأحوالهم وسائر العلماء وتواريخهم مع اربع اسماء رجالهم وكناهم وامكنتهم وازمنتهم كاربع التحميد مع الخطب والدعامع التوسل والتسميته مع السورة والتكبير مع الصلؤة مع اربع المسندات والمرسلات والموقوفات والمقطوعات في اربع في صغره في ادراكه في شبابه في كهولته عند أربع عند شغله عند فراغه عند فقره عند غناه باربع بالجبال بالبدار بالبرارى بالبلدان على اربع على المجارة على الاخزاف على الجلود على الاكناف الى الوقت الذي يمكن نقلها الى الاوراق عن اربع عمن هوفوقه ودونه ومثله

وعن كتابة ابيه اذا علم انه خطه لاربع لوجه الله ورضاه وللعمل به ان وافق كتاب الله تعالى والنشرها بين طالبيها ولاحياء زكره بعد موته ثم لاتتم له هذه الاشياء الاباربع من كسب العبدو هو معرفة الكتابة واللغة والصرف والنحو مع اربع من عطاء الله تعالى الصحة والقد والحرص والحفظ فاذا تمت له هذه الاشياء هانت عليه اربع الاهل والوا المال والوطن وابتلى باربع بشماتة الاغداء ملامة الاصدقاء وطعن الجهال وحسد العلماء فاذا صبر اكرم الله تعالى في الدنيا باربع بعزالقناعة وهيبة النفس ولذة العلم وحيواة الابد واثابه في الآخرة باربع بالشفاعة لمن ارادمن اخوانه وبظل العرش حيث لاظل الاظله والشرب من الكوثر وجوار النبيين في اعلى عليين فان لم يطق احتمال هذه المشاق فعليه بالفقه الذي يمكنه تعلمه "

ماحسل اس کا بیہ کہ آدی کا مل محدث نیس ہوسکتا۔ جب تک امور ذیل پر پورے طور سے واقف اور ماہر نہ ہو۔ آنخضرت ملک ہے کا خبار اور جواد کام حضرت نے مقرر فرمائے ہیں اور نیز محابہ کے اخبار وحالات اور تابعین اور جمع علماء کے احوال اور توارخ اور ہرایک کا نام اور کنیت اور وطن اور زماند اور احادیث کے اقسام کہون کی مدیث مسند ہے اور کون کی مرسل اور مقطوع اور موتوف وغیرہ ہے۔ اس کے سوارسم الخط اور صرف و تو اور لفت کا بھی ماہر ہوا ور عرج مرضا ما لوجہ اللہ ایک کام میں لگارہے۔

فن رجال کے داتھیں پر بیامر پوشیدہ نہیں کہ جتنے اکا برمحد شین ہے وہ سب ان مفات کے ساتھ متعف ہے اور بیسب با تیں ان کواز برخیں۔اگر چہ بظا ہر بیامر کسی قد رمستبعد معلوم ہوتا ہے۔ گرخور کرنے سے بیاستبعاد رفع ہوسکتا ہے۔ آخر قوت ما فظ کے مدارج ہیں۔ بعض ما فظ الیے بھی ہو سکتے ہیں کہ جو چیز انہوں نے دیکھی یائی وہ کھش المجر ہوگئی۔ جیسے تکسی تصاویر میں ہوتا ہے اوراس کے فظائر من وجراس زمانے میں بھی موجود ہیں۔مثل بعض وکلا موکل قالونی کتا ہیں ایسی از پر ہوتی ہیں کہ جو مضمون پوچھے اس کی دفعہ وغیرہ ہلا کر صد ہا فظائر اور فیملوں کے پورے پورے مضامین پیش کردیتے ہیں۔اصل سبب اس کا بیہ ہے کہتی تعالی کواس فیملوں کے پورے بورے اس لئے ایسے فیملوں کے پورے اس لئے ایسے افظاؤ ن سے فاہر ہے۔اس لئے ایسے افراد ختن دور کا موشکا فیاں کیس کرفن وہ وہ موشکا فیاں کیس کرفن

اتم النبيين لا نبي بعدي الا ان يشاء ال لئے اس نے اس مدیث بیں الا ان بیثاء ال زمانے میں الی زیاد تیاں اور داؤ 🕏 کب باردايتين موضوعات من شامل كي مكنين اي کی خیں دہ ہاتی رہ گئی تھیں۔الی احادیث کے مب موضوعات كوان من داخل كرديا_ چنانچه ف کے دیکھنے سے بدہات مبر بن اور منکشف اورمودكافيال كركة خرى زمانے والول شت كاندازه ال روايت سے بوسكا ب_جو لبزازى في المنساقب عن الاسام 'أن يكتب اربعاً مع اربع كا ربع مع من اربع لاربع وهذه الرباعيات لا مكنت عليه اربع وابتلى بـاربع فـاذا واثابه في الآخرة باربع اما الاولى ر الصحابة ومقاديرهم والتابعين ع أسماء رجالهم وكناهم وامكنتهم

ل روایتن متروک کر دی جاتی تھیں ہمر بعض

یں۔وہ زبان زوتھیں۔مثلاً (تدریب الرادی جا

مراى نے يردوايت كن عسن حسميد عن

والدعامع التوسل والتسميته مع

سندات والمرسلات والموقوفات

و في شبابه في كهولته عند اربع

اربع بالجبال بالبحار بالبرارى

فزاف على الجلود على الاكناف

أربع عمن هوفوقه ودونه ومثله

حقدورتم ويرتم بوج

چنانچەملا صدە نے بج

اور منروری ہوتا ہے

اعتبار کرلیا ہے۔ دیکھ

انبیں دو کواہوں کی

مخصول كي خبركسي مكر

اس کے شریعت نے

جاتاہے۔اگراس۔

جائدادكاما لك يخ

ہے جوایل زوجہ کے

ہے۔اگراس ظن غا

جائيس توكياان احما

جواب میں اختیار کم

جاتا ہے۔ کودہ خلا

خلاف پڑھی ہو۔غر

سنجی جاتی ہے۔ا

اعتبار بنانا حايت

كه هرتوم البيخ مقنا

قبول اوران کے مخا

کی کوئی بات نه نعیا

نے اقسام کے احکا

كەجس نے جیبا

محدثتين اور اولياء

م ۲۵۴، فزائن ج

"والظن لا يـ

ہے۔ان کی عادت

حدیث ایک سوفتون پر مشتمل ہوگیا۔ جس کی تصریح امام سیوطی نے تدریب الراوی میں کی ہے اور
ان حضرات نے بفضلہ تعالی ان میں اعلی ورج کی ترقی کر کے ان سب کو کمال پر پہنچا ویا۔ اب
الل انصاف نحور فرما کیں کہ کیا ان حضرات کے رو بروکسی کے واق بچے اسلام میں چل سکتے تھے کیا
ممکن ہے کہ کسی کی بنائی ہوئی حدیث ان کی عامض نظروں سے چھپ کر صحت کے پیرائے میں
آسکی تھی۔ اگر انصاف سے ویکھا جائے تو ہمارے یہاں کی ضعیف حدیث دوسری ملتوں کی تو ی
اور صحیح رواجوں سے بدر جہا تو ی ہوگی۔
اور صحیح رواجوں سے بدر جہا تو ی ہوگی۔

اوّل مصا آخصر هصر مسنتهسی آخصر مصاحِیسب تحمنا تهسی

مرزا قادیانی جو کہتے ہیں کر مکن ہے کدرادیوں نے حمیاً یا سبوا خطاء کی ہوگی سوبیہ ظا برآ درست ہے۔ کیونکہ امکان کا دائر ہ ایباوسیے ہے کہ جس چیز کا نتم بھی وجود ہوا ہونہ ہوگا۔ وہ مجی اس میں داخل ہے۔ محربی میں تو ممکن ہے کہ ان حضرات نے ندعمدا خطا کی موند موا۔ مجراس کی کیا وجہ کہ خطاء کا امکان پیش کر کے وہ اگا ہروین نشانہ ملامت بنائے جائیں۔قرائن فہ کورؤ بالا پرنظر ڈالنے کے بعد سیامر پوشیدہ نہیں روسکا کہ ہزار ہاا کا بردین اور متندین علاء نے جب نن مدیث کا اس قدر اہتمام کیا ہے تو صرف ایک خفیف سا احمال اس قابل ہیں کہ اس کے مقائل پیش ہوسکے۔ یہاں بیامر قائل غور ہے کہ اکا برمحدثین جنہوں نے نہ سلاطین وامراء کی معبت اختیار کی جس سے احتال ہو کہ ان کی خاطر سے کوئی مدیث بنا کی ہونہ اشاعت علوم پر اہوار یاکی تم کا چدہ مقرر کیا۔ جس سے خیال ہو کہ کثرت احادیث کی ضرورت سے پھے حدیثیں بنائی موں۔ان حضرات نے تو اشاعت علوم میں جان دینے میں ہمی در اپنے نہیں کیا۔ چنانچدا مام نسائی کا حال مشہور ومعروف ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجبہ کے فضائل کی حدیثیں شائع كرنے كى غرض سے شام تشريف لے مجے ۔ جہال معرت على كرم الله وجد كى سخت معصم ہوا کرتی متی اور جان کی کچھ بروانہ کی۔ چنا نچہ اس جرم میں شہید کئے گئے۔ ایسے صفرات کی روایات می تواقسام کے احمالات پیدا کئے جائیں اور مرزا قادیانی میسویت اوروی کی وجہ سے لا کھوں رویے حاصل کریں اور ان کی خبروں میں احتال بھی قائم ند کیا جائے عجیب بات ہے۔ الرعقل سے تحور ابھی کام لیا جائے تو معاملہ بالنکس ثابت ہوجائے گا۔نن اصول مدیث وفقہ یں یہ بحث نہایت مسوط ہے کہ احادیث معجد قابل تعدیق اور واجب العمل ہیں۔ انہیں احادیث پر اکثر مسائل فقه کا دارومدار ہے۔ اگروہ بے اعتبار قرار دیئے جائیں تو تمام فداہب

فرت على كرم الله وجهد كے فضائل كى حديثيں

جهال معزت على كرم اللدوجيه كي سخت مقصيعه

ى جرم كين شهيد كے محق ايے معزات كى

مااور مرزا قادیانی عیسویت اوروی کی وجہ ہے

احمال بھی قائم ندکیا جائے جیب بات ہے۔

ل ثابت ہوجائے گانے اصول حدیث وفقہ

فابل تقيديق اور واجب العمل بين _ انهين

وباعتبارقرارديء جائين توتمام ندابب

حددرہم وبرہم ہوجا کیں اور بے دینوں کوآیات قرآنیدیس تعرف کا موقع ہاتھ آجائے گا۔ چنانچ ملاحدہ نے بی کام کیا ہے۔اس میں شک نہیں کہ جو چیز تواتر سے ثابت ہواس کاعلم يقينى اور ضروری ہوتا ہے اور احادیث غیر متواتر و کاعلم کلنی ہے۔ ممرشریعت نے اس کلن غالب کو اعتبار کرایا ہے۔ دیکھ لیجے دو کواہوں کی خبرے جملہ حقوق ٹابت ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ انیں دو گواہوں کی گوائی ہے مسلمان کا قل قصاص میں مباح ہوجاتا ہے۔اب و مکھئے کہ دو مخصوں کی خرکسی طرح متواتر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس سے صرف ظن غالب ہوجا تا ہے۔ ہا وجود اس كثريت ناس كاامتباركرليا ب-اى طرح ثبوت نسب مرف باب كاقرار برمو جاتا ہے۔اگراس کے لئے تو اتر شرط ہوتو ممکن نہیں کہ وئی مخص اپنے آبا وَاجداد کی میراث اور جائدادکا ما لک ہے۔ پھر ہاپ جولز کے کے نسب کا اقر ارکرتا ہے اس کا مدار صرف طن غالب پر ہے جوابی زوجہ کے بیان اور قرائن خارجیہ شل عفت وغیرہ کے لحاظ سے اس کو حاصل ہوتا ہے۔اگراس طن عالب كا اعتبار نہ كر كے كتى غيور فخص كے نسب ميں ناشا ئستدا حمال پيش كئے مِا نَمِي تَو كياان احْمَالُوں كووہ قابل تسليم سمجه كاياكس اور طريقے ہيں آئے گا۔جودشنام كے جواب میں اختیار کیا جاتا ہے۔ای طرح جہاں قبلہ مشتبہ ہو جائے تو خن غالب پرعمل لازم ہو جاتا ہے۔ کووہ خلاف داقع ہواورای طرف نمازمیح بھی ہوجاتی ہے۔ اگر چہست قبلہ کے ظاف برمی ہو غرص کہ جو چیز ظن عالب سے ابت ہوتی ہے۔ شرعاً عرفاً عقلاً قابل تعدیق معجى جاتى ہے۔اس سے ظاہر ہے كەمرزا قاديانى جواحال ضعيف پيش كر كے احاديث كوت اعتبار منانا جاہے ہیں الل اسلام اس کو ہرگز جائز نہیں رکھ سکتے ۔ کیونکہ یہ بات کو یا فطرتی ہے كربرقوم النيخ مقتدا واور پيثواكى باتس جوان كاسلاف في ان تك ينجاكى بين ان كوقائل قبول اوران کے خالفین کتنے می احتمال پیدا کریں ان کولفوجمتی ہے۔ای وجہ سے مرزا قادیانی ك كوني بات ندنساري من فروغ يائي ندآ ريدوغيره من -باوجوديه كدبرا بين احمديد من انهول نے اقسام کے احمال ان کے ذاہب میں پیدا کردیئے۔ پھرمسلمانوں پربیآ فت کیول آحمی كه جس نے جيسا كه ديااى كى چل كئى اورايسے فض كے مقابلے يس كل اسلاف جن ميں فقها عمد ثين اور ادلياء الله شريك بير - سب جمول مجمع جائير - مرزا قادياني (ازالة الادبام م ١٥٣ ، فزائن ج م ٢٥٣) من لكية بين كه "اكثر احاديث الرميح بمي مول تو مفيد ظن بين -"والظن لا يغيني من الحق شيئاً"اسكاجوابيب كميرا يت كفارك شان من ہے۔ان کی عادت می کہ جب قیامت وغیرہ امور حقد کا ذکر سنتے تو اس کے خلاف میں انکل کی

برقرآن شريف اكمل واتم

اورمبسوططور پراحادیث.

شيست أتحقت مم

وین کا احادیث سے ٹا:

فرماتے ہیں وہ مجی ایک

بنيادى كوزير وزبر كرديا-

کے دلول میں مجمع مطا

ہیں کہ جو سے ابن مریم

ان کا ایسی باتوں سے

بإطل مفهرايا جائے۔''

عليدالسلام كحبوت

ضرورت ہوئی۔ورنہ

مديث ندلى توانجيل

توثيق مين كهدويا كه

آ ئندہ معلوم ہوگا۔او

السلام کوکسی نے سولی

كرنے كے لئے كي

ے اپی خواہش بھی

اس سے روکے جا

توثيق كالمصدتواتر

'' بيه بات بوشيده نهير

جس کوسب نے بال

مين (ازالة الاومام

کے ساتھ آسان ب

باتمى بنائے تھے۔ چنانچ تن تعالى فراتا ہے واذا قيل أن وعد الله حق والساعة لا ريب فيها قلتم ماندري ما الساعة ان يظن الاظنا وما نحن بمستيقنين (جائيه: ٣١) "كيني جب قيامت كاذكر سنة بيل تو كبتي بيل كميس اس كاظن بيديين نہیں ہےاورارشاوے 'ان یتعون الاظن وان هم الا یخرجون (انعام:١١٦)'' لین صرف وہ کمان پر چلتے ہیں اور وہ صرف انگل کی باتنی بناتے ہیں۔ای طرح اس آیت شريفه من يحى ارشاد هم" وما يتبع اكثرهم الاظنا أن الظن لا يغنى من الحق شيداً (يونس:٣٦) "يعنى اكثر كفارمرف كمان يرجلت بي اور كمان في كمقاطع من كام نہیں آتا۔الحاصل جس مگمان کی تو بین ہور ہی ہے وہ وہی کمان ہے۔ جو آیات واحادیث کے خلاف میں عقل دوڑانے سے پیدا ہوتا ہے۔جس کے مرتکب مرزا قادیانی ہورہے ہیں۔ دیکھ ليج جال كوئى مديث وه ايخ مقصود ك خالف يات جي الكل كى باتنى بنان كلت جي كه مکن ہے کہ راوی عمر آیا حطاء جموث کہدویا ہوگا اور مکن ہے کہ اس کے بیمعی ہوں وغیرہ اب الل انساف غوركري كرآية شريف مارے لئے مغيد بيان كے لئے۔ اگر راويوں من احمالات پیدا کر کے احادیث بے اعتبار قرار دیتے جائیں تو دین کی کوئی بات ثابت نہ ہوسکے گ ۔ دیکھ لیجے نماز سے زیادہ کوئی تھم ضروری نہیں ہے۔ پھر نہ یا پچے وفت کی نماز قرآن سے صراحنا فابت ہوتی ہے نداس کے ادا کرنے کا طریقہ۔ یہاں یہ بات بھی یادر کھنی جا ہے کہ بعض لوگ خصوصاً مرزاً قادیانی خوامخواه احادیث کومخالف قر آن قر اردے کران کو بے اعتبار كرنا جا ہے جيں بيان كى كم فبى ہے۔اس لئے كه كا يرعلاء نے جب كى حديث كوني مان ليا اگر وه في الواقع عالف قرآن بوتويه كبنايز عاكا كدان وقرآن كاعلم ندتها - بحراي وكرآن جوقرآن بى كونه جانيس وه اكابروين اورمقتداء كوكر موسكة تعربات يرب كه جوحديث بظا برخالف قرآن معلوم بووه مار فيهم كاقصور بروهيقت فالفت مكن نيس اس وجد بمجتدين كى دين ش مرورت مولى جن كاكام بيتما كرقرآن وحديث وطبيق دسد كرقول فيعل اور دونوس كا ماحسل بیان کردیں۔اس کی تعمد بق اس سے بخو بی ہوسکتی ہے کہ آ دی جونن پڑھتا ہے ہرسیق میں اقسام کے تعارض و مخالف اس کے ذہن میں آتے ہیں ۔ محراستاد کامل ان سب کا جواب وے كرتسكين كرويتا ہے۔ اى طرح جمترين كالبحى حال مجھنا جاہے۔

مرزا قادیائی نے احادیث کی توجین تو بہت کھری۔ کیکن لطف خاص بیہ کہ کودی (ازالة الاوہام ١٥٥٥، فزائن جسم ٢٠٠٠) ش بي محى فرائے جين "اب محساج استے كركوا جمالي طور

اذا قيل ان وعد الله حق والساعة لا نيظن الا ظنا وما نحن بمستيقنين في يظن الا ظنا وما نحن بمستيقنين لا يخرجون (انعام:١١١) وان هم الا يخرجون (انعام:١١٦) ما الا ظنا ان الظن لا يغنى من الحق الن يرجلت بين اوركمان تن كمقابل من الحق الن يرجلت بين اوركمان تن كمقابل من كم حكم مرزا قادياني بورب بين و كي ودوي كما لك يا تمل بنا في بين و كي بين الك كي التمل بنا في بين و كي وركمن به كاس كي معنى بول وغيره اب وركمن به كاس كي معنى بول وغيره اب كما ان كي لئر راويون مين منيد بها ان كي لئر راويون مين منيد بها ان كي لئر راويون مين

نے تھے۔ ہات یہ ہے کہ جو حدیث بظاہر خالف ت خالفت ممکن نہیں۔ای وجہ سے مجتمدین ک د حدیث کو طبق دے کر قول فیمل اور دونوں کا بی ہوسکتی ہے کہ آ دمی جونن پڑھتا ہے ہرسیق آتے ہیں۔ مگر استاد کامل ان سب کا جواب احال مجمنا جاہے۔

بت کھی۔ لیکن لفف خاص بدہے کہ خود ہی

فرماتے ہیں" اب محمنا جائے کہ کواجمال طور

ير جاكين أودين كى كوئى بات ابت ندموسك

ال ہے۔ محرنہ یانچ وقت کی نماز قرآن سے

لريقه- يهال بير بات بھي يا در کھني جائے که

كومخالف قرآن قرار دے كران كوب اعتبار

ا كابرعاماء نے جب كسى حديث كونج مان ليا اگر

ن كوقر آن كاعلم ندتها - مجرايسے لوگ جوقر آن

پرقرآن شریف اکمل وائم کتاب ہے۔ مرایک حصہ کیرہ دین کا اور طریقہ عبادات وغیرہ کا مفصل اور مبوط طور پرا مادید ہے ہم نے لیا ہے۔ 'انجی احادیث کوان السطن لا یغنی من الحق شدہ اسلامی کے تحت میں واخل کر کے غیر معتدب بنادیا تھا۔ جس سے صاف طاہر ہے کہ جو حسہ کیرہ دین کا احادیث کی وقعت جو بیان فراح ہیں وہ جی ایک حکمت عملی ہے۔ اس تقریر میں احادیث کی وقعت جو بیان فرماتے ہیں وہ بھی ایک حکمت عملی ہے۔ وجداس کی بیہوئی کہ نیچروں نے مرزا قادیانی کی مسیحائی کی بنیادی کوزیروز برکردیا۔

عدو شود سبب خمير گرخدا خوابد

چنانچر (از الة الاومام ۵۵۵، فزائن جسم ۳۹۹) من لکھتے ہیں کہ "حال کے نیچری جن کے داوں میں کی مجمع عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی ہاتی نہیں رہی ہیے ہے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جوسے ابن مریم کے آنے کی خبریں محاح میں موجود ہیں۔ بیتمام خبریں بی غلط ہیں۔ شاید ان کا ایس باتوں سے مطلب مدیب کہ تااس عاجز کے اس دعوے کی تحقیر کر کے کسی طرح اس کو باطل ممبرایا جائے۔ " چونک مرزا قادیانی کوعیسویت سے خاص قتم کی دل جمی ہے اور نزول عیسی علیہ السلام کے ثبوت کا مدار احادیث کے ثبوت پر ہی تھا۔ اس لئے انہیں احادیث کے توثیل کی ضرورت ہوئی۔ ورندان کواس سے کیاتعلق۔ دیکھ لیجے کھیسی علیہ السلام کی موت پر جب کوئی مدیث ناطی تو انجیل موجوده کوچی کردیا کراس سے ان کوسولی پر چر هایا جانا ثابت ہے۔ پھراس کی توثیق میں کہدویا کہ بخاری سے ثابت ہے کہ انجیل میں کوئی تحریف لفظی نہیں ہوئی۔جس کا حال آئندہ معلوم ہوگا۔ اوراس کی بچھ پروانہ کی کہت تعالی بتفریح و ماقلوہ فرمار ہاہے۔ لینی علیہ السلام کوئسی نے سولی رنہیں چڑ ھایا۔اب غور کیا جائے کہ جیسے مرزا قادیانی اپنی معز حدیثوں کورو كرنے كے لئے كہتے ہيں كراويوں نے عدايا سوا خطاكى موگى -اى طرح نيجرى بحى اس احمال ے اپی خواہش بھی پوری کریں مے۔ کیاوجہ کہ مرزا قادیانی تواس احمال سے نفع الله کیں اور نیچری اس سے رو کے جاکیں۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں جو حدیثیں وارد ہیں ان کی اس قدر توثیل کی کر حدقواتر کو پہنچادیا۔ چنانچہ (ازالة الاولام م ۵۵۷ فزائن جسم ۴۰۰) من فرماتے ہیں کہ " بد بات پوشده نبیل کمسی این مریم کے آنے کی پیش کوئی ایک اول درج کی پیش کوئی ہے۔ جس كوسب نے بالا تفاق قبول كرليا ہے تواتر كا اوّل درجہ اس كوحاصل ہے۔ ' دوسرے مقام مين (ازالة الاوبام ٢٠٠٣، فزائن جهم ٢٥٨،٢٥٥) مين لكهيت بين " فرض به بات كمسي جمع خاك کے ساتھ آسان پرچڑھ کیا اور ای جم کے ساتھ اڑے گا۔ نہایت لغواور بے اصل بات ہے۔

صحاب کا ہرگز اس پراجھاع نہیں بھلا اگر ہے تو کم سے کم تین سویا چارسوسحابہ کا نام لینے جواس ہار سے میں اپنی شہادت اداکر کے ہیں۔ ور ندایک یا دوآ دمی کا نام اجھاع رکھنا سخت بددیا نتی ہے۔"اس تقریر سے ظاہر ہے کہ قہم خاکی کے ساتھ عینی علیہ السلام کا آسان سے اتر ناایک دو صحابہ نے سے قابت ہے۔ جس کوا جھاع نہیں کہ سکتے اور او پرکی تقریر سے قابت ہے کہ کل صحابہ نے سے گابن مریم کے آنے پرا تفاق کیا ہے اور وہ اعلی درجے کے قواتر کو کئی گیا ہے۔ چونکہ بھارا دو کوئی ہے کہ کل صحابہ کا اس مسئلہ شی اتفاق تھا اور مرز اقادیا نی اس کو قبول نہیں کرتے تو ان کوچا ہے کہ کوئی ایک روایت پیش کرویں کہ اس مسئلے میں صحابہ کے دو فرقے ہو گئے تھے۔ دو صحابی ہم کے ساتھ اتر نے کائل شعاف تور باتی کل صحابہ نے بغیر جسم کے دو حانی طور پراتر نے کی تصریح کی ہے اور اگر کل شہیں تو جیسا کہ خود فرماتے ہیں تین سویا چارسو صحابہ کا نام لیس اور جسب تک یہ اختلاف قابت نہ کیا جائے انہیں صحابہ کی تصریح پراجماع سکوتی کل صحابہ کا واجب افتصلیم ہوگا۔ اگر اہل افساف خور حرین کہ تی تول فیش نہیں کر سے تو کہ تو کہ بھی تھیں ہوگا۔ اگر اہل افساف خور کریں تو بھی قول فیش نہیں کر سے کہ دو حانی طور پراتریں کے۔

مرزا قادیانی نے جوابھی فرمایا ہے کہ ایک حصہ کثیرہ وین کا احادیث سے ثابت ہوتا ہے معلوم نہیں اس میں بخاری کی تخصیص کیوں نہیں کہ وہ تو اس صدیث کو قابل اعتبار نہیں بجھتے جو بخاری میں نہیں ہوتی ۔ چنا نچہ (ازلمة الادہام ص ۲۲۱، ٹزائن جسم ۲۲۲) میں لکھتے ہیں کہ ''یہاں تک مضمون اس صدیث کا نادراور قلیل المقمر ت رہا کہ امام بخاری جیسے رئیس المحد شین کو بہ حدیث نہیں ملی کہتے ابن مریم وشق کے ٹرقی کنارے میں مینارہ کے پاس الرے گا۔''

اور لکھتے ہیں" یہ وہ مدیث جومج مسلم بیں امام مسلم مساحب نے کمسی ہے۔جس کو ضعیف سجد کرریس المحد شین امام محمد اساعیل بخاری نے چھوڑ دیا۔

(ازالة الاوبام ص ٢٢٠ فرائن جهم ٢٠٠)

امسام مسأت مي

حبان "اورنيز

کےلفظ میں نی

مامور نہیں ہو۔

سكنة بمل ا

بخاری میں نبیر

ضرور فرماتے

برمسلمان كوضر

سبب سے بیرہ

يهال تك ناد،

تؤضعيف سجعك

پیش فرماتے

حالاتكمسلم كح

"ان ظن

ے آپ کا

کافرجہنمی ۔

جائے۔ما

معرح ہوتا

موجوديل

تبمى تنجائثر

بخلاف الر

مغات سوا

ان دونو ل تقریرول سے ظاہر ہے کہ جوحدیث بخاری بیل نہیں ہوتی ان کے زو کی وہ صدیث نخاری بیل نہیں ہوتی ان کے زو کی وہ صدیث نخاری بیل نہیں المحد ثین کو فدلی صدیث بی نہیں اوراگر ہے جمی تو ضعیف جو قائل احتبار نہیں ۔ کو تکہ جو حدیث ہو بھی تو اس کو ضعیف بجو کر انہوں نے ہو وہ دو مرے کسی محدث کو کہال سے ل گی اوراگروہ حدیث ہو بھی تو اس کو ضعیف بجو کر انہوں نے اپنی سے اپنی محصوص میں واخل نہیں کیا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ احتبار کے قائل نہیں ۔ اب مرز ا قادیائی سے لوچھا جا ہے کہ (ضرورت الا مام س ، نزائن جساس ۲۵۲) میں آپ جو تحریر فرماتے ہیں کہ ' حدیث محصوص خوج سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جا ہلیت کی

ن مویا چارسوسحابه کانام کینے جواس بارے
نام اہما ع رکھنا سخت بددیا تی ہے۔"اس
م کا آسان سے اتر نا ایک دو صحابہ کے قول
ریسے ثابت ہے کہ کل صحابہ نے سے ابن
کو بی گیا ہے۔ چونکہ ہماراد تو کی ہے ہے کہ
د کی تقے۔ دو صحابی ہم کے ساتھ اتر نے
د گو ایر اتر نے کی تقری کی ہے اور اگر کل
لیس اور جب تک بیا ختلاف ٹابت نہ کیا
اجب العملیم ہوگا۔ اگر اہل انصاف خور
ہ ہرگز کی صحابی کا بی قول پیش نیس کر سکتے

مه کیره دین کا احادیث سے ثابت ہوتا واس مدیث کوقائل اعتبار نہیں سیجھتے جو اسم ۲۲۲) میں لکھتے ہیں کہ 'یہاں تک دی چھے دیمی الحد ثین کو بیرحدیث نہیں س از ہے گا۔''

ام سلم صاحب نے تکمی ہے۔ جس کو دویار

(ازلمة الاوہام س٠٢٠ بزبائن ٢٣٥ م٥٠) غاری ملن بیس ہوتی ان کے زدیک وہ کیونکہ جو حدیث رئیس المحد میں کو نہلی اموبھی تو اس کو ضعیف مجھ کرانہوں نے کے قابل نہیں ۔اب مرزا قادیا نی سے سے قابل نہیں ۔اب مرزا قادیا نی سے س آپ جو تحریر فرماتے ہیں کہ '' حدیث س نہ کرے اس کی موت جا ہلیت کی

ہوتی ہے جا ہلیت کی موت ایک الی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی اور بدختی باہر مِين.....اوروه حِجَ مديث يه عن معاوية قال قال رسول الله عَلَهُمُ من مات بغير اسام مات ميتة جاهلية كذافي مسند امام احمد والترمذي وابن خزيمة وابن حبان "اورنيز (مرورت الامام ٢٠٠٥ فرائن جسام ٢٩٥٥) ميل لكية بيل كد ياور ب كدامام الزمان ك لفظ من أي ، رسول ، محدث ، مجد دسب داخل بين مرجولوك ارشاداور بدايت خلق الله كم لئة مامور نبیس ہوئے اور نیدوہ کمالات ان کو دیئے مئے وہ کوولی موں یا ابدال امام الزمان نبیس کہلا سكتة بين اس وقت به وحرث كهتا مول كروه امام الزمان مين مول ـ" مديث موصوف تو بخاری میں نہیں ہے پھر وہ میچ کیے ہوگئ ۔ اگر بیروایت ہماری طرف سے پیش ہوتی تو مرزا قادیانی ضرور فرماتے کہ اس کا مطلب طاہر ہے کہ جو خص بغیرا مام کے مرے وہ مردار موت مرا۔ اس لئے ہر مسلمان کو ضرور ہے کہ مرتے وقت امام کو لے مرے اور طاہر ہے کہ تل عمد شرعاً ناجائز ہے۔اس سبب سے بیرحدیث موضوع ہے اور بڑی دلیل اس کے موضوع ہونے پر بیرے کداس کا مضمون يهان تك نا دراور فليل الشهرت رباكها مام بخاري جيسے رئيس الحدثين كوبير حديث ندفي اورا كر ملي مو توضعيف مجهر حجور ويا-اب انعاف كياجائ كدالي مديث كي خوداي استدلال من كول پیش فرماتے ہیں اور اگر قائل استدلال سجھتے ہیں تومسلم کو دمشق والی حدیث نے کیا قسور کیا۔ حالانکہ مسلم کی روایتیں بنسیت مند وغیرہ کے وثوت میں زیاد ہیں۔علاوہ اس کے کل احادیث کو "أن ظن لا يغنى من الحق شياً "من وافل كر عبا عنبار كرويا تما _ كراكى مديث ے آپ کا استدلال کرنا کی کرمی موگا۔ پھر استدلال بھی کیما کہ جو آپ کو امام زمان نہ مانے وہ كافرجبني ب_ كونكه شقاوت جامعداس كسوااوركيا موسكتي براب ديمين جوسزااس مديث كنه النع يرجويز كررب إن وواس قدر سخت بجوكال قرآن كي نه مان واليكى مونى چاہے۔حالانکہوہ حدیث انہیں کے اصول پر قابل احتار نہیں۔ پھر اگر اس حدیث میں ان کا نام معرح مونا توجب بمی ایک بات می کواس وقت بھی مناظر کو مخباکش تھی کداس نام سے بہت لوگ موجود بیں اور آئدہ مجی ہو سکتے ہیں۔جب سرے سے اس میں ان کا ذکر بی نہیں تو اب تو احمال کو بھی مخبائش ندرہی۔ ہا وجوداس کے اپنے مشرکی سزا دوزخ جوشمبرارہے ہیں کیسی بے ہاک ہے۔ بخلاف اس کے بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ آنخضر تعلقہ نے بتعری فرمادیا ہے کھیلی نی اللہ بن مریم آخری زمانے میں آسان سے دھی میں اتریں مے اور میجموعہ مفات سوائيسي عليه السلام كاوركسي رماد تنسيل آيا وجوداس كمرزا قادياني بهكر

ای وجہ سے کتب رج

وغیرہ جس سے جموثا ہے۔ کوئی اس کا مناف

كربوه بين كياكه د عجيب فتم كاسلسلدقاءً

سلسلے کواگروہ دیکھیں

ك مكاهفة فدكورة

محدنام خاص کے

عييني عليه السلام آ

عيبى عليه السلام

خيال جماليا كمي

مس١٣٧) پيس ککو

ورامل اس=

جاتا ہے وہ تعبیر

كعاليا_اس كخ

عيسى عليدالسا

توفيق ہوگی۔

غرض كدال

هوتوجب بمح

كوتعبير كاعكم

تعلق نہیں

تال ديج بي كمفداع تعالى في مراتام عيلى بن مريم في الله ركه دياب الحاصل مرزا قادياني جب د مکھتے ہیں کہ کوئی حدیث اپنے دیوے کے مطرب تو میں یہ کمددیتے ہیں کہ وہ بخاری ش نہیں ہے۔اس لئے قابل اعتبار نہیں ادر مجمی ریے ہیں کہ بیٹی مجمی موتو اس سے طن ثابت موگا اور اس كا عتبار بى كيااور جب ان كواستدلال منظور موتاب تو بخارى ومسلم ميس ندمهمي موتووه حديث محج بھی ہوجاتی ہے اورخوداس کامعداق بھی بن جاتے ہیں اور ندمانے والے کوجہنی قرار دیتے ہیں۔ کیا کوئی متدین محض اس قتم کی کارسازیاں اور ناجائز نصرفات احادیث نبویدیش کرسکتا ہے۔کیا السية ي قوى قرائن ديمين كي بعد بحي عمل كوكس تم كي جنب نه بوك - آخر عمل بكارنيس بيداك می مرزا قادیانی (ازالة الاوبام س،۲۹۵ فرائنج سم،۲۵۱) می خود فرماتے ہیں" اسلام اگرچه خدائے تعالی کو قادرمطلق بیان فرما تا ہے اور فرمود ہ خدا اور رسول کوعش برفو قیت دیا ہے کمر پھر بھی وہ عقل کو بے کا راور معطل مخبر ا تانہیں جا بتا۔'' جب خدا درسول کے مقالیے میں عقل بے کار نہیں ہوتی تواس عقل پرافسوں ہے کہ اس تم کی کارسازیاں دیکھ کر بھی ساکت اور بے حس وترکت رہاورکوئی تھم ندلگائے۔مرزا قادیانی نے جوکہا تھا کھکن ہے کہ حدیثوں کے راویوں نے عمرایا سہوا خطاکی ہو بیان راویوں کی نسبت فرماتے ہیں۔جن پراکا برمحدثین وفقهانے اعتاد کیا ہے اور ایک جماعت کثیرہ نے تحقیق کر کےفن رجال میں ان کی توثیق کی ہے اور خودمرز اقادیانی (ادامة الاوبام ص ٢٧١، فردائن جسم ٢٩١٠) من تحريفر مات بي كدد ملف خلف ك لئ بطوروكيل ك بيل اوران کی شہادت آنے والی ذریت کو مانی پرتی ہے۔ ' باوجودید کسلف نے ان رادیوں کی توثیل کی ہے۔ مراقسام کے احمالات پیدا کر کے ان کوئیس مانے ۔اب ان کی روایتوں کو و مجھے (ازالة الادبام ٥٠ ٨ - ٨ : فزائن ج ٥٨ م ٢٥٠) من تحرير فرمات بيل - " كريم بخش روايت كرت بيل كد كلاب شاہ مجدوب نے تیں برس کے سلے جھوکو کہا کھیٹی اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانے میں آ كرقرآن كى غلطيال تكافي "

پر کریم بخش کی تعدیل بہت ہے گواہوں ہے گائی جن میں خیراتی ، بوٹا ، تنہالال ، مراری لال ، روش لال ، کنیشائل وغیرہ ہیں اور ان کی گواہی یہ کہ کریم بخش کا کوئی جموت بھی ٹابت نہ ہوا۔ دیکھے قطع نظر گواہوں کی حیثیت کے ان کی گواہیوں سے بیٹا بت نہیں ہوسکتا کہ کریم بخش سچا آ دی تعا۔ اس لئے کہ انہوں نے یہی کہا کہ بھی جموث اس کا ثابت نہ ہوا۔ اعلیٰ درج کے جموٹے کی نسبت بھی کہ سکتے ہیں کہ اس کا جموث بھی ٹابحت نہ ہوسکا۔ یعنی کمال درج کا جالاک اور بے باک ہے کہ باوجود یک جمر جموث کہا۔ گراس کو ثابت ہونے نہ دیا۔

ای وجہ سے کتب رجال میں توثیق کے کل میں یہ لکھتے ہیں کہ فلاں صدوق عدل لیس بکاذب و فیرہ جس سے جمونا نہ ہونا بتفریح معلوم ہوتا ہے۔ پھرا گرشلیم بھی کرلیا جائے تو وہ راوی منفرد ہے۔ کوئی اس کا متا لیح نہیں اور روایت کی یہ کیفیت کہ ایک فیض بجد وب کا کلام جس کوخو دخیر نہیں کہ بردھ میں کیا کہدر ہاہوں۔ پھراس حدیث کا مغمون کیسا کھیلی قرآن میں غلطیاں نکا لے گا۔ بحیر قیمن کے بہاں سلسلۂ الذہب مشہور ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سلسلے کواگروہ و دیکھیں تو کیا کہیں ہے۔

اس روایت کے بعد (ازلة الاوہام ۱۹۵۰، ۲۵، خزائن جسم ۱۸۸ مخض) میں لکھتے ہیں کہ اس روایت کے بعد (ازلة الاوہام ۱۹۵۰، ۲۵، خزائن جسم ۱۸۸ مخض) میں لکھتے ہیں کہ ''مکاوہ کا نمورہ بالا کے مویدایک رویا نے صالحہ فریل میں بیان کی جاتی ہوں کہ محمد نام خاص کے کے رہنے والے مربی کی نے ویکھا ہے کہ میں مشرق کی طرف کیا ویکھتا ہوں کہ عیسی علیہ السلام آسان سے اتر آیا۔ پھر میری آئے کھا گئی اور میں نے دل میں کہا کہ انشاء اللہ تعالی عیسی علیہ السلام میری زندگی میں اتر آئے گا اور میں اس کوا پی آئے کہ سے در کھیلوں گا۔''

یہ بزرگ علم سے بہرہ تھے میسی کوخواب میں ویکھتے ہی تی چی چیسی سجولیا اور بید خیال جرال اور بید خیال جرال کی اثرے کا میں آرے کا میتو مرزا قادیان جمی (از الله الاوہام ٥٥٠، خزائن ٣٠ ص ١٣١١) میں لکھتے ہیں کہ "صدبا مرتبہ خوابول میں مشاہدہ ہوتا ہے کہ ایک چیز نظر آتی ہے اور درام ل اس سے مرادکوئی دوسری چیز ہوتی ہے۔"

یوسف علیہ السلام کو جوتھیں کاعلم دیا گیا تھااس سے بھی ظاہر ہے کہ جوخواب ہیں دیکھا جاتا ہے وہ تعبیر نہیں ہوتی۔ چنانچہ باوشاہ نے جوخواب دیکھا تھا کہ دیلی گاہوں نے موثی گاہوں کو کھا اس کی تعبیر قط سال دی گئی۔ جس سے ظاہر ہے کہ نین قط گاہوں کی شکل ہیں دکھلائے گئے جن میں نہ صورتا مما ثلت ہے نہ اسما۔ اسی طرح تعبیر کی معتبر کتابوں میں معرح ہے کہ جوکوئی عیسیٰ علیہ السلام کوخواب میں دیکھے وہ دور دراز کا سفر کرے گایا طبیب ہے گایا اطاعت کی اس کو قونی ہوگی۔ تعبیر میں کہ اس خواب کی تعبیر پوری ہوگئی ہوتی۔ ہی ہندوستان کے سفر دور دراز کی مشقت گوارا کی ہو۔ جس سے خواب کی تعبیر پوری ہوگئی ہوگ۔ میں ہندوستان کے سفر دور دراز کی مشقت گوارا کی ہو۔ جس سے خواب کی تعبیر پوری ہوگئی ہوگ۔ موقوں کے تعبیر پوری ہوگئی ۔ بہر حال اقراق وہ خواب اور وہ بھی ایک ججول اور جابل خض کا جس ہوتو جب بھی تعبیر ہوری ہوگئی۔ بہر حال اقراق وہ خواب اور وہ بھی ایک ججول اور جابل خض کا جس کو تعبیر کا علم نہیں ۔ اس پر وہ وثوں کہ اپنے عسیان موجود ہونے پر اس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ عجیب بات تعلق نہیں۔ اس پر وہ وثوں کہ اپنے عسیان موجود ہونے پر اس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ عجیب بات تعلق نہیں۔ اس پر وہ وثوں کہ اپنے عسیان موجود ہونے پر اس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ عجیب بات

ريم ني الله ركه ديا ب-الحاصل مرزا قادياني ہے تو مجھی میر کہددیتے ہیں کدوہ بخاری میں اكديري بحي مولواس فضن ثابت موكااور ياتو بخارى ومسلم مين ندبجي موتو وه حديث ميج ادرندمانے دا کے جہنی قرار دیتے ہیں۔ بنش نهوگي-آخرعقل بے کارنیس پیدا کی ادم) میں خود فرماتے ہیں"اسلام اگر چہ اادرسول كوعش يرفوقيت ديتاب يمريمر ، خدا ورسول کے مقابلے میں عقل بے کار ال دیکه کربھی ساکت اور بے حس وحرکت کن ہے کہ حدیثوں کے راویوں نے عمر آیا يرا كايرمحدثين وفقهان اعتاد كياب اور الویش کی ہے اور خود مرزا قادیانی (ازالة ملف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہیں دجود میر کسلف نے ان راویوں کی توثیق نتے۔ابان کی روایتوں کودیکھیے (ازالة كريم بخش روايت كرت بين كد كلاب ب جوان موكيا باورلدميانيي

> ، کا گی جن میں خیراتی ، بوٹا، کنیمالال، ابنی مید کہ کریم بخش کا کوئی جموے بھی گوامیوں سے مید ثابت نہیں ہوسکتا کہ رمجی جموث اس کا ثابت نہ ہوا۔ اعلیٰ وٹ کمی ثابت نہ ہوسکا۔ لینی کمال کے کہا۔ گراس کو ثابت ہونے نہ دیا۔

ہے کہ ہزار ہاکتب تغییر وحدیث سے جو ثابت ہے وہ تو بالائے طاق رکھارہے اورالی رواجوں کی بنیاد پر مرزا قادیانی کا نیا کارخانہ قائم ہو جائے کوئی بات سجھ میں نہیں آتی۔ بجو اس کے کہ آخری زمانہ کا مقاعداً کہا جائے۔

خال موكراحادي

چاہے کہاہے و

نېيس موتا - يېيا

توجهين مجمااده

ہی ہے وہ لوگ

کلام ہیں۔ا۔

ک لمرف ہے

ہے بعد توبہ کر

ووستناب الثج

-کوورست

مزاتم ہورا

يعدالهام

مديثول

كاليل

اور (ازالة الاوبام س٢٠٠، نزائن ٣٣٠ م ١٥٠٥ في الله الدوبام س٢٠٠ في الله الاوبام س٢٠٠ في النائل ٢٠٠ في الله صاحب في الم يان يان كيا كهمولوى عبدالله صاحب غزنوى مرحوم سے يس في سنا ہے كه آپ كى نسبت يعنى اس عاجز كى نسبت كہتے تھے كه مير بيدا يك ظيم الشان كام كے لئے وہ مامور كئے جا كيں گے مجمعے يا ديس كه اس وقت كون كون موجود تھے كرم يال عبدالله سنورى في مير بي اس بيان كيا كه يس اس تذكر سے كوفت موجود تھا اور ش في اپنى كا نول سے سنا مير بيان اليا كه يس اس تذكر بين اور جس طرح كريم بخش كى تو يتى كى كى ميل اس تذكر سے بين اور جس طرح كريم بخش كى تو يتى كى كى ميل الن كى تيم دان كى تجودت طبح كود كيدكرا بنا قياس انہوں نے طاہم كيا اس في بيل معلوم ہوتا كه ان كو تقال كى جودت طبح كود كيدكرا بنا قياس انہوں نے طاہم كيا تھا لي كي جودت طبح كود كيدكرا بنا قياس انہوں نے طاہم كيا ہم كيا ہم كيا ہم كيا ہم كہ السان كام كي تيم كي تيم كي تيم المور الله تو كا اس سے اتر يكود كي كہ ميل الشان كام كي تيم كي تيم كيا ہم كيا ہم كور ميا كي كيا ہم كيا ہم كيا ہم كيا ہم كيا ہم كور ميا كيا ہم كيا ہم كيا ہم كور بيا كى كيا ہم كہ دينا مرزا قاديا في ايك عظيم الشان كام كے مامور ہوں گي ميل موحود ہونے كے كافى ہوجائے كى قدر جراکت و بيا كى كيات ہم جول جول مين ني كريم تيا ہم كي كيا ته بي كه مول عظمت بھى ہواس سے بيكام ہم گر نہيں ہوساگا۔

اب الل انساف سے ہم پوچھتے ہیں کہ بتنا دقی واحی ومرزا قادیانی کو الی بخش اور یعتوب مساحب اور بوٹا اور کنہیا فال اور روش لال اور کنیشامل پر ہے۔ کیا مسلم انوں کو امام مسلم ونسائی وغیرہ محدثین اور ان کے اساتذہ پراتنا بھی نہونا چاہئے۔

مرزا قادیانی تو ان لوگوں کی روایت اپنے استدلال میں پیش کریں اور ان کی امت
اس کو مان لے اور اہل اسلام اکا برمحدثین کی روایت پیش کریں اور وہ قابل وثو تن نہ تجی جائیں۔
ہمیں مرزائیوں سے شکاے نہیں ان کو خرور ہے کہ اپنے مقتداء کی بات مان لیس کے وکلہ ہر فرقے
والے کا بھی فرض مصی ہے۔ اگر شکایت ہے تو مسلمانوں سے ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی بات نہ
مان کر مرزا قادیانی کی طرف مائل ہوئے جاتے ہیں۔ چنانچ مشہور ہے کہ لاکھ سے زیادہ مسلمان
مرزائی ہو کے اور برابر ہوئے جاتے ہیں۔ جس سے ان کو بیلازم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ہم

بت ہے دہ تو بالائے طاق رکھارہے اور ایک رواجوں ک بائے کوئی بات مجمومین نہیں آتی۔ بجز اس کے کہ آخری

ن ن سم م ۱۹ و این ایس کھتے ہیں کہ ''محمد بعقوب المعراللہ صاحب غزنوی مرحوم ہے ہیں کہ ''محمد بعقوب کے معراللہ صاحب غزنوی مرحوم ہے ہیں نے ساہے کہ الثان کام کے لئے وہ اللہ وقت کون کون موجود تھے۔ گرمیاں عبداللہ سنوری کے کے وقت موجود تھا اور ش نے اپنے کا نوں سے سنا ماحب ہیں اور جس طرح کریم بخش کی تو ثیق کی محق ماحب ہیں اور جس طرح کریم بخش کی تو ثیق کی محق کی جودت طبح کود کی کرانا تا تیاس انہوں نے ماہر کیا مام کی تعیین اس محق میسویت کے ہیں فور مطام کی تعیین اس محق میسویت کے ہیں فور مطام کی تعیین اس متعدد الفاظ سے فر مار ہے ہیں کہ وہ تھی الشان کام کے مامور مینا مرزا قادیا نی آئی ہی گیات ہے جس موری اللہ سے باکی کی بات ہے جس مارور اللہ سے بیا کی کی بات ہے جس موری اس سے بیکام ہرگز نہیں ہوسکیا۔

ں کہ بعثنا دلو آق واحتاد مرزا قادیانی کواٹلی بخش اور ال اور کنیشاش پر ہے۔ کیا مسلمانوں کواہام مسلم شعونا جاہئے۔

اپنے استدلال میں چیش کریں اور ان کی امت بیس چیش کریں اور وہ قائل وقوق نہ مجمی جا کیں۔ ماپنے مقتراء کی بات مان لیں۔ کیونکہ برفرق ملانوں سے ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی بات نہ بیں۔ چنانچے مشہور ہے کہ لاکھ سے زیادہ مسلمان سے ان کو بیلازم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ہم

خیال ہوکر احادیث کو قابل اعتبار نہ بھیں۔ مسلمانوں کو نصاری وغیرہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ اپنے دین کی رواجوں پر وہ کس قد روثوق رکھتے ہیں کہ کسی کی تشکیک وجرح کا ان پراثر نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیا نی نے براہین احمد پیش بہت پھر کھا۔ گرکسی نے اس کو قابل توجہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیا نی کا اور کھ کراپنے اعتقادوں سے پھر گئے۔ اگر پہلے ہی سے وہ لوگ پرائے نام مسلمان تھے جن پر مرزا قادیا نی کا افسوں کا رگر ہوگیا تو ہمیں ان میں بھی کلام نہیں۔ ایسے لوگوں کا دین اسلام سے خارج ہوجانا ہی اچھا ہے۔ ہمارارو یخن ان حضرات کی طرف ہے جو راحلی سے مرزائی دین اعتبار کرایا ہے۔ ان کوچاہے کہ ان امور پراطلاع ہونے کے بعد تو یہ کریے بعد تو یہ کریں۔ و ما علینا الا البلاغ!

مرزا قادیانی نے جس طرح احادیث کے ساقط الاعتبار کرنے کی فکر کی اس سے زیادہ تغییر وں کے وہ دشن ہیں۔ چنانچہ (ازامة الادہام ۲۷۷ عاشیہ بخزائن جسم ۲۹۳) بیں لکھتے ہیں دوس کے وہ دشن ہیں۔ چنانچہ (ازامة الادہام کر کہت خراب کیا ہے اوران کے دلی اور دہا فی دوس بالی کی غلط نعیر وں نے آئیں (مولو ہوں) کو بہت خراب کیا ہے اوران کے دلی اور دہا فی قوئی پر بہت پر ااثر ان سے پڑا ہے۔ اس ذمانے میں بلاشبہ کتاب الی کے لئے ضرور ہے کہ اس کی ایک نئی اور میج تغییر کی جائے۔ کیونکہ حال میں جن تغییر وں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاتی حالت کو درست کرسکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر اثر ڈالتی ہیں۔ بلکہ فطر تی سعادت اور نیک روثی کے مزاحم ہور ہی ہیں۔'

ابھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے احادیث میں رخنہ اندازی کی کیسی تدمیریں اللہ کی کیسی تدمیریں کالیں کم کمتے ہیں کہ راویوں نے موایاسہوا بعض احادیث کے پنچانے میں خطا کی ہوگی بھی کہتے ہیں کہا حادیث الرمیح بھی ہوں تو مفید طن ہیں۔والسفان لا یغنی من الحق شیداً!اور میں کہتے ہیں کہ جوحدیث بخاری میں شہودہ ضعف ہے قامل اعتبار نہیں۔

سب بین مارولد المحالی المحالی میں کی حدیثیں فرکور ہیں۔ آنخفر تعالیہ کے افعال واقوال المحالیہ بخاری شریف میں کی تم کی حدیثیں فرکور ہیں۔ آنخفر تعالیہ کے اقوال کی صحابہ کے اقوال واقوال آنخفرت اللہ کے اقوال کی حدیثیں بحذف کررات اگر اس میں دیکھی جائیں تو دو تین بزارے زیادہ نہوں گی۔ حالا تکہ محدثین کی تعری اور عقل کی روے اگر دیکھا جائے تو تھیں سال کی مت نبوت میں لاکھوں ہاتیں محدثین کی تعری اور عقل کی روے اگر دیکھا جائے تو تھیں سال کی مت نبوت میں لاکھوں ہاتیں

ہوتے ہوچہ کیتے ہے

زمانے میں سوائے

مخذشتهول ماآئنا

خلاف مرضى البي 1

عالم ميں تشريف ر

یموقع کوئی ہات

كاذكر موتارك

نات كل مطابق ق

ممارست کی وجہ۔

کے دلوں میں قر

مات بر گوانی د.

بالرائے كودہ كفر

مروی ہیں وہی

وه خدائے تعالیٰ

ستتمان علم وغير

جائے۔چنانچ روشن بھی تعمیلی

تابعين وعلى منر

ابن عباس كأ

مضمون لماسك

ہے بنواز اا

نے ای کتا ا

كالقين ضر

بمیںان <u>-</u>

آپ نے کی ہوں گی جوکل صدیثیں ہیں۔ مرزا قادیانی نے سوائے ان دوتین ہزار صدیثوں کے جو بخاری میں ہیں سب کوسا قط الاعتبار کردیا۔ پھر بخاری کی صدیثوں میں بھی بیا حتال کر راویوں نے خطاکی ہوگی اور معراج کی صدیثیں باوجود کیہ بخاری میں موجود ہیں۔ عقلی احتالات سے سب کورد کردیا اور تمام صدیثوں میں بیکام کراگر وہ محج بھی ہول تو مفید طن ہوں گی۔ والسفل نواید خنی من الحق شیداً!

اب دیکھے کہ مرزا قادیانی نے احادیث میں کیے کیے دخے ڈال دیے اوران کے مخافین کو بھی دیکھے کہ مرزا قادیانی نے احادیث میں کیے کیے دخوات، معراج، علامات مخافین کو بھی دیکھے کہ ان کا کیا وعویٰ ہے۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ مجزات، معراج، علامات قیامت، جسمانی حشر، مزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال وغیرہ مباحث مخافف فیہ بیس جس قدر احادیث وارد ہیں وہ قابل شلیم ہیں اور مرزا قادیانی کی کوئیس مانت ۔اب غور کیا جائے کہ اگروہ چوہوں کی طرح حدیثوں کو کتر رہے ہیں یا اہل سنت؟۔ مرزا قادیانی کوالہا موں کا تو دعویٰ ہے مگر معنی نہیں سیجھے۔

مرزا قادیانی نے جس طرح احادیث کے ساقط الاعتبار کرنے کی فکری اس سے زیادہ وہ تغییر ول کے دشن ہیں۔ چنانچہ (ازلة الاوہام ص٢٦، خزائن ٣٦ ص ٣٩٣) ہیں لکھتے ہیں۔ "دسکتاب اللی کی غلط تغییر ول نے مولو یول کو بہت خراب کیا ہے۔ ان کے دلی اور دماغی قوئی پراثر ان سے پڑا ہے اس زمانے ہیں بلاشبہ کتاب اللی کے لئے ضرور ہے کہ ایک نئی اور صحح تغییر کی جائے کیونکہ حال ہیں جن تغییر ول کے تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاتی حالت کو درست کرسکتی ہیں نہ ایمانی حالت پراثر ڈالتی ہیں۔ "

مرزا قادیانی تغییروں پرنہایت فغا ہیں اور ان کے پہلے سرسید صاحب بھی بہت فغا سے سے سے چنا نچے تہذہب الاخلاق وغیرہ سے فاہر ہے اور ان صاحبوں کی کوئی خصوصیت نہیں جتنے مذاہب باطلہ کے فرقے ہیں۔سب کا بہی حال رہاہے وجہ اس کی ہیہ کہ تقاسیر میں کل احادیث واقوال محابہ جو ہر آیت سے متعلق ہیں ان میں پیش نظر ہوجاتے ہیں۔اس لئے ان لوگوں کوئی بات تراشے کا موقع نہیں ملتا اور ل بھی گیا تو کوئی ایما تدار اس کو نمیزت نہی کر پہلا تھے ہی جانے ہیں کہ ہر آیت قر آنی میں جو حق تعالیٰ کی اصل مراد ہے اس کو حضرت نہی کر پہلا تھے ہی جانے سے اس کئے کہ قر آن محلوث برتی بازل ہواہے اور چونکہ محابہ ہمیشہ حاضر خدمت رہتے تھے۔ اس کئے کہ قر آن محلوث ورشو اور شان نزول وغیرہ اسباب وقر ائن معلوم رہتے تھے۔ جس سے مضمون ومقعود آیت کا خود سمجھ میں آ جاتا اور جب حضرت پڑھ کر سناتے تو جو خوام میں معلوم نہ

یانی نے سوائے ان دو تین ہزار حدیثوں کے جو کی کی حدیثوں میں بھی سیاحتمال کہ رادیوں نے پی میں موجود ہیں۔عقلی احتمالات سے سب کورد وں تو مفید ظمل ہوں گی۔والسط ن لایس فنی

، میں کیے کیے رہنے ڈال دیۓ اوران کے ایکی کہتے ہیں کہ مجوات، معراح، علامات ادجال وغیرہ مباحث مختلف نیہ میں جس قدر کاکوئیس انتے۔اب خور کیا جائے کہ اگروہ کے حدیثوں کو کتر رہے ہیں یا اہل سنت؟۔

ماقط الاعتباد كرنے كى فكركى اس سے زيادہ ٢٦٠ نزائن جسم مهم) ميں لکھتے ہيں۔ بكيا ہے۔ ان كے دلى اور دماغى قوئى پر اثر كامرور ہے كما يك فى اور شيخ تفيير كى جائے خلاقى حالت كو درست كر على ہيں ندايمانى فاتى حاراتى ہيں۔''

ان کے پہلے سرسید صاحب بھی بہت خفا ن صاحبول کی کوئی خصوصیت نہیں جتنے بہاس کی بیہ ہے کہ تفاسیر بیس کل احادیث اوجاتے ہیں۔اس لئے ان لوگوں کوئٹی راس کوئیس مانی۔اس لئے کہ وہ جانے اس کو حضرت نبی کریم اللہ ہی جانے کہ محابہ بمیشہ حاضر خدمت رہتے تھے۔ بوقر ائن معلوم رہتے تھے۔جس سے بوڑھ کرساتے تو جو خوامض معلوم نہ

ہوتے ہو چھ لیتے تھے یا خود حضرت بیان فر مادیتے تھے۔ پھر حضرت کی مجلس مبارک میں بلکاس زمانے میں سوائے ضدا کی باتوں کے سی چیز کا ذکر بی نہ تھا۔خواہ کوئی د نعوی کام مو یا دینی وقائع مذشة مول ياآ ئنده سب كي تعليم حق تعالى اسيخ كلام ياك سيفر ماديتا الركوئي اعتقاد ياعمل كسي كا ظلف مرضى اللي موتاتو فوراوى اترآتى - چنانچ محاب كتي بين كه جب تك آنخضرت الله ال عالم ش آشریف رکھتے تھے ہم اپنی بیویوں سے معاشرت کرنے میں ڈرتے رہے تھے کہ کہیں الی بموقع كوكى بات صادرند موجس كے باب يل وحى الرة ئے ادر قيامت تك مسلمانوں يس اس كاذكر موتار ب_الغرض علاوہ فہم قرآن كان كحركات سكنات اعمال ، اخلاق ، اعتقادات نات کل مطابق قرآن شریف کے ہو مے تھے اور فیضان محبت نبوی اور روزمرہ کی مزاولت اور مارست کی وجہ سے ان کومفاین قرآ نیکا ملکہ ہوگیا تھا ادران کے سینے فوروی سے منور تھے۔ان ك داول مي قرآن ايماسرايت كئو موئ تعاجيب روح جديس، الحاصل مختلف اسباب اس بات بر کوائی دے رہے ہیں کہ اصل معانی قرآن کاعلم صحابہ کو بخوبی حاصل تھا اور چونکہ تغییر بالرائے کو وہ کفر بچھتے تھے۔اس وجہ سے بیضرور ماننا پڑے گا کہ جن آیات کی تغییریں محابہ سے مروی میں وہی حق تعالی کی مراو ہیں۔اس کے خلاف کوئی ہندی پنجائی وغیرہ قرآن کی تغییر کرے تو وه خدائے تعالی کی مرکز مراذبیں۔ پھر صحابی کا کمال علم اور جوش طبیعت اور ترغیب ابلاغ اور تربیب كتمان علم وغيره اسباب كالمقتفنا بهى تفاكه اسلامي ونياآ فابعلم عيمثل نصف النهار روثن مو جائے۔ چنانچے ایبانی ہوا کہ جہاں تک اسلام کی روٹن پھیلی می اس کے ساتھ ساتھ علوم دیدی ک روشن بھی پھیلتی جاتی تھی۔ چنا نچہ تابعین محابہ کے علوم سے مالا مال تھے اور ان کے علوم سے تبع تابعین وعلی بزه القیاس _انہیں حضرات نے ان تمام علوم کواپنی مغیر تصانیف میں درج کردیے۔ جن كى بدولت بهم آخرى زمانے والے بھى اسى نى كريم الله كى محبت معنوى سے محروم نيس بيں۔ ان حضرات کے جس قول کود کھمتے ہزاروں تفاحیر وغیرہ کتب دیدیہ میں موجود ہیں ۔مثلاً ابن عباس كاكوئي قول كسي آيت مي متعلق ويكها جائة بزارون كتابون مي بعيد وه قول يااس كا مضمون ل سکتا ہے۔ای طرح صحابہ کے کل اقوال اوراحادیث ہزاروں کتابوں میں ملتی ہیں۔جس سے بنواتر ان کا ثبوت ظاہر ہے۔ گوابتداء میں بیتواتر ندتھا۔ محر جب مندین اورمعتمد علیہ اشخاص نے اپنی کتابوں میں ان احادیث وآٹار کو ذکر کیا تواس میں شک نہیں ہوسکتا کہ ان کواس کے ثبوت كاليقين ضرور تفاريجر جب بزارول معتمد عليه علاء كاليقين ان روايات ك فبوت برجم تك كانبياتو ہمیں ان کے ثبوت میں شک کرنے کا کوئی موقع نہیں۔ جب تک یقینی طور بران کا غلط ہونا یا من 🕹 كياتم ايمان

ے ایبا کرےا

قرآ ن برایمال

صورت میں کت

فدرهكر كذاره

نحات دی پ

حسارتمينچ دي مساف کرلور

قال انه س

اصحاب

قریب ہے *ت*

الزام دو-اا

ےمرزا قا کتاب مجید

(حـجـر

تفا*سیر ندوو* جن <u>کے نک</u>ا

ينظمعني كم

(یسوسف برماموری جیج الوجوہ نصوض قطعیہ کا محارض ہونا ثابت نہ ہوجائے۔ چنانچے مرزا قادیانی اور مولوی محرسین صاحب کا مناظرہ مسلم عرض الحدیث علی القرآن میں جوہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ کی معتبر عالم کا کتاب میں لکھود بنامرزا قادیانی اعتراک کے گائی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ (از لد الادہام سالکہ یہ عنی عنی عنی من الحدیث عنی خزائن جسم ۵۵۵) میں لکھتے ہیں کہ ' صاحب آلوج نے لکھا ہے کروہ صدیث یعنی عرض الحدیث علی القرآن بخاری میں موجود ہے۔ اب اس کے مقابلے میں بیرعذر پیش کرنا کہ نسخہ جات موجودہ بخاری جو ہند میں جوہوں بنجی کا خیال ہے۔ جس مالت میں ایک سرگردہ مسلمانوں کا ابی شہادت رویت سے اس صدیث کا بخاری میں ہونا بیان کرتا مالت میں ایک سرگردہ مسلمانوں کا ابی شہادت رویت سے اس صدیث کا بخاری میں ہونا بیان کرتا ہوں ساحب آلو کا ذوب ہوتا تو آئی زمانے کے علماء کی زبان سے اس کی تشنیع کی جاتی اور اس سے حواب ہو چھا جاتا اور جب کہ کوئی جواب ہو چھا نہیں گیا تو یہ دوسری دلیل اس بات پر ہے کہ در حقیقت اس کی روایت میں تھی۔ "

مقصود ید کدوه صدیث گواب بخاری شن نه پائی جائے۔ گر جب صاحب آلوی کے نے مجھ بخاری شن نه پائی جائے۔ گر جب صاحب آلوی جاعت کثیره بخاری سے نفل کی ہے تو ثابت ہوگیا کدوه بخاری شن ضرور ہے۔ اب دیکھنے کہ ایک جماعت کثیره ایسے علماء کی جن کے سلسلہ طاخہ ہیں صاحب آلوی جمیعے بزاروں افراد شسکل ہیں۔ احادیث و آثار کو اپنی کتابوں شن نقل کیا ہے تو ان کی اس شیادت کے مقابلے بیں اگر کوئی دعوی نفی کرنے اور کیو کروہ قابل تجول ہوگا۔ اگر ان کی بات غلط ہوتی تو اس زمانے کے علماء ان کی تطبیع کرتے اور جب کہ کسی نے ان پر تشنیع نہیں کی تو اب مرزا قادیا نی کا (از اید الاوہام م ۲۵ می برگز قابل ساعت خود انہیں ہو سکیا۔"

الغرض برآیت کی تغیرا حادیث وآ فارے جب بمیں برقواتر پینچ اور یعین ہوگیا کہ ویکم من تن تعالیٰ کی مراد میں تو ایمان داروں کا ایمان اس بات کو کی کر گوارا کرے گا کہ کی کے دل سے گھڑے ہوئے من کو مان کرعذاب اخروی کا مستحق بنے۔ کی تکہ جو مین خلاف ان تفاسیر کے میں وہ قرآن کے معنی بی بیس ۔ اس معنی کو مان کرقرآن کے اصل معنی پرایمان ندلا تا قرآن کے ایک حصے کوچھوڑ دیتا ہے۔ جس کی نسست مخت وعید دارد ہے۔ 'افت و مدنون ببعض الکتاب و سکفرون ببعض فی الحیوة الدنیا و ویو ماللہ بغافل عما تعلمون (بقرة:٥٨)'' ویو ماللہ بغافل عما تعلمون (بقرة:٥٨)''

بعائے۔ چنانچ مرزا قادیانی اور مولوی محرحین الی جوہواہ اس سے ظاہر ہے کہ کی معتبر عالم کا جھتے ہیں۔ جیسا کہ (از لہ الادہام میں ۱۸۷۱،۸۷، کا کہ نے کا کہ دیشا کی انداز کا میں الحدیث علی المحق کے بیش میں موجودہ کے میں موجودہ کی اندازی میں ہونا ہیان کر بات سے اس حدیث کا بخاری میں ہونا ہیان کر بات سے اس کی شنع کی جاتی اور اس سے زبان سے اس کی شنع کی جاتی اور اس سے کہ اور اس اس کی سے کہ کہ کے کہ کی اس بات پر ہے کہ

بب ميل برقوار پنچ اوريقين موكماكه ابات كوكوفر كواداكر ماكاكدكى كول بخد كوفك جومتى خلاف ان تفاسر ك كامل متى برايمان ندلانا قرآن ك ب- افتر منون ببعض الكتاب منكم الاخزى فى الحيوة الدنيا بغافل عما تعلمون (بقرة: ١٨٠)"

و کیاتم ایمان لاتے ہوتھوڑی کتاب پراورمکرہوتے ہوتھوڑی کتاب سے۔ پھر جوکوئی تم یس سے ایما کرےاس کی جزائی ہے کہ دنیا پیس اس کی رسوائی ہواوراس کو قیامت کے روز بخت سے سخت عذاب بیس پہنچایا جائے اور اللہ بخبر نہیں تہارے کام ہے۔ کہ اب ویکھے کہ پورے قرآن پرائیان لانے کی بجواس کے اور کوئی کی صورت ہے کہ برآ بت کے بچو معنی آئے خضر سے اللہ اور صحابہ سے مردی ہیں اس پرائیان لائی اور بیہ بات بغیر کتب نقامیر کے حاصل نہیں ہوگئی۔ اس صورت میں کتب نقامیر کے حاصل نہیں ہوگئی۔ اس صورت میں کتب نقامیر کی مسلمانوں میں کس قدر وقعت ہوئی چاہئے اور حضرات مفسرین کے کس فدر اس گذار ہونا چاہئے گرقر آن کے اصلی معنی کی مخاطب کر کے مسلمانوں کوئی کے برآ کے منہ بوط خوات دی بے ایمانی سے بچالیا۔ خود غرضوں کے داؤ بچ سے امن میں رہنے کے لئے ایک مغبوط حصار کھنٹی دی۔ دی جائی الی سے بچالیا۔ خود غرضوں کے داؤ بچ سے امن میں رہنے کے لئے ایک مغبوط صاف کراو۔ کوئکہ اہل صدیت جو مغسرین قرآن میں ان کوغوب جانتے ہیں۔ چنا نچ امام سیولی شدور کی سے بیردا ہے تھی کی ہوئی ہوئی شہدات القرآن فخذہ ہم بالمسنن فان نے درمنٹور میں داری سے بیردا ہے تھی کہ ہوئی ہیں ان کوغوب جانتے ہیں۔ چنا نچ امام بیولی قبہات میں جماراک کی سے موان کوحد بیوں سے المسنن فان قبل اندہ سیدا تیک کہ احادیث کوجانے والے قرآن کے جہات میں جماراک کی سے موان کوحد بیوں سے قریب ہے تہارے پاس لوگ آ کر قرآن کے جہات میں جماراک کی سے موان کوحد بیوں سے قریب ہے تہارے پاس لوگ کہ احادیث کو جانے والے قرآن کوئی یادہ جانے ہیں۔

مغرین نے بی کام کیا کہ ہرآ ہت ے متعلق جوا حادیث وآ خار صحابہ ہیں سب کوایک جگہ جمع کردیا تا کہ ابل شبہات کوالزام دینے کا سامان اور سرمایہ نول کے ہاتھ میں دہے۔ جس سے مرزا قادیا نی سخت تا راض ہیں۔ دراصل بیت تعالیٰ کافعنل اور اس وعدے کا ایفا ہے۔ جوا پی کتاب مجید کی ہر طرح حقاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ''اندا نسحت نزلغا الذکر وا فالله لمحافظون (حسب جید کی ہر طرح حقاظت کریں گے۔ اب دیکھ کہ اگر نقامیر نہ ہوتی تو وہ معتی جوت تعالیٰ کی مراد ہے کو گرمحفوظ رہتے اور ہزاروں بورین اور دجال جن کے نظامی خریں آ مخضر سے اللہ کے ہار ہادی ہیں۔ جوشہات پیدا کر کے اپ دل سے نظامی خریس کے اس سے نکے کی کیا صورت ہوتی اور کون می تدیر قرآن کے اصل معتی کو سے نظامی خریس کے اس سے نکھنے کی کیا صورت ہوتی اور کون می تدیر قرآن کے اصل معتی کو سے نظامی معتی کو رہیں اندال اندال سام معتی کو خرض مغرین من جانب اللہ اس کا میں دیست الشداس کا میں دوروں کے قرآن کے نظم ومنی کی پوری حقاظت کریں ادباطل اس میں کی طرف سے آنے پر مامور ہوسے کہ قرآن کے نظم ومنی کی پوری حقاظت کریں ادباطل اس میں کی طرف سے آنے پر مامور ہوسے کہ قرآن کے نظم ومنی کی پوری حقاظت کریں ادباطل اس میں کی طرف سے آنے

ےان ہی تعرف

مركوابى دےرم

تفرف کرنے۔

عدم تصرف بمى تا

ے آنخضرت ا

همرابی کی درخواس

الله الى طباة

(تىربە:۸۳)"

كاعدم انتثال ثا

لائق نہیں ہو کے

حالانكه نمازروز

کےارندادکاتھم

جيبا كدابجىم

اعتبارہوسکتی۔

اور محج تغییر کی

نئ تغيير ميںاء

اس میں ندکور

فابري كدوا

بالرائة كوكفر

ترجع بلامرن

احاديث واتو

خلاف قرارد.

رپیموا که کلام

احادیث وآ ا

کے ہارے پچھ ہارے

نهائ -جيما كرارشادم" لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تغزيل من حكيم حميد (حم السجده:٤١) "يعنقرآن من شروبروس بإطلآ سكاب نديجي اگر تقاسیر ند ہوتیں تو علاوہ دوسرے ملاحدہ کے خیالات کے جوسینکڑوں اب تک گذرے مسمرین وغيره خرافات بمى قرآن ميں واخل ہو جاتے۔ ہر چندلوگ بہت چاہتے ہیں كەقرآن ميں تغير وتبدل كردير رجيها كرح تعالى فرما تا ب- "يريدون أن يبدلوا كلام الله (الفتع:٥٠)" لین چاہتے ہیں وہ کہ قرآن کوبدل دیں۔ مرکس سے کیا ہوسکتا ہے تفاسیر نے اس سے سب کوروک دیا اور جب تک حق تعالی کومنظور ہے ایسا ہی روکتی رہیں گی۔ اہل انساف غور کریں کہ جولوگ تغیریا این دل سے گھڑ کے چیش کرتے ہیں کیاان کی نسبت ریسن طن ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں۔ان کامقصودتو اعلانیہ یمی ہے کہ کلام اللی کو بدل کران کو بے ایمان بتادیں۔اس دعوے كاتون اس سے بخوبى موعتى ہے جوئ تعالى فرما تا ہے۔ "حسرمت عليكم الميتة والده ولحم الخنزير (مانده: ٣) "يعنم داراورخون اورخز يركا كوشت تم يرحرام كياكيا ہے۔اگر کوئی اس کے بیمعنی مجھے کہ میتہ اور دم اور فم خزیر چند آ دمیوں کے نام تھان کی حرمت کا تھم اس آیت میں ہے اور ریا کے کہ مر دار اور خون اور گوشت خزیرے اس کو کو کی تعلق نہیں ہیں۔ چزیں حلال ہیں۔ کیا کوئی مسلمان اس اعتقاد والے کو یہ سمجے گا کہ اس کا ایمان اس آیت پر ہے ہر گزنییں۔ابیافخص بے ایمان کس دجہ سے سمجھا جائے گا۔ای دجہ سے کو وہ متم کھا کر کہے کہ میں اس آیت کو کلام الی سجمتا مول کراس نے مخالفت ایسے معنی کی کی جواحادیث اور اقوال محابداور اجماع امت ب عابت بين ـ ورندان الفاظ كمعنى قرآن مي كهين نبيس جن كى خالفت كاالزام اس پرنگایا جائے۔ غرض سے بات قابل تنلیم ہے کہ جومعیٰ قرآن کی تفاسیر میں مذکور ہیں وہی ایمان لانے کے قابل ہیں اور جومعنی اس کے خلاف میں کوئی این طرف سے تراش لے اس کو قبول کر لین الیابی ہے جیسا کہ ابومنصور نے اپنی جماعت کوسمجمادیا تھا کہ مینہ وغیرہ کسی کے نام تھے۔انہیں کی حرمت بھی ۔مردارادر خزیر کے گوشت ہے اس آیت کوکوئی تعلق میں وہ سب چیزیں حلال میں اور فرقة منعور ميكا يمي اعتقاد ب_مسلمانو! أكرتم كوخدا اور رسول كي مراد برايمان لانا بوقواي اسلاف كي تغييرون كواينا مقتداه بنا كرركموور ندا بومنصوركي طرح جس كاجوجي حاب كاكمه كرهم اه كر دے گااورتم کچے نہ جھ سکو کے کہ ہم کون می راہ چل رہے ہیں۔

سان میں تعرف ندکر ہے تو وہ اتفاقی سمجھا جائےگا۔ کیونکہ چند آ بخول کے معنی بدل وینا اس بات پر گوائی وے رہا ہے کہ اس کی طبیعت میں بے باکی اور جرائت ہے۔ جب بھی کی آ بت میں تعرف کرنے کے ضرورت ہوگی تو فوراً تعرف کرے گا۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ عدم تعرف بھی تعرف بھی ہے۔ چنا خور آ ن شریف میں ہے کہ چندمنا فق باوجود تھم کے آنحضرت اللہ المرائی کی درخواست بھی کریں تو فر ماد بھے کہ تم لوگ میر ساتھ برگز ندلکو گے۔ ' فان دجعك ہم رائی کی درخواست بھی کریں تو فر ماد بھے کہ تم لوگ میر ساتھ برگز ندلکو گے۔ ' فان دجعك اللہ المن طاق فقہ منهم فاست اذنبول للمنصورج فیقل لن تخرجوا معی ابداً رتوبه: ۱۳۸) ''وجاس کی بھی ہے کہ جب ایک باران کی بے ہا کہ معلوم ہوگئ تو ہمیشہ کے لئے ان کا عدم اختال ثابت ہوگیا۔ اب وہ کتابی کہیں کہ ہم ہم اور کا ب چلئے کو حاضر ہیں۔ ہم گز اعتبار کے کا عدم اختال ثابت ہوگیا۔ اب وہ کتابی خلافت میں بعض لوگوں نے ذکو ق دینے سے انکار کیا تھا۔ طال نکہ نماز روزہ وغیرہ احکام شرعیہ کے قائل اور عالی تھے۔ گر ان کا بچھاعتبار نہ کیا اور صاف ان کے ارتداد کا تھی وہ دے دیا۔

مرزا قادیائی نے صرف پی عیسویت کی فرض سے کی ایک آیتوں کے معنی برل دیئے۔
جیسا کہ ابھی معلوم ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا تو اب ان کی وہ تغییر کیؤگر قابل اعتبار ہو سکتی ہے۔ جس کی نبست لکھتے ہیں کہ بلاشہ کتاب اللی کے لئے ضرور ہے کہ اس کی ایک نی اور شیخ تغییر کی جائے اور کھتے ہیں کہ کتاب اللی کی غلا تغییر وں نے مولو یوں کو فراب کیا ہے۔ اس نی تغییر ہیں احاد ہے واقوال سحابہ وغیر ہم سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اگریہ پرانی چڑیں بھی اس میں فہ کور ہوں تو جدت پہند طہائع اس کو قبول نہ کریں کے اور پھر وہ نی بی کیا ہوئی اس سے فاہر ہے کہ وہ تغییر صرف ان کی رائے سے ہوگی۔ جس کی ممانعت ہے اور مرزا قادیائی بھی تغییر اور تو وڑے نہ کی کیا ہوئی اس سے بالرائے کو کفریتا تے ہیں اور اگر تو وڑے احاد یہ واقوال کھے جائیں اور تھوڑے نہ کھے جائیں تو وہ نہ کہ مرزا قادیائی مرزا قادیائی کی غرض کے بیچے پیچے رہے۔ نعوذ ہاللہ من ذک کہ یہ تئی کی مرزا قادیائی کی غرض کے بیچے پیچے رہے۔ نعوذ ہاللہ من ذک کے جس کا مطلب احاد یہ واقوال کی مرزا قادیائی کی غرض کے بیچے پیچے رہے۔ نعوذ ہاللہ من ذک کہ یہ تی تغییر جو اکثر یہ ہوا کہ کام اللہ میں مرزا قادیائی کی غرض کے بیچے پیچے رہے۔ نعوذ ہاللہ من ذک کہ یہ تغییر کے۔ اس کا تو خشا یہ ہو کہ جو اکو النہ تعلی ہو کہ حسل کام آسکتی ہے۔ اس کا تو خشا یہ ہے کہ جو کہ دو آغاد ہے کہ میں بوگی۔ مسلمانوں کے مسکمانم آسکتی ہے۔ اس کا تو خشا یہ ہے کہ جو کہ دور اس کے اس کی کی کو کی کی کی کو کی کو کی کو کی کو کو کو کی کو کو کو کی کی کو کو کی کی کی کو کو کی کو

ر چندا دمیوں کے نام تھان کی حرمت کا بشت فزیر سے اس کوکو کی تعلق نہیں بیر سب بیر سمجے گا کہ اس کا ایمان اس آیت پر ہے گا۔ای دجہ سے کو دہ تھم کھا کر کم کہ میں معنی کی کی جواحادیث اور اقوال صحابہ اور آن میں کہیں نہیں جن کی مخالفت کا الزام فرآن کی تفاسیر میں نمور ہیں وہی ایمان کی طرف سے تراش لے آس کو قبول کر لینا کی طرف سے تراش لے آس کو قبول کر لینا کے میں دفیرہ کی کے نام تھے۔انہیں کی کی مواد پر ایمان لانا ہے تو اپنے

ن بين يديه ولا من خلفه تنزيل من

میں ندرو بروے باطل آسکا ہے نہ چیجے سے

ت کے جوہینکلزوں اب تک گذرے مسمرین

بدلوگ بہت جاہے ہیں کہ قرآن میں تغیر

ن أن يبدلوا كلام الله (الفتع:٥١)"

بابوسكاب تفاسيرن اس سيسب كوروك

ہیں گا۔ اہل انساف غور کریں کہ جولوگ

كانست بيحس ظن موسكنا ب كدمسلمانون

لی کوبدل کران کو بے ایمان بنادیں۔اس

اتائح-"حسرمت عليكم الميتة

اراورخون اورخز بركا كوشت تم برحرام كيامي

آ بخول میں کسی غرض ذاتی کی وجہ سے لیساتھ کوئی غرض متعلق نہ ہونے کی وجہ

رح جس كاجوجي جاب كاكه كرمراه كر

نی تغییر کی ضرورت ہوئی۔ پھر کیا مسلمان لوگ بدان لیس سے کدا ہے نبی کی بات غلط ہے اور اگر مان لیس سے کدا ہے نبی کی بات غلط ہے اور اگر مان لیس سے تو کیا چھر بدوی کا بھی کریں سے کہ ہم امت جمدید میں جیں۔ میری رائے میں کوئی مسلمان کتنا ہی گارہ وا تنا بھی ضعیف الاعتقاد نہ ہوگا۔

كونكه براكي

ہوجا تاہے ک

ہے تمسک :

تعيين اورتع

یران کےا:

فتم كااجما

قرآ ن شر

لينى جو پچ

مديثكخ

ابی حات

حيوز ركم

مقعود

نامالحاد

کے ہیں

روایت

يلحدو

الذير

دومر۔

الث

هـــر

ورمنثؤ

التك

یه بات بیشیده نبیل که جولوگ احادیث و آثار کوسا قط الاعتبار کر کے صرف قر آن بر اسے دعادی کا مدارر کمتے ہیں اوراس کے معنی جواحادیث اور آثارے ثابت ہیں بدل دیا کرتے سي - جيما كرت تعالى فرما تا م-"يريدون أن يبدلوا كلام الله (الفتح: ١٥) "العن وه لوگ جا جے بیں کراللہ کے کلام کوبدل دیں اور جب قرآن بی بدل دیا جائے اور احادیث متروک موجا كين تو ظاهر ب كددين عى بدل ديا كيا _ كونكددين وى ب جوقر آن وصديث س ثابت موا تما - اليے لوگوں كى شَان مِين حَل تعالى فرما تا ہے۔ ' افسفيسس ديسسن الله يبسفون (آل عسمسران:٨٣) "العنى كياالله كوين كسواكوكي دوسرادين ماسيخ بين وه اوردوسردين كى خوابش كرني والول كانبت ارشاد موتا ب- "من يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين · كيف يهدى الله قوماً كفروا بعد ايمانهم وشهدوا ان الرسول حق وجاه هم البينات والله لا يهدى القوم الظالمين اولـ 1ك جـزاؤهم ان عليهم لعنة الله والملككة والناس اجمعين خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب ولاهم ينظرون (آل عمران: ١٨٥) " ﴿ يُوكُنُ سُوا عَالِمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله کے اور دین جاہے سواس سے ہر گر قبول نہ ہوگا اور وہ لوگ آخرت میں نقصان یا کیں مے۔ کیونکر بدايت كرے كا الله ايسے لوكوں كو جوم عربو كئے ايمان لاكرادر كوابى دى كرسول سيا ب اور كئى تچیس ان کونشانیاں اور اللہ ہدایت نمیس کرتا بے انصاف لوگوں کوا پسے لوگوں کی سزایہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی۔ پڑے رہیں گے اس میں بلکانہ ہوگا ان پر عذاب اورندان كومهلت ملے كى _ 🎝

اس آیئشریف شرسز آئی خاص ان لوگوں کی بیں جومسلمان کہلا کر دوسرادین اختیار کرتے بیں اور رسول التعلقہ کے برحق ہونے کی بھی گوائی دیتے بیں۔ یہ بات برابران لوگوں پر صادق آتی ہے کہ قرآن کے معنی اپنی طرف سے بنا کرنیادین لکالتے بیں۔ الحاصل ادنی تامل سے یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ کتب تفامیر کوچھوڑنے بیں بری معیشوں کا سامنا ہے۔ صرف لدین العصیمۃ کے لحاظ ہے یہ کہ کتب قامیر کوچھوڑنے بیل بری معیشوں کا سامنا ہے۔ صرف الدین العصیمۃ کے لحاظ ہے یہ کہ کتب کی ضرورت ہوئی۔ و ما علینا الا البلاغ!

بہلاحملہ مدیث وتغیری پر تھا۔ جتے ملاحدہ گذرے ہیں سب کاحملہ تفاسر پر ہوا کیا

کوتکہ برایک مسئلمان کتابوں میں مختلف روایات سے وار دہونے کی وجدسے ایسام عرح اور مغصل موجاتا ہے کہ سی کوکی بات بتانے کا موقع نہیں ال سکتا۔ بخلاف اس کے ان کوچھوڑ کرصرف قرآن تے تمسک مونے کی تو ہرایک کوتاویلات کی خوب منجائش ل جاتی ہے۔ای وجہ سے نمازوں کی تسين اور تعدا در کعات دغيره بيس کې زياد تي کې مخائش ان لوگول کول کې تنمي _اگرا حاديث ونفاسير یران کے اجاع کا اعماد ہوتا تو اس کا موقع ہی نہ ملا۔

حق تعالى نے قرآن من جو بچھ بيان فر مايا ہے كو مفصل ہے۔ مر بحر بھى سب ميں ايك فنم كا اجمال ب_جب كي تفعيل آنخضرت الله في بهدا كريه بات ندموتي اوركل امور قرآن شريف من بالنعيل بيان ك جائة "ما اتاكم الرسول فخذوه (العشر:٧)" این جر کھرسول تم کودیں اس کولوفر مانے کی ضرورت بی ندرجی۔اس سے ظاہرہے کہ قرآن نے مدیث کی جگہ چھوڑر کی ہے۔ چنانچام میوائی نے درمنٹوریس روایت کی ہے۔ 'و آخس جابن ابي حاتم من طريق مالك ابن انس عن ربعية قال ان الله تبارك وتعالىٰ انزل الكتاب وترك فيه موضعاللسنة "يين حل تعالى فقرآ ن وتازل فرمايا محرمديث كاجكه چھوڑ رکھی ہے۔ یہ بات بوشیدہ نہیں کہ جولوگ حدیث وتغییر سے مخالفت کرنا جا ہے ہیں ان کا مقعود يى بوتاب كرآيات قرآنيكوان كمعنى سے بٹاكردوسر معنى يمنطبق كرديں۔اسكا نام الحادب _ كوتكمعنى الحادك الحت من ماكل مون اور ماكل كرف اورحق عدول كرف ك بي -جيساك (الان العرب ١٢٥ م ٢٥٥) وغيره من معرح باورا مام سيوطي في ورمنثور من روايت كى م- "اخرج ابن ابى حاتم عن ابن عباسٌ في قوله تعالى ان الذين يلحدون في آياتنا قال هوان يوضع الكلام على غير موضع "الين ابن عباللهان المذيب يسلم ون كأغير ش فرمات بين كه الحادك معنى يه بين كه كلام كاصلي معنى جهور كر دوسرمعنى لئ جائي اور نيز درمنورش ب- واخرج احمد في الزهد عن عمر بن الخطابٌ قال ان هذا القرآن كلام الله فضعوه على مواضعه ولا تتبعوا فيه هـوا ، كم " ﴿ يعنى يقرآن الله كاكام بـاس كواس كمواضع اورمعانى برر بخدداورائى خوامشون كواس يس دخل مت دو- 6

اس کی مجدرہ ہے کدوسرے متی لینے میں اصل معنی کی تکذیب موجاتی ہے۔ چنانچہ ورمنورش مع واخرج عبدالرزاق وعبد بن حميد عن قتادة قال الالحاد التكذيب "أب ويمي كون تعالى عيلى عليه السلام ك شان عل فرما تا ب- "يحسى الموتى بان لیں کے کرایے نی کی بات غلد ہے اور اگر ہم امت محدید میں ہیں۔میری دائے میں کوئی نهوكا_

ث وأ فاركوما قط الاعتبار كر كمرف قر آن ير حاديث اورآ فارسے ثابت بيں بدل ديا كرتے أن يبدلوا كلام الله (الفتح:٥٠) "يخي وو بقرآن عى بدل دياجائ اوراحاد يث متروك ردین وی ہے جوقر آن وحدیث سے ثابت موا الفسفيسر ديسن الله يبسغسون (آل فی دومرادین چاہے ہیں وہ اور دوسر مے دین کی ن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل ف يهدى الله قوماً كفروا بعد ايمانهم بينات والله لا يهدى القوم الظالمين لكة والناس اجمعين خالدين فيها لا عمران: ١٨٥١م) " ﴿ جُوكُوكَي سوات اسلام ولوگ آخرت میں نقصان یا ئیں ہے۔ کیوکر ان لا کراور گوائی دی کهرسول سیا ہے اور چی ف لوگول کوالیے لوگول کی سزایہ ہے کہ ان ہر ا- يزير ال السيل الكاند موكا ان ير

ل كى بين جومسلمان كهلا كردومرادين اعتبيار کوابی دیتے ہیں۔ یہ بات برابران لوکوں پر نیادین تکالے ہیں۔الحاصل ادنی تامل سے بدى برى معيبتول كاسامنا بير مرف ما علينا الا البلاغ! ره گذرے بی سب کا حملہ تفاسیر پر ہوا کیا هريرةة

جھڪڙنا ڪفر .

اعلى اورار ف

اييضل

و تکھنے کے

کرنے وا

خواروغيره

زياده تراء

ہے کہ بالع

ای وجه۔

حرامفرما

ضرورت

مصالح ـُ

فقراءالل

رقم حضر ظاہری ج

كيفيت

بسرى

وفات

مشابداء

دمالت

ہوا ہ

باذن الله "الخت من احیاء کم حن زنده کرنے کے بین اور احادیث و آثار سے بھی وی معنی طابت بیں ۔ مرمرزا قادیانی کہتے بیں کہ سمرین مے قریب الموت بیاروں کو حرکت دیتے تھے۔ صرف بیا کی بی بہتر بھی کہ ایک کیا کرتے ہیں ۔ الغرض ان تمام روایات و آیات سے ثابت ہے کہا ہے معنی آیا شریف کے اور بیا الحاد اور تکذیب قر آن ہے ۔ جس کی نبست جی تحالی فر اتا ہے ۔ ان الدیدن یلحدون فی آیتنا لا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی آمنا یوم القیمة (حم السجدة: ٤٠) " وجوالحاد کرتے ہیں ہماری آئوں میں ام من یاتی آمنا یوم القیمة (حم السجدة: ٤٠) " وجوالحاد کرتے ہیں ہماری آئوں میں کے دن۔ کی جو الله جائے گادون خیس بہتر ہے یادہ جو آئے گامن سے قیامت کے دن۔ ک

یعن الحاد کرنے والے خدائے تعالیٰ سے چمپ نہیں سکتے وہ قیامت کے روز دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ ہم مرف بلحاظ خیرخوائی کے آیات واحاد یث کو پیش کررہے ہیں۔اس پر بھی اگر توجہ نفر مائیں تو مجوری ہے۔و ما علینا الا البلاغ!

حق تعالی فرما تا ہے۔ 'و من اظلم معن ذکر بآیات ربه فاعرض عنها ان من المجرمین منتقعون (السجدة:۲۲) ' واس نے زیاده کون ظالم ہے جس کوآیات اس من المجرمین منتقعون (السجدة:۲۲) ' واس نے زیاده کون ظالم ہے جس کوآیات اس رب کی یاده لائی جا کیں تو ان سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ہم گناه گاروں سے بدلد لینے والے ہیں۔ پہ الحاصل آیات قرآنی ہے منتقل ہے۔ جس کی نسست تخت وعیدیں وارد ہیں اور اس تح یف کی تفاظت صرف کتب تغیر سے متعلق ہے۔ جسیا کہ خودم زا قادیانی مجمی (رابین احمدیم اا عاشد در عاشد نبره، خوائن جامی احمدی میں کمھتے ہیں کہ دور آن دیانی محمل کا محرف ومبدل ہونا اس کے کا للدتعالی اس کا عافظ ہے لاکھوں مسلمان اس کے حافظ ہیں ہزار ہاس کی تغیریں ہیں۔''

مرزا قادیانی کی تدین وانساف سے توقع ہے کہ ہرگز اعراض نفر ما کیں گے۔الل بھیرت پریدامر پوشیدہ نیس کہ جولوگ آیات قرآنی ش الحادکرتے ہیں ان کی غرض ہی ہوتی ہے کہ جھڑا کر کے اپنے تراشے ہوئے معنی کو فابت کریں اور معنی عقیق کو باطل کر دیں۔ یہ س قدر دیانت کے طلاف ہے۔ حق تعالی فرما تا ہے۔ ''وجداد الدوا بدالبداطل لید حضوا به الحق فداخد تھم فکیف کان عقاب (مؤمن: ۵) ''واور مجادلہ کیا انہوں نے باطل کے ساتھ تا کہ ناچ کردیں۔ حق کو پھر میں نے پکڑلیاان کوتو میراعذاب کیا تھا۔ ک

اور (درمنورج ۵م ۳۳۷) میں امام سیوطی نے بیروایت نقل کی ہے۔ ' عسن ابسی

اب مرزا قادیانی کے دلائل سنے جواپی رسالت وعیسویت پر قائم کرتے ہیں۔ بیامر تسمی مسلمان پر پوشیده نہیں کہ رسالت اور نبوت کا درجہ خدائے تعالی کے نزدیک تمام مدارج سے اعلی اورار فع ہے اور جن بندگان خاص کوئت تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے انتخاب فرمایا ہے ان کو ا ي فضل وكرم سے كناموں سے محفوظ ركھ كرخلق ميں ايبا نيك نام اور نيك روبير مكھا كه كوئي ان كو دیکھنے کے بعد کسی فتم کے رزائل کا الزام ان پر نہ لگا سکا۔ جولوگوں کی ٹگاہ میں ان کو ذلیل وخفیف كرف والعصول مثلاً بيكي ني كي نسبت الزام نيس لكايا كياكدها بازجمونا، بدمعاش ، مال مردم خواروغیرہ ہے۔ یوں تو جینے رزائل اور بدنماا فعال ہیں۔سب سے انبیاء معصوم اور محفوظ تھے۔لیکن زیادہ تر اجتمام اس کارہا کہ مال مردم خوار ہونے کا الزام نہ آنے یائے۔ کیونکہ بیالی بری صفت ہے کہ بالطبع آ دی کواس سے نفرت پدا ہوتی ہے اور ایسے آ دی کوکوئی این باس آ نے نہیں دیا۔ ای وجہ سے حق تعالی نے ہارے نبی کر يم الله پراورآب كالل بيت بر مدقد اورز كو الم بيلے بى حرام فر مادیا۔اس کے بعد عام تھم ہوگیا کہ ہرمسلمان جس کے پاس تھوڑ ابھی مال ہووہ صدقہ اور ضرورت سے کسی قدرزائد ہوتو وہ ز کو ق دیا کرے۔الی حالت میں حضرت کولوگوں کا مال عموی مصالح کے لئے لینے میں کسی تھم کا ندیشہ ندر ہا۔ ای وجہ سے خود بنفس نفیس صدیے ما تک لیتے اور فقراءابل اسلام ويتائل دغيره كيمصالح مين تقسيم فرمادية اوركسي كواس وبهم كاموقع بى ندملتا كدوه رقم حصرت اینے ذاتی اغراض میں صرف کرنے کے لئے وصول فرماتے ہوں مے اور حالت ظاہری بھی ای کُوثابت کرتی تھی کہ حضرت کواس مال ہے کوئی ذاتی تعلق نہیں۔ کیونکہ فقرو فاقہ کی ہیہ کیفیت رہا کرتی تھی کہ دو دومینے چولہانہیں سلگتا تھا۔صرف چھوہاروں کے چند دانوں پراوقات بسری ہوتی اور صدقات وغیرہ کا جس قدر مال آتا فقرا وغیرہ میں صرف ہوجاتا۔ یہی وجد تھی کہ وفات شریف کے وقت سمی مسم کا مال واسباب ومکان عالیشان ورثا کے لیے نہیں چھوڑا۔ان تمام مشاہدات کے بعد کیاممکن ہے کہ کی تئم کی بدگمانی ہوسکے ہرگزنہیں۔اگر مرزا قادیانی کونبوت اور رسالت خدا کی طرف ہے ملتی تو خدائے تعالیٰ ان کوہمی بدنماالزاموں ہے محفوظ رکھتا۔ مگراپیا نہ ہوا۔جیسا کدان کی کارروائیوں سے طاہرہے۔

یوں مردور میں سے مرجو ہے۔ مولوی اللی بخش صاحب جومرزا قادیانی کے قدیم دوست اور سالہاسال ان کے دفیق رنے کے ہیں اورا حادیث وآ فارسے بھی وی معنی
مسے قریب الموت بھاروں کو ترکت ویے تھے۔
ہیں۔الغرض ان تمام روایات وآیات سے فابت
گذیب قرآن ہے۔جس کی نبست حق تعالی فرما تا
یخفون علینا افسن ملقیٰ فی النار خیر
د: ٤٠) " ﴿ جوالحاد کرتے ہیں ہاری آیتوں میں
دُنْ میں ہمتر ہے یا وہ جوآ کے گاامن سے قیامت

سے چیپ نہیں سکتے وہ قیامت کے روز دوزخ کآیات واحادیث کو پیش کررہے ہیں۔اس پر الاالبلاغ!

قع ہے کہ ہرگز اعراض ندفر مائیں گے۔ اہل میں الحاد کرتے ہیں ان کی غرض یہی ہوتی ہے یں ادر معنی حقیق کو باطل کر دیں۔ یہ کس قدر دلموا بسالب اطل لید حضوابه المحق دادر مجادلہ کیا انہوں نے باطل کے ساتھ تاکہ بے کیما تھا۔ ک

. نے بیدوایت لقل کا ہے۔"عسن ابسی رہے۔ جن کوخود مرزا قادیانی نے متی اور پر ہیز گار فر مایا ہے۔ وہ اپنی کتاب عصائے موی میں مرزا قادیانی کا حال لکھتے ہیں کہ' وہ کیوڑا ہید ملک کی وزنی گائے گریں۔ مسافت دور دراز سے بھرف زرکیر منگوا کر استعال فرماتے ہیں۔ خس کی ٹیٹیاں گلی رہتی ہیں اور برف ہروفت مہیا رہتی ہیں اور برف ہروفت مہیا رہتی ہیں اور ہونی انٹرا، ملک، پلاؤ، زردہ، پشینہ قالین لحاف وغیرہ میں مستخرق اور منہمک ہیں اور بادشاہوں کی طرح جائیدا دوزیور، باغات، محل مکانات، مقبرے، منار گھنشگر (کلاک ٹاور) اور مناروثنی (لاٹ ٹاور) وغیرہ غریبوں کے مال سے ہزار ہارو پیزی کرکے اپنی تفریح اور یادگار مناروثنی (لاٹ ٹاور) وغیرہ غریبوں کے مال سے ہزار ہارو پیزی کرکے اپنی تفریح اور یادگار مناروثنی جانے ہیں۔ صرف ایک یادگاری منارة آئیسی جس میں گھڑی جنگل میں وقت بتانے کواور لال غین موثن جانے کی تعیر کرنے کے واسطے دیں ہزار روپے چندے کے لئے اشتہارات شائع کئے گئے۔ بیتر فداور فارغ البالی اور عیش وعشرت عوماً امرا کو بھی نصیب نہیں ہی سب عقلی شوت کاطفیل ہے۔ بیتر فداور فارغ البالی اور عیش وعشرت عوماً امرا کو بھی نصیب نہیں ہی سب عقلی نبوت کاطفیل ہے۔ جس کا حال ہم نے ابتدائے کتاب میں لکھا ہے۔ "

جب عقلی مجرات مرزا قادیانی صدباترات بی توغور کیا جائے کہ خاص مال فراہم کرنے کی تدابیر س قدرسوجتی ہوں گی۔

(عسائے مدی صسم النس میں کھی ہے کہ "مرزا قادیانی تصویریں اپنی اوراہنے اہل بیت کی اور خاص جماعت کی اقسام اقسام کی اتر واتے ہیں اور اخباروں ہیں ان کی اشاعت اور خریداری کی ترغیب وتر یص ہوا کرتی ہے۔جس سے لاکھوں کی آ مدنی متصور ہے۔"اس کے سوا ماہواری چند سے اقسام کے مقرر ہیں۔جن کا مجھوال او پر معلوم ہوا۔اس کے سواصا حب عصائے موئی سے ذاتی معلومات جواس میں لکھے ہیں وہ بھی قابل دید ہیں۔ (عصائے موئی ص ۲۲۸) میں کھو ایس کی وان اق تسمن خسان میں جورو پر ہراج منیر کا چودہ سو میں کھور کی لاگت والی براجین کی قیمت میں آیا اس کودوسری مگدا بی خاکل و نفسانی حاجات میں خرج کرنا داخل ہے یانہ۔"

رسالدسران الممنیر کے چندہ دینے والے وہراہین کے خریدار کی تو مرکئے اور بہت ہاتی بھی ہیں جو حسب وعدہ ہائے مرزا قادیانی ہردو کتب کے منتظر وامیدوار ہیں۔ نیز وہ رو پہیہ جو مرزا قادیانی کے حساب میں آپ کو کہہ کر ہایں غرض جمع کیا گیاتھا کہ جب رسالہ موعودہ پرائے مسٹر الگوا تذروب امریکہ والا تیار ہوگا تو اس رو پہیسے ترجمہ کرایا جائے گا۔ سودہ رسالہ تو وعدہ وعید میں ٹابودہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ رو پہیے بھی خور دیر دہوا۔ پھر جورو پیم مجد کے واسطے جمع ہوا وہ کہاں

ا گاکراسم مون : او با تا بنا استجس میں پانی کرم کرتے ہیں۔

سیا۔ براہین کی نب لئے بری الذمد ہو اشتہار سب روپ اشاعت کائی مجی شرم ولحاظ طاق ہے سار میلائ پیش کر سار میلائ پیش کر دے مجلے ہیں۔ دے مجلے ہیں۔ آپ روپید دیا

پھر جن لوگوں۔ کہنچا۔ اگر مرزا دہندگاں کے نا دےدیے۔ اگا حسب ضابطہ،

ہارے میں جس ہوا۔ ہاتی سرار کہیں کی کہیر

ہوگی۔ قیمت سوم کے سرور

نسبست برابين

سوروپیرقرار کام کے انجا صاحب جائ

ہوتی ہے کہ ربالعالمیر

ن نے متی اور پر بیز گار فرمایا ہے۔ وہ اپنی کتاب عصائے موئی میں کہ''وہ کیوڑ ابید مشک کی وزنی گائے کیں۔ مسافت دور دراز سے فرماتے ہیں۔ خس کی منتیاں گئی رہتی ہیں اور برف ہر وقت مہیا رہتی اور برف ہر وقت مہیا رہتی اور برف بروقت مہیا رہتی اور بیور، باغات ، محل مکانات ، مقبرے ، منار گھنشہ گھر (کلاک ٹاور) اور افرید برخ بی کر کے اپنی تفریح اور یادگار کی منار قامت جس میں گھڑی جنگل میں وقت بتائے کو اور لال نیمن کی منار قامت جس میں گھڑی جنگل میں وقت بتائے کو اور لال نیمن میں محر کی جند سے کے اشتہارات بھیر کرنے کے واسطے دی ہزار روپے چند سے کے لئے اشتہارات میں البانی اور عیش وعرت عوماً امراکو بھی نصیب نہیں ریسب عقلی میں خابتدائے کتاب میں لکھا ہے۔''

رزا قادیانی مدہاتر اشتے ہیں تو غور کیا جائے کہ خاص مال فراہم اول گی۔

، چنده دینے والے وہرا بین کخریدار کی تو مرکے اور بہت باتی زاقادیانی ہردد کتب کے منتظر وامیدوار ہیں۔ نیز وہ روپیہ جو وکھہ کر ہیں ان مرکز این مرکز کی این مرکز کی این مرکز کی کہ کہ کہ این مرکز کی این مرکز کی کا سودہ رسالہ تو وعدہ وعید میں وہیہ می خورد ہردہوا۔ پھر جورو پیم مجد کے واسطے جمع ہواوہ کہاں وہیا تا نے کا سست جس میں یانی گرم کرتے ہیں۔

میا۔ برامین کی نسبت شاید بیعذر پیش کریں کہ ہم نے والیسی روپیکا اشتہار دے دیا ہے۔اس لتے بری الذمہ ہو مجے ۔لیکن اس میں بیغرض ہے کہ اولاً تو پہلے سے ایک کوئی شرط نتھی۔ ثانیا وہ اشتہارسب روپیددہندگان کے پاس کہاں بعیجا کیا ہے۔ فقط اپنے مریدین میں ہی اس کی اشاعت کانی مجمی کی تھی۔ ٹالٹا اس اشتہار میں بھی ایبافن تحکست و جالا کی کہ بے جارے مظلوم شرم ولحاظ فتل سے مطالبہ رویے کی جرات نہ کریں اور اگر کریں بھی تو مرز ا قادیانی کے کسی معتبر کا سار میفک پیش کریں۔ ایک آشانے محصے بوچھا کہ بقید براہین خداجانے کب آئے۔ میں نے جواب دیا کہاس کی بظاہر کوئی امیر نہیں کیونکہ مرزا قادیانی اس کی قیمت واپس کرنے کا اشتہار دے سے ہیں۔ دہ بولا کہم کوتو خبر بی نہیں ہوئی بھلااب روپیل جائے گا۔ میں نے کہاہاں اگر آب روبدویے کا سر فیکیٹ دے دیں تب اس نے کہا کہ جس کی معرفت ہم نے روبید دے کر كاب متكواكى ہے۔وہ تو مركيا فقط اى پردوسرے بے چارے خريداروں كا قياس كرلينا چاہئے۔ پھر جن لوگوں نے براہین کے واسطے پینکروں روپے دیئے تھے وہ اشتہاران کے پاس بھی نہیں پنجا۔ اگر مرزا قادیانی کی نیت بخیر ہوتی تو جیسا کہ عاجز کو ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ہم نے روپیے دہندگاں کے نام روپیدی کتاب کھولی ہے تو اس کو قائم رکھتے اور اس کے مواقق سب کوروپیدوالی وے دیتے۔ اگر کوئی لینے سے اٹکار کرتا تو پھر آپ کا مال تھا۔ دیا اوّل روپید ہندگان وخرید اران کو حسب ضابط رسید بھی دی ہوتی تا اس کو پیش کر کے روپیہ وصول کر سکتے۔ بیش العباد تھا۔ اس بارے میں جس قدرسعی واہتمام ہوتا تواب وعبادت میں داخل تھا۔ خیربیتو برا مین کے رو پید کا حال موا- باتى سراج منير ومسر الكويدُ روب واليرويديكا كياعذر بي على بذا القياس اور بهت رقوم جو کہیں کی کہیں خرچ ہوئیں بیرسب کیوں اذااوتمن خان میں وافل نہیں اذاعا ہدعذر میں جو وعد ہے نبت براین احمد به جلداوّل اعلان سرورق جلداوّل ودوم می بین کمخامت سوجز سے زیادہ موگ ۔ قیت اوّل باغ بھروں بھیں اور اقرار کہاس کی طبع میں آئندہ مجھی تو تف نہیں ہوگا۔جلد سوم كرسرورق برفر مايا كداب كتاب تين سوجز تك بني مى باورة خير صفح براس كى قيت ايك سوروپية قراردے كرفر مايا كه اگراس كے عوض تاروپييجى مسلمان پيگلى نه دين تو پھر كويا کام کے انجام سے خود مانع ہوں مے۔ (اس فقرہ کی تحریر سے مرزا قادیانی کے اسینے رئیس اعظم صاحب جائمداد ہونے اور ہزار ہاروپوں کے اشتہارات دینے کی حقیقت و ماہیت بھی خوب طاہر موتی ہے کہ جو کچھ ملے پیکٹی ملے) جلد چہارم میں آخر کارفر مادیا کہ اب اس کامتولی طاہرا وہاطنا رب العالمين باور پچيمعلوم نييل كه كس اندازه ومقدارتك اس كو پېنياد ساور پچ توبيب كه جس کافر ہوجائے۔ پُ خریدی جائیں اور مفید ہیں۔ جیسے، عزیز کین چوکا، اختیار میں ہے۔ اختیار میں ہے۔ دین کا سارا مارا مصارف کے۔ مشریک ہواور: مضارف کے۔ ایک اخبار جار سالا ندآ مدنی میں منافع ہو۔ ا

ے مشتم کتاب۔ زکو ہوو اوریٹیم ا تکذیب

حاصل کر۔

قدراس نے جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام ظاہر کے ہیں اتمام جت کے لئے کافی ہیں۔زندگی کا اعتبار نہیں وغیرہ ۔افسوس رائی موجب رضائے خداست پرجس کا عاجز کوالہا آ ارشاد مواہم خیال کر کے رین فرمایا کہ مصالح اندو ختہ ختم ہوچکا ہے اور جوہم نے تین سود لاکل کا قیدتحریر ش آ کر تیار ہونا لکھا تھا فلط تھا۔اس لئے آئندہ تولیت سے دست بردار ہوتے ہیں اور رو پیدوسول شدہ ت العبادى عباداللد سے معافی جاہتے ہیں۔ پھروعدہ رسالہ سراج منیرجس كا چودہ سوروپيہ كے مرف ے طبع کا اعلان ۲۳۰ اهمر ورق شحنه حق بر موا تھا۔ جس کے لئے کئی مقامات سے خاطر خواہ چندہ آ كيا تفااورجس كى نبست فاكسار في جب مرزا قاديانى انباله ين تشريف ركعة تع بذريد خط وعده خلافی کی شکایت کی تقی تو مرزا قادیانی اس پردرجم برجم بوکر فغا بوئے تھے۔ یہ ۱۸۸۲ء کا ذکر ب- جب سرمهٔ چیم آرید چهیا تعاادراس کے سرورت پراس کی قیتعام سے اور خاص ذی استطاعت سے جوبطورا مداودیں اس شرط وعدہ پرمقرر کی کہ سراج منیراور براہین کے لئے اس تشم ے سر مایہ جمع ہوکراس کے بعدرسالہ سراح منیر پھراس کے بعد پنجم حسہ براہین احمد یہ چھپنا شروع موگا۔ پھر وعدہ اجرائے رسالہ ماہواری قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ آخر جون ۱۸۸۷ء کی بیس تاریخ ے ماہ بماہ لکلا کرےگا۔ نیز رسالہ تجدید دین یا افعۃ القرآن مجر ۲۸ شی ۱۸۹۲ءجس کوسات برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ (نثان آ سانی ص ۲۳،۳۳) میں ضروری گذارش باہمت دوستوں کی خدمت میں امداد کے لئے کی اوراس کی سرخی ناما اے مرداں بگوشید و برائے حق بجوشید لکھ کرفر مایا كر پختداراده وخوابش بكراس رسالد (نشان آساني وشباوت الملهمين) كے جيمنے كے بعدرسالد دافع الوساوس طبع كراكر شائع كيا جائي سوآ ئينه كمالات كا دوسرا نام دفع الوساوس ركه كر مرزا قادیانی اس سے بری الذمہ ہومکتے اور بعداس کے بلاتو قف رسالہ حیات النبی وممات أسيح جو بورب وامر یکہ کے ملول میں بھی بھیجا جائے گا شائع ادراس کے بعد باتو قف حسر پنجم براہین احمدیدجس کا دوسرانام ضرورت قرآن رکھا گیا ہے۔ ایک متقل کتاب کے طور پر (بیمطلب ہے كداس كى قيمت عليحده موكى ـ برابين كى قيمت دين واللهاس برابناحق قائم نسجمين) چهنا شروع ہو لیکن اس سلسلے کے قائم رکھنے کے لئے بداحسن انظام خیال کرتا ہوں کہ ہرایک رسالہ جو میری طرف سے شائع ہومیرے ذی مقدرت دوست اس کی خریداری سے محصور بدل وجان مدد دیں۔ پھر فرمایا اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو بوجه الماک واموال وزیوارت وغیرہ ك ذكوة فرض موتوان كو جهنا جا ب كماس وقت دين اسلام جييا غريب اوريتيم اورب كس كوئي نہیں اورز کو قادیے میں جس قدرتهد بدشرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عقریب ہے جوم عرز کو ق

اتمام جمت کے لئے کانی ہیں۔زندگی

پرجس کا عاجز کوالہاماً ارشاد ہوا ہے

ان تنن سود لائل كا قيد تحريين آكر

ربوت إن اورروبيدوصول شده حق

) منیر جس کاچودہ سور دپیہ کے صرف لئے کئی مقامات سے خاطر خواہ چندہ

مين الشريف ركت تح بذريعه خط

لرخفا بوئے تھے۔ بید ۱۸۸۱ء کاذکر

) قیمتعام سے اور خاص ذی

اج منیراور براین کے لئے اس فتم

بجمهمه براين احمريه چپناشروع

ه آخر جون ۱۸۸۷ء کی بیس تاریخ

ر۲۸ دمنی ۱۸۹۲ء جس کوسیات برس

روری گذارش باهمت دوستوں کی

بثيد وبرائحق بجوشيد لكه كرفرمايا

ملمین)کے چھنے کے بعدرسالہ

دوسرا نام وفع الوساوس ركه كر

رساله حيات النبي وممات أمسح جو

لے بعد بلاتو قف حصه بیجم براہین

لناب کے طور پر (بیمطلب ہے

، پراپناحق قائم نه مجمیس) چھپنا

يال كرتامول كهبرايك رساله جو

بداری سے جھے کو بدل وجان مدو

طاك واموال وزيوارت وغيره

غریب اوریتیم اور بے س کوئی

اورعنقريب بجومنكرزكوة

کافر ہو جائے۔ پس فرض ہے جوائی راہ میں اعانت اسلام میں زکو ہ وی جائے۔ زکو ہ میں کتابیں خریدی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں اور میری تالیفات بجران رسائل کے اور بھی ہیں جونہایت مفید ہیں۔ جیسے رسالۂ احکام القرآن اربعین فی علامات المقر بین اور سراج منیر اور تفسیر کتاب عزیز لیکن چونکہ کتاب براہین احمد بدکا کام از بس ضروری ہے۔ اس لئے بشرط فرصت کوشش کی جائے گی کہ بدرسائل بھی ورمیان طبع ہو کرشائع ہو جائیں۔ آئندہ ہرایک امر اللہ جل شانہ کی افتحار میں ۔۔

منافع ہو۔ابفر مائیس کہ بیسب وعدےاس وعیداذ اعابد خلف میں کیوں داخل نہیں۔
اوراس (عصائے موئی س۱۹۲) میں لکھا ہے کہ مرزا قادیاتی نے طرح طرح کے اقرار مدار وعدے کر کے روپ قیمت کتب وقبولیت دعائے عطائے فرزند وغیرہ کے نام واعتبار پر پینگی عاصل کر کے اپنے قبضے وتصرف میں لے آیا اور پھر وعدہ وغیرہ کو ہالائے طاق رکھ کر چیجے مریدین عاصل کر کے اپنے قبضے وتصرف میں لے آیا اور پھر وعدہ وغیرہ کو ہالائے طاق رکھ کر چیجے مریدین سے مشتہر کرادی کہ امام وقت و خلیفۃ اللہ کو نبیوں، بقالوں، تک دلوں، زر پرستوں کے حساب کا ب سے کیا کام مسلس و پیچا والی کے سید ہیریں ہیں۔ دعا کی اجرت تک کی جاتی ہے اور کی مید ہیریں ہیں۔ دعا کی اجرت تک کی جاتی ہے اور زکو ہ جوتی فقرا ہے وہ مجمی نہیں چھوڑی جاتی اور پیرا میکس قدر خوش منظر کہ دین اسلام جیسا خریب اور یہ کس کوئی نہیں۔ اس کے سوا ان کا جموث کہنا واؤ جج، فتنہ آگیزی، خدائے تعالیٰ کی تعقیم السلام کی تنقیص شان اوران کو ساح قرار دینا اوران پر اپنی فضیلت وغیرہ اور عصائے موئی میں متعدد مقامات میں ثابت کئے گئے ہیں۔ جن کا ذکر اس کتاب فضیلت وغیرہ اور عصائے موئی میں متعدد مقامات میں ثابت کئے گئے ہیں۔ جن کا ذکر اس کتاب فضیلت وغیرہ اور عصائے موئی میں متعدد مقامات میں ثابت کئے گئے ہیں۔ جن کا ذکر اس کتاب

19

میں بھی آ گیا ہے یہ امورا پہے ہیں کہ کوئی مسلمان ان کا مرتکب نہیں ہوسکا اور اگر ہوا تو مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ اب اہل ایمان غور کریں کیا حمکن ہے کہ مرزا قادیا نی ان تمام اوصاف کے جامح بھی ہوں اور تقرب النی اور نبوت اور عیسویت کے ساتھ بھی متصف ہوں۔ اگر پہتلیم کرلیا جائے تو مسلمہ کذاب ہے آج تک جتنے نبوت کے مدی گذرے ہیں معاذ اللہ سب پر ایمان لانے کی ضرورت ہوگی۔ حالا فکہ کوئی ایما نداراس کا قائل نہیں ہوسکا۔ اس کے بعد مرزا قادیا نی کے وہ دلائل جوائی نبوت اور عیسویت پر پیش کرتے ہیں ان کی طرف توجہ کرنے کی کوئی ضرورت ندری ۔ حمر مرسمی طور پر اگر ذکر کر لئے جا نمیں تو ہموقع بھی نہیں۔ ایک دلیل بیہ کہ کریم بخش نے کہا کہ گاب شاہ مجذوب نے کہا تھا گھیے لیا تھا۔

محمد بیتھوب نے کہا کہ عبداللہ صاحب غزنوی نے کہا کہ مرزا قادیانی عظیم الثان کام کے لئے مامور کئے جا کیں مے۔

ایک فخص نے خواب میں دیکھا کہ سے آسان سے اترار

پیشین گوئیاں،استجابت،فصاحت وبلاغت زبان عربی،عقلی هجزات ان دلائل کا حال او پرمعلوم ہو چکا ہےاعاد ہے کی حاجت نہیں۔

اب مرزا قادیانی کی وہ دلائل پیش کی جاتی ہیں کہ جومرزا قادیانی نے (ازالة الاوہام م۸۰۷، خزائن جسم ۱۸۱۲) میں لکھا ہے۔ایک دلیل یہ ہے جوابھی معلوم ہوئی کہ کریم بخش نے گوائی دی کہ گلاب شاہ مجذوب نے خبر دی تھی کے پیلی جوان ہوگیا ہے۔اب قرآن میں غلطیاں تکالے گا۔ (سجان اللہ عیلی اور قرآن میں غلطیاں تکالنا)

اورایک دلیل بیپیش کرتے ہیں جو (از لہ الا دہام ۲۹۲ ہزائن جسم ۲۷ ہیں۔ یہ بیٹ کرتے ہیں جو (از لہ الا دہام ۲۹۳ ہزائن جسم ۲۵ ہیں۔ یہ بیٹ دمن جملہ ان علامات کے جواس عاجز کے سے موجود ہونے کے بارے بیں پائی جاتی ہیں۔ یہ کہ سے کہ سے اس وقت نیبود ہوں کے دلوں پرسے اٹھا لیا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موئی سے چودہ سو برس بعد تھا۔ جو سے یہود ہوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ایسے بی زمانے ہیں بی عاجز آیا کہ جب قرآن کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پرسے اٹھایا گیا ہے اور وہ اور بیز مانے بھی حضرت مثل موئی کے زمانے سے اس زمانے کے قریب تر یہ گذر چکا ہے جو حضرت موئی اور عینی کے درمیانی زمانے تھا۔"

نی کریم آلی ہے مرزا قادیانی نے نہیں جیسا کدا مح پیدتو کسی موضوعا معلوم ہوتا کہ بیہ کی کتاب سے بی

ک وفات ہے۔ فی قصص الانبیا اس کو مانع نہیں ہو کہیں گے۔ م

ضرورشرم مارند مرزا قاویانی ا مرت کواپنے

صاف لفظوا ظلی اورجع مسلمانوں میںموئ

اورمرزا دونو

آ رزواورا نے خصا^{لا} منٹی ہےا

المعاة ياليتنو الله الله نی کریم الله است است کا ای قدر مدت گذرگی ہے۔ اس لئے مثیل عیسی بھیجا حمیا۔ یعنی خود مرزا قادیانی نے مسلم شریف کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجا تھا۔ اس وجہ سے کہ وہ بخاری میں نہیں جیسیا کہ ابھی معلوم ہوا اور بیروایت جوا نی عیسویت کے استدلال میں پیش کرتے ہیں اس کا پیت تو کسی موضوعات کی کتاب میں بھی نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو اس کا نام ضرور لکھتے۔ جس سے اتنا تو معلوم ہوتا کہ بیریات مرزا قادیانی کی بتائی ہوئی نہیں ہے۔ بیدیا درہے کہ مرزا قادیانی کسی حدیث کی کتاب سے بیروایت فابت نہیں کرسکتے اس لئے کہ تھتین نے تصریح کی ہے کہ موکی علیا اسلام کی وال دت تک ستر وسوسولہ برس گذرے تھے۔ جسیا کہ عبیا لاذکیا کی وقات سے عیسی علیہ السلام کی وال دت تک ستر وسوسولہ برس گذرے تھے۔ جسیا کہ عبیا لاذکیا کی قصص الانبیاء میں علامہ طاہر بن صالح جزائری نے تکھا ہے۔

اس میں شرخیس کے مرزا قادیانی میں اعلیٰ درج کی جرأت ہے۔ کہمی کسی تشم کا خیال ان
کو مانع نہیں ہوتا کہ میں نے مخالفوں کے مقابلے میں کیا کہا تھا اور اب کیا کہدر ہا ہوں اور لوگ کیا
کہیں ہے۔ یہ می مرزا قادیانی کا ایک عقی مجزہ ہے کہ کوئی دوسرا یہ کا مہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس کو
ضرور شرم مانع ہوگی۔ جس کو مرزا قادیانی الحیاء یمنع الرزق کا مصداق قرار دیں ہے۔ جب تک
مرزا قادیانی اپنے اس بیان کوکس کتاب سے مالل نہ کریں بھی سمجھا جائے گا کہ انہوں نے اس

مدت كواسي ول سے كورليا-

ن کامر تکب نیس ہوسکا ادر اگر ہوا تو مسلمان ہے کے مرزا قادیا فی ان تمام اوصاف کے جامع تحریمی مصف ہوں۔ اگر بیشلیم کرلیا جائے تو ایس معاذ اللہ سب پر ایمان لانے کی وسکا۔ اس کے بعد مرزا قادیا نی کے وہ دلائل فی تحریم کی مشخص نے کہا کہ ایک دلیل میں علم ایک دلیل میں علم ایک کے دلیل میں علم کے دلیل میں کے دلیل میں علم کے دلیل میں علیل میں

ك في المرزا قادياني عظيم الثان كام

ن سے اترا۔ مذیان عربی عقلی مجزات ان دلائل کا حال

یں کہ جومرزا قادیانی نے (ازلد الادہام بہ جوابھی معلوم ہوئی کہ کریم بخش نے وان ہوگیا ہے۔اب قرآن میں غلطیاں

کی جاری ہے اس سے فرض میہ ہے کہ ت ہو کی تقی ۔ای طرح مثیل مولیٰ لینی غرضر

حيوزا البيتهرز

بوگا كەصدماآيا

يسي بعض لوكول

سوراخ کی راہ

مرزا قادیانی -

مثالة آنخضرت علي

مغز اوريطن جو

ان امور میں نج

(التكوي

اشارات قرآ

*ڪتب*تصوف

کر ویا ہے۔

مرزا قادياني

_ يېود بول _

یبود کی اکث

عقيده ہے

عقيدة فحن

عبيئى عليدا

ان کے قبا

شمويل،

كراك

باحمد ادخلته النار قال اجعلنی من امة ذلك النبی و فی روایة ابی هریرة قال یارب فاجعلنی من امة احمد "اب مرزا قادیانی بی غورفر ما می که خودموی علیه السلام ممارے نی الله کی مودی کا قراس کے خلاف میں کیوکر ممارے نی الله کی استان الله میشاق النبیین (آل عمران: ۱۸) " سے معلوم موتا ہے کہ تمام انبیا علیم السلام کویا آ مخضرت الله میشاق کا نب شے کی معرصرت کوکی نی کامشیل اور ظلی نی قراردینا کیسی بادلی ہے۔

مسلمانو! مرزا قادیانی نے تمہارے نبی افضل الانبیاء علیہ وعلیم الصلوۃ والسلام کومویٰ کا مثیل قرار دیا۔ کیا اب بھی کسی اور مثیل سننے کا انتظار ہے کیا تمہارے اور تمہارے اسلاف کے کان ایسے ناملائم الفاظ سننے کے آشا ہے۔ کب تک مرزا قادیانی کی الیمی باتیں سنا کرو مے تو بہ کرواگر نجات جا ہے ہوتوان کی ایک نہ سنواور اسپنے اسلاف کا اجباع کرو۔

مسلمانوں اور بہود کی وجہ شبہ میں جوفر ماتے ہیں کہ مغز اوریطن کلام الی کا ان دونوں كولول ساافاليا كياباس من يكلم بكريبودك شان من حق تعالى فرماتا ب-"افكلما جاءكم رسول بما لا تهوى انفسكم استكبرتم ففريقاً كذبتم وفريقاً تقتلون (البقرة: ٨٧) "جس سے ظاہر ہے كدوہ انبياء كى تكذيب اوران كول كياكرتے تھے اورتوريت وانجیل سے ثابت ہے کہ انہوں نے بیت المقدس کوڈ ھایا اور قربانی کے مقام میں خزیر ذی کئے بت خانة باد كياس كيسوااور بهت ى ان كى خرابيال بيل ين كاحال انشاء الله تعالى آئنده معلوم موكا ـ بفضله تعالى مسلمانول مين ان باتول سے اليك بمي نہيں يائي جاتى مسجدين آباد بلكه بميشة يُي ن بنائى جاتى بين - ج كى ويى وهوم دهام بكر برسال لا كمون مسلمانون كالمجمع موتاب رمضان شريف ميس عبادت كي وبي كرم جوشيال بي فرض كدشعار اسلام بفضله تعالى مندوستان ميس بهي قائم ہیں۔رہایہ کر بعض خطوط نفسانی میں گرفاراور بدعتوں میں جٹلا ہیں سوان کی بھی بیادات ہے كه جب قرآن وحديث سفت بي توايخ افعال اورتقمير يرنادم موت بي بال اس مين شك نہیں کہ بعض ایسے بھی ہیں کے عرجر قرآن وحدیث سنتے اور پڑھتے ہیں گرکسی کی جادوبیانی کے اثر سے ضروریات دین کے اعتقادات سے مجرجاتے ہیں سودہ لوگ اعتبار کے قابل نہیں۔ ایسے لوگ توخودنی کے دقت میں گمراہ اور مخالف ہوجاتے تھے ان کے حسب حال پیشعر ہے ۔ عمر بادیدند قوم دول زموی معجزات آل ہمہ شدگاؤ خورد از بانگ یک گوسالہ

ل الانبیاءعلیه ویکیم الصلوٰة والسلام کومویٰ کا مکیاتمهارے اورتمهارے اسلاف کے کان بیانی کی الیمی ہاتیں سنا کرو کے توبہ کرو آگر تیاع کرو۔

بك كوسالية

غرض کہ جس طرح یہود نے قوریت کوچھوڑ دیا تھا مسلمانوں نے اب تک قرآن کوئیس چھوڑ البت مرزا قادیانی کی تعلیم سے اب اس کی بنیاد پڑگئی ہے۔ جس کا مال انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا کہ صدبا آیات قیامت اوراحیائے اموات وغیرہ ابواب میں جووا رد بیں ان کا ایمان اس تعلیم سے بعض لوگوں کے دلوں سے اٹھالیا گیا ہے۔ مثلاً جب یہ سلم ہ دجائے کہ مرتے بی آدی ایک سوراخ کی راہ سے جنت میں یا دوز خ میں چلا جاتا ہے اور پھر دہاں سے نہیں لگا۔ جسیا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں تو قیامت اور حشر اجساد کا خودابطال ہوگیا۔

قرآن کا مغز اوربطن جومرزا قادیانی فرماتے ہیں اگر اس سے وہی مراد ہے جو آ تخضرت الله في المراديا بصووه الفضل تعالى كتب تغيير وحديث من جهام محفوظ اورموجود ب مغز ادربطن جو پچھ پوشیدہ اور ادراک سے عائب ہے سب پچھ حفرت نے فرمادیا کیونکہ حضرت کو النامورين بخل شقا - چناني حق تعالى فرما تاسيم " ومساهد عسلى الغيب بنضنين (التكويد:٢٤) "نعن أتخفرت التي غيب كى باتس بيان كرف من بخيل مي كرا را الد اشارات قرآ نیرکوجو بزرگان دین نے مجاہدات ومکاشفات کے بعدمعلوم کیا ہے وہ بھی تقاسیراور کتب تصوف میں موجود ہیں غرض مسلمانوں کوان کے نبی اور پیشوایان دین نے سب سے مستنی كرديا ہے۔كسى كى من گھرت باتوں سے ان كو پچھ كام نيس اور اگر مغز ويطن كچھ اور ہے جو مرزا قادیانی پیش کرتے ہیں۔ سواس کوقر آن سے پچھتعلن نہیں۔الحاصل مرزا قادیانی مسلمانوں کو یبود یوں کے برابر کر کے اپی ضرورت جو ہتلا رہے ہیں وہ خلاف واقع ہے۔ بلکہ معاملہ بالعکس کہ یبودکی اکثر صفات مرزا قاویانی ش موجود بیں ۔قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یبود یول کا عقیدہ ہے کھیٹی علیہ السلام سول پر چڑ مائے گئے۔مرزا قادیانی کامھی بھی عقیدہ ہے۔ یہود کا عقیدہ خن ابناءاللہ ہے۔مرزا قادیانی بھی اپنے کوخدا کے بیٹے کے برابر کہتے ہیں۔ یہودیوں نے عیسیٰ علیدالسلام کوساحرکہا تھا۔ مرزا قادیانی بھی بھی کہتے ہیں۔جس طرح بولس صاحب نے جو یبود ہوں کے باوشاہ تھے عیسائیوں کوان کے قبلہ سے مخرف کردیا۔ مرزا قادیانی محی مسلمانوں کو ان كے قبلہ ہے مخرف كرنا جاہتے ہيں۔

موی علیه السلام کے بعد علی علیه السلام تک بہت سے نبی گزرے ہیں۔ مثلاً بوشع، شمویل، الیاس، السع، ارمیا، وانیال، واؤد، سلیمان، اور عزیم علیم السلام وغیرہ مجرسب کو چھوڑ کر ہمارے نبی اللہ کو جومثیل موی بنارہ ہیں اس کی کوئی وجہنیں معلوم ہوئی۔ اگر بت پرتی موقوف کرائے تو حید کی طرف بلانے میں تشبیہ ہے تو کل انبیا واس کام کے لئے تنے۔ اگر ناور چھڑات کے نہیں۔کیونکہ ہارے

رسول ہونے کا دعویٰ

م ٢٩٧ء ابودا ؤدج ٢٩٧

رسسول الله عليها لا

کلهم یزعم انه رس

مين كاريخ بين إ

چنانچ<u>دان ت</u>فریحات

مدى پرايك مجدد كا

مجدد ہونے کا دعویٰ ک

ہے جبیا کہ اس عام

زمانے بیں آنخضر

ے اپنا کام کرتی ? ہے۔خدائے تعالی

ہے کہ حارث جوا کہ

ہرایک مومن پردا: پیش موئی جومسلما

مصداق یکی عاج اس کے بعدعیسیٰ

ہے۔ محرمرزا قاد

ہے میہم خدااور

م ۱۳۱۵) عن کک

ہے وہ واقوایے وف

اس عاجز کوآ دم

لخاظ سے ہوتو علی علیہ السلام کے معجزات ای تم کے تقے اور اگر بنی اسرائیل کی ہدایت کے خیال سے ہوتو واکد داور سلیمان علیما السلام نے ان کی بت پرتی بالکل موتوف کرادی تھی۔ غرض کوئی وجہ تخصیص کی معلوم نہ ہوگی سواس کے تیروسو برس کی جوڑ ملانا متعمود ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اپنی غرض ذاتی کے واسطے سیدالم سلین کی کسرشان کی پہمے پروانہ کی۔

ا براین احدید کلام الی ہے جس میں ت تعالی نے ان کے ظیفہ ہونے کی

بشارت دی۔۔

ا مرزا قادیانی نی ہیں جن پرده کتاب نازل مولی۔

٣ مرزا قادياني آدم خليفة الشريس

..... جومخالفت كرے وه كويا البيس اور دوزخى ہے۔

ه وس برس بہلے الهام شالع مونے کی وجہ سے وہ تطعی مو کیا۔

حق تعالی نے تیرہ سوبرس پہلے اپنے کلام قدیم ہیں یہ بات شائع کردی کہ ہمارے نی کریم ہیں ہے بات شائع کردی کہ ہمارے نی کریم ہوئی نے بعد کوئی نی نہیں ہوسکا۔"ماکسان محمد ابسا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خساتم النبیین (احزاب: ۱۰)"اباس کے بعد کوئی دعوئی نیوت کرے تو وہ مسلمہ کذاب واسودعتی وغیرہم کی قطار میں داخل ہے۔ جس کے جہنی ہونے میں کسی کوشک

،۱۹۴ ، فزائن جسم م ۱۹۷۸ ماه کنس) میں بیہ لکھتے فیره امور ہول کے۔تب دہ آ دم جس کا دوسرا نام اجائے گا۔ای کی طرف الہام اشارہ کررہاہے۔ ت ان استخلف فخلقت آدم برمنصف كوماننا فكماليادوي اس ماجزے بہلے بھی كسى نے نہيں فائع مور ہاہے اور براہین احدید میں مدت سے بست فرمایا ب کدیدآ دم بهاوراس انزاع رميني كهدديااس مكيم مطلق في اس عاجز كا ض خليفة كي كمل كمل طور يرراين احديدين لدا وم كى اطاعت كريس اوراطاعت كرنے والى لماكي اورمن شذشذ في الغارك تهديد

جس میں حق تعالی نے ان کے خلیفہ مونے کی

وبكتاب نازل موكى_ اوردوز فی ہے۔

نے کی وجہسے وہ تطعی ہو کیا۔ قدیم ش سے بات شائع کردی کہ مارے نی حمد ابنا احد من رجالكم ولكن اب اس کے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے تو دو

ہے۔جس کے جہنی ہونے میں کسی کوشک

نہیں۔ کیونکہ ہمارے نی اللّی نے فرمادیا ہے کہ قیامت سے پہلے بہت سے دجال تکلیں کے جو رسول ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ جیسا کہ (امام احمد جمع ص ٢٣٥، بخاری جام ٥٠٩، مسلم جمع ص ١٩٩٤ ايودا ووج ٢٥ س١٦ ترزي ٢٥ س ٢٥) في روايت كى ب- "عن ابى هريرة قال قال رسول الله عَنَهَ للهُ تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله"

مرزا قادیانی کو کمالات وفضائل کے ساتھ کمال درجے کی دلچیسی ہے۔وہ بمیشہ تلاش میں گےرہے ہیں جہاں کوئی کمال پیش نظر ہوجاتا ہے۔ بے دھڑک اس کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں۔ چنانچان تصریحات سے ظاہر ہے (ازالة الاوبام ص١٥٨، فزائن جسم ١٤٩،١٤٨) يس لكھتے ہيں "م صدى برايك مجدوكا آنا ضرورى بي بتلائيس سن اس صدى كسر برخدا سالهام ياكر عجدو بونے كا وعوى كيا بـ اگريد عاجز نبيس بياتو جروه كون آيا بـ "كس في ايسادعوى كيا ہے جیا کہاس عاجز نےاور (ازالة الاوبام ص ١٥١، خزائن جسم ١٥٨) ميس لکھتے ہيں " جس زمانے میں آ مخضرت الله كاكوئى تائب دنيا ميں بيدا موتا بياتو يتحريكيس دلى اور دماغى بوى تيزى ے اپنا کام کرتی میں اور اس نیابت کے اختیارات ملنے کے وقت تو وہ جنبش نہایت تیز ہو جاتی ب- خدائے تعالی نے اس ماجز کو بھیجا ہے یعنی نائب کرے۔"

اور (ازلية الاوبام ص 24، خزائن جسم ص ١٨١ ماشيه) على الكفية بين " حديث على جووارو ے كەھارت جوايك فخص مادرا والنهركا موكار جوآل رسول كوتغويت دے گار جس كى الداد دلعرت ہرایک مومن پرواجب ہوگی۔الہامی طور پر جھ پرظا ہر کیا گیاہے کدیے پیٹ کوئی اورسے کے آنے ک پیش کوئی جومسلمانوں کا امام ہوگا دراصل بید دونوں پیش کوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا معدات یمی عاجز ہے۔ " بی الله کو خدا تعالی نے خردی کہ حارث امام مہدی کی تا تید کو جائے گا۔ اس کے بعد علی علیہ السلام آسان سے اتریں مے۔جیسا کہ متعدد می صحیح مدیثوں سے ثابت ہے۔ مرمرزا قادیانی کے لہم نے ان کوجروی کریے فلط ہے۔ حارث، امام مہدی عیسی ایک ہی مخص ہے بیلہم خدا اور رسول کا مخالف ہے۔ جب بی تو ایسا الہام کیا۔ (ازالة الاوہام ٢٥٠٨، تزائن ج ص ١٦٥) من لكية بن ومسيح موعود جس كاآ نا تجيل احاديث ميحه كي روسيضر وري طور برقر ارياج كا ہےوہ تواسیے وقت یا بی نشاندل کے ساتھ آ کیا ہاور آج وعدہ پوراہو کیا۔"

اور نيز (ازالة الاوبام ص ١٢٨ ، تزائن جسام ٥٥ الخص) على كلية بين " خدائ تعالى في اس عاجز کو آ دم منی الله کامثیل قرار دیا۔ پھر مثیل نوح کا پھر مثیل بوسف کا پھر مثیل داؤ د کا پھر مثیل مویٰ کا پھرمٹیل ابراہیم کا قرار دیا اور بار باراحدے خطاب سے نخاطب کر کے ظلی طور پرمحد مصطفیٰ میلانی قرار دیا۔''

ان ہےکہا کہ

ججت ہےنا تہ

ہوں ،کلمہ ہوا

تالع بو گئے تو

السلام کےحوا

که جب دس

بإطل كرويا-

الغرض آپ

مندوستان م

جلا _ جونکه

جاتا ہے۔:

ذر بعه بناكر

كابخوني آ .

انہوں نے

ے تیس لگا

ساري توج

چنده وینا.

طرح احا

کرےاو

اعتراض

. میرروپیی اور (ازالة الاوبام ٢٧٣ ، فزائن جسم ٢٦٣) من لكست بين كرد آ ييثر يف مبشدا بسر سدول يساتى من بعدى اسمه احمد "عيخودمراد بين " رساله عقا كدمر دا مي اشتهار معيار الاخيار (مجوعه شهارات جسم ٢٦٨ مخص) سعرزا قاديانى كاقول قل كيا ب- " مين مهدى بول اور بعض نبيول سدافضل بول "

اورای میں اشتہار (دافع اللامس، من ائن ج ۱۸ ص۲۳۳) سے ان کا قول نقل کیا ہے "میں امام حسین علیہ السلام سے افعنل ہوں ،اوراس سے ان کا میمی قول نقل کیا ہے۔ ابن مریم کے ذکر کوچھوڑ واس سے بہتر غلام احمد ہے' (دافع البلاءم، من ائن ج٨١ص ٢٠٠٠) اور اس سے ان کار قول بھی نقل کیا ہے میں اللہ کی اولا و کے رہے کا ہوں ۔میراالہام ہے کہ 'انست منسی بمذلة أو لادى "اور (الحكم ١٠ بحزائن ١٨ص ٢٢٥مورد، اربارچ٥٠١٥) على مرزا قادياني كا الهام كما ب-"انما امرك اذا اردت شيئا أن تقول له كن فيكون "يعيّ م جس چیز کو پیدا کرنا جا ہو جب کن کہدد مے تو وہ پیدا ہوجائے گی۔ (ملفوظات ج مص ۳۱۱) اور (توضیح الرام ص ١٩٠١ه : فزائن ج ٢٠ م ٢٠) سے ان كا قول نقل كيا ہے ميں الله كا نبي اور رسول موں اور (کفتی او حص ۲ بزائن ۱۹۵۰) سے ان کا قول نقل کیا ہے۔ ''میرے مجزات انبیاء کے مجزات سے يوھ كر ييں -" (ازالة الاوبام م ٥٠، خزائن جسم ٢٥٥ وسسوفس) من كھتے ہيں -" كي وقى اسيخ ير نازل موتى بيد " (ضرورت الامام ص١١، فزائن ج١١ ص١٨٨ لخص) مين كليع بين " فداتعالی ان سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور کی قدر پردہ چرے سے اتاردیتا ہے اور نہایت مغائی ہے مکالم کرتا ہے اور دیر تک سوال وجواب ہوتے رہتے ہیں اور بیاس واسطے ہوتا ہے كدان كے الهام دوسروں پر جحت موں _'' رسالہ عقائد مرزا میں ان كا قول نقل كيا ہے كه طاعون ملک میں میری تکذیب کی وجہ سے خدانے بمیجا ہے اور بیمی نقل کیا ہے کہ بیر امتحر کافر اورمردہ ہے۔اس کوضر ورمواخذہ ہوگا۔اس تم کی بہت ی باتیں ان کی تعمانیف میں موجود ہیں اوراب توآپ کرش کی بھی ہو گئے ہیں۔جیسا کہ متعدد اخباروں سے ظاہر ہے۔مرزا قادیانی عيسويت وغيره كاجومركب وعوى كرتے بين يكوكى نئ بات نبيل (غررالضائص الواضحم ١٤٥) میں علامہ واطواط نے لکھا ہے کہ معتمد کی خلافت میں ایک مخص سواد کونے میں لکلا تھا۔جس کو كرمية كت سے يفخف بہلے نهايت زمد دعبادت كے ساتھ مشہور ہوا جب لوگ معتقد ہو كئے تو

ن ۲۹۳) ش کست بین که آییشریفه مبسدا سخودمراد بین - رساله عقائدمرزایس اشتبار سے مرزا قادیانی کا قول نقل کیا ہے۔ "میں مہدی

فزائن ج٨١م ٢٣٣) سان كاقول نقل كياب ای سے ان کا میمی قول نقل کیا ہے۔ ابن مریم فع اللاوم ۲۰ فزائن ج ۱۸ص ۲۴۰) اور ای سے ہے کا ہوں۔ میراالہام ہے کہ 'انست سنی ١٢٢٥مور فد ١٩٠٥م ارمار چ٥٠١٥م) من مرزا قادياني كا ا ان تقول له كن فيكون "يعيم جس ہوجائے گی۔ (ملفوظات جےص ۳۱۱) اور (تومنیح فق کیا ہے میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں اور ل کیاہ۔''میرے معجزات انبیاء کے معجزات ج ٣٠ م ٢٣٥ فض) مين لكهت بين - " سيحي وحي اله فزائن جسام ١٨٨ فض بين لكيت بين ل قدر پرده چرے سے اتار دیتا ہے اور نہایت ب ہوتے رہے ہیں اور بیاس واسطے ہوتا ہے الدعقا كدمرزا مي ان كا قول فل كيا ہے كه في بعيجاب اوريه بمي نقل كياب كدمير المنكر كافر ابهت ی با تی ان کی تصانیف میں موجود ہیں متعدداخبارول سے فلاہر ہے۔مرزا قادیانی في نن بات نبيس (غررالضائص الواضح م ١٧٥) مِين ايك فخص سوادكوف بين لكلاتها_جس كو ے ساتھ مشہور ہوا جب لوگ معتقد ہو مے تو

ان سے کہا کہ سے علیدالسلام نے آ دمی کی صورت میں ظاہر جو کر جھے سے کہا کہ تو داعیہ ہے اور جت ہے ناقہ ہروح القدس ہے، یکیٰ بن زکریا ہے۔ پھرید دعویٰ کیا کہ بیں مس موج مول ، عیلیٰ ہوں، کلمہ ہوں، مہدی ہوں، محداین الحقیہ ہوں، جریل ہوں، جب دس بزار آ دی اس کے تالح ہو محے توان میں سے بار چھھوں کا انتخاب کر کے کہا کہتم میرے واری ہو۔ جیسے عیلیٰ علیہ السلام کے حواری تھے۔ مرزا قادیانی کواس فخص کی رائے پیند آئی اور عقل کا مقتضا بھی بہی ہے كه جب وس بين وعوت كردي جاكين كوتوكم سه كم ايك توضرور ثابت بوجائ كا فيمر مقاصد حاصل کرنے کے لئے وہ ایک بھی کم نہیں کرمینہ نے مرزا قادیانی کے اس دعوے کو بھی باطل كرديا- جوفرمات بي كرسوائ ميرك كي مسلمان فيلى بون كا دعوى نبيل كيا-الغرض آپ نے اس بات کا محملہ لے لیا ہے کہ کوئی فضیلت چھوٹے نہ پائے اور کوئی فرقد ہندوستان میں ایباندر ہے جس کے وہ مقتداء اور معبود نہ بنیں مرکسی فرقے یران کا افسول نہ چلا۔ چونکہ مسلمانوں میں آج کل بیصلاحیت بوھی ہوئی ہے کہ ہرکسی کا افسوں ان پراٹر کر جاتا ہے۔ چنانچہ ہزاروں نیچروغیرہ بن محکے اور بنتے جاتے ہیں۔اس لئے رونصاری وغیرہ کو ذر بعد بنا کران کی طرف توجد کی بے چنا نچے کسی قدر کا میا بی بھی حاصل کی اور جب روپیہ چندہ وغیرہ كا بخولي آنے لگا تو ايك رسالہ بنام فتح الاسلام لكما جس كے نام سے ظاہر ہے كداسلام كوتو انہوں نے فتح کر لیااس فتح سے بری غرض بیتی کدرد پیر حاصل ہواس لئے اپنی رعایا پر اقسام کے تیس لگائے۔جبیبا کہ او پرمعلوم ہوا اور مالکواری کا دستورالعمل اس میں شائع کیا۔جس کا ایک فقرہ یہ ہے'' اسلام کے ذی مقدرت لوگوآ پ لوگوں کو پہنچاد تا ہوں۔ اپنی ساری دل اور ساری توجہ اورساری اخلاص سے مدد کرنی جاہے جو محض اپنی حیثیت کے موافق کچے ماہواری چنده دینا جا ہتا ہے ده اس کوش واجب اور دین لازم کی طرح سجھ کرخود بخو و ماہوارا پنی فکر ہے ادا کرے' ادرادائی ش مہل انگاری کورواندر کھے اور جو خض ایک مشت دینا جا ہتا ہے وہ اس طرح امداد کرے اور اس رسالے میں بڑی تاکیدید کی گئی کہ کوئی اس کارروائی پر بذگمانی نہ كريه اوراخبار البدر بيس شائع كراويا كيا جيبا كه عقائد مرزا بيس لكها ب كدان كي فعل بر اعتراض کرنا ہمی کفرہے۔اب کسی کی مجال کہ کوئی اعتراض یابد گمانی کرسکے می میرا حال تھا کہ بدرو پیےجس قدر وصول ہوتا ہے مرزا قادیانی کے تقدس اور رواداری کی وجہ سے ہے آئدہ لوگ ہاتھ روک لیں مے اور مقتضائے بشریت بھی تھا کہ اپنی اولا وی پچوفکری جائے۔اس لئے اس كابندوبست يول كيا حميا - جو (ازالة الاوبام ص ١٥١، نزائن جسم ص ١٨) مين الهام تحرير فرمات

دعویٰ کیاہےتوابا

محمیٰ کہدی رسالت_ا

میں مانے جا کیں۔ہ

ٹابت ہوتا ہے اور سو کمال فوت ہوئے م

مسلمانوں بیں مسلم ا

بات نه موتی تو (ازلهٔ

حدیث کو (جومسلم ش

ورسول مان ليس تونجم

جائے کی اور زمین و

سب کچهره و تا جائے

ان يقول له كن أ

زمین سے سبریاں آ

میں خدا کا شریک ہ

الهامُ 'انسا أسر

مجحه پیدا کرسکتے ج

تعالی کردی ہےظہ

بايقول الله عز

الــفتــن) مير

كرتے ۔جس ــ

آئیں تواس سے

انبیاء نے اپنی امت

فتنة دجال کے کہ

امور ټړکوره احاد ت

ہیں۔ ' خدائے تعالی ایک تطعی اور یقی پیش کوئی بیس میرے پر ظاہر کردکھاہے کہ میری ذریت سے ایک فخض پیدا ہوگا۔ جس کوئی ہاتوں بیس سے سے مشابہت ہوگی وہ آسان سے اترے گا۔ ' اوراس میں فر ماتے ہیں کہتی تعالی نے فر مایا' فدا تیرے مجد کوزیادہ کرے گا اور تیری ذریت کو برد ھائے گا اور من بعد تیرے فائدان کا تجھ سے بی ابتداء قرار دیا جائے گا جوفض کھ بی فروایک حکمت الی کا مسئلہ مجھتا ہے وہ برا تھاند ہے۔ کوئکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ہے۔ ایک اولی العزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرانظیر ہوگا وہ تیری نسل بی سے ہوگا۔ میرزند دلبند گرامی وار جمند مظھر الحق والعلاکان الله نزل من السماء'' فرزند دلبند گرامی وار جمند مظھر الحق والعلاکان الله نزل من السماء'' (از الله الله نزل من السماء'' میں میروند دلبند گرامی وار جمند مظھر الحق والعلاکان الله نزل من السماء''

اور دوسرے مقام (ازالہ الاوہام ص ۱۸) یل لکھتے ہیں''اس سے کو بھی یا در کھو جواس عاجز کی ذریت میں سے ہے۔جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو برا ہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔''

اس سے قاہر ہے کہ اگر مرزا قادیانی کولا کھروپہ اہواری چندہ ملتا تھا توان کے فرزند ولیت کودولا کھسے کم ندملتا چاہئے۔ آخر باپ پیٹول بیل فرق ضرور ہے۔ مرزا قادیانی کی شان بیل تو کمان عیسیٰ نزل من السماء تقاصا جزاوے کی شان میں کہ ان الله نزل من السماء ہے۔ الغرض جب و یکھا کہ چندا شخاص بطور رعایا رقم مالکذاری واخل کرنے گئے ای کا تام فتح اسلام رکھ کر بیخیال جمایا کہ پیسلطنت تو اپنے اورا پی اولاد کے لئے قائم ہوگئی۔ اب ہنود کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ چنانچان میں جاکر دوئی کیا کہ میں کرش بی ہوں۔ تجب نیس کوا پی پخت تداییر سے اس میں بھی کا میاب ہو جا کیں۔ گر بظاہر کی قدر بعید معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ المیس مسلمانوں کا دشمن ہے۔ ہنود کا نہیں۔ ہمیں اس کا پچھ خیال نہیں کہ مرزا قادیانی کواس قدر روپ مسلمانوں کا دشمن ہے۔ ہنود کا نہیں۔ ہمیں اس کا پچھ خیال نہیں کہ مرزا قادیانی کواس قدر روپ مسلمانوں کا دشمن ہے۔ ہنود کا نہیں۔ ہمیں اس کا پچھ خیال نہیں کہ مرزا قادیانی کواس قدر روپ مسلمانوں کا دشمن ہے۔ اس لئے کہ آخر تدا ہیر کے نتائج حاصل ہوائی کرتے ہیں اور حق تعالی کی کی محت ہیں۔ کونکہ قائل اجتمام و مخواری ہے تو کبی حصہ ہے جس کا اثر ابدائی بادر ہنے والا ہے۔ اب ہم اہل انسان کو توجہ دلاتے ہیں کہ مرزا قادیانی جوالہا مات خلیفہ اللہ وغیرہ ہونے کے بیان کرتے ہیں۔ باور وی تو ی تو ی کولی ہوتا تو ہی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا باور میں دیت یا محربے کا دوئی ہوتا تو ہمی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا اگر صرف مجد دیت یا محربے کا دوئی ہوتا تو ہمی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا اگر صرف مجد دیت یا محربے کا دوئی ہوتا تو ہمی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا اگر صرف مجد دیت یا محربے کا دوئی ہوتا تو ہمی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا اگر صرف مجد دیت یا محربے کا دوئی ہوتا کو بھی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا اگر صرف مجد دیت یا محربے کا دوئی ہوتا تو ہمی مضا کھ نہ تھا۔ جب انہوں نے نبوت ورسالت کا اگر صرف میں کو میاں کو میں کو میں

دعویٰ کیا ہے تو اب اس حدیث شریف کواہل اسلام مانیں جو بخاری اور سلم وغیرہ سے ابھی نقل کی گئی کہ مدی رسالت وجالوں سے ایک وجال ہے یا مرز اقادیا نی کے بیتمام دعوے اس کے خلاف میں مانے جائیں۔ ہرمسلمان کواپنا ایمان عزیز ہے خود ہی فیصلہ کرلے۔

مرزا قادیانی نے دجال کے استدرائ یس بیکلام کیا اس سے قواس کا کن قیکون کارتبہ البت ہوتا ہے اور سوچا کہ ایسا بردارتبہ اس کودیا جائے اور خود محروم رہ جا کیں۔ توایک اعلی درج کا کمال فوت ہوئے جاتا ہے۔ بخیل کے لئے کرش جی بتکلف بننے کی ضرورت ہوئی بیمرتبہ تو مسلما لوں میں مسلم اور بنا بنایا ہے۔ اس لئے دعوی کیا کہ مرتبہ کن قیکون مجھ کو حاصل ہے۔ اگر بیا بات نہ ہوتی تو (ازلة الاوہام میں ۲۲۸ ہزائن جسم سال ۱۲۵،۲۱۸) میں بید کول فرماتے ۔ 'اگر ہم اس دشتی صدیث کو (جومسلم شریف میں ہے) اس کے ظاہری معنوں پڑئل کر کے اس کو جھے اور فرمودہ خدا فرمودہ خدا کی الحقیقت دجال کوایک شم کی توت خدائی دی ورسول مان لیس تو ہمیں اس بات پر ایمان لا نا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کوایک شم کی توت خدائی دی جائے گی اور زمین و آسان اس کا کہا ما نیس گے اور خدائے تعالی کی طرح فقل اس کے اداد سے اس بی کھ ہوتا جائے گا اس خرض جیسا کہ خدائے تعالی کی بیشان ہے کہ 'اندا امرہ اذا اراد شید تا ان یہ قول له کن فیکون ''ای طرح دہ کے کر دکھائے گا۔''

کی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ذریت نگسے مثابہت ہوگی وہ آسان سے اترے گا۔'' نے فرمایا'' خدا تیرے مجد کوزیادہ کرے گا اور تیری اکا تھے سے بی ابتداء قرار دیا جائے گا۔۔۔۔۔ جو شخص اوہ بڑا تھے ندہے۔ کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ان میں تیرانظیر ہوگا وہ تیری نسل بی سے ہوگا۔ حق و المعلاکان الله فذل من المسماء'' (ازفاۃ الادہام س ۲۳۵ ہم ۱۳۳۲ ہمزائن جسم ۲۳۵) اس کی تیری نہاں میں کو بھی یا در کھو جو اس

 تجمى تويبى كياتفاكه

ہے کہ مرزا قادیانی

ہیں۔غور کرنے کا

خیال اور کفرسے با

اور سخت بے ایمانی

دوسرے خالق می:

۔ ہے۔ہارے بیا

بكرېيشه ُانىساا

قابل تتليم موسكماً.

فيكون كالجمى دعوكا

ے۔ چنانجرائے

جهم ۱۷۹،۱۷۸

منروری ہے۔اب

حمل نے اس مد

د ين کي تجديد مورن

لعبى علوم لدنيهوآ؛

جس نے اس جودا

دلیل به بیان کر۔

ہو عتی ہے۔ ہر کڑ

یمی دجہ ہے کہ جد

خدا ہوں اور کو کی ا

مرزا قادیانی بیرہ

كرديا_ جبمسا

اكرية

اللاام

بین اس کی وجہ جھ میں نہیں آتی۔ بہر حال مرزاقا دیائی نے جس لحاظ سے حدیث مسلم شریف کا انکار کردیا تھا۔ اب ان کواس الہام کے لحاظ سے بڑے دجال کی نسبت ان امور کا مان لیما ضرور کی ہوا۔ کیونکہ جب وہ خود مدعی نیں کہ کن سے سب بچھ کرد کھا تا ہوں تو بڑا دجال بحسب احادیث میحد کچھ کرد کھائے تو کیا تعجب۔ اس تقریر سے وہ تمام تقریریں باطل ہو گئیں۔ جو میسیٰ علیہ السلام کے پید موں کوزندہ کرنے کے باب میں کھی ہیں۔ جن میں ایک ہیہ جو (از انہ الاوہام ص ۲۹۲، تزائن ہے سے میں اور محمد مالیہ سے بیں اور ہیں کہ مون کرنا کہ گویا خدائے تعالی ۔ نہ سے جن اماد سے سے اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات ان کے بیمن کرنا کہ گویا خدائے تعالی ۔ نہ سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہوائی اپنی صفات خاصر الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہوتو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے اور موحد صاحب خاصر الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہوتو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے اور موحد صاحب کا بیمندر کہ ہم ایسا اعتقاد تو نہیں رکھتے کہ اپنی ذاتی طافت سے حضرت عیسیٰ خالق طیور ہے۔ بلکہ کا رہم میں سے ان کو اپنی خالقہ ہو تھے۔ بلکہ ہماراع تھیدہ یہ ہے کہ بیمنا قدت خدائے تعالی نے اپنے اذن اور اراد دے سے ان کو وی ہے اپنا مثیل اور عمر سے بدر۔ "

مجی تو بی کیاتھا کہ غیراللہ کے بحدے کو شرکانہ خیال سمجھا تھا۔ جس کی وجہ سے ملعون ابدی بناافسوس ہے کہ مرزا تادیائی اوروں کوفر ماتے ہیں۔ ابلیس کی طرح شوکر نہ کھا کیں اور خوداس کے ہم خیال ہیں۔ غود کرنے کا مقام ہے کہ آیات قرآنے پر ایمان لانے کو الحاد اور بخت بے ایمانی اور مشرکانہ خیال اور کفر سے برتر کہ دیا اور آپ نعوذ ہاللہ فعدا کے شریک بن رہے ہیں۔ اس سے برت ھے کر الحاد اور سخت ہے ایمانی اور کفر سے برتر اور کیا ہوگا۔ مجس صرف دو خالق مانے تھے مرزا قادیائی تو دوسرے خالق بی بن مے نعوذ باللہ من ذالك!

اگرشیطان کس کے سامنے ہوکردموئی کرے کہ بیس تیرا خدا ہوں جھے بجدہ کرادراس کی دلیل سیاس کے سامنے ہوکردموئی کرے کہ بیس تیرا خدا ہوں جھے بجدہ کرادراس کی دلیل سیاس کے سامنے میرے کسی نے خدائی کا دموئی تیس کیا تو کیا اس کی بید دلیل قائل تسلیم ہوسکتی ہے۔ ہرگر نہیں گر مرز اقادیانی کی تقریب کا ان کواس تھے کہ دیتا ہے کہ بیس میں وجہ ہے کہ دیتا ہے کہ بیس خدا ہوں اورکوئی دلیل بھی الی بی بتادیتا ہے تھیں آجا تا ہے۔ خدا ہوں اورکوئی دلیل بھی الی بی بتادیتا ہے تو ان کو لیقین آجا تا ہے۔

خداہوں اورکوئی دلیل بھی الی ہی بتا دیتا ہے تو ان کو یقین آجا تا ہے۔ حدیث موصوف سوائے ابودا کو کے محاح ستہ میں سے کسی کتاب میں بین بیں اور بقول مرزا تادیانی بیر حدیث کسی کو نہ کی یا موضوع یا ضعیف سجھ کر بخاری ومسلم وغیرہ نے اس کو ترک کردیا۔ جب مسلم کی ومثل والی حدیث بخاری میں نہونے کی وجہ سے بقول مرزا تادیانی قابل جرحال مرزا قادیانی نے جس لحاظ سے حدیث مسلم شریف کا کے لحاظ سے بڑے دجال کی نسبت ان امور کا مان لیمنا ضروری کی سے سب پچوکر دکھا تا ہوں تو بڑا دجال بحسب احادیث صحیحہ برے وہ تمام تقریریں باطل ہوگئیں۔ جو شیاطی علیہ السلام کے لئی ہیں۔ جن میں ایک ہیہ ہو (از للہ الادہام میں ۲۹۸ ہزائن الدہام میں ۲۹۰ ہزائن لگی ۔ نی اور آیات جن میں ایسالکھا ہے تشاہبات میں سے ہیں اور لگی ۔ نی ادادے سے اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات لگی ۔ نی ادادے سے اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات اخاد اور سخت بالمانی خدائی باطل ہوتی ہے اور موحد صاحب انہا ذاتی طاقت سے حضرت عیسیٰ خالق طیور تھے۔ بلکہ تقالی نے اپنی ذاتی طاقت سے حضرت عیسیٰ خالق طیور تھے۔ بلکہ تقالی نے اپنی ذاتی اور ادادے سے ان کو دے رکھی تھی اور تھے۔ بلکہ تعمل اور بیا تا تھی اور اس کے این اور ادادے کہ جس کو چاہے اپنا مقبل کا نہ ہا تھی اور کا خراج کے جس کو چاہے اپنا مقبل کا نہ ہا تھی اور کفر سے بدتر۔ "

المتیت کے باب میں جوفر مایا ہے۔ 'انسا امرہ اذا اراد ایسین: ۸۲) 'وق پورا کلام مرزا تادیانی کے الہام میں ان اذا اردت شیدا ان تقول له کن فیکون ''لیخی ضدا مرف کن کمدوو کے تو وہ پیرا ہوجائے گا۔ حالا نکہ پیرا کرنا نے فرمایا ہے۔ 'ان ربك هوالسخد لاق السعدیہ مناز کی مسلمان کا پیمائیں ہے کہ خدائے تعالی نے ابر کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ خدا تعالی اپنے کلام پاک میں ابر کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ خدا تعالی اپنے کلام پاک میں ابر کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ خدا تعالی اپنے کلام پاک میں فرق العالی ابنے کلام پاک میں فرق العالی اب کا وی کی ابر کیا کہ تو تعالی فرما تا کہ خدا کے مثیل ہونے کا وی کی ہے۔ حالا تکہ تی تعالی فرما تا کہ خدا کے مثیل ہونے کا وی کی ہے۔ حالا تکہ تی تعالی فرما تا کہ خدائے تعالی فرما تا کہ خدائے تعالی نیا تھا۔ ابر کیا کی خدائے تعالی نیا تھا۔ نیا کہ خدائے تعالی نیا کہ خدائے تعالی نیا تھا۔ نیا تعالی نیا تھا۔ نیا تعالی نیا تعالی نیا تھا۔ نیا تعالی نیا تعال

الضعفاه) "الضعفاه) "المستعفاه) "المستحدد المستحدد المستح

انتم ولا اب

قبول نيس الرعوات المرعوات المرعوات المرعوات المرعوات المرعودة الم

اعتبار ند موئى تواس كوتومسلم نے بھى تبول نبيس كيا_ بطرق اولى قابل اعتبار ند موكى _ پرايى حدیث استدلال میں کوں پیش کی جاتی ہے۔مرزا قادیانی نے اس مدیث کوفل کیا نہ بیلکھا کہوہ کون ک کتاب میں ہے۔ بلکم صرف یکی لکھا کہ مجدد کا آٹا ضرور ہے اس کی وجد یہی ہے کہ اگروہ کھتے تو ان کے استدلال کی قلعی کھل جاتی ۔ کیونکدان کا دعویٰ ہے کہ برصدی برایک مجدد خدا ک طرف سے المام یا کرمجدد مونے کا دعویٰ کرتا ہے اوراس کے ساتھ علوم لدنیا ورآیات ساوی بھی ہوا حرتی بیں ۔ حالا نگ حدیث میں کوئی الی بات فرکورٹیس ۔ ویکھے حدیث شریف بیہے۔ "عسن أبي هريرةٌ قال قال رسول الله عَلَيْال أن الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها "(ابوداودكاب الملاح جمم ١٣٣) يعنى الله تعالى اسامت میں برصدی کے سرے پرایک ایسافخف پیدا کیا کرے گاجواس کے دین کی تجدید کرے۔وفیات الاسلاف میں حدیث موصوف کونقل کر کے ہرز مانے میں جن علاء اور مؤیدین دین برمجد دیت کا مکان تھاان کے ناموں کی فہرست تکھی اور بہ ثابت کیا کہ ہرصدی کا مجد دیقینی طور برمنعین نہیں کر سكتے _اى دجد سے بعض علماء نے لكھا ب كدمجدد برصدى كا ايك بونا ضرورتييں _كيونكد حديث شریف میں لفظ من یجد دوارد ہے۔اور لفظ من کا استعمال کثیر میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ ہر چند نام ا كابرعلاء كے لکھے ہيں محربيكى نے نبيل كھا كدان ميں ہے كى نے بدووي بھى كياتھا كەميل علوم لدند خدا کے ماس سے لے کرآ رہا ہوں اور مجھے خواہ مخدا مجدد کہو (اوراد هر بزار باعلاء کا جوم اور اصرار کہ نہ تو مجدد ہے نہ محدث اور طرفین سے رسالہ بازیوں کی لے دے ہورہی ہے) بلکدان حعزات کی حالت بیتی که تا ئیدوین متین کومقعود بالذات سمجد کر بهیشدای میں معروف ر با کرتے تھے اورالی تعلّیوں کو کراہیت کی نظر ہے دیکھتے مجران کی کمال حقانیت اور خلوص کا وہ اثر دلوں پر براتا تھا كەخودكىدا تھتے تھے كەب شك بيىجدد بين مرزا قاديانى نےلوازم وشروط مجدد كے جوبيان کے بیں اگر راست ہیں تو ضرور ہے کہ برصدی کے مجدد کا نام اور اس کے دعوے پیش کریں اور یاد رے كديمكن نيس اس سے ظاہر ب كرمديث وقر آن كامضمون جيسا كى جا بتا ہے بناليتے ہيں۔ ای وجہ سے ندوہ مجد دموسکتے ندمحدث وغیرہ جواعلی مدارج ہیں۔ تجدید کے معنی یہ بین کہ جودین کی قدي باتي براني موگي مول ان كواز سرنو روائ دے مرمرزا قادياني جو بات كالتے ميں وہ تو الی ہوتی ہے کہ کس مسلمان کے حادیہ خیال میں بھی نہیں ہوتی ۔ تعوری باتیں تو اس کتاب ک فرست ، بمى معلوم موسكتي بير - ايالوكول كانست بدارشاد ب-"عن ابى هريرة قال قال رسول الله عَنْهُ سيكون في آخر امتى اناس يحدثونكم بما لاتستمعوابه

طرق اولی قابل اعتبار نه ہوگی۔ پھر الیم

إنى فاس مديث وفق كيانه بيلكها كدوه

أنا مرور إس كى وجديمى بك كداكروه

دوئ ہے کہ برصدی پر ایک مجدد خدا کی

كماته علوم لدنياورآ بات اوريمي موا

ـ و مِكْ عَديث شريف بيد، "عــن

ه يبعث لهذه الامة على راس كل

ملاح بي الله تعالى السامت

جواس کے دین کی تجدید کرے۔ وفیات

ې جن علاء اورمؤيدين دين پرمجد ديت كا

به برصدی کا مجد دیقنی طور پر معین نہیں کر

ما کا ایک ہونا ضرورنہیں ۔ کیونکہ حدیث

اکثر میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ ہر چند نام

سے کسی نے بیروعول بھی کیا تھا کہ میں علوم

امجدوکهو (اورادهر بزار باعلماء کا ججوم اور

یوں کی لےدے ہورہی ہے) بلکہان

مجوكر بمیشدای مین معروف ربا كرتے

کمال حقا نیت اورخلوص کا وہ اثر دلوں پر

دیانی نے لوازم وشروط مجدد کے جو بیان

ام اوراس کے دعوے پیش کریں اور یاد

معمون جيسا في جابتا ہے بنا کہتے ہيں۔

ال تجديد كمعنى يه بيل كهجودين كي

مرزا قادياني جوبات نكالتے بيں وه تو

) ہوتی۔تھوڑی ہاتیں تو اس کتاب ک

الماويم" عن ابى هريرة قال

يحدثونكم بما لاتستمعوابه

انت و لا ابداق کم فداید اکسم و ایداهم (مسلم ج ۱ ص ۹، بداب الدنهی عن الدوایة عن الدوایة عن الدوایة عن الدصعفاه) " یخی فرمایا نی الله این الله الله که کری زمان شهری امت کی بیش اوگ ایسی نی با تش کمیں کے کہذتم نے من نتمبارے آ با واجداد نے ان لوگوں سے بہت دور رہو مسلمانو! کیااس کے بعد بھی اب ان کی با تیں دل لگا کرسنو کے اورائی نی بھی کے ناراض کرو گے۔ بیاتو حضرت نے بعد وی کا دو گئیس کیا۔ نتمباری ہی خیروی کے لئے فرمایا ہے۔ کلام اس میں تھا کہ کی نے بعد ویت کا دو گئیس کیا۔ اس لئے مرزا قادیانی مجدد ہیں ای طرح عیدویت کا بھی دعوی ہے۔ چنانچہ (ازالة الاوبام ۱۸۸۳) خزائن جسم سرم می موجود کا وقت نیزائن جسم سرم میں کھی تیں کیا کہ میں می موجود ہوں۔ بلکداس تیرہ سورس میں کہی کی مسلمان کی طرف سے ایسادی گئیس ہوا کہ بی میسی موجود ہوں۔ "

غرض می موجود کاند آنانی آپ کے می ہونے پردلیل ہا اور ایک دلیل میسیت پر یہ ہے جو (ازلة الاوہام ۱۵۵ مرخوائن جسم ۱۵۰ میں کھتے ہیں۔ ''اگر بیعا بر می موجود ہونے کے دعوے بیٹ الاوہام ۱۵۵ مرخوائن جسم ۱۵۰ میں کھتے ہیں۔ ''اگر بیعا بر می موجود ہوں کہ موجود ہوں کے خیال میں ہے آئیں دنوں میں آسان سے اثر آئے کیونکہ میں تو اس وقت موجود ہوں کر جس کے انظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود ہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹن صرف اس صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسان سے اثر بی آ وے ۔ تا میں طرح مظہر سکول ۔ آپ لوگ اگر بج پر ہیں تو سب لی کر دعاء کریں کہ سے ابن مرکم جلد آسان سے اثر تے دکھائی دیں۔ آگر آپ جن پر ہیں تو بیدعاء تبول ہوجائے گی۔ کیونکہ اہل جن کی دعاء ہرگز میں ہوگی کے دیا ہوجائے گی۔ کیونکہ اہل جن کی دعاء ہرگز ہیں ہوگی کیونکہ آپ فیل موجائے گی۔ کیونکہ تبول ہوجائے گی۔ کیونکہ تبول ہوگی کیونکہ آپ فیل میں ہوگی کیونکہ آپ فیل ہوجائے گی۔ کیونکہ تبول ہوگائی کی کیونکہ آپ فیل ہوجائے گی۔ کیونکہ آپ فیل ہوجائے گی۔ کیونکہ آپ فیل کیونکہ آپ فیل ہوجائے گی۔ کیونکہ تبول ہوگی کیونکہ آپ فیل ہوگی۔ ''

مرزا قادیانی ہم لوگوں کونہایت تک کرتے ہیں۔ بھلااس آخری زمانے میں ستجاب الدعوات لوگ جن کی دعاء فورا تعول ہوجائے کہاں ظاہر ہوتے ہیں وہ تو بحسب آبیشر یفر 'نیسا الدعوات لوگ جن کی دعاء فورا تعول ہوجائے کہاں ظاہر ہوتے ہیں وہ تو بحسب آبیشر یفر 'نیسا المندی نامنہ کی کے مراہ کرنے اور (ماندہ:۱۰۰۰) 'اپنی فکر میں گئے رہتے ہیں ان کو بحسب اقتضائے زمانہ کی کے مراہ کرنے اور ہونے کی بچھے پروانہیں ہوتی ۔ وہ نیمل شدہ امور میں ظاف مرضی اللی دعاء کرنے کو بھی حرام بچھے ہیں۔ وہ جانے ہیں کہ قیامت کا ایک وقت مقرر ہے اور اس کے آثار وطامات جو آن خضرت میں اس کے آثار وطامات جو کہ میں۔ وقتا فوقتا اپنے اپنے وقت پرظہور کرتے جاتے ہیں۔ ان کا ایمان ایما میں میں علامت کی تا خیرے می لال نہیں ہوتا۔ ان

خاصدتابنة

أكرجس كمه

<u>ما</u>ور ہے ک

دليل کی وق

مجى كرية

کےافتیا،

عبدالق

ص ۱۷۷۳

بدابرنا

تيجيجا

جوولت

كالف

سميان

میں فلا ہزارین

نے ہے ک

مسرم

کویتین ہے کہ وقت مقررہ پراس کا ظہور ضرور ہوگا۔ قبل کو وہ کافروں کی خصلت بچھتے ہیں۔
کیونکہ کفار کی عادت تھی کہ انبیاء کو یہ کہ کرنگ کرتے سے کہ عذاب کا جوتم وعدہ دیتے ہوا گریچے
ہوتو دعاء کر کے اتار دو۔ چنانچہ آئخ ضرت آلگائے ہے بھی کہی درخواست ان کی رہا کرتی تھی۔
''ویست عبد اللہ فال بسالہ عذاب و له و لا اجبل مسمی لجاء هم العذاب
(العنکبوت: ٥٠) ''نیخی کفارعذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ اگر سے ہوتو دعاء کر کے اتارو۔ اگر
اس کا وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب ان پرآجاتا اور حق تعالی فرماتا ہے۔''وید قدول ون متی هذا
اس کا وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب ان پرآجاتا اور حق تعالی فرماتا ہے۔''وید قدول ون متی هذا
الوعد ان کمنت مصادقین قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنه ساعة و لا
تست قدمون (سبا: ۲۰۰۹)' ﴿ وہ کہتے ہیں کہ اگرتم ہے ہوتو بتاؤ کہ تیا مت کا وعدہ کہ پررا ہوگا۔ کہوتمہار سے ساتھ جس دن کا وعدہ ہے مذاب سے ایک گھڑی ہی ہے رہ سکو کے نہ آگ

اس نے استعارہ وغیرہ سے کسف یعنی آسان کا کلوا ہونے میں اینے لئے فضیلت

ر ہوگا۔ تھیل کو وہ کافروں کی خسلت بھتے ہیں۔
ر سے سے کہ عذاب کا جوتم وعده دیے ہواگر سے
اللہ سے بھی کی درخواست ان کی رہا کرتی تھی۔
ولا اجل مسمی لجاء هم العذاب
کرتے ہیں۔اگر سے ہوتو وعاء کرکے اتارو۔اگر
ت اللہ اللہ کا رہا تھے۔ ' ویسقولوں متیٰ هذا
ماد یوم لا تستاخروں عنه ساعة و لا
ہیں کہ اگرتم سے ہوتو تا تاکہ تیا مت کا وعدہ کب

نی مرحمیان نبوت وغیرہ افل باطل کے خیالات ان ہوگئی کہ کفار کے خیالات سے ان کا تائید لینا اس موات کر رہے ہیں کہ اگر کے ماج کر مرزا قادیانی ہم کوعا جز کر رہے ہیں کہ اگر اس تقلید کی عادت ہوگئی ہے اس لئے اس کا اس تقلید کی عادت ہوگئی ہے اس لئے اس کا وہ کی اس قلید کی عادت ہوگئی ہے اس لئے اس کا وہ کی اور عن والے کیا کہیں گے۔ میسی اس وقت ندار میں تو میراد وکی ٹوٹ نہیں تو میں کہ اگر میں خدا نہیں تو میں کہ اگر میں خدا نہیں تو میرا کوی کی اور اب دینا کے میکی دلیل چیش کرے کہ اگر میں خدا نہیں تو میں کہ کا جواب دینا فعدا کویا گئی کا جواب دینا کو میں کرنا تا ہے۔ اور کسف نے نبوت کا دوگی کیا تھا اور اس کے مور کسف نے نبوت کا دوگی کیا تھا اور اس کے کر اس خدا ہوں کی اور اس کے کر اس خدا ہوں کی اس خداب مرکوم (المطور: ٤٤) " ہواگر اس کے اس حداب مرکوم (المطور: ٤٤) " ہواگر

ہے۔﴾ آسان کا نکڑا ہونے میں اپنے لئے فضیلت

خاصہ نابت کر رکھی تھی اور بہت سے لوگ اس کے بھی پیرو ہو گئے تھے غرض کہ اس کا بید دوئی تھا کہ اگر میں کست خبیں ہوں اور میرے خالف آگر سے ہیں تو دعا مکر کے لوئی آسان کا نکڑاا تارلیس اور یا در ہے کہ وہ ہرگز نبیس اتارسکیس کے ۔اس لئے کہ وہ قلطی پر ہیں ۔ ہر چند مخری بن سے زیادہ اس لئے کہ وہ لیل نبار کھا تھا اور اس کے اتباع اس کی تحسین دلیل کی وقعت نہیں ۔ مگر اس نے اپنے زعم میں اس کو دلیل نبار کھا تھا اور اس کے اتباع اس کی تحسین مجمی کرتے ہوں گے۔

مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کوآسان سے اتار نے پر فیصلہ جو تھبرایا ہے وہ تلوق کے اختیار سے باہر ہے۔ اس سے مقصودان کو ظاہر ہے کہ دہ فیصلہ کرنائیس جا ہتے ورندایک ایسا آسان طریقہ نصلے کا قرار دیا گیا تھا کہ وہ طرفین کے اختیار ش تھا۔ یعنی مباہلہ جس کے لئے میاں عبدالحق صاحب مستعدم و مجے تھے اور مرزا قادیانی گریز کرمجے۔

اورایک ولیل اپنی عیسویت پر بدپیش کرتے میں جو (ازالة الادبام ١٩٣٥، نزائن ج٣ ص ٢٤١) يس ب-" از انجمله ايك بيب كضرور فعاكم في والاابن مريم الف عشم ك آخريس پیدا موتا''اور (ازامة الاو مام ۲۹۲ خزائن جسم ۷۵۵) شن اس عاجز كوخدا تعالى في آ دم مقرركر كريميجا-اسكارين الكماكرالف عشم من جوقائم مقام روز عشم بي يعن آخرى حسد الف من جودت عمرے مثابہ باس عاج کو پیدا کیا جیسا کرو فرما تاہے۔ ان یسوماً عسف ربك كالف سنة مماتعدون اورضر ورتفا كدوه ابن مريم جس كا أجيل اورفر قان ميس آوم بحى نام ركما میا ہادرة دم کی طرز پرالف عشم كة خريس ظهوركرتا سوة دم اول كى پيدائش سالف عشم میں طاہر ہونے والا یکی عاجز ہے۔ بہت ی حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ نی آ دم کی عمرسات براربس باورة خرىة دم بهلة دمى طرز فلور يرالف ششم كة خريس جوروز ششم كحم س ہے۔ پیدا ہونے والا ہے۔ سووہ یکی ہے جو پیدا ہو کیا۔ ازالہ الاوہام کے دیکھنے سے بیات طاہر ہے کہ اگر مرزا قادیانی کوکوئی مدیث الی ال جاتی ہے جس کووہ مغیر جھتے ہیں تو نہایت جلی حرفوں میں نمایاں لکھتے ہیں ۔ مریمال صرف بدلکھ دیا کہ بہت ی صدیثوں سے ثابت ہوگیا ہے کہ نی آ دم ک عمر سات ہزار برس کی ہے اور ایک حدیث بھی نقل نہیں کی بیترک عادت خالی از حکمت عملی نہیں ۔مرزا قادیانی تو بخاری اورمسلم کی حدیثوں میں بھی تعارض پیدا کر کے ساقدالاعتبار کردیتے ہیں۔ گرہم توسیع کرتے ہیں کہ بخاری کی بھی خصوصیت نہیں محاح سترے کی کتاب کی صدیث اس مضمون کی چیش فرما کیں ۔ محریا در ہے کدوہ ہرگز چیش نہیں کر سکتے ۔ پھریہ کہددینا کہ بہت ی صد او سے عابت مو کیا ہے مس قدر جرائت کی بات ہے بیمرز اقادیانی ہی کی مت ہے۔ واضح

عمر بماری اصطلا

برس آخرت کے میں ندکور ہے تو

جائے۔جیبا ک

ہو کی اوراس حس اور مرزا قادیا فی

کہاں جھے ہزا ہے۔حالانکہا

کے وقت ہے میں یفرض کر

فرماتے ہیں ً

يادر يول ك

نے جونہیں

، آنخضرت**ا**

(البخاري

نیں نے رپیا

فرمانا ثابت

کے باعث

نہیں ہے

ظلمتاا

تاریخ ۔

رہے کہ جو حدیثیں اس باب میں وارد ہیں اکثر فردوس دیلی کی ہیں۔جس کی نسبت امام سیوطی نے جمع الجوامع كے دياہے يل كما بك جوروايت فقا ديلي نے فردوس يل كى ب فعيف مجى جائے۔اس کے سواان احادیث میں تعارض اس قدرہے کہ کی بات ثابت نہیں ہو عتی۔احادیث يرين- "عن على قال قال رسول الله على الله الدنيا على سبعة آمادو الامدالد هرالطويل الذي لا يحصيه الا الله فمضى من الدنيا قبل خلق آدم ستة آمادو منذ خلق الله آدم الي أن تقوم الساعة انتم في امد واحد (الديبلمي) "يعني دنياكوالله تعالى في سات الدير بيداكيا اورامدايك طويل زماف كانام ب جس كا شارسوائ خدائ تعالى كوكى كرنيس سكاران من سدة ومعليدالسلام ك بهل وحدام مذر يج اورة دم عليه السلام جب سے پيدا ہوئے قيامت تكتم لوگ ايك عى الديس ہو۔ "عين حذيفة قال قال رسول الله عَنْ الدنيا مسيرة خمسباتة سنة (الديلمي)" لين ونيا يائج سوبرس كامسافت م-"عن انس قال قال رسول الله مَنايَاليَّ الدنيا كلها سبعة أيام من أيام الاخرة (الديلمي) "يعنى يورى ونيا آخرت كسات ون بيل" عن ابن عباسٌ قال الدنيا جمعة من جمع الآخرة سبعة الاف سنة فقد مضي ستة الاف سنة مواستته والياتين عليها مؤاسنة ليس عليها موحد (ابن جرير) " لین ابن عباس فرماتے ہیں کرونیا آخرت کے مفتول سے ایک مفتد ہے۔جس کے ساتھ ہزار برس ہیں۔ان میں چھے ہزاراور کی سوبرس گذر مے اور کی سوبرس ایسے آئیں مے کہ کوئی خدائے تعالی کی توحید کرنے والاروئے زمین پر ندرہے گا۔

مرزا قادياني كاستدلال مين تين چيزين مقعود بالذات بين

ا آ دم عليه السلام دنيا كالف عشم كآ خريس بيدا موعد

٢ عمر ين آدم كي سات بزارسال هـ

٣ الف عشم كرة خري خود بيدا بوت_

ابان احادیث کوان دعادی پرمنطبق کیجئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہد کی حدیث سے خاہر ہے کہ آ دم علیہ السلام ساتویں آ مدش پیدا ہوئے۔ اس سے دعوی اوّل کا بطلان ہوگیا۔ پھر امدے معنی ہزار پرس نہیں بلکہ ایک مدت طویلہ کا نام ہے جس کوسوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی شار کر نہیں سکتا۔ اس حدیث سے تینوں دعووں کا ابطال ہوگیا۔ کیونکہ ہزار یہاں کمی شار وقطار شین اور حذیف تی حدیث سے بھی امور خدکورہ کا ابطال ہور ہا ہے۔ اس لئے کہ اگر کل دنیا کی

عربهاري اصطلاحي يا في سوبرس لئے جاكيں توخلاف بداجت اورخلاف تقصود ہاورا كريا في سو يرس آخرت كے لئے جاكيں جوآ ية شريفه ان يوماعدند ربك كالف سنة مما تعدون میں ندکور ہے تو اٹھارہ کروڑ سال ہوتے ہیں۔ پھراگر بنی آ دم کی عمراس کا ساتواں حصہ کی جائے۔جیبا کہ حدیث علی اور ابن عباس سے معلوم ہوتا ہے۔ تو و حالی کروڑ سال سے زیادہ مونی اوراس حساب سے آ دم علیدالسلام کی علق ابتدائے عالم سے پندرہ کروڑ سال کے بعد مولی اورمرزا قادیانی آ دم علیدالسلام کے بعد الف عشم میں پیدا ہوئے۔ و کھے کہاں پندرہ کروڑ اور کهاں چھے ہزاراور اگرانس کی حدیث دیکھی جائے تو تی آ دم کی عمرایک بی ہزار برس کی ہوتی ے۔ حالانکہ اب تک چھے ہزار پرس گذر کئے اور اگر ابن عماس کی حدیث دیکھی جائے تو حضرت کے وقت سے قیامت تک ہزارسال ہونا جا ہے۔ مالانکداس وقت تک تیرہ سوسال گذر سے ہیں ۔ غرض کہ کسی ضعیف حدیث ہے بھی کوئی دعویٰ مرزا قادیانی کا ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس بر بید فراتے ہیں کہ بہت ی مدیوں سے ثابت ہے۔ اگر مرزا قادیانی یہ کہتے کہ بہت سے حمایا بادريول كول ساوابت بوقو چندال مفها كقدند تعافضب كى بات بيب كرآ مخضرت الله نے جونہیں فرمایا وہ بطور افتر اء کہتے ہیں کہ بہت ی حدیثوں سے ثابت ہے۔ حالانکہ آ تخضرت الله في في المناه على متعمداً فليتبول مقعده من الغاد (البخارى ج ١ ص ٢١، باب الم من كذب على النبي عَلَيْ ") " يعني جوم محوث كروك كر میں نے ریکھا ہے تواس کا ممکانا دوز خے ہے۔اب مرزا قادیانی جب تک صحیح روایت سے حضرت کا فرمانا ثابت نه كروي اس وعيد مانا ثابت نه كروي اس وعيد مان

اور ایک دلیل یہ ہے جو (ازامة الادہام م ۱۹۳، فزائن جسم م ۲۷۳) میں لکھتے ہیں د ظلمت عامداور تامد کے عام طور پر معلنے کی وجہ سے اور حقیقت انسانیہ پر ایک فنا طاری ہونے کے باعث سے وہ روحانی طور پر ابوالبشریعنی آدم کی صورت پر پیدا ہونے والا ہے۔''

ماحصل یہ ہے کہ اس وقت پوری پوری ظلمت ہر ملک میں پھیل کی ہے اور انسانی حقیقت پر فال طاری ہوگئ ہے۔ اس وجہ سے روحانی طور پر ابوالبشریعتی خود پیدا ہوئے۔ یہ تو محسوس خہیں ہے کہ آ فاب کا لکنا موقوف ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے ظلمت ہوگئ ہے اور تمام دنیا کے آ دمی مرکئے۔ یہاں تک کہ حقیقت انسانیہ پر فنا طاری ہوگئی۔ اس لئے ضرور ہے کہ مرزا قادیانی کی مراو ظلمت اور فنا ہے کچھاور ہوگ ۔ ضرور تھا کہ اس کی تصریح فرمادیتے اور یہ بھی لکھ دیتے کہ کون می تاریخ ہے ان امور کا ظہور ہوا۔ یوں تو وسلاھ اس کی تاریخ فرمادیں می جس کا مادہ خود ہی غلام تاریخ ہرمادیں میں جس کا مادہ خود ہی غلام

یلی کا بیں۔جس کی نسبت امام سیوطی نے دیلی نے فردوں میں کی ہے۔ضعیف مجی ې كەكونى بات ثابت نېيى بوعتى ا حاديث خلق الله الدنيا على سبعة آمادو و فعضى من الدنيا قبل خلق آدم قوم الساعة انتم في امد واحد را کیااورا مداک طویل زمانے کانام ہے۔ میں سے آ دم علیہ السلام کے پہلے چھے امد ل تك تم لوك أيك على الديس مور "عدن يرة خمسبائة سنة (الديلمي)" قال رسول الله عَلَيْهُم الدنيا كلها ادنیاآخرت کے سات دن ہیں۔ "عن مبعة الاف سنة فقد مضے ستة بس عليها موحد (ابن جرير)" الك بفتر - جس كماته بزار مویرس ایسے آئیں سے کہ کوئی خدائے

> ہالذات ہیں۔ کے آخریش پیدا ہوئے۔

۔۔ نرت علی کرم اللہ و جہ کی حدیث سے سے دعویٰ اقل کا بطلان ہوگیا۔ پھر جس کوسوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی یا۔ کیونکہ بزاریہاں کسی شار وقطار رہاہے۔اس لئے کہ اگر کل ونیا کی م ميا يناني (ازالة الادمام

کے مارے سر پر بہت اح

ر اس گورنمنٹ سے کیندر۔

کیونکہ ہم نے جوال گورخ

مورنمنث من بين باسكة

. ہوگا اور آگر غدر کے سوا اور

اوراند جركا نمانے كى

اوراندهيرين يركفايت لبيا

لعنى كسى مين آ دميت عي

تعليم مين صرف كرسا

آ دمی میں آ دمیت ندر دع

اس كالجمي شار كرلياجا تا

اندهير بإلكل مجيل كميا-

(ازالة الادبام ص ٢١١١ فز

باا قبال قويس موں اور

حلتے و کھتے ہو۔"اب

بے ایمان ۔ پھر یاا قبا

ہے اس قوم ہے کول

قومس كيني كامرو

ےمغرب کو جاتی ۔

منافق بنارب بيلا

حق تعالی نے ۸۵۷

اس کے پہلے ۲۰ ھ

جانة بن كم تعرب

نبوت بركيساظكم موا

باوجوداس

احمد قادیانی نے بتایا ہے۔ گرید کہ وینا کافی نہیں ہوسکا۔ جب تک یہ بات بدلائل ثابت ندہوکہ
اس تاری کے کوئی ایسا انقلاب اسلام میں پیدا ہوگیا ہے۔ جواس کے پہلے نہ تعا۔ اگریڈر ما نمیں کہ
اپنی عیسویت کونہ ماننا ہی دلیل ہے تو خصم اس کا یہ جواب دے سکتا ہے کہ بھی تو بقائے حقیقت
انساند کی دلیل ہے کہ اس قدرا حساس انسانی ان میں اب تک یاتی ہے کہ جس طرح مرعیان نبوت
کوان کے اسلاف نے نہیں مانا تھا۔ انہوں نے بھی نہیں مانا اور 'اول ملک کے الاندے ام بدل هم
اضل (اعداف: ۲۷۹) ''کے مصدات نہ ہے نوش کہ قلمت عامہ کے پھیلنے اور حقیقت انسانیہ
کے فنا ہونے کا سنہ نہ کورتو نہیں ہوسکتا۔ شاید انتقاب کے لحاظ ہے ۱۲ اور آر دیا ہوگا۔

چنانچد (ازلة الاولام س٢٧ ماشيه بزائن جسم ٣٩٢٢٨٨) من لكهة بين "آيت انسا على ذهاب به لقادرون ش ١٨٥٤م كرف اشاره ب جس ش مندوستان ش ايك مفسد اعظیم موكرة فار باقيراسلامى سلطنت ك ملك مندس تايديد موصحة تف _ كوكداس آيت كاعداد بحراب جمل م ١٢٥ ه بن اورم ١٢٥ ه كزمان كوجب عيسوى تاريخ بن ديكنا عابي تو ١٨٥٤ و بوتا بيس و ورحقيقت ضعف السلام كا ابتدائي زمانديكي ١٨٥٧ ميد جس كي نبيت خدائے تعالی آیت موصوف بالا میں فرماتا ہے کہ جب دوز ماندآ سے گا تو قرآن زمین پرسے اشمایا جائے گا۔ سواییا ہی ۱۸۵۷ء میں مسلمالوں کی حالت ہوگئ کہ بجز بدچانی اورفس و فجو رکے اسلام کے رئیسوں کواور کچھ یاونہ تھا۔جس کا اثر عوام پر بھی بہت پڑھیا تھا۔ انہیں ایام میں انہوں نے ناجائز اور نا کوار طریقے سے سرکار اگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا..... بخت حرام اورمعصیت کبیره اورایک نبایت کرده بدکاری ب.... بی کیے تھے مولوی تھے اوركييان كفوك تتعجس من ندرم تماند عمل خداخلاق ندانسان والوكول في قراقول اورحراميون كى طرح الى محسن كورنسف يرحمله كرماشروع كيا يجان اورب كناه عورتون كولل كيا اورنهایت بدری سے انہیں یانی تک ندویا اس اس محیم اورطیم کا قرآن کریم مل بدیان فرمانا كده ١٨٥٥ من ميراكلام آسان يراشايا جائ كاسيك عنى ركمتاب كمسلمان اس يولنيس كريں مے اوجوداس كے بيمولوى اس بات كى يخى ارتے بيں كہم بزے تن بيں۔ يس نہیں جاما کرنفاق سے زندگی بسر کرنا انہوں نے کہاں سے سیکولیا۔"

ماحسل اس کا بہ ہے کہ ۱۸۵۷ء میں قرآن شریف اضالیا گیا اس وجہ سے کہ آثار اسلامی سلطنت بند سے ناپدید ہوگئے اورظلمت عامداور تامہ بھیل کی معلوم نہیں ان ایام سے ظلمت اورا ندجر بھیلنے کا کیاسب ہواا گرغدر کی وجہ سے تھا تواس کے بعد توامن وآسائش کا زمانہ

آ گیا۔ چنانچہ (ازالة الاوہام م ۵۰۹ ، فزائن جسم ۳۷۳) میں تحریفر ماتے ہیں "اورسلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں ۔ وقت جائل اور بخت ناوان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہیں جو اس گورنمنٹ سے کیندر کھے اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو بھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سابہ آرام پایا اور پار ہے ہیں۔ وہ آرام ہم کسی اسلامی محرنہیں پاسکتے ، ہرگر نہیں پاسکتے ، ہرگر نہیں پاسکتے ، ہرگر نہیں پاسکتے ، ہرگر نہیں پاسکتے ، "

باوجوداس کے ایسے زمانے کوائد چیر کا زمانہ قرار دینا مرزا قادیانی کی شان کے خلاف موگا ادرا گرغدر کے سواادرکوئی سبب ظلمت ادرا عرص کا ہے تو ضرور تھا کہ گور منٹ سے اس ظلمت اوراندمير كا ممان ك ورخواست كرت بغير جاره جوكى كيد شكايت نازياب بمرفقظ ظلمت اوراند مرسی رکفایت نبیل فرماتے۔ بلکه اس کے ساتھ ریجی فرماتے ہیں انسانی حقیقت فنا ہوگئ۔ لین کی میں آ دمیت بی شربی میدوسراالزام ہے۔ گورنمنٹ تو لکھو کھارو پیر بمقتصائے انسانیت تعليم من مرف كرے اور مرزا قادياني فرماتے ميں كرانسانيت كى حقيقت فا موكى _ يعنى كى ايك آ دى شي آ دميت ندرى اكريول فرمات كركي مسلمان شي آ دميت ندرى تو دوسرى كاليول شي اس کا بھی شار کرایا جاتا وہ تو عام طور پر کہدرہے ہیں کہ کس آ دمی میں آ دمیت ندرہی اور ظلمت اور اندمير بالكل مميل كياب-اس سے فاہر ب كمور منث كى تعريف وه منافقان طور بركرتے بين اور (ازلة الادبام سسم المرابخ ائن جسم سام) من كلية بي "ماريز ديكمكن بكرد جال سامراد باا قبال قوش مول اور كدهاان كايمي ريل موجومشرق معمرب يمكول يس بزار باكوسول تك علتے دیکھتے ہو۔ "اب انہیں سے بوجھاجائے کد دجال کو کیا آپ ایماندار عیسانی سجھتے ہیں یا یہودی بايمان - پر مااقبال قوم كوجود جال قراردياجس كى ريل مشرق مد مغرب كمكون مين جلتي ہاس قوم سے کون می قوم مراد لی۔ اگرول میں کور منٹ کی تو بین کا خیال ندتھا تو در بردہ باا قبال تونین کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ صاف کہدویے کد جال سے مراوروں ہے۔جس کی ریل مشرق ے مغرب کو جاتی ہے۔ بھی تو منافق ہے۔ جیرت ہے کدائے آپ پر قیاس کر کے مسلمانوں کو منافق ہنارہے ہیں اور یہ جوفر ماتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کونہا یت بے رحی سے تل کیا اس واسلے حق تعالى في ١٨٥٤ من قرآن كوالماليافي الواقع بديزاي للم مواكر يهال بدام فورطلب برك اس کے پہلے ۲۰ دیں ایک بخت ظلم وستم کا واقعہ اسلام میں بھی گذر چکا ہے۔ جس کوتمام سلمان جانة بي كمعرت المحسين كي شهادت كواقع من س قدر برهمال كي كيس اورخاندان نبوت یر کیماظلم ہوا کہ جس کے سننے سے آ دمی روتے روتے بے تاب ہوجا تاہے۔

جب تک یہ بات بدائل ثابت ندہوکہ جواس کے پہلے ندفارا گریفر مائیں کہ دے سکتا ہے کہ بھی تو بقائے حقیقت سباتی ہے کہ جس طرح مدعیان نبوت ور" اول مال کے الانعام بیل هم ست عامد کے پھیلنے اور حقیقت انسانیہ ست عامد کے پھیلنے اور حقیقت انسانیہ سے ۲۷۲ا ہے قرار دیا ہوگا۔

سال المسال المس

ا فھالیا کمیا اس دجہ سے کہ آثار ل گئی۔معلوم نیس ان ایام سے کے بعد تو اس و آسائش کا زمانہ مقصود ہے کہ پانی جو

لیجانے پرہم قادر ہی

جائے کہ ہاوجودات

ہے کہے ۱۸۵۷ء شر

تعالى برمرت افترا

بھی برز ہے۔جیبا

كــذـــأ (انـعـ

(احـقــاف:۱۰

ممرای میں کیا فکا

انہیں کے فتووں۔

ایک ایباعام بلوه

کثرت ہے ہو

خصوصيت نہيں.

دے۔جنانچہاب

ہوتئی۔محرمرزا

مسلمانوں کے

سزاياب بمى ١٩

مدی پانچ مختع

ان اشتعالکور

کے ہالکل جانی

ا*س تحریر* کے و

الاوبام ص ١٦٣

ہفتے تک اس

آپ کي سڇا کُ

چنانچ خود مرزا قادیانی بھی (از لہ الاوہام م دعاشہ بزائن جسم سال واقعہ کی ہوتھ تہ اور ہو جائے ہے اور دروناک ہونے کے قائل ہیں۔اب اگرظلم شدید کی وجہ سے قرآن کا اٹھایا جانامسلم ہوتو یہ مانا پڑے گا کہ درسول الله الله کیا۔ کا دریت اور خاندان پراییا ظلم شدید ہونے کے وقت ۲ ھی ش قرآن بڑے گا کہ درسول الله الله کیا۔ کھر ۱۸۵۷ء ش رہائی کیا تھا۔ جوا ٹھایا جا تا اور جو فرماتے ہیں کہ وانسا علی ذھاب به لقادرون "ش حق تعالی نے بیان فرما دیا کہ ۱۸۵۷ء میں قرآن زشن سے اٹھالوں گا۔اس میں مرزا قادیانی کوئی ذہاب بہ کی خمیر کے مرجع میں دھوکا موسکتا ہے ہوگیا۔ جس کی وجہ سے قرآن کیلر ف وہ خمیر کھیردی اس کا حال پوری آیت سے معلوم ہوسکتا ہے ہوگیا۔ جس کی وجہ سے قرآن کیلر ف وہ خمیر کھیردی اس کا حال پوری آیت سے معلوم ہوسکتا ہے وہ یہ ہوگیا۔ جس کی وجہ سے قرآن کیلر ف وہ خمیر کھیردی اس کا حال پوری آیت سے معلوم ہوسکتا ہے وہ یہ ہوگیا۔ به لقادرون (مدر مدنون ۱۸۵۱ء کی انداز سے کے ساتھ یائی برسایا۔ کھراس کو زمین ش کھرار کھا اور ہم اس یائی کا اڑا لے جانے پر بھی قادر ہیں۔ ک

اس آیئر بفدے طاہرے کہ مین ہیں اگر افتا کی طرف پھرتی ہے جواس کے پہلے صراحاً فیکور ہے اور قرآن کا دہاں ذکر بھی نہیں اگر العلمی سے مرزا قادیانی نے یہ کہ دیا تو غلطی کی اور اگر قصدا نہ معنی قرار دیئے تو تحریف کی پھراس آیت کو مادہ تاریخ قرآن کے اٹھائے جانے کا تھہرا کر یہ کہنا کہ کہ ۱۸۵۵ء اس وقت قرار دیا میا دوسری غلطی ہے۔ شاعروں نے جو مادہ تاریخ کی اصطلاح تھہرائی ہے ان کے یہاں بھی بیشر طمسلم ہے کہ مادہ تاریخ کے پہلے معلوم کراویتے ہیں کہ فلاں واقعے کا سال ان الفاظ سے فلا ہے۔ مگری تعالی نے نہ بیا صطلاح بیان کی نداس کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیر آیت مادہ تاریخ ہے اور اگر صرف مضمون کے لیاظ سے آیات ماد جہے تاریخ قرار دی جا کیں تو ان مادہ تاریخ ہوا در اگر صرف مضمون کے لیاظ سے آیات ماد جہے تاریخ قرار دی جا کیں تو ان الساعة آتیة سے داقعہ قیامت ۲۳۳ میں ہونا جا ہے۔

علاوہ ان تمام امور کے القادرون سے بیکہنا کہاس کا وقوع ہوگیا بیہ ہی ایک دھوکا ہے۔ یکی لفظ دوسرے مقامت میں وارد ہے اور اس سے مقصود صرف تخویف اور بیان قدرت ہے۔ ''انا لقادرون علیٰ ان نبدل خیرا منهم (معارج: ۱۰۶۰) '' بیخی ہم قادر ہیں کہان کفار سے بہتر ان کے بدلے بینا کیں ۔ حالانکہ کفار اب تک موجود ہیں ۔ ای طرح ارشاد ہے ' وانا علیٰ ان نریك ما نعداهم لقادرون (مؤمنون: ۹۰) '' بیخی ہم اس پرقادر ہیں کہ جس عذاب کا وعده ان کافروں سے کیا گیا تہیں دکھادیں۔ حالانکہ اس کا می وقوع نیس ہوا۔ کہ جس عذاب کا وعده ان کافروں سے کیا گیا تہیں دکھادیں۔ حالانکہ اس کا می وقوع نیف ہوا۔ ای طرح اس آئی شریف میں میں کی بیان قدرت اور تخویف

مقصود ہے کہ پانی جوز بین پر مخبرتا ہے اورجس سے تمام منافع نئی آ دم کے متعلق ہیں اس کے اڑا لیجانے پرہم قاور ہیں۔ اگر اس قدرت کو ظاہر کر دکھا کیں تو تہاری کیا حالت ہوگی۔ اب خور کیا جائے کہ باوجو واشخ دھوکوں اور غلطیوں کے بھی طور پر یہ کہد دینا کہ تن تعالی قرآن میں فرما تا ہے کہ کہ ۱۸۵ء میں ہم قرآن کو آ فعالیں کے کس قدر جراکت ہے۔ ہر مخف سیم حسکتا ہے کہ یہ تعالی پر صریح افتر امرے وہ کفار سے تعالی پر صریح افتر امرے وہ کفار سے بھی بدتر ہے۔ جو میں افلہ تعالی پر افتر امرے وہ کفار سے بھی بدتر ہے۔ جیسا کہ اس آ میٹشر یف سے مستفاد ہے۔ 'ومین اظلم ممن افتری علی الله کی بدتر ہے۔ جیسا کہ اس آ میٹشر یف سے مستفاد ہے۔ 'ومین اظلم ممن افتری علی الله کے خب ارائی میں کیا قبلہ کی فدار ستہ نہ بتا ہے تو اس کی در است نہ بتا ہے تو اس کی در است نہ بتا ہے تو اس کی در اس کی فدار ستہ نہ بتا ہے تو اس کی اللہ میں ذالک!

مرزا قادیانی نے ایام غدر کے مظالم کا فوٹو تھینی کرسب الزام علاء کے ذے لگادیا کہ انیں کے نووں سے مورٹس اور نیچے بیائے آل کئے گئے۔ مگریہ ہات مدتو از تک کانی کئے گئے ہے کہ وہ ایک ایساعام بلوه تھا جس میں ہندواورمسلمان سب کے سب شریک تھے اور بیکوئی نئی بات نہیں اس تم ے واقعات کو یا حکومت کا لازمہے۔اس لئے کہ کورنمنٹ اور رعایا کے باہمی تعلقات کڑت سے ہوتے ہیں۔ کی نہ کی بات برخالفت ہوتی جاتی ہے۔ اس میں کوئی فرقے کی خصوصیت نہیں ۔ لیکن گورنمنٹ کا فرض منعبی ہے کدا بیسے مفسدوں کو دفع کر کے امن وامان قائم کر دے۔چنانچداییا ی ہوا کہ بفضلہ تعالی بورے طور سے مندوستان میں اس کے بعد امن قائم ہوگئ ۔ مر مرزا قادیانی کومسلمانوں کا بے فکری سے رہنا گوارانہیں ای وجہ سے خلاف واقع مسلمانوں کے ذیعے الزام نگارہے ہیں اور بیخیال نہیں فرمایا کہ جب محرمین ای زمانے میں سزایاب بھی ہو مے اورامن بھی قائم کردی می اور پیاس برس کی مدت گذر گئ جس کی وجہ سے فی مدى يا في محض بعى اس زمانے كاب باتى نيس رہايدونت يس كورنمنث مرزا قاديانى كى ان اشتعالکوں کی طرح کوں توجہ کرے گی۔ اگر چہ مرزا قادیانی بھی ایسے محض نہیں کہ سلمانوں کے بالکل جانی وشمن ہوں۔ کیونکہ آخرمسلمانی کا دعوی ان کو بھی ہے محرشایدا قضائے طبیعت سے اس تحرير كے وقت مجبور موسكة مول مح اور ايك دليل اپنے صدق پريينش كرتے بيں جو (ازالة الادبام م ٢٦٣، فزائن ج م م ٣٥٨) يل ذكور ب_ " ال بات كويل منظور كرتا مول كرة ب وال ہفتے تک اس بات کے فیملے کے لئے اتھم الحاکمین کی طرف توجد کریں تا کہ اگر آپ سے ہیں تو آپ کی سچائی کا کوئی نشان یا کوئی اعلی در ج کی چیش کوئی جوراستها زول کولمتی ہے آپ کودی

المرف کھرتی ہے جواس کے پہلے مراحثاً زا قادیائی نے بہ کہد یا تو غلطی کی اور اگر دی قرآن کے اٹھائے جانے کا تھراکر شاعروں نے جو بادہ تاریخ کی اصطلاح بی کے پہلے معلوم کرادیتے ہیں کہ فلاں یاصطلاح بیان کی نداس کی طرف اشارہ یفر مایا کہ دیکموفلاں آیت فلاں واقعہ کا ند مادہ ہے تاریخ قرار دی جا کیں تو ان

کراس کا وقوع ہوگیا یہ بھی ایک دھوکا مقصود صرف تخویف اور بیان قدرت (معارج: ۱۰:۱۰) "لیخنی ہم قادر بیں اب تک موجود ہیں۔اسی طرح ارشاد منون: ۹۰) "لیخنی ہم اس پر قادر ہیں ب۔عالا نکہ اس کا بھی وقوع نہیں ہوا۔ فریفہ بیس بھی بیان قدرت اور تخویف جائے۔ایابی دوسری طرف بی بھی توجد کروں گااگر آپ لوگ اعراض کر کے تو گریز پرمل کیا جائے گا۔''

مومی مروه اس کوانی

الخس) مِس لکھتے ہیں ک

کیس طرح ان کے

نے تعبیرہ شاہ لعت ا

جائے۔ پہال تک ک

يتے اور نشان ديے

تعے۔ ہاں یہ بی ہے

ملك مندمين موكااور

ے کہسیداحرصاحہ

غين وريسا

غم مخورز ا

اح م

مبدی ا

باوشاه

تيرموس مدی

مجد دوفت ظهور

ہوتے ہیں۔ ہوتے ہیں۔

یوهانے دا۔

مرتكب بهوجاء

حاصل اس کابیہ ہوا کہ مرزا قاویانی جود مولی رسالت وغیرہ کرتے ہیں اس کی نفی کا مبید فریق مقابل کے ذہبے ہے۔ مدت معینہ میں پیش نہ ہوتو ان کا دمولی ثابت اور بینہ بھی کیسا کہ اقتد اربشر کی سے خارج ہو۔

يمى ايك الهاى طريقة جوت وعوى كاب جومرزا قاديانى كے خصائص سے بر مر خدانخواستداس طريق كا اگررواج يزجائ توجيونون كوكامياني كابداي ذريعه باتحدا جائے گا۔ جس كا جوي عاب كاكسى يردموني كرك بوت من بيمبيد بيش كرد على كداكر ما عليه عاب تو اسم الحاكمين كالمرف رجوع كرے مروركوئي نشاني ال جائے جوراستبازوں كوفوق طاقت بشرى المرتى باورجب مت معيدين ند الميتوا بنادعوى ثابت ، خدائ تعالى في المخضرت الله كو باوجود ہزار ہامجرے عطاء کے ش قرتک آپ کے دست مبارک سے ہوا۔ مربعض وقت حسب خوابش كفاركوني نشانى بمى يبس دى كى حيناني اس ميثريفد عظامر ب-" وقالوا لن نومن لك حتى تفجرلنا من الارض ينبوعاً اوتكون لك جنة من نخيل وعنب (بني اسرائيل: ٩١٠٩٠) " الى قوله تعالى قل سبحان ربى هل كنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل:۹۳) "مطلباس کاید ب که کفار نے حفرت سے درخواست کی کرز شن سے جشے جاری ہوجا کیں یا ایک باغ پیدا ہوجائے یا آسان کا ایک کلوا گراد یا جائے اورای منم کی گ درخواسیں کیں۔اس برحضرت کو م مواکدان سے کو کہ میں تو ایک بشررسول موں لین جو مجر ہے میرے ہاتھ پر خدائے تعالی ظاہر کراتا ہے وہ کرتا ہوں۔ جھےکوئی ضرورت نیس کرتمباری ہر درخواست كومنتكور كرليا كرول و يمحت باوجود يك إيت وججزات لازمدرسالت بي رمرضرورند تعا كرجائب مقابل كى طلب يركونى نشانى ضرور ظاهر موتواب مرزا قاديانى كى طلب يركيا ضرورت ہے کہ وکی نشانی الل حق سے ظاہر ہواور نہ ہونے سے ان کی حقاضیت شی فرق آ جائے۔اگروہ ضرور ہوتا تو معاذ اللداس وقت كفار الل حل مفہر جاتے _ پھراس نشافی كے ظاہر ند ہونے سے مرزا قادياني كاحق يرمونا كيكر فابت موكا_

مرزا قادیانی کوایے ابواب میں کمال مشاقی اور جرات حاصل ہے اس وس ہفتے کی سبلت میں انہوں نے کوئی ایک ہات ضرورسو پی تھی کماس کو ہالائی مداہیر سے اپنی کامیائی کا ذریعہ المیت میں انہوں نے بی قد میرک ، باوجود یک چیشین کوئی جموثی ثابت

ہوگئ گردہ ای کوائی کامیانی کاؤر نید بتاتے جاتے ہیں۔

محرمرزا قادیانی نے اس قصیدے کے چنداشعار نقل کئے جن میں سے چندیہ ہیں۔ بو العجب كاردبار مي بينم فيين ورسال چول كزشت ازسال علمت ظلم ظالمان ديار بیحد و بے شارمی منش خوش بهاری بینم چوں زمستان بے چمن مجذشت غم مخورز انکه من دریں تشویش حرفے وصل یاری غازی دوست دار ودهمن نش بيتم جدم ویار غاری اح م ودال مي خوانم آن تامداري t بينم بادشاه تمام مغت الكيم جاري عالی شاه مهدی وقت وهمینی دوران ستبسوارمي ſ. مرزا قادیانی "چول زمستان بے چن مجذشت" کی شرح میں لکھتے ہیں کہ جب تیر حویں صدی کا موسم خزاں گذر جائے گا تو چود حویں صدی کے سر پر آ فاب پر بہار لکلے گا لینی

یہ بات پوشدہ نمیں کہ جہال ہزاروں کا جمع ہوتا ہے اس میں ہرتنم اور طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض مفتری دکذاب بھی ہوتے ہیں جواس جمع اور گروہ کی ترتی کی غرض سے اعتقاد بڑھانے والے اقسام کی باتیں بنالیتے ہیں اور بعض ویانت وار بھی نیک نیتی سے ایسے امور کے مرتکب ہوجاتے ہیں اور بیرخیال کر لیتے ہیں کہ اگر اس میں پھوگناہ بھی ہوتو اس نیک نیتی کی وجہ

مجددونت ظهوركر _ كا_

ولكااكرة ب اوك اعراض كر محة و كريز رحمل

417

، جودمو کی رسالت وغیرہ کرتے ہیں اس کی تنی کا مبینہ ما چیش نہ ہوتو ان کا دعویٰ ثابت اور بینہ بھی کیسا کہ

فی کا ہے جومرزا قادیانی کے خصائص سے ہے مگر محموثول كوكامياني كابدائي ذربعه باتحدآ جائے گا۔ می بیمیندیش کردے گا کدا کر معاعلیہ سیاب تو انثاني مل جائے جوراستہازوں کوفوق طاقت بشری ادموى ابت معدائے تعالى نے آئخفرت ملك كو كروست مبارك سے ہوار مربعض وقت حرب ما يشريف عظامرب-"وقالوا لن نومن وتكون لك جنة من نخيل وعنب (بني سبحان ربى هل كنت الابشراً رسولا ر کفارنے معرت سے درخواست کی کرزین سے آسان کا ایک کلوا گراویا جائے اور ای حتم کی کئ ہ کو کہ میں تو ایک بشر رسول ہوں بعنی جو معجز _ہے تا ہوں۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ تمہاری ہر ت وجعوات لازمدرسالت بین مرضر ورنه تما موتواب مرزا قادیانی کی طلب بر کیا ضرورت سان كى حقانيت من فرق آجائيد أكروه المديراس فنافى كابرند بونے سے

> شاقی اور جرائت حاصل ہے اس دس ہفتے کی لماس کو ہالائی مدا ہیر سے اپنی کا میا بی کا ذریعہ مدیر ک کہ باوجود یکہ پیشین کوئی جموثی ٹابت

مرزا قاديا كح

مرزا قادیافئ جاری سمجھ

م م میں۔اگرہ

(ازال)

ہے کہ راو

احادیث.

ان کے ج

استدلال

ہوا۔جس

دوسرانه?

' سے ہٹ

<u>ۋالے ج</u>ا

يراس کی

خبروی گخ

كخهورار

برابركعة

بهت

سوچير

نےور

کےکا•

ے معاف ہوجائے گا۔ بہر حال ممکن ہے کہ کی نے اس وقت بی قصیدہ بنا کرایک کامل بزرگ کے نام سيمشهور كرديا موجس سيمولوي اساعيل صاحب كومعي استدلال كاموقع باتحة عميا اوران كا استدلال مجے بھی ہوسکتا ہے۔اس لئے کہاس میں ۱۲۰۰ھ کے بعد کی خرب جس زمانے میں سید احمدصاحب كاظهور مواتها - اكر بقول مرزا قادياني جودهوي صدى كاذكر صاحب تصيده كومنظور موتا تو (چوں زمستان بے چن مگذشت) کی جگہ (مجلدر چوں صدی سیزوہم) لکھ دیتے۔ کیونکہ جب بورے دا قعات کا کشف بی ممہراتو (غ درے) کے بعدایا م فتنرزابیاں کر کے عین متصود بالذات زماند بشارت كوچھوڑ دينا بالكل خلاف عقل ہے۔ پھر جب كداس پيش كوئي ميں سيداحم صاحب اور غلام احمد بیک صاحب میں تنازع ہے تو سرسید احمد خال صاحب اس سے کیوں محروم رکھے جا سی ان کے اجاع تو (مہدی وقت وعیلی دوران) کے معداق کی محیل میں مہدی علی خان صاحب کو پیش کر دیں گے۔ جس سے (ہر دور اشہواری بینم) بھی چیاں ہو جائے گا اور مرزا قادیانی نے جو تکلیف اٹھا کر دوکوایک کردیا اس کی ضرورت بھی ندر ہے گی اور کثر ت احیاع كے لحاظ سے بھى انہيں كانمبر بر حارب كا۔ بيسب آپس كے جھڑے بيں مراس كا كيا جواب ہوگا كرقسيد _ ميل الوبادشاه تمام هفت الليم ي بينم لكها ب- أكربيتنون احمر صاحبان على سبيل البدليت يا بطور مانعة الخلو مصداق تغبري توان كے بيرومرف مندوستان كے مسلمانوں كے عشر عشير نبيس موسكة _ المحروفة الليم كى سلطنت كيسى اس سے بدابتا معلوم بوسكا ہے كدوہ تعيدہ جعلى ہے كسى نے معلحت وقت كے لحاظ سے بناكراس بزرگ كي طرف منسوب كرديا۔

مرزا قادیانی نے چنداشعاری شرح کی اور پورا تھیدہ علیحدہ ای کتاب میں لکھ دیا اس تھیدے کی ابتداء میں بیاشعار ہیں۔

> در خراسان ومعر وشام وعراق فتنه وکار زاری بینم ترک وتاجیک رابجم دیگر محصی وگیرد داری بینم

(نثان آساني مس الغد بنزائن جهم ٣٥٧)

اب اس کی وجہ بھی میں نہیں آتی کہ فتنہ جو خراسان ومعروشام وعراق وترک وتا جیک میں ہواور مرزا قادیانی مبندوستان میں کلیں اس کی توجیدیہ ہوئتی ہے کہ اس فتنے کی خبر دینے کووہ بیسج سے ہوں تا لوگ ہوشیار رہیں مگر کوئی الی خبر بھی انہوں نے اب تک شائع نہیں کی۔

مرزا قادیانی فرماتے ہیں میر کی ہے کہ اشار تا یہ پایا جاتا ہے کہ وہ ملک ہند میں ہوگا۔ چونکہ مرزا قادیانی جموٹ کوشرک کے برابر سجھتے ہیں۔ضرور ہندوستان کی طرف اس میں اشارہ ہوگا۔گر ہماری سجھ میں نہیں آیا شاید کسی کی سجھ میں آجائے۔

مرزا قادیانی نے جوطریقہ اختیار کیا ہے دہ قابل خور ہے جواحادیہ ان کے معزموتی ہیں۔ اگر صحیح مسلم میں بھی ہوں تو صاف کہددیے ہیں کہ بخاری نے ان کو صحیح نہ بھی کرچھوڑ دیا۔
(ازالہ) ادر بھی کہتے ہیں کہ امام بخاری جیسے رئیس المحد ثین کو دہ حدیث نہ کی ادر بھی کہتے ہیں ممکن ہے کہ دراوی نے ہوآیا عمرا خطاکی ہومطلب یہ کہ حدیثیں قابل اختبار نہیں۔ یعنی موضوع ہیں اور احادیث صحیحہ میں یہ کام ہوتا ہے کہ چی گوئیوں میں است ارات و کنایات ہوتے ہیں۔ طاہری معنی ان کے نہیں لے سکتے اور جو بات اپنے مفید سجے ہیں وہ کیسی ہی ہے اصل اور جمہول ہواس پر استدلال کرتے ہیں اور راس کے معنی لینے میں کوئی تامل نہیں ہوتا۔ دیکھئے یہ قصیدہ تو قابل استدلال مواجس کا جو اجر کا مواس کی اور جو بات اپنے مفید کی تامل نہیں ہوتا۔ دیکھئے یہ قصیدہ تو قابل استدلال مواجس کا جو اور جو مضمون بیان کیا گیا وہ بھی ایسا کہ مرزا قادیائی کے سواکوئی دوسرانہ بچھ سے۔ پھر شاہ نہت مال ہوت اللہ صاحب کے کشف کا اس قد روثو تی کہ وئی لفظ اس کا طاہری معنی دوسرانہ بچھ سے۔ پھر شاہ نہت معنی نہیں کرسکتیں۔ بلکہ بھی یہ بھی کہا جا تا ہے آئی معنی پر دلالت بی نہیں کرسکتیں۔ بلکہ بھی یہ بھی کہا جا تا ہے آئی معنی پر دلالت بی نہیں کرسکتیں۔ بلکہ بھی یہ بھی کہا جا تا ہے آئی معنی پر دلالت بی نہیں کرسکتیں۔ بلکہ بھی یہ بھی کہا جا تا ہے آئی معنی پر دلالت بی نہیں کرسکتیں۔ بلکہ بھی یہ بھی کہا جا تا ہے آئی مقدرت تھا تھے تھے ہوں کی اس کی حقیقت کھی بی نہیں۔ اس کی دو نے کا سے دائی معنی اس کی دو نے کی اس کی حقیقت کھی کی نہیں۔ اس پر دوئو کی اس کی سکت کو کی اس کی دو نے کا۔

ا کید ولیل پیہ ہے جو (ضرورت الامام ۲۷، فزائن ج ۱۳ ص ۴۹۷) میں لکھتے ہیں۔ ''جھے

خبردی گئی ہے کہ جوشرارت سے میر ہے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذکیل اورشر مندہ ہوجائے گا۔ فی الواقع آگریے خبراللہ کی طرف سے دی گئی ہوتو اعلیٰ در ہے کی نشانی ہوگی ۔ مگراس کا ظہوراب تک نہیں ہوا۔ جب سے مرزا قادیانی نے دعویٰ عیسویت کیا ہے علاءان کے مفاسلے میں برابر کھڑے ہیں اور مجھی ان کوذلت نہ ہوئی ۔ بلکہ اسلامی دنیا میں ان کی عزت اور بڑھ گئی۔

مرزا قادیانی نے اس بناء پر بیہ بات کمی ہے کہ جو فض ان کا مقابلہ کرے گا وہ اس کو بہت کی گالیاں دیں گے اور خفیف کریں گے جس سے اس کوشر مندہ ہوتا پڑے گا۔ مگر خرد بھی ذرا سوچیں تو معلوم ہوگا کہ اس میں انہیں کی ذلت ہے۔ بازاری لوگ معززین کی نگا ہول سے کیوں کرے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے کہفش کوئی اور بدخلتی اکثر ان سے دیکھی جاتی ہے۔ برزا قادیانی نے ویکھا کہ بازاری لوگ فیش وسب وشتم کی وجہ سے معزز نہیں سمجھے جاتے۔ مگر اس کے ڈرسے ان کے کام تو نکل آتے ہیں۔ اس وجہ سے برآ مرکارے لئے بہی طریقہ خوب ہے۔ ہم ینہیں کہتے کہ

وقت بیقمیدہ بنا کرایک کالل بزرگ کے بجى استدلال كاموقع باتهة عميااوران كا کے بعد کی خرہے۔جس زمانے میں سید ب صدى كا ذكرصا حب قصيده كومنظور بوتا مامىدى ميزدېم)لكودية _ كيونكه جب يام فتنهزا بيال كركيين مقعود بالذات كهاس پیش كونی میں سیدا حمرصاحب اور ل ماحب اس سے کیول محروم رکھے كےمعداق كى يحيل ميں مہدى على خال ری بینم) بھی چسیال ہو جائے گا اور رورت بھی ندر ہے گی اور کثرت اتباع ع جمر المراس كاكيا جواب موكا يبتيون احمصاحبان على سبيل البدليت يا وستان کے مسلمانوں کے عشر عشیر نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ تعبیدہ جعلی ہے سی نے بكردياب

قعيده عليحده اس كتاب ميس لكهوديا اس

) وحراق بیخ دیگر بیخ

ن آ سانی مسالف بزائن جہم سه ۳۵۷) نا دمعروشام وحراق وترک وتاجیک کتی ہے کہ اس فننے کی خبر دینے کووہ ہول نے اب تک شائع نہیں کی۔ تے ایک بدمعاش _

دول گا۔آ ہے فرمایاا

نے فر مایا اس کے بد۔

دونول كورسته ديا _ ايك

تاب نہ لاکر کسی کے۔

المفاديا-آپعليحده ۾

اٹھایا جونبیں جاہتا کہ

ا کثریانی پر جلا کرتے

کی وجہ ہے انہوں نے

موج آئی اور ده ڈوب

تھے۔فر مایا موج کے

تفاراب سيح عليدالسلا

باضداد ہاکے لحاظے

لغيش كى بە كىفىت كەپ

بابربين اور كنبربع

دى۔اس جرم ميں بہو

ادرمیراث سے محروم

ملبوسات، وہاں رہنےً

آ راسته ہیں۔وہاں م

ملکیں اور لحاف کے ب

يلاؤوغيره الوان فتمت

برف، کیوژه وغیرو تعلم

نہیں، یہال کھرکے

جنگل میں پڑے۔وہا

و ہاں مرے ہوئے کے

قرار دیئے جارے ہ<mark>ی</mark>

مرزا قادیانی نے اراؤل و برمعاشوں سے جواس بات بین سبق لیا ہوکوئی عیب کی بات نہیں ہے۔
اس لئے کہ عقلاء کی شان بہی ہے کہ اپنے مقصود کی بات جہاں کمتی ہے لیے بین اور یہ خیال نہیں کرتے کہ ہم کس سے لےرہے بیں۔ و یکھئے کتب اخلاق بین محرت ہے کہ آدگی کوچا ہے کہ اپنی کار آ مصنتیں کتے سے بیکھے کہ کیسا قانع اور وفاوار ہے۔ بلکہ ہمیں صرف کم اور ماخذاس طریقے کا ہتلا نامنظور ہے۔ گومرزا قادیانی اس کو قبول نہ فرما کیں کیونکہ وہ اس طریقے کوعیسویت کا لازمہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ (عصائے موٹ ص ۱۵۸) میں انکا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بندی سے جو نظر مرزا قادیانی کو تیکی کے بیں۔ جیسا کہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ سے فلا ہر ہے کہ عیسی علیہ السلام بکشرت گالیاں دیا کرتے تھے۔ بدکار وغیرہ وغیرہ دفیرہ سے فلا ہر ہے کہ عیسی علیہ السلام بکشرت گالیاں دیا کرتے تھے۔ جو نکہ مرزا قادیانی کو تکیل عیسویت کے لئے عیسی علیہ السلام کی صفات کے ساتھ متصف ہونا ضرور تھا۔ اس لئے انہوں نے بیطریقہ افتیار کیا۔ علیہ السلام کی صفات کے ساتھ متصف ہونا ضرور تھا۔ اس لئے انہوں نے بیطریقہ افتیار کیا۔ علیہ السلام کی صفات کے ساتھ متصف ہونا ضرور تھا۔ اس لئے انہوں نے بیطریقہ افتیار کیا۔ علیہ السلام کی دائی خصوصیات کی جواور ہیں۔ علیہ السلام کی دائی خصوصیات کی جواور ہیں۔ علیہ السلام کی دائی خصوصیات کی جواور ہیں۔ علیہ السلام کی دائی خصوصیات کی جواور ہیں۔

امام میوطی نیسی علیا اسلام کے حالات بیس کی ایک روایتی تغیر ورمنتور بین قال کی ایک روایتی تغیر ورمنتور بین قال کی ایک روایتی تغیر ورمنتور بین ساحب کو این بین کی ایک و یکنا منظور بیوتو ورمنتور کی جادر ورم بین میں ۲۲ سے ۱۳۳ تک ملاحظ فر مالیس ۔ ماحسل ان کا یہ بینا نے دیا، ندان کے اہل وحیال سے سیسے کھیں کی علیہ السلام نے اپنے لئے نہ کہیں گھر بنایا نہ بنانے دیا، ندان کے اہل وحیال سے گذران کی بیر صورت کر جنگل میں ہے وغیرہ کھا کر بر کرتے۔ جہاں شام بوئی مقام کیا۔ می ہوئی روانہ ہوگئے ۔ نہ کمی جراغ جلایا نہ بی میں میں تیل ڈالا، نہ تعمی کی۔ بجائے تعلیٰ کی درخت کی جہال فائل کی بیروں سے لیپ کر لیف سے بائد ہو لیتے ، می شعندا پائی نہیں بیا۔ ایک بارا ب پھر سر بانے لے کرسوتے تھے۔ ابیس نے منظل ہو کر طعن کیا کہ آپ اگر کہا کرتے ہیں کہیں دنیا کا سامان کچھ کرسوتے تھے۔ ابیس نے منظل ہو کر طعن کیا کہ آپ اگر کہا کرتے ہیں کہیں دنیا کا سامان کچھ کہیں جارہ ہو گول نے اس کی بدیو کی شکات کہیں جارہ ہو گول نے اس کی بدیو کی شکات کر بہا گیا ہے۔ ایک بارا کے دائت کے سفید ہیں۔ منظم ورید کہی چیز کی خدمت نہ کی جائے۔ ایک باراکہ خزیریان کے دویرو سے لکا اس سے خطاب کر کے فر مایا سلامتی سے گذر جا کس نے کہا یا کر آپ بن خزیریان کے دویرو سے لکلا اس سے خطاب کر کے فر مایا سلامتی سے گذر جا کس نے کہا یا کہ دیں کہیں کر دویرو سے لکلا اس سے خطاب کر کے فر مایا سلامتی سے گذر جا کس نے کہا یا کہ دیری زبان کو پری بات کی عادت ہو۔ ایک باراکہ رفیق کے ساتھ آپ جنگل میں جارہ ہوں کہ دیری زبان کو پری بات کی عادت ہو۔ ایک باراکہ رفیق کے ساتھ آپ جنگل میں جارہ ہوں کہیں جو کہ کہا کہ کہا کہ دیں کہا کہ دویرو سے لکلا اس سے خطاب کر ایک رفیق کے ساتھ آپ جنگل میں جارہ کہا کہا کہ دویرو سے لکا اس سے خطاب کر دویرو سے لکلا اس سے خطاب کر دویرو سے لگا کے خوالے ساتھ کی کر دویرو سے لکا کو میں کے خوالے سے خطاب کر دویرو سے لکھ کا کی میں کیا کہا کے خوالے ساتھ کی کھر دویرو

تع ایک بدمعاش نے حائل ہوکر کہا کہ جب تک تم دونوں کو ایک ایک طمانچہ نہ مارلوں جانے نہ دول گا۔ آ سے فرمایا اجھا تو مجھے مار لے اس نے آپ کو مار کررستہ دیا۔ مگر رفیق رامنی نہ ہوا۔ آپ نے فر مایا اس کے بدلے بھی مجمی کو مار ، یہ کہ کردوسرار خسار مبارک پیش کیا اس نے آپ ہی کو مار کر دونول کورسته دیا۔ایک بارآپ دھوپ میں چل رہے تھے دھوپ کی شدت اور بیاس کی تختی ہے تاب ندلاكركس كے خيے كى جماؤل ميں بيٹو مجے ماحب خيمہ نے باہر آ كرآ ب كودبال سے اٹھادیا۔آپ علیحدہ ہوکر دحوب میں بیٹھ گئے اور فرمایا اے فیض تونے مجھے نہیں اٹھایا بلکہ اس نے ا ٹھایا جونبیں جا ہتا کہ دنیا میں مجھے بچھ بھی راحت ہو۔ یعنی پوری راحت جنت ہی میں ہوگی۔ آپ اکثریانی پرچلا کرتے تیے لوگوں نے بوچیار بات آپ کو کیونکر حاصل ہوئی فر مایا ایمان اور یقین کی وجہ سے انہوں نے کہا ہمیں بھی تو ایمان ویقین ہے۔ فرمایاتم بھی چلوتھوڑی دور مکئے تھے کہ ایک موج آئی اوروہ ڈو بے گئے آپ نے ان کونکال کر پوچھائم نے کیا کیا تھا۔ کہا موج سے ہم ڈر مے تھے۔ فرمایا موج کے رب سے کیوں نہیں ڈرے بیٹھوڑ اسا حال سے علی نینا وعلیہ العسلاۃ والسلام کا تعا- اب من عليه السلام اور مثيل من كى حالت كاموازنه كر كے بعى ديكھ ليجئے تا كه تعرف الاشياء باضداد ہا کے لحاظ سے مرزا قادیانی کی معرفت حاصل ہوجائے۔وہاں تجردی وہ کیفیت تھی تو یہاں لقیش کی بیکفیت کر پیراندسری میں شادی ہونے میں جوتو قف ہوگیا۔ تومثیل صاحب جامے کے ہا ہر ہیں اور کنے بھر میں ایک تھلکہ بر پا ہے کہ سمھن صاحبہ کے بھائی نے اپنے کواڑ کی کیوں نہیں دى-اس جرم ميں بهو بيٹے ميں تغرقه اندازي كي مذہر اور فرزند پرية تشدد كه اگر طلاق ندد بے وعاق اورمیراث سےمحروم ہے۔ وہال کمل اور ٹاٹ کا لباس ہے تو یہاں پشینہ وغیرہ اعلیٰ درجے کے لموسات، وہال رہنے کو گھرنہیں پہال سبح ہوئے کمرے مکانات باغ سکونت اور تفرج کے لئے آ راستہ ہیں۔وہاں سر ہانے کے تکیے کے پھر گوارانیس۔ یہاں بغیراعلیٰ درجے کے زم زم تو هکس اور لحاف کے نیز نبیس آتی ہے۔ وہاں جنگل کے چوں پر گذران تھی۔ یہاں مرفی ، اعداے پلا دُوغِيره الوان فعت كى ضرورت، و ہال دھوپ ميں بياس سے موت كا سامان ہے تو يہاں ہروقت برف، کیوژه وغیره معم کا سامان مهیا، و بال جنگل ہے اور اندھیری رات کا سنانا اور جلانے کو چراخ نہیں، بہال گھر کے پاس ہزاروں روپ مے صرف سے ایک بلند منارہ بنایا گیا۔جس کی روشنی جگل میں بڑے۔وہاں کل راحتوں کا حوالہ آخرت پر ہے تو یہاں کل راحتوں کا استیفا دنیا میں۔ د ہال مرے ہوئے کتے کی فدمت گوار انہیں۔ یہاں محابہ سے لے کرآج تک کے سلمان مشرک قرار دیئے جارہے ہیں اورمسلمانوں کی شان میں وہ الفاظ کہ کوئی کافروں کو بھی نہیں کہتا۔ وہاں

ت یں سبق لیا ہوکوئی عیب کی بات نہیں ہے۔
ابات جہاں ملتی ہے لیے ہیں اور یہ خیال
تب اخلاق میں معرت ہے کہ آدی کو چاہئے کہ
رہے۔ بلکہ ہمیں صرف کم اور ماخذاس طریقے
کی کیونکہ وہ اس طریقے کوعیسویت کا لازمہ
الکا قول نقل کیا ہے کہ معزت عیسیٰ علیہ السلام
کے ہیں۔ جیسا کہ وزر کتے ، ہے ایمان ،
مان علیہ السلام بکر ت گالیاں دیا کرتے تھے۔
مان علیہ السلام بکر ت گالیاں دیا کرتے تھے۔
مان علیہ النہ وہ کئیل عیسویت کے لئے عیسیٰ کا اسلام کیا۔
مان النہ انہوں نے بیطریقہ اختیار کیا۔

ای بی کی ایک دوایتی تغییر در منثور میں تقال کی دوایتی تغییر در منثور میں تقال کے دوایتی تغییر در منثور میں تعب کو سے کا ترجم تقال کیا جا تا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ایا نہ منانے دیا، ندان کے اہل وعمال تھے۔ مرکز مقال ہوگی لیٹ کئے ۔ سوائے کس یا نیز مقال ہوگی لیٹ کئے ۔ سوائے کس یا نیز مقال ہوگی لیٹ کئے ۔ سوائے کس یا نہ میں کی دیا ایک بارآ پ پھر سر بانے لیے اگر کہا کرتے ہیں کہ میں دنیا کا سامان پچھ کھینک دیا۔ ایک بارآ پ تھر سر بانے کے گئر دہوا۔ لوگوں نے اس کی بد بوکی شکایت کو دیا کہ کو ایک بارآ پ حوار کمین کے ساتھ میں دیا کا سامان کی کھی کے گذر ہوا۔ لوگوں نے اس کی بد بوکی شکایت میں کے دیا جا تا ہے۔ فرمایا میں مکر وہ بچمتا کی دیا تا ہے۔ فرمایا میں مکر وہ بچمتا کی دیا ہے۔ فرمایا میں مکر وہ بچمتا کے دیا کے دیا ہے۔ فرمایا میں مکر وہ بچمتا کے دیا ہے۔ فرمایا میں مکر وہ بچمتا کے دیا ہے۔ فرمایا میں میار ہے کے ایک دین کے ساتھ آ پ بنگل میں مبار ہے کے ایک دین کے ساتھ آ پ بنگل میں مبار ہے

خزیر کے ساتھ مہند باند برتا ؤیہ ال علاء ومشائخین کے القاب خزیر وغیرہ ذبان زو ہیں۔ غرض کہ مثیل سے موعود ہونے کے لئے تمامی اوصاف سے علیہ السلام سے وہ صفت نتخب کی گئے۔ جس سے مطیل سے علیہ السلام کو کمال ورج کی نفرت اور احتر از رہا اور انجیل جس کوخود ہی محرف بتاتے ہیں اس میں سے صرف فحش اور سب وشتم کا مضمون نے کرمسلمانوں کو لگے گالیاں دینے کہ دیکھو میں سے ہوں میرا فرض منصی ہے کہ دل کھول کرلیکن شخنڈ ہے دل سے گالیاں دیا کروں۔ اس کی وجداور کیا ہوں میرا فرض منصی ہے کہ دل کھول کرلیکن شخنڈ ہے دل سے گالیاں دیا کروں۔ اس کی وجداور کیا واضائل ہوئی ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے جب ویکھا کہ عیسی علیہ السلام کی خصوصیات اور فضائل واضلاق کا حاصل کرنا تو محال ہے اور ان کی کوئی بات اپنے میں نہ ہوتو منگیث کا جبوت مشکل ہے واضلاق کا حاصل کرنا تو محال ہے اور ان کی کوئی بات اپنے میں نہ ہوتو منگیث کا جبوت مشکل ہے اس کے ممالایدر ک کللہ لا یقر ک کلہ کے لئا خاسے خدما صفاو دع ماکدر پھل کرے طریقہ سب وشتم کو اختیار کیا جس کا ذکر انا جیل محرف میں ہے۔

فسوق وا

رسـول ا

(البخيار

کے تو کویا

ہے۔اس

الاومامص

أيك بات

مرارت کج

وشنام اورا

کی غرض ِ

قرآ ن ثر

بمزة اورك

اقوال نقل

اندحےدا

كاليال

كالحريقة

اس باب میں جوتر یفیں وغیرہ ہوئیں اس کا الزام اس کے ذمے ہوگا جس نے الحاق كر كيسي عليه السلام كي طرف اس طريقية شنيعه كومنسوب كيا مرزا قادياني نے حسن كلن سے اس باب میں صرف تعلید نصاری کی کی اور مقلد کو بیتی نہیں کہا ہے مقتداء پرتحریف وغیرہ کا الزام لگائے اس کئے ندمرزا قادیانی پرتحریف کا الزام آسکتا ہے۔ ندترک تحقیق کا ببرحال یہ دین عيمائي كالعليم تعى اب دين محرى كالعليم و كيهي حق تعالى فرما تاب أن الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربي وينهي عن الفحشاء والمنكر (النحل:٩٠) ، التي خداے تعالی منع کرتا ہے بے حیائی اور بد کوئی اور برے کام سے اور ارشاد ہے۔' ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين انما يأمركم بالسوء والفحشاء (البقرة:١٦٩٠١٦٨) "لينى شيطان جوتمهارادشمن بركونى اوربر كامول كاسمكم كرتاب-ان دونوں آبیوں سے ظاہر ہے کہ سب وشتم سے خدائے تعالی منع فرما تا ہے اور شیطان اس کا تھم كرتا ب اور جار ب ني كريم الله من اس صفت كانام ونشان ندها - جيها كه (بخارى شريف ٢٥٠ ص ١٩٩١م إبام يكن لنبي فاحشاً ولا متفحشاً) ش ج- "لم يكن النبي عَلَيْها فاحشا ولا مته فحشا "لعني بدكوكي كي مغت حضرت مين نه بالطبيختي نه عارضي طور براوربيروايت بهي (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۹۱ باباینا) میں ہے کہ چند یہودی آنخضرت الفطح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بجائے السلام علیم کے دنی آواز سے اسام علیم کہا حضرت نے ان کے جواب میں صرف وعليم فرمايا مكر عاكثة مبرنه كرسكيس _ كونكه سام كمعنى موت كے بين اور غصے سے كها وعليكم ولعنكم الله وغضب الله عليكم حضرت نان سفر مايامهلاً يا عائشه

الحین کے القاب خزیر وغیرہ زبان زوہیں۔ غرض کہ مین علیدالسلام سے وہ صفت منتخب کی گئے۔ جس سے مرز از رہاں رہ ہیں۔ جس سے مرز از رہااور انجیل جس کوخود ہی محرف بتاتے ہیں اس کے کرمسلمانوں کو گئے گالیاں دینے کہ دیکھو ہیں سے منٹرے ول سے گالیاں دیا کرون ۔ اس کی وجہ اور کیا ب دیکھا کہ شیکی علیہ السلام کی خصوصیات اور فضائل ب دیکھا کہ شیک علیہ السلام کی خصوصیات اور فضائل ہے کہا فاص خد خد ما صفاو دع ماکدر پڑل کرکے کہا فار سے خد خدا صفاو دع ماکدر پڑل کرکے کی اس کا دیا ہوت میں کرے کہا فار سے خد خدا صفاو دع ماکدر پڑل کرکے کہا فار سے خد خدا میں کرنے میں کرے کی اس کی دیا ہوت میں کرے کہا ہوت میں کرنے کہا تھا کہ دیا ہوت کی اس کی دیا ہوت میں کرنے کہا تھا کہا تھا ہوت میں کرنے کہا تھا کہ دیا ہوت کی دیا ہوت کے کہا تھا کہا تھا کہا تھا کہا تھا کہا تھا کہ دیا ہوت کی کرنے کی دیا ہوت کی دی

كي اس كاالزام اى ك ذع موكاجس ف الحاق نيعد كومنسوب كيار مرزا قادياني نيحسن ظن ساس ويدق نبيل كدائي مقتداء يرتحريف وغيره كاالزام الزام آسكا ب نهزك تحقیق كابهرهال به دین مع حق تعالى فرما تاب أن الله يسامر بالعدل ن عن الفحشاء والمنكر (النحل:٩٠) "اليخي اوربرے کام سے اور ارشادے۔ 'ولا تتبعوا و مبين انما يأمركم بالسوء والفحشاء رادشمن ہے بدگوئی اور برے کاموں کا تھم کرتا ہے۔ مع خدائے تعالی منع فرما تا ہے اور شیطان اس کاتھم مفت کا نام ونشان نه تفار جبیها که (بخاری شریف ۲۶ مشاً) من النبي عَلَىٰ النبي عَلَىٰ المالية فاحشا ت مين نه بالطبع متى نه عارضي طور پراور بيروايت بعي كه چند يبودي آنخضرت الله كي خدمت مين عاضر ے اسام علیم کہا حفرت نے ان کے جواب میں یونکہ سام کے معنی موت کے بیں اور غصے سے کہا

ليكم مغرت نان سفر مايامه لا يا عائشه

۵۸

ماسل اس کا بیہ ہوا کہ کسی کے واقعی عیوب بیان کئے جا کیں تو مضا لَقنہیں ۔ مگریہ بات قرآن شریف کے طلاف ہے تی تعالی فرما تا ہے۔ 'ویل لکل هدفة لمزة (حدزة:۱) ''لینی ہمزة اور لمزة کے لئے ویل ہے جوجہم میں ایک وادی ہے۔ تغییر خازن میں ہمزہ اور لمزہ میں کی اقوال نقل کر کے لکھا ہے کہ سب اقوال کا مرجع اسی طرف ہے کہ وہ اس فخص کو کہتے ہیں جو کسی کا عیب بیان کرے۔ اب و کھئے کہ جنب بیٹنی موجودہ عیوب ظاہر کرنے کی یہ وعید ہوتو (ماورزاد اندھے رئیس الد جالین، ہامان ہاکلین وغیرہ) کہنے کا کیا حال ہو۔ پھر مرزا قادیا کی خزیر، چمار، چوہڑے جو ہڑے جوعلاء کو کہتے ہیں کیاان الفاظ پر بھی دشنام کی تعریف صادت نہیں آتی۔

مرزا قادیانی کامیجی استدلال ہے کہ حق تعالی نے قرآن شریف میں کافروں کو بہت محلیاں دی ہیں اور حدیث شریف میں ان پر لعنت وغیرہ وارد ہے۔ مقصودید کہ مرزا قاویانی نے خدا کا طریقة اختیار کیا اور نیز اشداء کی الکفار بھی وارد ہے۔

اشداء على الكفار كاجواب تو ظاہر ہے كيخن كافروں پر جاہئے ،مسلمانوں كو كالياں دينے

ے کیاتعلق، ان کے باب میں تو رحماء مینهم کا ارشادای سے متصل کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کا روئے من کالیوں میں مرف علماء ومشائحین اہل اسلام کی طرف ہے۔ اگر بزعم مرزا قادیانی وہ كنهكار بمى مول توكيا اسلام سے خارج سمجے جائيں مے۔ پھراشداء على الكفارے استدلال كوكر صحح ہوسکتا ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے برے القاب سے مسلمانوں کا ذکر ممنوع ہے۔"ولا تسمزوا انفسكم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاثم الفسوق بعد ألايمان ومن لم يتب فاولتك هم الظالمون (حجرات:١١) "العني عيب مت كروة لهل على ايك دوسر كا اورمت بکاروایک دوسرے کو برے نام سے برانام گناہ گاری ہے۔ چیچے ایمان کے اور جوکو کی توب نه كرے وہ طالموں سے ہے۔ تغيير خازن ميں بروايت ترندي منقول ہے كبعض لوگوں كے دودو تین تین نام ہوتے تھے۔جن میں وہ بعضول کونا پیند کرتے تھے۔اگر کوئی ناپیند نامول سےان کو پكارتاتوده رنجيده موت ان كياب يس بيآ بيشريف تازل موكى اوركها بهك "لا تسلمنوا انفسكم (حجرات:١١) "يني ذاتول وعيب مت لكا وراس كامطلب يب كرجب م نے اپنے بھائی مسلمان کوعیب لگایا تو گویاوہ عیبتم نے اپنے آپ کولگایا فور کرنے کا مقام ہے کہ قرآن اس درجے کے اتحاد کی تعلیم کررہاہے کہ سب مسلمان آپس میں تعفس واحدہ ہوجائیں اور عمل بيهور باب كمرف عيب بي نيس لكائع جات بلكم خلقات كى يوجها أى جاتى ب-بس ے اعلیٰ در ہے کی دھنی باہم پدا ہوجائے۔اس پراصلاح قوم کا دعویٰ اب دہار کہ خدائے تعالیٰ کا طریقدافتارکیا میا ہے۔سواس میں بیکلام ہے۔جبآیات واحادیث فدکورہ سے ثابت ہوگیا كدبد كوئى سے خداورسول منع فر ماتے بين اور منع عن نبيس بلك سخت سخت اس پروعيدين بين باتو كسى کوئن نیں کداینے مالک اور خالق سے پوقے کہ جس کام سے آپ منع کرتے ہیں اس کے آپ کول مرتکب ہیں۔ دیکھ لیعنے تکبراورتعلی سے تن تعالی نے بندول کوئع فرمایا ہے اورخودمتکبر ہے کیا كوكي اس سي يوج مركز الم المائي فرما تا بي "لا يسال عما ينفعل وهم يسألون (انبیاء:٢٣) "بين خدائ تعالى جوچائ كرےاس سےكوكى نيس يو چوسكا اوروهسب يوقع كاكمية من كون ندكيا-اى طرح في الفيان المتكوم است ومارت زياده ورول كى اجازت نبین دی اورخود بدور ت کے تویا اس سے زیادہ از واج مطهرات نمیں ۔اس کے سوا اور بہت ی خصوصيات تعيل جوعلا بر بوشيده بين-

اب استدلال کا حال بھی دیکہ لیجئے کہ اگر بقول مرزا قادیانی قرآن میں گالیاں ہیں بھی تو وہ کن کوری کئی اوراس کا منشاء کیا ہے جولوگ اپنے خالق کوخالق تسجمیں اورا پئے ہاتھ سے

بنائے ہو. لگائیں اور

کریں اور مرزا قادی<u>ا</u>

منرورت جاتے بیر

کے جوال

قرآن ہ کے بعدا

واقع بين

القاب

يهال مرا

اعقاد إ ضلالا

بمارے

دعویٰ_

جيوز بر

که جوا ضروررن

حارے

ابياكيا

اسمو

"لتبا ومن بنائے ہوئے ہت کی پرسٹش کریں اور بجائے شکر کے ناشکری کریں اور حق تعالیٰ پر بدنی بہتیں اور کھی کھی نشانیاں دیکھ کربھی اعتبار نہ کریں اور اس کے بیسجے ہوئے سے پیغیبر کی بات نہ ما نیں اور کھلی کھی نشانیاں دیکھ کربھی اعتبار نہ کریں اور قدرت اللی پر ایمان نہ لائیں آؤوہ زجروتو بخ تو کیا اس سے زیادہ کے ستی ہیں۔ بھلا مرزا قادیائی ان میں سے ایک بات تو اپ خالفین میں بتادیں، سوااس کے کہان کی جعلی اور بے ضرورت نبوت کونییں مانتے۔ جن لوگوں نے ان کی عیسویت کو قبول کر لیا ہے اور ایما نمار سمجے جاتے ہیں ان میں تقرب الی اللہ کی کون تی بات زیادہ ہوگئی جوسب میں نہیں۔ سوائے چند چیزوں کے جوان کی عیسویت کے حوان کی عیسویت کے مزام ہیں۔ مثل نمی اللہ کی موت، قرآن میں جوانی علیہ السلام کی موت، قرآن میں جوانی یا میں کوئی زندہ نہیں ہوسکتا اور اس تھم کی خبریں جوقرآن میں مدی گئیں وہ خلاف واقع ہیں۔ حشر اجساد کا انکار ؟

من من کہ یکی چند مسائل کا اختلاف، کفر وایمان کا معیار طہرایا گیا کافر ملعون وغیرہ القاب انہیں چند خیالات اور اختراعات کے نہ مانے کی وجہ سے دیئے جارہ ہیں۔
یہاں مرزا قادیانی بحی فور فرما کیں کہ اس میں ہم لوگوں کا کیا قصور ہے۔ ان امور میں جو ہمارے اعتقاد ہیں۔ اگروہ ہمارے تراشیدہ اور اخترائی ہوتے تو یہا عمراض ہوسکتا کہ کے اس المحدیث استحقاد ہیں۔ اگروہ ہمالالة فی المغاد (نسائسی ج ۱ ص ۱۹۲۰ باب الخطبة فی المعیدین) " مارے اعتقاد تو قر آن وحدیث واجماع سے تابت ہیں۔ پھر کیو کر ہوسکے گا کہ باوجود اسلام کے دول کے ہم اس کو چھوڑ دیں۔

ہم کتا ہی عاجزی ہے کہیں ہمیں یقین نہیں کہ مرزا قادیانی اس طریقہ سب وشم کو چھوڑیں گے۔ کو نکہ انہوں نے آوای کو بحیل بیسویت بجھ رکھا ہے اور نیز اس الہام کو پورا کرتا ہے کہ جو ان کے مقابلے کو کھڑا ہوگا وہ ولیل اور شرمندہ ہوگا اور ان کی امت کو بھی سب وشم کی ضرورت ہے تا کہ اس الہام کا مضمون پورا ہواور ان سے بیتو امیڈ نیس کہ اپنے آپی کی خالفت کرکے ہمارے نہو گئے گئے کے طریقہ میں اور شراوار شادات پر عمل کریں اور نری اور تری اور تہذیب کو کام میں لا کیں ۔اگر ایسا کیا تواپ نی کی معذور ہیں ایسا کیا تواپ نی کی امت سے خارج ہوئے جاتے ہیں۔ غرض کہ اس باب میں وہ بھی معذور ہیں اس موقع میں ہم لوگوں کو ضرور ہے کہ اس آیہ شریفہ کو پیش نظر رکھیں۔ جو تی تعالی فرما تا ہے اس موقع میں ہم لوگوں کو ضرور ہے کہ اس آیہ شریفہ کو پیش نظر رکھیں۔ جو تی تعالی فرما تا ہے در السبلون فی اموالسکم وانفسکم ولتسمعن من الذین او تو الکتاب من قبلکم ومن الذین اشر کوا اذی کثیر آ (آل عمران: ۱۸۱۱) " والبت تم آ زمانے جا وکے مال

شاوای سے متصل کیا کیا ہے۔مرزا قادیانی کا اسلام کی طرف ہے۔ اگر برغم مرزا قادیانی وہ م مے ۔ مجراشداء علی الکفارے استدلال کیونکر قاب سے مسلمانوں کا ذکر ممنوع ہے۔"ولا لس الاثم الفسوق بعد الايمان ومن لم) "لعنى عيب مت كرواً إلى من ايك دوسركا اکناه گاری ہے۔ بیچھے ایمان کے اور جوکوئی توبہ ایت تر مذی منقول ہے کہ بعض لوگوں کے دورو ندكرتے تھے۔اگركوئی ناپندناموں سےان كو لفنازل بوئي اوركها بكرالا تسلمون ويبمت لكاؤراس كامطلب يرب كهجبتم نے اپنے آپ کولگایا فور کرنے کا مقام ہے کہ بمسلمان آپس مس تفنس واحده موجائي اور تے۔ بلکہ مغلقات کی ہو جماڑ کی جاتی ہے۔جس املاح قوم كادعوى ابربايه كه خدائ تعالى كا جب آیات وا حادیث ندکورہ سے ثابت ہوگیا اليل بلكه خت بخت اس پروعيدي بين _ تو كسي س کام سے آپ مع کرتے ہیں اس کے آپ الى فے بندول كون فرمايا ہے اور خودمتكبرے كيا 'يسال عما يفعل وهم يسألون اس سے کوئی تبیں ہو چھ سکتا اور وہ سب سے فامت كوجارك زياده عورتول كي اجازت واج مطمرات تعیں۔اس کے سوا اور بہت ی

اگر بقول مرزا قادیانی قرآن ش گالیاں ہیں اینے خالق کوخالق نہ جمیں اور ایٹے ہاتھ سے ے اور جان ہے اور البت سنو کے اہل کتاب اور مشرکین سے بدگوئی بہت اور اگرتم صبر کرواور پر بیزگاری کروتو بیامت کے کام ہیں۔ ﴾

کے واسطے لوگ جمع ·

ممیں اللہ کافی ہے

ساتھرے اوروہ ج

ۋرنے والے شیطا

اس ہے ظاہرہے

غور کیا جائے کہ ہ

ے ڈرائے تو کیا

فتل ئى تخوىف_-

بیان فرماتے ہیر

خواب میں دیکھ

ئىك ئىنچى موكى .

خاتے ہیں اور:

خواب ہے جمیٰ

غیبی تکوار ہے و

نہیں ہو^{سک}تی۔ا

نہیں۔البنہ کبل

مثاليهجود كملاكح

ہے کہ مرزا قاد

تو تحليطوريرم

جوآ سان تک

ہوا کہمسکلہ مع

مسلمانوں _

ان کے مخالف

جندمرزا قاور

مخالفت کا کیا

اس آیہ شریفہ کے لحاظ سے ضرور ہے کہ صبر کرنے میں ہم لوگ ہمت نہ باریں۔ تھوڑے دن کسی طرح گذر جائیں مجے اوراس کا عمدہ بدلہ حق تعالیٰ عطاء فرمائے گا۔ یہاں بہ خیال نه كياجائ كما بيشريفه من اوالل كتاب اورمشركين كاذكر يجن كى ايذا يرصبر باعث اجر ياور مرزا قادیانی تو ندالل کتاب سے میں ندمشرک ہیں۔ بلکداس شبر کا جواب سیمجھا جائے کہ مرزا قادیانی اس باب میں عیسائیوں کے مقلد ہیں۔جیسا کرابھی معلوم ہوااور جس دین کے لوگوں کا جوکوئی مقلد مووه ای میں سمجما جاتا ہے۔ ویکھ لیجیے حنفی ، شافعی وغیرہ سب محمدی ہیں۔اس صورت میں جو بات ہم کوعیسائیوں کی اذبت رسانی میں حاصل ہونے والی ہے مرزا قادیانی اور ان کی امت کے سب وشتم میں بھی وہی حاصل ہے اور دراصل جارے اسلام کا طریقہ کل انبیاء کیم السلام كاطريقد ب جس يرقر آن كريم شابر ب مثلًا "فقولا له قولا لينا طه: ٤٤ "وغيره عنظام رجسران الملوك بين فقل كيا ج-" مرال مسيح عليه السلام على قوم من اليهود فقالو اله شرا وقال لهم خيراً فقيل له انهم يقولون شراً وانت تقول خيراً فقال كل ينفق بما عنده "لعني عليه السلام كا كذر يبودك سي قوم يرمواده اوك آ ب کود کھتے بی بری بری گالیاں دینے لگے گرآ ب نے نہایت عمر کی سے ان کے جواب دیے سمی نے آپ سے کہا کہ وہ تو بختی اختیار کررہے ہیں اور آپ اس عمر گی سے چیش آرہے ہیں۔ فرمایا بر مخص وہی خرچتا ہے جواس کے پاس ہو۔الحاصل مرزا قادیانی جو لکھتے ہیں کہ "مجھے خبر دی گئ کیمیرامقابل ذلیل اورشرمنده ہوگا۔''مشاہدے سے ثابت ہے کہ وہ خبرغلط نکلی کیمرزا قادیانی خود بى ذليل وشرمنده موية - جيها مناظرول وغيره سے ظاہر ہاس سے معلوم موكيا كه في الواقع ان کوکوئی خبر نہیں دی گئی مصرف تخویف کی غرض سے انہوں نے وہ شہور کر دیا تھا مگر مرز ا قادیا نی اوران کے اتباع یا در تھیں کہ اسی تخویفوں سے مسلمانوں کوکوئی جنبش نہیں ہوتی۔ بلکه ان کا ایمان اورزياده موجاتا ب-جيما كرت تعالى فرمات بي الدين قال لهم الناس أن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوه واتبعو رضوان الله والله ذوالفضل العظيم انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء فلا تخافوهم وخافون ان كنتم مؤمنین (آل عمران:۱۷۳ تا ۱۷۰) "لین مسلمانوں سے جب کہا گیا کردیکھوتہارے مارنے

ن سے بدگوئی بہت اور اگرتم صر کرو اور

بر كرنے ميں ہم لوگ ہمت ند باريں۔ ق تعالى عطاء فرمائے گا۔ يہاں بيخيال معجن كالذارمبر باعث اجرباور بكدأل شبركا جواب بيسجها جائے كه له بھی معلوم ہوااورجس دین کےلوگوں نافعی وغیره سب محمری بین _اس صورت ونے والی ہے مرزا قادیانی اوران کی هادب اسلام كاطريقة كل انبياء عليم ولاله قولا ليناطه: ٤٤ "وغيره ح عليه السلام على قوم من أنهم يقولون شرآ وانت تقول مام کا گذر بهودی کسی قوم بر بهواه واوگ ایت عمر کی سے ان کے جواب دیے باس عمر کی سے پیش آرہے ہیں۔ قادياني جولكية بين كه" مجمة خردي مي ہے کہ وہ خبر غلط لکلی کہ مرز ا قادیانی خود باس سمعلوم ہو کیا کہ فی الواقع ف وهمشهور كرديا تفامكر مرزا قادياني ئى جنبش نبس ہوتی۔ بلکہان کا ایمان ال لهم الناس ان الناس قد نا الله ونعم الوكيل فانقلبوا رضوان الله والله ذوالفضل تخافوهم وخافون ان كنتم

نب کما گیا کہ ویکھوتمہارے مارنے

کے واسطے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ ان سے ڈروتواس سے ان کا ایمان اور زیادہ ہوگیا اور کہنے گئے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ ہمارا اچھا دیل ہے سوان کو کوئی برائی نہیں پیٹی اور وہ اللہ کی رضا مندی کے ساتھ رہے اور وہ جو ڈرا تا ہے۔ شیطان ہے اپنے دوستوں کو ڈرا تا ہے۔ لیعنی اس کے ڈرانے سے ڈر نے والے شیطان کے دوست ہیں سوتم ان سے مت ڈرو۔ بلکہ جھے سے ڈرواگر تم مسلمان ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ الی تخویفات سے ڈرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور مسلمان نہیں۔ اب غور کیا جائے کہ خدا اور رسول کے کلام کی کوئی تکذیب کر کے اس کی جمایت کرنے والوں کو ذات تو کیا جائے گئی نے کرو ہو کی دانت تو کیا گئی تخویف سے بھی وہ نہیں ڈرتے۔

جس طرح مرزا قادیانی نے ذات سے ڈرایا ای طرح تخویف کے لئے وہ پیخواب بھی بیان فرماتے ہیں۔ جو (ازالة الاوبام ص ٨٦ ماشيه، نزائن ج وص ١٥٣١) ميس ورج ہے كه وميس نے خواب میں دیکھا کہ ایک تکوار میرے ہاتھ میں ہے۔جس کا قبضہ میرے پنج میں اور نوک آسان تک پیچی ہوئی ہے۔ جب میں اس کو دائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں مخالف اس سے قتل ہو جاتے ہیں اور جب ہا کی طرف چلاتا مول تو ہزار ہا دشمن اس سے مارے جاتے ہیں۔"اس خواب سے بھی مرزا قادیانی کامقصود خالفین کی تخویف ادر معتقدوں کا عقاد بردھانا ہے کہوہ اس غیبی تلوار سے دائیں ہائیں مسلمان اور کفار کو تہ تنے کریں ہے۔ کیونکہ جہلاء کوتعبیر تو معلوم ہی نہیں ہو یکتی۔اس لئے وہ ظاہری مغہوم کو بچ سمجھ لیں ہے۔ دراصل تعبیر برمطلع ہونا ہر کسی کا کام نہیں۔البنة بطورخود جب اس كاظهور موجاتا بوقواس وقت بداستدلال موسكا ہے كمورت مثاليدجود كملائي ممنى متى اس سے وہى مراد بجس كاظهور مواجب مار سےمشاہدے سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی ایک طرف آیات واحادیث پروار کررہے ہیں اور دوسری طرف اقوال سلف بر، تو تھلےطور پرمعلوم ہوگیا کہاس کی تعبیر یمی ہے جوظہور میں آھئے۔اس سے ظاہر ہے کہ تکوار کی توک جوآ سان تک پیچی موئی ہے دہ اشارہ کررہی ہے کہ علوم سادیکوان سے ضرر بینچے گا۔ چنا تجدایا ہی ہوا کہ ستلہ معراج وحشر اجسادوا حیائے اموات وحیات مسے علیدالسلام وغیرہ مسائل میں بہت سے مسلمانوں کے دل میں خدشے پیدا ہو مجے اور بہتوں نے تو آ منا وصد قتا بھی کہد دیا۔ وائی طرف ان کے مخالف آیات واحادیث ہیں اور بائیں طرف اقوال سلف جن کو وہ تہ تیج کررہے ہیں۔ ہر چند مرزا قادیانی مسلمانوں کوایے خالف بیجھے ہیں۔ مردراصل ان کوکوئی مخالفت نہیں۔ مشاء مخالفت کا یمی ہے کہ وہ آیات واحادیث واقوال سلف پر تعدی کررہے ہیں۔جن کی حمایت ہر

مسلمان پرفرض مین ہے۔ورنہ جب تک مرزا قادیانی کا حال کھلا نتھا۔ برا بین احمد یہ دغیرہ کے طبع ۔
میں کس قدرتا ئیدیں ویں اور اگر خالفین سے مرادا ہل اسلام ہی ہوں تو ان کا قتل ہو جانا ظاہر ہے
اس لئے کہ جب مرزا قادیانی کی تقریر جو تینے براں سے کم نہیں ان پراٹر کر گئی اور آیات قرآن اور
اصادیث سے ان کا ایمان ہٹ گیا اور مرزا قادیانی کے تبع ہو گئے تو ان کے قبل معنوی میں کیا شک۔
میہ ہلاکت الی نہیں ہے جس کے ہم پلے موت ہوسکے۔ بلکہ دہ ہلاکت ابدی ہے۔اعداد نسا الله
وایا ہم منه!

مرزاقاد

جبانه

استخياره

کهمیرکه وقت الا

شيطاني

توجه تام ہے۔ا،

تتيجديه

سليلة

ہے۔

كال

فحزائن

ابىر

مرزا دخل

الها

اب مرزا قادیانی کی اس تقریر پرخور کیجے جو (ازلة الادبام ص ٢٥٧ ، نزائن ج م ٢٥٥)

یس کفیت بیں کہ ' حدیثوں بیں یہ بات کعمی کی ہے کہ سے موجوداس وقت دنیا بیس آئے گا کہ جب
علم قرآن زمین پر سے انحہ جائے گا اور جہل شیوع پائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک
حدیث بیس بیا شارہ ہے ' لوکان الا یعمان معلقا عندالٹریا لناله دجل من فارس ''یہ
وہی زمانہ ہے جواس عاجز پر شفی طور پر ظاہر ہوا۔'' جب خواب مرقوم لصدر کی تعیر مشاہدے سے
ٹابت ہوگی تو اس خواب والی شمشیر نے کشف کو بے سرو پاکردیا۔ کیونکہ تلوار کی توک با واز بلند کمہ
ری ہے کہ اگر قرآن بالفرض ٹریا پر بی جا سے تواس کومرزا قادیانی دہاں بھی نہ چھوڑیں گے اس لئے
تکوار کی توک جہاں بنچ اس سے دہاں وہی کا مرابا جائے گا جواس کے لائن ہے۔

ایک دلیل نبوت اور عیسویت پران کی بیہ کہ الہام ہواکرتے ہیں اوراس دلیل کو بنسوی دوسری دلیوں کے قوئی ہلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ فرماتے ہیں ہمارادعوئی الہام سے پیدا ہوا ہے۔ چنا نچھ سی علیدالسلام کی وفات الہام سے معلوم ہوئی اور اپنے کل فعنائل کلیداور جزئیداور خلیفۃ اللہ اور عیسیٰ موجود اور رسول اللہ وغیرہ ہوتا بھی الہام سے معلوم ہوا۔ مرالہام ہونے کی جو خبر یں دیتے ہیں ان میں یہ کلام ہے کہ سوائے ان کے مجر دقول کے اس پرکوئی گواؤہیں۔ چونکہ انہوں نے حدیث شریف کے راویوں کی نبست یہ فرمایا ہے کہ جائز ہے کہ انہوں نے عدا ایا ہوا مال کو جب اس قدروسعت دی گئی ہے کہ تمام الل اسلام کے مسلم وہاں تک پی وہ بہ اوراس احمال کو جب اس قدروسعت دی گئی ہے کہ تمام الل اسلام کے مسلم اختال پر عمل کی جب زات اوراس احمال کو جب اس قدروسعت دی گئی ہے کہ تمام الل اسلام کے مسلم اختال پر عمل کی تعربی ہوتا ہے کہ جائز ہے کہ عمل ایق ان کے الہای خبروں میں بھی وہ بوتال پر عمل کی تعربی کے مطابق کہ اذا احتال پر عمل کی تعربی کے مطابق کہ اذا احتال بعل الاستدلال ان کا کوئی الہام قائل استدلال ندر ہا۔

میان عبدالحق صاحب کومرزا قادیانی کے جنمی مونے پراس تعری سے الہام مواقعا کہ

بجئ جو (ازلة الادبام م ١٩٥٧، تزائن جهم ٢٥٥) كم كم موجوداس وقت دنياش آئ كاكر جب كا بائ كاريدوي زمانه بجس كى طرف ايك نا عنداللويا لغاله رجل من فارس "بي بعب خواب مرقوم لعدر كي تعبير مشاهر سس بعمرو باكرديا - يكونك تلوارك نوك بآواز بلند كه باعرو باكرديا - يكونك تلوارك نوك بآواز بلند كه باعراد الاواني و بال مجى شرجهوري كاس لئے باعث كا جواس كے لائق ب

اعساذنها الله النائع من هدهم)
المتائع من هدهم)
المتائع كاكر جب من فعادس "بي من فعادس "بي وكسبة واز بلندكه المتائع كاس لئة المائم سن بيدا المائم سنة بيدا والرس وليل كو المتائم من بيدا والرس وليل كو المتائم سنة بيدا والرس وليل كو المتائم والمتائم والمتائم

وبنى مون إل تقرت سالهام مواقعاك

"سيمسلي نسارا ذات لهب "العنقريب المرزاد كتى المسين وافل موكاراس بر مرزا قادیانی (ازامة الادبام م ۹۲۸ ،فزائن جسم ۴۳۰) ش لکعت بین که"بدالهام شیطانی بادر جب انسان اینے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے استکشاف کے لئے بطور استخارہ اور اسخبارہ وغیرہ کے توجد کرتا ہے خاص کراس ماست میں کہ جب اس کے دل میں بیتمنا تخفی ہوتی ہے كميرى مرضى كموافق كسى ك نسبت كوئى برايا بعلاكلم بطور الهام معلوم بوجائة شيطان اس وقت اس کی آرزوش وخل ویتا ہے اور کوئی کلمداس کی زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔' مرزا قادیائی نے یہاں ایک قاعدہ ہٹادیا ہے کہ جب کسی جز کی طرف توجدتام موتى بتاتو شيطان آرزوش دخل ويتاب اوراس وقت جوالهام موتاب وه شيطانى موتا ہے۔اب دیکھنے کہ مرزا قادیانی ابتدائے شعورے کتب ندا ہب باطلہ کی طرف متوجہ ہیں۔جس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ آخر انہوں نے ایک نیا ندہب ایجاد کر ہی ڈالا۔اس عرصے میں ہرونت شیطان کو موقع لمتار بااوروقا فوقتا الهام كرتار باجو براين احمد بيد غيره كتب ميل فدكور بين اوراب تك اس كا سلسلم منقطع نہیں بلکہ صفائی اور بردھتی جارہی ہے۔ چنا نچیکن فیکون والا الہام ای آخری زمانے کا ہے۔انہوں نے جوقاعدہ ایجاد کیاہے اس کی تعمدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ سیدصلے خار آ'' كالهام كے جواب يل ' تبت يدا ابى لهب "كالهام موكيا -جياكر (ازالة الاولام ١٩٥٠)، خزائن جسم ١٩٨٠) من بيالهام لكعة بين " ويخوفونك من دونه أثمة الكفر تبت يدا ابسى لهسب وتسب "الغرض اس سے ظاہرہے كمرزا قاديانى كوشيطانى الهام مواكرتے ہيں۔ مرزا قادیانی کے اقرار سے ثابت ہے کہ عوام الناس تو کیا انبیاء کے الہاموں میں بھی شیطان کا وخل ہوا کرتا ہے۔ چنا نچہ چارسونیوں کے الہام ایک ہی واقعے میں شیطانی اور جمو فے لکا۔ (ازالة الاوبام س ٦٢٨ بخزائن جسم ٢٣٠)

رارفیۃ الاوہ مل مرائی میں میں المبار ہونا الطریق الوہ میں میں ہوئی کے جب انبیاء کے البہام بحسب اقرار مرزا قادیانی جبوٹے لکے تو مرزا قادیانی کے البہام بحسب اقرار مرزا قادیانی جبوٹے لئے تو مرزا قادیانی کی جبوٹی کہ مرزا قادیانی کی کل پیش کوئیاں جبوٹی فابت ہوئیں اور ظاہر ہے کہ پیش کوئی بغیرالہام کے ہوئیں سکتی۔اس لئے کہ آئندہ ہونے والے واقعے اور غیب کی ہاتیں جب تک خدائے تعالی البہام کے ذریعے سے معلوم نہ کرائے کمی کومعلوم نہیں ہوئیتیں۔ پھر جب ان کی کل پیش کوئیاں جبوئی فابت ہوئیں تو معلوم ہوا کہ اس کے متعلق البہام بھی شیطانی تھے۔

على واقعات مع مرزا قادياني كالمجموف كهنا بلكه جمولي فتميس كمانا اور خيانت اور

ساقط کرو۔:

کوختی کرسا

نبوت اورن

رہے ہیں ا

ميں ايك نا

شيطانی مک

ہو سکتے ج

معارف

كراية

پوری ^{نق}آ

ن بير-با

سورة

اس-

مغيوم

خارق

شرور

القد

بدنیتی وغیرہ حالات معلوم ہوئے۔ جن کا ذکر ہو چکا ہے اور ظاہر ہے کہ روبۂ الہام بغیراعلیٰ در بے

تقدس کے حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس لئے مرزا قادیانی کے الہام ہرگز قرین صدق نہیں۔ کی

داقعات گواہ ہیں کہ مرزا قادیانی نے دنیوی اغراض اور منافع حاصل کرنے کے لئے وحدہ خلافیاں

کیس۔داؤ بچ کئے، دھو کے دیے خرض کہ کوئی وقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ الہام بھی

انہیں اغراض کی تکیل کے لئے بنالیا کرتے ہیں۔ان کوشیطانی الہام بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔

مرزا قادیانی نے جس طرح ظاہر بینوں کے لئے عقلی معجزات کی ایک نی مدقائم کر کے اس میں تمام مداہیراور داؤ نیج واخل کر دیئے۔ ای طرح معتقدین الہام کے لئے الہاموں کے ایجاد کی ضرورت ہوئی۔ جس سے باطنی اور ظاہری لوازم نبوت برائے نام پورے ہوجا کیں اور کس کو یہ کہنے کی خجائش نہ ملے کہ اگر مرزا قادیانی نی ہیں تو معجز ے اور وی کہاں اس لئے انہوں نے اس پرزوردیا کہ الہام بی کا نام وی ہے۔ جیسا کہ برا بین احمد یہ سے ظاہر ہے۔

خوارق عادات بنسیت الہام کے نہایت کم درجداور پست مرتبہ ہیں اس لئے کہ بتمریک عماء واہل اسلام ثابت ہے کہ خوارق کے ظاہر ہونے کے لئے اسلام شرطنیں۔ ای وجہ سے جوگوں وغیرہم سے بھی خوارق ظاہر ہوا کرتے ہیں اور الہام رہائی سوائے اعلیٰ درجے کے متل اور اولیاء اللہ کے کئی کوئین ہوتے۔ چونکہ خوارق عادات علانیہ دکھلانے کی ضرورت تھی اس لئے انہوں نے اس میں ایس چیجہ گیاں ڈال ویں اور شروط کے فلئے میں داب دیا کہ عمر بحر مرزا قادیائی انہوں نے اس میں ایس چیجہ گیاں ڈال ویں اور شروط کے فلئے میں داب دیا کہ عمر بحر مرزا قادیائی کے خوارق و یکھنا کسی کو فعیب نہ ہوا ور الہام جو غیر محسوں امر تھا بطیب خاطر اس کو قبول کر کے اس بات پرزور دیا کہ وقطعی ہے، اور مشدین کو ضرور ہے کہ جب الہام کا نام من لیاق وم نہ مارے اور یک بیت بھی ایل دائش اور خن شناسوں پر مرزا قادیائی کے الہام وس کی حقیقت پوشیدہ در ہے گی۔

مرزا قادیانی الہاموں کو تطعی اور جمت بنانے کی کوشش جو کررہے ہیں وہ اسی خرض سے ہے کہ ہرا کید 'سئلے میں استدلال کی تکلیف سے سبکدوثی حاصل ہو جائے اور پیرمرتبہ حاصل ہو کہ مرزا قادیانی جو کچھ کہیں وہ وہ وہ واجب التعمیل مجمی جائے ۔ اگر کہا جائے کہ مرزا قادیانی نے یہ می تو کہددیا ہے کہ قرآن میں ایک نقطے کی بھی کی وزیادتی ممکن نہیں اس میں تو کمال در ہے کی احتیاط ہے۔ اگر بالفرض کوئی الہام بنا بھی لیا تو وہ مخالف قرآن نہوگا۔

، روی استان کا جواب بیا ہے کہ میں فقر ہ تو مسلمانوں کودام میں میانت ہے۔ جتنے مرعیان نبوت کندر سے سب کا یہی دعویٰ تفار مرآیات قرآندیں سے انہوں نے حرام کر منال بنایا تمام عبادات

ساقط کردیے جس کا حال ابھی معلوم ہوا۔ مرزا قادیانی بی کود کھے لیجے کر آن بی سے تمام امت کوئی کہ ساف سالے کو مشرک قرار دیا اور خاتم انہین کے الفاظ پر ایمان بھی ہے باوجوداس کے نبوت اور رسالت کا دعویٰ بھی ہے اور وہ بھی برابر نازل ہوتی ہے اور ججی متواتر صادر ہو رہے ہیں اور لوگ بھی ایمان لاتے جاتے ہیں۔ حشر اجساد کا انکار معراج کا انکار مسلمی فرز مدمحروم الارث، انبیاء ساحر، قرآن میں جن مجزات کا ذکر ہے وہ مسمر بیزم وغیرہ ۔ باوجوداس کے قرآن میں ایک نقطہ کی کی وزیادتی ممکن نہیں۔

الحاصل جب ایک احتمال سے استدلال باطل ہوجاتا ہے تو مرزا قادیانی کے الہام شیطانی بلکہ مصنوی ہونے پرتواتے دلائل موجود ہیں پھردہ ان کی نبوت ادر عیسویت پر کیوکردلیل ہوسکتے ہیں۔

ایک دلیل میسویت بربیب کرمعارف قرآنی دیے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کوجن معارف برناز بسورة انا انزلناكي تفيرب-بسكوازالة الاوبام من كي ورق لكه كريه باور كراتے بين كرية معارف كياكسي اورتغير ميں أل سكتے بيں _چونكدوه نهايت طولا في تقرير ہے جس كو پوری نقل کرناتھیے اوقات اور تطویل بلاطائل ہے۔اس لئے ملحصاً چندعبارتیں اس کی نقل کی جاتی بير لكيمة بين كـ "سورة القدر ك معانى يرغوركرن سيمعلوم بيهوتاب كه خدائ تعالى فاس مورة من صاف اورصر يح لفظول من فرماويا بي كه جس وقت كوئي آساني مصلح زمين برآتا بياتو اس كساتع فرشة آسان سار كرمستعدلوكول كوتل كاطرف كيني بير بسان آيات ك منہوم سے بیجد بدفائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر سخت صلالت اور غفلت کے زمانے میں ایک وفعہ خارق عادت كے طور برانسانوں كے قوئى ميں خود بخو دغهب كى تغيش كى طرف حركت بيدا مونى شروع موجائة وه اس بات كى علامت موكى كركونى آسانى مصلح بيدا موكيا ب- كوتكر بغيرروح القدس كنزول كوه وحركت بيدا مونامكن نيس كمروه حركت تامه موتورو بحق موجات إلى اورحركت ناقصہ بوتو اور زياده مراه بوتے بيں برني كنزول كونت ايك لياة القدر بوتى ب اليكن ان سب سے برى ليلة القدروہ ب جو ہمارے ني الله كوعطام كي كي درحقيقت اس ليلة القدر كا دامن آ تخضرت الله كاندے قيامت تك يميلا مواب اور جو كو قوائ انسانى یں جنبشیں آج تک ہورہی ہیں دولیات القدر کی تا ٹیریں ہیںاورجس زمانے میں حضرت کا نائب دنیاش پیدا موتا ہے تو یتر کیس بہت تیز موتی ہیں نائب کے نزول کے وقت جولیلة القدرمغرري من بوه درخقيقت حفرت بي كى ليلة القدركي شاخ اورظل ب-اس ليلة القدركي

کاذکرہوچکا ہے اور ظاہرہے کررتبہ الہام بغیراعلیٰ در بے

الئے مرزا قادیانی کے الہام ہرگز قرین صدق نہیں۔ کی

وی اخراض اور منافع حاصل کرنے کے لئے وعدہ خلافیاں

الکہ کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اس سے ظاہرہے کہ الہام بھی

تے ہیں۔ ان کوشیطانی الہام بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔

نظاہر بینوں کے لئے عقلی ججزات کی ایک نئی مدقائم کر کے

عظاہر بینوں کے لئے عقلی ججزات کی ایک نئی مدقائم کر کے

یک ای طاہر کی لوازم نبوت برائے نام پورے ہوجا کیں اور کی

یائی نی ہیں تو مجز سے اور وی کہاں اس لئے انہوں نے

بیسا کہ براہین احمد یہ سے ظاہرہے۔

کے نہایت کم درجہ اور پست مرتبہ ہیں اس لئے کہ بتقریح
کے فاہر ہونے کے لئے اسلام شرط نہیں۔ ای وجہ سے
تے ہیں اور الہام ربانی سوائے اعلیٰ درجے کے متی اور
ادق عادات علانیہ دکھلانے کی ضرورت تھی اس لئے
اور شروط کے شکتے ہیں داب دیا کہ عمر بحر مرز اقادیا نی
اور شروط کے شکتے ہیں داب دیا کہ عمر بحر مرز اقادیا نی
رود ہے کہ جب الہام کا نام من لے قوم نہ مارے اور
ادو الہام لوگوں پر جحت بھی ہے۔ کیا ان تقریحات
ادیانی کے الہاموں کی حقیقت پوشیدہ رہے گی۔
ادیانی کے ایک مرز اقادیانی نے یہ بھی تو
ادیادتی مکن نہیں اس میں تو کمال درجے کی احتیاط
قرآن نہ موگا۔

لمالوں کودام میں بھانستا ہے۔ جینے مدعیان نبوت بھی سے انہوں نے حرام کرس کی منایا تمام عبادات اوراس کے بعدا۔

میںان کے سے

مواكه بمحتهيلأ

كى عبادت ان

خواب ہمی دیکم

بمقتعائے بشر

مهينے وہ لوگ

معاوضے میں

كوكي چيزنہيں

ے افضل نے

لئے آپ کوج

ويكصا توبنياه

سيحه بمى تعلق

واقعات

القدركاافعل

بری بلاہے

كهاري

ميري عيسو

مفسرول.

ہےکدار

عـن الـ

داخل ہو

شان می فیها یفرق کل امر حکیم بریعن اس ایلة القدر کران می جوتیا مت تک محتد ہے ہرایک حکمت اورمعرفت اورعلوم اورمنعتیں طاہر ہوجا کیں گی کیکن بیسب پجھان دنوں میں پرزورتح یکول سے موتارہے گا کہ جب کوئی نائب حضرت دنیا میں بیدا ہوگا در حقیقت سورة الزلزال میں اس کا بیان ہے۔ کیونکہ سورۃ القدر میں فرمایا گیا کہ لیلۃ القدر میں خدا کا کلام اور اس کا نی اور فرشتے اتر تے ہیں اور وہ مثلالت کی برظلمت رات سے شروع کر کے میج صدانت تک اس کام میں گلے رہے ہیں کہ مستعد داول کو بھائی کی طرف تھینچے رہیں۔ پھر سورہ بیندیں بیان کیا کہ الل کاب اورمشرکین کی نجات یانے کی بھی کی سبل ہے کہ خدانے نی بھیجا اور زبردست تحریک وسے والے الاک نازل کے تھے۔اس کے بعداؤ ازارات میں بیاشارہ کیا کہ جبتم بینشانیاں و كيهاوتوسجهاوكدوه ليلة القدرايين تمام ترزور كساتحد محرظا برموئي باوركوني رباني مصلح مع فرشتوں کے نازل ہوگیا ہے۔ زلزلہ کی بیمورت ہے کہ تمام توائے انسانیہ جوش کے ساتھ حرکت میں آ جا کیں مے اور تمام علوم وفتون ظاہر ہو جا کیں مے اور فرشتے جومردصالح کے ساتھ آسان ے اترے ہوں مے برفخص براٹر ڈالیں مے۔اس روز ایک مردعارف متی ہوکرایے دل میں کیے گا كريه طاقتين اييخ بين كهان سے آھنين - تب ہرايك استعداد انساني بزبان حال باتين كرے گا کہ بدایک وی ہے جو ہرایک استعداد پراتر رہی ہے۔ دنیا پرستوں کی تحریکیں منعتیں اور کلیس ایجاد كريس كاور برايك الى كوششول كاثمرات كود كيد لويس تب آخر موجائ كى ـ بدآخرى ليلة القدر کانشان ہے جس کی بنا ابھی ہے ڈالی گئی ہے۔جس کی تکمیل کے لئے خدانے اس عاجز کو جمیع ا اور جميع المب كرك فرمايا كم" انت اشد من مناسبة بعيسى " بمار علاء في جوفا برى طور برسورة الزلزال كاتغير كى بے كدور هيقت زين كوآخرى دنوں من بخت زلزلية ي كا جس ے ذیبن کے اعدر کی چیزیں ہاہر آ جا کیں گی اور انسان یعنی کافراوگ زیبن کو بوچیس کے کہ تھے کیا مواتب اس روز زمین باتی کریں کی اورا بنا حال بتا کیں گی۔''

(ازلمة الادبام ص٠٠١٥ منزائن جسم ١٥٥٥ تا ١٢ الخص)

بیسراسر غلق تغییر ہے کہ جوقر آن کے سیاق سباق سے خالف ہے۔ سرزا قادیانی کو ضرور تھا کہ پہلے سورة القدر کی شان نزول بیان کرتے۔ جس سے مضمون خود حل ہوجا تا۔ لیکن ان کوتغییر بالرائے کرنامنظور تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کوچھوڑ دیا۔

(درمنثورج۲مس۳۱) میں اس سورہ کے شان زول کے بارے میں کی مدیثیں منقول میں کہ تخضرت اللہ نے جب امم سابقہ کی دراز دراز عمریں اوران کی عمر مجرکی ریافتیں دیکھیں

لیخیال لیلة القدر کے زمانے میں جوقیامت تک قتیں **فاہر ہوجا ئیں گی۔لیکن بیسب پچھ**ان دنوں لً نائب حضرت دنيا ميل بيدا موكا درحقيقت سورة بم فرمايا كيا كه ليلة القدريش خدا كا كلام اوراس كا تدات سے شروع کر کے میج مدافت تک ای اطرف مینچ رہیں۔ پھر سورہ بینہ میں بیان کیا کہ البیل ہے کہ خدانے نی بھیجااور زبردست تحریک اذازلزلت ميں بياشاره كيا كه جبتم بينشانياں كى ساتھ كر ظاہر موئى بادركوئى ربانى مصلح مع ب كرتمام قوائ انسانيه جوش كے ساتھ حركت ل محاور فرشت جوم دصالح كساته آسان روزایک مردعارف متحر ہوکرایے دل میں کے برايك استعدادانساني بزبان حال باتنس كري ب- دنیا پرستول کی تحریکی منعتیں اور کلیں ایجاد كم لع يستب آخر موجائے كى - بيرة خرى ليلة جس كالحيل كے لئے خدانے اس عاج كو بيجا اسبة بعيسى "مارےعلاءنے جوظامرى ن کو آخری دنوں میں بخت زار لد آئے گا۔جس

> ہام ۱۹۵۳، خزائن جسم ۱۹۵۳، ۱۳۰۴ الخس) کسباق سے خالف ہے۔ مرزا قادیانی کوشرور ک سے مضمون خود حل ہوجا تا لیکن ان کوتفیر دیا۔

ن یعنی کافرلوگ زمین کو یوچیس کے کہ تھے کیا

ئىسى كى_"

ان زول کے ہارے میں کئی حدیثیں منقول زعمریں اوران کی عربحرکی ریاضتیں ویکھیں

اوراس کے بعدا پے امتیوں کی عمروں کودیکھا کہ بنسبت ان کے بہت کوتاہ ہیں۔اس چھوٹی کی عمر میں ان کے سے فضائل کی کر حاصل کر سکیں گے۔اس ملال پر رحمت اللی جوش میں آئی اورار شاد مواکہ ہم جہیں ایک لیلۃ القدر الی دیتے ہیں جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ یعنی اس ایک رات کی عبادت ان لوگوں کی ای برس کی عبادت سے بہتر ہے اور انہیں دنوں آئے فضرت میں انہ بات خواب بھی دیکھا تھا کہ اپنے منبر پر بنی امید کیے بعد دیگرے پڑھتے جاتے ہیں۔ یہ بات خواب بھی دیکھا تھا کہ اپنے منبر پر بنی امید کے بعد دیگرے پڑھتے جاتے ہیں۔ یہ بات مہینے وہ لوگ سلطنت اسلامی پر قابض ہوں گے۔ کمرفضیات د فندی کوئی چر نہیں۔ آپ کواس معاوضے میں ایک فضیات افروی ہم الی دیتے ہیں کہ اس کے مقابلے میں وہ سلطنت فاہری کوئی چر نہیں۔وہ ایک رات آپ کی امت کے لئے آئی فضیات کی دی گئی کہ ان ہزار مہینوں کے سافنس ہے۔ چونک آئی خضرت میں گئی کہ اس کی خیرخوائی ہمیشہ کوظ اور پیش نظر رہتی تھی۔اس کے کے آپ کو جوان ہزار مہینوں کی سلطنت کا کسی قدر ملال تھا دفع ہوگیا۔علاء نے حساب کر کے دیکھا تو نئی امید کی برا مرابیوں کی سلطنت کا کسی قدر ملال تھا دفع ہوگیا۔علاء نے حساب کر کے دیکھا تو نئی امید کی برا مرابیوں کی سلطنت کا کسی قدر ملال تھا دفع ہوگیا۔علاء نے حساب کر کے دیکھا تو نئی امید کی برا در میں دیکھیں دی کی امین کر کے دیکھا تو نئی امید کی خالات برابر ہزار مہینے رہی۔

اب اس کے بعد مرزا قادیانی کی پوری تقریر دیکھ لیجئے کہ اس واقعے کے ساتھ اس کا کچھ بھی تعلق ہے۔ اس سورۃ سے مقصود تو آنخضرت اللے کی کتلی تھی۔ مگر مرزا قادیانی کو اصلی واقعات سے کیاغرض ان کوا پی عیسویت کے دھن میں کچھ سوجمتا بی نہیں۔ کہاں ہزار مہیئے سے لیات القدر کا افضل ہونا اور کہاں مرزا قادیانی کی نیابت اور کلوں کا ایجاد کی چیز سے دل چھی اور فیش بھی بری بلا ہے۔ آدمی کوسوائے اپنی مجبوبہ کے پی سوجمتا بی نہیں۔

نقل مشہورہ کئی نے مجنوں سے بوچھا کہ خلافت کس کاحق تھا۔اس نے جواب دیا کہ ہماری کیل کاحق تھا۔ای طرح مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ انا انزلنا کو کس سے پھتھاتی نہیں وہ میری عیسویت کے واسطے اتری ہے۔

روا قادیانی نے انزلناہ کی خمیر مسلح کی طرح پھیری۔ جس کا کہیں ذکر نہیں۔ تمام مفسروں نے وہ خمیر قرآن کی طرف پھیری ہے۔ چنانچہ بروایات میں اس وغیرہ سے مروی ہے کہ اس رات قرآن شریف لوح محفوظ ہے آسان و نیا پرنازل ہوا۔ (درمنثوری اس سے کہ اس اور (بخاری شریف ج اس ۴۵٪ تحت سورة انا انزلناہ) میں ہے انسا انزلناہ الہا، کنایة

اور (بخاری شریف ج مس می بی بخت سورة انا از لناه) پی ہے انسا انز لناه الها ، کفایة عن المقرآن مرزا قادیانی کو مسلح قوم کی طرف خمیر پھیر نے سے خوض بیر ہے کہ آپ بھی اس میں داخل ہوجا کیں۔

اوربيجوكا . طاہر ہے کہ حضرت احادیث حجحہ ہے جز اور قیامت تک ہرس ابواب الدعوات) **أ**ور روایت موجود ہے ک فما اقول قال قر ہے ہوجھا کہ اگرابا سواليلة القدر برس مرزا تادياني كاخو کے دامن دار ہو۔ أكرالشاة خي جس كا قائل كوتي بربيقياس جمايا ندهب كاتنيش ہو گیا ہے۔ کیو القدر ميں ثابرنا

روح القدس

کرانے کے

نزول ملائكه

آ نخضرت بلينه كي بو

اس موقع میں مرزا قاویانی یمی فرمائیس کے کہ آخر قرآن بھی مصلح قوم ہے۔اس لے ضمیرانا انزلنا سے مراد مسلح لی منی اجس کے مفہوم میں خود بھی داخل ہیں ۔ مگر بیاتو جید درست نہیں اس لئے کہ اول تو مرزا قادیانی مصلح قوم ہوئی نہیں سکتے۔اس لئے کہ انہوں نے تو کروڑ ہا مسلمانوں کومشرک اور کافرینادیا جس کی وجہ سے ان کے نز دیک تمام قوم فاسد اور ہلاک ہوگئ اورظاہر ہے کہجس کی وجہ سے کوئی قوم فاسد ہوجائے وہ مفسد قوم سمجھا جائے گا۔غرض کہ انہیں کے اقرار کے مطابق وہ مصلح قوم نہیں ہو سکتے۔ پھر قرآن پر منہوم عام مصلح قوم کا صادق آنے ے یہ کوئکر ثابت ہوگا کہ جس طرح قرآن لیلة القدر میں اتراہے برصلح قوم بھی لیلة القدر میں اترتا ہے۔ یہ بات تو اونی طالب العلم بھی جانتا ہے کہ سی جزئی پرکوئی مفہوم عام اور کلی صادق آئے تو بیضرور نہیں کہ لوازم اس جزئی کے دوسری جزئیات پر بھی صادق آ جا کیں۔جن پروہ مفہوم عام صادق آتا ہے کوئی جابل بینہ کے گا کہ غلام احمد صاحب چونکد مرزا ہیں اور قادیان میں رہے ہیں۔اس وجدے جتنے مرزا ہیں سب قادیان ہی میں رہا کرتے ہیں۔اب دیکھے کہ مرزا قادیانی نے جس بات برایے معارف کی بنیا در کھی ہے وہ کی طرح سے غلط ثابت ہوئی۔ ایک بدکھنمیر کے مرجع میں قصدا غلطی کی۔ دوسرے اپنے آپ کو صلح قرار دیا۔ تیسرے ایک جزئی کے اواز مخصہ کو دوسری جزئی میں ثابت کیا۔ پھر صلح قوم کی اگر تعیم کی جائے تو علاء امتی کا نبیاء بی اسرائیل کے لحاظ سے کل علائے امت مصلح ہیں۔جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں۔اس صورت میں مرزا قادیانی کی خصوصیت ہی کیا اور وہ بات کیونکر صادق آئے جو لکھتے ہیں کہ جب مصلح قوم اترتا ہے توانسانی قوی میں خود بخو د فدہب کی تغتیش کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اور حكمت اورمعرفت اورعلوم اورمنعتين ظاهر موتى مي -

مرزا قادیانی نے اپنی نیابت کی بیددلیل قراردی کی علوم اور صنعتیں اس زیانے میں ظاہر ہورہی ہیں۔ گریمال بید کھناچا ہے کہ اگریکوئی کمال کی بات ہوتی تو آنخضرت ملک ہے کہ دانے میں طاہر میں منعتوں کا ظہور زیادہ ہوتا۔ حالا نکہ وہ زیانہ ہایت سادہ اور فطرتی طور پر تھا۔ البتہ دین کی ترتی اس زیانے میں روز افزوں تھی۔ بخلاف مرزا قادیانی کے زیابت کے کہ دنیا کی ترتی روز افزوں ہے اور دین کا انحطاط دیکھ لیجئے۔ مرزا قادیانی کے اوائل زیانے میں کروڑ ہا مسلمان تھے۔ جن کا مشرک اور بوین ہونا محال تھا۔ جس کا حال او پر معلوم ہوا اور شاید دس پندرہ سال بھی نہیں گذرے کہ آئیس کروڑ ہا مسلمانوں کو انہوں نے بہودی اور مشرک و بے دین بنادیا۔ اب خود ہی خورفر ما کیں کہ یہ نیابت مسلمانوں کو انہوں نے بہودی اور مشرک و بے دین بنادیا۔ اب خود ہی خورفر ما کیں کہ یہ نیابت

آ تخضرت الله كي بوئي يااورسي كي -

حق تعالی نے لیات القدر کو ہزار مہینوں سے بہتر فر مایا نداس میں امتداد کا ذکر ہے نداس سے دامن دار ہونے کا اور مرزا قادیائی اس کو دامن دار اور شاخ دار بنار ہے ہیں۔ان کے قول پر اگر الشاق خیسر من فیل کہا جائے تواس کا مطلب بیہوگا کہ ہاتھی سے بکری زیادہ او تجی ہے۔ جس کا قائل کوئی عاقل نہیں ہوسکتا۔

مرزا قادیانی نے چند قادیانی بننے دالوں کود یکھا کہ اپنا نہ ہب ادردین چھوڑ کردوسرے نہ ہب کی تغییش کررہے ہیں اور بین طاہرہے کہ اس کے لئے اندرونی تحریک کی ضرورت ہے۔ اس پر بید قیاس جمایا کہ دوح القدس اس کامحرک ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ازبانوں کے قوئی ہیں خود بخو د نہ ہب کی تفتیش کی طرف حرکت بھر وع ہوجائے تو اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسانی مصلح پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ بغیر روح القدس کے نزولی کے وہ حرکت پیدا نہیں ہوتی اور روح کا اتر نالیلة القدر ہیں۔ القدر ہیں طابت ہے۔ اس سے میہ بات تکالی کہ جتنے اس تم کے ایام ہیں سب لیلة القدر ہیں۔ رات کودن بنادین ہم کی کا کامنہیں۔ یہ محمرزا قادیانی ہی کی ہمت کا خاصہ ہے۔

یہاں بیام خورطلب ہے کہ اہل اسلام کو تعیش فدجب کے لئے اندرونی تحریک کرنا کیا روح القدس کا کام ہوگا یا شیطان تعین کا۔ بیکوئی نہیں کمیسکتا کیمسلمانوں ہے دین اسلام ترک کرانے کے لئے روح القدس آسان ہے اترتے ہیں۔ پھر دوسرا اند چربیہ ہے کہ حق تعالیٰ نے نزول ملائکہ کے لئے طلوع کجرے پہلے کا زمانہ عین فرمایا ہے۔جیسا کہ حی مطلع الفجرے ظاہر بى فرمائيل مے كدة خرقرة ن بحى مصلح قوم ہے۔اس ل كمفهوم من خود بحى داخل بير مرية وجيه درست ع قوم موی نبیں سکتے۔اس لئے کہ انہوں نے تو کروڑ ہا اجبس ان كزرك كمام قوم فاسداور بلاك موكى اسد ہوجائے وہ مفسد توم سمجھا جائے گا۔غرض کہ انہیں سكت - پر قرآن يرمغبوم عام معلى قوم كا صادق آن ن ليلة القدرين الراب برصلح قوم بحى ليلة القدرين ، جانتا ہے کہ کس جزئی برکوئی مفہوم عام اور کلی صادق کے دوسری جزئیات برجمی صادق آ جائیں۔جن بروہ . كه كا كه غلام احمد صاحب چونكه مرزاين اور قاديان اسبقادیان بی میں رہا کرتے ہیں۔اب و مکھنے کہ ک کی بنیا در کمی ہے وہ کئی طرح سے غلط ٹابت ہو گی۔ ا- دومرے اپنے آپ کومیلح قرار دیا۔ تیسرے ایک بت كيا- بمرصلح قوم كى اگرتعيم كى جائے تو علاء امتى كا امت مصلح ہیں۔جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں۔اس کیااوروہ ہات کیونر صادق آئے جو لکھتے ہیں کہ جب فود فدمب كي تغيش كى طرف حركت بيدا موتى باور وتی ہیں۔

بیدلیل قراردی کیعلوم اور صنعتین اس زمانے میں فلاہر
یوکی کمال کی بات ہوتی تو آئخضرت اللہ کے زمانے
مانہ نہایت سادہ اور فطر تی طور پر تھا۔ البتہ وین کی ترتی
رزا قادیانی کے زمانہ نیابت کے کہ دنیا کی ترقی روز
را قادیانی کے اوائل زمانے میں کروڑ ہا مسلمان ہے۔
اقادیانی کے اوائل زمانے میں کروڑ ہا مسلمان ہے۔
مایدوس پندرہ سال بھی نہیں گذرے کہ انہیں کروڑ ہا
ایدوس پندرہ سال بھی نہیں گذرے کہ انہیں کروڑ ہا

ہے تو کیامکن ہے کہ کوئی وا

حنليم رس محدا كرال ا

بحيس اور بإدر ميس كه ذرائم

كاليبيا كدحن تعالى فرماتا

الفاسقين (صف:٥)"

، کام ہےنہ حدیث سے نہ

کی ندمت ندکرتے اور ا

سرتے۔الغرض ہے کی

ے کہ اگر مرزا قادیانی

مرزا قادیانی نے مجی ا

(۲۳)سال کی مبلت

ماحب نے ایک فہر

ان کے نام درج تھے

كيا تمارفهرست دسا

"ولو تقول علي

(الحلقة: ٤٤ تا٢٤

ہم ان کے دل کی

خدار افتراء كيرو

كي خصوصيت بيس

رباتواسكانامتايا

فرماتے ہیں اس

كيا٣٣سال تك

مرزا

دلیل قرار دی ہے۔

الحاصل مرزا

رسالد(تلع

ہے۔ کرمرزا قادیانی نماتے ہیں کفرشے میں صادق تک کام میں گےرہے ہیں۔ یعنی دن دات اس کام میں سے رہے ہیں۔ یعنی دن دات اس کام میں رہے ہیں کہ مسلمانوں سے ان کا غرب ولمت چیڑا دیں۔ اس کے بعد سورہ اذا دلالت میں یومنز کا انظ و کیے کیمرزا قادیانی نے لیلۃ القدر کی جوڑ طادی اور لیلۃ القدر جس کی نسبت حق تعالی نے خیسر من الف مانہ ہو فر مایا ہے اس کو صلالت اور ظلمت کی دات قراردی۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ہزار مہینے سے بدتر ہے۔ دیکھے کس قدر قرآن کی اور خدا کی مخالفت کی کیا کوئی مسلمان اس بات پر راضی ہوگا کہ جس دات کی تعریف خدائے تعالی نے کی ہے اور محج دوا تعول سے سے اس کی فضیلت تربت ہے اس کو صلالت کی دات سے ہے۔

كرمرزا قادياني في اذازالات كي تغيري جس كاماحعل بيب كهفدا علقالي جوفرماتا ہے کہ زمین کوزلزلہ ہوگا غلط ہے مسیح ہدہے کہ آ دمی کی قوشی حرکت کریں گی اور خداے تعالی جو فرماتا ہے کہاس کے خزانے وغیرہ ا ثقال جواس میں مدنون ہیں نکل پڑیں گی وہ کہتے ہیں کہ پیغلط ہے تھے یہ ہے کہ علوم وفنون ظاہر موں کے اور خدائے تعالی جوفر ما تا ہے کہ زیمن اس روز یا تیں كرك وه كت بين كديم علط ب-استعدادانساني بزبان حال بالتيس كرك ورزا قادياني نے جو اکھا ہے کہ ہمارے علماء نے جو تغییر کی ہے کہ زمین کوزلزلہ آئے گا اور اندر کی چیزیں باہر آ جائیں گی اورزمین ہاتیں کرے گی پیسراسرغلط ہے۔اس میں مرزا قادیانی کی سراسرزیاوتی ہے۔ ہمارے علماء نے سوائے قرآن پرایمان لائے کے اور پھر نیس کہا کوئی بات اپنی طرف سے نہیں لكسى - بلكة جس طرح مرزا قاوياني اكثركها كرت بين كه السنسصدوص يستعمل على المنظواهد " (ازلة الادبام ص٥٨٥ بخزائن ج ٣٥ ص ٣٠) ظاهرآ يات كي تعمد يق كي البيت مرزا قادياني کوان کی عقل نے ایمان سے روک ویا۔ انہوں نے اوکین سے دیکھا ہے بات دوانگل کی زبان ب بواكرتى ب_اس لئة ان كوعش نے صاف عم كرديا كه كلام اللي غلط ب اگر خدا بھي جا ہے كەزىين سے بات كرائے تو وەمكن نبيس اس لئے كەاس كوزبان نبيس - اگر مرزا قاديانى سيجھتے بیں کہ بات کرنے کے لئے گوشت کا او مرامروری ہے توبیلانم آئے گا کہ خدائے تعالی بات كرانے ميں نعوذ بالله اس اوتحر كا تحاج بيد كيم و كيمت بي كم كنگوں اور جانوروں كيمي زبان موتی ہے مر بات میں كرسكة اور اگر يرتجمة بن كدخدات تعالى الى محمت بالغدے جيسے اس اوتعر ے وقوت کام بخشی ، ہر چیز کو بی قوت بخش سکتا ہے تو پھرز مین کے بات کرنے میں کیا کام اوراس میں خدائے تعالیٰ کی تکذیب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔اب اہل انصاف غور کریں کہ جب مرزا قادیانی کی عقل اس در ہے کی قوت پر ہے کہ خدا کے تعالی کے بھی مقابلے میں کھڑی ہوجاتی

رى جسكا احسل يديه كمفدائ تعالى جوفراتا مى كى قوتى حركت كريس كى اور خدائ تعالى جو ل مدفون بین نکل پڑیں گی وہ کہتے ہیں کہ پیفلط ئے تعالی جوفر ماتا ہے کہ زمین اس روز یاتیں نسانى بزبان حال باتيس كر _ كى _ مرزا قاديانى لدزين كوزارارة ع كااوراندر كى جيزي بابر ال من مرزا قادیانی کی سراسرزیادتی ہے۔ اور پھونیں کہا کوئی بات اپنی طرف سے نہیں ل كر" السنسوس يسحمل على ٣) ظاهراً يات كاتعديق كالبية مرزا قادياني الركين سدر يكعاب بات دوانگل كى زبان اردیا کہ کلام الی غلط ہے۔ اگر خدا بھی جا ہے كهاس كوزبان نيس _ اگر مرزا قادياني يهيجيج بإلى بات كاكه خدائ تعالى بات ردیکھتے ہیں کہ منگوں اور جانوروں کے بھی ب كدخدائ تعالى الى حكمت بالغدس جيس بالت مرزين ك بات كرف يس كيا كلام يت تم اب الل انعاف غور كرين كه جب العالى كيمي مقاملي بين كفري بوجاتي

ہت کیامکن ہے کہ کوئی دوسراان کا مقابلہ کرسکے اور اگر کسی نے کیا بھی تو کیا مرزا قادیائی اس کو تعلیم کر اور است سلیم کریں ہے۔ اگر اہل اسلام کو اپنا ایمان بچانا منظور ہے تو مرزا قادیائی کی عقل کے دام سے بچیں اور یا در کھیں کہ ذرا بھی ان کی طرف مائل ہو گئے تو دلوں میں مجروی کا مادہ پیدا کردیا جائے گا۔ جیسا کرتی تعالی فرما تاہے۔'' فسلما ذاغوا اذاغ الله قلوبهم والله لا یهدی القوم الفاسقین (صف:ه) """وما علینا الا البلاغ"

الحاصل مرزا قادیانی کے معارف کا بیرحال ہے جوآپ نے دیکھ لیا کہ نہ قرآن سے کام ہے نہ مدیث سے نہ عقل سے کیو کر اگر عقل سے کام لیاجا تا تولیلۃ القدر کی تعریف کر کے اس کی فدمت نہ کرتے اور زین کے بات کرنے کا اٹکار خداکی قدرت پر ایمان لانے کے بعد نہ کرتے ۔ الغرض بے کی باتیں ملانے کا نام انہوں نے معارف رکھ دیا اور اس کو اپنی عیسویت کی دلیل قرار دی ہے۔

رساله (قطع الوتين با ظهار كيد المفترين من ٢٠٠١) عن لكما ہے كہ مريدوں كى بوى وليل يہ ہداكر مرزا قاويانى مفترى على الله بوت تو (٢٣) سال يا اس سے زيادہ ان كومبلت نہ لتى اور مرزا قاديا نى نے بھى اشتہار جارى كيا كہ اگر كوئى فض ايبا مفترى على الله دكھادے جس نے مرزا قاديا نى مبلت پائى ہوتو ہم اس كو پانچ سورو پے انعام ديں گے۔ اس پر حافظ محمہ يوسف صاحب نے ايك فيرست بى چي كر مرزا قاديا نى نے نہ اس كا جواب ديا نہ اس وعدے كا ايفا كيا جواشتهار بي ان كے نام درج سے گرمزا قاديا نى نے نہ اس كا جواب ديا نہ اس وعدے كا ايفا كيا جواشتهار بيل ان كى بيہ ہے كہ تن تعالى فرما تا ہے "وليو تقول علينا بعض الا قاويل لا خذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين (الساقة: ٤٤ تا ٢٤) "ليمن ني القالي الله كردية اس سے ان كامقصود يہ ہم ان كول كى رك كا ف والے ليمن بلاك كردية اس سے ان كامقصود يہ ہم آگر خود بھى طابن بہت جلد ہلاك كردية جاتے اوراس ميں ان كى خصوميت نہيں۔ جس نے خدا پر افتر ام كيا فوراً ہلاك كرديا گيا۔ كوئى ١٣٣ سال تك ذكرہ نہ در ہا آگر اس كا نام تایا جائے۔

مرزا قادیانی ۲۳سال سے زیادہ زعدہ رہنے والے مفتریوں کی نظیریں جوطلب فرماتے ہیں اس کی وجہ بھے بین تہیں آتی کیا اس مدت کومفتری کی برأت میں کوئی خصوصیت ہے۔ کیا ۲۳سال تک کوئی مفتری زعدہ نہیں رہ سکتا اور ۲۲ برس تک رہ سکتا ہے۔ اگر ایک سال بھی کئی مفتری کومہلت ملے تو وہ بھی مثل مرزا قادیانی کے کہ سکتا ہے کہ اگر میں مفتری ہوتا تو آتی مدت جس میں پوری چارفعملیں گذریں مجھے بھی مہلت نہلتی۔ کیا بیقول اس کا قابل تسلیم ہوسکتا ہے۔ الغرض مرزا قادیانی ۲۳ برس کی مدت جومقرر کررہے ہیں وہ درست نہیں۔ صرف ایسے لوگوں کی فہرست کا فی تھی جن کو ہاو جودافتر او کے پچھ مہلت کی۔

عمران:۷۸

جواستدلال

تو ہلاک تم

فرماتاية

بعضا

مقردكره

وومفترأ

مبرم جوئ

آ تا کو کم

ويئ

كونيج

*נפנ*נ

فرمابه

السلا

كدا.

ہا

اصليب كددارالجزاء قيامت بجياكة تاقالى فرماتاب أنسا يوخدهم ليوم تشخص فيه الابصار (ابراهيم:٤١) "أكرافر امكايرلازمهوتا كراى عالم يساس كى سر ا ہوجائے تو تخلف لازم كا طروم سے عقلاً درست ند ہونے كى وجہ سے بدلازم ہوتا كه مجرد افتراء کے فورا سرا موجائے۔ حالاتک مرزا قادیانی مجی اس کے قائل ہیں کہ سیلم کذاب وغیرہ مكذر يي اوران كو مجر دافتراء كرانبيل موئي اوراي لوگ دس بيس سال محي اكثر زنده رے ہیں۔مسلم کذاب بی کود کھے لیج کہاس قدراس کومہلت کی کہلا کھ آ دی سے زیادہ اس نے فراہم کر لئے۔وہ زبانہ وہ تھا کہ خودنی کریم اللہ تشریف فرماتے اور حضرت کے بعد صدیق اکبڑ وغيره كل محابه موجود تنصيه بدايت روز افزول ترقى بغَمى ملك خاص عرب كا تعابه جس كتبع بدايت ہونے کا فخر حاصل ہو چکا تھا۔ ایسے متبرک زمانے اور متبرک مقام میں جب اس کواس قدرمہلت ملی تواس زیانے میں جومنلالت روز افزوں ترقی کررہی ہے اور مندوستان جیسے ملک میں کسی مفتری على الله كو يجيس تميس سال مهلت مل جائے تو كيا تعجب ہے۔ بلكه زمان ومكان وغيره حالات كى مناسبت ، محماجائے تواس زمانے میں مفتری کوایک دن مہلت ملتااس زمانے کے چیس تیس سال کی مہلت کے برابر ہے۔الغرض اس سے ثابت ہے کہ مفتری علی اللہ کومہلت طاکرتی ہے اور وواستدراج ہے جس کی نبت حق تعالی فرماتا ہے۔ "سنستدر جهم من حیث لا يعلمون واملى لهم (القلم:٤٥٠٤٤) "العنى مهلت در كرة ستدة ستدان كوايسطور يربم ميني عيل كد ان كوخرنه بو مرزا قادياني جوجلدى فرمات بيل كواكرمفترى مول قوچا يت كه عذاب اترآ يس اس كا جوابة (آن شريف من بهلي على موچكا م-" ولسن اخدنا عنهم العذاب الى امة معدودة ليقولن ما يحبسه الايوم ياتيهم ليس مصروفاً عنهم (هود: ٨) "التي معدودة ليقولن ما يحبسه الايوم ياتيهم ليس اگران کے عذاب میں تاخیر کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اس کوس نے روکا۔ یادرہے کہ جب وہ آئے گاتو پر پرے گا۔ قرآن میں جو واقعات نہ کور ہیں اگر پیش نظر ہوں تو معلوم ہوسکتا ہے کہ زيادتى مهلت كاسب زيادتى غنسب البي موتاب كمفترى دل كمول كرافتر او يردازيال كراور پورے طور پر جحت قائم ہوجائے۔چنا نچارشادے 'انسا نسلی لهم لیزدادو اثسا (آل

عدان:۱۷۸) "يعني جم اي واسطان كومهلت دية بي كه خوب كناه كري -

اورآ يشريف وله و تقول علينا بعض الاقاويل (الحاقة: ؛) " ي جواسدلال كياجاتا ہے۔ وہ جح نہيں ہوسكا۔ اس لئے كه تمام انہا وضوصاً ہمارے نها الله ورج كه مقرب بارگاه الله بيں۔ ان كى شان يهى ہے كه افتر اء وغيره رذائل كا خيال تك ندآ نے ديں۔ اى واسطے تن تعالى فرماتا ہے كه اگر بغرض محال وہ ايك بحى افتر اء كرت تو بلاك كروية جاتے اور دوسر انہاء كے حالات ہے جمى ظاہر ہے كہ اوئى اوئى ظلف مضى حركات سے خت معينتيں ان پر والى كئيں۔ بخلاف ان لوكوں ك كه اى كام كے لئے مقرر كے جاتے ہيں ان كا تو لازمہ يكى ہے كہ عربر ايے بى كام كياكريں۔ چنانچ تن تعالى فرماتا ہے "وك ذالك جعلنا لكل نبي عدو آشياطين الانس والجن يوحى فرماتا ہے" وك ذالك جعلنا لكل نبي عدو آشياطين الانس والجن يوحى مقرر كروية بي اورار شاو ہے تو لہ تعالى " اينى شياطين السوجن كو برنى كو تمن ممن خرم مقرر كروية بي الدين والمان بي مقرد كروية بي الدين المان بي مقرد كردية اكل الم مقرد كردية اكل المحكووا فيها (انعام: ١٢٢) " يعنی برستی ميں برسی ميں برے كناه گار ہم نے ميور كردية تاكمان ميں مكارياں كريں۔

الحاصل ٢٣ سال يا اس ب زياده كوئى مفترى على الله زنده رب توبيد تسمجها جائے گاكه وه مفترى نبيس بلكه يمي سمجها جائے گاكداى كام كے واسطے مقرد كيا كيا ہے۔ اگر مثل فرعون كے صدبا سال بحى زنده رہے گا تو وى اپنا فرض مصبى اواكر تارے گا۔ جس كام كے لئے مقرد كيا كيا ہے۔

یاد عائی سے کی نشانیاں اور دلائل تھے۔اب اصلی عینی علیہ السلام کی علامتیں بھی سنے۔
جوجے سے احادیث میں وارد ہیں میراس مقام میں پہلے فور کر لیاجائے کے عینی علیہ السلام کا دنیا میں
تاکوئی عقلی مسئلہ ہیں۔ جس میں رائے لگائی جائے اس باب میں جواحادیث وارد ہیں اگر علیحہ و کر دیئے جائیں تو یہ مسئلہ اس قابل نہیں رہتا کہ جس کی طرف توجہ کی جائے۔اس وجہ سے مرز اقادیا نی کو نیچروں سے شکایت ہے کہ ان احادیث کو وہ مانے ہی نہیں۔ فرض کہ مرز اقادیا نی اس بات پر زوروے رہیں کہ روسان کے ماجم سے مرز اقادیا نی اس بات پر فراتے ہیں کہ اس باب میں جواحادیث وارد ہیں ضرور مانی جائیں۔ محراس کے ماتھ سے میں فرماتے ہیں کہ جس طرح اہل اسلام مانے ہیں اور ان کے ظاہری معنی بطور فرق عادق میسی علیہ اسلام میں تابت کرنا چاہج ہیں وہ درست نہیں۔ بلکہ ایسے طور پر ان احادیث کے معنی لئے جائیں کہ اس کے ماتھ ہے کہ اس کے ماتھ ہے۔ کہ اس کے ماتھ ہے کہ اس کے ماتھ ہے۔ کہ اس کے ماتھ ہے کہ اس کے ماتھ ہے۔ کہ اس کی وجہ سے می (از لد الا ہام می 10 ہے تو اس کی کہ آپ کے خضرت میں گائے ہے۔ کہ اس کے ماتھ ہے۔ کہ اس کی وجہ سے می (از لد الا ہام می 10 ہے تو اس کی سے اس کی وجہ سے میں (از لد الا ہام می 10 ہے تو اس کی ایس میں گائی کہ آپ کے خضرت موادیث کے مور اس کی ہے۔ اس کی وجہ سے می (از لد الا ہام می 10 ہے تو اس کی دیسی کی کہ آپ کے خصرت موادی کی دیسی کی دور سے میں کہ دیسی کی کہ تا کہ خواد کہ کا نام جو اسے لیا

کے کہ سکتا ہے کہ اگریش مفتری ہوتا تو اتنی مدت سے نہلتی۔ کیا بیقول اس کا قابل تسلیم ہوسکتا ہے۔ مرہے ہیں وہ درست نہیں۔ مرف ایسے لوگوں کی سے لمی۔

بجياكن تعالى فرماتا بي انسا يسؤ خرهم ٤٦) "أكرافتر اوكايدلا زمد موتا كداى عالم ميساس لأورست منهونے كى وجهسے بيالازم بوتا كه مجرو یانی مجی اس کے قائل ہیں کہ مسلمہ کذاب وغیرہ م جوئی اورایسے لوگ دس بیس سال بھی اکثر زندہ لدراس كومهلت لى كداا كه آدى سے زياده اس نے الا تعریف فرماتے اور حضرت کے بعد صدیق اکبر رق برخى ملك خاص عرب كاتحار جس كوتميع بدايت نے اور مترک مقام میں جب اس کواس قدر مہلت كررى بياور مندوستان جيسي ملك بيس مسي مفترى ياتجب بــــ بكدزمان ومكان وغيره حالات كى ری کوایک دن مہلت ماناس زمانے کے بچیس تمس ابت ب كمفترى على الله كومهلت ملاكرتى باور ې- "سنستدرجهم من حيث لا يعلمون ے كرة سندة سندان كوايسے طور يرجم كينجة بين كه كاكرمفترى مول توجائ كهنداب اترآ يسو ع-"ولـتن اخرنا عنهم العذاب الى امة تيهم ليس مصروفاً عنهم (هود: ٨) "اليخي نے این کماس کوکس نے روکا۔ یادرے کہ جب وہ فکورین اگریش نظر بول تو معلوم بوسکتا ہے کہ ب كمفترى دل كمول كرافتراء يردازيال كرےاور ع"انما نملي لهم ليزدادو اثما (آل بإبنزول مي

والـذي ذ

حتی ت

واقسرهو

يكؤن

مليبكأ

ہوجائے کتے ج

وفت

بري

اخر

كربج

الحاصل جب بيد مسئانيل ب جس ش عقل كوكونى دخل نيين اوران احاديث يرجواس باب شي وارد بين ايمان لايا كيا توان كول روك باب شي وارد بين ايمان لايا كيا توان كول روك باب شي وارد بين ايمان لايا كيا توان كول روك جات بين من ود لكيت بين سال تكدم زا قاديانى (ازلة الاوبام ٥٠٠، ٥٠٠، ١٠٠٠) شي خود لكيت بين كه "نصوص كوفلا بريمل كرن ياجماع ب "اب ان اموركو بين نظر ركوكر فور يجيح كرجوسيل عليه السلام كي علامات احاديث شي وارد بين ان سيم زا قاديانى كوكي تعلق ب

ا وشق می منار کے پاس عینی علیدالسلام کا آسان سے اتر نااس حدیث کو مرزا قادیا نی نے (ازلة الاوہام ۲۳۰ بزائن جسم ۱۳۳۰ ماشدی میں نقل کیا۔ لیکن اس کے ساتھوی میں کی گھودیا کہ اس سے مراد قادیان ہے اور وہاں ایک مناراس غرض سے تیار کر دیا کہ اگر دشتی نہیں تو منار بی سبی ۔ جس سے ایک جز و صدیث کا صادق آجائے۔ یہاں بیام خور طلب ہے کہ اس صدیث کو نیچر ہوں نے جونہ مانا اور مرزا قادیا نی نے مان لیا۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ اونی تا مل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہی فرق ہے جوجہل بسیط اور جہل مرکب میں ہوا کرتا ہے۔

بونی ندخی اور (ازلة الاوبام ۱۹۰،
اور تبیر مین خلفی کھاتے ہیں۔ جس کا
اور تبیر مین خلفی کھاتے ہیں۔ جس کا
ایم کی رون اللہ کے نزول کی خبر دی ہے
اران سے خوارق عادات کوئی خلابر نہ
انکے اور ان تمام حدیثوں کی پیش کوئی
انکے اور ان سب کا نتیجہ یہ لکلا کہ ایک
دے گا۔ اس باب میں مرزا قادیانی کو
افسادئی کرنے والے اس وقت ایسے
اج مرزا قادیانی سے کہیں زیادہ اس
اج مرزا قادیانی سے کہیں زیادہ اس
المرکا ایک معتربہ حصدتو متفرق ندا ہب
ارجب یک سوئی حاصل ہوئی تو وجوئی

ی ایفاندگرسکے۔ رفل جیس اور ان احادیث پر جواس ن لانے سے الل ایمان کوں رو کے زائن جسم، سادس (سادس) میں خود کھیے مورکو چیش نظر رکھ کرخور کیجیے کہ جوسیلی اِٹی کوکی الحلق ہے۔

ولاكل ولوازم، عجران كورونساري كي

ام کا آسان سے از نااس مدیث کو اش فق کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی افرض سے تیار کردیا کہ اگر دھن نہیں ۔ یہاں یہام خورطلب ہے کہ اس ان دولوں میں کیا فرق ہے۔ ادنی امرکب میں ہوا کرتا ہے۔

اس مدیث شریف سے ظاہر ہے کہ عینی علیہ السلام عادل ہوں کے کسی پرظم نہ کریں گے اور مرزا قادیانی کے عدل کا حال آپ نے دیکھلیا کہ ان کی سرحن کے بھائی نے جوان کواڑی نہ دی تو اس کا وہال آپی بہو پر ڈالا اور اپنے فرز ندکو طلاق پر مجبور کیا۔ میراث پدری سے طلاف شرع محروم کردیا اور اس کا کچھ خیال نہ کیا تی تعالی فرما تا ہے" و لا تسذد و اذرة و ذر اخسری (فسلط دیا) "کیا کسی ملت میں اس کوعدل کھسکتے ہیں جب مرزا قادیا فی پر قوائے شہواتی اور خضیا نہ کا اس قدر تسلط ہے کہ مہر پدری پر مجی وہ غالب ہیں تو دومروں کے ساتھ کیا عدل کریں ہے۔

ریں ہے۔

اس مدیث بی آپ نے دیکھا کہ نی کر یہ اللہ کستے ہیں کہ حضرت کواس کشف بین فلطی ہوئی۔

کہ ابن مریم تم بی اتریں کے اور مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت کواس کشف بین فلطی ہوئی۔

اب اہل ایمان خور کریں کہ معمولی آ دی بھی کسی بات پر شم کھانے بین کمال در ہے کی احتیاط کیا

کرتا ہے اور ذرا بھی فلک ہوتو اس کا ایمان شم سے اس کوروک دیتا ہے۔ بخلاف نی مقالہ کے کہ

نعوذ باللہ فلا بات پر بدو مورک شم کھالی اور عمر محرای فلطی پر رہے۔ کیونکہ کی مدیث بی سینیس

ہے کہ حضرت نے رجوع کر کے بیفر مایا ہو کہ اس کشف بیں جھے فلطی ہوگی تھی۔ بی الزام مرزا قادیانی جو بھارے کے شف اوراقوال

مرزا قادیانی جو بھارے نی تعلیق پر لگارہ ہیں اس سے ان کامقصود حضرت کے کشف اوراقوال

کوسا قبد الاعتبار کردیتا ہے۔ اس کے سواجی جو تباحثیں اس میں لازم آتی ہیں ان کی تفصیل کرنے

25

بمرنسار

ان کی حفا

وتجتار.

تج به کر

معلوم

ہوگی ک

کے کما

اسلام

"وا

میں ماراقلم یاری نیس دیا۔ایک عمندادنی تامل سے محسکتا ہے کہ یکس در سے کا حملہ ہے محرب ملمرف نی ایک برای سے حق تعالی پھی ہے کہا سے کرم اور مصوم نی پرایک ایک بات منكشف كردى جوغلاتني اورنعوذ باللداس سے اتنامجي نه بوسكا كداس غلطي كي اصلاح كرديتا _اب الل وانش اندازه كريكة بي كمرزا قاديانى كاايمان خدااورسول يركس فتم كاب اورايسايمان كوايمان كهنا بوسكاب يانيس

۳۰،۳ صلیب کوتو ژنا اورخزیر کوتل کرنا جیسا که بخاری کی روایت فدکوره سے فابت بــرزاقادياني في فرازالة الاوام ص ٢٨٨، فزائن جسم ٣٢٧) من لكما بيد مكياان امادیث پراجاع موسکا ہے کہ سے آ کرجگاں میں خزیروں کا شکار کمیا چرے گا' اور (ازالة الاومام سام، فرائن جسم سم الحس) من الكما ب كرد كيا ان كالمي كام موكا كرصليو ل كولو رست اورخزیرول و کول کرتے چریں مے "اور (ازالة الادبام ص ۸۱، فرائن جسم ۱۳۲ ماشير) مل كيے ہیں کہ"مراداس سے بیہے کمسے دنیا میں آ کرصلیبی فد جب کی شان وشوکت کوایے بیروں کے ینچے کی ڈالے گا اوران لوگوں کوجن میں خزیروں کی بے حیائی اورخوکوں کی بے شرمی اور نجاست خواری ہے ان پر دلائل قاطعہ کا جھیار چلا کران سب کا کام تمام کردےگا۔ اس سے ضمناً مرزا قادیانی کادعوی بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے صلیبی فرہب کی شان دشوکت کو اسے میروں کے یے کیل ڈالا اور نساری کے ولائل کا کام تمام کردیا۔ محرقصد آئم سے ملاحظہ نے فلاہر ہے کہ انہوں نے نصاری کے مقابلے میں اسلام بی کا کام تمام کرڈالا تھا۔ خیر گذری کہ اہل اسلام نے عملى طوريران كواسلام سے خارج كرديا ورشاسلام يريرا اثرية تا جس كا حال او يرمعلوم موا يمر یہ بات اب تک معلوم نہیں ہوئی کہ مرزا قادیانی کے دلائل سے عیسائی ند مب کی شان وشوکت میں کیا فرق آ کیا۔ یا در یوں کے حطے جیسے پہلے تھے اب بھی ہیں اور جس طرح پہلے ان کی قومی ترتی تھی اب ہی جاری ہے۔ غرض کہ سرصلیب کے معنی کومرزا قادیانی نے کوبدل دیا۔ حمراس ہے بھی و منتقع نہیں ہو سکتے۔ ای طرح قتل خزیر کا بھی حال ہے کہ عیسائیوں کوخزیر قرار دیا اورقل ے مرادا تکارکولیا _ مربقل مجی ان سے نہ ہوسکا بلکہ کے ہو جھے تو مسٹر آمخم صاحب ہی نے ان کو تل كرو الا بس كے مقابلہ من دم نه مار سكے۔

مرزا قادیانی قل خزیر کے معنی میں جومسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں وہ ان کی نافہی ہے۔ کوئی مسلمان اس کا قائل نہیں کے سیل علیہ السلام خزیروں کا شکار جنگلوں میں کرتے اور مسلیوں كوتوزت عرس مے۔ اگر مرزا قادیانی كنائے كى حقیقت سمجے ہوتے تو يہ اعتراض مجمی نہ

فلندادنی تال سے بحد سکتا ہے کہ یہ کس در بے کا حملہ ہے پھریہ ان تعالی پر بھی ہے کہ ایسے مرم اور معصوم نبی پر ایک ایسی بات مداس سے اتنا بھی نہوسکا کہ اس غلطی کی اصلاح کر دیتا۔ اب را قادیانی کا ایمان خدااور رسول پر کس تھم کا ہے اور ایسے ایمان

و ژنا اور خزیر کولل کرنا جیسا که بخاری کی روایت ندکوره سے الة الادبام م ٨٢٨، فزائن جسم ١٣٠٥) يل لكما يد "كيا ان أ كرجنگلول مين خزيرون كاشكار كميلاً بحرے كا" اور (ازالة) میں اکھا ہے کہ" کیا ان کا یہی کام ہوگا کرصلیوں کو وڑتے ك اور (ازالة الاومام م ٨١، خزائن جسم ١٨٠ ماشير) من ككية فیایس آ کرملیبی فدہب کی شان وشوکت کوایے پیروں کے ن میل فنزیرول کی بے حیائی اور خوکول کی بے شرعی اور نجاست فعیار چلا کران سب کا کام تمام کردےگا۔'' اس سے ضمنا لمانہوں نے میلیس فرمب کی شان دشوکت کوایے پیروں کے کا کام تمام کردیا۔ مرقعہ آتھم کے ملاحظہ سے فاہرے کہ اسلام عى كاكام تمام كرو الا تفار خركذرى كدائل اسلام ن ردیا در نداسلام پر برااثر پژتا - جس کا حال او پرمعلوم ہوا - پھر مرزا قادیانی کے دلائل سے عیسائی غدمب کی شان وشوکت المع يسك يبل تعاب بحى بين اورجس مرح يبله ان كى قوى كەكىر صلىب كے معنى كومرزا قاديانى نے كوبدل ديا _ مراس رج قل خزیرکا بھی حال ہے کہ عیسائیوں کوخزیر قرار دیا اورقل سے نہ ہوسکا بلکدی پوچھے تو مسر آئم مماحب ہی نے ان کو

کے معنی میں جو مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں وہ ان کی نافہی میسیٰ علیه السلام خزیروں کا شکار جنگلوں میں کرتے اور صلیوں دیانی کنائے کی حقیقت سمجھے ہوتے تو یہ اعتراض بھی نہ

كرت مسل انون في سرمليب اورقل فزير كالمطلب بيمجما ب كيسى عليه السلام كزمان می نصاری مغلوب موجا کس مے۔اس لئے کے صلیب ان کا شعار دین ہے اور خزی نہاہت مرغوب الطبع ہے اور قاعدے کی بات ہے کہ جرفض ان دونوں شم کی چیز وں کونہاے دوست رکھتا ہے اور ان کی حفاظت میں جان کی بھی پروانہیں کرتا۔ پھرالی چیزوں کواگر کوئی تلف کرڈ الے اور وہ منہ دیکتارہے اور کچھ ندکر سکے تو سیمجما جائے گا کہ وہ فخص نہایت مفلوب ہے۔ مرزا قادیانی اس کا تجرب کرلیں _ مرصلیب اور آل فزر برتو در کنار ذرا بری نگاموں سے ان اشیاء کود کھے تولیں جس سے معلوم ہو کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے علیہ السلام کو وہ قوت وشوکت حاصل ہوگی کہ کسی کی صلیب کوعلانے توڑیں مے اور خزیر کوئل کرڈ الیس مے اور کوئی مزاحم ندہو سکے گا۔ بیان ك كمال ثوكت اور غلب كى دليل ہے۔ يكى وجہ ب كمآخر يهال تك نوبت ين جائے كى كرسوائے اسلام کے کوئی دین باتی ندرہے کا کل نصاری مسلمان ہوجائیں مے۔جیسا کرتن تعالی فرما تاہے "وان من أهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته (نساء: ١٥٩) "اور مديث شريف سُ ﴾ عن ابي هريرية قال قال رسول الله عَنْهَا ويهلك الله في زمانه (إ زمان عيسى عليه السلام) الملل كلها الا الاسلام (احمدج٢ ص٢٠٤٠ ابوداؤد ع٢ ص٢٢٠، باب خروج الدجال) "يعنى علي السلام كزمان مي سواح اسلام ك كوكى دين باقى ندر بكا-الحاصل كسرصليب اورقل فزريسي عليه السلام كى علامت فخصه بياكى طورے پیدائشیں مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاسکتیں۔

وضع جزیہ جو بخاری شریف کی حدیث میں فہ کور ہوا۔ یہ علامت بھی مرزا قادیانی میں ہرگز نہیں ہائی جاسے اور نداس کے پائے جانے کی توقع ہے۔ اس لئے کہ اگر ہالفرض ان کی حومت ان کے مریدوں پرفرض کی جائے تو بجائے اس کے کدوہ جزیہ موقوف کرتے ان سے جزیہ جس میں کامکن ہے کہ فاص کا فروں سے لی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اخبارالحکم وغیرہ سے فلا ہر ہاور اگر جزیہ سے مرادوہ رقم ہے کہ فاص کا فروں سے لی جاتی ہو ہندوستان میں اس کا وجود ہی نہیں اور نہیہ تو تع ہے کہ مرزا قادیانی کی موت سے پہلے اس کا رواج ہو۔ اس لئے اس کا موقوف کرنا کی طرح صادق نہیں آ سکا۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے جو دشق کوقادیان اور اپنے کوئیٹی موجود قرار دیا ہے وہ فلط ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ سی ہوتے تو جزیہ موقوف کردیے اور یہ میکن نہیں بخلاف عیسی علیہ السلام کے جب دشق میں اتریں کے جزیہ موقوف کردیے اور یہ میکن نہیں بخلاف عیسی علیہ السلام کے جب دشق میں اتریں کے جزیہ موقوف کردیے ۔ جس کا رواج وہاں موجود ہے اور نزول عیسی علیہ السلام تک بھی جاری دیے گا۔ جس

ے بیعلامت بھی پوری ہوگی۔

مرزا قادیانی (از له الاوام ۲۵۰ بزائن جسم ۲۵۰ هم آیتر یف نفسذلك فلیفر حوا هو خیر مما یجمعون "اس کار جمد کهت بیل که" ان کو که و که خدائ توالی کی فضل ورحت سے بیقر آن بیش قیت مال ہے سواس کوتم خوثی سے قبول کرو بیاس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ام و حکمت کے مان کوکی مال نہیں ۔ یہ وی مال ہے جس کی نبست پیش کوئی کے طور پر کھا تھا کہ ہے و نیا بیس آ کر مال کواس قدر تقییم کرے گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جا کیں گے۔ بہیں کہ کے درحم و دینا رکو جو محدات آ ہے" انسا اموالکم واو لاد کم "فتذہ ہے تح کرے گا اور دائستہ برایک کو مال کیشردے کرفتے میں ڈال دے گا۔"

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ ہرکس وناکس کے زبان زدہ کہ استہد شکل برائے اکل ایک ہدت تک جان ہدشکل برائے اکل ایک ہدت تک جان فشانی کر کے جیسویت پیدا کی گی اورا قسام کی تدبیروں سے دو پید کمایا گیا۔ مثال منارہ اور مجداور مدرسے کی تغیر پیش کر کے خط و کتابت و مجما نداری کی ضرور تیں بتلا کے۔ کتابوں کی تعنیف اورا شاصت کے ذریعے سے تقویریں بکوا کرخ من کہ جورو پید بردی بردی مشقتوں سے جمع کیا گیاا بی اورائی اس ماندگوں کی ضرور توں اور اسباب راحت بیس مرف ندکر کے جیسویت کے لئا فاض سے مفت تغیم کر دیتا کوئی عثل کی بات نیس ۔ اس لئے بچا کی بید بیر ثالی کے جالی جو مال کتابے کی الحقیقت مال کا

بے در لیخ اس طرح راہ خدا میں خرج کرویٹا مشکل کام ہے مرف مرزا قادیانی ہی کی رائے نہیں۔قدیم زمانے میں بھی سعدیؓ فرماتے ہیں۔

اگر الحمد کوئی بدینارے چو خودد م

مرزا قادياني في قرآن كومال ال قريد عنه

مال پردی گی' و هد خدر معا یجععون "مُرساس شریف پس ہے۔ 'لمغفرة من الله ورحمة خدر مع بین خداکی مغفرت اور رحت اس مال سے جووہ جح کر استدلال کی بناء پر یہاں بھی بیکہنا پڑے گاکہ مغفرت بھی ہوسکتا خوش کر آن کے علوم کو مال نہیں کہ سکتے اس صو ہے کہ پینی علیہ السلام بے حساب مال تعلیم کریں گے۔اس تعلیم کریں گے۔

البتہ بادی انظر مرزا قادیانی کا بیا حمراض کھیے لئے اس کا جمع کرنا بھی ضرور ہے۔ حالا نکر عیسیٰ علیہ السلام اس کا جواب بیہ ہوسکتا ہے کہ جب مرزا قادیانی کو عیسو ہے سے مال جس کو خود فقنہ کہتے ہیں کیوں جمع کرتے ہیں۔ محرا السلام کو مال جمع کرنے کی ضرورت ہی شہوگا۔ یکساس کہا جادیث موصوفہ ہیں دیغیض المال بتقریح موجود ہے

مرزا قادیانی جوفراتے ہیں کہ سے اتنا مال میے لینے تھک جا کیں گے اورا یک مقام میں یہ جی فرماتے ج کے ذشکیں مے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیا مرمای علمی حاصل کرلیں مے کہ اس سے زیادہ کی ضرور رہ ''لید عون الی العال فلا یقبله احد ''مین وہ او محرکوئی اس کوقعول نہ کرےگا۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہ ہے کہ علوم قرآ نیہ سے اعراض کرنا دلیل کفر ہے۔اہل اس بے در افغ اس طرح راہ خدا میں خرج کر دیتا مشکل کام ہے اور یہ مال کی جگہ قرآن کا خرج کرتا صرف مرزا قادیانی ہی کی رائے نہیں ۔ قدیم زمانے میں بھی بعض لوگوں کی یہی رائے تھی ۔ چنانچہ سعدیؓ فرماتے ہیں ۔

اگر الحمد گوئی مدیخواند بدینارے چو خردر گل بماند

مرزا قادیائی نے قرآن کو مال اس قرید سے بتایا کہ یہ موسوفہ میں قرآن کی تفسیل مال پردی گئن و هو خیر مسایہ جمعون "مریدا سندلال سی نہیں اس لئے کہ یہ بھی قرآن شریف میں ہے۔ کہ معفورة من الله ورحمة خیر معایہ جمعون (آل عدان ۱۰۷۱) " لیمنی خدا کی مغفرت اور رحمت اس مال سے جو وہ جمع کرتے ہیں بہتر ہے۔ مرزا قادیائی کے استدلال کی بناء پر بہاں بھی یہ بہتا پڑے گا کہ مغفرت بھی مال ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوسکی آئر آن کے علوم کو مال نہیں کہ سکتے اس صورت میں جن احادیث میں صراحنا وارد ہے کہ عیسیٰ علیدالسلام بے حساب مال تقیم کریں ہے۔ اس سے یہ مرافیس ہوسکتی کہ وہ علوم قرآ دیے تعیم کریں ہے۔

البتہ بادی انظر مرزا قادیانی کا بیاعتراض نمیک معلوم ہوتا ہے کہ مال تعلیم کرنے کے النے اس کا جمع کرنا مجس ضرور ہے۔ اگر چہ اس کا جمع کرنا مجس ضرور ہے۔ حالا نکر عیسی علیا اسلام کی بیشان نہیں کہ مال جمع کر ہے۔ اگر چہ اس کا جواب بیہ وسکتا ہے کہ جب مرزا قادیانی کوعیسویت کا دعویٰ ہے تو پھر وہ اقسام کی تدبیروں سے مال جس کوخود فتذ کہتے ہیں کیوں جمع کرتے ہیں۔ مرحق تقل جواب اس شبر کا بیہ ہے کہ سی علیہ السلام کو مال جمع کرنے میں مدورت ہی نہ ہوگی۔ بلکہ اس زمانے میں مال زمین سے الجا کا جیسا کہ احادیث موصوفہ میں ویفیض المال بنفری موجود ہے۔ یہاں بھی مرزا قادیانی نے دھوکا دیا۔

مرزا قادیانی جوفر اتے جی کہ کہ اتنا مال بینی علوم قرآنی تقسیم کرے گا کہ لوگ لیتے تھک جائیں کے ادرایک مقام جی یہ بھی فر ماتے جیں کہ میں ان التا تقسیم کروں گا کہ لوگ لیتے تھک جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے معتقدین اس معنوی مال سے اتنا مر ماریعلمی حاصل کرلیں مے کہ اس سے زیادہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ محرحد بیٹ شریف جی سیہ ہوا کہ عون الی العال فلا یقبله احد "لیتی وہ لوگ مال لینے کے لئے بلائے جائیں گے۔ محرکوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ جس کا مطلب سے ہوا کہ وہ لوگ اس سے اعراض کریں کے اور ظاہر کے کہ علوم قرآنیے سے اعراض کریں کے اور ظاہر ہے کہ علوم قرآنیے سے اعراض کرنا دلیل کفر ہے۔ اہل اسلام تو بلحاظ آبیشریف "و قبل دب زدنسی

بے حماب تقیم کرتا۔ جیسا کہ حدیث بخاری میں ندکور ہوا اور (مسلم بی من مرکب ولید عون الی المال فلا یقبله احد "فادی آمل ۱۹۰۰، باب زول میں بن مریم، سلم تاس ۸۰، باب زول میں بن روال میں بار دل میں بار دل میں بار دل میں بار دل میں بار میں بار میں ہے کہ ویہ فیص حتیٰ یہم رب المال من بار بی یعرضه علیه لاارب ل به "اور روایت (مسلم بیس ۱۹۵۰) میں بور المال ولا بی یعرضه علیه لاارب ل به "اور روایت (مسلم بیس ۱۹۵۰) میں اور اس مغمون کی گروایت وارد ہیں۔ جن کا مغمون ہے۔ کہ بیل اور اس مغمون کی گروایت وارد ہیں۔ جن کا مغمون ہے۔ کہ بوگا اور جین کا مغمون ہے۔ کہ بوگا اور جین کا مغمون کے دہ بی بوگا اور جین کا مؤمون کے دہ بی کے لئے جس کو بلا کیں گے دہ بی کے لئے جس کو بلا کیں گے دہ بی کے لئے جس کو بلا کیں گے دہ بی کے لئے۔ یہاں تک کہ اس کے لینے کے لئے جس کو بلا کیں گے دہ بی کے

الاوبام ١٥٧٠ بزائن جم ٢٥٥ ، ٢٥٥ بش آيشريف في نفيذلك معون "اس كاتر جمد كسة بيل كر" ان كو كبدد ك مفدات تعالى في قيمت مال بسواس كوتم خوشى سے قبول كرد بياس بات كى لامات فكوكى مال بيد من كافست بيش كوكى كے مال كواس قد تقسيم كرے كاكدوك لية لية تعك جائيں كے الله كواس قد تقسيم كرے كاكدوك لية لية تعك جائيں كے الله كواس قد تقسيم كرے كاكدوك في الله كار كے الله كار كے الله كار كے الله كار كے كار

اکہ جرکس دنا کس کے زبان زدہے کہ استجمہ شکل برائے اگل سوے پیدا کا گل اوراقسام کی تدبیروں سے روپید کمایا گیا۔ مشل کرکے خط و کتابت و مہما عماری کی ضرورتیں ہتلا کے ۔ کتابوں اسے تصویریں بکوا کر غرض کہ جوروپید بوی بوی مشققوں سے کی ضرورتوں اوراسباب راحت میں صرف نہ کر کے عیسویت کی خرورتوں اوراسباب راحت میں صرف نہ کر کے عیسویت لی کی بات نہیں۔ اس لئے بچاؤ کی بید بیر لکالی کے عیسی جو مال کی بید بیر لکالی کے عیسی جو مال فیال کرتے ہیں۔ بلکہ دو مال قرآن ہے۔ فی الحقیقت مال کا

کوطرح طرح کے شبہات میں ڈال دیا ہے۔خیالات باطلہ ا اکثرلوگوں کی نظر میں کچھ تقیری معلوم ہوتی ہیں۔''

اور (یراہیں احمدیص ح، نزائن جام ۹۱ فض) شا افزوں ترتی کررہے ہیں کہ ستائیس ہزارہے پانچ لا کھ تک ہ ہے کہ اس تحریر کے بعد کرسٹان اور بھی بیڑھ گئے۔

آب و یکھے کہ مرزا قادیانی کا زبانداسلام کے تق اور کفری روزافزوں ترتی ہے۔ جس کے فودوہ مترف اور شا کسی مسلمان کوجس کو ہمارے نبی کریم آلگاتھ پر اور احادیث ہونے کا احتمال بھی ہوسکتا ہے۔ کیا عیسیٰ موجود کا بجی کام ہے کر کے اس کتاب کی لاگت سے دہ چند بلکداس سے بھی زیا کر ''ایک شب تاریک بھی موکی طبر دو خیب سے انسی انسار بلک کی آ واز آ کی اورا لیے اس کی رسائی نہمی سواب کتاب کا متولی اور ہمتم کا ہم او بالمحتمال کے کرسائی نہمی سواب کتاب کا متولی اور ہمتم کا ہم او بالمحتمال کے کرس اعداز سے اور مقدار تک پہنچانے کا اراد ہے اور دین ا

مقعودیه که جتنے دلائل قائم کرنے کا دعدہ تھاار حافظ ہے۔اگر پادری، لاند ہب اور آ رید دغیرہ مسلمانوں کا توعیسیٰ کواس سے کیاتعلق۔اگر کوئی کا فربھی ہوجائے تو مرز

برئى منك انى \غشاف الله رب العالمين! ٨..... وتمنى يُغضاود صدكا وفع بوجانا ج

زول ميني بن مريم) سے ثابت ہے 'قسال رسول الا والتباغض والتحاسد (كنز العمال ج١٤ ص٣٦'

اس مدیث سے فلم رہے کھیٹی علیدالسلام رہے گا۔اس لئے کہ جب کل اویان جاکراسلام تی اسلام جائے گی۔ علما (طب:۱۱؛ ۱۱) "میشندیادتی علم کے طالب رہا کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے مال سے اعراض کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ شرعاً مروح ہے الخرض مال بمعنی علم ہونییں سکتا۔

مرزا قادیانی نے مال کی جوتو بین کی ہے کہ وہ فقنہ ہے اور سی مال دے کرلوگوں کو فقنے میں کوں ڈالے گا۔معلوم نہیں یہ کس حالت میں انہوں نے لکھودیا۔جس فقے کو گھر سے نکال دینا عیسویت کی شان سے بعید جھتے ہیں۔ای فقے کواقسام کی تدبیروں سے خودجم کررہے ہیں اور قوم کے دو بروا پی مختابی بیان کر کے ہاتھ کھیلائے ہوئے ہیں کہ کچھا مداد کرو۔جیسا کہ (ازلمة الاوہام مامید بڑائن جس ممامی) سے فلا ہر ہے اس پر بیدوی کہ ش عیسیٰ ہوں۔

شاید مرزا قادیانی یہاں یہ بھی اعتراض کریں کے کہ زیٹن سے مال ابلنا خلاف عقل ہے۔ گریداعتراض قابل توجہیں اس لئے کہ آخرزیٹن یس دفینے معدنین موجود ہیں اور سلاطین کو اکثر ملائی کرتے ہیں اور خدائے تعالی قادر ہے کہ ان ذخائر پرعیسیٰ علیہ السلام کو مطلع فر مادے اور اگر خدائے تعالیٰ کی قدرت ہی میں کلام ہے تو ہم اس کا جواب یہاں نددیں گے۔ بلکہ ان تنابوں میں دیں گے جہاں بمقابلہ کفار صفات الہیں قابت کی جاتی ہیں۔

الغرض مرزا قادیانی مال سے مرادان احادیث میں جوعلوم قرآنی لیتے ہیں۔ وہ سی خربیں بلکہ دراصل وہ ایک ایس علامت عیلی علیہ السلام کی ہمارے نجی القطاعی نے بیان فرمادی ہے کہ ہر مسلمان اس کو دیکھتے ہی یعتین کر لے گا کہ عیلی علیہ السلام اتر آئے اور چونکہ مرزا قادیانی کے ذمانے میں نہ مال اس قدر دفور سے ہندوہ بے صاب تقسیم کر سکتے ہیں۔ بلکہ خود ہی لوگوں سے وصول کرنے کی قفر میں دن رات معروف ہیں۔ اس سے یقیناً مسلمانوں کو معلوم ہوگیا کہ مرزا قادیانی می موجود نیس ہو سکتے۔

کسادیان کا بلاک ہوکرایک دین اسلام کا باتی رہ جانا۔ جیسا کروایت امام احمد جسم ۱۳۰۰، ابی داورج ۲۳۸، اب خورج الدجال) سے او پرمعلوم ہوا کہ آنخضرت اللہ اللہ میں ذمانه الملل کلها الا الاسلام "بیان للناس میں (قم البادی جهم ۳۵۷) سے این جرم کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث کی استاد سجے ہیں۔

مرزا قاویانی (از له الاولم می ۵۱۴ ، فزائن جسم ۲۵۲) میں لکھتے ہیں کہ "اس زمانے میں تخصیل علوم رہزن ہورہی ہے۔ ہمارے زمانے کی نی روشی جس کو دوسرے نفظوں میں وخان سے موسوم کرنا چاہئے عجیب طور پرائیان اور دیانت اورا ندرونی سادگی کونقصان پیچارہی ہے۔سو فسطائی تقریروں کے غبارنے صدافت کی قاب کو چھیا بیائے۔فلسفی مخالطات نے سادہ لوحوں کوطرح طرح کے شبہات میں وال دیا ہے۔خیالات باطله کا تعظیم کی جاتی ہے۔ حقیقی صداقتیں اکثراد کوں کی نظر میں کچھ حقیری معلوم ہوتی ہیں۔''

اور (برامین احمدیم ح ، فزائن جام ۱۹ طنس) میں لکھتے ہیں ' پادری لوگ بمیشہ روز افزوں ترقی کررہے ہیں کہ ستائیس ہزارہے پانچ لا کھ تک شار کر سٹانوں کا پکنچ کیا ہے' اور خلا ہر ہے کہ اس تحریر کے بعد کر سٹان اور مجی بڑھ گئے۔

اب دیکھے کہ مرزا قادیانی کا زبانداسلام کے قت میں کیدا منوں ہے۔جس میں لاند ہی اور کفری روزافزوں تی ہے۔جس میں لاند ہی اور کفری روزافزوں تی ہے۔جس کے خودوہ معرف اور شاکی ہیں کیا اس کھے مشاہرے کے بعد کسی مسلمان کوجس کو ہمارے نبی کریم اللہ پر اور احادیث پر ایمان ہے۔ مرزا قادیاتی کے میں ہونے کا احتمال بھی ہوسکتا ہے۔ کیا عیسیٰ موجود کا بجی کام ہے کہ کفر الحاد کی دکا بت کر کے روپیہ جمتم کر لے جیسیا کہ مرزا قادیاتی نے براہین احمد بیری اشاعت میں بجی کام کیا کہ اس می کی تقریمی کر کے اس کتاب کی لاگت سے وہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ روپیہ وصول کر لیا اور آخر میں کھودیا کر کے اس کتاب کی لاگت سے وہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ روپیہ وصول کر لیا اور آخر میں کھودیا کر ''ایک شب اپنے خیالات کی شب تاریک میں موئی علیہ السلام کی طرح سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پر دو غیب سے انسی انسان بھی ۔ اور معلوم نیس کی رسائی نیمی سواب کتاب کا متولی اور مجتم طاہر آو باطنا حضرت رب العالمین ہے اور معلوم نیس کے کس انداز سے اور مقد ارتک پہنچانے کا اراد ہے اور دین اسلام کا وی حافظ ہے۔''

(براین احمدیم) فری ملحقداشتهار بم اور بهاری کتاب فرزائن جام ۲۷۳)

مقعودی کہ جتنے دائل قائم کرنے کا وعدہ تھااب اس کی ضرور سے ضدرتی اوردین کا خدا حافظ ہے۔اگر پاوری، لائم بب اورآ ربید فیرہ مسلما توں کی تعدادگھٹا کیں اور کفر کی اشاعت کریں توصیلی کواس سے کیاتھل ۔اگرکوئی کا فربھی ہوجائے تو مرزا قادیا نی صاف کہدیں گے۔انسسی بر ٹی منك انی انخصاف الله رب العالمدین!

ه...... وحمى المنطق اور حدكا وقع موجانا جيرا كروايت (مي ملم جاس ١٩٠٨ باب نول على الله عناه والتحاسد (كنز العمال ج١٤ ص٣٣٧ حديث نعبر ٣٨٨٤)

اس مدیث سے فاہر ہے کھیٹی علیہ السلام کے زمانے میں ان صفات کا وجود ہی نہ رہے گا۔ اس مدیث سے فاہر ہے کہ اسلام ہی اسلام رہ جائے گاتو اصلی اخوت اسلام قائم ہو جائے گاتو اصلی اخوت اسلام قائم ہو جائے گا۔

ں۔ بخلاف اس کے مال ہے اعلم ہوئیں سکا۔ رسم مال دے کرلوگوں کو فقتے جس فقۂ کو گھرے نکال دینا سے خودجم کردہے ہیں اور تو م

ئی ہوں۔ بن سے مال ابلنا خلاف عقل رنین موجود ہیں اور سلاطین کو ملیدالسلام کومطلع فرما دے اور مند میں گے۔ بلکہ ان کتابوں مند میں گے۔ بلکہ ان کتابوں

إوكرو بيباكه (ازالة الاومام

قرآنیدلیتے ہیں۔ وہ محی نہیں اللہ نے بیان فرمادی ہے کہ ہر کے اور چونکہ مرزاقادیانی کے ہیں۔ بلکہ خودی لوگوں سے مسلمانوں کو معلوم ہوگیا کہ

اقی ره جانا-جیها که روایت معلوم جواکه آنخفرت ملک "بیان للناس مین (فخ الباری

ال کھتے ہیں کہ "اس زمانے کودوسرے نفظوں میں دخان کی کونقصان پہنچارتی ہے۔سو اُن مخالطات نے ساددلوحوں ایک دوسرے کو کھانے وا۔

تقرير كيموافق تطبق كر

بیں_ضرور تھا ک*ے مر*زا قاد

اسلام بوحانے کی کوشش

وقت بيتقر ريمرزا قادمإني

خوش ہوتے ہوں کے کہا

تائدی جائے۔ چنانجہ ا

نادم مونايزا كريجيل تم

سال ہے بھی زیادہ عرم

ان کے فیل سے ایک

معلوم بوتا _مرزا قاديا

ایے ہو مج بیں کدو

مسلمانون كوايك كر

تعصب زجى اب اي

ے آ دی کو ضرورے

کے بعد تعصب کی و

"وجعلنا من بيز

انصاف سے دیکھام

ممر مرزا قادمانی ۔

وحديث اوراجماع

. بردهیس اور ان سے

مرزا قادیانی پرایما

ساتوكيانسيت -

ایک دوسرے کو کھا

مرزاقاد

پہلےمرزا قاد،

اب مرزا قادیانی کی جیسویت کا دورہ بھی و کھے لیجنے کہ جہاں اسلام بھی بہتر فرقے تھے
انہوں نے ایک فرقہ ایسا بنادیا کہ جس کوان بھی ہے کہ کے ساتھ تعلق نہیں اوراس فرقے کی یہ
کیفیت کہ تمام مسلمانوں کا وشن ایک مسلمان آج اپنے گھر بیس خوشی سے بیٹھا ہے کہ کل
مرزا قادیانی کا منتر اس پر اثر کرتے ہی اپنے کنبے بحر کا دشن ہوگیا اور طرفین سے سب وشتم اور
زوضرب کی نوبت بھتی رہی ہے اور دونوں فوجداری بھی سمنے جارہے ہیں۔اب مرزا قادیانی ہی
انساف سے کہ دویں کہ مسلمان اپنے نبی کی ہات مان کوالیے مسے کا انتظار کریں جس کے زمانے
بھی اس علامت کا دقوع ہویا آپ کی ہات مان کراپنے نبی کی صدیث کوجموثی فابت کریں۔
سماس علامت کا دقوع ہویا آپ کی ہات مان کراپنے نبی کی صدیث کوجموثی فابت کریں۔

ایک دوسرے کو کھانے والے کیڑے ہیں۔''

يمليمرزا قادياني كاسيحائي يران حالات كوجوا حاديث موصوفه من واردين أنيس كى تقریر کے موافق تطبق کر کے دیکھ لیجئے ۔ مسلمان قربتول ان کے بہودی مو مکئے اور مرزا قادیانی مسح ہیں۔ ضرورتھا کہ مرزا قادیانی کل مسلمانوں سے تعصب کا زہرتکال دیتے اورکل اہل اسلام ل کر اسلام بدحانے کی کوشش کرتے رجیرا کہانہوں نے کھا بے مراس کا اب تک ظہور نہ ہوا۔ جس وقت بيتقريرمرزا قاديانى نے كمال فخرسے كى موكى فوش اعتقادلوك آ مناوصد قا كه كرول ميں خوش ہوتے ہوں کے كيمرزا قاديانى كاوجود فعت غير متر تبہے۔ جہال تك ہوسكے دل سےان كى تائيد كى جائے۔ چنا نچه ايها بى مواكه براين احمد بيكولوگوں نے سوسورو بيد دے كرخر يدا محران كو نادم بونا يزاكر بجيس تمي سال سے بلكه جب مرزا قادياني كاخيال اس طرف بوا عالبًا بجياس سال سے بھی زیادہ مرمہ گذرچکا ہے۔ اس مدت میں بجائے اس کے کرتھسب فہبی دور موجاتا۔ ان کے فیل سے ایک نیا تعصب ایسا قائم ہوگیا ہے کہ اس کا افعنا ان کے بعد بھی بظام مکن نہیں معلوم ہوتا۔ مرزا قادیانی کا اب وہ زمانہ آئیا ہے کہ اکثریارے ہیں اور چل چلاؤ کی فکریس ا اسے برا محے میں کہ وہ گرم جوشیاں بھی جاتی رہیں۔ کیا اب بھی توقع ہے کہ مرزا قادیانی کل مسلمانوں کو ایک کرے کفار کے مقابلے میں کھڑے کردیں ہے۔ ہر گزنہیں مگرخوش احتقادوں پر تعسب ندہی اب ایبا مسلط ہو کیا ہے کہ وہ اب بھی مرفی کی ایک ٹانگ کیے جائیں گے۔ای وجہ ے آدی کو ضرورے کہ سوچ سجے کر بہت احتیاط سے کوئی فرہب اختیار کرے۔ کیونکدا فتیار کرنے كے بعد تعسب كى ديوارآ مے يجي الى سدو جاتى بےكماس كا تو رنا مشكل موجاتا ہے۔ "وجعلنا من بين آيديهم سدا ومن خلفهم سداً (يُسين:٩)"

مرزا قادیانی مولویوں کی شکایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو وہ کم کرتے ہیں۔
انساف سے دیکھاجائے تو مولویوں نے شکایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں سے فارج کردیا تھا۔
گر مرزا قادیانی نے تو کروڑ ہا مسلمانوں کو اسلام سے فارج کر دیا۔ جن کے احتقاد قرآن وصدیث اورا جماع کے مطابق ہیں اورا پی قوم کوصاف تھم دے دیا کہ کسی مسلمان کے پیچے نماز نہ پر میں اور اور جاس کی مرف بھی کہ پڑھیں اور ان سے من جمع الوجو واجتناب اور مفارقت اختیار کریں اور وجہ اس کی مرف بھی کہ مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتے۔ اب فور کیا جائے کہ چند قادیا نموں کو کروڑ ہا مسلمانوں کے ساتھ کیا نہیت ہے۔ پھر جب چند قادیا نموں کو فارج کرنے سے ملائے اسلام برسرشت اور ایک دوسرے کو کھانے والے کیڑے قرار دیے گئے تو مرزا قادیانی کا نقب واقع میں کیا ہوگا اور

ادورہ بھی دیکے لیے کہ جہاں اسلام بیں بہتر فرقے تھے اس سے کی کے ساتھ تحلق نہیں اوراس فرقے کی یہ المان آج اپنے گر بیں خوشی سے بیغا ہے کہ کل الممان آج اپنے گر بیں خوشی سے بیغا ہے کہ کل بخ کنج بھر کا دیم اور جیارہ بیں۔اب مرزا قادیاتی ہی جواری میں کھنے جارہ بیں۔اب مرزا قادیاتی ہی ابت مان کوالیے کی کا انتظار کریں جس کے زمانے کا کواپنے نبی کی صدیمہ کوجو ٹی جارت کریں۔ کم موجانا اس طور پر کہ شراوٹوں کے ساتھ اور چیتے کے ساتھ جی ہی کے اور لڑکے سانچوں کے ساتھ بمتدرک مائم) شن مروی ہے۔"قسال دسول بمتدرک مائم) شاتھ مع الابل والنمور مع بان بالے جاتا ہے الیہ بالے حیات فلایضور مع (کنز العمال جاء)

 واقعہ یہ ہے کہ لوگ غلہ لینے کے لئے نمرو پوچھتا کہ تمارار ب کون ہے اگروہ کہتے ک

السلام مجى ضرور تااس كے پاس محقاور

کون ہے آپ نے فرمایا میرارب وہ۔

میں بھی ہے۔جس کوچاہتا ہوں مارڈا 🛡

مخصول كوبلا كرايك كوفل كرؤالا أورده

أيك معمولي بإت بنادى اورايخ آپ ؟

حالت کو ملاحظائییں فر مایا کہ کیا بن گے جیبا کہ ممارت فدکورہ میں کیستے ہیں۔

ایک می متر سے دیا ممیا) مران تقریروا

; آسکتیں۔اس دجہےدہ کی موجود مو

ے لئے میں مامور ہول اور زمین

م ٧٥ ما ١٠ ابن الي شيبه ج ١٨ م ٢٧٠ و إ

ہے۔''عن ابی مسعودؓ قال

وموسئ وعيسىٰ عليهم اله

غقال لا علم لي بهافردوا أم

عيسي فقال اما وجبتهة

الدجال خارج ومعى قضيع

دریافت کیا۔انہوں نے اپنی لاط

وكيميئة مغت احياء واماتت

مرزا قادياني في مسلمانول

ببرحال بيعلامتين جومح

ا..... شب معرارة

میں امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

جودجدانہوں نے مسلمانوں کو اسلام سے خارج ہونے کی قرار دی ہے وہ کس درہے کی بیہودہ اور بے اصل مجی جائے۔

مرزا قادیانی نے بھیر، بحریاں وغیرہ الفاظ صدیث کے معنی جو بجازی لئے ہیں اس کی وجہ فاہر ہے کہ ان کے نزد کی ممکن نہیں کہ بھیڑیا بحری کو اور شیر اونٹ کو نہ کھائے اور در ہے اپنی صغت در ندگی کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ بچازی معنی اس وقت لئے جاتے ہیں جب حقیق معنی نہ بن سین ۔ اس بدد یکھنا چاہئے کہ حقیق معنی ان الفاظ کے کیول نہیں بن سکتے۔ اگر مرزا قادیا نی یہ کسی کہ عادت کے خلاف ہے کہ انجیاء اور اولیاء سے خلاف عادت امور بھی فاہر ہوا کرتے ہیں اور اگر یہ کہیں کہ حیوانات کے مقتصفائے طبح کا دور کرنا خدا کی قدرت میں بھی نہیں ہے قبیران کے فرش شک کیول کیا جائے اور بی تو فلا ہر ہے کہ جب خدا کے تعالی کی خالقیت کے قال ہو گئے تو اس کو مانتا پڑے گا کہ جس نے ان کو صفت سیعیت دی ہے وہ اس کوسلب بھی کرسکتا ہے۔ مرزا قادیانی کی اس تقریرے مستفادہ ہوتا ان کو صفت سیعیت دی ہے وہ اس کوسلب بھی کرسکتا ہے۔ مرزا قادیانی کی اس تقریرے مستفادہ ہوتا کی اس تقریرے کہ جس نے بندان کو نجا تھا تھے کے قول کا اعتبار ہے نہ خدا نے تعالی کی قدرت کا بیقین ۔ پھر ان سے اس

آگس کہ زقرآن وخیز ونری این است جو ایش کہ جو ایش عربی

ہم اپنے ہم مشر ہوں سے خیرخواہانہ کہتے ہیں کہ اس تم کی تقریروں سے اپنے ایمان کو صدمہ نہ وہ نہتے دیں اور قرآن وحدیث کے مقابلے ہیں کی بات نہ نیس میسیٰ علیہ السلام کے زمانے کی نبست تو خاص خاص اہتمام متھور الی ہیں۔ جن کی خبریں آنخضرت مسلطی نے بتقری وی ہیں۔ (تاریخ الخلفاء می 194 افسل عرین عبد العزیق) ہیں امام سیوطی نے فالک ابن وینا تروغیرہ اکا ہر دین کے چٹم وید واقعات نقل کے ہیں کہ عمر ابن عبد العزیق کی خلافت کے زمانے ہیں ہمیزیں بریوں کے ساتھ چراکرتی تھیں۔ الحاصل مرزا قادیا نی نے مسلوب ہیں بھی خوارت عیسی علیہ السلام کی خبریں نی تھی ہے نے دی ہیں سب میں تاویلیں کر کے ان کی وقعت کھودی اوران کو عمولی ہا تیس قراروے کرائے آپ پر منطبق کرلیا۔ کرخورے ویکھا جائے آپ پر منطبق کرلیا۔ اگرخورے ویکھا جائے آپ اس کی نظیریں امم سابھہ ہیں بھی اس کتی ہیں۔ ویکھی تن تعالی قرآن شریف ہیں خبر ویتا ہے۔ ''الم ترالی الذی حاج ابراھیم فی دب ان اتباہ اللہ الملك اذ قدال ابراھیم ویمیت قال انبا احدی وامیت (بقرہ ۲۰۸۰) ''

اونے کی قرار دی ہے وہ کس درجے کی بیپودہ اور

الفاظ مدیث کے معنی جو بجازی لئے ہیں اس کی بحری کو اور در تدے اپنی بحری کو اور در تدے اپنی دفت لئے جاتے ہیں جب حقیقی معنی ندین سکین۔
بہتر بن سکتے ۔ اگر مرز اقاویا نی بیکبیں کہ عادت کے بلکہ حکماء کے بھی نزدیک یہ بھی تو مسلم ہے کہ بھار کرتے ہیں اور اگر یہ کہیں کہ حیوانات کے بعواکرتے ہیں اور اگر یہ کہیں کہ حیوانات کے بحواکات کے قائل ہو گئے تو اس کو مانیا پڑے گا کہ جس نے مانیا پڑے مانی کہ جس نے تعالی میں قدرت کا بیتین ۔ پھر ان سے اس کے تعالی کی قدرت کا بیتین ۔ پھر ان سے اس

واقعہ بیہ کہ لوگ غلہ لینے کے لئے نمرود کے پاس جاتے تھے اور اس کی عادت تھی کہ ان سے
پوچھتا کہ تمارار ب کون ہے آگروہ کہتے کہ تو می ہمارار ب ہے تو ان کو غلہ دیتا۔ ایک بارابراہیم علیہ
السلام بھی ضرور تا اس کے پاس گئے اور اس نے حسب عادت آپ ہے بھی پوچھا کہ تمارار ب
کون ہے آپ نے فرمایا میرار ب وہ ہے جوزئدہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا بیصفت تو جھے
میں بھی ہے۔ جس کوچا ہتا ہوں بارڈ الیا ہوں اور جس کوچا ہتا ہوں زئدہ چھوڑ دیتا ہوں۔ چنا نچدو میں اس اس کے قال کرڈ الا اور دوس کوزئدہ چھوڑ دیا۔ بیدواقعہ تغییر (درمنثور جاس) سے میں امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔
میں امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

و کھے صفت احیاء وامات جو خاصة باری تعالی ہے۔اس کی تاویل کر کے نمرود نے

ایک معمولی بات بنادی اوراپنے آپ پر منطبق کرلیا۔ جس طرح مرزا قادیانی کررہے ہیں۔

مرزا قادیانی نے سلمانوں کی نسبت تو فرمادیا کہ وہ یہودین گئے۔ گرانسوں ہے کہ اپنی حالت کو ملاحظ نہیں فرمایا کہ کیابن گئے۔ اگر چدان کواعتراض ہے کہ وہ یہودیوں کے مثل ہیں۔ جیسا کہ عہارت نہ کورو میں لکھتے ہیں۔ (جبتم یہودی بن جاؤ گئے تمہارے مناسب حال ایسانی ایک مسیحتم ہے دیا گیا) گران تقریروں سے فلاہر ہے کہ اس پراکتفا میں۔

بہر حال بیطانتیں جو بھی صدیثوں میں دارد ہیں مرزا قادیانی کے زمانے پر صادت نہیں آسکتیں۔اس دجہ سے دوسی موجود ہونہیں سکتے۔

اسب شب معراج خورسی علیدالسلام نے آنخسو اللہ سے کہا کہ دجال کے آل میں مامور ہوں اور زمین پر از کے میں ہی اس کو آل کروں گا۔ جیسا کہ (اہام احمد تا میں میں میں اس کو آل کروں گا۔ جیسا کہ (اہام احمد تا میں میں میں ہیں اس کو آل کروں گا۔ جیسا کہ (اہام احمد تا میں میں اس کو آل کروں گا۔ جیسا کہ (اہام احمد تا کہ نہیں اور احمد تا کہ اسب میں اور احمد میں اور احمد میں اور احمد میں اور احمد میں علیهم السلام فذکروا امر الساعة فردوا امر هم الی ابر احمد فقال لا علم لی بھافردوا امر هم الی ابر احمد فقال لا علم لی بھافردوا امر هم الی موسیٰ فقال لا علم لی بھافردوا امر هم الی عیسیٰ فقال الا علم لی بھافردوا امر هم الی موسیٰ فقال لا علم لی بھافردوا امر هم الی الدجال خارج ومعی قضیبان فاذار آنی ذاب کما یذوب الرصاص فیعلکه الله الدجال خارج ومعی قضیبان فاذار آنی ذاب کما یذوب الرصاص فیعلکه الله اذار آنے ہوئی ای ایکو کی ای کی ان کی کامل سے اس کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے اپنی لاعلی ظامری ای طرح مونی علیہ السلام نے جمی اپنی لاعلی ظامری۔ دریافت کیا۔ انہوں نے اپنی لاعلی ظامری ای طرح مونی علیہ السلام نے جمی اپنی لاعلی ظامری۔ دریافت کیا۔ انہوں نے اپنی لاعلی ظامری ای طرح مونی علیہ السلام نے جمی اپنی لاعلی ظامری۔ دریافت کیا۔ انہوں نے اپنی لاعلی ظامری ای طرح مونی علیہ السلام نے جمی اپنی لاعلی ظامری۔ دریافت کیا۔ انہوں نے اپنی لاعلی ظامری ای طرح مونی علیہ السلام نے جمی اپنی لاعلی ظامری۔

ئےراوی کاصریح

ے۔مجروضعیف

حنيفه فخرالائمهت

كياجس قدرحد

الاسناد بين - وه

موضوعات کے:

مة ميں آنخضرت علا

ا کابرمحدثین _ ف

اس کوئیس مائے

كرتے ہيں اور

كودائره اسلام

ثابت ہوتا تو ا

حديث بمي ندما

آپکوآتخضر

معترف ہیں۔

حديث بمي قا

مسائل جزئيه

ماحظ كامحاذ

ثابت کرے.

و کن اوران ج

<u>ښ جيبا که ؟</u>

ليس اور دعويٰ

الربيح حديد

مرعیسی علیدالسلام نے کہا کہ بیتو سوائے خدائے تعالی کے وکی نہیں جانتا کہ وہ کب ہوگی مرجی انتا جانتا ہوں کہ مرجی انتاجاتا ہوں کہ دجال نکلنے والا ہے اور خدائے تعالی نے جھے معلوم کرادیا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ دو چھڑیاں ہوں گی۔ جب وہ جھے دیکھئے گاتو سیسے کی طرح بیگنے لکے گا۔

مولوی محرعبداللہ صاحب شانجہاں پوری نے (شاہ الناس ۱۳) میں فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ بید حدیث (مندام احرج اس ۲۵ ابن اجری ۱۳۹۰ ، باب فتذالد جال وخروج عیلی، متدرک حاکم ن۵ میں ۱۸۷ حدیث نبر ۱۸۵ میں باب فدا کرۃ الانبیاء فی امرال اور) میں ہا اور حاکم نے کہا بیحد یہ میں ہے اور (ائن اجری ۱۹۹۰ ، باب فتذالد جال) کی روایت میں ہے ہے کھیلی علیہ السلام نے دجال کے نگلنے کا حال کھہ کرکہا کہ میں اس وقت اتروں گا اور اس کوئل کروں گا۔ اس محمج حدیث سے ثابت ہے کہ خود عیلی علیہ السلام نے آئے خصر سے ملک ہوئی کہ دوائی کے نسلے السلام نے آئے خصر سے ملک ہوئی کروں گا۔ اس سے محمد دجال کے فیل کروں گا۔ اس سے محمد دجال میں کشف میں صفرت کو فیل مالی خود عیلی علیہ السلام کی ذبان سے صفرت کو فوذ بالد فلطی ہوئی ہے۔ مرز اقادیا نی نے کہا تھا کہ اس کشف میں صفرت کو فوذ بالد فلطی ہوئی ہے۔

مرزا قادیانی قالبًا بہاں پہشریش کریں کے کہان انبیاء کے مقامات ایک آسان پر خبیں پھرسب کا انفاق اور مجمع ایک مجکہ کیے ہوا۔ کر الل اسلام کے نزویک ایے رکیک شبہات قائل توجہیں۔ اس لئے کہاولیاء اللہ کواس عالم میں یہ بات حاصل ہے کہ وقت واحد میں متعدد مقامات میں رہ ہیں۔ جیسا کہام سیوطی نے کتاب انتخلی فی تطور الولی میں اس کودلائل سے فایت کیا ہے اور اولیاء اللہ کے تذکروں میں اس کی نظائر بھڑت موجود ہیں۔

الخاصل اس مدیث کے دیکھنے کے بعد اہل ایمان کواس بیش کوئی شہدندرہے گا کہ مرزا قادیائی نے اپنی عیسویت ثابت کرنے کے لئے بھٹی تمہیدات کی ہیں کہ خدانے میرانام عیسیٰ رکھا اور میے کہا اور وہ کہا سب خن سازیاں اور افتر او ہیں اور کوئی الہام ان کا اس قائل نہیں کہاں صدیث کے مقالم بیش آ سکے۔

مرزا قادیانی نے مولوی محمد بشیر صاحب سہوانی کے مقابلے میں جوتقریری ہے (ایمن المری فی دائیں ہے المین المری فی فی المری فی فی المری فی المر

کے داوی کا صرح افتر اوٹا بت کرتے اور بیٹا بت کر کے دکھلاتے کہ بیرحد بیٹ موضوعات ہیں سے ہے۔ مجر دضعیف حدیث کا بیان کرنا اس کو بھلی ثبوت سے روک نہیں سکتا۔ امام بزرگ حضرت ابو صنیفہ فخر الائمہ سے مروی ہے کہ میں ایک ضعیف حدیث کے ساتھ بھی قیاس کو چھوڑ ویتا ہوں۔ اب کیا جس قد رحدیث میں صحاح ستہ میں ہیں۔ بیاعث بعض راویوں کے قابل جرح یا مرسل اور منقطع الاسناد ہیں۔ وہ بالکل پاید اعتبار سے خالی اور بے اعتبار محض ہیں اور کیا محدثین کے نزد یک موضوعات کے برابر مجمی گئی ہیں۔''

مرزا قادیانی کو جب ضعیف حدیث کے ساتھ بیخوش اعتقادی ہے تو بیرحدیث جس میں آنخضرت علیہ نے عیسی علیہ السلام کا بیان مذکور فر مایا ہے وہ تو صحح ہے جس کی صحت کی تصریح ا کا برمحد ثین نے کردی ہے۔اس کو وہ ضرور مانے ہول محکمران کی تقریروں سے ثابت ہے کہوہ اس کونیس مانتے۔مرزا قادیانی این استدلال کے دفت جوضعیف حدیث کے ماننے برہم کومجبور کرتے ہیں اورخود حدیث میں کہی نہیں مانتے۔اس سے ظاہر ہے کہ وہ ہم کومسلمان سیحتے ہیں اورخود کو دائرہ اسلام سے خارج ، اگر مسلمانوں کا یہودی بن جاتا اور اپنا مسلمان ہونا ان کے نز دیک ٹابت ہوتا تو اس بیربھی اصرار نہ کرتے کہ ضعیف حدیث بھی نبی کی ہم لوگ مان لیں اور خود مجھے حدیث بھی نہ مانیں اوراس سے بیجی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کوانہوں نے یہود قرار دیا تھا اورا سے آ ب كوآ تخضرت الله كامتى ووقطع نظراس كرواقع كے خلاف بي خورجي ابني غلط بياني ك معترف بیں۔اسموقع میں ہم نہایت خوشی سے اس بات کوقبول کرتے ہیں کہ اسے نبی کی ضعیف حدیث بھی قابل تنلیم ہے۔ مگر مرزا قادیانی کوکوئی حق نہیں کہ اس کا الزام ہم پر نگا کیں۔ کیونکہ مسائل جزئييميں ہروين والا اين عي كول برعامل ہوتا ہے۔ دوسرى ملت والاحض ان ميں مباحث كامجاز نبيس بكدا كرمناظره موتوامور كليديس موكاكد يبلي مرحض اينادين واجب الاجاع ثابت كرے۔اب مرزا قاديانى سے اگر بحث ہوتو ہم اپنادين نامخ ثابت كريں اور مرزا قاديانى اپنا وین اوران جزئیات ہے کوئی تعلق نہ ہو۔اگر مرزا قادیانی اینے کودائر واسلام میں واخل کرنا جا ہے ہیں جیسا کہ بمقنعائے ونت اپنے آپ کوسلمان بھی کہتے ہیں تو جاہئے کہ اس حدیث سیح کو مان لیں اور دعویٰ عیسویت ہے تو بکریں۔ورنہ بیالزام رفع نہیں ہوسکتا۔

الحاصل مرزا قادیانی اس مدیث کو مانیس یا نه مانیس مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی اس صحیح مدیث کی رویے سے موجود ہرگز ہوئییں سکتے۔

(١٣٠١)عيسى عليه السلام كا دجال كوباب لدرق كرنا اوران كردم سے كفار كامر جانا جو

کے کوئی فیس جانبا کردہ کب ہوگی مریس مجھے معلوم کرادیا ہے کہ اس وقت میرے ماطرت بیگنے کے گا۔

نے (شفاء المناس ۱۲) میں فتح الباری سے البح ۱۲۹۹، باب فتد الدجال وخروج عیلی، ایان آمران البادی کا بیان امران البادی کا بیان البادی کا بیان کا بیان کول کروں گا۔ اس تھے صدیث سے بیان کیا کے خدائے تعالی نے پہلے کئن پرائر کراس کول کروں گا۔ اس سے بیان کیا کے خدائے تعالی نے پہلے بیان کیا کے خدائے تعالی نے پہلے بیان کیا کے خدائے تعالی ہے ہیں ہوا بیان کیا حال معلوم نہیں ہوا ہے۔ اس سے وہ احتمال بھی جاتا رہا جو

ران انجیاء کے مقامات ایک آسان پر ملام کے نزدیک ایسے رکیک شبهات کا حاصل ہے کہ وقت واحد میں متعدد کی فی تلورالولی میں اس کودلائل ہے

ے موجود ہیں۔ ن کواس میں کوئی شبہ نہ رہے گا کہ برات کی ہیں کہ خدانے میرانا میسلی او ہیں ادر کوئی الہام ان کا اس تابل

لمي مولى ہے۔

کے مقابلے میں جو تقریم کی ہے (المق مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔''فرض ث ہے۔گر آخر حدیث تو ہے بیاتو پرفرض تھا کہ قراکت شاذہ قبل موہم ويبعث الله يساجس وم بحيرة طبرية فيشربون يحصر نبى الله عيسر لاحدهم خيراً من ماثا السلام واصحابه فير كموت نفس واحدة ثم الارض فـلا يـجـدون فم نبي الله عيسيٰ عليه ا كاعناق البخت فتحمأ بيست مدرولا وبرفيغسا ثمرتك وردى بركتك ف ويبارك في الرسل، من البقرة لتكفى القبل فبينماهم كذلك اذبعث كل مومن وكل مسلم و تقوم الساعة (مسلمج ليعنى نواس مسية دليآ وازيه فرمايا اور كج جب مم الطرف جانے نے ایسے طور پر دجال کا حضرت نے فر مایااس۔ محمراه سلاطين كالحبيبا من لکے تو میں اس سے

بحث كرے اور الله جرم

اس کے بال بہت بڑ۔

جومسلمان اس کو یائے

اس روایت سے ظاہر ہے جو (مسلم شریف ج م ص ۴۰۰۲۵۳۰، باب ذکر الدجال) میں ہے ' عسب ن النواس ابن سمعان قال ذكر رسول الله شكاله الدجال ذات عداة فخفض فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل فلما رحنا اليه عرف ذلك فينا فقال ماشانكم قلنا يارسول الله ذكرت الدجال غداة فخفضت فيه ورفعت حتى ظنناه في طائفة النخل فقال غير الدجال اخوفني عليكم أن يخرج وأنا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامر حجيج نفسه والله خليفتي علىٰ كل مسلم ١ انه شباب قطط عينه طافة كاني اشبه بعبد العزى بن قطن فمن ادرك منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يميناً وعاث شمالًا ياعبادالله فاثبتوا قلنا يارسول الله وما لبث في الارض قبال اربعون يتوماً يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائرايا كايا مكم قلنا يارسول الله فذلك اليوم الذى كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول اللهُ شَهِهُ وما اسراعه في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح فياتي على القوم على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيون له فيا مرالسماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول ملكانت ذرى واسبغه ضروعاً وامده خواصر ثم ياتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بسايسيهم شستي عن اموالهم ويمربالخربة فيقول لها اخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدع رجلا ممتليا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذالك اذبعث الله المسيح ابن مريم عليه السلام فيزل عن المنارة البيـضاء شرقى دمشق بين مهروذتين واضعاكفيه على اجنحة ملكين اذا طا طأراسه قطروا ذار فعه تحدر منه جمان كاللؤ لؤ فلايحل لكافر يجدريح نفسه الامات ونفسه ينهتي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فينقلته ثم ياتي عيسي قوم قدعصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هوكذالك اذا رحى الله الي عيسي عليه السلام اني قد اخرجت عبادالي لا يبدان لا حد بقتالهم فحرز عبادي الي الطور

ويبعث الله يناجوج ومناجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمراوا ثلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمرآخرهم فيقولون لقدكان بهذه مرة ماء يحصر نبى الله عيسي عليه السلام واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيراً من مائة دينار لا حدكم اليوم فيرغب نبى الله عيسى عليه السلام واصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبهون فرسي كموت نفس واحدة ثم يهبط نبى الله عيسى عليه السلام واصحابه الى الارض فلا يتجدون في الارض موضع شبرالاملاة زهمهم ومنتنهم فيرغب نبي الله عيسي عليه السلام واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيراً كاعناق البخت فتحملهم فطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل مطراً لايكن منه بيت مدرولا وبرفيفسل الارض حتى تيركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتى شمرتك وردى بركتك فيومئذ تاكل العضابته من الرمانة ويستطون بقجفها ويبـارك في الـرسـل حتىٰ ان اللقحة من الابل لتكفى الفام من الناس اللقحة من البقرة لتكفى القبلية من الناس واللقحة من الغنم لتكفى الفخذ من الناس فبينماهم كذلك اذبعث الله ريحا طيبة فتاخذ هم تحت آباطهم فتقبض روح كل مومن وكل مسلم ويبقى شرار الناس تيهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة (مسلم ج٢ ص٠٠٤ تا٢٠٤٠ باب ذكر الدجال)''

الین نواس کے بین کرا کے روزرسول اللہ اللہ نے دجال کا ذکرا سے طور پر کیا کہ کھے دہا واز سے فرمایا اور کھے بلند آ واز سے جس سے ہم کو خیال ہوا کہ شاید نخلستان میں وہ آ میا۔
جب ہم اس طرف جانے گئے فرمایا کہ یہ کیا تمہاری حالت ہے۔ ہم نے عرض کی کہ آ پ باللہ نے ایسے طور پر دجال کا حال بیان فرمایا کہ ہمیں اس کے نخلستان میں آ جانے کا گمان ہوگیا۔
حضرت نے فرمایا اس سے ذیادہ خوف دوسرے امور کا تمہاری نسبت جمعے ہے۔ (لیمی ظالم اور کھڑاہ سلاطین کا جیسا کہ دوسری احادیث میں وارد ہے) اگر بالفرض دجال میرے وقت میں اس سے گفتگو کرکے قائل کردوں گا اور میرے بعد لکھ تو ہو خص اس سے بطور خود بحث کرے اور اللہ برسلمان پر میر اخلیفہ ہے۔ گریا در کھنے کی بات یہ ہے کہ دجال جوال ہوگا اور بحث کرا ہوں بہت بڑے ہوئے کہوں کے اور دہ عجال جوال ہوگا اور میں کے بال بہت بڑے ہوئے کہوں کے اور وہ عبدالعزی بن قطن کے ساتھ کی قدر مشاہ ہے۔ جو مسلمان اس کو پائے سورہ کہف کے شروع کی چند آ بیٹی پڑھ لے اور یہ بھی یا در کھو کہوں شام

الم،ابد ذكرالدجال) من إن عسن الله الدجال ذات غداة فخفض فيه ارحنا اليه عرف ذلك فينا فقال غداة فخفضت فيه ورفعت حتى ل اخوفنى عليكم ان يخرج وانا ت فيكم فامر حجيج نفسه والله ينه طافة كاني اشبه بعبد العزي م سورة الكهف، انه خارج خلة باعبادالله فاثبتوا قلنا يارسول مأيوم كسنة ويوم كشهر ويوم فذلك اليوم الذى كسنة اتكفينا رسول الله عُنْهُ الله عَنْهُ وما اسراعه في على القوم على القوم فيدعوهم فتمطر والارض فتنبت فتروح ضروعاً وامده خواصر ثم ياتي عنهم فيصبحون ممحلين ليس نول لها اخرجي كنوزك فتتبعه ممتليا شبابآ فيضربه بالسيف فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك عليه السلام فيزل عن المنارة كفيه على اجنحة ملكين اذا طا اللؤ لؤ فلايحل لكافر يجدريح فیطلبه حتیٰ پدرکه بیاب لد ليمسح عن وجوههم ويحدثهم ى الله الىٰ عيسىٰ عليه السلام تألهم فحرز عبادى الى الطور يانی تھا۔ادھرعیسیٰعلیها^ل بننج جائے کی کہ آج ہوگی۔اس وقت عیسیٰ علم تعالى ايك كيرايا جوج مرجائي محايك الأ ہے کلیں کے اور د بز بے پرند ہا برس جائے گا۔جس كهايخ ثمرات الكاه انارایک جماعت کوا ایک اونٹی کے دورہ ایک گائے کا دودھ اثناء میں ایک ہوا۔ ان کی روح قیض ہر جائیں سے-ان لو م کدهول کی طرح: کے زمانے میں کو ہے وہ جمنجعلا کر (كاصرف نواس:

اس مدیث کو بنا.

مرزا قادی<u>ا</u>نی عیه

فرض منصبی ادا کم

اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد کا ہنگامہ بریا کردے گا۔اے خداکے بندو اس وقت اسيخ دين پر ثابت رجوجم في عرض كى يارسول الله وه كتن روز زيين بررب كافر مايا چالیس روز مرایک دن ایک برس کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابراور باتی ایام معمولی ہوں مے۔ہم نے عرض کی یارسول اللہ جودن ایک برس کے برابر ہوگا اس میں یا نج نمازیں کافی ہوں گی۔ فریایانہیں اوقات کا اندازہ کر کے نمازیں بڑھی جائیں۔ پھرہم نے عرض کی اس کی سرعت سیر کی کیا کیفیت ہوگی فر مایا جس طرح ابرکوہوالے جاتی ہےوہ کی قوم میں جاکران کوایے برایمان لانے کو کے گاجب وہ اس برایمان لا کیں مے تو آسان کو عم کرے گا کہ یانی برسائے اورز مین کو علم کرے گاسٹری اگائے۔جس سے جانورخوب ہی موٹے تازے ہوجائیں سے۔ پھر دوسری قوم پر جاکران کواپٹی طرف ماکل کرے گامگروہ قبول نہ کریں ہے۔ وہاں سے جب وہ لوٹے گا تو ان لوگوں پر قبط آ جائے گا اور کسی تنم کا مال ان لوگوں کے ہاتھ میں باتی نہ رہے گا۔اس کے بعدایک وہرانے برگذرے گا اوراس سے کیے گا کہاہیے خزانوں کو نکا لے۔ چنانچہ دہاں کے نزانے اس کے ساتھ ہو جا کیں گے۔ پھر ہرا کی محض کُو بلائے گا جو کمال شاب میں ہوگا اوراس کے دو کھڑے کرکے دور دور ڈلوادے گا۔ پھراس جوان مقتول کو بلائے گا چنانچہ وہ ہنستا ہوااس کی طرف جائے گا یخرض کہ وہ اس قتم کے واقعات میں مشغول ہوگا کہ خدائے تعالی مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بیسیجے گاوہ دمشق کی شرقی جانب سفید مینار کے یاس دوزرد جادریں بہنے ہوئے دوفرشتوں کی بازووں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں مے۔ جب وہ سر جھکا ویں مجے اور اٹھا ویں محے تو ان کے نسینے کے قطرے مثل موتی کے نیکیں مے۔جس کافرکوان کے دم کی بوپہنچ جائے گئی توممکن نہیں کہ وہ زندہ رہ سکے۔ پھروہ د جال کو ڈھونڈ کرلد کے دروازے پر جوبیت المقدس کے قریب ایک شہر ہے قل کرڈ الیں مے۔ اس کے بعد عسیٰ علیہ السلام اس توم كى طرف جاكيں مے جن كوت تعالى نے دجال كے فقتے سے بيايا تھا اور شفقت سے ان کے منہ پر ہاتھ پھیر کرخوشخبری درجات جنت کی دیں مے جوان کے لئے مقرر ہیں۔اس ا ثناء میں حق تعالی عیسیٰ علیدالسلام پروی فرمائیں کے کداب ہم نے اپنے ایسے بندوں کو تکالا ہے جن کے مقابلے کی کسی میں طاقت نہیں۔اس لئے ہمارے پیارے بندوں کوتم طور کی طرف کے جاؤ۔ اس وقت یاجوج ماجوج کوحق تعالی زمین پر بھیج گا جو ہر بلندی پر سے دوڑتے نظر آئیں گے۔ان کی کثرت کی بیر کیفیت ہوگی کہ جب بحیرہ طبریہ بران کا گذر ہوگا تو اس کا سب یانی بی جا کیں مے بھی کود کھ کران کے پچھلے لوگ خیال کریں مے کہ شاید کسی زمانے میں یہاں

یانی تھا۔ ادھر عیسیٰ علیہ السلام ادران کے اصحاب محصور موں سے اوراشیاء کی نایا بی اس در ج تک بنی جائے گی کہ آج کے دن سواشر فیوں کی جوشہیں قدر ہے اس روز بیل کے ایک سر کی قدر ہوگی۔اس وقت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے اصحاب خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ کریں مے اور حق تعالی ایک کیر ایا چوج و ماجوج کی گرونوں میں پیدا کردےگا۔جس سے ایک رات میں وہ سب مرجائیں مے ایک ان میں سے نہ بے گا۔ چرعیٹی علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ اپنے مقام یے تکلیں مے ادر دیکھیں مے کہ زمین برایک بالشت کی جگہ الی نہیں جہاں ان کی جربی اور گندگی ندہو۔سب خداتعالی کی طرف متوجہ ہوں مے کہ بیمصیبت وقع فرمائے۔ تب حق تعالی بزے بڑے پرندے اتارے گا اور وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہال منظور الی ہے ڈال دیں کے اور یانی برس جائے گا۔جس سے تمام روئے زیمن آئینہ کی طرح صاف ہوجائے گی۔ پھرزین کو تھم ہوگا کہ اپ شمرات اگا دے اور برکت از سرنو طاہر کرے۔ چنانچہ برکت کی یہ کیفیت ہوگی کہ ایک انارایک جماعت کوکافی ہوگا ادراس کے تھلکے کے سائے کے تلے ایک جماعت بیٹھ سکے گی ادر ایک اونٹی کے دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک بڑی جماعت اس سے سیراب ہوجائے گی ادر ایک گائے کا دودھ ایک قبیلے کو اور ایک بحری کا دودھ ایک خاندان کے لوگوں کو کانی ہوگا۔اس ا ثناء میں ایک ہوائے خوش گوارالی بہے گی کہ مسلمانوں کے بغلوں کے بنچے ہی ان کی روح قبض ہوجائے گی۔ چنانچہ کل مسلمان عالم بقا کو چلے جائیں کے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ان لوگوں کو بے حیائی اس در ہے تک پہنچ جائے گی کہ عام جلسوں میں مردعورت محد حوں کی طرح علانہ جفتی کریں ہے۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگ ۔

اس مدیث بر نف نے مرزا قادیانی کی عیسویت کی کارروائی کو ملیا میث کردیا۔ کیونکہ جوامورعیسی علیہ السلام سے متعلق اس میں فرکور ہیں نہ مرزا قادیانی سے ان کا وقوع ممکن ہے نہان کے زمانے میں کوئی الی بات پائی جاسمتی ہے جوعیلی علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی۔ اس وجہ سے وہ جمجھلا کر (ازلمة الادہام ۲۰۲۰ بزائن جسم ۱۹۹۹) میں لکھتے ہیں کہ 'بانی مبانی اس تمام روایت کا صرف نواس بن سمعان ہے اور کوئی نہیں۔' جس کا مطلب کھلے الفاظ میں ہے کہ انہوں نے اس مدیث کو بنایا ہے۔ اگر مرزا قادیانی بیالفاظ اپنے معاصر بن کے حق میں کہتے تو چنداں مضا لکھ نہ تھا۔ گر افسوس ہے کہ ان کی صحابیت اور جلالت شان کا پھی بھی کھاظ نہ کیا۔ بھلانو اس کو کیا خبر کہ مرزا قادیانی عیسویت کا جموع وی کریں ہے۔ جس کے خالف بید صدیث ہوگی انہوں نے تو اپنا فرض منصی ادا کردیا اور جس طرح صحابہ کا دستور تھا جو پھی آ مخضرت اللہ ہے۔ سنا تھا با کم و کا ست

كابنكامه برياكرد سكارا بدفداك بندو ل اللهوه كتفروز زمين بررب كافر مايا دن ایک مہینے کے برابرادرایک دن ایک ض کی یارسول اللہ جو دن ایک برس کے ں اوقات کا انداز ہ کر کے نمازیں پڑھی فیت ہوگی فر مایا جس طرح ابرکوہوالے کے گاجب وہ اس پر ایمان لا کمیں مے تو مگامبری اگائے۔جس سے جانورخوب ن کوا بی طرف مائل کرے کا محروہ قبول لطآ جائے گا ادر کسی تشم کا مال ان لوگوں رگذرے گا اوراس سے کے گا کہایے تھ ہو جا کیں گے۔ پھر ہر ایک فخص کو کے دور دور ڈلواد نے گا۔ پھراس جوان ۔غرض کہ وہ اس فتم کے واقعات میں مِع الله ومثق كي شرقي جانب سفيد مينار ں پر ہاتھ رکھے ہوئے اڑیں گے۔ تظرے مثل موتی کے نیکیں مے۔جس اسکے۔پھروہ د جال کو ڈھونڈ کرلد کے رڈالیں مے۔اس کے بعد عیسیٰ علیہ ل کے فتنے ہے بچایا تھا اور شفقت امے جوان کے لئے مقرر ہیں۔اس م نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے ارے بندوں کوتم طور کی طرف لے ا جو ہر بلندی پر سے دوڑتے نظر ربیه پران کا گذر ہوگا تو اس کا سب س مے کہ شاید کی زمانے میں یہاں نه خوداس کی تعبیر بیان کی ندمحا

مراداوران کےطواف سے کی معرفت اومشخص طور پرمعلوم

خواب کا ذکری نہیں۔رہالفظ

مشابهت مشهد بهمي معلوم بود

کے تکلنے کے مقامات اور مدت

مسلمان مجه جائے كه جب

موعود فوركرنے كامقام

بان میں کیا ہے۔ یہ مجما کہ

معلوم ہوگئی ہے کہمرزا قاد

کرتے ہیں۔جیےاس نے

ديااور بنيادية قائم كى كهان

یر بیہ بنیاد قائم کی نوال^{*}

وتخضرت الملك نفراما

مرزا قادیانی فرماتے ٹیل ایک خواب ہی ہے۔معلم

ایک بارخواب میں دیکھ ل

فرما کی ہیں وہ سب خواس

کہ جب جمعی اس کے

مسلك برحغرت عائش

کے لئے ان کو بھی معر

في اوريقين كونها:

ڈ میرلگ جاتے ہیں۔

وه صورت مثالى تعبير ط

وبرہم ہوجاتی ہے۔ا

مرزاقاور

كانجاديا اورامت مرحومه نے اس كوقبول بھى كرليا۔ كيونكه اس حديث يش اكثر كسى كوكلام ہوتا تو علماء اس کی تقریح کردیتے کہ نواس نے اس مدیث میں غلطی کی ہے۔ ہر چندیہ بات ظاہر ہے کہ جتنے اموراس مديث من ندكورين ظاهراً خلاف عقل بير مرعلاء نه ديكما كه جين وقائع قيامت ك قرآن وحديث سے ثابت بيں بالكل خلاف عقل بيں اور بيامور بھى مقدمة قيامت بيں۔اس لئے انہوں نے ان کو بھی تیامت ہی سے متعلق کر کے ایمان سے کام لیا لیکن مرزا قادیانی چوکلہ اس مستلے میں صاحب غرض ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ اگر ایک بات بھی اس حدیث کی مان کیجائے توعیسویت سے دست بردار ہونا برتا ہے۔اس لئے پہلے تو بانی مبانی اس مدیث کا نواس وقرار دے كرموضوع بى تفہراديا چرتاويلات سے كام ليا۔ چنانچد (ازالة الادبام ١٠٠٠، فزائن ج٣ ص ۲۰۰،۱۹۹) میں اس صدیث کوذ کر کر کے ایک دوسری صدیث تلاش کی جوابن عمر سے مردی ہے کہ ا يك روز آنخضرت الله في في المرين في التي المام كواور وجال كوخواب مين ويكها اوران دونوں کا حلیہ بھی بیان فرمایا جو خواب میں دیکھا تھا۔ مقصوداس تلاش سے بیہ کہ کسی طرح نوال کی حدیث کو بے کار کردیں اور اس کی تذبیر بیدنکالی کہ ابن عمر کی حدیث میں معرح ہے کہ حضرت نے خواب میں وونوں کو دیکھا تھا۔اس وجہ سے نواس کی حدیث بھی خواب ہی کی بات ہے۔ چنانچہ (ازالة الاوہام ص ۲۰۱۱، تزائن جسم ۲۰۲۰) میں ککھتے ہیں کہ "اب اس تمام حدیث من نظر غور ڈال کرمعلوم ہوگا کہ جو کچھ دشقی حدیث میں مسلم نے بیان کیا ہے اکثر باتیں اس ک بطوراختساص اس مديث (ابن عمر) من واقع بن اور پغير خدانگاني نے صاف اور صرح طور سے اس حدیث میں بیان فرمادیا کہ بیمیراایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔ پس اس جگہ یقینی اور تطعی طور ير ثابت ب كه وه ومشق والى حديث (جس كونواس في روايت كياب) ورحقيقت وه بعى آ تخضرت الله كاليخواب الي-"

نواس وال حدیث میں شروع نے اخیرتک کہیں نہ خواب کا لفظ ہے نہ اس پر کوئی وئیل میر مرزا قادیانی نے اس میں سے ایک لفظ نکال ہی لیا۔ چنانچہ (ازالة الاوہام ۲۰۳۰، خزائن جسم ۲۰۰۰، میں لکھتے ہیں کہ 'حضرت نے دجال کوخواب یا کشف میں دیکھا تھا اور چونکہ وہ ایک عالم مثالی ہے۔ اس لئے اس کا طیہ بیان کرنے کے وقت لفظ کا نی لیعنی کو یا کا لفظ بتا دیا تا اس بات پردلالت کرے کہ بیرویت حقیقی رویت نہیں۔ ایک امرتجیر طلب ہے۔''

سجان الله مرزا قادیانی نے کہاں کی کہاں نگا دی۔ اگر تعبیر طلب بھی تو ابن عمر کی صدیث مقی۔ جس میں عیسیٰ علیہ السلام اور د جال وغیرہ کا خواب میں دیکھنا نہ کور ہے۔ حالا تکه حصرت نے ندخوداس کی تجیر بیان کی ندمحابد نے حسب عادت یو جھا کھیٹی سے کیامراد ہے اور دجال سے کیا مراداوران کے طواف سے کیامقصود ہے۔اس سے معلوم ہوا کہاس خواب سے صرف ان کی معرفت اوم شخص طور برمعلوم ہونامقعود تھا۔ بخلاف نوائ کی حدیث کے اس بیں تو سرے سے خواب کا ذکری نہیں۔ رہالفظ کانی احباس سے صرف تعیین اور شخیص مقصود ہے کہ من وجہ جسمانی مشابست مشبه بمى معلوم بوجائ كونكه بيلفظ دوسر عضمات كي قطار مين واقع ب- جيان کے نظنے کے مقامات اور مدت بقاء اور سرعت سیر کا اندازہ اور اس زمانے کے واقعات جن سے ہر مسلمان سمجه جائے کہ جب تک بیتمام نشانیاں نہ یائی جائیں نہ کسی کومیسی سمجھ سکتے ہیں نہ دجال موعود غور کرنے کا مقام ہے کہ باوجودان تمام تشخصات اور اہتمام کے جو حفرت نے ان کے بیان میں کیا ہے۔ سیمجھا کدوہ سب خواب وخیال ہے۔ کس قدرایمان سے دور ہے۔ پیشتر بدبات معلوم ہوگئ ہے کہ مرزا قادیانی نے بوذ آسف کا طریقد اختیار کیا ہے کہ واقعات میں تصرف کیا كرتے ہيں۔ جيسےاس نے ابراہيم عليالسلام كے تمام واقعات ميں تصرف كر كے ان كو جوى قرار ویا اور بنیادیة قائم کی کدان کے ضلفہ بربرس موا تھا۔ مرزا قادیانی نے یہاں بھی وہی کیا کہ لفظ کانی یر یہ بنیاد قائم کی نوائ کی حدیث ایک خواب کا واقعہ ہے۔ ابن عمر والی حدیث میں جو آنخضرت ويتلاقه نے فرمايا تھا كەمل نے خواب ميں عيسىٰ عليه السلام اور د جال كود يكھا ہے اس بناء پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ پس بقینی اور قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ دمشق والی حدیث در حقیقت ایک خواب ہی ہے۔معلوم بیس مرزا قادیانی سے کس نے کہددیا کہ حضرت نے دجال وغیرہ کو جو ایک بارخواب مس د کھولیا تھااس کے بعد جتنے واقعات اور پیش کوئیال حضرت نے اس باب میں فرمائی بین وه سب خواب بین _ایک بارکسی کوخواب مین دیکھنے سے قطعی طور برید کیونکر ثابت ہوگا کہ جب مجمی اس کے واقعات بیان موں۔سب خواب ہی مواکریں۔مرزا قادیانی کے اس مسلك برحضرت عائشة ك نكاح وغيره كواقعات سبقطى ادريقين طور برخواب هول محراس ك لئے ان كو بھى حضرت نے تكار سے بہلے خواب ميں د كيدليا تھا۔مرز ا قادياني كى خن سازيوں نے قطع اور یقین کونہایت ہی ارزال کرویا ہے کہ جہاں احمال مھی پایانہیں جا تاقطع اور یقین کے ڈ میرلگ جاتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے دجال کی نسبت جو کھا ہے کہ حضرت نے دجال کوخواب میں دیکھا دہ صورت مثالی تبیر طلب ہے۔اس سے قومرزا قادیانی کی عیسویت بھی دجال ہی کے ساتھ درہم وبرہم ہوجاتی ہے۔اس لئے کہ حضرت نے دونوں کوایک ہی خواب میں دیکھا تھا اور علمائے فن ماحديث بين اكثركسي كوكلام موتا توعلاء ا -- برچنديه بات ظاهر كرجت علماءنے دیکھا کہ جتنے وقائع قیامت ربيامور بمحى مقدمهٔ قيامت بين _اس ن سے کام لیا۔لیکن مرزا قادیانی چونکہ بات بھی اس صدیث کی مان لیجائے بانی مبانی اس مدیث کا نواس کوقر ار ناخچه (ازالة الاوبام من ٢٠١، خزائن ج الاش كى جوائن عراسے مردى ہے ك السلام كواور دجال كوخواب مين ويجها ودان الاش سے بدے کم می طرح بن عرال صديث من معرح بك اً کی حدیث بھی خواب بی کی بات لكية بين كه "أب اس تمام حديث فيان كيا باكثر باتين اس كى ی از اور مرس کے طور سے ہے۔ پس اس جگہ بینی اور قطعی طور ایت کیاہے) در حقیقت وہ بھی

> کشف میں ویکھا تھا اور چونکہ وہ کان یعنی کویا کا لفظ بتادیا تا اس ب ۔'' برطلب تھی تو ابن عرضی صدیث مرطلب تھی تو ابن عرضی صدیث مرکور ہے۔ حالا تکہ حضرت نے

خواب کا لفظ ہے نہاس پر کوئی

بنانچه (ازالة الاوبام ص٢٠١، نزائن

عینی علیدالسلام کے زما۔

بیان کی ہے۔ چنانچہ(ازان

میں کہ'' <u>ل</u>یے دنوں سے مر

ناك موتى ميں كدايك دا

ایب مهینے کی مانندمعلوم جو

محررفة رفة مبر پيدا بوجا

باا قبال قومين بين-"جه

ہوتی ہے۔تواس تعبیر میں

پېلا دن ايک سال اور

مصائب کے لحاظ سے ج

ہیں محربیان سے ممکن

د و طولانی دن کی مقدا

ہے۔ بینی آنخضرت

مرمحمول كرتے جواب

ظاهرى معنول برمحدا

نعوذ بالن^{فلط}ى كى جو

حضرت برخلاهم بخانم

ایک روز ایک بر تر

ایک برس کا ایک

اینے اوعائی کشفو

اور (ازلة

(از المه الاوما

مرزا قادیانی۔

وقت میں ہیں ہے۔

تعبیر نے تصریح کی ہے کہ میسیٰ علیہ السلام کوخواب میں دیکھنے کی تعبیر سفر وغیرہ ہے۔اس صورت میں مرزا قادیانی کی عیسویت کس بناء پر قائم ہوگی۔ کیونکہ حضرت کے اس خواب کی تعبیر کوظہور تو حضرت کے سفر وغیرہ ہے اس زیانے میں ہوگیا ہوگا۔اب نواس والی حدیث میں غور بیجئے کہ کتنے واقعات آئخضرت علیہ لے اس میں بیان فرمائے ہیں۔ جوعیسیٰ علیہ السلام کے زمانے ہی ہے متعلق ہیں۔
متعلق ہیں۔
د جال کا حلیہ۔

شام وعراق کے درمیان سے اس کا تکلنا۔٢ اس كافساد بريا كرنا_ ٣....٣ اس کی مدت فتنه پردازی۔ س.... اس کے زمانے کے ایام کی مقدار۔ ۵..... ان ایام کی نمازوں کاطریقہ۔ اس کی سرعت سیر۔∠ اس کےخوارق عادات۔ عيسى عليه السلام كادمشق ميس اترناب9 ان كاترني كامقام1• ان کا نباس اور بیئت۔ كافرول كأقل _!٢ وجال كومقام عين مين قتل كرنا_19 ياجوج وماجوج كاخروج اوران كى كثرت_! خورونی اشیاء کی گرانی۔10 ياجوج وماجوج كيموت كاحال1Y برندون كاان كى لاشون كوا تمالي جانا12 زین کو گندگی سے پاک کرنے کے لئے بارش۔1٨ پیداوار کی کثرت۔

مسلمانوں کی موت کا حال _

كفار كا حال اوران پر قيامت كا قائم مونا پيكل علامات ايي بيل جو

......٢٠

ہوگا۔ابنوال والی حدیث میں غور کیجئے کہ کتنے سے ہیں۔جومیسیٰ علیہ السلام کے زمانے ہی ہے

سے اس کا نکلنا۔

. مقدار ر

しじり

نا۔ ن کی کثر ت۔

ں۔ لےجانا۔ اکے لئے بارش۔

ت كا قائم ہونا بيكل علامات ايسي ہيں جو

عینی علیہ السلام کے زمانے کے ساتھ مختص ہیں۔جن میں سے ایک بھی مرزا قادیانی کے وقت میں ہیں ہے۔

مرزا قادیانی نے اس صدیث کوایک خواب تعبیر طلب قرار دے کر بعض امور کی تعبیر بھی مرزا قادیانی نے اس صدیث کوایک خواب تعبیر طلب قرار دے کر بعض امور کی تعبیر بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ (ازلات الاوہام صداح تعلقہ اور مصیبت کے دن بھی ہوتے ہیں۔ بعض مصیبتیں الی درو تاک ہوتی ہیں کہ ایک دن تاک ہوتی ہیں کہ ایک دن ایک برس کے برابر دکھائی دیتا ہے اور بعض مصیبتیں الی کہ ایک دن ایک مہینے کی مانند معلوم ہوتا ہے اور بعض مصیبتیوں میں ایک دن ایک ہفتہ جیسا کہ اسمجھا جاتا ہے۔ ایک مہینے کی مانند معلوم ہوتا ہے اور بعض مصیبتیوں میں ایک دن ایک ہفتہ جیسا کہ اسمجھا جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ صبر پیدا ہو جانے سے وہی لیے دن معمولی دن دکھائی دینے گئے ہیں۔''

(ازلة الادہام ص ١٣٦١، نزائن ج ٣٥ ص ١٤١) ميں انہوں نے لکھا ہے کہ ' د جال ہے مراد باا قبال تو ميں ادرايام کی درازی معينتوں کے لحاظ ہے ہوتی ہے۔ تو اس تعبير ميں ان کوخرور تھا کہ اس کی تصریح کر دیتے کہ فلال باا قبال قوم کے خروج کا پہلا دن ایک سال اور دوسرادن ایک ماہ کا اور تیسرا دن ایک ہفتے کا اور باتی ایام معمولی اصناف مصائب کے لحاظ ہے ہوگئے تھے۔ ای طرح ایک باا قبال قوم کے ایام ومصائب کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر بیان ہے ممکن نہیں ان کو تو صرف حدیث کو بگاڑ نامقصود ہے۔

اور (ازلمة الاوہام ٢١٦، تزائن ج٣ص ٢٠٨،٢٠) نمازوں كے باب ميں لكھتے ہيں كه "مطولانی دن كی مقدار پر اندازه كرنے كو جوفر مايا ہے سويہ بيان پنج بر خدا الله الله كا كا كا كا الله تال الله تال ہے۔ يعنی آنخضرت الله علی سیال الله تال ہے۔ یعنی آنخضرت الله علی سیال سیائل کے ظاہر برحمول كر كے جواب دے ديااور کشفی امر كو جب تک خدا تعالی خاص طور پر ظاہر نہ كرے ہى ظاہرى معنوں پر محدود نہيں سجھتے ہے۔ "

مطلب اس کا ظاہر ہے کہ ان ایام کا کشف تو حضرت کو ہوگیا تھا۔ مگر بیان کرنے میں نعوذ باللہ غلطی کی جومطابق سوال کے خلاف واقع جواب دے دیا اور حق تعالیٰ نے اس کشفی امر کو حضرت پرظاہر ہی نہیں کیا۔ اس کئے ظاہری معنے پراس کو محدود کرلیا۔

یہاں یہ بات بھی غورطلب ہے کہ اگران ایام کا کشف آنخضرت باللہ کو ہوگیا تھا کہ ایک روز ایک برس کا ہوگا تو اس کو ظاہری معنی پرحمل کرنا کیوں خلاف واقع سمجھا جاتا ہے اور اگر ایک برس کا ایک دن بچھنا غلط تھا تو کشف ہی کیا ہوامرزا قادیانی نے آنخضرت باللہ کے شف کو ایپ ادعائی کشفوں کے بیسے سمجھ لیا ہے کہ کشف میں دیکھا تو شیطان کو اور سمجھ لیا ہے کہ کشف میں دیکھا تو شیطان کو اور سمجھ لیا ہے کہ کشف میں دیکھا تو شیطان کو اور سمجھ لیا ہے کہ کشف میں دیکھا تو شیطان کو اور سمجھ لیا کہ وہ خدا ہے۔

ندرى _ چنانچە(ازلاية الايام

اورمسلم كي ان حديثول كوسي

موضوع تضبرتى بين اوراكرالا

عقل خدا دادتهم كوبيطريقه فيا

أنبين وصحيح سمجمنا جائب سوا

قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں

بعض شياطين كتعلق ي

روت تھے لیکن بعداس

ظاہر ہے کہ بلا خراس بر(

كعاكركها كهميس اب اك

مرزا قادیانی کےان شبہار

ہ خری زیانے میں دجال

فزائن جهم ۱۷۵) میس۱

مور ما ہے اور احادیث ^{یا}

خودميس عليه السلام ني

بات ظاہرے کہ جب

م میں ہے کیونگر ثابت ہو

مسيح موعود بن نامثلل

مسيح هونا ثابت كري

مرزا قادياني اننا دجال

مونا تو در کناران کوآ

مد سے زیادہ خفیف^ا

ماا قبال قوموں کے مقا

كاريفين كرليا-"

اورای (ازالدا

ابن صياد اور

جیما کراد پرمعلوم ہواای وجہ سے حضرت کے کشف کی اصل حقیقت سیحفے بیں وقتیں لاحق ہو کیں۔ اور ای (ازلد الادہام ص ۲۰۱۵ فراکن ۳۵م ۲۰۸ فنس) بیں لکھتے ہیں کہ ' ہے جوفر مایا کہ د جال ہادل کی طرح تیز چلے گا اور اس پر ایمان جولائے تب یادل کو تھم کرے گا کہ بینہ برسائے اور ز بین بھیتی اگائے سوریاستعادات ہیں۔ ہوشیار رہود موکا نہ کھانا۔''

مرزا قادیانی مسلمانوں کوڈراتے ہیں کہتمہارے نی علیہ الصلوۃ والسلام نے تم کودھوکا و سے دیات سے ہوشیار بہودھوکا نہ کھا کہ سبحان اللہ اس پرامتی ہونے کا دعویٰ بھی ہے اوراس (ازالہ اوہام س۲۵ ، فزائن جسم ۲۰۱۷) پر کھتے ہیں کہ 'د وجال اس راہ سے نکلنے والا ہے کہ جوشام وعراق کے دمیان واقع ہے۔ یہ بھی ایک استعارہ ہے۔ جیسا کہ مکاشفات میں عام طور پر استعارات و کنایات ہواکرتے ہیں۔'

مرزا قادیانی کی رائے یہاں چل نہ کی۔اس لئے کہ دجال تو ہا قبال تو میں تغمیریں اور وہ شام وعراق کے درمیان نہیں۔اس لئے اس پراکتفا کیا کہ وہ بھی ایک استعارہ و کتابیہ ہے۔جس کے معنی بچھ میں نہیں آتے۔ یہاں اہل اسلام کو یہ بھی خیال کر لینا چاہئے کہ تخضرت اللہ نے کی اہتمام سے ان واقعات کو بیان فر ما یا اور کیسے کھلے کھلے الفاظ میں دجال کے حالات معلوم کرائے۔ ان سب کو مرزا قادیائی نے چیستان اور کیسی قرار دیا اور صرف چند مضافین اپنی دانست میں حل کر یہائی چھوڑ دیا۔ کیا بی کی شان ہے کہ اپنی امت کو کسی ہے ڈرائے اوراس کے احوال کی کہیلی بنا کر بیان کر سے اوراس کیا جوال کی کہیلی بنا کر بیان کر سے اوراس کیا جو اور نہیں اور نہی ساکت رہیں اور یہ بھی نہیں کہ ہم نے تو کہیلی جن میں بعض امور کفریات اور دھوکا ہوں اور نبی ساکت رہیں اور یہ بھی نہیں کہ ہم نے تو کہیلی بنائی تھی ۔تم اس کے خاہر پر ایمان لا رہے ہو۔ا پیٹن کی نسبت ایسا گمان کرنے والا کیا امتی ہوسکتا ہے۔عقل اس کو ہرگز ہاور نہ کرے گ

مرزا قادیانی نے ویکھا کہ آگر عیلی اور وجال میں تلازم ثابت ہوجائے تو جوعلامات وجال کی احادیث میں ندکور میں کسی پر صادق کر کے ہتلانے کی ضرورت ہوگ۔ آگر چہ کہ اپنی مناسب وجال کہ پی پاور ہوں کواور بھی باا قبال قوموں کو قرار دیتے ہیں اور چندعلامات بھی تاویلیں کر کے ان پر صادق کر دیتے ہیں۔ مثل ایک چشی ہونے سے مراد و نیاوی عقل وغیرہ ہیں۔ مگر پوری علامتیں تاویلات سے بھی صادق نہیں آ سکتیں۔ اس لئے آخر مین بینگ آ کرصاف کہ دیا کہ دجال کے باب میں جتی حدیثیں بخاری اور سلم وغیرہ میں فدکور ہیں سب موضوع ہیں۔ البت ابن صیاد دجال کی ضرور سال کو دیال موجود تھا جو حضرت ہی کے دانے میں لکا اور مربھی کمیا۔ اب دجال کی ضرورت ہی ہیں حدیثیں بخاری اور سلم وغیرہ میں کمیا۔ اب دجال کی ضرورت ہیں۔ اب

کر تمبارے نی علیہ الصلوۃ وانسلام نے تم کو دحوکا ماس پرامتی ہونے کا دعویٰ بھی ہے اور اس (ازالہ جال اس راہ سے نظنے والا ہے کہ جوشام وعراق جیسا کہ مکاشفات میں عام طور پر استعارات

ال میں تلازم ثابت ہوجائے تو جوعلامات بتلانے کی ضرورت ہوگی۔ اگر چہ کہ اپنے فراردیتے ہیں اور چندعلامات بھی تادیلیں نے سے مراد دنیاوی عقل وغیرہ ہیں۔ مگر کس کئے آخر میں بتنگ آ کرصاف کمہ دیا برہ میں مذکور ہیں سب موضوع ہیں۔ البتہ اور مرجمی حمیا۔ اب دجال کی ضرور ہیں۔ البتہ اور مرجمی حمیا۔ اب دجال کی ضرور ہیں۔

ندر بی۔ چنانچہ (ازالة الاوبام ص ٢٢٤،٢٢١، فرائن ج م ٢١٣،٢١٣) بيل لکھتے ہيں که 'آگر ہم بخاری اور سلم کی ان حدیثوں کو سیح سبحصیں جو وجال کوآخری زمانہ بیں اتار رہی ہیں تو بیحدیثیں ان کی موضوع تظہرتی ہیں اوراگران حدیثوں کو شیح قرار دیں تو پھران کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے ۔۔۔۔۔ عقل خدا داد ہم کو بیر طریقہ فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا پھماعتر اش نہیں انہیں کو سیح سبحسنا چاہئے۔ سواس طریق فیصلہ کی روسے بیحدیثیں جو ابن صیاد کے حق میں وارد ہیں قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ ابن صیادا ہے اوائل ایام میں بے شک ایک دجال ہی تھا اور بین معلوم موتی ہیں۔ کیونکہ ابن صیادا ہو تے ہے۔ جس سے اکثر لوگ فتنے میں بعض شیاطین کے تعلق سے اس سے امور عجیبہ ظاہر ہوتے تھے۔ جس سے اکثر لوگ فتنے میں برتے تھے۔ کین بعد اس کے خداداد ہوا ہے۔۔ صور خیبہ طاہر ہوتے تھے۔ جس سے اکثر لوگ فتنے میں برتے تھے۔ کین بعد اس کے خداداد ہوا ہے۔۔ صور خیبہ طاہر ہوتے تھے۔ جس سے اکثر لوگ فتنے میں برتے تھے۔ کین بعد اس کے خداداد ہوا ہے۔۔

اورای (ازالداد بام ص ۲۲۵ بزائن ج سم ۲۱۳) میں لکھتے ہیں کہ' دوسری حدیثوں سے ظاہر ہے کہ بالآ خراس پر (ابن صیاد) یفین کیا گیا کہ یہی دجال معبود ہے۔ چنا نجر محابہ نے تشمیس کھا کرکہا کہ ہمیں اب اس میں شک نہیں کہ یہی دجال معبود ہے اور آئخ ضرت مالے کے بھی آخر کاریفین کرلیا۔''

ٹن معروف ہیں۔ پھراپنے آپ کوعیٹی اور پاور بوں اور باا قبال قوموں کو وجال بنانے سے فائدہ ہی کیا۔ جب احادیث سے بتواتر ثابت ہے کہ عیشی وجال کوقل کریں گے اور مرزا قادیانی اپنے دجال کے مقابلے میں حرکت نہ بوجی بھی نہیں کر سکتے توانہی احادیث سے مرزا قادیانی کی عیسویت خود باطل ہوگئی۔

آ نآب بے نوراور قر

طاری ہوں گی۔ پھرا آ

سمی خاص ھے کے . آ فقاب ساکن ہےاد

حکماء کے قول سے ثا

اس بركل امور كا قيار

طور برظام فرمائے گا

جن كا نام ونشان تك

محال منجها جاتا ہے آ

خلاف عقل ہے نہا

توفيقي الابالله

نواس

...۲4

...†∠

...t۸

...۲9

مرزا قادیانی نے مسیحت کا ایساد توئی کیا ہے کہ بقول ان کے اب تک کسی نے نیس کیا۔

کونکہ اس د توے کے لوازم و شرا اکلا جو احادیث صحیحہ میں دارد ہیں ہر مسلمان کو جس میں ذرا بھی ایمان ہے اس د توے سے روک د نیچ ہیں اور تمام حدیثوں کی صحیح کتا ہیں جن کی صحت پر ہرز مانے کے علائے شرق و غرب کا افغات قر فابعد قرن چلا آ رہا ہے ان کواس د توے میں کا ذب بتاری ہیں تو اب ان کو بغیراس کے کہ ان کتابوں پر تملہ کر یں کوئی مفرنیس۔ اس صورت میں مسلمانوں کو اس کی اس ان کو بغیراس کے کہ ان کتابوں پر تملہ کر یں کوئی مفرنیس۔ اس صورت میں مسلمانوں کو اس کی اس کیا ضرورت کہ مرزا قادیانی کی خاطر سے اپنی معتمد علیہ کتابوں کو جھوٹی اور اپنے ساف صالح اور مشق علیہ علائے متقد مین و متا فرین کو جائل اور غیر متدین کہہ کر اڈ عائی سے کو مان لیس۔ بہر حال ہے ایس علائی سے کوئواس نے آ کوئواس نے آ کوئواس نے آ کوئواس نے تو کوئواس نے کوئواس کے کہ خوف نہیں کہ نی تعلق ہے ہے۔ اس باب میں کیا فرمایا نے کوئی نے داروں میں بیخ کوئی نے دار باب میں کیا فرمایا کہ مقد کوئی ہے۔ امام سیوطی نے (البدور السافرة فی احد ال الآخرة ص ۲۱۱) میں سیحدے فیقل کی ہے۔ امام سیوطی نے (البدور السافرة فی احد ال الآخرة ص ۲۱۱) میں سیحدے فیقل کی ہے۔ امام سیوطی نے داروں کوئی بیاں والی میں دو ہم لوگوں میں یعنی مسلمان نہیں۔ چاہئے کہ فوم اپنا کھر دوز خیل کرے جواس کو حاصل نہیں وہ ہم لوگوں میں یعنی مسلمان نہیں۔ چاہئے کہ وہ اپنا کھر دوز خیل کرے جواس کو حاصل نہیں وہ ہم لوگوں میں یعنی مسلمان نہیں۔ چاہئے کہ وہ اپنا کھر دوز خیل کرائے۔

سن المعنام میں فلسفی خیال والوں کو مرزا قادیانی کی تقریر بہت مفید ہوگی اورضعف الایمان ان کی بات کوبا سانی قبول کرلیں گے۔اس وجہ سے کہ امور فذکورہ کو معمولی عقلیں قبول نہیں کرسکتیں۔ مثل چالیس سال کا ایک دن ہونا ہرگز قرین قیاس نہیں۔اس میں شک نہیں کہ ایمان کے موافع بہت ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایمان موں کے موافع بہت ہیں۔ اس وجہ سے الل ایمان جو ستی جنت ہیں دوز خیوں کی نسبت ہزارواں حصہ ہوں کے رجیا کہ اعادیث سے ثابت ہے۔ لیکن انصاف سے اگر دیکھا جائے تو کوئی بات بھی ان بین خلاف عقل نہیں۔اس لئے کہ خدائے تعالی جو خالتی عالم ہے اس میں ہر طرح تصرف کر سکن خلاف علم ہے اس میں ہر طرح تصرف کر سکن مسلمان کو شہنہیں کہ قیامت کے روز آسان ثوث پھوٹ جا کیں گے۔

آفاب بنوراور قریب ہوجائے گا اوراس بچاس ہزار برس کے دن بیس آفاب پر گی حالتیں طاری ہوں گی۔ پھراگر قیامت کے قریب اس پر بیحالت بھی گذر ہے کہ چالیس سال زمین کے کسی خاص جھے کے مقابل تھہرار ہے تو کون سامحال الازم آجائے گا۔ حکمت جدیدہ کی روسے تو قاب ساکن ہے اور حکمت قدیمہ کی روسے تو کس ساکن ہے۔ بہرحال ان دونوں کا ساکن ہونا حکماء کے قول سے ثابت ہے۔ پھراگر ایک مدت تک دنوں ساکن رہیں تو کون می نئی بات ہوگ۔ اس پر کل امور کا قیاس کر لیجئے کیونکہ وہ ایک ایساز مانہ ہوگا کہ خدائے تعالی اپنی قدرت کا ملہ وخاص طور پر ظاہر فر مائے گا۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ جتنی تلوق ابتدائے خلقت سے مرکر مٹی میں اس کی طور پر ظاہر فر مائے گا۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ جتنی تلوق ابتدائے خلقت سے مرکز مٹی میں اس کی عالی سے باتی نہ رہا سب کے سب اصلی حالت پر اٹھائی جائے گی اوراعا دہ معدوم جو محال سمجھا جاتا ہے اس روز ممکن بلکہ واجب ہوگا۔ بہر حال آدمی ایمان لانا چاہئے تو کوئی بات نہ ظاف عقل ہے نہ ایمان لانے نے مانع مربر بات بے تو فیق النی حاصل نہیں ہو کتی ۔ و مسل قو فیق النہ باللہ!

نواس کی روایت سے جوعلامات عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے معلوم ہو کیں یہ ہیں۔

۲۲ شام وعراق کے درمیان د جال کا لکلنا۔

۲۳ اس کا حلید

۲۳ اس كافساد برياكرنا_

۲۵..... اس کی فتنه پردازیاں۔

۲۲ اس کے زمانے کے ایام کی مقدار۔

۲۸ اس کی سرعت سیر۔ سر م

۲۹..... اس کےخوارق عادات۔ میں میں میں میں میں

۳۰ عیسلی علیه السلام کالباس و هیئت وغیره به مروکز سر

الله الله الله الله المحتمل المرتاب

۳۲ یا جوج ما جوج کا خروج اوران کی کثرت_

۳۳ خوردنی اشیاء کی گرانی _

۳۳ يا جوج و ماجوج كي موت كا حال_

۳۵ برندول كاان كى لاشول كوا تفالے جاتا۔

باا قبال قوموں کو دجال بنانے سے فائدہ ال کوفل کریں گے اور مرز اقادیانی اپنے ال احادیث سے مرز اقادیانی کی عیسویت

بقول ان کے اب تک کسی نے ہیں کیا۔ وارو ہیں ہر سلمان کوجس میں ذرا بھی کا میچ کتا ہیں جن کی صحت پر ہرزیانے ن کواس دعوے میں کا ذب بتاری ہیں تو ان اس صورت میں سلمانوں کو اس کی الاول کوجوٹی اور اپنے سلف صالح اور کیکر اقعائی سے کو مان لیس۔ بہر حال کیکر اقعائی سے کو مان لیس۔ بہر حال کیا فرک وشبہ بے اصل محض ہے اور وہ میں ایک میں بیصد بیٹ نقل کی ہے۔ میں ایک میں بیصد بیٹ نقل کی ہے۔ میالیس کہ فلیس منا ولیت ہو ا

کی تقریر بہت مفید ہوگی اورضیف کہ امور فہ کورہ کو معمولی عقلیں تجول کن نیس ۔اس میں شک نہیں کہ ایمان مادوز خیول کی نسبت ہزار واں حصہ سے اگر دیکھا جائے تو کوئی بات بھی عالم ہے اس میں ہرطرح تقرف کر مالم ہے اس میں ہرطرح تقرف کر پران کو پیچانے کے لئے معزت نے کُر

27

شيم لس - "كما فى (كنز العمال ج ١٤ ص الله شيال المهدى اجلى الجبهته اقنى الانف ص ٢٦٤، حديث نمبر ٣٨٦٦) قال رسول ا (روايه ج ١٤ ص ٢٦٨، حديث نمبر ٣٨٦٨، عباتان قطوا نيتان وفى البرهان فى ع متقى اخرج نعيم عن ابى الطفيل ان ثقلافى لسانه وفيه ايضاً اخرج ن

الحجاز حتى يستوى على منبر دمشز من رواية على ابن ابى طالب كر، العينيين براق الثنا ياوفى وجهه خال بول عران كاچروستاره كي طرح جمك بوگارا

ووقطرے عما ہوں سے۔ان کی زبان میں تعلیٰ جب وہ حجاز سے ومشق آئیں سے ان کی عم روحیں سے۔ان کی ریش ممنی ہوگی آٹکھیں سرچ

اور بہت ی حدیثیں حلیہ وغیرہ سے متعلق وار روایتیں کمشرت محاح وغیرہ میں دارد ہی

آ مخضرت الله کی اولا دیس ہوں سے اور خود کُر واقعل ہونے کی کیسی وعیدیں ہیں۔ مگر باایں ہم اب ان روایات کو بھی دیکھیے جن

اب ان روایات و الریال المت کریں کے "عن جاب " قال قال یہ قالہ اللہ وہ علی الحق ظاہرین اللہ فیقول امیر ہم تعال صل لنافیقول ہذہ الامة (رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۸، باء فیمری امت تیامت کے فق پر جنگ کرا

٣٧ زين كوكندكى سے پاك كرنے كے لئے بارش

۳۷..... پیدواری کثرت۔

۳۸..... مسلمانون کی موت کا حال۔

٣٩ كفاركا حال

٣٠.... ان يرقيامت كا قائم مونا_

اس امام مبدى كاعيسى عليدالسلام كوز مان على بونا-

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ امام مہدی اور عینی علیہ السلام ایک بی فحض ہیں۔ مر ہمارے کی اللّٰ فی مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ امام مہدی اور ہرایک کے حالات جدا جدا ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث شریف سے ظاہر ہے جو (کنز العمال جمام ۲۹۹، صدیث نبر ۳۸۲۸ کی ہے۔

"قال رسول الله عَلَيْهِ كيف تهلك امة انا في اولها وعيسى ابن مريم في آخرها والهه يوكر بلاك موكر من اهل بيتى في وسطها "يعن وه امت كوكر بلاك موكر جس كاواكل من من مول اورآ خريل عيلى ابن مريم اوروسط من مبدى بين -

اس سے ظاہر ہے کہ مہدی اور عسیٰ علیم السلام ایک مخص نہیں ہیں اور (کنز العمال جہا مرحدی فرائیں ہیں اور (کنز العمال جہا مرحدی فرائیں ہیں اور (کنز العمال جہا مرحدی فرائیں ہیں اللہ علیہ المهدی من عقرتی من ولد فرائی میں الم سلمه) "یعن مہدی میر سائل بیت میں فاطمہ کی اولا دمیں ہوں گے۔ یہ دوایت (ابوداود جس اساء اول کا بالہدی) میں ہے "و فی (کننز العمال ج ۱۶ ص ۲۲۸ محدیث نمبر ۳۸۲۷۸) قال النبی عَنایہ المهدی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی اسم، "یعنی مہدی کا نام محداین عبداللہ ہوگا۔

ہ زمانے میں ہونا۔ مدان سے مجن

علیه السلام ایک بی مخف ہیں۔ مگر ہمارے الات جدا جدا ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث (۲۸۷۸۲) میں ہے۔

ة انا فى اولها وعيسىٰ ابن مريم ها "يعى ودامت كوكر بلاك بوگى جس يس مهدى بين _

ایک محص میں میں اور (کن العمال ج۱۳ المیال ج۱۳ المهدی من عقرتی من ولد ت می فاطم کی اولاد ش مول کے ۔ یہ کی (کنز العمال ج۱ ۲ ص۲۱۸، کی اسمه اسمی واسم ابیه اسم

یث نمبر ۳۸۹۷) قال رسول ک الیوم حتی یبعث فیه رجل ک اسم ابی یملاً الارض قسطا د) "یخی اگر بالفرض و نیا کا ایک بی گاتا کرامام مهدی آکر و نیا کوعدل ما تاکرامام مهدی آکر و نیا کوعدل

مچران کو پیچانے کے لئے حضرت نے کئی علامتیں بتلا دیں تا کیمسلمان کسی اور کومہدی شريح ليس- "كما في (كنز العمال ج١٤ ص٢٦٤، حديث نمبر ٣٨٦٦) قال رسول اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَى الجبهته اقنى الانف (عن ابي سعيدٌ) وفي (رواية ج١٤ ص٢٦٤، حديث نمبر ٣٨٦٦٦) قال رسول الله عَنْهُ وجهه كالكوكب الدرى وفي (روایه ج۱۶ ص۲۶۸، صدیث نمبر ۳۸۶۸۰) فی ضده الایمن خال اسود علیه عبـأتان قطوا نيتان وفي البرهان في علامات مهدي آخر الزمان للشيخ على متقيَّ اخرج نعيم عن ابي الطفيل ان رسول الله عُنْهُ وصف المهدى فذكر ثقلافي لسانه وفيه ايضاً اخرج نعيم المهدى ازج ابلج اعين بحيى من الحجاز حتىٰ يستوى على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشر سنة وفيه ايضاً من رواية على ابن ابى طالب كرم الله وجهمه المهدى كث اللحية اكحل العينيين براق الثنا ياوفي وجهه خال "يعنمهدى عليه السلام فراخ بيثاني اوربلنديني موں کے ۔ان کا چرہ ستارہ کی طرح چکتا ہوگا۔ان کے داینے رخسار برخال سیاہ ہوگا اورلباس ان کا دوقطرے عبا ہوں کے۔ان کی زبان میں تعلّ ہوگا اور کشیدہ وکشاوہ ابرو ہوں سے اور فراخ چیثم جب وہ جازے وشق آئیں مے ان کی عمر اٹھارہ سال کی ہوگا۔ دمشق کے منبر پر خطبہ برهیں مے۔ان کی ریش تھنی ہوگی آ تکھیں سرگیں اور دانت نہایت چیکدار ہوں مے۔ان سےسوا اور بہت ی حدیثیں حلیہ وغیرہ سے متعلق وار و ہیں۔الغرض باوجود یکہ امام مہدی سے متعلق روایتی بمثرت محاح وغیرہ میں وارد بین اور مرزا قادیانی جانتے بین کہ امام مهدی آ مخضرت الله کی اولا و میں ہوں سے اور خومغل ہیں اور ہر مخص جانتا ہے کہ دوسرے نسب میں داخل ہونے کی کیسی وعیدیں ہیں مگر باای ہمصاف کہتے ہیں کہ میں مہدی ہوں۔

ابان روایات کوجی و کیمیج بن سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی بیسی علیہ السلام کی امام کریں گے۔ 'عین جابس قال قال رسول الله عَنوالله لا تزال طائفة من امتی بن مریم بقات لون علی البحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنافیقول لا ان بعضکم علی البعض امراً تکرمة الله هذه الامة (رواه مسلم ج اص ۱۸ مباب نزول عیسیٰ ابن مریم) ''یعی فرمایا حضر سیا الله نمیری امت قیامت تک حق پر جنگ کرتی رہے گی۔ جب عیمیٰ بن مریم الریں کے ان کا ایم

كيوں نه ہومرزا قادیانی کوتص ضرور پیش نظر ہوگا۔ م مرحیرت بی_ے . امام کومبد دیت ہےمحر دم کر۔ احاديث ندكوره مامور ہوں ہے۔ ممر درحقیقمہ ہے۔''عن معاذ ابن ج يشرب وخراب يثرب قسطنطنيه خروج ال بيت المقدس كي آبادي مر-اس جنگ عظیم کی ابتداوت ایسے متصل ہیں کہ کویاسہ شام میں آئیں سے اور عیب روایت کی ہے۔ 'قسال د كانما يقطر من شع عليه السلام انما ا للفتاوي ج٢ ص٨١) خلاصدريب كدامام مهدأ امام مہدی امامت کے۔ اولا دے ایک **فخص** یعنی عن كعب الأحبار أ

المهدى فيقول عي

اليلة ثم يكون عي

ہے اور پچے نہیں تو تصور تو اس

عسى عليه السلام سے كبي كا آ يے نماز ير هائے اورا تكاركر كيكيس محاس امت كاميرانى میں سے ہو سکتے ہیں بیاس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس امت کو ہزرگی دی ہے۔اگر چدروایت میں صرف امیر کالفظ ہے جومیسیٰ علیہ السلام کی امامت کریں ہے محرد دسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام مہدی ہوں مے جبیا کہ (کز العمال جہماص۲۷۱، مدیث نمبر۳۸۸۳) میں ہے۔ "قال النبي سَالُول منا الذي يصلي عيسى بن مريم خلفه "العِنْ جس امرك يج عسى عليدالسلام نماز يرهيس كوه مار الل بيت من موكا مرزا قادياني الرمهدي بي تو ثابت کریں کو میسیٰ علیه السلام نے ان کے پیچھے نماز کون ی جنگ میں بڑھی تھی مختصر تذکرہ قرطبی میں الم شعرائي أن تكما ب عن ابي عريرة قال قال رسول الله عليه لولم يبق من الدنيا الايوم واحد لطوله الله عزوجل حتى يملك رجل من اهل بيتي جبل الديلم ولقسطنطنيه واسناد صحيح (كنزالعمال ج١٤ ص٢٦٦، حديث٢٨٦٧٤، ابن ماجه ص٩٩٠ باب ذكر) "لعن الربالفرض ونيا كاليبى ون باتى روجائة وخداك تعالی ای کودراز کرےگا۔ جس میں میرے اہل بیت سے ایک مخف جبل دیلم اور قسطنطنیہ کا مالک ہو جائے گا اور روایت سابقہ جوائی مضمون کی نہ کور ہوئی اس میں نام بھی اس مخص کا معلوم ہوا کہ وہ امام مہدی ہوں کے اور دوسری روایت میں مصرح ہے کو تسطنطنیہ کی فتے کے ساتھ ہی دجال لکاے گا جس کے مقابلے کے لئے امام مہدی جائیں مے اور عیسیٰ علیہ السلام کی امامت کا اتفاق ہوگا۔جس ك خر حصرت ني وى ب كه منا الذى يسلى عيسى خلفه روايت فدكوره بيب جو مختر تذكره قرطبي يس فركور بــرروي مسلم ج٢ص ٣٩١٠ ٣٩٢ ، كتاب الفتن داشراط الساعة) " عــن أبــن هريرةٌ أن رسول الله عَنْ الله عَنْ قال لاتقوم الساعة حتى تنزل الروم فيفتحون قسط نطنيه فبيناهم يقتسمون الغنائم اذصاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبيناهم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذا قيمت الصلؤة فينزل عيسى بن مريم لینی اہل اسلام قسطنطنیہ فتح کر کے تقسیم غنیمت میں مشغول ہوں مے کہ شیطان بکار دے گا کہ د جال نكل آيا أكرچدوه باصل موكاليكن جب وه شام كوآئيس كے تب دجال فكلے كا اور وه وصف آرائی میں مشغول ہو سکتے اور ادھر نمازی جماعت قائم ہوگی کھیٹی علیہ السلام اترآ سمی سے۔ مرزا قادیانی انبی احادیث کے لحاظ سے اکثر نماز میں اقتداء کیا کرتے ہیں۔جیسا کہ افکم میں لکھا

را نکارکر کے کہیں مے اس امت کے امیر انہی

ں امت کو ہزرگی دی ہے۔ اگر چہروایت میں

ریں مے مگر دوسری ا حاویث ہے معلوم ہوتا

اجهام ۲۷۱، مدیث نبر۲۸۱۸۳) میں ہے۔

، بن مدیم خلفه "یعنی جس امیر کے پیچے

میں ہوگا۔مرزا قادیانی اگرمہدی ہیں تو ثابت

ى جنگ ميں پڙهي تقي _مخقر تذكر ، قرطبي ميں

قال رسول الله عَلَيْ لله عَد من

متىٰ يملك رجل من اهل بيتى جبل

زالعمال ج١٤ ص٢٦٦، حديث٣٨٦٧٤،

ب دنیا کا ایک بی دن باتی ره جائے تو خدائے

سے ایک مخص جبل دیلم اور قسطنطنیہ کا ما لک

اس من نام بھی اس مخص کامعلوم ہوا کہوہ

كالمنطنطنيدكي فتح كساته بى دجال فكلي

عليهالسلام كي امامت كالقاق موكا_جس

بيسى خلفه روايت مذكوره يرم جومخقر

كآب الغنن واشراط الهامة "مسن أبسن

حتىٰ تنزل الروم فيفتحون

اح فيهم الشيطان ان المسيح قد

، فاذا جاؤا الشام خرج فبيناهم

صلوة فينزل عيسى بن مريم

وں کے کہ شیطان پکاردے گا کہ وجال

یں کے تب د جال لکلے گا اور وہ وصف

وگی کھیٹی علیدالسلام اتر آئیں مے۔

وكياكرت بين -جيباك الحكم مين لكها

ہاور کھے نہیں تو تصورتو اس کا ضرور جماتے ہوں گے کہ میں میسیٰ ہوں اور بیامام مبدی ہے۔ کیوں نہ ہومرزا قادیانی کوتصوف میں بھی دعویٰ ہے فنا وبقاء میں خوب کفتگو کیا کرتے ہیں بیشعر ضرور پیش نظر ہوگا۔

گردر دل تو گل گزرد گل باشی گرجیرت بید کے ریتصور بھی اب تک جمانہیں اس لئے کہ نماز کے بعد بے چارے امام کومہد دے ت سے محروم کر کے خود مہدی بن جاتے ہیں۔

احادیث فرکورہ بالا سے ثابت ہے کہ امام مہدی عیسی علید السلام سے چند روز پیشتر مامور ہوں گے مر در حقیقت دونوں کا زماندایک ہی ہوگا اور بیصدیث شریف بھی اس کی خبر دیتی بِ- 'عن معاذ ابن جبلٌ قال قال رسول الله شيال عمران بيت المقدس خراب يثرب وخراب يثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطنيه وفتح قسطنطنيه خروج الدجال (رواه ابوداؤدج ٢ ص١٣٢، اوَل كتاب الملاحم) "الحِيْ بیت المقدس کی آبادی مدینے کی دیرانی ہے اور مدینے کی دیرانی ایک جنگ عظیم کی ابتداء ہوگی اور اس جنگ عظیم کی ابتداء تسطنطنید کی فتح اور فتح قسطنطنیه خروج وجال ہے۔ یعنی ایک دوسرے سے اليصمصل بين كدكوياسب ايك عى بين اورائجى معلوم بواكدامام مهدى تسطنطنيدكو فتح كرتے عى شام میں آئیں کے اور عیسی علیدالسلام کا نزول ہوگا اور ابوعمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہ سے روايت كى م ـ " قال رسول الله مَن الله عليه الله عليه الله عدم الله كنائما يقطر من شعره الماء فيقول المهدى تقدم وصل بالناس فيقول عيسي عليه السلام انما اقيمت الصلؤة لك فيصلى خلف الرجل من ولدى (الحاوى للفتاري ج ٢ ص ٨١) ''مولوى قاضى عبيدالله مراى فق من بيروايت عمل كي بجس كا خلاصہ بیہ کے امام مہدی تماز کے لئے کھڑے ہوں گے کہ یکا کیک علیا سلام اتریں مے اور امام مبدی امامت کے لئے ان سے کہیں کے مگروہ قبول نہ کریں گے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام میری اولادے ایک محص یعنی امام مہدی کے پیچے اقد اور ینے اورای میں ہے اخسر جابو نعیم عن كعب الأحبار باذا بعيسى ابن مريم وتقام الصلوة فيد جع امام المسلمين المهدى فيقول عيسى عليه السلام تقدم فلك اقيمت الصلوة فيصلى بهم تلك اليلة ثم يكون عيسى اماماً بعده (الحاوى للفتاوى ج٢ ص٤٨) ''اوريزاس مل ب قرب واتصال زمانی ہے۔اس کئے حسب محاورہ سامعین

دوسرے برحل فرمادیا۔ محر مرزا قادیانی اس کو جائز جم

ا واستعارات وحذف وغیرہ سے احادیث میں برابر کام

باا قبال قومیں وجال اور امام مہدی کے باب میں جو کش

مد ٹین و محققین کی تصریح سے ثابت ہے۔ان کی صحت

ے بردھ کرا حادیث رسول النطاقی کر کیا ظلم ہوسکتا ہے ا

للناس ٢٦٥) ميں لكھا ہے كەعلامة شوكانى بعد نقل احاديد

" وجميع ما سبقناه بالغ حد التواتر كما

فتقرر بجميع ما سبقناه في هذالجواب

المنتظر متواترة "اب صديث لامهدى الاعيني كالج

روایتیں مرزا قادیانی باطل کررہے ہیں۔ بیروایت (ائن

يسونس بن عبدالاعلى ثنا محمد بن أدريس

الجندي عن ابان بن صالح عن الحسن عن

قيال لايزداد الامر الاشدة ولا الدنييا الااو

السباعة الأعبلي شرار النباس ولأمهدي

مصباح الزجلبه مين اس روايت سي متعلق أيك نهاية

كماس حديث مين جمله لا مهدى الاعسى سوائ يونر

ثابت ہوئی ہے کہ بونس نے امام شافعی سے اس کوئیر

روایت صرف محمد بن خالد سے مروی ہے اور محدثین

مجهول بیں ان کی عدالت ثابت نبیں اورایان بن صار

كوئى حديث سن نبير _ ابوالحن على بن محمر ابن عبدالا

خواب میں دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ یونس نے جومہداً

وہ جموث ہے نہ میں نے وہ روایت کی نداس سے بیا

محدثین کے نزدیک کی طرح سے مخدوش ہے۔ مگرم

ضعیف منکر منقطع مجهول مخدوش روایت لل جائے۔ ب^{وا}

''(اخرج ابن ابی شیبة فی مصنفه ج۲ ص۲۷۹، حدیث نمبر ۱۹۵۰ کتاب الفتن مانکر في فتنة الدجال) قبال المهندي من هذه الأمة وهو الذي يؤم عيسي ابن مريم عليه السلام" احسل انسب روايول كايم به كدام مهدى بيلي عليه السلام كالمامت كريں گے۔جس سے ظاہر ہے كەدونوں كا زماندايك بى موگا۔اى وجدسے حديث شريف ميں وارد ہے کہ لامہدی الاعیسیٰ یعنی ہر چندان دونوں حضرات کے حمیرت انگیز وقائع جدا گانہ ہیں۔جن کاذ کر مختلف احادیث میں بیان فرمایا گیا۔لیکن زمانہ دونوں کا ایک ہی ہے۔جیسے فتح قسطنطنیہ خروج وجال ہی ہے۔ مگر چونکہ مرزا قادیانی نے اس حدیث سے بیکام لیا کہ مہدی کوعیسیٰ بنا دیا اور بیہ خیال نہیں کیا کہ جہاں مبالغہ مقصود ہوتا ہے اس قتم کا حال عموم کیا کرتے ہیں۔ برخص جانتا ہے کہ جب کی سے زیادہ محبت ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اورآ بایک ہیں اس سے کوئی پہنیں جمعتا کہ دونوں مخفس ٹل کرایک ہو گئے۔ کیونکہ ہر عاقل سمجھتا ہے کہ دو ذاتوں کا ایک ہو جانا محال ہے۔ حفرت نے جب حسب دنسب اوراحوال مخصد ہرایک کے بار مابیان فرمائے جس سے تمام صحابہ مطلع اور بخو بی واقف ہو مکئے کہ قبل قیامت ان دونو ل حضرات کی تشریف فر مائی ضرور ہے کسی موقع میں جہاں اتصال زیانی دونوں کا بیان کرنامقصود تھا۔ فرمادیا کہلامہدی لاعیسیٰ وہ بھی اس خیال ہے کہ کوئی غبی اپیانہیں ہوسکتا کہ دوفخصوں کوا یک سمجھ لے پھر بھلاصحابہ جو حضرت کی بات بات کو وظیفہ اور حرز جان بنا کر ہمیشہ پیش نظر رکھا کرتے تھے۔ کیونکراس سے میں مجھ سکتے کہ حضرت نے ان دونوں بزرگواروں کوایک بنادیا۔

مرزا قادیاتی کی تئی بختیوں کی کوئی انتہا بھی ہے۔ صدہ ااحادیث وآثارامامہدی کی خصوصیات میں موجود ہیں۔ جن میں چند یہاں لکھے گئے اور صدیا آیات واحادیث وآثار عینی خصوصیات میں وارد ہیں۔ ذرا بھی احتال نہیں ہوسکتا کہ ید دونوں نام ایک شخص کے ہیں۔ مرانہوں نے ایک حدیث کو لے کرسب کو باطل کردیا۔ اس پر اجتہا دکا بھی دعویٰ ہے۔ اگر اجتبادای کا نام ہے کہ ایک حدیث کو لے کرسب کو باطل کردیا جائے تو اتن بات کے لئے جمہدی کوئی ضرورت نہیں۔ جس عامی سے کہتے فورا بیکام کردیا جائے تقریر سابق سے ظاہر ہے کہ حدیث لامہدی الاسلام میں شراب میں میں انعظ زمان محذوف ہے۔ چونکہ آبادی بیت المقدس اور ویرانی بیش المقدس اور ویرانی بیش الله علی میں اور ویرانی بیت المقدس اور ویرانی بیش اور جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ اور خروج وجال اور ظہور امام مہدی اور نزول عیسیٰ علیم السلام میں اور جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ اور خروج وجال اور ظہور امام مہدی اور نزول عیسیٰ علیم السلام میں

قرب واتصال زمانی ہے۔اس لئے حسب محاورہ سامعین کی فہم پراعتا و کر کے ان وقائع کو ایک ووسرے برحمل فرمادیا۔ مگر مرزا قاویانی اس کو جائز نہیں رکھتے۔ اینے وجوؤل میں تو مجاز واستعارات وحذف وغيره سے احاديث ميں برابر كام ليں مثلاً خود مجازي عيلى قاديان ومثق باا قبال قومیں وجال اور امام مبدی کے باب میں جو کثرت سے روایتی وارد ہیں جن کا تواتر مدثین و محقین کی تقری سے ثابت ہے۔ان کی صحت کے لئے مجاز لینے کی اجازت نہ ہو۔اس ے برے کرا مادیث رسول المعلقة بركياظلم بوسكتا ہے اس پردعوى بے كديس عدل بول-(شفاء للناس ٢١) مين لكما ب كرعلامة شوكاني بعداقل احاديث كابي كتاب توضيح من لكست بين -"وجميع ما سبقناه بالغ حد التواتر كما لا يخفى على من له فضل اطلاع فتقرر ببجميع ما سبقناه في هذالجواب ان الاحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواترة "اب مديث لامهدى الاعسى كامحى تمود اساحال من ليجد بس مصحيح صحيح روايتي مرزا قادياني باطل كررے بين -بيروايت (ابن اجر ٢٩١٠) ش بي كما قال حدثنا يونس بن عبدالاعلى ثنا محمد بن أدريس الشافعي حدثني محمد بن خالد الجندي عن ابان بن صالح عن الحسن عن انس بن مالك ان رسول الله سُلالة قال لايزداد الامر الاشدة ولا الدنيا الااوباراً ولا الناس الاشحا ولا تقوم الساعة الاعلى شرار الناس ولا مهدى الاعيسى ابن مريم "المسيوطي" في مصباح الزجاجه میں اس روایت سے متعلق ایک نهایت مبسوط تقریر کھی ہے۔ اس کا خلاصہ بیہ كداس حديث من جمله لا مهدى الاعسى سوائ يونس كاوركس في زياده نبيس كيا اوريه بات ثابت ہوگئ ہے کہ پونس نے امام شافئ سے اس کونہیں سنا اس وجہ سے سیحدیث منقطع ہے اور سیر روایت صرف محد بن خالد سے مروی ہے اور محدثین نے تصریح کردی ہے کہ وہ محر الحدیث اور مجہول ہیں ان کی عدالت ثابت نبیں اور ابان بن صالح کی نسبت کہا میا ہے کہ انہوں نے حسن ہے کوئی حدیث سی نبیں۔ ابوالحس علی بن محمر ابن عبداللہ الواسطی کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھاوہ فرماتے ہیں کہ بوٹس نے جومبدی کے باب میں مجھ سے روایت بیان کی ہے وہ جموٹ ہے نہ میں نے وہ روایت کی نداس ہے بیان کیا۔الحاصل روایت لامہدی الاعیسیٰ اکابر محدثین کے زد یک کی طرح سے مخدوش ہے۔ مگر مرزا قادیانی کواس سے کیاغرض ان کوکیسی ہی ضعیف منکر منقطع مجهول مخدوش روایت فل جائے۔بشرطیک مفید مطلب ہو۔اس پر بردی دھوم دھام

ا حدیث نعبره ۱۹ کتاب الفتن ماذکر مه و هو الذی یؤم عیسی ابن مریم به و هو الذی یؤم عیسی ابن مریم بی موالم میدی بیشی علیه السلام کی امامت بی موقارای وجه سه و مدا گانه بیل جن کی ایک بی ہے۔ بیسے وقع تسطنطنی خروج کے مرت اگلی بی ہے۔ بیسے وقع تسطنطنی خروج سے یکام لیا کہ مہدی کوئیسی بنا ویا اور یہ بیسی اس سے کوئی ینیس جمتا کہ کہ دو و اتوں کا ایک ہو جانا محال ہے۔ کہ اربابیان فرمائی جو جانا محال ہے۔ کہ اربابیان فرمائی خرور ہے کی موقع کے اربابیان فرمائی خرور ہے کی موقع مادیا کہ لامہدی لائیسی و و بھی اس خیال رات کی تشریف کر مائی خرور ہے کی موقع مادیا کہ لامہدی لائیسی و و بھی اس خیال مادیا کہ لامہدی لائیسی کی بات بات کو مادیا کہ لامہدی لائیسی کے حضرت کی بات بات کو کھر سے تمام سے تا کو کہ کہ کے خطرت نے ان

ہے۔ صدبا احادیث و آثار امام مہدی کی اور مدہا آیات واحادیث و آثار عیلی اور اور مدہا آیات واحادیث و آثار اہوں و آثار ایک کانام ایک حقوم کے ہیں۔ محرانہوں کی نام کی وعویٰ ہے۔ اگر اجہتا واس کانام کی بات کے لئے مجہد کی کوئی ضرورت کی سے ظاہر ہے کہ حدیث لامبدی الا الزمان عیلی جیسے حدیث عمران بیت اللازمان عیلی جیسے حدیث عمران بیت آبادی بیت المقدس اور ویرانی پیڑب مہدی اور زول عیلی علیم السلام عیل میں

ے استدلال کرتے ہیں اور جوروایت ان کے حق میں معز ہوتی ہے اگر بخاری و سلم میں بھی ہوتو اقسام کے احتال قائم کر کے ساقط الاعتبار بنادیتے ہیں۔

مرزا قادیانی (ازالة الاوبام ص ۱۹،۵۱۸ فرزائن ج سم ۳۷۹،۳۷۸) یس کیمیتے بین که "مید خیال بالکل نفنول اورمهمل معلوم بوتا ہے کہ باوجود یکہ ایک ایک شان کا آ دمی ہوجس کو باعتبار بالحنی رنگ اور خاصیت اس کی کے میج ابن مریم کہنا چاہیے۔ دنیا پیل ظہور کرے اور پھراس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آ نا بھی ضرور ہو۔ کیا وہ خودم بدی نہیں کیا وہ خدا کی طرف سے ہدایت پا کرنہیں آیا ۔۔۔۔ ابن ماجہ نے اپنی میج میں کھا ہے" لا مهدی الا عیسیٰ "بینی بجزیمیٹی کے اس وقت کوئی مبدی نہوگا۔"

مطلب اس کا بھی ہوا کہ آنخضرت علیہ نے اس خیال سے کہ سے کے رنگ والافخض لین قادیانی موجود ہونے کے بعد مجرمہدی کی کیاضرورت کمال زجرے فرمایا''الامهدی الا عیسی " بیعن مهدی اس وقت کوئی چیز نبیس وی قاویانی بس ہے۔ وی مهدی ہے۔ مرب بات غور طلب ب كمايكا دستورتها كه جب كوئى بات سجه من ندآتى تو يوجهكراس كوصاف كرايا كرت تھے۔اس موقع میں ضرورتھا کہ کمال ادب ہے عرض کرتے کہ حضرت مہدی کا ذکر تو نہ قر آن میں ہے نہ تورا 5 وائجیل وغیرہ میں نہ ہم نے کس سے سنا کرمہدی بھی کوئی آ دی ہوگا۔ پھر یہ جو بطور عمّاب ارشاد ہور ہا ہے کہ مہدی کوئی چزنہیں۔اس کا سبب معلوم نہ ہواکس نے عرض کی کہ مہدی مجی کوئی چیز ہے اورا گرانہوں نے حضرت ہے امام مہدی کا ذکر اور ان کا حسب ونسب وحلیہ وغیرہ سنا تھا جیسا کہ احادیث میحدے ثابت ہے تو عرض کرتے کہ جس مہدی موعود کا بار ہاؤ کر فر مایا کیا اب ان کی ضرورت ندر بی اور جب عیلی ہی مہدی تشہرے تو کیا وہ حضرت ہی کی اولا دہیں مول مے ۔اب تک تو ہم قرآن اور حفرت کے ارشاد سے میٹی این مریم کونی بنی اسرائیل سجھتے تھے۔اب ان کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا جا ہے کیا وہ بچ چیسیٰ ابن مریم ہوں مے یا جس طرح مبدی کی نفی فر مادی می ان کی بھی نفی مطلوب ہے۔ مرکسی حدیث بیں اس متم کا سوال نہ کورٹبیں۔ اب مممون مسطرح اس مدیث سے نکالا جائے کہ قادیانی کے وقت میں مہدی کوئی چزنہ موں کے اور قادیانی ہی مہدی موں مے۔ الل وجدان سلیم سمجھ کتے ہیں کہ مرزا قادیانی جواس مدیث کے معنی بیان فر ماتے ہیں کس قدر بدنما ہیں۔

مرزا قادیانی نے جولکھا ہے کہ بجرعیسی کے اس وقت کوئی مہدی یعنی بدایت یافتہ ندہوگا

س جی بھی ان کونلطی ہوئی اس لئے کہ میج میں صرف اسلام ہی اسلام رہ جائے گا۔ ج سیلاز منہیں آتا کہ کل مہدی لینی محمد ابن السلام نہیں البیہ معنی لغوی ان پرصادق آگا مرزا قادیانی نے مہدی کو کھ

ص ٢٥٩) من لکھتے ہيں۔ ' بول تو جمیں ا ممکن ہے کہ آئندہ بھی آ ویں اور ممکن ۔ طرز سے عوام کے خیال میں ہے اس کا جمہد

ظاہری معنی پر لی جائے جس کے مرزا آ مجمی مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہیں۔ جن مرزا قادیانی کا قرار مہدیوں کے تعدو مرزا قادیانی کوئی ضرورت نہی کسی کا

یں اس کی کوئی ضرورت ندھی سی کا ا مجمی کام چل جاتا۔ آخر قدماً نے فر۔ ا کے واقعہ سے طاہر ہے۔

مرزا قادیانی نے مدید مدید اور بھی موجود کی کاش اس ہ سے ناظرین کو دویالا لطف آ تا کر وہ تو مہدی کے ساتھ اس زمانے ۔ امامة الباهلی قال خطبنا عن الدجال وامامهم د اذ نزل علیهم عیسیٰ ابن ا عیسیٰ یہ صلی فیضع عید اقریت فیصلی بهم امامهم

ر ہوتی ہے اگر بخاری وسلم میں بھی ہوتو

ج سم ۳۷۹،۳۷۸) میں لکھتے ہیں کہ 'نید انسی شان کا آ دمی ہوجس کو باعتبار باطنی میں ظہور کرے اور چراس کے ساتھ کسی بادہ خداکی طرف سے ہدایت پا کرنہیں بسمیٰ ''لین بجرعیسیٰ کے اس وقت کوئی

اس خیال سے کہ سے کرنگ والا مخص
کمال زجر سے فرمایا 'الا مهددی الا
کی ہے۔ وہی مہدی ہے۔ گرید بات غور
کی تو بوجے کراس کوصاف کرلیا کرتے
کہ حضرت مہدی کا ذکر تو نظر آن میں
کہ علوم نہ ہوا کس نے عرض کی کہ مہدی
اذکراوران کا حسب ونسب وصلیہ وغیرہ
کے تو کیا وہ حضرت ہی کی اولا د میں
کے تو کیا وہ حضرت ہی کی اولا د میں
مینی این مریم ہوں سے یا جس طرح

قت کوئی مهدی یعنی مدایت یا فته نه مو**ک**ا

رس بی بھی ان کو غلطی ہوئی اس لئے کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کے عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مصرف اسلام ہی اسلام رہ جائے گا۔ جس سے ظاہر ہے کل ہدایت یافتہ ہوں گے۔ مگراس سے میں مرفود عیسیٰ علیہ یہ لازم نہیں آتا کہ کل مہدی لیعن محمد ابن عبداللہ ہوں۔ کلام اس میں ہے کہ مہدی موقود عیسیٰ علیہ السلام نہیں البتہ معنی لغوی ان پرصادت آئیں ہے۔ جس میں ان کی خصوصیت نہیں۔ السلام نہیں البتہ معنی لغوی ان پرصادت آئیں ہے۔ جس میں ان کی خصوصیت نہیں۔

مقصود یہ کہ مہدی اسلام شل متعدد ہوں کے مگر جس صورت میں حدیث لا مہدی فاہری معنی پر لی جائے جس کے مرزا قادیانی قائل ہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کے محمد الله علی مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہیں۔ جن کا حال آنخضرت الله نے برات ومرات بیان فر مایا مجر مرزا قادیانی کا قرار مہدیوں کے تعدد میں کیونکر سے ہوگا۔

مرزا قادیانی نے مہدی سے پیچھا چھوڑانے میں بڑی دقتیں اٹھائیں۔ مگراس زمانے میں اس کی کوئی ضرورت نہتی کسی کا نام مہدی رکھ دیا جاتا یا اس نام کا کوئی مختص طاش کرلیا جاتا تو مجسی کام چل جاتا۔ آخر قدماً نے فرشتے بنا لئے تتھاوراسی پران کی کامیابی ہوگئی۔ جیسا کہ تو مرث کے واقعہ سے طاہر ہے۔

مرزا قادیائی نے مدیث لامبدی الاعیای واین ماجیش الآس و کی گروی ایک مرزا قادیائی نے مدیث لامبدی الاعیای واین ماجیش الآس و کی مرزا قادیائی نے مدیث لامبدی الاعیان واراس کے مخی بھی بیان فر مادیج جس سے ناظرین کودو بالالطف آ تا گراس کوانہوں نے اگر دیکھا بھی ہے تو نظر انداز کیا۔ اس لئے کہ وہ وہ مہدی کے ساتھ اس زمانے کے سی کو بھی کو محمد کررہی ہے۔ وہ مدیث بیہ من ابسی امامة الباهلی قال خطبنا رسول الله شائلة فکان اکثر خطبة حدیثا حدثناه عن الدجال وامامهم رجل صالح فبینما امامهم قد تقدم یصلی لهم الصبح من اندنزل علیهم عیسی ابن مریم الصبح فرجع ذلك الامام یمشی القهقری لیقدم عیسی یدہ بین کتفیه ثم یقول له تقدم فصل فانما لك عیسی یصلی بهم امامهم فاذا انصرف قال عیسی علیه السلام افتحوا الباب

کو ہزیمیت دی مکروہ خلاف داقع ہے

کو ہزیت ہوئی اور بجائے اس کے ا

مدح خوان اور شكر كز ار اور دعا كومي

میں اعلیٰ در ہے کی گورنمنٹ برطانیہ

اوردعا كوكي بين الي مصروني اورمشغ

''احادیث نبویه کالب لباب اور'

زمانه میں بہودیوں کی طرح حال ا

مريم آئے گا۔ يعنی جبتم اپی شم

كوبنا كرتمهاري طرف مجيجون كااو

محمرا بن عبدالله ظهور كرے كاجوم

یاعیسی این مریم آئے گا۔ درام

ہے مقصود رہیہ کہ جب دنیاا!

ہوگی تو اس وقت کو کی مخص مثیل^ا

عبداللهور بلكهاحاديث كامن

ميان. بوگا ـ كيونكه ده آنخضرت الفيلة

مهدى جن كانام محمدا بن عبدالا

وجود ضروری ہے اس کئے انہ

آئے ہوں اور امام محر بھی آ

عيسويت سے كام ہے۔ اكر

صرف عيسى بي بين بيل بلكه مهدأ

ہے پیچھا حصور انامشکل ہے

لیاہے۔ پھراٹی میسویت کا

مرزا قادیانی نے

اور (ازالة الاوبام ص ١٠٩

مرزا قاد ياني (ازامة الا

فينفتح وواره الندجال معه سبعون الف يهودي كلهم ذوسيف محلى وساج فاذانظر اليه دجال ذاب كما يذوب الملح في الماء وينطلق هارباويقول عيسي عليه السلام أن لي فيك ضربة لن تسبقني بها في ركه عند بأب الدالشرقي فيقتله فيهزم الله اليهود فلا يبقى شي مما خلق الله يتوارى به اليهود الا انطق الله ذالك الشي لا حجر ولا شجر ولا حائط ولا دابة االالغرقد فانها من شجرهم لا ينطق الاقال يا عبدالله المسلم هذا يهودى فتعال اقتله (رواه ابن ماجه ص٢٩٨٠٢٩٧، باب فتنة الدجال وخروج عيسي ابن مسریے) ''لینی آنخضرت الله نے ایک روزا کثر وجال ہی کا حال بیان فر مایا اور بیجی فر مایا کہ جو لوگ دجال کے مقابل ہوں گے۔ اٹکا امام ایک مردصالح ہوگا۔ مبح کی نماز پڑھانے کے لئے وہ آ کے بوجے کا کھیلی ابن مریم اتر آئیں کے۔امام بیچے ہے گاتا کھیلی علیہ السلام امامت کریں مروه کہیں کے کہتم ہی نماز پڑھاؤ۔ چنا نجہوہ نماز پڑھائے گا۔ بعد فراغ عیسیٰ علیہ السلام کہیں مے کہ در دازہ کھول دو۔اس وفت د جال ستر ہزار یہود کے ساتھ وہاں موجود ہوگا۔ جب و عیسیٰ علیہ السلام كو ديكھے گا تو كمال اضمحلال كى حالت ميں بھا مے گا۔ عيسىٰ عليه السلام كہيں مے تو جھے سے بھا گٹییں سکتا۔ایک وارمیرا تجھ میں ضرور ہوگا۔ چنانجہاس کا پیجیا کرے لدے شرقی وروازہ کے یاس اس کوکل کریں گے اور خدائے تعالی یہودیوں کو ہزمیت دے گا اور کیفیت یہ ہوگی کہ جس چیز کے چیمے کوئی یہودی جیمے گاخواہ وہ پھر ہویا جھاڑیا دیواریا جالوروہ چیز باآ وازبلند کے گی کدا ے خدا کے بندے مسلمان یہاں یہودی چمیا ہے۔ آ کراس کولل کرڈال مرف غرفد کا جماڑ خرنہ دےگا كيونكه وه أنبيس كاني

اب مرزا قادیانی ہی بتا ئیں کہ وہ کون لوگ تھے جو دجال کے مقابل ہو گئے تھے اوران کا کون امام تھا۔ جس کی توصیف آئے خضرت اللہ نے نے ک ہے اور کون کی شخ کی نماز کے لئے وہ کھڑا تھا۔ جومرزا قادیانی اتر آئے اوراس کے چیچے نماز پڑھی اور کون کی میجد کا دروازہ کھولنے کو کہا۔ جس کے پاس دجال ستر بڑار سلے یہود کو لے کر کھڑا تھا اور کس کے پیچے دوڑ کرمرزا قادیانی نے لد کے دروازہ پر قبل کر ڈالا اور کون سے یہود ہوں کو بڑیمت ہوئی اور سب مارے گئے اور کس روز مرزا قادیانی اور کس روز اقادیانی اور ان کے ہمرائی سے جروشجرنے با تیں کیس۔

یوں تو مرزا قادیانی مسلمانوں کو میہود قران دے ہی چکے ہیں کہدویں مے کہ میں نے ان

ف يهودي كلهم ذوسيف محلى وساج بالملح في الماء وينطلق هارباويقول بة لن تسبقني بها ف ركه عند باب لا يبقى شى مما خلق الله يتوارى به جرولا شجرولا حائط ولادابة الاقال يا عبدالله المسلم هذا يهودى ٢٠، بــاب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ ابن جال بی کا حال بیان فر مایا اور پیمی فر مایا که جو مالے ہوگا۔ منح کی نمازیر حانے کے لئے وہ يتيج بيث كاتا كه يمني عليه السلام امامت كريس مائے گا۔ بعدفراغ عیسی علیہ السلام کہیں مے کے ساتھ وہاں موجود ہوگا۔ جب وہ عیسیٰ علیہ مع كالنيسى عليه السلام كبيل سي توجه س باس کا پیما کر کے لدے شرقی دروازہ کے ربیت دے گا اور کیفیت بیہ ہوگی کہ جس چیز ماجانوروه چزباآ وازبلند كيحى كداب خدا ل كروال مرف غرقد كاجما وخرندو كا

> متے جود جال کے مقابل ہو گئے تتے اور ان ہے اور کو ان کی مجمع کی نماز کے لئے وہ کھڑا در کو ان کی مجد کا در وازہ کھو لئے کو کہا۔ جس کے چیچے دوڑ کر مرزا قادیانی نے لد کے اوئی اور سب مارے گئے اور کس روز

بی چکے ہیں کہدویں مے کہ بیں نے ان

کو ہزیمت دی مگروہ خلاف واقع ہے۔اس لئے کہ ٹی وقائع ہے معلوم ہوا کہ ہمیشہ مرزا قادیا نی بی کو ہزیمت ہوئی اور بجائے اس کے کہاہتے وجال توقل کریں آگر دل سے نہیں تو زبان سے اس کے کہاہتے وجال توقل کریں آگر دل سے نہیں تو زبان سے اس کے کہاہتے وجال انہوں نے بااقبال قوموں کو قرار دیا ہے جن میں اعلیٰ درجے کی گورنمنٹ برطانیہ ہے۔

اور (ازلانة الادبام ص٩٠٥، فزائن ج٣٥ س٣٤٣) يش كورنمنث كى كمال درجه كى شكر كذارى ادرد عاكوئى بين المين معروفي اور مشغولى فلا بركرت بين -

مرزا قاویانی (ازلۃ الاوہام ۲۰۵۰، ترائن ج اسم ۲۰۵۰، من کر یرفرماتے ہیں کہ اور اقاویانی (ازلۃ الاوہام ۲۰۵۰، ترائن ج اسم ۲۰۵۰، کا اللہ کا است ہیں کہ جب تم آخری ان احادیث نبویہ کا لب لباب اور ظاصہ یہ ہے جوآ تخضرت ملک فلے میں کہ جب تم آخری زمانہ میں یہود یوں کی طرح چال چلی خراب کرو کے ۔ تو تمہارے درست کرنے کے لئے عینی بن مریم آئے گا۔ یعنی جب تم اپنی شرارتوں کی وجہ سے یہودی بن جاؤ کے تو میں بھی عینی ابن مریم کی وجہ سے یہودی بن جاؤ کے تو میں بھی عینی ابن مریم کا اور جب تم اشد سرکشیوں کی وجہ سے سیاست کے لائق تغمر جاؤ گے تو میں عبداللہ آئے گا محمد ابن عبداللہ کے آئے گا ابن عبداللہ کے آئے مراد ومطلب میں ہم شکل ہیں ۔ محمد ابن عبداللہ کے آئے سیاست کی تنان سے مقصود یہ ہے کہ جب و نیا ایس حالت میں ہوجائے گی جوا بی دریق کے لئے سیاست کی تنان ہوگی تو اس وقت کوئی خض مقبل محمد ابن حالت میں ہوجائے گی جوا بی دریق کے لئے سیاست کی تنان عبداللہ ہو۔ بلکہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالی کے نزد یک اس کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا اور یوشر و رئیس کہ درحقیقت اس کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ کوئلہ و کر خدائے تعالی کے نزد یک اس کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ کوئلہ و آئے خضر ت تالیق کی مشلل بن کرآئے گا۔ "

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ اہل اسلام احادیث کود کھ کراس بات پراڑیں کے کہ امام مہدی جن کا نام محرا بن عبداللہ ہوگا اوران کی وہ علامتیں ہوں گی جواحادیث میں معرح ہیں۔ان کا وجود ضروری ہے اس لئے انہوں نے تقریر سابق میں بیطریقہ اختیار کیا کہ مکن ہے کہ کی مہدی آئے ہوں اور امام محم بھی آ جا کیں نہ ان کے وجود سے خرض ہے نہ عدم سے مطلب ہمیں اپنی عبدویت سے کام ہے۔ اس میں صرف ابلہ فرینی مقصود تھی ورنہ ان کامقصود اصلی تو یہ ہے کہ وہ مرف عیاں بین بین بین مہدی ہی ہیں۔انہوں نے دیکھا کہ جہلاء تو سب پچھ مان لیس سے مرحلاء سے بیچھا چھوڑ انامشکل ہے اس لئے بیراہ گریز بنار کھی کہ ہم نے تو مہدی کے آنے کا بھی اقر ارکر سے بیچھا چھوڑ انامشکل ہے اس لئے بیراہ گریز بنار کھی کہ ہم نے تو مہدی کے تھے ان کی اصلاح کے لیا ہے۔ پھرا پڑ میس بے کا موت بید سے بیچھا کی مہدی کے تھے ان کی اصلاح کے لیا ہے۔ پھرا پڑ میس بے کا موت بید سے بیچھا کی میں کا میں کی مسلاح کے سے ان کی اصلاح کے لیا ہے۔ پھرا پڑ میس بے کا موت بید سے بی کہ جولوگ یہودی بن گئے تھے ان کی اصلاح کے لیا ہے۔ پھرا پڑ میس بے کا موت بید سے بیچھا کی میں کا میں کی ان کی اصلاح کے لیا ہوت بید سے بیچھا کی میں کی تھے ان کی اصلاح کے لیا ہوت بید سے بیچھا کی کر ان کی میں کی کی ان کی اصلاح کے سے بیچھا کی میں کی تھوں کی ان کی اصلاح کے لیا ہوت بید سے بیچھا کی میں کی تھوں کی کر بین گئے تھے ان کی اصلاح کی اس کی ان کی اصلاح کے لیا ہوت بید ہو کی کر ان کی دوروں کی کر ان کی عدم کر کر بیا کی کر ان کی دیت ہوں کی کر ان کی صورت کی کر بین گئے تھوں کی کر بیا کی کو کر ان کر بین کی کر بی کر بیا کر بیا کر کر کر بیا کر کر بیا کر کر بیا کر کر بیا کر کر بیا

عیسیٰ علیہ السلام کی امامت جو خص کریں مے وہ جارے الل

نہیں۔اگر میرحدیثیں ضعیف بھی ہوتیں توجب بھی ان کے ا

موضوع ہونا ثابت نہیں۔ چہ جائیکہ وہ احادیث مسلم اور ا

مرزا قادياني كابيب كهامامكم منكم كاجمله عليحده باوراس

میں کھتے ہیں کہ واووا مامکم میں حرف تغییر ہے۔جیبا کہ تسا

غرض که دوتو جهیں کیں ایک بیر کہ وا مامکم جمله متا نفہ ہے،

جونزل کے فاعل کی تغییر واقع ہوا ہے میمرا مام بخاری نے

مجى اشاره نهيس كيا_مرزا قادياني كوضرورتها كدكس لفظ

طرف اشاره کیا ہے۔ بیان کرتے مگر چونکہ امام بخاری کا

یہ کوئی تعجب کی ہات نہیں خدا اور رسول پران کا افتراء

محدثین کے نز دیک سلم ہے کہ الحدیث تغییر الحدیث میون

حديثيں جو اس باب ميں وارد بيں ديکھی جائيں اور

صدیثوں سے متفاد ہوں جب ہم سچمسلم دغیرہ کی **حد**

عيسى عليه السلام جب اتريس محيقة مسلمانون كاامامان

نہ کریں مے۔جس سے ظاہر ہے کہ دہ امام اور عینی علیہ

کے لحاظ ہے ہمیں ضرور ہوا کہ اس حدیث بخاری کے

بير اس لئة وامامكم منكم مين واؤحاليدلو مما

نظيرين قرآن وحديث مين موجود بين جن كو برطالب

مرزا قادیانی خود فرضی سے بیمعنی تراش رہے ہیں اور

لت جائي تو دوسرى احاديث مين عيلى عليه السلام

حديثين جموني ثابت مون مي اور كتب محاح ساقطالا

ابك فخص موكا فابر ب كمفلط بين -اس لئ كمير

مرزا قادیانی نے اس داؤ کے جومعن کئے

اب د کھنے کہ اس مدیث کے معنی جوو

لئے آئے ہیں اور مہدویت کا یہ جُوت کہ نوگ سیاست کے قابل ہو گئے تھے۔ اس لئے آئے خصرت علیہ کے مثیل بنگرآئے ہیں اور مہدی ہیں۔ ہر چنداس مقام میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ گر یہ تو کہدویا کہ اس وقت کوئی فض مثیل مجھ تھا تھے کا ہوکر ظاہر ہوگا جومہدی ہے اور یہ ضرور نہیں کہ اس کا نام بھی مجمدا ہن عبداللہ ہوا ور بر این احمد بیا وراز اللہ الله وہام میں بکرات ومرات لکھ چکے ہیں کہ مثیل آخضرت تھا تھے کا ہوں۔ بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ بروزی طور پر حصرت ہی تشریف فر ماہوئے ہیں۔ آخض جس کو ہیں۔ جیسا کہ سابقا معلوم ہوا اور اس قول سے بھی ظاہر ہے کہ جوابھی قتل کیا گیا کہ ایسا محض جس کو ہے کہنا وہ ہدی مہدی نہیں۔ لیجے خود ہی میں کی جو گئے اور خود ہی مہدی بھی ہیں اور جتنی صدیفیں امام مہدی کے حسب ونسب وغیرہ خصوصیات کی تھیں سب بے کار ہوگئیں اور مرز ا قادیا نی کا قول سب کا نائخ ان کی امت نے تسلیم کر لیا۔

ابغورکیا جائے کہ مرزا قادیانی جن یہودیوں کی اصلاطے لئے آئے تھان کی اصلاح کیاان کو یہودی بنادیا۔ یہود جو کراہ جھے گئے تھے آخراس کی دجہ یہ کی کہ انہوں نے اپنی کی کہ انہوں نے اپنی کے ارشادوں کو یہودی بنادیا۔ یہود جو کراہ جھے گئے تھے آخراس کی دجہ یہ کی کہ ان کو تو کی دیا تھی ۔ جرزا قادیانی کو گردہ بھی کہی کر رہا ہے کہ مرزا قادیانی کے قول کے مقابلہ میں کسی صدیث کونیس مانتے اور جن کواہا نی تسلیم کرتے ہیں ان کی ہاتوں کو قابل تسلیم نہیں یجھتے ۔ کیااس سے بردھ کرکوئی سرشی اور شرارت ہو گئی ہے۔ مرزا قادیانی نے نہایت کے اور ہالکل حسب حال فر مایا کہ بہت سے لوگ یہودی بن محلے اور ان کی سیاست کی ضرورت ہے۔ حق تعالی فر ما تا ہے در مایا کہ بہت سے لوگ یہودی بن محلے اور ان کی سیاست کی ضرورت ہے۔ حق تعالی فر ما تا ہے در مایا کہ بہت سے لوگ یہودی بن محلے اور ان کی سیاست کی ضرورت ہے۔ حق تعالی فر ما تا ہے سبیلا وان یہ وا سبیل الغی یہ خذو ہ سبیلا وان یہ وا سبیل الغی یہ تحذو ہ سبیلا (اعداف: ۲۱) " یعنی ان کم امول کی ہوا ت کہ ہما ایت کی راہ دیکھتے ہیں تو اس کوراست بنا لیتے ہیں۔ راستی میں بناتے اور کم رائی کی راہ دیکھتے ہیں تو اس کوراست بنا لیتے ہیں۔

ت کے قابل ہوگئے تھے۔ اس لئے چنداس مقام میں اس کا در کنیس کیا۔ گر دگا جومہدی ہے اور پیضر ور نمیس کہ اس کا مشیل کرات و مرات اکھ چکے ہیں کہ مثیل کہ حضرت ہیں۔ پر حضرت ہی تشریف فرما ہوئے ہیں۔ می فاقل کیا گیا کہ ایسا شخص جس کوستے کہنا میں مہدی بھی ہیں اور جتنی صدیثیں امام ر ہوگئیں اور مرزا قادیانی کا قول سب

اکی اصلاحکہ لئے آئے تھے ان کی اصلاحکہ لئے آئے تھے ان کی راس کی دوریتی کہ انہوں نے اپنے دیا سے دل سے تراش کران کوفتو کی دیا قادیانی کے قول کے مقابلہ میں کسی قول کے مقابلہ میں کسی نے نہایت کے اور بالکل حسب حال المراض میں تعالی فرما تا ہے میں دوا سبیل المغی یتخذوہ کی داود کی میں تراس کو

ال) على صديث كيف اختسبه للمع بين "كيف اختسبه للمع بين" كيا حال بوگا ورتم عن من الماري كاورتم عن الماري كاورتم عن الموكا ورتم عن الموكا ورتم عن الموكا ورقم عن الموكا ورقم عن الموكا ورقم عن الموكا ورقم الموكا و الموكا و

عیسیٰ علیہ السلام کی امامت جو مخف کریں ہے وہ ہمارے اہل بیت سے ہوں ہے۔اس کا ذکر تک نہیں۔اگریہ مدیثیں ضعیف بھی ہوتیں توجب بھی ان کے ابطال کا کوئی حق نہ تھا۔اس لئے کہ ان کا موضوع ہونا ثابت نہیں۔ چہ جائیکہ وہ احادیث مسلم اور ابن ماجہ وغیرہ میں موجود ہیں۔مقصور مرزا قادیانی کابد ہے کہ امامکم منکم کا جملہ علیحدہ ہے اور اس میں لفظ ہومحدوف ہے اور ایک مقام مِي لَكِية مِن كرواووامامكم مِن حرف تغيرب- جيها كرة لك آيات الكتباب وقرآن مِن -غرض کہ دوتو جہیں کیں ایک میرکہ وا مامکم جملہ متا تھ ہے بحذف مبتدااور دوسری میرکہ جز و جملہ ہے جونزل کے فاعل کی تغییر واقع ہوا ہے۔ محرا مام بخاری نے ان دونوں توجیوں سے ایک کی طرف بھی اشارہ نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کو ضرور تھا کہ کس لفظ سے امام بخاری نے واو کے اس معنی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بیان کرتے مگر چونکہ امام بخاری پر بیافتر اء ہے اس لئے بیان نہ کرسکے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں خدا اور رسول بران کا افترا و کرنا ثابت ہے۔ پھر بخاری کیا چیز ہیں۔ محدثین کے نزد یک مسلم ہے کہ الحدیث تغییر الحدیث یعنی کسی حدیث کے معنی میں تر دوہوتو دوسری حدیثیں جواس باب میں وارد ہیں دیکھی جائیں اور اس کے وہی معنی لئے جائیں جو دوسری مديثول سيمستفاد موں جب بم صح مسلم وغيره كا حديثون كود يمية بين كمان من معرر بك عیسی علیہ السلام جب اتریں مے تومسلمانوں کا امام ان سے درخواست امامت کرے گا اور وہ تجول نہ کریں مے۔جس سے ظاہر ہے کہ وہ امام اور عیسیٰ علیہم السلام دو مخفس ہوں مے۔ تو ان احادیث کے لحاظ سے ہمیں ضرور ہوا کہ اس مدیث بخاری کے وہی معنی لیس جوان سجے مدیثوں سے ستفاد بير-اس لنه وامامكم منكم مين واؤحاليه لياكيا-جس برتمام علاء كادجماع باوراس كاصدبا نظيرين قرآن وحديث مين موجود بين جن كو ہرطالب علم جانتا ہے۔''

مرزا قادیانی نے اس داؤکے جومعنی گئے ہیں اب تک کسی عالم نے نہیں کھا۔ صرف مرزا قادیانی خود غرضی سے بیم معنی تراش رہے ہیں اور بید خیال نہیں کرتے کہ آگر تکلف کر کے بیم عنی لئے جا کمی تو دوسری احادیث میں علیہ السلام اور امام میں مخائرت ہاتضری ثابت ہے وہ حدیثیں جموئی ثابت ہوں گی اور کتب محاح ساقط الاعتبار ہوجا کیں گی۔

روزد طمع ديدة بوشمند

اب و کھنے کہ اس صدیث کے معنی جو وہ بتلاتے ہیں کہ عیسی این مریم تنہیں میں سے ایک فخص ہوگا فلا ہر ہے کہ غلط ہیں۔اس لئے کہ ہر مسلمان جاتا ہے اور صحابہ ہمیشہ قرآن وصدیث

مں سنتے تھے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے تھے۔اگر ذرابھی اختال اس معنی کا ہوتا تو محابہ ہو چھ لینے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نبی بنی اسرائیل ہیں۔ ان کی نسبت منکم کا ارشاد کیسا ہم اطمینان دلاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کسی ضعیف بلکہ موضوع روایت سے بھی ٹابت نہیں کر سکتے کہ عیسیٰ ابن مریم جو حضرت نے فرمایا اس سے مرادوہ فخص ہے جواس امت سے ہوگا۔

بجائے خود بحال ہیں۔ کریں مے۔اس توجیہہ

وفت امامت کون کریں

شريف ميں س قدر محذو

وإذنت لربها وحق

نظيرس بكثرت موجود

جس يظرين بكثرت

البعث فانا خلة

وغير مخلقة لنبيب

طفلا (الحج:ه)^{"ا}

ثم من علقه ثم يذ

علقه اورعلقه سےمضا

بنایا جاتا ہے۔ بعنی ا

بمى كهيس بوراوا قعه فد

متعدد مجلسوں میں کس

واقعدبیان کردے۔

براس مديث شريف

ہے۔اس موقع میں

وحال مصمحل موكا

سَكِيمًا _آنخفرت

مریم آسان سے ا

مائة زياب

قرآن شریف می

كهلائيس اورخودا

بات ہوگی اور بیا

بزرگ مثلاً باپ

يهال بيشبهوتاب كد (مسلم شريف ج مم ١٩٩٦، كتاب أفتن والشراط الساعة) يس روايت ٤- فأذا جاوا الشام خرج فبينما يعدون القتال يسوون الصفوف اذا قيمت الصلوة فينزل عيسى ابن مريم شاله فامهم فاذا رأه عدو الله ذاب كما يذوب الملع في الماه "اس سے ظاہراً معلوم موتا ب كيسىٰ عليه السلام جب الريس محقوا مامت كريس كے ـ مكر جب دوسرى متعدد حديثوں سے ثابت ہے كميسىٰ عليه السلام امامت ند كريس كمه رجبيها كدامجي معلوم مواتو جميل يقين موتاب كداس حديث كاوه مطلب مدموكا جو ظاہراسمجماجاتا ہے۔البتدلفظ امہم سے وہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر جب ہم ویکھتے ہیں کہ بدلفظ نمازی کی امامت کے واسطے موضوع نہیں بلکہ پیش روی کے معنی میں بھی مستعمل ہے تو وہ شبر رفع ہوجاتا -- (السان العرب ج إص ٢١٥٠٢١) يمل تكما عن والامام بمعنى القدام وفلان يؤم القوم يقدمهم وقال ابوبكر معنى قولهم يؤم القوم اى يتقدمهم اخذ من الامام يقال فلان امام القوم معانه هوا لمتقدم لهم ويكون الامام رئيسا كقولك امام المسلمين "اور (ختى الاربح اس ٢٥) من المعاب وامهم امامة وام بهم امام و پيش رو شدن ایشان شد "اس صورت می مطلب مدیث کابیهوا کیسی علیدالسلام ازیس کے اوردجال كمقابل كواسط بيش روبول كاوراس برقرين بحى بيب كرف امهم كساته فاذا اداعدوالله ذاب متعل بعنى جب ملمانول كساته مقدمة أكيش شسب آ محيسى عليه السلام كور جال اي مقابله مين ديمي كانوكل جائ كاراس عظامر بكدان كو پیش روانشکرد کیمے گاور ندم مجدین و کیمنے کا اس کوکوئی موقع نیس _ کیونکہ مدیث صحیح سے ثابت ہے کہ معجد کا درواز ہنماز کے وقت بند ہوگا۔ یہاں مرزا قادیانی بیاعتراض ضرور کریں مے کہ فیسندن عيسى عليه السلام فامهم سَعظا براامامت نمازمعلوم بوتى ب مراس كاجواب بيب كم ال يمجى ايك احمال باورجو فركور بوا وه بعى احمال برجس يرقرينه بعى موجود اورلفظ بعى مساعد ہے اور دوسری احادیث بھی اسی کومؤید ہیں۔ بہت ہوگا تو تعارض کی وجہ سے دونوں احمال اقط ہوں مے مگراس سے ہارے مقصود میں ، أن نقصان نبیس آتا۔ كونكد دوسرى حدثيں سحج سحج

ابمی احمال اس معنی کا ہوتا تو صحابہ پوچھ بیتے ان کی نسبت منکم کا ارشاد کیسا ہم اطمینان ایت سے بھی ٹابت نہیں کر سکتے کہ میسی این ارامت سے ہوگا۔

٣٩٢، كتاب الغنن والشراط الساعة) يين روايت القتال يسوون الصفوف اذا قيمت و فاذا رأه عدو الله ذاب كما يذوب كيميلى عليدالسلام جب اتريس محتوامامت البت ہے كم عيلى عليد السلام امامت نه ہے کہ اس حدیث کا وہ مطلب نہ ہوگا جو ې مرجب جم د يکھتے ہيں كه بيلفظ نماز بي ف من محم مستعمل بي تووه شدر فع موجاتا م بمعنى القدام وفلان يؤم القوم اى يتقدمهم اخذ من الامام يقال ييكون الامام رئيسا كقولك امام وأمهم أمامةوام بهم أمام وهيش عث كايد واكتيسى عليدالسلام اتريس م يقرينه كايرب كرفسامهم كساته ل کے ساتھ مقدمہ انجیش میں سب ہے ل جائے گا۔اس سے طاہر ہے کہ ان کو ال - كونكدهديث محيح سے ثابت ہے ك ياعتراض ضروركري محكه فيسنول اوم موتی ہے۔ مراس کاجواب بیہ کہ ہے۔جس پرقرینہ مجی موجود اور لفظ بھی موگا تو تعارض کی وجہ ہے دونوں احمال نيس آتا ـ كيونكه دوسرى حدثين صحيح صحيح

بجائے خود بحال ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے کمیسی علیہ السلام امیر المومنین کی اقتداء كريس ك_اس توجيه براتى بات باقى ره جائے كى كداس مديث في بيمعلوم ند موكا كداس وقت امامت كون كريس مع مريكوكي قابل اعتراض بات نبيل الل علم ير يوشيده نبيل كرقر آن شريف ش كن قدرمحدوقات بين مشلاً "واذ الارض مدت والقت مافيها وتخلت واذنت لربها وحقت يا ايها الانسان (انشقاق: ۱۲۳) "عن جرامخدوف براحي وا نظيرين بكثرت موجودي _اى طرح تقع بين كبين بوراقصه ذكركيا كيا اوركبين اختصار كيا كيا-جس كنظيرين بكثرت موجودين -اى طرح" يا ايها النساس ان كنتم في ريب من البعث فأنا خلقناكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وغير مخلقة لنبيين لكم ونقرفي الارحام مانشاء الى اجل مسمى اثم نخرجكم طفلا (المج: ٥) "اوردوسرى مكرارشاوي-" هوالذى خلقكم من تراب ثم من نطفية ثم من علقه ثم يخرجكم طفلا (مؤمن:٦٧) "ويكهيّ آيرسالقديس ارشادي كنظفس علقه اورعلقه ت مضغه اورمضغه سطفل بنايا جاتا باورووسري آيت مي بك معلقه سطفل بنایا جاتا ہے۔ یعنی اس آیت مس مضفہ تخلقہ وغیرہ مخلقہ ترک کردیا گیا۔ اس طور پراحادیث میں بھی کہیں بوراواقعہ مذکور ہوتا ہے۔اور کہیں بالاختصار اور عقل وتجربہ بھی اس پر کواہ ہے کہ جب آ دمی متعدد مجلسون مس كسى واقعدكوذ كركرتاب واسكا التزام نبيس كرتاكه من اول اللي آخده يورا واقعه بان كردے - بلكہ بحسب ضرورت مقام اورا تضائے حال كى وزيادتى موجاتى بــاى طور یراس حدیث شریف بیس نماز کی امامت کا ذکرترک کردیا جو بار ما مختلف حدیثوں بیس بیان فرمادیا ب_اس موقع میں مقعودای قدر مقا کر عینی علیہ السلام اس افکر کے آھے رہیں ہے۔جن کو و کیو کر د جال مصحل موگا۔ مرزا قادیانی اس حدیث کواپنے پر چسیاں کرنا جاہتے ہیں معلوم نہیں وہ کیونکر مو سكے كا۔ آنخضرت الله تو فرماتے بيں اے مسلمانواس روزتمهارى كيا حالت ہوگى جسب عيسى ابن مريم آسان سے اتريں كے اور تمباراام متم بى يس سے موكا ـ است كى بات أيسے موقع ميں كى جائة زياب كوكى بدى بات كاوقوع مورمثلاعيني عليدالسلام جيسا ولوامزم ني جن كى جكه جكه قرآن شریف میں تعریف وتوصیف ہے۔آسان سے اتریں اور مارے نی اللہ کے امتی کہلائیں اورخود امامت بھی نہ کریں بلکہ ایک امتی کی اقتداء کریں۔ البتہ یہ کمال افتخار اورخوشی کی بات ہوگی اور بیاس وجہ سے کہ آ دمی کا مقتضائے طبع ہے کہ جب کوئی جلیل القدر مخص اسیخ کسی بزرگ مثلاً باپ یا مرشد کا تالع ہو کرا ہے حلقہ میں شریک ہوتا ہے تو ایکی خوثی ہوتی ہے کہ جس کا ۲۸ پقرجهازوغ ۋالىل كىلىز ب ۹ س.... المام ميدى اس مدیث شریف سے ظاہر ہے' آ الحارث بن حراث على مدمدانواله كما مكنت قر اوقال اجابة (رواه ابوداؤد النهرس ايك فخض لكل كارجس كا بوگا_آل محملات كوده اسك مددد. مردواجب باورايك روايت السودجأت من قبل خراه ج م ص۲۷۷ء والبيه قي في د بيتي العباس بن عبدالمطلب) وبلوى مؤلفه مولانا كرامت على م سياه نشان خراسان كى لمرف مهدى خليفة الله بول مے-ان روايات سيطا: الر تك كاورامام مبدى بحى اسكا اسک س....ب

غرض

المام

سم

۵.....۲

امراول كانسبت

ے مست دجال کے م

بیان نبین ہوسکتا ای بناء پر حضرت فر ماتے ہیں کہواس روز کیا حالت ہوگی جب تمہارے ساتھ بآ ل جلالت شان میسی علیه السلام شریک حال موں سے فی الواقع جن کونی کر میم اللہ اسے کمال ورج ک محبت بان کی اس وقت عجیب حالت موگی ای وجدسے ارشادے "کیف انتہ اذا نے ل أبن مريم فيكم وامامكم منكم (مسلم ج١ ص٨٥، باب نزول عيسيٰ بن مريم) " اگراس حدیث کایدمطلب سمجها جائے کهاس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔ جب ایک پنجانی تم میں اتر ہے گا اور تمہاری امامت کرے گا۔اس میں تو کوئی خوش کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس میں شک نہیں کہ بیا بات اس قابل ہے کہ عرب اس کو بہت براسمجیں مگر اس لحاظ سے کہ وہ ایک مہمان ہوگا جو (اذائزل) سے مجما کیا ہے۔ چنداں مال کے قابل بھی نہیں۔ بہر حال ایک پنجالی مخص کاکسی نماز میں امامت کرنانہ کوئی خوشی کی بات ہے نڈنی کی۔ پھر کیف ائتم ہے اس واقعہ کی عظمت بیان کرنا کس قدرشان بلاغت وفعاحت سے دور ہے۔ در باطن بدآ مخضرت ملاقے بر ایک حملہ ہے کہ ایسے خفیف خفیف امور کوحضرت عظیم الثان سجھتے تتے اورا کریہ خیال کیا جائے کہ اس محض میں علیہ السلام کے کمالات ہوں ہے۔ جب بھی بقول مرزا قادیانی وہ کمال ہی کیاوار ومداران کے معرول کامسمرین مقابس کوخودمرزا قادیانی قابل نفرت سجمتے ہیں۔ایے قابل نفرت هخص کی امامت کوئی وقعت کی بات نہیں ہوسکتی ۔اب ر مار پر کدا حیاءاموات وغیرہ سے ہدایت مرادلی جائے تووہ میمی کوئی ٹی بات جیس علماء امتی کا نبیاء بنی اسر ائیل فرما كرحفرت نے ہرایک عالم متندین کوانبیائے بنی اسرائیل کامٹیل قرار دیا۔جن میں موی اورعیسی وغیرہ انبیاء عليهم السلام داننل بين_

ام مہدی جوسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوں کے وہ خاندان اہل بیت کرام سے ہوں گے وہ خاندان اہل بیت کرام سے ہوں گے جن کا حلیہ بھی ہٹلا دیا حمیا کہا جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔

سهم اشاروسال ی عربی امام مهدی و مثل میں جا کر خطبه پر حیس مح جیسا که معلوم بدوا۔

۲۲ امام مهدی منتطنطنید فتح کریں مے اور ساتھ ہی دجال کطے کا کمائز۔ ۲۵ امیر المؤمنین میں علیہ السلام کو امامت کے لئے کہیں می کمروہ اس پر رامنی

۳۵ امیرالمؤمنین عینی علیه السلام کوامامت کے لئے کہیں مے مگروہ اس پر راضی ند ہوں کے۔ ۲۲ عیسی علیہ السلام نماز کے بحد مجد کا دروازہ محلوادیں مے اور اس وقت

وحال وبالموجود موكا كمامر ...

ے ہم دجال سے ساتھ ستر ہزار یہود ہوں مے اور سب بھا گیں مے کمامز ۔ ۱۳۸ پقر جماڑ دغیرہ یہود یوں کی نشاند هی کریں مے تا کہ اہل اسلام ان کولل کر ڈالیس کمامز ۔

ان روایات سے ثابت ہے کہ حارث امام مبدی کی مدد کے لئے خراسان کی طرف فوج لے کر لکلے گا اورا مام مبدی بھی اس کے ساتھ موں گے۔ان رواغوں بیس کئی امور خدکور ہیں۔

ا..... مارث كاخروج-

٢.... اس كامقام خروج ماورا والنهم موكا ـ

س اس ک فوج کے مقدمة انجیش پرایک فخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔

٣ غرض اس كي آل محمليك كي تا ئيد موكى -

۵ ایاممهدی محی اس فوجیس موجود مول کے۔

٢ بر مخض يرواجب موكا كدان كى مدركر

امراة ل كنبت مرزا قادياني كيتم بين كدوه حارث من مول ينانجد (ازامة الاوبام

کیا حالت ہوگی جب تہار سے ساتھ با آل تع جن کو نی کر پر سالیہ سے کمال در جے ہارشاد ہے 'کیف انتسم اذا نسزل بلب نزول عیسی بن مریم '' قت تہاری کیا حالت ہوگی۔ جب ایک وبہت برا مجھیں گراس لحاظ سے کہ دہ وبہت برا مجھیں گراس لحاظ سے کہ دہ طال کے قابل بھی نہیں۔ بہرحال ایک دور ہے۔ در باطن بیا تخضر سے اس واقعہ دور ہے۔ در باطن بیا تخضر سے اس واقعہ می بقول مرزا قادیانی وہ کمال ہی کیادار فی قابل نفرت مجھتے ہیں۔ ایسے قابل دہاری کہ احماد اس اقیل فرما کر حفرت نبیدا، بنی اسر اقیل فرما کر حفرت نبیدا، بنی اسر اقیل فرما کر حفرت نبیدا، بنی اسر اقیل فرما کر حفرت

زمانے بیں ہوں کے وہ خاندان اہل معلوم ہوا۔

دما بن مين موي اورعيسي وغيره انبياء

تی میں جا کرخطبہ پڑھیں گے جیسا کہ

ر ما تھ بی د جال کھے گا کمائز ۔ ن کے لئے کہیں کے مگروہ اس پر راضی

ا درواز ہ کھلوادیں کے اور اس وقت

پیش سموئی جومسلمانوں کا امام اورمسلمانو

المضمون بين اوردونول كامصداق يجيعا ؟

طرح صحح ہوگا۔اگر تغییر کے لحاظ ہے دیکا

تغسيرجع كےساتھ صحح نہيں اوراگرجع كالج

اليه تراث كاجو مارواءالنهركو بتارب بيلوه

تحت میں کیونکرآ سکے۔البتداس کیا ظامے

ے نکلے اور حارث مرزا قادیانی بن ر۔

مدیث میں ہے کہ آ بانحوکی ترکیب بھی الا

سمجتاب كدوه درست نبيس - كيونكه "ب

حراث علىٰ مقدمة رجل "كمح

مسلوراء النهسر "سجمناكس فحوا

مرزا قادیانی نے حدیثوں کے ساتھ تھو کو

تھم ہے۔انہوں نے دیکھا کہ کی طرر

کا کے جولوگ علم سے ناواقف تھے ان

اعتبار برایک حارث بی کیا۔مهدی تر

مرزا قادیانی نے فورا چندوں کی فہر

ص ۱۰۱۰ و ماشیه بخزائن ج ۱۰۱۵

عظیم الشان سلسلہ اس حارث کے سپر

كهم فتح اسلام بيراس سلسلدكي يانج

اشارة سمجما ياكميا ہے كدوہ حارث بادم

ذات ہے متحمل ہو سکے اور اس تا کید

حارث کےظہور کے وقت جومثیل کے

بہتیرے ان میں سے مخالفت بر کھ

اس کی ضرورت ان کواس ا

دور میں علوم کی تابی مور بی ہے۔

اب د میستے کہان کا میقول کہا

ص۱۳۲، خزائن جسم ۱۲۱ ماشیه) بیس کھتے ہیں۔ ''انگریزی سلطنت بیس تین گاؤں تعلق داری اور ملک متن کا وَل تعلق داری اور ملک علیت قادیان کا حصد جدی والد مرحوم کوسلے جواب تک ہیں اور حراث کے لفظ کے مصداق کے لئے کافی ہیں۔''

مرزا قادیانی اپی زمینداری سے یہاں بیکام لینا چاہتے ہیں کہ اس مدیث کے مصداق بنیں ادراس کی دلیل بیٹی کرتے ہیں کہ اس مدیث میں لفظ صارث فرکور ہادر صارث زمیندار ہوں۔

حارث کے معنے جو زمیندار کے ہتلارہ ہیں اس سے مسلمانوں کو دھوکا دیتا آئیس مقصود ہے۔ کیونکہ کتب افت میں معرح ہے کہ حارث کسان کو کہتے ہیں اوراگر بالفرض وہ کسان بھی قرار دیئے جا کیں جب بھی اس حدیث کے مصدات نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ حضرت بھائے نے نہیں فر مایا کہ پخر ج رجل حارث بلکہ یے فرمایا رجل بقال لہ الحارث ۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس فخص کا نام حارث ہوگا۔ کیونکہ بھال لہ اعلام کے مقام میں کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث اس پر شہادت دے رہی ہے۔' قبال المنبی سکھا ہے لا تذہب اللیل والنہار حتیٰ یملك رجل من الموالی یقال له الجهجاه (رواہ القرمذی ج۲ ص۲۶،۲، باب ماجاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعة، مسلم ج۲ ص۳۹، کتاب الفتن)''

(غیاث اللغات م ۱۶۷) میں لکھا ہے حارث اسدوشیر درندہ وجمعنی زراعت کنندہ ومزارع ونام ابن مشام کہ از صادی بود۔ ظاہر ہے کہ یہ تینوں معنی مرزا قادیانی پر صادق نہیں۔ اگر حارث زمیندار کو کہنا سمجھ ہوتو بادشاہ پر بطریق اولی پیلفظ صادق آئے گا۔ حالا نکہ کی کتاب میں وہ اس کی تصریح نہیں بتا سکتے۔ بہر حال لفظ حارث کے مصداق وہ کسی طرح بن نہیں سکتے۔

مرزا قادیانی نے اس حدیث میں ایک اور تصرف کیا ہے (یقال لہ الحارث حراث علی مقدمة رجل) کا مطلب یہ بتایا کہ ایک فض حارث نام لیمی حراث ما وراء النہر سے لکلے گا جیسا کہ (از الة الاو ہام م ۹ ۷ ، فزائن جسم ۱۲۱ حافیہ) میں فرماتے ہیں کہ 'اب میں وہ حدیث جوابودا وُد نے اپنی صحیح میں کسی ہے۔ تاظرین کے سامنے پیش کر کے اس کے مصدات کی طرف ان کو توجہ دلا تا ہوں سوداضح ہو کہ یہ پیش کوئی جو ابودا وُد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک فخض حارث نام یعنی حراث ماوراء النہ سے سے کہ ایک فخض حارث کی المداو دفعرت ہر النہ سے سے کی سے میں مول کو تقویت دے گا۔ جس کی المداو دفعرت ہر النہ مومن یہ واجب ہوگی۔ الہای طور یہ جمھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی اور سے کے آنے کی ایک مومن یہ واجب ہوگی۔ الہا می طور یہ جمھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی اور سے کے آنے کی

پی کوئی جومسلمانوں کا امام اورمسلمانوں میں سے ہوگا۔ وراصل یہ دولوں پیش کوئیال متحد المضمون میں اور دونوں کامصدات یمی عابز ہے۔''

اب دی کھے کہ ان کا بیتول کہ ایک فیض حارث نام بینی حراث ماوراً انہر سے نکلے گاکی طرح سے جوگا۔ اگر تغییر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو حارث مغرد ہے اور حراث جمع ہے۔ مفرد کی تغییر جمع کے ساتھ سے نہیں اور اگر جمع کا لحاظ کیا جائے تو مان تبعیفیہ کی ضرورت ہے۔ گرمفاف الیہ حالے جو مارت کا جو مارواء النہر کو بتارہ ہیں اوہ خود مضاف سے بھی کئی درج اوپر ہے۔ مفاف الیہ کہ تحت میں کیونگر آ سکے۔ البتہ اس لحاظ سے کہ مرزا قادیانی کے کن درجہ اوپر کے جدیز رگوار ماوراء النہر سے لکتے اور حارث مرزا قادیانی بن رہے جی تو بیتو جبہہ بن سکتی ہے۔ گرکلام یہاں عبارت حدیث میں ہے کہ آ یا نمونگر آ کیب بھی اس کواجازت ویتی ہے یا نہیں۔ سواد فی درجہ کا طالب علم بھی حداث سے متنا ہے کہ وہ درست نہیں۔ کیونکہ '' ہے متنی' بیضرج رجل من و راء المنہ ریقال لمه المحادث حداث من مقدمة رجل '' کے متی' نہیں۔ مرزا قادیانی کی امت تو خوش ہوتی ہوگی کہ مساور اء السنہ سر ''' بھینا کی نمونگر ہوگی کہ کو اس کا صدمہ ہوتا ہے کہ اس مرزا قادیانی نے حدیثوں کے ساتھ نحو کو بھی باطل کردیا۔ گر اہل علم کو اس کا صدمہ ہوتا ہے کہ اس ور میں علوم کی بتا تی ہورتی ہے۔

 ی میں تین گاؤل تعلق داری اور راث کے لفظ کے مصداق کے

اہتے ہیں کہ اس حدیث کے غظ حادث فرکورہے ادر حارث

سے معلمانوں کو دھوکا دیتا انہیں فی بیں ادراگر بالفرض وہ کسان کئے۔ اس لئے کہ حضرت علاقہ شدجس سے ظاہر ہے کہ اس تا ہے جیسا کہ حدیث اس پر النہار حتیٰ یملك رجل النہار حتیٰ یملك رجل سے النہار عاجاہ ان الخلفاء

درنده وبمعنی زراعت کننده بینول معنی مرزا قادیانی پر لل میدلفظ صادق آئے گا۔ عارث کے مصداق وہ کسی

(یقال لدالخارث حراث علی راء النهرست نظی گاجیسا که راء النهرست نظی گاجیسا که راه در نظر فارد و در نظر فارداء ما دراء ما دراء در کی الداو دلاسرست ہر رائی اورائی کوئی اورائی کی گوئی اورائی کی کوئی کا در سیح کے آئے کی

کریں مے کہ اس کی جماعت متفرق ہوجائے۔ اس لئے آنخضرت الله پہلے ہے تاکید کرتے ہیں کہ اے مومنوتم پر اس حارث کی مدد داجب ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کس کے بہکانے ہے اس سعادت سے محردم رہ جاؤ۔' اہل وجدان سلیم بچھ سکتے ہیں کہ اس حدیث ہیں ہے بیسب اشارات مرزا قادیانی کے مفید مدعا کس صفائی سے نکالے جارہے ہیں۔ مرزا قادیانی کا خیال ایک اعتبارے درست بھی ہے۔ اس لئے کہ جب تک الی تداہیر نہ کی جا کیں کوئی روپید دیتا بھی تو نہیں اوراییا کون آ دی ہے جس کورو پیے کی ضرورت نہ ہو۔ خصوصاً زمینداری بلکہ موروثی شاہی خیال والوں کوتو بہت کی ضرورتیں لائل رہتی ہیں۔

اب اس حدیث پر اور بھی غور کیجئے۔ ابوداؤد کے نسخوں بھی یہ عہارت (الحارث الحراث) دوطور پر ہے۔ بعض نسخوں بھی حارث ابن حراث ہے۔ جس کا مطب طاہر ہے کہ حارث کے باپ کا نام حراث ہوگا اور بعض نسخوں بھی حارث حداث علی مقدمة رجل ہے۔ یعنی حارث الی حالت بھی لکے گا کہ اس کے مقدمة الحیش پر ایک خض ہوگا۔ جس کا نام منصور ہوگا۔ اس نسخی کی شرح بیس کے مقدمة الحیش پر ایک خض ہوگا۔ جس کا نام منصور ہوگا۔ اس نسخی کی شرح بیس کے بیں۔ حداث کعلام اے امید و عامل للحارث یعنی حراث کے معنی کارگر اداور کا سب کے بیں۔ چنانچے (اسان العرب میں سم ۱۵۰۳) بیس کھا ہے ' و فسسی السحدیث اصدق الاسماء الحارث لان الحارث الکاسب واحترث المال کسبه والانسان لا یخلو من الکسب طبعا واختیار آ''

امردوم بعنی حارث کا مقام خرد آبا و راء انهم ہونا جو حدیث شریف یس ہے۔اس کی نبیت مرزا قادیانی (ازالة الادہام ص ۱۲۱، خزائن جسم ص ۱۲۰) یس فرماتے ہیں کہ''بابر بادشاہ کے وقت میں جو چھائی سلطنت کا مورث اعلیٰ تعابر رگ اجداداس نیاز مند کے خاص سم قند سے ایک جماعت کیر کے ساتھ کی سبب سے جو بیان نہیں کیا مجا جمرت اختیار کر کے دہلی میں پنچے انہیں شاہی خاندان سے پکھا ایسا تعلق خاص تھا جس کی وجہ سے دہ اس گورنمنٹ کی نظر میں معزز تھے۔ چنا نچے بادشاہ وقت سے بنجاب میں بہت سے دیہات جا کیر کے آئیں طے اور ایک بڑی زمینداری کے وقتی دار تھم رائے گئے۔''

ہابر بادشاہ کے زبانہ کو چارسو برس گذرتے ہیں۔اس عرصہ ہیں تخیینا دس پندرہ پشت مرزا قادیانی کے گذر گئے ہوں کے اور جداعلی جو دہلی تشریف لائے تھے۔مقعود اس سے سمرقند سے جمرت کر کے اس غرض سے لکلنا تھا کہ ہادشاہ سے کوئی و نیوی نفع حاصل کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جا کیرات وغیرہ ملیں۔اب مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ سمرقند سے بینی بادراء النہر سے کوئی

بحى فكلے مرحارث تومين عي بول

مرزا قادیانی نے اس

بنالینا ہے۔اس سوال کے بعد جب لاحول پڑھ کر مجھ جاتے کہ میشیطانی کوچندوں کی ضرورت ہے اور منے و

نے اپنی ذاتی تحقیق سے قاعدہ قرار ضرورت کے لحاظ سے اس کے دوکر

تیسراامریعی حارث کے اس کی نسبت (ازامہ الادہام ۴۵۰ کے بعدرسول الشعای نے فرمایا کہ اس جوگا۔جس کوآسان پرمنصور کے نام جواس کے دل میں ہوں کے آپ: ہے۔ مگراس مقام میں در حقیقت کوا اس حارث کودی جائے گی۔ جیسا کو

مدیث شریف میں (

فوج کے اس صے کو کہتے ہیں جوتما آ دی نہ ہوگا بلکہ لفکر جرار لے کراما ا انجیش پر ہوگا اور دوسری روایت مگر نشان سیاہ ہوں کے بسسی کا حال آ آیک معمولی بنجانی آ دمی ہوگا۔جس آیک معمولی بنجانی آ دمی ہوگا۔جس مجى نكك مرحارث تومي بى مول - كونكدالهام سايسانى معلوم مواسم-

مرزا قادیانی نے اس موقع میں حسن طن سے بہت کام لیا ور تہ ہم سے لوچھ لیت کہ بہت کام لیا ور تہ ہم سے لوچھ لیت کہ سے بھی باہر نہیں تکا اور میں تو صاف قر مادیا ہے کہ حارث وراء النہر سے نکلے گا اور میں تو وراء النہر کہاں، بنجاب سے بھی باہر نہیں تکا ۔ پھر حارث ہونے کا کیوکر دعوی کروں اور اگر اس حدیث کے معنی ظاف واقعہ بیان کردوں تو ء فی کر میں تھا ہے پر افتر اء ہوگا۔ جس کے بارے میں سخت وعید وارد ہے کہ مقال المذہبی شین من کذب علی متعمداً فلیبت مقعدہ من المذار (بخاری جا ص ۲ ، باب اثم من کذب علی المنبی شین میں معمداً فلیبت مقددہ من المذار (بخاری جا الله شین ہی ہو بات حضرت نے نہیں کہی وہ حضرت کی طرف منسوب کرتا ووز خ میں ٹھکا تا بنالین ہے۔ اس سوال کے بعد جب ہم کوئی تفی بخش جواب نددیتا اور یقینا ندد سے سک تو اس پر بنالین ہے۔ اس سوال کے بعد جب ہم کوئی تفی بخش جواب نددیتا اور یقینا ندد سے سک تو اس پر کو چندوں کی ضرورت ہے اور می وشام ای کا خیال لگار ہتا ہے۔ اس لئے جس طرح مرزا قادیا نی کو چندوں کی ضرورت ہے اور می وشام ای کا خیال لگار ہتا ہے۔ اس لئے جس طرح مرزا قادیا نی فرورت کے لئا فارے سے قاعدہ قرار دیا ہے۔ شیطان نے موقع پاکرالہام کردیا اور مرزا قادیا نی کو مرورت کے لئا فاسے اس کے درکرنے کا موقع ندال۔

تیسراامریعنی حارث کے مقدمہ انجیش پر منصور نام سردار ہونا جو حدیث بیس نہ کور ہے اس کی نسبت (از لد الاد ہام ۲۰۰۰ من ان جسم ۱۳۹۰ ۱۳۸) بیس تحریر فریاتے ہیں کہ ' پھراس کے بعدرسول النظافی نے فریا کہ اس نظریعنی اس کی جماعت کا سردار دسرگردہ ایک تو فیق یافتہ مخص ہوگا۔ جس کو آسان پر منصور کے نام سے پکارا جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالی اس کے خاد ما ندارادوں کا جواس کے دل بیس ہوں گے آپ ناصر ہوگا اس جگدا کر چداس منصور کوسید سالار کے طور پر بیان کیا ہے۔ گمراس مقام بیس در حقیقت کوئی خاہری جنگ وجدل مراذ ہیں۔ بلکہ ایک ردحانی فوج ہوگی کہ اس حارث کودی جائے گا۔ کردیکھا۔''

حدیث شریف میں (علی مقدمہ رجل یقال لدمنصور) ندکور ہے اور لغت میں مقدمہ فوج کے اس جھے کو کہتے ہیں جو تمام فشکر کے آگے رہتا ہے۔جس سے ظاہر ہے کہ حارث معمولی آ دی نہ ہوگا بلکہ فشکر جرار لے کرامام مہدی کی مدد کو فکلے گا اور ایک منصور تامی سر وار اس کے مقدمہ انجیش پر ہوگا اور دوسری روایت میں جوائی کی تائید میں ہے صراحہ یہ بھی خدکور ہے کہ اس فوج کے فشان سیاہ ہوں گے۔جس کا حال ابھی معلوم ہوا۔ مرز ا قادیانی سب کی فی کر کے فرماتے ہیں کہ وہ ایک معمولی بنجابی آ دی ہوگا۔جس کے ساتھ نہ فوج ہے نہ حشم البت اس کے مریدوں میں ایک محفل ایک معمولی بنجابی آ دی ہوگا۔جس کے ساتھ نہ فوج ہے نہ حشم البت اس کے مریدوں میں ایک محفل

لئے آنخفرت اللہ پہلے ہے تاکید کرتے ۔
۔ ایسا نہ ہو کہ کی کے بہکانے سے اس لئے ہیں کہ اس صدیث میں سے بیسب کے جارہ ہیں۔ مرزا قادیانی کا خیال الکی تداہیر نہ کی وہ بیدد بتا بھی ہو۔ خصوصاً زمینداری بلکہ موروثی شاہی

اؤد کے نخول ش بیر عبارت (الحارث شہر جرس کا مطب ظاہر ہے کہ حارث سواٹ عملی مقدمة رجل ہے ۔ یعنی پرایک فخص ہوگا ۔ جس کا نام منصور ہوگا ۔ نے امیر و عامل للحارث یعنی حراث الحاسب و احترث المال کسبه

ونا جو صدیث شریف میں ہے۔اس کی

۱) میں فرماتے ہیں کہ ''بابر بادشاہ کے

داس نیاز مند کے خاص سمرفتہ سے ایک
جرت اختیار کر کے دہلی میں پہنچ۔۔۔۔۔

بسے دہ اس گورنمنٹ کی نظر میں معزز
سے جا گیر کے انہیں طے اور ایک بڑی

۔ اس عرصہ میں تخینا دس پندرہ پشت فی لائے تھے۔ مقصود اس سے سمر قند نغوی لفع حاصل کریں۔ چنا نچہ ایسا ہی کسمر قند سے لیننی ماوراء النہر سے کوئی

موكاجس كوآسان يرمنصور يكاراجائكا-

مرزاقادیانی گرخری سے ابھی معلوم ہوا کہ اس حدیث سے اشارہ سمجھا گیا کہ وہ حارث بادشاہ یا امیروں میں سے نہیں ہوگا۔ تاا یسے معارف کا پی ذات سے تحل ہو سکے۔ قالبًا اشارہ ای سے نکالا ہوگا کہ حارث کی تھرت کا تھم ہے۔ انہوں نے تھرت کو چندہ میں شخصر کردیا۔ حالا تکہ چندہ دینے کا نام تھرت نہیں۔ تی تعالی فرما تا ہے 'ولے قد نصر کم الله فے مواطن کثیرہ قر نہوں ، کی مرزاقادیانی اس آ سے کی فیر میں بھی بیفرما کیں گے کہ خدائے تعالی کثیرہ دیا تھا۔ مرزاقادیانی لفظ (وجب تھرہ) سے اشارہ یہ نکا لتے ہیں کہ وہ بادشاہ ادرامیر نہ ہوگا اور جو صراحة لفکر وآیات وغیرہ نہ کور ہے۔ اس سے انکار ہے تو مرت کے زمانے کہ مسلمانوں کو آفرین کہنا چا ہے کہ باوجود یکہ آئیس حدیثوں پر استدلال کر کے اپنی مہدوں سے شوت پر ایک فکر جرار پیش کرتا ہوگا۔ گرجو خالف آبی نما دارے دہ نے مسلمان دیکھر ہے ہیں ہونگا کہ برنظر کر کے اس کے دارے ذاتا دیا نی کاردوا تیوں کی مسلمان دیکھر سے بیل کرائی کا کہ پر نظر کر کے اس کے دارے نہیں خاتی ہوگا کہ پر نظر کر کے اس کے دارے نہیں اور جولوگ ان کومکا کہ پر ان کے مطلع کرتے ہیں انہی کورشن سیجھتے ہیں۔ کلمہ پر خورے ہیں اور جولوگ ان کومکا کہ پر ان کے مطلع کرتے ہیں انہی کورشن سیجھتے ہیں۔ کلمہ پر خور ہے ہیں اور جولوگ ان کومکا کہ پر ان کے مطلع کرتے ہیں انہی کورشن سیجھتے ہیں۔ کلمہ پر خور ہے ہیں اور جولوگ ان کومکا کہ پر ان کے مطلع کرتے ہیں انہی کورشن سیجھتے ہیں۔

یہاں یہ امر بھی خورطلب ہے کہ مرزا قادیانی کالفکر تو روحانی ہے نہ جسمانی فوج ہے نہ جنگ وجدل پھر چندوں کی کیا ضرورت۔ ایسے لطیف لفکر کی لفرت کثیف چیز سے طلب کرنا اور مال جس کا فند ہونا مسلم ہے اس کے لئے ہاتھ پھیلانا کس قدر نا مناسب اور بدنما ہے۔ (ازالہ الاوہام ص ۲۵۱، فزائن ج سم ۲۵۵) میں خود فرماتے ہیں کہ ''مسیح ونیا میں آ کر مال کواس قدر تعلیم کرے گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جا کیں گے۔ یہ نہیں کہ مسیح درم ودینا رکوجو بمصدات آ بہ انسان ما الموالکم واو لادکم فقف ہے جمع کرے گا اوروانستہ ہرایک کو مال کیے درم و کیٹے میں ڈالے گا۔''

مرزا قادیانی کاحزم واحتیاط بھی قابل دید ہے کہ مال میں دوجہتیں ہیں محمود و فرموم جب دینے کی کوئی روایت آجاتی ہے کے میسل علیہ السلام بہت مال دیں کے تو مال نہا ہت فرموم اور فتند ہوجاتا ہے کہ اگر دیا جائے تو لوگ فتنے میں پڑیں کے اور لینے کاموقع آتا ہے تو نہا ہے محمود اور اس قابل ہوجاتا ہے کہ اس کے لئے دست سوال وراز کیا جائے اور اس کے دینے کی حدیثوں میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد ہا تیں کرتا ہے اور لینے کے وقت وہی خاص جسم قرار دیا جاتا ہے جس میں استعارہ اور کنا ہے وفق فرار دیا جاتا ہے جس میں استعارہ اور کنا ہے وفق فران ہیں۔

امر چہارم بین حارث کی غرض آل محد مسہ و بزائن جسم ۱۳۷) میں کھتے ہیں کہ'' حارث محمد بینی اتقیاء سلمین جوسا دات قوم وشرفائے ملت موں مے۔ آل محمد کے لفظ میں ایک افضل اور م طہارت میں اس جزو سے مناسبت رکھتے ہیں اا طریقہ شکلمین ہے کہ بعض اوقات ایک جزوکوذکر ک

ابھی معلوم ہوا کہ آل محفظہ ہے م فاہر ہے کہ مرزا قادیائی نے اس دوایت سے افخ لیا اور اس میں بی تصرف کیا کہ اس سے مرادتمام سمرقند سے لکلے ہیں اور تائید بید کی کہ تمام رونے سی سے مسلمانوں کو شرک بنادیا جس کا حال نم

اب بدد کھنا جا ہے کہ اس پیش کوئی کے حقیق می فرماتے کہ فلال سندیں بدواقد ہوگا۔ پھراگرو کے لئے بجازی معنی لے سکتے تھے۔ امام مہدی قیامت کی علامات کبری سے ہیں۔ جن کے میں میں میں میں ہوگی۔ یہاں تک کہ فلارا آ تیامت کس سندیں ہوگی۔ یہاں تک کہ کفارا آ تیامت کس سندیں ہوگی۔ یہاں تک کہ کفارا آ تائم کر دے گا۔ چنا نچارشادہ نے نیسلونك عند ربی لا یجلیها لوقتها الا هو (الا یہ کی آخضرت کھا تھے سے شب معران کہا آ کی کومعلوم نہیں۔ البتہ دجال کا قل میر نے کہا آ علم کسی کونییں جس سے بیمعلوم ہو کہا ہی ذمانہ وقت معقوم ہو کہا ہی ذمانہ معنی جو جو کہا ہی ذمانہ معنی جو در کر مجازی معنی لئے جا کیں۔ اگر ع امر چہارم بینی حارث کی غرض آل محقظت کی تا ئید ہوگی۔اس کی نبست (از لہ الاوہام مرد اور ان الدوہام مرد اور ان الدوہام مرد اور ان الدوہام مرد اور ان الدوہام مرد اور اور الدوہام مرد اور اور الدوہام مرد اور الدوہام مرد اور الدوہام اور الدوہام اور الدوہام اور الدوہام اور الدوہام اور الدوہام ہوں کے۔آل محمد کے لفظ میں ایک افضل اور طبیب جزوکو ذکر کر کے کل افراد جو پاکیزگی اور طبیارت میں اس جزو سے مناسبت رکھتے ہیں اس کے اندر داخل کے گئے ہیں۔ جیسا کہ بیام طریقہ مشکلمین ہے کہ بعض اوقات ایک جزوکو ذکر کر کے کل اس سے مراد لیتے ہیں۔''

ابھی معلوم ہوا کہ آل محقیقہ سے مرادامام مہدی ہیں۔جیسا کہ دوسری حدیث سے فلا ہر ہے کہ مرزا قادیانی نے اس روایت سے اغماض کر کے صرف آل محقیقہ والی حدیث کو لے لیا اوراس میں پرتھرف کیا کہ اس سے مرادتمام سلمان ہیں جن کی تائید کے لئے وہ خراسان یعنی سمرقند سے لیکے ہیں اور تائید ہی کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو بلکہ صحابہ سے لے کر آج تک کے مسلمانوں کو مشرک بناویا جس کا صال نہ کورہوا۔

نو د فرماتے ہیں کہ ''مسے دنیا بیس آگر ایل کے۔ بیٹییں کمسے درم و دینار کو جو ہے جع کرے گا اور دانستہ ہرا یک کو مال کمال بیں دوجہتیں ہیں محمود و ندموم تال دیں کے قومال نہایت ندموم اور در لینے کا موقع آتا ہے تو نہایت محمود اور

ائے ادراس کے دینے کی حدیثوں میں

ت وبی خاص جسم قرار دیاجا تا ہے جس

نسبت كهدديا كدوه مفرت كا

اور مجمی عقل سے صدیث کورد

کیا ضرورت اور جہال کچھ

وعراق کے درمیان سے نکانے

ہے کہا کہ خدا کے نزویک الر

۔ ہے۔جیبا کہ نوائ کی حدی

اور تمہیں اغماض ہی کر مگئے۔

اسلام بى اسلام بوجائے

شيراور بمرى كوايك حبكه بنحا

کیوں نہ ہوا۔غرض کہا تسا

د کھیے ہیں سکتا۔افسوس ہے

موجود تنج اوراب وه زمان

تفنع ہے۔ مرکسی وجنبن

مالية كه جب آنخضرت لك

عيسلى ينجا بي مخص مونا ضرو

الاستـدلال "أورك

ہے کہاس کی تعبیر میہوک

آ جائے گی۔ کیونکہ میسلیٰ

"لا تيناكل نفس

ى مثل مىسى كى مجى ضرا

، جــالِ عيسىٰ "^ت

عييني هوكى اوراكروبال

ادهرتو د جال قوم موادر

ے کام ہے نہ قرآ ن

ثابت بكهضخ اله

ہوجائے تو ہوخص قرآن وحدیث ہیں خود فرضی سے جازی معنی لے کراپنا مطلب نکا لے گا اور جتنے مفتری اور کذاب ہیں اپناا پناوین علیحدہ بنالیں گے۔ جس طرح مرزا قادیانی بنارہ جیں کے عیسی مفتری اور کذاب ہیں اپناا پناوی مہدی، جازی آل محد، جازی حارث، جازی منصور، جازی جنگ وغیرہ اسب مجازی جس کا مطلب ظاہر ہے کہ یکل کارخانہ جو جمایا گیا ہے حض ہے اصل و بے حقیقت ہے۔

امر پنجم وصفی ایمی امام مهدی کااس انکریس بونا اوران کی مدو کی ضروت اس مقام بین ان کوصرف حارث بنا منظور تھا۔ ان حدیثوں سے اگرا پنی مهدویت ثابت کرتے تو کوئی دوسر اختص حارث بن کر چندوں کا مستحق ہوتا۔ چونکہ اس حدیث سے چندوں کی کارروائی کو تائید پنجتی ہے۔ اس لئے اس حدیث بین بڑا ہی زور لگا یا اور چار بڑ تک اس بیس خامہ فرسائی کی گریہ ثابت نہ کر سکے کہ حارث قادیان سے لگے گا۔ اگر مرزا قادیا نی چاہج تو چندروز بیس اپنے خاص خاص مریدوں کے ساتھ ماوراء النہر تاک جا کر چلے آتے۔ جس سے ماوراء النہر یا خراسان سے لگانا صاوق آ جا تا اور کسی کو یہ کہنے گائی نہیں نہائی کہ مرزا قادیا نی ماوراء النہر سے خراسان سے لگانا صاوق آ جا تا اور کسی کو یہ کہنے گائی نہیں سکتا۔ باطن بیس فی الحقیقت کی وجہ تھی گر ظاہرا معداق کے کسی دوسرے پر صادق آ ہی نہیں سکتا۔ باطن بیس فی الحقیقت کی وجہ تھی گر ظاہرا افغانستان کا خوف سدراہ ہوا ہوگا۔ جب یہود سے کہا گیا کہ اگر تم سیچ ہوتو موت کی تمنا کر و۔ جیسا کہتی تعالی فرما تا ہے '' فقہ صند قالموت ان کنتم صاد قیین (بقدہ ۱۹۶۰) '' محر خدا جان بی کہنو تا ہونا ہو کہنو نا ماری ہو گیا تھا کہ ان کے منہ سے کوئی تمنا کا کلمہ نگل بی نہ سکا۔ آخر جانے ان کا جمونا ہونا خودان کی طرق سے مسلم ہوگیا۔

یہ چند علامت احادیث سے تابت ہیں۔ اگر چہ اور بہت کی علامات احادیث سے تابت ہیں۔ اگر چہ اور بہت کی علامات احادیث سے تابت ہیں۔ گر طالبین حق کے لئے یہ چالیس علامتیں ہمی کم نہیں۔ ' اگر دردہ کس است یک حرف بس است ' آپ نے و کھولیا ان علامتوں سے ایک بھی مرز ا قادیا نی پرصاد ق نہیں آتی۔ اب وہ اس فکر میں ہوئے کہ کس طرح ان علامات کو اپنے پر چسپاں کرلیں۔ ورندعیسیو بت سے دست بردار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے اقسام کی تدبیر بی کیس۔ مثلاً ناموں میں تحریف کردی ، اپنانام عیسیٰ مہدی حارث وغیرہ رکھ لیا اور قادیان کو دمش اور پادر یوں اور ابن صیاد کو د جال اور نصاری کو یا جوج معمولی سوار کو بیا اور کہیں معنوں میں تحریف کی۔ مثلاً قل د جال اور کس صلیب سے مراور د ند ہے ب ور معمولی سوال وجواب اور سے حساب مال تقسیم کرنے سے مراو کھی جا تھی بیان کرنا اور کسی حدیث کی

می کے کراپنا مطلب نکالے گا اور جیتے لمرح مرز اقا دیانی بنارہے ہیں کہ میسیٰ کی حارث، مجازی منصور، مجازی جنگ نہ جو جمایا طمیا ہے تھیں ہے اصل و ہے

دناوران کی مدو کی ضروت اس مقام را چی مهدویت ثابت کرتے تو کوئی حدیث سے چندوں کی کارروائی کو اور چار جز تک اس میں خامہ فرسائی رمرزا قادیائی چاہتے تو چندروز میں چلے آتے ۔ جس سے ماوراء النہر یا رفتی کہ مرزا قادیائی ماوراء النہر سے بادتی کا کلام ہے۔ جوسوائے اپنے مادتی کو کو موت کی تمنا کرو۔ اگرتم سے ہوتو موت کی تمنا کرو۔ مادقین (بقدہ: ۹) "مرفدا لوئی تمنا کا کلمہ لکل بی ندسکا۔ آخر

> چەادر بہت ئى علامات احادیث نیس - "اگر درده كس است يك قادیانی پرصادت نیس آتی اب لیس - در ندهیمیو بت سے دست ایش تریف كردى، اینا نام هیئی میاد كود جال اور نصار كی كویا جوج رصلیب سے مراد رد قد نه ب اور نیس بیان كرنا اور كى حدیث كی

نبت كهدديا كدوه حضرت كاخواب تعبير طلب تعاراس كيوه معن نبيس جوظا برمين سمجه جات بي ادر مجمی عقل سے صدیث کورد کر دیا جیسا کہ لکھا ہے کیاعیلی مہدی اور ہدایت یا فتہ نہیں مجرمہدی کی کیا ضرورت اور جہاں کچھ نہ بنا تو کہددیا کہ وہ بھی ایک استعارہ ہے۔جیسا کہ وجال کے شام وعراق کے درمیان سے نکلنے کے باب میں لکھاہے اور سردار لشکر کا نام جو صدیث میں منصور فدکور ے کہا کہ خدا کے زور کیاس کا نام منصور ہوگا۔ بلک کہیں توصاف کہددیتے ہیں کہ و صدیث ہی غلط برجبيها كونواس كى مديث كي نسبت معلوم موا بلك خود في الله على كاطرف غلطى كي نسبت كردى اور کہیں اخماض ہی کر مے مثلاً حدیث شریف میں فرکور ہے کیسی علیدالسلام کے زمانہ میں کل اسلام ہی اسلام ہوجائے گا اور ورند ہے اور گزندے کی کو ضررت پہنچا سکیں ھے۔ وہاں کہ تو دیا کہ شیرادر بکری کوایک جگہ بٹھائے گا۔ مگراس میں کچھ تفتکونہ کی کھیٹی ہیں تو ان پیش کو تیوں کا وقوع کیوں ندہوا غرض کدا قسام کی بدنما تدبیریں کیس کدکوئی سجھددار آ دمی اس کور ضامندی کی نگاہ سے د كيينيس سكتا_ افسوس ہے ايك زماندوہ تھا جس ميں العاقل يكفيد الاشارہ كےمصداق بكثرت موجود تے اوراب وہ زمانیآ عمیاہے کہ اشارہ تو ور کنارخن سازیاں یا واز بلند کہتی ہیں کہ کل تصنع ہی تصنع ہے مرکمی کوجنیش نہیں ہوتی کر مرزا قادیانی کیا کررہے ہیں۔معتقدین اتنا توخیال کر لیت ك جب آنخضرت الله كاشف من علمي مرى تواس كي تقديق كيون كي جائ كدايك نقلي عيلى بنجا في خص مونا ضروري ب_ آخروه محى تشفى بات بـ "اذا جاه الاحتمال بطل الاستهدلال "اوركشف جب تعبيرطلب موتوكم فخص كم مثيل مسيح مون كي كياضرورت ممكن ہے کاس کی تعبیریہ ہو کہ ایک زماندایسا آئے گاجس عمل است مرحوم من جانب اللدراه راست بر آ جائے گی۔ کیونکھیٹ کلمة الله بیں اور الله تعالی کلم کن سے سب کھ کرتا ہے۔ چنانچ ارشاد ہے "لا تيسنا كل نفس هدها (الم السجدة:١٣) "التعبيرين بصيحيلي كي مرورت نيس ويها ى مثل عيىلى كى بمى ضرورت نېيى -

اور (ازلة الادمام م ١٩٩ بزائن ج م م ١٩٧) من انهول نے قاعده بیان کیا ہے کہ الکل دجال عیسیٰ " توجی طرح یا در ہوں کی قوم وجال بتائی گی ای طرح ان کی رد کرنے والی قوم عیسیٰ ہوگی اوراگر وہاں افراد قوم دجال ہیں تو ادھر بھی افراد قوم سیلی ہوں کے۔اس کا کیا جوت کہ ادھر تو وجال قوم ہوادرادھرا کی بی فض ہو۔الی صل بیروں قریخ شاہد حال ہیں کہ بندان کو حدیث سے کام ہے نقر آن ہے۔مطلب مرف اپنی عیسویت مقصود ہالذات ہے۔جس سے ہوضا حت ماہت ہے کہ جتنے الہام انہوں نے اپنی عیسویت وغیرہ سے متعلق کیسے ہیں وہ سب دل سے بنائے ثابت ہے کہ جتنے الہام انہوں نے اپنی عیسویت وغیرہ سے متعلق کیسے ہیں وہ سب دل سے بنائے

شاعر:ادركا مولوي صاء اشاع كى دجدے (ادر مس کیالگاہے۔ایخ کو شاعر: ديو مولوي ص اورز ليخا كيمعني د يواله نے زلیخامیں میمسرعاً شاعر: کم مولويه شاعر:ا مولوي كامطالعة كرلياب شاعر: كوكى بيربط بات الى ب جيال میں تو بے اختیار آ ليجيح كه بيشعره معرعه سعدی _ ى زلىخا كونىدىكك

شايداييابى موأ

وملت کے لوگ

موے ہیں۔ کونکہ جب آیات واحادیث میں تصرفات کرے ایے معنی بیان کرتے ہیں جن کا احمَال بھی نہیں اوراس کی بچھ پر وانہیں کرتے کہ و کیمنے والے کیا کہیں گے۔ تو الہام بنالیہ اکون ی بڑی بات ہے۔اس برتو دوسرا کوئی مطلع بی نہیں ہوسکتا۔ آخر قرآن وحدیث کے خلاف مرادمعنی بیان کرنامی اوافتر اوبی ہے۔جس نے حرمت علیکم المیتته کے منی برلئے تھے کہ میت کی بزرك كانام تفار جس ك تعظيم كى كئ تعى -اس كومردار ك كوئي تعلق نبيس كيابيا فتراءعلى الله نبيس _ مرزا قادیانی بھی تو ای تتم کے تصرفات کررہے ہیں۔ پھران کے افتراء کرنے میں کیاتا مل اور جب بيافتراءانهوں نے جائز رکھا تو الہام بنالينے ميں كون مانع ب_ پرجودلاكل انہوں نے اپنى عیسویت برپیش کے ان میں سے ایک بھی الی نہیں جو قابل توجہ ہو۔ جس کا حال او پرمعلوم ہوا۔ اس سے بقینا ثابت ہوا کیسیٰ علیہ السلام کی وفات برانہوں نے اس مجہ سے زور دیا ہے کہ ان کی حیات میں خدشے پیدا کر کے خود مع موعود بن جا کیں۔ کیونکہ جب تک ان کی موت ثابت نہ ہووہ من مودور میں ہو سکتے۔مشاہرہ سے ثابت ہے کہ کسی ہی بیٹنی بات ہو جب آ دی اس میں خدشے ڈالنے کے دریے ہوتا ہوتخن سازیوں سے دل یر پھے نہ کھے اثر ہوہی جاتا ہے۔ دیکھ لیجئے حضرت امام حسین کی شہادت میں تیراسوسال ہے آج تک کسی کواختلاف نہیں۔ شیعہ سی، ہندو، عیسا کی وغیرہ سب کے نزدیک وہ سلم ہے اور تمام تاریخی کتابیں اس بر کواہی دے رہے ہیں۔ مرمرزا جیرت صاحب نے اس میں خدشے ڈال ہی دیئے۔ چنا نجہ جاہوں میں ہر طرف ج ہے ہور ہے ين كرمرزاجرت صاحب فوب عى ولائل قائم كيداً حكل كمباحثول كاحال العيداس مباحث كاساب كسي مجلس مي ايك مولوى صاحب في كوئي واقعه بيان كياجو ظاهرا غيرمر بوطسا تماران شعر برانک شاعرصاحب نے بس کریشعر پڑھا ۔

چہ خوش گفت است سعدی درزلیخا الایا ایہا الساتی ادر کاساً ونا ولہا مولوی صاحب نے گز کرکہا کیساغلا پڑھتے ہوا تنا بھی نہیں سیجھتے کہ ایک معرعہ چموٹا ایک بڑا ہے۔اس پرشاعری کا دعویٰ۔

شاع : حغرت مجھے توالیا ہی یا دہم ہے آپ ارشاد فرمائیں۔ مولوی صاحب: خیرہم ہی مجھے تنائے دیتے ہیں ۔ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا الا یا ایہا الباتی ادر کا

شاعر: ادر کاچه عنی دارد.

مولوی صاحب: عربی پر حیس تو معلوم ہوکہ (ادر) امر کا صیغہ ہے اور کا ف خطاب کا جو اشباع کی وجہ سے (ادر کا) پڑھا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے ساتی پیالہ کے دور کرانے میں کیالگا ہے۔ اسپنے کو پھیرا درادھر متوجہ کر۔

شاعر: ديوان حافظ من تواس معرعه من بيها در كاساً وناولها_

مولوی صاحب سبحان الله ترجمه کا بھی آپ کوخوب سلیقہ ہے کیا سعدی کے معنی حافظ اورز لیخا کے معنی دیوان ہیں۔جود بوان حافظ کا حوالہ دیا جا تا ہے۔ شاعر تو بینجبر دے رہا ہے کہ سعدی نے زلیخا میں بیمم عرکھا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ دیوان حافظ میں ایسانہیں ہے نہ ہوا کرے۔

شاعر : کیاسعدیؓ نے زیخاہمی کھی ہے۔

مولوی صاحب: کیاسعدی کوز کیخالکستامنع تھا۔

شاعر:اگرنگھی ہے تووہ زیخا کہاں ہے۔

مولوی صاحب: کیاساری دنیا کی کتابیس آپ کے شہر میں موجود ہیں یا آپ نے سب کامطالعہ کرلیا ہے اور صرف وی ایک ہاتی رہ گئی۔

شاع : حضرت آپ بیخیال نہیں فر اتے کہ بیشعر کس موقع میں پڑھا جاتا ہے۔ جب کوئی بے دبط بات کی جائے تو معلحکہ کے طور پر پڑھتے ہیں۔ جس سے بیہ تلایا جاتا ہے کہ وہ بات الی ہے جیسے اس شعر کامضمون۔

مولوی صاحب: بدآپ کا خیال ہے، معتمدے کیاتھتی جب کوئی دلچیپ بات سنتے ہیں تو بے اختیار بنس کراس کی وادویتے ہیں کدار هر متوجہ ہوکر پھر فرمائے۔ جناب اتنا تو خیال کر لیجئے کہ بیشتر صدتواڑ کو پہنچ کیا ہے۔ ہزاروں ذی علم اس کو پڑھتے ہیں اور بینجر دیتے ہیں کہ بید معرب سعدی نے اپنی زلیخا میں کھا ہے کیا وہ سب جموٹے ہیں کیا ان میں سے کی نے مجی سعدی کی زلیخا کوندو یکھا ہوگا آپ کی عشل پرافسوں ہے۔

الغرض شاعر صاحب سے کھ فدہن پڑی اپنا ساتھ لے کردہ مکے اور آخر یکی کہنا پڑا کہ شایدالیا ہی ہوگا۔

کلام اس میں تھا کہ تیراسو برس سے جو بات بلاخلاف ہم تک پیٹی اور جس پر ہر ملک وملت کے لوگ گواہی دے رہے ہیں اور کسی کو اس میں ذرا بھی شک نہ تھا۔ مرزا جیرت صاحب کے ایسے معنی بیان کرتے ہیں جن کا ليكياكيس ك_توالهام بناليباكون زقرآن وحديث كےخلاف مرادمعني بينته كمعنى يرك تتحكميةكي في تعلق نبيس كيابي افتر اءعلى الله نبيس_ ن كے افتر اءكرنے ميں كياتا مل اور نع ہے۔ پھر جو دلائل انہوں نے اپنی قبيهو- جس كا حال او پرمعلوم ہوا۔ فے ای وجہ سے زور دیا ہے کہان کی مبتكان كاموت ثابت نهووه ات ہو جب آ دمی اس میں خدیثے بهوی جاتا ہے۔ دیکھ کیجے حضرت ف نبیس شید، کن، مندو، عیسائی رگوای دے رہے ہیں۔ مرمرزا ن میں برطرف جرسے ہورہے ل كم ماحول كاحال بعيداس ميان كياجو ظاهرا غيرمر بوطسا

> درز لیخا ولها انبیل بچھتے کہ ایک معرعہ چھوٹا

.

ز کیخا در کا ممکن ہے کہ قیامت کے قریب ذ

ئے بعداس عالم میں زندہ ہوہی

باس كاعقل سابيامقابله

ہو تی تقی اور مجمی معنی بدل دیے م

بلکہ نیند ہے کہ سوبرس تک سو۔

السلام قيامت مين بحى زمين برا

كهرنے كے بعد قبر ميں ايك

ہے اور پھروہاں سے لکل بی نہیر

تكلنے كے باب ميں وارد ہيں۔

معنی ہے کوئی تعلق نہیں اور ال

بوسکتی_کیونکه مسلمانوں کو ہتلا

ہے سومعنی پر ہے۔الغرض الن

مخالف نظرآ ئیں۔سب سے

ے اینا مطلب لکل سکتا ہے ا

کی وجہ سے سرسیداحمہ خال م

بتادیئے کہ کہنے کو قرآن پرا؛

ہومثلاً انہوں نے دیکھا کہ

کے قرآن کو حکمت جدیدہ میں تاویلیں کرکے آسانوا

آيات وارد بين سب كوعاً

تفىدىق بول كى كمآ دى دغ

فرشتہ ہو۔ بہرحال خاں مسلہ انیں کے ساتھ ہیں

خواهش كيمسلمالناتو كمإ

کےزر کی احادیث سا

يول تومرزا قاديا

نے ہاتیں بنا کر جاہلوں کو چو کئے تو کر دیا اور بعض متزلزل بھی ہو گئے اور تعجب نہیں کہ رفتہ رفتہ ایک جماعت بھی قائم ہوجائے۔

ای طرح مرزا قادیانی اوران کے امتی ہمتن متوجہ ہوکرا ہی پوری ذکا وتیں مسئلہ وفات میں میں مرف کررہے ہیں۔جس سے جاہوں کے اعتقاد متولول ہو گئے اور یہ کوئی نہیں سجمتا کہ مرزا قادیانی جب منصب عیسویت اپنے لئے جویز کررہے ہیں اوراس کا مدارانہیں خدشات پر ہے تو ان کی غرض اس سے متعلق ہوئی اورخود غرضی کا روائی عقلا قائل النفات ہو سکتی ہے یائہیں۔ پھر جب ان کا مقصود لیمنی ان کی عیسویت کی ولیل سے قابت ندہو تکی تو عیسی علیہ السلام کی موت وحیات میں گفتگو سے کیا قائدہ ،ان کو ضرور ہے کہ اپنی عیسویت بدلائل ثابت کردیں اور جب وہ بدلائل ثابت ہو جائے تو عیسی علیہ السلام کی موت خود بلفتر ور ثابت ہوجائے گی کیونکہ سے موجود تو ایک بی ہی ہو ان کی میسویت ثابت ہو جائے گئی کیونکہ سے موجود تو ایک بی ہی ہوئے اس لئے کہ یہ ضرور نہیں کہ ان کی موت ثابت ہو نے سے مرزا قادیانی کی عیسویت ثابت ہو جائے ۔اس لئے کہ یہ ضرور نہیں کہ علیہ السلام می وفات ۱۳۰۰ اور پی ہوئی اور وہ ان کے جائے اس کے قائل نہیں کہ علیہ السلام کی وفات ۱۳۰۰ اور پی ہوئی اور وہ ان کے جائے شکن ہوئے کی اس قدر مدت مقرر ہے۔ الحاصل مرزا قادیانی مدی عیسویت ہیں۔ اپنا ووسی ان کو قادت نہ ہوائی مدی عیسویت ہیں۔ اپنا ووسی کی اس قدر مدت مقرر ہے۔ الحاصل مرزا قادیانی مدی عیسویت ہیں۔ اپنا کوئی می ان کے ذمہ ہے۔ جمیس کوئی ضرورت نہیں کہ میں میسویت ہیں۔ اپنا کوئی میں اس کے قائل شی غور کر کے بحسب موقع وضرورت نہیں کہ اس کہ میں۔ البتہ بحسب قواعد مناظرہ ہمارا کام ہوگا کہ مدی کے دلائل میں غور کر کے بحسب موقع وضرورت جرح کریں۔ البتہ بحسب قواعد مناظرہ ہمارا

مرزا قادیانی کوعیسی علیدالسلام کی موت ثابت کرنے اور آپ می موجود ہونے بیل برے برے معرکے بیش آئے۔ پہلے بید ثابت کرنا انہوں نے ضروری سمجھا کہ کوئی شخص زندہ آسان پر جائی نہیں سکا۔اس بی بید دفت بیش آئی کہ قرآن واحاد یہ محرے بی کریم اللّظ کا معران ثابت ہے۔اگر قرآن وحدیث کی رعایت کرتے ہیں تو اپنی بات بگر تی ہے اور اگر بات کی رعایت کرتے ہیں تو اپنی بات بگر تی ہے اور اگر بات کی رعایت کرتے ہیں تو ان آیات واحاد یہ سے ایمان رخصت ہوتا ہے۔ 'آخر بدد کے جمل رعایت کرتے ہیں تو ان آیات واحاد یہ سے ایمان رخصت ہوتا ہے۔ چنا نچر معراج جسمانی کا انکاری کردیا اور اس بات کے قائل ہو گئے کہ حضرت شب معراج مکسے باہر نہیں گئے۔ بستر کا انکاری کردیا اور اس بات کے قائل ہو گئے کہ حضرت شب معراج مکسے باہر نہیں گئے۔ بستر کا تکاری کردیا اور اس بات کے قائل ہو گئے کہ حضرت شب معراج مکسے باہر نہیں گئے۔ بستر تاویل کردیا اور اس کے بعد بیدنیال کیا کہ شاید کوئی ہے کہ و سات کی علیہ السلام مرتو محیم کا دیل کرے ٹال دیا۔ اس کے بعد بیدنیال کیا کہ شاید کوئی ہے کہ و

ا ہو گئے اور تعجب نہیں کہ رفتہ رفتہ ایک

بہوکرا پی پوری ذکا دیس مسئلہ وفات راوراس کا مدار انہیں خدشات پر ہے المراس کا مدار انہیں خدشات پر ہے المراس کا مدار انہیں خدشات پر ہے المراس کا قدیمی علیہ السلام کی موت المبد المراس کا برا سے کر دیں اور جب وہ ابت ہوجائے گی کیونکہ سے موجود تو ابت ہوجائے گی کیونکہ سے موجود تو مرز اقادیانی می عیسی بین جا کیں ۔ آخر مرز اقادیانی میں ہوئی اور وہ ان کے مدائی عیسی کے مرنے کے بعد اقادیانی مدی عیسویت ہیں۔ اپنا اقادیانی مدی عیسویت ہیں۔ اپنا

ر کریں۔ مادرآپ سے موعود ہونے میں مردری سمجھا کہ کوئی فخض زندہ ادیث محصہ نبی کریم مطالقہ کا ابات بگرتی ہادرا کر بات کی ہے۔ 'آخس بسد کے حبال کی مکسے باہر میں کے بسر سری بعبدہ وغیرہ آیات کو سری بعبدہ وغیرہ آیات کو

-البية بحسب قواعد مناظره بهارا

ممکن ہے کہ قیامت کے قریب زندہ ہوکر آ جا کیں۔اس کی چیش بندی یوں کی کہ کوئی شخص مرنے کے بعداس عالم جیں زندہ ہوتی نہیں سکا اور قرآن شریف جیں جو ہزار ہامردوں کا زندہ ہوتا نہ کور ہے۔ اس کا عقل سے ایسا مقابلہ کیا کہ انہی کا کام تعارکی واقعہ جی کہا کہ سیمر یزم سے صرف حرکت ہوگی تھی اور بھی معنی بدل دیے مثلاً فی اساقت الله ما ته عام جی کہا کہ اس سے موت مراوئیس۔ بلکہ فیند ہے کہ سویر برس تک سوتے رہے۔اس کے بعد یہ سوچا کہ ایسی تدبیر کی جائے کہ عیسی علیہ بلکہ فیند ہے کہ سویر بین برند آنے پاکس ساس کے حشر اجسادی کا انکار کر دیا۔اس دلیل سے کہ مرنے کے بعد قبر جی ایک سوراخ ہوجاتا ہے۔جس کی راہ سے جتی آدمی جنت جی چلا جاتا کہ مرز نے کے بعد قبر جی ایک ہی بین سکتا۔ اب صد ہا آیات واحادیث جوحشر اجماداور قبر سے مرد سے اور پھر وہاں سے لگل ہی ٹیسی سکتا۔ اب صد ہا آیات واحادیث جوحشر اجماداور قبر سے مرد سے موتی ہیں وار ان کا وہ قول بھی تھے ہوگیا کہ قرآن کے ایک نقط کی کی وزیاد تی نہیں ہوگئی۔ کہ موتی ہے ہوگیا کہ قرآن کے ایک نقط کی کی وزیاد تی نہیں ہوگئی۔ ہوگئی کے دو ای اور جو آیات واحادیث کی وزیاد تی موقعہ سے سومعنی پر ہے۔الغرض ان مقامات میں اور ان کے سواجو جو آیات واحادیث ان کو مقصود کے ہوگی نفر آن کے ایک نقط کی کی وزیاد تی موجو تی ہوگا ہی ہوگئی کے دید نہیں اور ان کے سومعنی پر ہے۔الغرض ان مقامات میں اور ان کے سواجو جو آیات واحادیث ان کو مقصود کے سے موحقی پر ہے۔الغرض ان مقامات میں اور ان کے ساتہ دال میں پیش کر دیا۔

پوں قوم زا قادیانی کی طبیعت خودجدت پنداور موجد مضایین تازہ ہے۔ گر ظاہراً نقدم
کی وجہ سے سرسیدا حمد خال صاحب کو مقداہ ہونے کالخر حاصل ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایسے طریقہ
ہادیے کہ کہنے کو آن پرایمان بھی مسلم رہاورا پی مطلب برآ ری میں قرآن خلل انداز بھی نہ
ہومثلاً انہوں نے دیکھا کہ جب تک گورنمنٹ کے ہم خیال نہ ہوں نقصور حاصل نہیں ہوسکا۔ اس
لیے قرآن کو حکمت جدیدہ کے تالع کر دیا اور جتنی آنچوں ہے آسانوں کا وجود قابت ہوتا ہے سب
میں تاویلیں کر کے آسانوں کی جگہ موہوم دوائر قائم کر دیے اور جنت ودوز ت کے اسلیم جنی میں ہوتی کی اسلیم کر دیے اور جنت ودوز ت کے اسلیم بینچادیا۔ قرآن میں فرشقوں کا ذکر بہت جگہ ہے۔ اس کی
تعدیق یوں کی کہ آدی وغیرہ میں جوقو تیں ہیں وہی ملائکہ ہیں۔ گریمکن نہیں کہ آسان پر بھی کوئی
فرشتہ ہو۔ بہر حال خال صاحب اور مرز اقادیا نی الفاظ قرآن کی جہاں تعد حد ہاس میں
مسلم اندیں کے ساتھ ہیں اور جہاں متنی کا موقع آیا علیمہ ہوجاتے ہیں اور اس وقت سوائے اپنی
خواہش کے مسلمان تو کیا آگر نی تا جائے ہی فریادی تو نہیں سنتے۔ بہی وجہ ہے کہان دونوں صاحبوں
خواہش کے مسلمان تو کیا آگر نی تا جائے۔ ابی دو صدیفیں تو استدلال میں بھیش کرتے ہیں۔ جن کو

اپ مفیدمد عا بیحت ہیں۔ گریہ بات یا در ہے کہ ان حضرات نے جوابیان کا طریقہ نکالا ہے وہ شرعاً ایمان نہیں ہوسکا۔ اس لئے کہ جوقر آن نازل ہوا ہے اس سے معقصو نہیں کہ فقط الفاظ ہی پر ایمان لایا جائے۔ دیکھ لیج آگر کوئی فض عمر بحر لا الہ اللہ پڑھا کرے اور اس کے معنی لیخی تو حید کا قائل نہ ہوتو وہ شرعاً ہر گر مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر معنی میں تعیم کردی جائے کہ حسب مرضی جو بی چاہئے بجھ لینا کانی ہے تو اس قتم کی تاویلوں میں تعجب نہیں کہ کفار کے اعتقاد بھی واضل ہو جا کیں۔ منصور نے '' حسر مت علیہ کم المعیقة والدم ولحم المخذید (مائدہ: ۲) ''میں تاویل کر کے مرداد فزر یو فیرہ کو حال کردیا تھا۔ حالانکہ اس آیت کو وہ کلام الی کہنا تھا۔ کیا اس قتم کے ایمان سے سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کواس آ بت برایمان تھا۔

اب ہم خیرخواہانداہل اسلام ہے عرض کرتے ہیں کدایمان بری نعت عظی ہے۔ آخرت کی نجات اور راحت ابدی کا مدارای پر ہے۔اس کی حفاظت اور احتیاط کی بری ضرورت ہے ہرکس وناکس کواپنے ایمان پر تصرف دینانہایت خلاف عقل ہے۔مولا ناروم فرماتے ہیں:

اے بیا ابلیں آدم روئے است پی بہر دیتے باید داد دست

معراج کا سئلہ اسلام میں ایک عظیم الشان ہے۔ جس سے امتی ں کو کمال درجہ کا افتخار حاصل ہیں ہوئی۔ گرمرزا قادیائی حاصل ہے کہ سوائے ہارے نی اللغ کے کئی نی کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوئی۔ گرمرزا قادیائی خود غرضی ہے اس میں کلام کرتے ہیں کہ اگر معراج جسمانی ثابت ہوجائے توعیلی علیہ السلام کا آسان پر زندہ جاتا ثابت ہوجاتا ہے۔ اگر چہ ظاہر میں وہ اس کی تصریح نہیں کرتے محرقرائن ودائل واضحہ اس کی خبردے رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کے کشف وتجربه کا کیا کہنا ای کتاب میں آپ نے کھنوں کا حال بخوبی معلوم ہوگیا ہے۔ اگر ناظرین ان کا تذکرہ فرمالیں تو مرزا قادیانی کی اس تقریر کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔ قریعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بدولوگا ان کا خالبًا ویشتر کا ہوگا ورضا نہوں نے تواہ باب میں منظور ہردات مردود ہیں ملحون ہیں بدرین ہیں، خائن ہیں سائر فیصلہ کو خدائے تدرین ہیں، خائن ہیں سائر فیصلہ کو خدائے تدرین ہیں۔ خود بدولت مردود ہیں ملحون ہیں بدرین ہیں، خائن ہیں سائر فیصلہ کو خدائے تدرین ہیں۔ دوکھی عدد سلمان

ک بھی مساوات کا دعوکا ہیں نہایت وسیع اورطویل الذبا 'یترک کله کے لحاظ۔ مائیان رمنکشف ہوجا سراج کی بحث

اس میں شکہ شاق ہوتا ہے۔ مثلاً سین اس کو بعر باء مجر بسواری ؟ ہی شب بیں طے ہوجا: وجہ سے عقل کے خلاف کام ایسے ہیں کہان کا ا

آتی ہے نہ خلاف عقل اس کے ملاحظہ سے منگلا حیران ہیں اور جن چنے

بران بین اول تک نه دوسکا - مجرق آسانون پرآناجانا

ٹور ہی کود کھے لیجئے کہ سبحتا ہے۔ مگراس کہ ہے کہ کوئی اس کوجو:

ہے ظاہر ہے۔اکھا جس نے نور مجلی ندو کا وجودمحال ہے۔

کرتے ہیں کہ دوا رنٹ چارلس صاح میں شختیق جدید کو:

فمسيدين جوحاركم

ک بھی مساوات کا دعوی نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ سید الرسلین تعلقہ کی ہمسری۔ اگر چہ مسئلہ معرائ نہایت وسیع اورطویل الذیل ہے۔ جس کی مخبائش اس خضر میں دشوار ہے۔ مگر مسالاید د ل کله نیقد ل کله کے لحاظ سے تعواری سی بحث اس میں بھی کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالی بشر طانعاف ایمان پر منکشف ہوجائے گا کہ المل سنت کا فہ ہب اس مسئلہ میں کیسا قوی ہے۔ نراج کی بحث

اس میں شک نہیں کہ تی اموراس مسئلہ میں ایسے ہیں کہ عمولی عنول بران کالشکیم کرنا ثاق ہوتا ہے۔مثلاً سیندمبارک آنخضرت الله کاشب معراج شق کیا جانا اور حکمت وایمان سے اس کو بحرنا، بحربسواری براق بیت المقدس اوروبال سے آسانوں برجانا اور بیسب معاملات ایک عى شب تى عطيه وجانا وغيره امورايي بيل كدان كي ظير النبيل على اورخلاف عادت مونى كى وجد عقل کے خلاف بیں فور کرنے سے معلوم ہوگا کداس عالم میں بہت سے بلک تقریباً کل کام ایسے ہیں کہان کا ادراک عقل مے مکن نہیں میرعادت کی وجہ سے ان میں غورومد برکی نوبت آتی ہے نہ ظاف عقل معلوم ہوتے ہیں اس کا بیان ہم نے کتاب العقل میں بشرح واسط لکھا ہے۔ اس کے ملاحظ سے مکشف ہوسکتا ہے کہ جومعمولی امور ہیں ان کے بھی ادراک میں حکما می عقلیں حیران میں اور جن چیزوں کو ہم بدیمی سجھتے میں ان کی حقیقتیں ایکی نظری میں کہ ان کا ادراک اب تك نه بوسكا _ محرجيد وه عادت كى وجهد عطابق عقل معلوم بوت بي اى طرح اكر بالغرض آسانوں برآناجانا بھی عادی ہوتاتوان میں بھی عقل کواستبعاد کا موقع ندملا۔ بیان بطورمثال ایک نورى كود مكير ليج كدوه ك قدر فالمربلك مظهر بادر بميشدد يكيفى وجدس مرفض اس كوبدي سجمتا ہے۔ محراس کی حقیقت الی نظری ہے کہ تمام حکما واس کے ادراک میں جیران ہیں۔ یکی وجہ ہے کہ کوئی اس کو جو ہر بلکہ جسم کہتا ہے اور کوئی عرض، حالا تکہ جو ہروعرض میں جس قدر قرق اور تباین ے ظاہرے۔الی روش چزین جب بیاند جر بوتو اور چیزوں کا کیا حال ہوگا۔اگرا مے محص سے جس نے تورم می شدد یکھا ہویعنی ماورزاد نابینا سے اس کا حال بیان کیا جائے تو یمی کیم کا کمالی چز كا وجودعال بـالى حكست جديده في نوركوجو بريكدجهم مان لياب اوركمال محتيل عاتمرتك كرت بي كدوه اليك منث بن أيك كروزيس لا كام ل ك مسافت في كرتاب بيها كديوري رنث جارس صاحب نے اپن کتاب میں تکھاہے اور پیدا خبار مورضہ ٩ رجاوی افاق مااا م میں مختین جدید کو بیان کیا ہے کہ بکل ایک منٹ میں پانچ سومرتباز مین کے گرد محوم محق ہے اورستہ همسيديس جومالس صاحب ندكورك كتاب كالرجم بكعاب كبعض دم دارستار استغ بوي

رض کرتے ہیں کہ ایمان بردی نعمت عظلی ہے۔ ہے۔اس کی حفاظت اور احتیاط کی بردی ضرورت مت خلاف عقل ہے۔ مولا ناروم فرماتے ہیں: آدم روئے است قادم داد دست

بہت و بہت استوں کو کمال درجہ کا افتار کو یہ فضیلت حاصل جمیں ہوئی۔ گر مرز اقادیانی ح جسمانی ثابت ہوجائے توعیسیٰ علیہ السلام کا ہر میں وہ اس کی تصریح نہیں کرتے گر قر ائن

ام ۱۲۱) میں لکھتے ہیں معران اس جم افعادال کثیف بیداری سے بدحالت زیادہ سخودصاحب تجربہہے۔'' کی کماب میں آپ کے کھنوں کا حال بخوبی قوم زا قادیانی کی اس تقریر کا لطف دوبالا ہو قائی ویشتر کا ہوگا در نہ انہوں نے تواپیخ ہاب میں بدین ہیں، خائن ہیں اس فیصلہ وم ہوا، اس کے بو بوہ کی عدد سلمان واقعه كاعمده طور پرتفىد يق كرنے كى ز*یل ہے ہوتی ہے۔''*اخرج اب الافتئة للناس يقول أر وذكر لغاان ناساً ارتدوا انكر واذلك وكذبوا به وعد في ليلة واحدة (كذافي الدر جعلنا الرءيا التي اريناك ا جانے میں حضرت کود کھلا کی حمیں تكذيب كركے براہ انكاركہا كمار غرض باوجود يكه وه لوگ اسلام لا. وايو بعلى وابن مردويه و بيت المقدس ثم جاء، وبعيرهم فقال ناس ند افضرب الله رقبابهم مع عباس فرماتے ہیں کہ جب حض حانے كا اور علامت بيت المقدر كهم محقظ كي تعديق ان ا ساتھان کی گردنیں ماری گئیں وجهد وولوك اس كاتفديق كه كيا خواب بين بيت المقدير ایمان جا تارہے۔عقل کیم اگر عالم بيداري مين موامو-جس روایت سے ظاہر ہے۔''واخہ على النبي على ال

قولك اليوم انسا اشهدا

تھے ہاوجوداس فیضان معنوی کے و

ہیں کہ فقط ان کی دم تین کروڑ تیں لاکھیل کی ہے اور ان کی رفتار ایک ساعت میں آٹھ لاکھای بزارميل تك تابت موكى إورمحققين ديت قديمه في تصريح كى بك فلك تاسع كمقعر كابر نقط ایک ساعت میں دس کروڑ اکھتر لاکھ میل حرکت کرتا ہے اور تکھا ہے آ دی جس عرصہ میں ایک لفظ كالتفظ كرے مثلاً (١) يا (ب) كيره و يا في بزارا يك سوجها نوے ميل طے كرتا ہے۔ اب ديم کہ کیسے بڑے بڑے اجسام کی حرکت ایک ساعت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں میل تسلیم کرلی جاتی ہے۔اس وجہ سے کہوہ حکماء کا قول ہے اور معراج کی خبرخود خدا تعالی دیتا ہے۔اس میں اقسام کے اخالات پیدا کر کے تاویلیں کی جاتی ہیں کہ جم کثیف اس مت قلیل میں اتنی مسافت کیوکر طے كرسكتا ہے اس لئے برائے نام اس پرائيان لانے كى بيرتد بيرنكالى مئى كہوہ ايك مشفى واقعہ ہے۔ اب أكركوني ايما ندارجس كوخداكي قدرت ير بوراايمان موادر يفين مجتنا موكرحق تعالى صرف كن سے جو جا بتا ہے کرسکتا ہے بیاعتقادر کھے کہوہ قادرمطلق جوبعض اجسام کثیف کوایک منٹ میں ایک کروڑ بیں لا کھمیل چلا جاتا ہے۔اپنے حبیب اللہ جن کاجم مبارک ماری جان سے بھی زیادہ تر لطیف تھا۔ان کوتھوڑے عرصہ بیس آسانوں کی سپر کرالائے تو کون می بردی بات ہوگئی۔ کہا ان مسلمانوں کے نزدیک خداکی اورا یے نبی کریم اللہ کی بات کی اتی بھی وقعت نہ ہونی جا ہے جوالل يورب ك باتك آح كل بورى ب_مقتضائ ايمان قريتما كالركوكي ضعف مديث بمي اس باب میں وارد ہوتی تو اس خیال سے مان لی جاتی کہ آخر صدیث تو ہے کسی کی بنائی ہوئی ہات نہیں۔ چہ جائیکہ قرآن کی آیوں اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ مگر ہر کسی کو بیگراں بہا دولت ایمانی کہال نصیب ہوسکتی ہے۔ ہزار ہامجزات دیکھنے پر بھی تو اشتیاء اس دولت سے محروم ہی رے۔درامس خودی تعالی کومنظور نہیں کہ بدولت عام اور بےقدر ہوجائے ای جہسےخود کاب برايت ينى قرآ ك شريف كى خاميت "يـضـل به كثيراً ويهدى به كثيرا (بقره:٢٦)" رَحُى كُن اورمعرائ شريف كي نسبت محى اى تتم كاارشاد -" ومساجع لفا الدويا التي اريناك الافتنة للناس (بني اسرائيل: ١٠) "أيين جوتم كوشب معراج بم في وكلاياس الماري آن ائش معمود إحاديث وآثار عابت مكرية يت معراج بي كياب من نازل مولى۔ يہ بات طاہر ہے كہ بركى كا كام نيس كه خدائے تعالى كے امتحان ميں يورا اترے۔اس موقع میں تو ایمانداروں کا ایمان ہی سلامت رہ جائے تو غنیمت ہے۔ کافروں کے ایمان کی کیا تو تع۔ چنانچدایا ہی مواکہ باوجود میکہ حضرت نے بیت المقدس کی بوری نشانیاں بتلاویں اور کفاراس کا اکاربھی نہ کر سکے ۔ تگرا یمان کسی نے نہ لایا اور محاسہ جو ہمیشہ هجوات و تکھتے

تھے باوجوداس فیضان معنوی کے وہ مجی متزلزل ہو گئے اور بعض تو نعوذ باللہ مرتد ہی ہو گئے اورای واقعه ی عمده طور برتصدین كرنے كى بدولت ابو براصدین كهلائے۔ان مضامين كى تصدیق روايات وَيُل سه مِنْ بِهِـ " أخرج أبن جرير عن قتادةً وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الافتئة للناس يقول اراه من الآيات والعير في ميسره الي بيت المقدس وذكر لننا أن ناساً ارتد وأبعد أسلامهم حين حدثهم رسول الله مَنْ اللهُ مَنْ بميسره انكر واذلك وكذبوا به وعجبوا منه وقالوا اتحدثنا انك سرت ميسرة شهرين في ليلة واحدة (كذافي الدر المنثورج؛ ص١٩١) "يعن قادة كمة بين كما بيثريف" وما جعلنا الرويا التي اريناك الافتنة للناس "عدون الاسراوي جوبيت المقدسك جانے میں حضرت کو دکھلائی سیس جب حضرت نے وہ حالات بیان کتے تو بہت سے لوگوں نے مكذيب كرے براہ الكاركماكاب الى باتيس كرنے ككے كدايك دات من دومينے كى راہ طےكى۔ غرض بادجود يكدوه اوك اسلام لا يحك تقد مرواقعه معراج من كرمر تد موكة -" واخس باحد وابو يعلى وابن مردويه وابو نعيم عن ابن عباس قال اسرى بالنبي عُلَيْ الى الله بيت المقدس ثم جاء من اللبلة فحدثهم بمسيره ويعلامة بيت المقدس وبعيرهم فقال ناس نحن لا نصدق محمدا (عُنْهُمْ) بما يقول فارتد واكفار افتضرب الله رقبابهم مع أبي جهل (كذاني الدر المنثورج؛ ص١٥١) "اليخي الان عباسٌ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بیت المقدی جا کرای شب واپس تشریف لائے اور واقعہ جانے كا اور علامت بيت المقدس كى اور كفار كے قافلہ كا حال بيان فرمايا تو بہت بي كوكوں نے كہا كر بم محمد الله كالقديق ان امور من نيس كريكة _ جنانيدوه مرتد موكة اورآخر ابوجهل ك ساتھان کی گرونیں ماری سیس ان روایات سے ظاہر ہے کہ بدواقعہ ظاہرا خلاف عقل ہونے کی وجدے دولوگ اس کی تقدیق مکر سکے جس سے ان کا ایمان سلب کرلیا گیا۔ یہاں خور کیا جائے کہ کیا خواب میں بیت المقدس کو جانا اس قدر خلاف عقل تھا کہ اس کے سننے سے مسلمانوں کا ایمان جاتار ہے۔ عقل ملیم اس کو ہرگز تبول نہیں کر سکتی ہدوا تعر خلاف عقل اس وقت ہوسکتا ہے کہ عالم بیداری میں ہوا ہو۔جس کی تقعدیق الو بھڑنے کر کے مستحق لقب معدیق ہوئے۔جیسا کہ اس روايت عظام ب- "واخرج ابو يعلى وابن عساكر عن ام هاني قالت دخل على النبي عَلَيْ الى أن قالت فقال مطعم كل أمرك قبل اليوم كان أمماً غير قولك اليوم انا اشهدانك كاذب نحن نضرب اكبادا لابل الى بيت المقدس

بادران كى رفآرايك ساعت من آئھ لاكھاى يمسن تقرر كى بك كفلك تاسع كمقعر كابر كت كرتاب اور لكعاب آدى جس عرصه ين ايك رادایک موج حانوے میل طے کرتا ہے۔ اب دیکھتے مت مين لا كھول بلكه كروڑوں ميل تسليم كر في جاتى ی کی خرخود خداتعالی دیتا ہے۔اس میں اقسام کے لثیف اس مرتقیل میں اتی مسادت کیوکر لطے نے کی بیرتد بیرنکالی من کدوہ ایک کشفی واقعہ ہے۔ ايمان مواور يقين سجمتا موكه حق تعالى صرف كن فادرمطلق جوبعض اجسام كثيف كوايك منث بين مالئے جن کاجم مبارک ہاری جان ہے بھی سا کی سر کرالائے تو کون می بدی بات ہوگئی۔ کمیا مالله كالمنت كاتن بمي وتعت نه موني حاسبة الاعان ويقاكراكركي ضعف مديث بمي اتی که آخر حدیث تو ہے کسی کی بنائی ہوئی ہات ماسے ثابت ہے۔ مر بر کی کو بیگراں بہادولت مکھنے پر بھی تو اشقیاءاس دولت سے محروم بی عام ادرب قدر موجائے ای وجدے خود کماب کثیراً ویهدی به کثیرا (بقره:٢٦)" وم-"وماجعلنا الرويا التي) "لعني جوتم كوشب معراج بم في وكلاياس سے ابت ہے کہ بیآ ہت معراج بی کے باب م میں کہ خدائے تعالی کے امتحان میں بورا امت رہ جائے تو غنیمت ہے۔ کا فروں کے حعرت نے بیت المقدس کی بوری نشانیاں ی نے نہ لایا اور محابہ جو ہمیشہ مجزات و کیمتے هريرة قال قال رسول الله عنه

مسرائي فسالوني عن اشياء مز

مثله قبط فرفعه الله لى انظر

السدر السستثسورج؛ ص١٥١)"

المقدس كے جانے كا حال دريافت كر۔

انہوں نے ایسی پوچھیں جو مجھے بخو بی یا

حق تعالی نے اس کومیرے پیش نظر کر

"واخرج ابـو يـعـلى وابن عــ

في التنعيم يقد مها جمل اور

ابن المغيرة ساحر فانطلقو

الوليـد فسائترل الله وما جعله

ج٤ ص٩٤) ''لعِني سفر بيت المقلاّ

وقت معهم مين مجھاك قافله للاجس

وہ بہی قریب میں ہے۔انجلی عملیہ

قافله کی خبرلانے کو گئے۔ چنانچہ جم

پرسب نے کہا ولید نے جو حضرت^{کا}

الرؤيا اللتي اريناك الافتنة

وه اعلى درجه كا كشف تما-جس -

ہے۔ یہ بات تو ظاہرے کہ خواب

موتا اورنه سننے والا اس كا انكاركر

بخوف تكذيب قرين معلحت فير

الطبراني وأبن مريم

اخرج الئ قريش فأخبر

تأتى قوماً يكذبونك ا

ثوبه من يدى ثم خر

اب يهال بدامرقابل

مصعداً شهراً ومنحدرا شهراً تزعم انك اتيته في ليلة واللات العزى لا اصد قك فقال ابوبكريا مطعم بنس ماقلت لا بن اخيك حيهته وكذبته انا اشهدانه صادق فقالوا يا محمد صف لنا بيت المقدس قال دخلته ليلا وخرجت منه ليلا فاتناه جبرتيل عليه السلام فصوره في جناحه فجعل يقول باب منه كذافي موضع كذاو باب منه كذافي موضع كذا وابوبكر يقول صدقت صدقت فقال رسول الله عَلَيْا لله عَلَيْ يو معْذ يا ابابكر أن الله قد سماك الصديق (الدر المنشورج ٤ ص ١٤٩٠١) "لعنى الم بالى في معراج كاواقعد بيان كر كمها كدجب بيواقعد حضرت نے کفار سے بیان کیا تومطعم نے کہا کہ اب تک آپ کامعاملہ تھیک تھا۔ سوائے اس بات کے جواب کہدرہے ہو میں گواہی دیتا ہول کہتم جھوٹے ہو۔ہم تو اونٹوں کو مار مار کے دومہینے میں بیت المقدس کوجا کرآ تے ہیں اورتم کہتے ہوکہ ایک ہی رات میں جاکرآ گئے۔لات وعزی کی تم ب كدية من بركزنه انول كا-ابوبكرن كهاا مطعم تون برى بات كبى -اسية بيتيج وشرمنده كيا اوران کی تکذیب کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سیج ہیں۔ پھر کفار نے حضرت سے کہا کہ بیت المقدس كاحال توبيان ميجيئر آب في فرمايا كهين رات كو وقت اس مين داخل موا تما اور رات بی میں اس سے تکلا بیفر ماہی رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور اپنی بازوش بیت المقدس کا نتشہ پیش نظر کردیا۔جس کود کھے دیکے کرآپ علامتیں فرماتے کہ فلاں دروازہ فلاں مقام میں ہے اور فلاں درواز ہ فلاں مقام میں اورا بوبکر اس کی تقیدیق کرتے جاتے تنے۔اس روز آنخضرت علیہ نے ابو کڑے فر مایا کہ اے ابو بکڑ، اللہ نے تہارا نام صدیق رکھا۔

اس سے طاہر ہے کہ معراج جسمانی کی تقدیق کی وجہ سے حق تعالی نے ابو بھڑ کو لقب صدیق عطاء فر مایا۔ اگر بیدواقعہ خواب کا ہوتا تو کفار کو بھی اس میں کلام نہ ہوتا۔ کیونکہ خواب میں اکثر دور دور درکے شہروں کی سیر کیا ہی کرتے ہیں۔

الحاصل اسلام میں معراج کا واقعہ کو یا تحک امتحان ہے۔ جس نے اس کا انکار کیا اس کی شقاوت از لی کا حال کھل گیا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا شقاوت ہوگی کہ سب جانتے تھے کہ آ تخضرت میں ہے ہو جو ذشانیاں پوچھتے گئے اس بخضرت میں اور سے کے قافلہ کا حال پوچھا وہ بھی بیان کر دیا۔ جس کی تقعد بتی بھی ہوگئ پھر بھی تقد بتی نہ کی اور شل دوسر مے جزات کے اس کو بھی سے تقرار دیا۔ جس کی تقدد بتی بھی ہوگئ پھر بھی تقدد بتی نہ کی اور شل دوسر مے جزات کے اس کو بھی سے تقرار دیا۔ جس کی اس دوایات سے فاہر سے درواخر جسل میں دور یہ عن ابی الاسراء ص ۱۹ والنسائی وابن مردویہ عن ابی

تيته في ليلة واللات العزى لا اصد اخيك حيهته وكذبته أنا أشهدانه ندس قال دخلته ليلا وخرجت منه ه في جناحه فجعل يقول باب منه موضع كذا وابوبكر يقول صدقت كر ان الله قد سماك الضديق (الدر مراج كاواتعه بيان كركيكها كدجب بيواتعه نكآب كامعالم فحيك تفارسوائ اس بات فے ہو۔ ہم تو اونوں کو مار مار کے دومینے میں ن رات میں جا کرآ مئے۔لات وعزیٰ کی تسم الونے بری بات کی۔ائے بینیج کوشر مندہ کیا ہیں۔ پھر کفارنے حضرت سے کہا کہ بیت ات کے وقت اس میں داخل ہوا تھا اور رات السلام آئے اورائی بازوش بیت المقدس کا اتے کہ فلاں درواز ہ فلاں مقام میں ہے اور كرت جات تع ال روز آتخفرت الله

> رین رکھا۔ مدین کی دجہ سے حق تعالیٰ نے ابو بکر کولقب وبھی اس میں کلام نہ ہوتا۔ کیونکہ خواب میں

امخان ہے۔جن نے اس کا انکار کیااس کی رکیا شقاوت ہوگی کہ سب جانتے تھے کہ فار ہاوجوداس کے جو جونشانیاں پوچھتے گئے ہیں کہ وی تقریبی ہوگئ پھر بھی موگئ پھر بھی موگئ پھر بھی موگئ پھر بھی وی تقریبی کہ ان روایات سے ظاہر واللہ سے ظاہر والیت سے ظاہر والیت سے ظاہر والیت میں وابی میں وابی عن ابی

هريرةٌ قال قال رسول الله عَنْ الله عَنْ الدر ايتنى في الحجر وقريش تسألني عن مسرائى فسالونى عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كرباً ماكربت مثله قط فرفعه الله لي انظر اليه ماسالوني عن شئي الا ابناتهم به (كذافي السدد السمنشود ج٤ ص١٠١) "لعني الخضرت الله في المحصيب المقدس كے جانے كا حال دريافت كرنے ملے ميں حطيم ميں تھا۔ بہت ى چيزيں بيت المقدس كى انہوں نے ایسی پوچھیں جو مجھے بخو بی یا دنتھیں اس وقت مجھ کوالیک فکر ہوئی کہ بھی ہوئی نتھی۔ تب حق تعالی نے اس کومیرے پیش نظر کردیا پھر تو وہ جوسوال کرتے میں دیکھ کرفور أجواب دے دیتا۔ "واخرج ابو يعلى وابن عساكر عن ام هاني ثم انتهيت الى غير بنى فلان في التنعيم يقد مها جمل اورق وهاحيي تطلع عليكم من الثنية فقال الوليد ابن المغيرة ساحر فانطلقوا فوجدواكما قال فرموه بالسحر وقالوا صدق الوليد فاحرل الله وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الافتنة للناس (الدر المنثور ج ٤ ص ١٤٩) "لينى سفربيت المقدس كواقعد كاخير ميل حضرت في يميمى فرمايا كدواليسي ك وتت عيم من مجھ ايك قافله لماجس كي آئے آئے ايك ان ہے۔جس كارتك خاسمترى ہے اور وہ سی قریب میں ہے۔ امھی میدیہ برجہیں نظرا نے گایدین کرولیدنے کہا کہ یہ ساح میں اورلوگ قافلہ کی خبرلانے کو مستے۔ چنانچ جس طور پرحضرت نے فر مایا تھاسب باتوں کی تصدیق ہوگئ ۔اس پرسب نے کہاولید نے جوحضرت کوساح کہاتھادہ تج ہے۔ تب بیآ بت نازل ہوئی''وما جعلفا الرؤيا اللتي اريناك الافتنة للناس (بني اسرائيل:٦٠)"

كمه مين آحميا مجھے يقين م ميں ایک طرف عملین بیٹا كيون كيا كوئى نئ بات -كهان فرمايا بيت المقدس ہے کہ میں لوگوں کے رو روبروبیان کرومے ، فرا جوق لوگ و ہاں ٹوٹ یڈ كهتي فرمايا آج رات كهاكيا ايليا فرمايا بالكم به كيفيت مولى كدكولي الو آ پ مجد کا حال بیان حضرت فرماتے ہیں *ک* ساہو کہا۔ساتھ بی مسح سرنے کا۔ان لوگول برابر بتلائيں۔ محدثین ثابت ہے ک

بات بركه بيدوانعه

جاتے ہیں۔مرکسی

رہتے ، بیان کرنے

کذیب کریں مے

كمانقي اوراكرضرا

اس کےام ہانگا۔

ص١٤٨) "بيحديث بهت طويل ب_ يهال مقصوداي حصرت متعلق ب جولكها كيا_ ماحصل اس کابد کرآ تخضرت الله نے اتم ہائی سے سفر بیت المقدس کا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ میں جاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے رات دیکھا ہے سب قریش سے بیان کردوں۔ میں نے حضرت کا دامن پکڑلیا اور کہا کہ خدا کے لئے آپ یہ کیا کرتے ہو۔ لوگ تو پہلے ہی سے آپ کی تكذيب اورآب كى باتوں كا انكار كرتے ہيں۔ مجھے خوف ہے كديد واقعاس كركميں حمله ندكر بیٹمیں ۔حضرت نے جمٹ کا مار کر دامن چیٹر الیا اور ان کے مجمع میں جا کرسب واقعہ بیان فر مایا۔ ظاہر ے کا اگریدواقعہ خواب کا موتا تو اس کی تکذیب کی کوئی وجہ نہتی ۔ چرام ہان کواس سے بیان نہ کرنے پراس قدراصرار کیوں تھا اورا حادیث سے ثابت ہے کہ جب کفار نے بیرواقعہ سنا تو بہت کچھ خوشیاں منائیں اور سیجھ لیا کہ اب حضرت کی کسی ہات کوفروغ نہ ہوگا۔ چنانچہ اس روایت سے كابرب واخرج ابن شيبه واحمد والنسائي والبزاز والطبراني وابن مردويه وابونعيم في الدلائل والضيا في المختاره وابن عساكر بسند صحيح عن ابن عباش قال قال رسول الله عَنْهُ لما كان ليلة اسرى بي فاصبحت في مكة قطعت وعرفت أن النباس مكذبي فقعدت مغترلا حزينا فمربى عدوالله ابوجهل فجاء حتى جلس اليه فقال له كا المستهزى هل كان من شتى قال نعم قبال وماهو قال اني اسرى بي الليلة قال الي اين قال الي بيت المقدس قال ثم اصبهت بين ظهر انينا قال نعم فلم يردان يكذبه مخافة ان يحجده الحديث أن دعاء قومه اليسر قال أرايت أن دعوت قومك أتحدثهم بما هدثتني قال نعم قال هيا معشر بني كعب بن لوى فانقضت اليه المجالس وجازًا حتى جلسوا اليهما قال حدث قومك بما حدثتني فقال رسول الله عَلَيْهُ اللهِ اني اسراي بي الليلة قالوا الي اين قال الي بيت المقدس قالوا ايليا قال نعم قالوا ثم اصبهت بعد ظهر انينا قال نعم قال فمن بين مصفق وبين واضم يده على راسه متعجبا قالوا وتستطيع ان تغت المسجد وفي القوم من قد سافر اليه قال رسول اللهُ عَنَّا للهُ عَنَّا للهُ عَنَّا اللهُ عَنَّا اللهُ عَنَّا النَّهِ على الله على الله بعض النعت فجئي بالمسجد وانا انظر اليه حتى وضع دون دار عقيل اوعـقـال فنعته وانا انظر اليه فقال القوم اما العنت فوالله لقد اصاحب (الدر المنشود ج ٤ ص٥٥٠) "ليني رسول التُعَلِّقُ في فرمايا كرجس رات من بيت المقدس جا كرمنح

ماحمد سيمتعلق ب جولكما ميار

فاسے سنربیت المقدس کاواقعہ بیان کرکے

مبقریش سے بیان کردوں۔ میں نے

اکرتے ہو۔ لوگ تو پہلے بی سے آپ کی

دف ہے کہ بدواقعہ ن کر کہیں حملہ ند کر

فتع مين جاكرسب واقعه بيان فريايا _ظاهر

بعبنة تملی میرام ہان کواس کے بیان نہ

ہے کہ جب کفار نے بیرواقعہ سنا تو بہت

کوفرد فی شہوگا۔ چنانچیاس روایت سے

لبزاز والطبرانى وابن مردويه

رابن عساكر بسند صحيح عن

ة اسرى بى فاصبحت فى مكة

مغترلا حزينا فمربى عدوالله

ستهزى هل كان من شتى قال

لَىٰ اين قال الىٰ بيت المقدس

دان یکذبه مخافة ان یحجده

ان دعوت قومك اتحدثهم بما

لوى فانقضت اليه المجالس

دثتنى فقال رسول الله عَلَيْهِم

المقدس قالوا ايليا قال نعم

من بين مصفق وبين واضع

المسجد وفي القوم من قد

لت انعت حتىٰ التبس علىٰ

حتى وضع دون دار عقيل

ت فوالله لقد أصاحب (الدر

ل دات من بيت المقدر جا كرميح

کہ بین آ گیا بھے یقین ہوا کہ اس واقعہ بیں لوگ میری تکذیب ضرور کریں گے۔ اس خیال بیں بین ایک طرف ممکنین بیغا تھا کہ دخمن خدا اور ابوجہل آ کرمیرے پاس بیٹے گیا اور بطور استہزاء پو چھا کیوں کیا کوئی ٹی بات ہے فر مایا ہاں کہا کیا ہے۔ فر مایا آئ رات بھے یہاں سے لے گئے تھے کہا کہاں فر مایا بیت المقدس کہا پھر جس ہم لوگوں بیس موجود ہوگئے۔ فر مایا ہاں، جب بیسنا تو اس خیال سے کہ کہیں لوگوں کے رکبیں لوگوں کے رکبیں لوگوں کے روبروا نکار نہ کر جا تھی ہی آ واز بلند پکار ااے گروہ نی کعب بن لوی اور فور آجو تی جو تھ لوگ وہاں ثوث پڑے پھر حضرت سے کہا جو آپ نے جھے سے کہا تھا وہ ان لوگوں سے بھی جو ت لوگ وہاں ثوث پڑے پھر حضرت سے کہا جو آپ نے جھے سے کہا تھا وہ ان لوگوں سے بھی کہنے فر مایا آئ رات بھے یہاں سے لئے گئے تھے لوگوں نے بو چھا کہاں۔ فر مایا بیت المقدس کہنے فر مایا ہاں بیت المقدس کہا ایک کہا گیا المیان کہا۔ پھر می آ ہو تی کہا کیا گیا المیان کہ کہ کوئی تو تالیاں بجانے لوگوں بیس موجود ہوگئے۔ فر مایا ہاں بیت تھے تھی لوگوں کی حضرت فر ماتے ہیں کہ مجد کا حال بیان کر نے لگا یہاں تک کہ بعض علامتوں بیس پھے اشعباہ آ ہے مہر کہا کیا سے کہا گیا کہاں تک کہ بعض علامتوں میں پھے اشعباہ مسامو گیا۔ ساتھ ہی مجمد کا حال بیان کر نے لگا یہاں تک کہ بعض علامتوں میں پھے اشعباہ کہا۔ اس کوگوں نے جب پوری علامتیں میں تو بر ساختہ کہا تھے کہ واللہ سب علامتیں کی رہے گئے۔ اس کوگوں نے جب پوری علامتیں میں لیس تو بر ساختہ کہا تھے کہ واللہ سب علامتیں۔ کر نے گا۔ ان لوگوں نے جب پوری علامتیں میں لیس تو بر ساختہ کہا تھے کہ واللہ سب علامتیں۔

یہاں چندامور قابل یا در کھنے کے ہیں۔

ا یہ حدیث محاح اور مند امام احمد اور عثارہ میں ہے اور بحسب تصریح محد ثین ثابت ہے کوان کتابوں کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔

۲ سند حضرت کا یقین کرنا که اس واقعه کی تکذیب کریں ہے۔ دلیل ہے اس بات پر کہ بید واقعہ خواب کانہیں کیونکہ خواب میں اکثر عجیب وخریب خلاف عقل واقعات دیکھیے جاتے ہیں۔ مرکسی کویہ فکرنہیں ہوتی کہ لوگ من کراس کی تکذیب کریں ہے۔

سسس حفرت بجائے اس کے کہ اس واقعہ معراج شریف سے شادان وفرحان رہے ، بیان کرنے کے پہلے نہاہت ممکین رہاں وجہ سے کہ کفاراس خلاف عقل واقعہ کی ضرور ہے کہ کنار اس خلاف عقل واقعہ کی ضرورت ہی تکذیب کریں گے۔ یہاں میسوال پیدا ہوتا ہے جب یہی خیال تھا تو بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا تھا اور گرضرور بھی تھا تو صرف رائخ الاعتقاد۔ چند مسلمانوں سے بطور راز کہا جاتا۔ بخلاف اس کے ام ہافی نے کفار کے رو ہرو بیان کرنے سے بہت روکا اور خود معزت کو بھی کمال ورجہ کی گلر

مقامی ع

كرتاراس لئے كہ خواب كے بيا

مطابق ہے۔ای دجہ سےاس

نهان کوعلامات بو جینے کا موقع ا

موقع میں ہواتھا جس کی تصرر

رات بيت المقدس وغيره مير

واقعه حالت بيداري مين موا.

ہے کہ جوسنے کاعقل میں نہ

خيال كيا كه حفرت مدالا

جائميں ميے تو پھر کوئی حضرہ

ينج اوركها كه ليجة آب

آ منے کیا اسکی بھی تصدیق

ہے کب جنبش ہوسکی تھی

معزت المالية

وابن مردويه واا

الى المسجد الاز

استوابه وصدقوه

انه اسری به الا

ذلك لـقد صدق ق

يصبح قال نع

غدرة أوروحة

عائشة فرماتي بين كه

الحاصل حديث

کفارنے جب

طبع غيوركولات موتى -

دامنگیر تھی۔ یہاں تک کرزین و ممکنین بہت در پیٹے رہے۔ مرآ خربیان کرنا پڑاان امور بین فور
کرنے سے یہ بات فابت ہوتی ہے کہ حضرت اس واقعہ کے بیان کرنے پرمن جانب اللہ مامور
اور مکلف تھے۔ اگر چراصل مقصود کا بن قدرت حضرت کود یکھانا تھا۔ مراس کے بعداس مسئلہ کی حضرت مامور ہوئے کہ کفار اور
حشیت ہی کچھ دوسری ہوئی اور ایک دینی مسئلہ تھر گیا۔ پہلے حضرت مامور ہوئے کہ کفار اور
مسلمانوں بیس اس کا اعلان کردیں۔ پھر قرآ آن شریف بیس اس کا ذکر فراکر کہ قیا مت تک کے
آنے والوں کواس کی اطلاع دی گئی اور مجملہ ان مسائل کے تعمرایا کیا جن پرایمان لا تا ضروری
ہے۔ کو خلاف عقل ہوں جیسے مسائل بحث ونشر ومقد ورات اللی دغیرہ۔ چنانچہ ارشاد ہے
"سبد ان المذی اسسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
میں جواپنے بندے محمومی ایک سے جواپ بندی جارکنا حولہ لندیہ من ایا تنا (بنی اسرائیل:۱) "بینی وہ خدا پاک ہے جواپ بندے محمومی ایک بیت المقدس لے
بندے محمومی ایک بیت المقدس لے کی خدمون معائر کرو ہم نے برکتیں ویں اور اس نے جانے سے مقعود یہ تھا کہ ہم ان کواپی قدرت کے چند نمون معائد کرائیں۔

اوراس واقعہ کے بعداغراض اس طرح بیان کئے۔" و مسا جد لمدندا الدویدا التی ارسال الدویدا التی الدویدا التی ارسنداك الافت نه للغاس (بدندی اسرائیل: ۲۰) "بعنی بدجوم کود کھایا گیاا رجھ الله اس و اسطح تا كداوگول كی آزمائش ہوجائے۔ چنانچہ آزمائش اور فتنے كا حال بھی ابھی معلوم ہوگیا كہ بعض مسلمان كافروم تد ہوگئے اور كافرول كا كفروا فكاراور بڑھ گیا۔

اسس کفارنے جب پوچھا کہ کیا آپ آلی است المقدل کو جا کرمج ہم میں موجود ہوگئے تو آپ آلی نے المقدل کو جا کرمج ہم می موجود ہوگئے تو آپ آلی نے اس کی تقدیق کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جم کے ساتھ حالت بیداری میں تشریف لے گئے تھے۔ ورنہ جواب میں فرماتے کہ یدواقد تو خواب کا تھا۔ جس کے ساتھ یہاں سے گیا بی کب تھا جو پوچھا جا تا ہے کہ 'شم اصبحت بین ظہر انبین مجمع یہاں موجود ہوگئے۔

۵۵ ایسے موقع میں تالیاں بجانا اپنی کامیابی اور خصم کی ذات کی علامت ہے اور کامیابی اپنی وہ اس میں بجھتے تھے کہ جموٹ ٹابت کریں اور ظاہر ہے کہ خلاف عقل خواب سننے سے یہ جوش طبائع میں ہرگز نہیں پیدا ہوتا۔ اس میں تو تو بین مقصود ہوتو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہا صغاث احلام یعنی پریشان خواب بیں جو قابل اعتبار نہیں ہو سکتے ۔ حالا نکہ کسی روایت سے یہ ٹابت نہ کیا جائے گا کہ کسی خالف نے اس واقعہ کوئن کر پریشان خواب کہا ہو۔

مان کے۔'ومسا جعلیف السرؤیا المتی اس ویا المتی اس) ''یعنی میرجوم کودکھایا گیا ہے معلق اس مستقل اس مستقل اس معلوم ہوگیا کہ ادار ہوھ گیا۔ کہ اور ہوگیا۔ کہ اور ہوھ گیا۔ کہ اور ہوگیا۔ کہ اور ہوگیا۔

آپ اللہ دات بیت المقدس کو جا کر میج ہم اس سے صاف طاہر ہے کہ جم کے ساتھ میں فرماتے کہ یہ واقعہ تو خواب کا تھا۔ جس کمی اصب حت بین ظہر انبینا "یعنی

اکامیانی اور خصم کی ذلت کی علامت ہے ایں اور ظاہر ہے کہ خلاف عقل خواب سننے بین مقمود ہوتو زیادہ سے زیادہ بید کہا جاتا کاعتبار نہیں ہوسکتے ۔ حالانکہ کسی ردایت کاکر پریشان خواب کہا ہو۔

السس مقامی علامتیں بطور امتحان دریافت کرنا خواب کے واقعہ میں نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے کہ خواب کے بیان کرنے والے کوید دعویٰ بی نہیں ہوتا کہ جود یکھا ہے وہ داقع کے مطابق ہے۔ اس وجہ سے اس میں تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بیدواقعہ خواب میں دیکھا کیا ہے تو شان کوعلامات ہو جھنے کا موقع ملیا نہ حضرت میں ہے گھا کہ جواب دینے کی ضرورت ہوتی اور نہ فکر وکرب طبع غیور کولائن ہوتی۔

رات بید العاصل مدیث موصوف می غور کرنے سے بید بات یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ بید واقعہ حالت بیداری میں ہواہے۔

کفارنے جب حضرت اللہ سے بیدواقعہ سنا تو ان کویقین ہوگیا کہ پیز ہرائی مملی جموٹ ہے کہ جو سے گاعقل میں ندآنے کی وجہ سے اس کی تکذیب کردے گا۔ اس لئے انہوں نے پہلے ہی خیال کیا کہ حضرت میدیق اکبڑ کو فقنے میں ڈالیں۔ جب نعوذ باللہ وہ حضرت ملک ہے ہے گھر جائمیں کے تو پیرکوئی حضرت اللہ کی رفاقت نہ دےگا۔اس لئے فوراوہ صدیق اکبڑ کے مکان پر منے اور کہا کہ لیجے آپ منافعہ کے رفیق اب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آج رات بیت المقدس جا کر آخے کیا اس مجی تصدیق کی جائے گی۔ مروبال شان صدیق جلوہ کرتھی۔ ایسے باو موائی شہات ے كب جنبش موسكى تقى - آ ب نے فرمايا كماس كى بھى تقىدىق ميں كوئى تأ مل نہيں - بشرطيكم مغرت الملكة فرمايا مورجيها كال مديث عظامرب "واخرج الساكم وصححه وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن عائشة قالت لما اسرى بالنبي عَلَيْهُمْ وابن الئ المسجد الاقصى أصبح يحدث الناس بذلك فارتد ناس ممن كانوا امنوابه وصدقوه وسعوا بذلك الى ابى بكر فقالوا هل لك في صاحبك يزعم انه استرى به الليلة الى بيت المقدس قال اوقال ذلك قالوا نعم قال لئن قال ذلك لقد صدق قالوا فتصدقه انه ذهب الليلة الى بيت المقدس وجاء قبل ان يصبح قال نعم اني لا صدقه بما هوأ بعد من ذلك أ صدقه بخبر السماء في غدورة أوروحة فلذلك سمى ابابكر الصديق (الدرالمنثورج؛ ص١٥٥) " ليني عا ئنٹر قمر ماتی ہیں کہ جس رات نبی تا تا ہے۔ المقدری جا کروا پس تشریف لائے اس کی صبح وہ واقعہ

محمدعلالله ثم اتيت ار

الله ايـن كـنـت الـليـا

المقدس الليلة فق

صراط کیانی انظ

اشهدانك رسول الله

بيت المقدس الليأ

كـذا وكذا وقد اضلو

ويساتسونكم يومكذا

اوتسان فسلماكان ذا

النهار قدمت ال

الامسام السيوطى بطو

عرض کی ب<u>ا</u>رسول الشطاط

عشايزه چكاتو جرئيل

المقدس سے لوٹے تو فا

متم ہو کمیا تھا۔جس کوفل

ية محملي كآواز.

یاس آئے اور کہایار

نے کہاتم جانتے ہو م

ہےاس کا مجمدحال ہ

نز دیک کا کھول دیا ک

. میں کواہی دیتا ہول

محافظة كهترس كأ

حنهبين بتلا تامون ك

مو *ميا تھا۔جس كوفلا*

کے بعد فلاں مقام

اونٹ ہےجس کی ہ

لوگوں سے بیان فر مایا جس سے بہت لوگ جو حضرت پر ایمان لاکر برطرح کی تقدیق کر چکے تھے مرتد ہو گئے۔ پھر کفار ابو بکڑ کے پاس آ کر کہنے گئے کیا اب بھی آپ اپ اسٹے رفتی لیعنی آ تحضرت ملاقی کی تصدیق کرو گے۔ لیج وہ تو یہ کہدر ہے ہیں کہ آج رات وہ بیت المقدس جا کر آئے کہا کیا حضرت ملاقی نے کہا کیا تم اس کی آئے کہا کیا حضرت ملاقی نے کہا کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ رات بیت المقدس تک مرک اور صبح سے پہلے واپس آگئے۔ فر مایا ہاں میں تو بیت المقدس سے دور کی ہاتوں کی تقد یق کرتا ہوں۔ لیمنی جوسے شام آسان کی خبریں بیان فر ماتے ہیں اس وجہ سے ان کا نام صدیق رکھا گیا۔

اس روایت سے ظاہر ہے کہ کفار کے ذہن نشین بہی کرایا میا تھا کہ حضرت اللہ حالت بیداری میں بیت المحقد سے خطا ہر ہے کہ کفار کے ذہن نشین کی کھندیق پرصدیق المحقد سے ملاقت معدیق ملقب بیداری میں بیت المحقد سے ماند تھا یا بہتان کیا تھا تو عائش اس کی تصریح فرمادیتیں کہ بیکفار نے بہتان کیا تھا۔ در حقیقت وہ خواب تھا۔

اب اس روایت کی توت کود کیمے کہ با وجود یکہ جا کم امیلان تشیع کی طرف تھا جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحد ثین میں کیمے ہیں اور اس حدیث ہے صدیق اکبڑی فضیلت صدیقیت ثابت ہوتی ہے۔ محرقوت اساد کے لحاظ ہے متدرک میں اس کو کھور کو تصریح کر دی کہ یہ حدیث محج ہے اور اس سے میں معلوم ہوا کہ عائشہ صدیقہ بھی معراج جسمانی کی قائل ہیں ہیں کے کومی ہوگا۔

اوراس سے بیمی معلوم ہوا کہ بہت سے مسلمانوں نے مرتد ہونے اور دین اسلام کو چھوڑ دینے کو گوارہ کیا۔ محرمعراج جسمانی کو نہ مان سکے۔ جیسا کہ دوسری احادیث سے ابھی معلوم ہوا واضح رہے کہ ایسے لوگوں کو مسلمان کہنا مجازی طور پر ہے۔ حقیقت ہیں تو وہ کفار ازلی تھے اور تعجب نہیں کہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہوں۔ کیونکہ مسلمانوں کے ایسے بودے احتقاد نہیں ہوا کرتے۔

"واخرج النبراز وابن ابى حاتم والطبرانى وابن مردويه والبيهقى فى الدلائل وصححه عن شدادٌ بن اوس قال قلنا يا رسول الله كيف اسرى بك فقال صليت لا صحابى العتمة بمكة معتما فاتا نى جبرئيل بدابة بيضاه الله عن ان قال ثم انصرف بى فمررنا بعير قريش بمكان كذا وكذا وقد ضلوا بعير الهم قد جمعه فلان فسلمت عليهم فقال بعضهم هذا صوت

محمد من الله عنه المحابى قبل الصبح بمكة فاتانى ابوبكر فقال يا رسول الله اين كنت الليلة قد التمسك في مكانك فقلت أعلمت اني اتيت بيت المقدس الليلة فقال يا رسول الله أنه ميسرة شهر فصفه لي قال ففتح لي صراط كانس انظر اليه لا تسالوني عن شي الا انباتكم عنه فقال ابوبكرٌ اشهدانك رسول الله وقال المشركون انظر وا الى ابن ابي كبشه زعم انه اتى بيت المقدس الليلة فقال ان من آية ما أقول لكم انه مررت بعير لكم بمكان كذا وكذا وقد اضلوا بعير الهم فجمعه فلان وان ميسرهم ينزلون بكذاثم كذا وياتونكم يوم كذا وكذا يقدمهم جمل آدم عليه شيخ اسود وغرار تان سود اوتان فلماكان ذالك اليوم اشرف القوم ينظرون حتى كان قريباً من نصف النهار قدمت العير يقدمهم ذالك الجمل الذي وصفه رسول الله عُنايَالله (نكره الامام السيوطى بطوله في الدر المنثورج ٤ ص ١٤٠) "العِيْ شدادٌ بن اوس كمت إيل بم في عرض کی یارسول الله الله آپ کوبیت المقدس کس طرح لے مکئے فرمایا میں جب محاب کے ساتھ عشایر ہے چکا تو جبرئیل میرے لئے سواری لائے۔ پھرتمام واقعہ بیان کرئے فرمایا کہ جب ہم بیت المقدس سے لوٹے تو فلاں مقام میں ایک قافلہ برہمارا گذر ہوا جو مکہ کو جار ہاتھا۔ ان کا ایک ادنث مم ہو گیا تھا۔جس کوفلال مخص نے محمر لایا۔اس حالت میں میں نے ان برسلام کیا بعضول نے کہا یہ و محقظہ کی آ واز ہے۔ غرض کہ مجمع سے پہلے میں مکہ کوایے محابہ میں بھی کیا۔ پھر ابو برطمیرے یاس آئے اور کہایا رسول اللہ آب رات کہاں تھے میں نے آپ کو آپ کے مقام بر تلاش کیا میں نے کہائم جانتے ہو میں رات بیت المقدس میا تھا۔انہوں نے کہایارسول الله وہ تو ایک مہینے کی راہ ہاس کا کچمحال بیان کیجئے۔ فرمایاوہ دورتو ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے ایک رستہ میرے لئے ایسا نزدیک کا کھول دیا کہ دہ میرے پیش نظر ہو گیا وہاں کی جو بات تم بوچھوٹ بتا دوں گا۔ ابو بکڑنے کہا میں کوائی دیتا ہوں کہ آ ب اللہ کے رسول ہو اور مشرکوں نے کہا دیکھوائن انی کھندینی محطفة كتيم بين كرة جرات بيت المقدس كوجاكرة محئة وحفرت في فرمايا مين ايك نشاني اس كي حمهين بتلاتا مول كدميرا كذرفلان مقام مين تمهارے قافله پرايسے وقت مواكدان كاليك اونث كم ہو گیا تھا۔جس کوفلاں مخص نے کھیر لایا اوران کی رفتارالی تھی کہ فلاں مقام بیں اتریں گے۔اس کے بعد فلاں مقام میں اتریں کے اور فلال روز وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ قافلہ کے آ کے ایک سفید اونٹ ہے جس کی پیٹ پردوکا لے گوں اور اس پرایک بوڑ حاسیاہ رنگ سوار ہے۔ جب وہ دن آیا تو

ان لاکر ہرطرت کی تقدیق کر چکے تھے ایک اب بھی آپ اپ دفتی یعنی ہیں کدائ رات وہ بیت المقدس جاکر رمایا ہے تو یقیناً کی ہے کہا کیاتم اس کی سے پہلے واپس آگئے۔فر مایا ہاں میں تو مصری رکھا گیا۔ مصدیق رکھا گیا۔

بی کرایا گیا تھا کہ حضرت اللیقی حالت بی برمدیق اکبر بلقب صدیق ملقب فررت فرمادیتیں کہ میر کفارنے بہتان

م کامیلان تشیع کی طرف تعاجیها که اوراس حدیث سے صدیق اکبرای معتددک میں اس کولکھ کر تقریح کر معدیقہ معراح جسمانی کی قائل کی کرمجے ہوگا۔

یانے مرتد ہونے اور دین اسلام - جیسا کہ دوسری احادیث سے در پر ہے ۔ حقیقت میں تو وہ کفار دکھرمسلمانوں کے ایسے بودے

ى وابن مردويه والبيهقى ارسول الله كيف اسرى ما فاتانى جبرئيل بدابة بش بمكان كذا وكذا وقد فقال بعضهم هذا صوت لوگ اس قافلہ کود کیھنے نگلے۔ چنانچہ دو پہر کے قریب وہ قافلہ آپنچا اور جس طرح حضرت نے فرمایا تھا وہی اونٹ اس کے آگے تھا۔

لمضجعى فجاءنى الثاني

فجائني فهمزني بقدما

سا س۱۰۷)"لینی آنخضرت علیا

جرائيل عليه السلام نے مجھے ج

آيااور پھرسور ہا۔ تيسرے ہار

کے ساتھ چلااس کے بعد براڈ

بعبده ليلًا من المس

نی این فراتے میں کہ میں

الیانہیں جس سے خواب

مر ۳۹۰) بيل لکيتے ہيں " پي

ويخضرت المنافع تصريح فرا

ہیں جو مذکور ہوئے۔ فام کھ

كواس مسئله بين ذرائجي

مِن ہے اخرج عبد

والنسائي وأبن جو

مردويه والبيهقى

ارينساك الافتسنة لأ

به الىٰ بيت المقد

اريناك الافتنة ا

ہے۔ خواب میں ویکھ

مِي دَهُلاني مُحَيِّضِين وه

عباس وخواه تواترك

لتے رؤیا کی تغییررؤ:

اب ديج

اسبابل انصاف

اس صدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت نے طے مکان کواشارہ بیان فر مایا اور صدین اکبر ان کے رسالت کی شہادت و کراس کی تقد بی کرئی۔ کیونکہ جب رسالت مان کی جائے ہیں۔ و کیسے لفظ انصر فت اور شم اتیت قبل الصبح بمکہ سے ظاہر ہے کہ اس رات حضرت اللہ کے ملی تشریف نہیں رکھتے تھے اور اس پر قوی ولیل یہ ہے کہ صدین اکبر نے حضرت علی ہے کہ میں تشریف نہیں رکھتے تھے اور اس پر قوی ولیل یہ ہے کہ صدین اکبر نے حضرت قبل اللہ مقام میں تھا۔ بجائے اس کے صدین اکبر نے کاس بوال کے جواب میں کہ آپ رات کہاں تھے یفر مانا کہ میں بہت المقدس کیا تھا۔ باتا واز بائد کہدر ہا ہے کہ حضرت اللہ مع جسم تشریف لے کہا تھے۔ بھر ظاہر ہے کہاں قافی والوں پر الی جلدی کی حالت میں کہ سرعت سیر برق سے کم نہی سالم کرنا ای غرض سے تھا کہ فیر معران سی کران کے ول اس کی صحت برگوائی ویں۔ کونکران کی قول سے انہوں نے حضرت میں گئی وازین کی تھی۔

اور نیز جب کافروں نے کہا حضرت بیت المقدل کے جائے کا دعوکا کرتے ہیں تو ان کے جواب میں بیار شاو ہے کہ جائے کی نشائی میں تہیں بٹلا تا ہوں۔ علانی شابت کردہا ہے کہ ان کے قول کو تسلیم کیا گیا کہ ہے فکل ہم گئے تھے اور اس کی نشانیاں تناو ۔ اگر خواب وغیرہ میں گئے ہوئے اور اس کی نشانیاں تناو ۔ اگر خواب وغیرہ میں گئے معلات بیداری میں جمع کے معراق کوئی ہی تہیں اور جس طرح اس مدیث سے ثابت ہے کہ معراج حالت بیداری میں جمع کے ساتھ ہوئی ان احادیث سے بھی ثابت ہے۔ ' اخسر جابن جریب و ابن المنذر وابن ابن حاتم وابن مردویہ والبیعقی فی الدلائل وابن عساکر عن ابنی سعید الخدری قال حدثنا رسول الله علی المدینة عن لیلة اسری عن ابنی سعید الخدری قال حدثنا رسول الله علی بالمدینة عن لیلة اسری اذا تانی المسجد الحرام بنہ من مکة الی المسجد الاقصیٰ قال بیننا انا نائم عشاء بالمسجد الحرام کہ تھی کہ تو بیان فر بایاس میں بی کی ادراد المسحق وابن المنذر عن الحسن بن الحسین قال قال رسول الله عن ابنی اسحق وابن جریر وابن المنذر عن الحسن بن الحسین قال قال رسول الله عن الم ارشیا فعدت خریر وابن المنذر عن الحسن بن الحسین قال قال رسول الله عن الم ارشیا فعدت نائم فی الحد جر جاء نی جبر ٹیل فھمزنی برجله فجلست فلم ارشیا فعدت نائی میں المیں نائے میں نائے میں نائے میں نائے میں نائے میں نائے المیں نائے میں نائے می

اوہ قافلہ آپنچااور جس طرح حضرت نے فر مایا

تقدس کے جانے کا دوئ کر ہے ہیں وان
ہنگا تا ہوں۔ علانے قابت کر دہا ہے کہ ان
نشانیاں من او ۔ اگر خواب وغیرہ بیل کے
گا اس صدیث سے قابت ہے کہ معران
المان اس ہے ۔ ' اخسرے ابن جدید
ہنگا ہیں الدلائل وابن عساکد
ہنگا ہیں بالمدینة عن لیلة اسری
افا ناہم عشاء بالمسجد الحرام
دع المحدینة عن لیلة اسری
دع المحدینة عن لیلة اسری
دع المحدینة عن لیلة اسری
دع المحدین ابر سعید خدری المحدام
معران کا جو بیان فر مایا اس میں ہی کی معران کا جو بیان فر مایا اس میں ہی کی معران کا جو بیان فر مایا اس میں ہی کی معران کا جو بیان فر مایا اس میں ہی کی معران کا جو بیان فر مایا اس میں ہی کی ہندا کیا۔ اس

لمضجعی فجاه نی الثانیة فهمزنی بقدمه فجلست فلم ارشیا فعدت لمضجعی فجات نی الثانیة فهمزنی بقدمه فجلست فاخذ بعضدی فقمت معه (الدر المنثور ج الله فرمات بین کری حظیم میں سور باتھا جو مجد الحرام میں ہے کہ جرائیل علیه السلام نے جھے جگایا مگر کوئی نظر نہ ایا اس لئے پھر سور با پھر جگایا پھر پھر بھی کوئی نظر نہ آیا در پھر سور با پھر جگایا پھر پھر بھی کوئی نظر نہ آیا در پھر سور با تیسر بے بار کے جگانے میں میں اٹھ بیٹھا اور انہوں نے میر آیا تھ پکڑا اور میں ان کے ساتھ چلااس کے بعد براق وغیرہ کا قصہ فہ کور ہے۔

اب الل انساف غور فرما كي كرض تعالى فرما تائي سيسحسان الدنى اسدى بعبده ليلاً من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى (بني اسرائيل:١) "اور نے تنابقہ فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدر اس رات میں جا کرآیا اور قرآن وحدیث میں کوئی لفظ ابیانیں جس سے خواب یر ولالت ہو اور مرزا قادیانی بھی (ازامة الاوام م، ۵۴، فزائن ج ص ٢٩٠) من لكية بن "بيسلم بكر النصوص يحمل على ظواهرها" اورخود آنخضرت فليلتة تقريح فرمارب مين كهيدوا قعه حالت بيداري مين هوااوراس پرايخ قرائن موجود ہیں جو نہ کور ہوئے۔ پھر کسی ایما ندار کواس کے مانے میں کو کرتا مل ہوسکتا ہے۔ اس وجہ سے محابہ کواس مسئلہ میں ذراہمی شبرندتھا۔ چنانچاس حدیث سے ظاہر ہے کہ جوتفیر (درمنورج مص ١٩١) ش بي الضرج عبدالرزاق وسعيد بن منصور واحمد والبخاري والترمذي والنسائي وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم والطبراني والحاكم وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن ابن عباش في قوله وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الافتنة للناس قال هيى رؤيا عين اريها رسول الله عليها لله السرى به الى بيت المقدس وليست برؤيا منام "العني آيشريف" وما جعلنا الرؤيا التي اديسنساك الافتسنة للغاس "كتغير على ابن عباس كتب بين كدوياسي مراويهال دؤيت فيثم ہے۔خواب میں دیکینا مرادنہیں لیعنی شب معراج جونشانیاں حضرت اللفے کو بیت المقدس وغیرہ میں دکھلائی می تھیں وہ خواب نہتھا۔

من من في من المبارك و الم

چنانچ (ازالة ا

اوراس کے:

کے ہوتے ہیں ایک وہ جو^ح

هوتا يجييش القمرجوهار

نے ایک راست بازاورکا

تعجب نهيس مرزا قادياني

حركت جسماني كودواس

چره جائيس محررؤيت

مرائی رائی سے اس قدرہ

تمین سو کی طرف ہے تو و

ہنسیں مے۔جس کاان

ہیں کہ 'مسیح کے بارہ ''

جب كتيس ياجاليس

اس جسم عضری کے سا

کی راہ ہے چھوٹی جھ

کے دو کلڑے کرویتا

السلام کے عروج پر

میں بیٹے ہوئے دیکے

قرب ن کے خلاف ہ

ہے تو صراحة حضر

مطلب بيهوگا كه

روح کے کمہ میں پڑ

توفی ہے معنی بور۔

موتها والتى

ميري را ـ

مجی تأمل ہوتا تو قرآن کی تغییراس جزم کے ساتھ ہرگز نہ کرتے اور نداس کو جائز رکھتے۔ کیونکہ تغییر بالرائے کو پیر حضرات کفر سجھتے تھے۔

ابن عباس سے افی متوفیک کے متی ممیتک جومروی ہیں اس کومرزا قادیا فی (ازالدادہام)
ہیں بار بار ذکر کرتے ہیں اور ابن عباس کے فضائل بیان کر کر کے لکھتے ہیں کہ نجی اللے کہ دعائے علم قرآن ان کے حق میں قبول ہوئی۔ جس کا مطلب بیہوا کہ ابن عباس جس آیت کی تغییر کرتے ہیں وہ میچے اور قابل دقوق ہے۔ اس صورت میں ضرور تھا کہ مرزا قادیا فی ابن عباس کی اس تغییر پر اعتاد کر کے معراج جسمانی کے قائل ہوتے مگرافسوں ہے کہ اس کو قابل اعتبار نہ جمحا اور اس پر توجہ تک نہ کی۔ جس سے معلوم ہوا کہ ان احادث فضیلت پر ایمان زبانی تھا۔

ابن عباس نے روایت فرکورہ میں رؤیت کو دوقعموں میں مخصر کیا۔ رؤیت مین اور رؤیت منائی۔ اگر رؤیت منائی۔ اگر رؤیت کشی جوم زا قادیانی کہتے ہیں کوئی علیحدہ چیز ہوتی تو اس کوہی بیان کر دیاہے۔ دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رؤیت کشی کوانہوں نے آئیں دوسے کسی ایک میں وافل کر دیاہے۔ یہ بات فلاہر ہے کہ اگر چیہ منام میں دیکھنے والا بھی ہجستا ہے کہ میں آ تھے سے ویکھ رہا ہوں گر فی الواقع وہ چشم سر سے نہیں ویکھا۔ یہی حال کشی رؤیت کا بھی ہے۔ اس لئے کہ آئے خضر سے الله ہے اللہ کہ کشف سے قیامت تک کے حالات کو بیان فر مایا ہے۔ حالا تکدان چیز وں کا وجود ہی اس زمانہ میں نہیں ہے۔ اس سے تابت ہے کہ دویت کشی رؤیت مین نہیں ہے۔ اس سے تابت ہے کہ دویت کشی رؤیت مین نہیں ہے۔ اس معلوم ہوا کہ ابن عباس کی بھی نئی کورویت منائی میں داخل کر کے اس کی بھی نئی کر دی اور رؤیت مینی کوٹا بت کیا۔

اس موقع بین تبین که مرزا قادیانی اس کو بھی تبول کرلیں کے که حضرت متالیقہ نے وہیں بیٹے ہوئے آئکھوں سے سب پچھ دیکھ لیا۔ جیسا کہ (ازالة الادہام ۳۵، نزائن جسم ۱۸۱)

میں ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کوا تکاریا تاویل یاردوقد حرکی ضرورت صرف وہاں ہوتی ہے جہاں
ان کی عیسویت وغیرہ پرکوئی اثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر معراج جسمانی ثابت ہوجائے تو
عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسان پر جانا ثابت ہوجاتا ہے۔ پھر جب وہ زندہ آسان پر موجود ہوں تو
احادیث کی روسے لوگ آئیس کے انظار میں لگ جائیں کے اور مرزا قادیانی کوکون پوچھے گا۔ اس
وجہ سے معراج کا انکار بی کردیا اورش القمر کے مجروکا کوئی اثر ان کے مباحث پر نہ تھا۔ اس لئے
اس کو مان لیا۔

ز نذکرتے اور نداس کو جائز رکھتے۔ کیونکہ

یمردی بین اس کومرزا قادیانی (ازالدادهام) کرکر کے لکھتے بین کہ نیکالگیا کی دھائے مواکدابن عباس جس آیت کی تغییر کرتے کہ مرزا قادیانی ابن عباس کی اس تغییر پر کہ اس کوقائل اعتبار نہ سمجھااوراس پر توجہ کمان زبانی تھا۔

دوقسموں بیس مخصر کیا۔ رؤیت عینی اور الی علیحدہ چیز ہوتی تو اس کو بھی بیان کر ادوسے کی ایک بیس داخل کردیا ہے۔ ہے کہ بیس آ تکھ سے دیکھ رہا ہوں مگر ٹی اہے۔اس لئے کہآ تخصرت اللہ تھے نگہان چیز دل کا دجودہی اس زبانہ بیس ویت کشفی رؤیت بینی نہیں ہے۔ پس ویت کشفی رؤیت بینی نہیں ہے۔ پس داخل کر کے اس کی بھی نغی کردی اور

قبول کرلیں کے کہ حضرت اللہ فیار کا الدہ ام ۲۵۱، تزائن جسم ۲۸۱) زلمة الدہ ام ۲۵۰، نزائن جسم ۲۸۱) رورت صرف وہاں ہوتی ہے جہاں کرمغران جسمانی ٹابت ہوجائے تو جب وہ زندہ آسان پرموجود ہوں تو رمززا قادیانی کوکون ہو جھے گا۔ اس کن کے مباحث پر نہ تھا۔ اس لئے

چنانچد (از لة الاد بام صابح بنزائن جسم ۲۵۳٬۲۵۳) من لکھتے ہیں کہ دمجزات دوشم کے بوتے ہیں کہ دمجزات دوشم کے بوتے ہیں انسان کی مذہبراور عقل کو پجھ دخل نہیں بوتا۔ جیسے شق القمر جو ہمارے سیدومولی نج آلگانے کا مجزو تھا اور خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راست باز اور کامل نمی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کود کھایا تھا۔"

میری دائے میں اس فکری ضرورت جیس ۔ اگر طبی اورفلف نوگ بین لیس سے کہ مہینوں
کی داہ سے چھوٹی چھوٹی چیز وں کا آس کھوں ہے دیکے لیما اور انگشت سے اشارہ سے آسان پر چاند
کے دو کلا سے کر دینا وقوع میں آسی ہے تو اس جیرت اور پر بیٹانی میں پڑجا کیں گے کہ عیسی علیہ
السلام کے عروج پر جننے کی نوبت ہی نہ آسے کی فرض کا ایر اگر مجز و کے طور پر تسلیم بھی کر لیا جائے تو
میں بیٹے ہوئے و کھنا نہ عقلاً فابت ہو سکتا ہے نہ تقل اور اگر مجز و کے طور پر تسلیم بھی کر لیا جائے تو
مراح و معزت کو لے جانا فابت ہے۔ گھرا کر لیجانا روحانی اور روئیت جسمانی ہوتو اس کا
مطلب یہ ہوگا کہ حضرت کو لے جانا فابت ہے۔ گھرا کر لیجانا روحانی اور روئیت جسمانی ہوتو اس کا
مطلب یہ ہوگا کہ حضرت کی دوح مبارک بیت المقدس بلکہ آسانوں پرگی اور جسمانی آسی بخیر
روح کے مکہ میں پڑی دیکے دری تھیں اور یہ اس تقدیر پر لفظ اسری ہے مین ہوئے جاتا ہے۔ وہاں تو
موتھا والتی لم تمت فی منہ مها فیمسک التی قضیٰ علیها الموت ویرسل

الاخسری (زمر:۲۶) "جس کا مطلب یہ کم نیند بھی ایک تم کی وفات ہے۔جس میں روح تبن کی جاتی ہے اور پھر چھوڑ دی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی ثابت کرنے کی ضرورت ہوگی کہ بغیر روح کے بھی آنکھوں کو ادراک ہوسکتا ہے جواس معراج میں مقصود بالذات تھا۔ لندیدہ من آیا تنا!

يبلع بيدواقعه وااور بغير براق

کھما ہے کہ معراج کے وقت کی

ترتيب رؤيت انبياه مين بوااخة

باوجوداس کے سی مسلمان کاف

بإوجودان روايات متعارضه

ٹابت ہوجاتی ہے تواس کے

چونکه مرزا قادیانی کوایی عیسو

لئة جن امور ميں اغماض ہو،

فک را جائے۔ بہت خبر ^{گا}

ہوئے۔اگر قرآن کی لمرف

ديية_اكيموي عليهالسلا

کے در بار یوں کی طرف بعیم

وملائه (اعراف:۳۰

ربك موسىٰ ان اثت أ

ہے کہ انہیں کوقوم کی ہدا ہے:

البظلميات الىٰ الذ

فرعون فقولا انارس

الظلمين (شعراء:

منظور موڈ ال دو۔'' **وق**

ہے کہ پہلے ساحروں۔

نكون نحن الملقي

الاخرين (صافآه

ريا" فاخذناه وجد

اورکہیں فرما'

يهجتني باتيس مرزا

شایدیهال بیدها جائے گاکه آیئ شریفه و سا جعلنا الد فیاکی تغییر میں اختلاف ہے۔ اس کا جواب بیہ کہ محققین مفسرین وحد ثین نے تقریح کی ہے کہ ابن عباس کا ترجمان القرآن ہونا مسلم ہے۔ اس لئے بنسبت اور تغییر ول کے ان کی تغییر زیادہ تر قابل قبول ہے اور مرزاقادیانی کی تقریر سابق سے بھی بھی امر مستفاد ہے۔ پھر وہ روایت بھی کوئی ضعیف نہیں بلکہ بخاری وغیرہ کتب صحاح میں موجود ہے اور مرزاقادیانی بھی بخاری اور مسلم کی صحت اور قابل استدلال ہونے کے قائل ہیں۔ چنانچہ (ازالة الاوہام م ۸۸۸ مزائن جسم ۵۸۲) میں کھتے ہیں کہ ''اگر میں بخاری اور مسلم کی صحت کا قائل نہ ہوتا تو میں اپنی تا ئید دعوی میں کیوں بار باران کو پیش کرتا۔''

غرض كدابن عبال كتفير اور بخاري شريف كى روايت دونون مرزا قاديانى كم مسلمات سے بين اوران سيمعراح جسمانى ثابت بوگئ و هو المقصود!

پہلے بید واقعہ ہوااور بغیر براق کے آسان پر گئے اور آخر میں آ کھی کھل گئی اور ان پانچوں واقعوں میں کھا ہے کہ معراج کے وقت پہلے بچاس نمازیں مقرر ہوئیں اور بعد تخفیف پانچ منظور کرائیں اور ترتیب رؤیت انبیاء میں بڑاا ختلاف ہے۔''

یہ جتی یا تیں مرزا قادیانی نے کسی ہیں ہے شک بخاری کی احادیث میں موجود ہیں باوجود اس کے کسی مسلمان کا ذہن اسکے ابطال کی طرف خطل نہ ہوااور صحابہ کے زبانہ سے آئی تک باوجود اس کے کہ جب بھی طور پرکوئی چیز باوجود ان روایات متعارضہ کے باوجود معراج پراجماع ہیں ہا۔ اس لئے کہ جب بھی طور پرکوئی چیز طابت ہوجاتی ہے تو اس کے وارض میں اختلاف ہونے ہے اس یعین پرکوئی اگر پر نہیں سکا ہگر چونکہ مرزا قادیائی کوائی عیدویت فابت کرنے کی غرض ہے اس کے ابطال کی ضرورت ہے۔ اس لئے جن امور میں اغماض ہور ہا تھا ان کو فاہر کر دیا تا کہ ضعف الا بمان لوگوں کواصل معراج ہی میں میں پر جائے۔ بہت خیر گذری کہ مرزا قادیائی احادیث ہی میں تعارض پیدا کرنے کے در پ ہوئے۔ اگر قرآن کی طرف توجہ کرتے تو اس قسم کے بہت سارے اعتراض اس میں بھی پیدا کر دیتے۔ ایک موی علیہ السلام ہی کا قصد کھے لیج کرتی تعالی کہیں فرما تا ہے کہ موئی کوفر مون اور اس کے ور بلا قب داندی کے دربار یوں کی طرف بھیجا '' واد میں فرما تا ہے کہ مون کی طرف بھیجا '' واد نسادی ربان موسیٰ با آیا تنا الی فرعون دیا ہوں کی موسیٰ با آیا تنا ان فرج قومک من دیا تھی المیں کو مرکز اور ایس المیں ان المت القوم المطالمین قوم فرعون (شعراء ۱۱۰۱۰) ''اور کہیں فرما تا ہے کہ موئی اور ہارون کو بھیجا '' و لقد ارسانا موسیٰ با آیا تنا ان اخرج قومک من المطلمات الی النور (ابر احیہ: ۱۰) ''کیس فرما تا ہے کہ موئی اور ہارون کو بھیجا ''ف اقیدا فرعون فقو لا انار دسول رب العالمین (شعراء ۱۲۰۰)''

ورعون سود المرات المرات المرات القوام المال ويميا والا نسادى ربك موسى أن الت القوم المنظلمين (شعراء ۱۰) "كين فراتا محمول في المرول سابت أفرايا كرجوم كوفالنا منظور بوفرال دو" وقسال لهم موسى القواما انتم ملقون (يونس: ۸۰) "اوركين فراتا محكم بهلي ساحرول في الساب منظور بوئر الما أن تلقى واما أن نكون نحن العلقين (اعراف ۱۱) "كين فراتا محكم فرعون كوم كوفروويا" ثم اغرقنا الاخرين (صافات: ۸۷) "اوركين فراتا محكم فرعون اوراس كافكركو في كردريا من بهيك الاخرين (صافات: ۸۷) "اوركين فراتا محكم فرعون اوراس كافكركو في كردريا من بهيك ويا" فاخذناه وجنوده فنبذناهم في اليم (قصص: ۱۶) "اوراس كافكار قرآن من من

رمی ایک تم کی وفات ہے۔جس میں روح قبض ثابت کرنے کی ضرورت ہوگ کہ بغیر روح کے ہقمود بالذات تھا۔لندیہ من آیا تنا! نسو مسا جعلنا الرؤیا کی تغییر میں اختلاف نبن نے تقریح کی ہے کہ ابن عباس کا تر جمان رول کے ان کی تغییر زیادہ تر قابل قبول ہے مقاد ہے۔ پھر دہ روایت بھی کوئی ضعیف نہیں رزا قادیا نی بھی بخاری ادر مسلم کی صحت اور اللہ الادہام میں مہم مزائن جسم ۱۵۸۲ میں اکل نہ ہوتا تو میں اپنی تا ئید دعویٰ میں کیوں

شریف کی روایت دونوں مرزا قادیانی کے دی و هو المقصود! داخ کی و هو المقصود! راض کیا تھا کداگر آپ بیت المقدس جاکر بیاں بتلائی گئیں تو اور کوئی اعتراض ان کونہ مرزا قادیانی چونکہ پڑھے ہوئے اور فہم وذکا سمتلہ میں ضرورت سے زیادہ موشکا فیاں معران کی حدیثوں میں تخت تعارض واقعہ معران کی حدیثوں میں تخت تعارض واقعہ معران کی حدیثوں میں تخت تعارض واقعہ معران کی حدیثوں میں تعدادی میں طاقعا

لل بيت الله ك ياس خواب اور بيداري

رجى لايا كيااوركسي ميس براق كاكوئي

الهواتها المساوركي ميس بعثت ك

كراورايخ قصورنهم كاا

مضامین فدکورہ کے جن ک

جب ايمان لا تامنظورنبير

کہ حضرت نے ان کے ت

بعض احادیث معراج :

فرمانا اوربعضول مين حط

ہو ممیا۔اس کی مثال الب

فروگذاشت کئے گئے۔

وارد ہے کہ معراج قبل

جسے متعددا حادیث ب

ک بعض تحقیقات سے[،]

كهانى متوفيك ورافعك

وہی واقعی ہےاور جولوگا

كامنصب خجوبزكرت

ساتھ ہوتی ہے مرزا ق

کے ہے۔اس قاعدہ

بونس، مارون اورسليماا

ابرهيم واسما

وهارون وسلي

اشارة النص سے بيا

حالانكه تورات وأنجيل

ہم کہ سکتے ہیں کہراہ

وبونس وبإرون عليهم ال

خبر وینے کاالزام۔ د

بگرت ہیں۔ ہر چند میں فاہر ش اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ گرکیا کوئی مسلمان سے کہ سکتا ہے کہ مویٰ علیہ السلام کا واقعہ تعارض کی وجہ سے قابل اختیار نہیں۔ نعدو ذباللہ من ذلك الممکن نہیں کہ اللہ المیان کے ول میں اس تعارض کا ذرا بھی اثر ہویا اس کوتعارض سمجھیں۔ اوٹی تا مل سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہوتی ہے کہ شارع کو واقعات بیان کرنے سے کہانی مقصود نہیں ہوتی کہ جب بیان کی جائے پوری بیان کی جائے ہیں وقت کہ جب بیان میں ایک مقصود خاص چی نظر ہوا کرتا ہے۔ پھر معدد بیانوں سے بوراقعہ بھی معلوم ہوجاتا ہے۔

اب معراج کے قصہ میں غور کیجئے کہ جس کو خدا تعالیٰ کی قدرت پر ایمان ہو، کیا اس کو ان امور میں جواس میں ندکور ہیں کھوتا مل ہوگا یا جیسے موی علیہ السلام کے قصہ میں متفرق امور مربوط ومرتب کے جاتے ہیں۔ یہال ممکن نہیں کیا یہ تصدیق ممکن نہیں کہ خدائے تعالی نے کسی مصلحت سے جیست کھول کر فرشتوں کو حضرت کے مکان میں اتارا ہواور پھر حیست کو ملادیا ہو۔جس میں ظاہراً ایک مسلحت بیمی ہے کہ اجسام کے خرق والتیام کا پہلے بی سے حضرت کو مشاہدہ ہو جائے اور شق صدر کے وقت کسی فتم کا تر دونہ مواور آسانوں کے خرق والتیام کا استبعاد بھی جاتا رب- كياريحال ب كفرشتول في حضرت كوكمر مع مجدين اس غرض سالا يا موكم معراج اس متبرك مقام سے ہواور تعور ي ديرآ بآرام فرانے كے بعد ونت مقرره يرجركك عليه السلام نے آب كوجكايا بواوركيا جرئيل عليه السلام كوسون كاطشت ملنامحال تعايديال سمجما كمياكه اتنابوجها محا كروه ياان كے ساتھ كے فرشتے آسان بركيے جڑھ كے اور بيتوكسى حديث بين نہيں كہ جبرائيل عليه السلام نے حضرت كووه طشت بهه كرويا تھا كرمرزا قادياني جواس سونے كے طشت كى تلاش كرتے بين كہ جو بيداري ميں ملاتھا۔ كيا ہوا اوركس كے حوالے كيا حميا معلوم بين كس خيال برمنى ہے۔ جب طشت کا آسان پر اٹھایا جانا مرزا قادیانی کی سجھ سے باہر ہے تو نی الواقع آ تخضرت الله اورميسي عليه السلام كاآسانون يرجاناه كزان كي جمه من بيس آسكار سي توبيه كدالي خلاف عادت اورخلاف عقل باتوں برايمان لانا بركسي كاكام نبيس - جب تك فضل اللي شامل مال نہ ہومکن نہیں کہ آ دمی خدا اور رسول کے ارشادات برایمان لاسکے۔ چنانچہ حق تعالی فراتا به 'بل الله يحسن عليكم أن هذكم للايمان أن كنتم صادقين (حبورات:١٧) "يعنى بكداللهم يراحسان دكمتاب كداس في كوايمان كارسترد كمايا- بشرطيكهم دعوى اسلام من سيج مو-اكرة وي كوايمان لا نامنظور موتو قدرت كالمداور حكمت بالخدكويين نظرركه

كراوراية قسور فهم كا اعتراف كر كے ايمان لاسكتا ہے۔ جيے كروڑ بامسلمان باوجودان تمام

مضامین مذکورہ کے جن کومرزا قادیانی اپنی کامیابی کا سامان مجھدرے ہیں ایمان لاتے رہے اور

جب ایمان لا نامنظور نہیں ہوتا تو مشاہرہ بھی کچھ فائدہ نہیں ویتا۔ چنانچے کفار نے باوجود یکہ دیکھ لیا

كد حفرت نے ان كے تمام شہات كے جواب وے ديئے مكر جب بعثى ايمان ندلائے۔ تقرير بالامين أكرغوركيا جائے تومرزا قادياني كاكثر شبهات كے جواب موسكة مشلا بعض احادیث معراج میں براق کا نام چھوٹ کیا اور بعضوں میں ام ہانی کے گھر میں پہلے آ رام فرمانا اور بعضول مين حطيم كا ذكراور بعضول مين جبرئيل عليه السلام كا حضرت عليه كوجكانا ترك ہوگیا۔اس کی مثال الی ہے جیسے موئ علیہ السلام کے واقعات کی ہرآ یت میں بعض بعض امور فروگذاشت کئے مجے۔ ہاو جوداس کے تعارض کا احمال بھی نہیں ہوسکتا۔ البتہ بعض روایات میں جو وارد ہے کہ معراج قبل بعثت ہوئی وہ خلاف واقع ہے۔ بجائے قبل ہجرت قبل بعثت کہا گیا ہے۔ جیے متعددا حادیث سے اور اجماع سے ثابت ہے مراس میں کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی ک بعض تحقیقات سے متقاد بے کہ بھی مؤخر چیز مقدم بھی کہی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ تحریفر ماتے ہیں كدانى متوفيك ورافعك مين تقذيم وتاخيرمكن نهين بمس ترتيب سے حق تعالى في بيان فرمايا ب وبی واقعی ہے اور جولوگ کہتے ہیں کہ پہلے رضع ہوااوروفات بعد ہوگی وہ اپنے لئے خداکی استادی کا منصب تجویز کرتے ہیں ۔ نعوذ بالله من ذلک،اس کا مطلب ظاہر ہے کہ جوتر تیب لفظی واؤکے ساتھ ہوتی ہے مرزا قادیانی کے نزدیک وہ واقع کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی واؤ بھی ترتیب کے لئے ہے۔اس قاعدہ کی بناء پر ثابت ہوتا ہے كھيلى عليه السلام پہلے تھے اوران كے بعد ايوب، يون، مارون اورسليمان عليم السلام وجود من آئے - كونكري تعالى فرماتا بي واو حيال الى ابرهيم واستماعيل واستحق ويعقوب والاسباط وعيسي وايوب ويونس وهارون وسليمان (نساه:١٦٢)"جب بحسب محتق مرزا قادياً في اس آييشريفه على اشارة العص سے مدفاہت ہوا كە كوياحق تعالى فرما تا ب كريسى پہلے تھے اور ايوب وغيره بعد حالانكه تورات وانجيل واحاديث وغيره سي عيلى عليه السلام كے بعديت يقيينا البت ہے اس بناء پر مم كهد كت بي كدرادى في العاطرة معراج كوبعث يرمقدم بيان كيا- جيم عليه السلام الوب وبونس وبارون عليهم السلام برمقدم بيان كے مئے بس سے ندكذب لازم آتا ہے ندخلاف واقع خردينے كاالزام _ دوسراجواب يہ ہے كماسلام بل معراج ايك ايسامشہور واقعد ہے كما بتداء سے

بس كوخداتعالى كى قدرت پرايمان مو، كيا اس كو ياجيے موك عليه السلام كے قعيد ميں متفرق امور لیا بیقد بن مکن نیس که خدائے تعالی نے کی مکان میں اتارا ہواور پھر حیمت کو ملادیا ہو۔جس رق والتیام کا پہلے ہی سے حضرت کومشاہرہ ہو ورآ سانول کے خرق والتیام کا استبعاد بھی جاتا ے مجدی اس غرض سے لایا ہو کہ معراج اس نے کے بعدونت مقررہ پر جرئیل علیہ السلام نے شته ملنا محال تحالي بعال مجما كيا كها تنابو جهاش ه مے اور بیاتو کی حدیث میں نہیں کہ جبرائیل مرزا قادیانی جواس سونے کے طشت کی تلاش ، كحواكيا كيا معادم نبيس كس خيال برمني قادیانی کی سمجھ سے ہاہر ہے تو فی الواقع ا و گزان کی جمع میں نہیں آسکتا۔ پچ تو بیہ ن لانا بركى كا كامنيس _ جب تك فعنل اللي وارشادات برايمان لاسكي چنانجيش تعالى كم للايمان ان كنتم صادقين مكاس فيتم كوايمان كارسته دكمهايا بشرطيكم موتو قدرت كالمداور حكمت بالغدكو بيش نظرركه معراج ہوئی ۔ایک حالت

ے''قال الشيخ الاک

واحنية بجسده و

چونتیس بار ہوئی۔ایک بار

اورجن معراجوں كاخواب

پر بیقرینه بھی ہے کہل بعا

وكسلم الله موسىٰ تكليم

يوحي اليه وهوناة

الحرام''موجودہے۔

فرشيخ خواب ميں آئے

صراحت ہے کی میں خ

اس کے آخر میں فاستیق

مستمرر بي - كيونكهاس ؛

ادنیٰ حرکت سے چونک

ہے جو بیداری میں معر

فرض ہونا اور بعد کی ۔

فرض ہوئیں ۔ تمراس کا

اس کے لوازم اور کسی

خصوصات ادروه وه أ

ہے آنخفرت لی ک

كدسلاطين وغيربمج

اكثر اطلاع بوجاتى _

اس حديث

يهال مرزا

نزول وي موا_

آئ تک ہر کی کے زبان زوہ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس واقعہ کی کیفیت طولانی ہواوراس کے بیان کرنے والے بکٹرت ہوں تو بعض امور پس ضرورا ختلاف پیدا ہوجا تا ہے۔ مگراس اختلاف جزئی سے اصل واقعہ کے جود پر گواہ سمجا جزئی سے اصل واقعہ کے جود پر گواہ سمجا جائے گا۔ دیکھتے جولوگ قائل ہیں کہ معراج قبل بعث ہواوہ بھی معراج کے ایسے ہی مثبت ہیں۔ جیسے بعد بعثت کے قائلین ۔ ہاں یہ کہا جائے گا کہ کسی نے تاریخ میں غلطی کی ہے جواصل واقعہ سے خاری ہے۔ پھر وہ غلطی بھی دومرے قرائن سے نکل سکتی ہے جیسیا کہ نخا بی نے شرح شفاء قاضی عیاض میں کھتا ہے کہ بہت می روایتوں اور انفاق جمہور اور اجماع سے ثابت ہے کہ معراج بعد البحث ورقبل ہجرت ہوا ہے۔ اس لئے قبل بعثت کی روایت قابل تاویل ہے۔

اصل منشاء اس من محافظانوں کا بیہ کے ادائل اسلام میں ہرامر میں مقصود بالذات بیش نظر رہا کرتا اورائ کا پورا بوراا ہتمام ہوا کرتا تھا اور جن امور کو تقعود میں چندال دخل نہیں ان کے یاور کھنے میں بھی چندال اہتمام نہ ہوتا۔ اس بات کا جبوت اس سے ہوسکتا ہے کہ فی زبانا اونی اور کھنے میں بھی چندال اہتمام نہ ہوتا۔ اس بات کا جبوت اس سے ہوسکتا ہے کہ فی زبانا اونی اور فی شیوخ ومشائنین کی تواریخ وفات وغیرہ میں سی قدرا ہتمام ہوتا ہے کہ روز تو کیا دقت تک محفوظ رکھا جا تا ہے۔ بخلاف اس کے دہال خود آ مخفرت ملائے کی وفات شریف میں اختلاف پڑا ہوا ہے۔ کی روایت میں تیرہویں اور کی میں چورہویں۔ اس طرح بعث کے دفت بھی بڑا ہی اختلاف ہے۔ کی روایت میں ہے کہ اس وقت آ مخضرت ملائے کے مرشر یف برا ہی اختلاف ہے۔ کی روایت میں ہے کہ اس وقت آ مخضرت ملائے کی مرشر یف برا ہو پالیس سال کی تھی کسی میں ہے کہ ایک روز زیادہ ہوا تھا اور کسی میں زیادتی وزل وزل اور کسی میں دو مہینے کی کسی میں تین برس کی اور کسی میں پانچ سال کی تھی ہوا اور سال ہجرت ہوئی اور سلم میں بیرہ میں برا اختلاف ہے۔ بخاری میں ہے کہ نوت سے تیرہ برس کے بعد ہجرت ہوئی اور سلم میں پر بھی بڑا اختلاف ہے۔ بخاری میں میں اور کسی میں در سرا کی بعد ہجرت ہوئی اور سلم میں برس کے بعد اور مسئدا مام احداور نیز بخاری میں دس برس کے بعد جیسا کہ مواہب اللدید بند ورز تانی میں لکھا ہے۔

الحاصل واتعات کی تاریخ اس زماندیش چندال ضروری نہیں تجی جاتی تھی۔ای وجہ سے محاب اور تابعین نے تاریخ معراج کی تحقیق میں کوشش نہ کی اور سے تجھ لیا کہ مقصود بالذات معراج ہے۔خواہ قبل بعث ہو یا بعد بعث ۔اس کا دقوع ضرور ہوا۔مرزا قادیانی کے جرحی سوالوں کے لحاظ سے ایک معراج بی کیا، نہ آنخضرت ملیق کی وفات ثابت ہوگی نہ جرت وغیرہ۔(سیرة ملید جسم میراج میں امام عبدالو ہاب شعراقی کا قول قبل کیا ہے کہ آنخضرت ملیق کو چینتالیس بار

اہرہے کہ جس واقعہ کی کیفیت طولانی ہواوراس کے مراس اختلاف بیدا ہوجاتا ہے۔ مگراس اختلاف بی آتا۔ بلکہ ہرفرای اس واقعہ کے وجود پر گواہ سمجھا بیٹ ہیں۔ بیٹ ہواوہ بھی معراج کے ایسے بی مثبت ہیں۔ کہ کسی نے تاریخ میں فلطی کی ہے جواصل واقعہ سے کے کھل سکتی ہے جیسا کہ نفا جی نے شرح شفاء قاضی کے جواصل واقعہ سے کے کھی معراج بعد کے کہ معراج بعد کے کہ دوایت قابل تاویل ہے۔

یس چندال ضروری نہیں بھی جاتی تھی۔ اس وجہ میں کوشش نہ کی اور یہ بچھ لیا کہ مقصود بالذات اوق مضرور ہوا۔ مرزا قادیانی کے جرحی سوالوں ایک کے فارت فارت ہوگی نہ جرت وغیرہ۔ (سرة الله کی وفات فارت ہوگی نہ جرت وغیرہ۔ (سرة الله کی پینتالیس بار

معراج ہوئی۔ایک حالت بیداری بین جم کے ساتھ اور باتی روحانی اور تغیرروح البیان بین تکھا ہے ' قال الشیخ الاکبر الاظهر ان معراجه علیه السلام اربع و ثلثون مرة واحدة بجسده والبقی بروحه ''یونی خی کی الدین عربی کا بھی بی تول ہے کہ معراج چونتیں بارہوئی۔ایک باربیداری بین اور باتی روحانی اس صورت میں جومعراج قبل بعث ہوئی تی اور جن معراجوں کا خواب میں ہونا معلوم ہوتا ہوہ سب روحانی معراجوں میں وافل ہیں اور اس پریقرینہ بھی ہے قبل بعث معراج ہونے کے صدیف جو (بخداری ص ۱۱۲، باب قول الله وکلم الله موسیٰ تکلیما) میں ہے اس میں بیالفاظ موجود ہیں ''انه جاہ ہ ثلثة نفر قبل ان یوحیٰ الیه و هو ناتم فی المسجد ''اوراک کے آخر میں 'فاستیقظ هو فی المسجد یہوا کہ حضرت مجد میں آرام فرماتے تھے۔اس وقت تین المدرام ''موجود ہے۔جس کا مطلب بیہوا کہ حضرت مجد میں آرام فرماتے تھے۔اس وقت تین فرشتے خواب میں آئے اور سب واقع در کھنے کے بعد حضرت آبائی بیدار ہو گئے اور بیدوا تعد الله نول وی ہوا۔

اس صدیث کے سواان پانچوں صدیثوں میں جن کومرزا قادیانی نے ذکر کیا ہے۔ اس صراحت ہے کی میں خواب فدکور نہیں البتر ص ۵۵ کی حدیث میں بین النوم والمیقظة فدکور ہے۔ گر اس کے آخر میں فاستیقظ یا اس کا مرادف کوئی لفظ نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ حالت آخر تک مستمرری کے کوئکہ اس میں تو صرف ابتدائے حالت کا ذکر ہے کہ غودگی تھی اور ظاہر ہے کہ بیدار مغز ادنی حرکت سے چونک پڑتے ہیں۔

یہاں مرزا قادیانی بیاعتراض ضرور کریں کے کہ خواب کی صدیث میں بھی وہی مضمون ہے جو بیداری میں معراج ہونے کی حدیثوں میں ہاوراس میں بھی بچاس وقت کی نمازیں ابتدا فرض ہونا اور بعد کی کے پانچ مقرر ہونا موجود ہے۔ جس سے بدلازم آتا ہے کہ نمازیں وو وقت فرض ہونا اور بعد کی کے پانچ مقرر ہونا موجود ہے۔ جس سے بدلازم آتا ہے کہ نمازیں وو وقت فرض ہونیں ۔ مگراس کا جواب اونی تا مل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جب قبل بعث نبوت ملی ہی نہی تو تو اس کے لوازم اور کسی چیز کا فرض ہونا کیسا۔ وہ خواب تو صرف تمہیداً و کھایا گیا تھا کہ آئندہ الیک خصوصیات اور وہ وہ فضائل حاصل ہونے والے ہیں جو کسی کو نصیب نہ ہوئے۔ جس کے دیکھنے سے آئخسرت مالیے خاص تو تع اور اشتیاتی بیدا ہوگیا اور بیاتو کتب تاریخ سے بھی واضح ہے کہ سلاطین وغیر ہم جن کوغیر معمولی مدارج حاصل ہونے والے ہوتے ہیں۔ ان کو عالم رؤیا میں کہت سے کہ سلاطین وغیر ہم جن کوغیر معمولی مدارج حاصل ہونے والے ہوتے ہیں۔ ان کو عالم رؤیا میں بہت سے اکثر اطلاع ہوجاتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکثر اطلاع ہوجاتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکثر اطلاع ہوجاتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکثر اطلاع ہوجاتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکثر اطلاع ہوجاتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکثر اطلاع ہوجاتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکثر اطلاع ہو جواتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب رسالہ (جمیب وغریب خواب) میں بہت سے اکٹر اطلاع ہو جواتی ہے۔ چنانچیاس قسم کے خواب دسالہ کو ایکٹر کیا ہوں کہ کو ایکٹر کیا ہوں کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کیا ہوں کو کو کیس کو دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کیا ہوں کی کو دور کے دور کی کو کی دور کے دور کے

ندکور ہیں اور اس خواب میں بہت برا نفع یہ بھی ہوا کہ جب بیداری میں معزت الله تشریف لے گئے تو لیف لے کے کے تو کسی مقام سے اجنبیت اور نا آشنائی ندر ہے جو ہا عث تو حش ہو۔ پھر خواب فقد معراج بی کے پہلے ہیں ہوا تھا۔

وہ خواب اگر پیش کوئی کے لباس میں "

ہے کہ مرزا قاویانی کوحفرت سرورعا^{لم}

اورمصرعه''عيب نمايد هنرش درنظر'' كا

وقوع واقعهآ تخضرت فلطح كوخواب يم

عـائشةؓ قـالـت اوّل مـابدى با

النوم فكان لايرى رؤيا الاجآ

كيف كان بدق الوحى الى رسول ا

ہے ہوئی جو پچھ حضرت اللہ خواب

ر ہتا۔ چنانچے معراج کے داقعہ میں مج

بالاسے واضح ہے کفس معراج میں

البية اس اختلاف كالثرنفس مقامات

سامقام ہے اور وہ کوئی ضروری ہا،

وجد بي بعض متكلمين في اس ميل

شفاء مي لكما ب_ أمام شعراقي -

ایک بہے کہ تخفرت اللہ نے

جب پہلے آسان پر محے آدم علیہ ا

ہے اور ہائیں طرف بد بخت دوز أ شكر كيا اور نيز موئ عليه السلام كود ً

برجمي موجودين اورينيين فرمايا

وه راويوں كى غلطى نىتنى _ بلكى فى ا

اس تقریرے معلوم ا

اهتمام نه کیا۔

مرزا قادياني جولكصة بير

دوسراجواب بيہے كه

بيداري ميس بمي ملاحظ فرماليا-

جیما که اس مدیث سے ظاہر ہے نون ابی موسی عن النبی علیہ قال رایت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بهانخل فذهب وهلی الی انها الیمامة اوه جر فاذاهی المدینة یثرب متفق علیه (بخاری ج ۱، باب هجرة النبی علیہ اوه جسر فاذاهی المدینة من ۱۰۰) "لیخی نجا الله فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ویکھا تھا کہ مکہ واصحابه المدینه ص ۱۰۰) "لیخی نجا الله فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ویکھا تھا کہ مکہ سے بجرت کر کے اس طرف جارہا ہوں جہاں نخلتان ہے۔ اس وقت میراخیال میماماور بجرکی طرف کیا۔ پھر یک اوق مدینہ یشرب تھا۔ مقمود یہ کہ بجرت کا واقعہ بل بجرت معلوم کرایا گیا اور مقام بجرت بھی وکھا لیا گیا۔ گرچونکہ حضرت الله نے نے پیشتر مدینہ طیب کو عالیا و مکان تھا اور محام ہوا۔ گرساتھ بی معلوم ہوگیا کہ وہ عدید ہے۔

الحاصل جس طرح ہجرت سے پہلے ہجرت خواب میں ہوئی ای طرح معران سے پہلے ہجرت خواب میں ہوئی ای طرح معران سے پہلے معراج خواب میں ہوئی۔ اب الل اسلام اس بات میں بھی خور کرلیں کہ کیا اس صدیف ہجرت میں کوئی الی بات ہے کہ تخضرت الله کے علمی پکڑی جائے۔ کر چونکہ مرزا قادیانی اس فکر اور تلاش میں رہتے ہیں کہ حضرت الله کے کی غلطیاں پکڑیں ان کو یہاں اتنا موقع مل کیا کہ حضرت الله نے نے میں دن ہم وخلاف واقع ہیں۔ پھر کیا تھا جمت سے غلطی فابت ہی کردی۔ چنا نچر (از له الاوہام م ۱۸۹ ، فرائن ج مس سے میں کسے ہیں کہ 'وہ حدیث جس کے یہ الفاظ ہیں ' فد هد و هلی اللی انه الیمامة او هجر فاذا هیی المدینة یشرب ' صاف صاف ظاہر کرری ہے کہ جو پھر تخضرت الله نے اپنے اجتہاد سے پیش کوئی کا محال و مصدات سے معافیا وہ فلا کلا۔

غور کیجئے کہ حضرت ملاقیہ نے کب پیش کوئی کا دعویٰ کیا تھا کہ میں مکہ چھوڑ کریمامہ ہے اجرت جاؤںگا۔ بلکہ وہ تو برسیل حکایت فرمایا کہ خواب میں مخلستان دیکھ کر جمرکا خیال تو ہوا تھا۔ مگر اس وقت وہ مدینہ ثابت ہوا جو فاذ ابنی المدینہ سے فلاہر ہے۔ اس سے تو کمال درجہ کا صدق ثابت ہور ہاہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس خیال کو جو خواب میں پیدا ہوا تھا خواب ہی میں فور آبدل ویا تا کہ

کہ جب بیداری میں حضرت ملفظ تشریف لے ، جو ہاعث تو حش ہو۔ پھر خواب فقد معراج ہی

ن خواب میں ہوئی ای طرح معراج سے پہلے ن مجی غور کرلیں کہ کیااس صدیث بحرت میں جائے۔ مگر چونکہ مرزا قادیانی اس فکر اور تلاش کو بیال اتنا موقع مل کیا کہ حضرت ملائے نے ایس ۔ پھر کیا تھا حجمت سے خلطی ثابت ہی ایس ۔ پھر کیا تھا حجمت سے خلطی ثابت ہی ایس کیسے ہیں کہ 'وہ صدیث جس کے یہ جر فاذا ھیی المدینة یشرب ''صاف این اجتماد سے بیش کوئی کا محال وصدات

نی کا دعویٰ کیاتھا کہ ش مکہ چھوڑ کر بمامہ پر بہش فخلستان دیکھ کر ہجر کا خیال تو ہواتھا۔ گر رہے۔اس سے تو کمال درجہ کا صدق ثابت ایمیداہواتھا خواب ہی میں فررابدل دیا تا کہ

وه خواب اگرچیش کوئی کے لباس میں سمجھا جائے تو بھی اس غلطی کا احمال باتی ندرہے۔ گرافسوں ہے کہ مرزا قادیانی کو حضرت سرورعالم اللّی کا غلطی کرنے کی خوش میں اپنی غلط بھی پرنظر نہ بڑی اور معرع ''عیب نماید بنرش درنظر'' کا مضمون صادق کر بتایا بی منی بحث تھی کام اس میں تھا کہ قبل وقوع واقعہ تخضرت علی کے خواب میں اطلاع ہوجاتی تھی۔ اس پر سے حدیث بھی دلیل ہے۔ ''عن عداشتہ قدالت اول مدابدی به رسول الله علی الله الله علی الله علی الله علی الله علی الله واقعات خواب میں و کھے تھے بلا کم وکاست رہتا۔ چنا نچ معراج کے واقعہ میں بھی الیا ہی الله واقعات خواب میں و کھے تھے بلا کم وکاست بیداری میں بھی ملاحظ فرمالیا۔

مرزا قادیانی جو لکھتے ہیں کہ مقامات انبیاء میں براہی اختلاف ہے۔ اس کا جواب تقریر بالا سے واضح ہے کنفس معراج میں ان امور کو کوئی دخل نہیں بلکہ یکل روایات شبت معراج ہیں۔ البتہ اس اختلاف کا اثر نفس مقامات پر پڑیگا۔ جس سے بقین طور پر بیٹا بت نہ ہوگا کہ کس نبی کا کون سامقام ہے اور وہ کوئی ضروری بات بھی نہیں۔ اس وجہ سے راو پول نے اس کے یا در کھنے میں اجتمام نہ کیا۔

ودسراجواب بیہ کہ مقامات انبیا وکا مسئلہ مجملہ اسراراورایک لایدرک بھیدہ۔ اس وجہ سے بعض شکلیوں نے اس میں کلام کرنے کومناسب نہیں سجھا۔ جیسا کہ جہاب خفا بی نے شرح شفاء میں لکھا ہے۔ امام شعرائی نے کتاب الیوقیت والجوابر میں لکھا ہے کہ معراج کے کی فوائد ہیں ایک بیہ ہے کہ آنخضرت اللہ نے نے ایک جسم کوآن واحد میں دومکانوں میں دیکھ لیا۔ چنانچہ حضرت جب پہلے آسان پر مجھے آ دم علیہ السلام کود یکھا کہ ان کے داہنے طرف ان کی نیک بخت جماعت میں دیکھ کر ہے اور ہائیں طرف بد بخت دوزئی ہیں۔ حضرت نے اپنی صورت نیک بخت جماعت میں دیکھ کر شکر کیا اور نیز موئی علیہ السلام کودیکھا کہ اپنی قبر میں نماز پڑھ دہے ہیں۔ پھر انہیں کودیکھا کہ آسان بر بھی موجود ہیں اور بینیں فر مایا کہ ان کی روح کودیکھا۔

پ و و ارد ہے اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جواختلاف انبیاء کیہم السلام کے مقامات میں دارد ہے دورادیوں کی غلطی ندھی۔ بلکہ فی الواقع متعدد مقامات ہی میں دیکھئے گئے تصاور بیکوئی مستجدیات

تعارض نبيس _البيته متوسط

منم کے اسرار کے قائل ج

میں که'' درحقیقت تمام ار

تك انسان كي عقل نبيل

ارواح کا چئن کیتے ہیںا

روحوں میں یائی جاتی '

میں اور جارے طا

عقائد يإاذ كارداشغال

وهلا يدرك بجيد قاتل نفها

ے لا بدرک بھید قابل ^{ان}

ا حادیث صحیحه اوراجمار ً کیون مستبعد ہو۔الحاصا

ہے ایس بات ہیں ہے

معراج بي كاانكاركرد

أبك متعدبه حصانعوذ با

مائے کہس قدر جرر

مين سحيح سالم سليمان

شہاب خفاجیؒ نے شر

المقدس كي ہاس ـ

"قال الذي عن

مستقرا عنده

كرآب كي أكوجها

حبيب رب العالمير

مکن ہیں۔

كيامكن

كلمات كاار

نہیں امام سیوطی گئے ایک مستقل رسالہ جس کانام العنجلی فی تطور الولی "ہے صرف اس مسئله بین لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کو بیقدرت حاصل ہے کہ آن واحد میں متعدد مقامات میں ظاہر ہو سكتة بين اورسبب تاليف بيلكها ب كريشخ عبدالقا در كجطوطي ايك شب كم فخف كے مكان ميں رہے اس نے ایک مجلس میں بین کی شب باش کا ذکر کیا مجلس سے ایک مخص اٹھ کھڑ ا ہوا اور کہنے لگا کہ وہ تو تمام رات میرے مگریں تھے۔ان دونوں میں رووقدح کی نوبت یہاں تک پینچی کہ ہرایک نے قتم کھائی کہا گروہ بزرگ میرے گھر میں رات بھر ندر ہے ہوں تو میری زوجہ برطلاق ہے۔ جب ینے سے پوچھا میا تو انہوں نے دونوں کی تصدیق کی اور کہااگر جا دخھ کہیں کہ میں ان کے ساتھ مخلف مقامات میں وقت واحد میں رہا۔ جب بھی تقدیق کرلو۔ امام سیوطی کے یاس جب بیمسکلہ چیں ہوا تو انہوں نے بیفتو کا دیا کہ کسی کی زوجہ برطلاق نہیں بڑی اور کئی و قائع اور متقد میں علاء کے فقے استدلال میں پیش کئے جن سے ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ کو یہ قدرت دی جاتی ہے کہ جب عامیں وقت واحد میں متعدد مقامات میں ظاہر ہوسکیس اور ریجی تکھا ہے کہ مندامام احمد اور نسائی وغیرہ میں بیردوایت ہے کہ جب کفار نے بطورامتحان معجد کی نشانیاں حضرت ایک ہے ہوچھیں تو معجدوبالموجود موجى بسكود كيدر كيدر كيدر حضرت الله ان كجواب دية محت "قال رسول الله عَنْ الله عَنْ انعت فمازلت حتى التبس على بعض النعت فجئى بالمسجد وانا انظر اليه حتى وضع دون دار عقيل اوعقال (در منثور ج؛ ص١٥٥) "ير مدیث بوری او پر قدکور ہے امام سیوطی اس مدیث کوفل کر کے لکھتے ہیں کریہ بھی اس تم کی بات ب- يونك اصل مجدائي جكد ين فقى اوريهال بعى موجودتى -جس كوحفرت ان الفاظ س تجير فرمات بي فجئى بالمسجد حتى وضع دون دار عقيل اورتغيرروح البيان من امام شعرائی کا قول نقل کیا ہے کہ شخ محمد خصری نے ایک ہی روز پچاس شہروں میں جمعہ کا خطبہ پر حا اورامامت كاروض الرياحين اوركت طبقات اولياء اللدس ظاهر بكراس مسكد يراولياء

غور کیا جائے کہ جب اولیاء اللہ کواس عالم کثیف میں بید قدرت حاصل ہو کہ وقت واحد میں متعدد جگہ موجود ہو سکتے ہیں اور مجدد وجگہ آن واحد میں موجود ہوگئی تو انہیا علیم السلام کواس عالم لطیف میں وہ قدرت حاصل ہونا کون ی بڑی بات ہے۔ غرض کہ انہیا علیم السلام کا مختلف مقامات میں حضرت سے ملنا کو بظاہر تعارض کی شکل میں نمایاں ہے۔ لیکن واقع میں وہ

نام "المنجلي في تطور الولي "عصرفاس مل ہے کہ آن واحد ش متعدد مقامات میں ظاہر ہو القادر طجلوطی ایک شب سی مخص کے مکان میں رہے ركيا مجلس س ايك فخض الحدكم ابوااور كبن لكاكدوه میں ردوقدح کی نوبت یہاں تک پینی کہ ہرایک نے ے بھر مندرہے ہوں تو میری زوجہ پر طلاق ہے۔ جب بق کی اور کہا اگر چار محض کہیں کہ میں ان کے ساتھ مجی تقدیق کرلو۔امام سیوطیؓ کے باس جب بیر سئلہ برطلاق بيس يزى اوركى وقائع اورمتقد مين علاءك ے کہ اولیاء اللہ کو بید قدرت دی جاتی ہے کہ جب ربوسكين اوربيمى ككعاب كدمندامام احداورنسائي رامتحان مسجد کی نشانیاں حضرت علیہ ہے یوچیس تو مالة الله المارية كند" قال رسول لتبس علىٰ بعض النعت فجتي بالمسجد **بقیل اوعقال** (در منثور ج٤ ص٥٥٥) "ي ہد کونقل کر کے لکھتے ہیں کہ رہ بھی اس تم کی بات يهال بمي موجودتي _جس كوحضرت!ن الفاظ ي ضع دون دار عقيل اورتفيرروح البيان م نے ایک بی روز پچاس شہروں میں جمعہ کا خطبہ پڑھا بقات اولیاء الله سے طاہرہے کہ اس مسئلہ براولیاء

س عالم کثیف بیل به قدرت حاصل موکه وقت جگه آن دا حدیث موجود موگی تو انبیا علیم السلام ناک بزی بات ہے۔غرض که انبیا علیم السلام کا رض کی شکل میں نمایاں ہے۔لیکن واقع میں وہ

100

تعارض نہیں۔البتہ متوسط عقول اس کے بیھے میں قاصر ہیں۔ گرغنیمت بیہ ہے کہ مرزا قادیانی اس قسم کے امرار کے قائل ہیں۔ چنانچہ (ازالة الاوہام ص ۱۹۳۸ ہزائن جسم ساسسہ سس کھتے ہیں کہ'' در حقیقت تمام ارواح کلمات اللہ ہی ہیں جوا یک لایدرک بھید کے طور پر ہے جس کی تنہ کا انسان کی عقل نہیں پہنچ سکتی۔روحیں بن گئی ہیں ۔۔۔۔ کلمات اللہ بی بحکم وباؤن ربی لباس ارواح کا بہن لیتے ہیں اور ان ہیں وہ تمام طاقتیں اور تو تیں اور خاصیتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ جو روحوں میں پائی جاتی ہیں۔۔ جو روحوں میں پائی جاتی ہیں۔۔۔ کم ماروحوں میں پائی جاتی ہیں۔۔۔ کا این بیان علماء اپنے محدود خیالات کی وجہ سے کلمات طیبہ سے مراوح میں۔ میں بیان کا رواشخال رکھتے ہیں۔''

حبیب رب العالمین الله کی سرعت سیروغیره میں کلام کرنا کیسی بات ہے ایما ندار سے توبیہ ہرگز

کیاممکن ہے کہ کوئی مسلمان اس تخت کی غیر معمولی سرعت سیر میں کلام کر سکے۔ پھر

خلاف عقل خو

تتمي پيرمرذ

نعوذ بالله

بیداری میں

اسخق و

اسـریٰ بـ

روح كوموكح

میں نہیں پھر

اس کی سند

زماند ممر کیونکرز

ہے۔مو یا نجے ساا

وقتاا

آخوسا

يرمعرار

ہےج

بإنجواا

معرار

وتوق

اس تقریر سے دوبا تیں معلوم ہو کیں ایک یہ کہ تقریباً کل محابہ معراج جسمانی کے قائل تھے دوسری یہ کہ عاکش اس کی محکومیں ۔ کتب رجال وغیرہ سے ثابت ہے کہ صحابہ ایک لا کہ سے زیادہ تھے ۔ لفظ تقریباً کہ لا کہ اعتقاد رکھتے تھے۔ یہ امر پوشیدہ نہیں کہ جس بات پر لا کھ صحابہ کا اعتقاد ہو۔ اسلام میں وہ کس قدر قائل وقعت ہے اورا حادیث محجد سے ثابت ہے کہ ان کا اعتقاد صحابہ کا اعتقاد کے موافق ہو۔ جسیا کہ اس مدیث شریف سے ظاہر ہے۔ ''عن ابن عدمی قال قال دسول الله علی اس مدیث شریف سے ظاہر ہے۔ ''عن فی الغاد الاواحدة قالوا من ھی یاد سول الله قال ما انا علیه واصحابی متفق علیه (مشکوة ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة) ''اور یہ کی ارشاد ہے کہ جو میں مدیث نعبر ۱۸۸۸) عن ابنی داؤد قال قال دسول الله علی (کنز العمال ج ۱ یہ عاص سے ایک بالشت علی دوبا کہ واسلام می عادت کے خالف کرنے والے کا یہ حال ہوالہ والے کا یہ حال ہوالہ والے کا یہ حال ہوالہ والہ ما تعقہ حم و ک ''جب موباً جا حال ہوالہ والہ والہ من عنقہ حم و ک ''جب موباً جا حال ہوالہ والہ والہ من عنقہ حم و ک ''جب موباً جا حال ہوالہ والہ والہ من المومنین نولہ ماتولی (نساہ: ۱۰) ''سے اس کی وعید آبیش کی ہو ہے۔ ' کہ ما میں کہ عدر سبیل المومنین نولہ ماتولی (نساہ: ۱۰) ''سے اس کی وعید آبیت ہے۔ ۔ ' کہ ماتولی (نساہ: ۱۰) ''سے اس کی وعید آبیت ہے۔

ابرہایہ کہ عائش معراج جسمانی کی محکر ہیں سودہ ہالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ ابھی بروایت صحیحہ ثابت ہوا کہ عائش میں کہ جب آنخضرت اللے شب معراج بیت المقدس جاکرتشریف لائے اور وہ واقعہ بیان فر مایا تو بہت سے مسلمان مرتد ہو گئے اور کفار نے ابو بکڑ سے جاکر کہا کیا اس کی بھی تقددیت کرو گے اور انہوں نے تقددیت کی اس روز سے آپ کا نام صدیت قراریایا۔

اونی تا مل سے معلوم موسکتا ہے کہ اگر عائش کے نزدیک بیدواقعہ خواب کا موتا تو ضرور فرماتیں کہ ان ہے دواقعہ خواب کا ہے جو عاد है ایسے

ظلاف عقل خواب بر مخف كو بواكرتے بين اور الويكر كو كفار كا عار ولاناكس قدر بيبودگى اور حافت تقى _ پر مرف خواب كى تقديق برلقب مديق حق تعالى كى طرف سے ان كو ملنا كيسا بدنما تعا۔ نعوذ بالله من ذلك!

عائشگا اس واقعہ کو بغیر تفریح خواب کے بیان کرنا صاف کہدرہا ہے کہ وہ عالم بیداری میں تفاہ جس پر بیآ ٹارمرت بوے گھر جوان سے بیروایت ہے ''واخسر جابسن است خق وابسن جسریں عائشہ قالت مافقدت جسد رسول الله عَلَیٰ الله والمکن الله اسس فی بروحه (درمنفور جا ص۷۰۱) '' یعنی عائشہ تی ہیں کہ مراج حضرت مالی کی اسس فی بروحه وی کے اول تو بیروایت محاح روح کو ہوگی اورجم مبارک میرے ہاس سے قائب نہ ہوا کیوکر مجے ہوگی ۔ اول تو بیروایت محاح میں نیس پر اس میں بیا ختلاف ہے کہ بعض مافقدت کہتے ہیں اور بعض مافقد جیسا کہ شہاب حقابی میں نیس کھا ہے۔

ے مرب سوسی سے ہے۔

اور شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ بیدهدیث محد ثین کے نزویک ثابت نہیں اس لئے کہ

اس کی سند میں محمد ابن آعلی ہیں۔ جن کو امام مالک نے ضعیف کہا ہے اور علامہ زرقائی نے شرح

مواہب میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے اور راوی مجبول ہے اور ابن وحیہ نے

تنویر میں لکھا ہے کہ بیدهدیث موضوع ہے کسی نے مجمع حدیث کورد کرنے کی غرض سے بنالیا ہے۔

اس سے میں جند کے اس میں اس اس اس اس سے میں اس سے اس اس سے اس سے

قطع نظراس کے مافقدت کی روایت تو کسی طرح سجے ہوئی نہیں سکتی۔اس لئے کہ اس زمانہ میں مائٹھ افکاح ہی ہوانہ تھا۔ پھران کا یہ کہنا کہ دھنرت میرے پاس سے مفقو د نہ ہوئے۔
کیونگر سجے ہوسکا اور نہ وہ زمانہ ان کے من شعور کا تھا۔ اس لئے کہ معراج کے سال میں اختلاف کے مواہب اللہ نہ میں لکھا ہے کہ بعضوں کا قول ہے کہ بعثت ہے ڈیڑھ سال بعد ہوا اور بعض پانچے سال کے بعد اور بعض بھرت ہے ایک سال پیشتر کہتے ہیں اگر اخیر کا قول بھی لیا جائے تو اس وقت ان کی عمر سات سال کی ہوگی۔ کیونکہ بروایات میحہ ٹابت ہے کہ بھرت کے وقت ان کی عمر سات سال کی ہوگی۔ کیونکہ بروایات میحہ ٹابت ہے کہ بھرت کے وقت ان کی عمر سات سال کی ہوگی۔ کیونکہ بروایات میحہ ٹابت ہوگر اور دوسر نے قول پر معراج کا زمانہ عائش کی سال کے بعد ہوئی اور جب بھرت کے وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی اور جب بھرت کے وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی اور جب بھرت کے وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی تھی سال کی والا دت ہوگا اور پہلے قول پر قول معراج ان کی والا دت باسعادت سے تخیینا تین سال پیشتر ہو چکا تھا اور بہی قول درلیۂ وروایۂ قائل معراج ان کی والا دت باسعادت سے تخیینا تین سال پیشتر ہو چکا تھا اور بہی قول درلیۂ وروایۂ قائل وثوق معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اسلام میں جس قدر نماز کا اہتمام ہے کی چیز کا نہیں اور جبھ

ائن ج۳ م ۲۳۸،۲۳۷) میں لکھتے ہیں کہ امن لینی اس بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب بنا تمام محابہ کا بھی اعتقاد تھا....لیکن پھر بھی کردؤیائے صالحتی۔''

المن كرا كل محاب معراج جسمانى ك قائل الموسى المن الموسى المنت المحاب الكوسى المنتقول مرزا قاديانى ثابت به المن المنتقول مرزا قاديانى ثابت به المن المنتقول مرزا قاديانى ثابت به المن المنتقول مرزا قاديانى ثابت به المنتقول المنتقو

یں سووہ بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ انجی تخضرت علیہ شب معراج بیت المقدس مسلمان مرتد ہو گئے اور کفار نے ابو بکڑ نے تقعدیق کی ای روز سے آپ کا نام

کے زدیک بیواقد خواب کا ہوتا تو ضرور مجما کہ بیداقد خواب کا ہے جوعادۃ ایسے احمالاة

ووسرااخ

سمياجا :

واجمار

اللي _

قدرر

بات

ثابر

روایات سے ثابت ہے کہ نماز شب معراج میں فرض ہوئی اس لحاظ سے عقل گوائی وہتی ہے کہ زمائہ بحثت سے نماز کی فرض ہونے کا زمانہ بہت ہی قریب ہوگا اور اس قول کی پوری تائیداس روایت سے ہوتی ہے جو (درمنورج من ۱۵۳ میں ہے۔ 'واخر جالے الطبرانسی عن عائشة قالت قال رسول الله عَنه الله علی الله السری ہی الی السماء ادخلت الجنة فوقعت علی شجرة من أشجار الجنة لم أرفی الجنة أحسن منها ولا أبیض ورقا ولا أطیب شمرة فتنا ولت ثمرة من ثمرتها فا كلتها فصارت نطفة فی صلبی فلما هبطت الی الارض واقعت خدیجة فحملت بفاطمة فاذا انا اشتقت الی دیم الجنة شممت ریح فاطمة ''یعی فرمایا کی آن الله الله تعین فرمایا کی آن الله تعین فرمایا کی آن الله تعین فرمایا کی آن الله تعین اور پھل نہایت سفیداور پھل نہایت یا کی وہ تھے۔ اس سے بہترکوئی جماز نظر ندا یا ہم اس کا ایک پھل لے کرکھایا جس سے نظف میری پشت میں بنا جب میں زمین پرایا واور فدیج الله معین اور تا ہوئی اور قاطمہ کی اور تو کھی کا شوق ہوتا ہے تو قاطمہ کی اور تو کھی جنت کی اور تو کھی کا شوق ہوتا ہے تو قاطمہ کی اور تا کی اور تا ہوئی کی اور تا کی تو تا ہوئی کی اور تا کی تا ہوں۔

دیکھے معراج کا بعثت سے دوسر سے سال ہونا اس روایت سے بوضا حت معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ مواہب اللہ نیے شی علاقہ قسطانی نے کھا ہے کہ فاطمۃ الز ہراعلیما وکی ایمیا العسلوۃ والسلام کی ولا دت باسعادت کے وقت آنخضرت الله کی عمر شریف اکالیس سال کی تھی ۔ چونکہ عرب کی عادت ہے کہ سال پر جو مینے زیادہ ہوتے ہیں اکثر حذف کر دیتے ہیں۔ اس اعتبار سے جائز ہے کہ بعثت کے دوسر سے سال کے آخر شن آپ کی ولا دت ہوئی ہواور معراج اس سال کے آخر شن آپ کی ولا دت ہوئی ہواور معراج اس سال کے روایت کے فاظ سے تاریخ معراج کے تین قولوں میں بھی قول مناسب تر ثابت ہوتا ہے ورنہ روایت کے فاظ سے تاریخ معراج کے تین قولوں میں بھی قول مناسب تر ثابت ہوتا ہے ورنہ دوایت ہے ضرورت خلاف واقع تضمرتی ہے۔ اب دیکھے کہ تاریخی واقعات دوسر ساقوال پر بیروایت بے ضرورت خلاف واقع تضمرتی ہے۔ اب دیکھے کہ تاریخی واقعات اور لطف خاص بیرے کہ دوایت تناول میوہ عاکش تھیں۔ اس لئے کہ عقل اور عادۃ محال ہے کہ کوئی چیز اور لطف خاص بیرے کہ واراس سے نظفہ ہے۔ اگر کہا جائے کہ خدائے تعالی کی قدرت میں وہ خواب میں کھائی جائے اور اس سے نظفہ ہے۔ اگر کہا جائے کہ خدائے تعالی کی قدرت میں وہ خواب میں کہ اور اس سے نظفہ ہے۔ اگر کہا جائے کہ خدائے تعالی کی قدرت میں وہ خواب میں اس کا توان فر مایا جو نظفہ بن گیا۔ دوسراخواب میں اس کا تناول فر مایا جو نظفہ بن گیا۔ دوسراخواب میں اس کا تناول فر مانا گر

ال فرض موئی اس لحاظ سے عقل کوابی دیتے ہے کہ

ہت ہی قریب ہوگا اور اس قول کی پوری تائید اس

م - "واخرج الطبراني عن عائشة"

بي الي السماء ادخلت الجنة فوقعت على

الجنة أحسن منها ولا أبيض ورقا ولا

ها فاكلتها فصارت نطفة في صلبي فلما

فحملت بفاطمةٌ فأذا انا أشتقت الى ريح

الله في المرابع المراج آسان بر كميا تو مجھ

کے پت نہایت سفیداور پھل نہایت پاکیزہ تھے۔ پھل کے کر کھایا جس سے نطفہ میری پشت میں بنا

ت كالقاق موالو فاطمة كاحمل قراريايا _اب جب

مال ہونا اس روایت سے بوضاحت معلوم ہوتا

أ في الما ب كدفاطمة الزبراعليباوعلى اليها الصلوة

مالی کا عرش بف اکتالیس سال کی تھی۔ چونکہ تے ہیں اکثر حذف کردیتے ہیں۔اس اعتبارے

آپ کی ولادت ہوئی ہواورمعراج ای سال کے

سکے مابین میں بوری ہوجاتی ہے۔الحاصل اس

ن میں بھی قول مناسب تر خابت ہوتا ہے ورنہ

واقع تغمرتی ہے۔اب دیکھئے کہ تاریخی واقعات

د رسول الله عليه الم وغير على عابت كرربى ب

اسمروى إاور نيزيه بات ال مديث س

اس کئے کہ عقلاً اور عادة محال ہے کہ کوئی چنر

لركها جائے كەخدائے تعالى كى قدرت ميس وه

راس حدیث میں دواخمال ہیں ایک پر کرحضرت ن گیا۔ دوسرا خواب میں اس کا تناول فر ما تا مگر

مرهی بوسونگ لیتا ہوں۔

اختال اوّل صرف احتال بی نہیں بلکہ الفاظ وعبارت ای پردال ہیں اور قریخ بھی ای کا شاہد ہاور دوسرااحتال نہ الفاظ سے پیدا ہوتا ہے نہ کوئی اس پلفظی قرینہ ہے۔ بلکہ صرف اس خیال سے پیدا کیا جاتا ہے کہ معراج جسمانی عادةً جائز نہیں۔ حالا نکہ عقلاً اس کا جواز اور قرآن واحادیث واجماع صحابہ سے اس کا وقوع ثابت ہے۔ اس صورت میں وہ معنی جوعبارت العص اور دلاکل قطعیہ سے ثابت ہیں۔ چھوڑ کر ایک ضعیف مروود احتال پیدا کرتا کیونکر جائز ہوگا۔ اب رہا ہی کہ قدرت اللی سے خواب میں کھا یا ہوا پھل نطفہ بن جاتا سوہمیں بھی اس قدرت میں کلام نہیں۔ کرجیسی سے قدرت وی بیاری میں جسمانی معراج کرانا بھی قدرت اللی میں داخل ہے۔ پھر ایک قدرت واجا کے دوبری کو نہ مان کرقرآن واحادیث واجماع صحابہ وغیرہم کا انکار کرنا کس قسم کی بست ہے۔ الحاصل عائد تی بیداری میں دوایت مرفوع سے بھی ما نقدت جسدہ والی حدیث موقوف غیر محج بات ہے۔ الحاصل عائد تی اس دوایت مرفوع سے بھی ما نقدت جسدہ والی حدیث موقوف غیر محج بات ہوتی ہے۔

اب فورکیا جائے کہ جب عائد شخود بید حدیثیں روایت کررہی ہیں کہ حضرت رات مجر میں بیت کہ مخرت رات مجر میں بیت المقدس جا کرتھ لیف لائے جس کون کر بہت سے سلمان مرتد ہو گئے۔اور صدیقیت کا لقب اسی کی تقید بق سے ابو برکو و لا اور اپنی ولا وت سے پیشتر جسمانی معراج ہوئی تو کیو کر خیال کیا جائے کہ باوجوداس کے انہوں نے بیمی کہا ہوگا کہ شب معراج حضرت کا جسم مبارک اپنے پاس سے خائب نہ ہوایا روحانی معراج تھی ۔غرض ان متعدد قرائن سے بیٹا بت ہوتا ہے کہ حسب تصریح علامة سطلانی حدیث مافقد جسم علیہ موضوع ہے۔

علامہ مسل کا کہ مدیت کا میں معلوم ہوتا ہے کہ مروق نے عائد اسے ہور جھا کہ کہ اس موال سے میر ہے جھا کہ کہ ایک کیا جھالی نے اپنے کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ مروق نے عائد انہوں نے کہا کہ تبہارے اس سوال سے میر ہے جم پر رو تکنے کو رہ ہوگئے ۔ اگر یہ بات کوئی تم سے کہ تو سمجھو کہ وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ تن تعالی فرما تا ہے 'لا تدر کہ الا بصار (انعام: ۱۰۳) 'اس پرسی نے خیال کیا ہوگا کہ وہ معراج جسمانی کی تاکن نہیں۔ کیونکہ یہ بات مشہورتھی کہ روئے تا تخضر تعلیق کو شب معراج ہوئی ہے اس قریبے تاکن نہیں۔ کیونکہ یہ بات مشہورتھی کہ روئے تا تخضر تعلیق کو شب معراج ہوئی ہے اس قریبی سے ان کو یہ حدیث بتانے کا موقع ہاتھ آ گیا۔ جس سے ان کا مقصود یہ تھا کہ احاد یہ میں تعارض پیدا کردیں۔ ان کو یہ حدیث بتانے کا موقع ہاتھ آ گیا۔ جس سے ان کا مقصود یہ تھا کہ اس کیا ظ کہ کہ معراج تو جسمانی تھا کمراس کیا ظ کا تعلی عیاض میں لکھا ہے کہ بعض اصحاب اشارات کا قول ہے کہ معراج تو جسمانی تھا کمراس کیا ظ کے کہیں محسوسات اور بجائب کی طرف دل مائل نہ ہو۔ حضرت نے آ تکھیں بندکر کی تعیس اور ای حالت میں دیدار اللی ہوا۔

بحث معراج میں غور کرنے سے بیہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس میں کی امور مقصود بالذات تے ایک اظہور بول ہوا کہ بالذات تے ایک اظہار معجود جس سے کفار کو الزام دینا مقصود تھا۔ چنانچہ اس کا ظہور بول ہوا کہ سب جانے تھے کہ حضرت ملک بیت المقدس بھی مکئے نہ تھے۔ گرجو جونشانیاں اس کے وہ پوچھتے میں حضرت ملک نے نے بوری بوری بناویں جس سے وہ قائل ہو گئے۔

ان الله 🖥

اختصر

عباس

مصل! محقظة

نهبوئی

أستجمعول

نهيس.

الزام

تاتخف

خصوا

ان کو

حعز

ازار

•

يو

ووسرامسلمانون كامتخان وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الافتنة للناس (بني اسرائيل: ٦٠) "چنانچاس واقعر عبه سياوك مرتد موكار

تیراقدرت کی نشانیال دکھلانا جیراکدارشادے 'کسنویسه مسن آیساتنسا (بسنی اسرائیل:۱) "" کقد رائ من آیات ربه الکبری (نجم:۱۸)"

چوتھاتقرب اور دنوے بلاکیف سے ایک خاص غیرمعمولی طور پرحفرت اللے کوشرف كرناجيها كرارشاوية ثم دنا فقد لي فكان قاب قوسين او ادنى (نجم:٩٠٨) "ال واقعمین مجزه کی حیثیت صرف بیت المقدى تك جاكزا نے مین ختم موجاتى ہے۔ كونكم آسانوں کے وقالع بیان کرنے سے کفار برکوئی الزام قائم نہیں ہوتا۔ای وجہ سے جن احادیث میں ذکر ہے كه كفار كروبر وحفرت في اسراء كاحال بيان كياان من صرف بيت المقدس اوراس كرسته ي ے وقائع فدکور بیں اور قرآن شریف یں بھی صراحہ ای کا ذکر ب۔ اگر کفار سے کہا جاتا کہ آسانوں بر مے اور انبیاء سے ملاقات کی اور جنت ودوز خ وغیرہ دیکھے تو کوئی جبت قائم نہ ہوتی۔ جیے بیت المقدس کے نشانیاں دیکھی ہوئی بیان کرنے میں جت قائم ہوگی اور ان کو ناوم ہونا بڑا۔ بیت المقدس سے آسانوں برجانا کواعلی درجہ کامجرہ ہے۔ لیکن اس میں تحدی اور کسی کو الزام دینا مقعدونہیں۔ بلکہ وہ مجملہ ان فضائل وخصوصیات کے ہے جوحق تعالی نے اپنے حبیب كريم الله کے واسلے خاص کی تھیں۔ درحقیقت وہ ایک رازی ہات تھی جس کے سننے کے مستحق وہی ہوا خواہ تے جواینے ولی نعت کی ترقی مدارج اور فضائل س کرخوش ہوا کرتے تھے پھر وہاں کی ہاتیں سب الى نتمس كه برخص كاعتل ان كوتول كرسكا ورحفرت برخض كاطبيعت اور حالت سے خوب واقف اور حكيم تھے۔اس لئے بمقصائے حكمت برايك كوملى قدر مراتب عقول ان اسرار برمطلع فرمایاای دجدے رویت کے مسئلہ میں بہت اختلاف ہے۔ بعض رویت عنی کے قائل میں اور بہت ے رویت قلبی کے قاضی عیاض نے (خفاء جام،۱۲) میں ترفدی سے نقل کیا ہے۔"روی عبدالله بن الحارث قال اجتمع عباسٌ وكعبُّ فقال ابن عباس اما نُحن بنوهاشم فنقول أن محمد أزاى ربه فكبر كعب حتى جاوبته الجبال وقال

ان الله قسم روية وكلامه بين محمد عَنَيْنَا وموسى وراه محمد بقلبه "

"وقال ابن عباس فيماروي الحاكم والنسائه والطبراني أن الله اختص موسئ بالكلام وابراهيم بالخلة ومحمد أسيال بالرؤية وعن ابر عباس انه رأه بعينه هذا كله (في الشفاءج١ ص١٢٠٠١، وشرحه للخفاجيّ) ماحصل اس کا بیہ ہے کہ ابن عباس فر ماتے ہیں کہ لوگ کچھ بھی کہیں ہم بنی ہاشم تو بھی کہتے ہیں کہ مسلطة في اين رب كواين آكمول يد يكااوريد عفرت كي خصوصت تفي جوكس في كوحاصل نہ ہوئی۔ اب ویکھتے بی ہاشم خصوصاً ابن عباس کا بیکہنا کہ حضرت اللہ نے اینے رب کوائی آ كھول سے و يكھا - بظام (الا تدرك الاب ساد "كمعارض ب- جركيا يمكن بكدوه حضرت فلطفة كي قرابت يامحبت كي دجه سے اس نص قطعي كے خالف ميدائے قائم كئے مول كے ہرگز نہیں۔ان حضرات نے ضرور آئخضرت علی ہے وہ سناہوگا اگر بیسن ظن نہ کیا جائے تو بہت بڑا الزام تغییر بالرائے کا ان کے ذمہ عاکد ہوگا اور اس حسن طن پر بیقرینہ بھی ہے کہ جب آنخضرت الله نا الكود يكها كه علاوه كامل الإيمان مونے كے بمقتصاع قرابت اور فرط محبت خصوصیات وفضائل کاملہ اسیع سن کرسب سے زیادہ خوش ہونے والے یمی لوگ ہیں۔اس لئے ان کواس قابل مجھا کہ اس راز برمطلع کئے جائیں اور حق تعالی نے بھی اینے کلام یاک میں بطور راز حضرت الله كي تصديق فرمادي تاكران راز دانون كاايمان ادم محكم موجائ -"والسنجم اذاهبوي، مناضل صاحبكم وماغوي، وماينطق عن الهوي، أن هوا الأوحى يوحى ، علمه شديد القوى ، ذومرة فاستوى ، وهو بالافق الاعلى ، ثم دنافتدائ • فكان قاب قوسين أو أدنى • فأوحى إلى عبده ما أوحى • مأكذب الفواد مارأي ، افتما رونه على مايري ، ولقد رأه نزلة اخرى (نجم:١٦١١) " دسم بتارے کی جب کرے، بیکنیس تبارے دنتی مین مسلط اور براہ نیس جلے اور بیس بولتے وہ اپنی خواہش سے بیتو تھم ہے جو پہچانتے ہیں سکھایاان کو بخت تو توں والے زور آورنے پرسیدها بیفا کنارہ بلند پر پھرزو یک بوااورائر آیا پھررہ کیا فرق دو کمان کے برابر پھرجو پیفام اسيع بندے كى طرف جيجنا تھا جيجا ان كے ول في اس ميں كي جموث نيس طايا۔ اب كياتم جھڑتے ہواس برجوانبوں نے دیکھاہاس کوایک دوسرے بار۔

دیمیے اس آیہ شریفہ میں ضائر وغیرہ کیے پہلودار ہیں۔جن سے موافق مخالف ودنوں استدلال کر سکیں۔ اس وجہ سے دنافقد فی اور دلقدراہ کی تغییر میں بہت اختلاف ہے۔ مگر ابن علوم ہوتی ہے کہ اس میں کئی امور مقصود مقصود تعا۔ چنانچہ اس کا ظہور یوں ہوا کہ نہ تتے۔ مگر جو جونشانیاں اس کے وہ پوچھتے ل ہوگئے۔

لوؤيا التى اديناك الافتنة للناس كمرتربوكة

ے'لنریہ من آیاتنا (بنی (نجم:۱۸)''

باغيرمعمولي طور برحفزت فلطنة كومشرف وسین او ادنی (نجم:۹،۸)"اس نے میں ختم ہوجاتی ہے۔ کیونکہ آسانوں ای وجہ سے جن احادیث میں ذکر ہے مرف بیت المقدس اوراس کے رستہی كا ذكر ب- أكر كفار س كها جاتاك وغيره ديكييلو كوئي جحت قائم ندموتي_ قِت قائم موثى اوران كونا دم موناير" ا یمن اس میں تحدی اور کسی کوالزام و بیتا بن تعالى نے اسے صبيب كريم الله جس کے سننے کے مستحق وی ہوا خواہ ا کرتے تھے پھر وہاں کی ہاتیں سب فض كى طبيعت اور حالت سے خوب قددمرا تب عول ان امراد يرمطلع فروعت مینی کے قائل بیں اور بہت ا تر مذی سے نقل کیا ہے۔" دوی بُّ فقال ابن عباس اما ندن حتى جاوبته الجبال وقال

اتنى دىرىتك تحردكر

ہے قابل ہے کہا

يبخودانه غيرمعم

كوكردكيا تاكدبخ

كياتفارچنانچه(

منصور قالن

لك قدرأه نع

ج ۲۲ص۱۱۱)

حالله تعال

نے اینے دب

ر تخضرت الأ المخضرت الإ

عقول کی رعا

ہے۔جیبا ک

لا تحدث

ابن عبا

ص۲٤۲

ای دجہ سے

مستلهمين و

ے'راخ

راه نـزا

اوررؤيت

كاحقيقد

میں جائز

روح البيإ

عبار منافقة بكي تفير كرت بيل كرجمينة التي رب سة رب بوت اورائ رب و ويكا المسلوطين الدرالمنثورج وسي المرام السيوطين واخرج ابن ابي حاتم والطبراني وابن مردويه عن ابن عباس في قوله ثم دنافتدلي قال هو محمد شكاله دنافتدلي الي ربه عزوجل "اورنيز (درمنورج م ١٣٠٠) مس مي واخرج الترمذي وحسنه الطبراني وابن مردويه والبيهقي في الاسماء والصفات عن ابن عباس في قول الله ولقد راه نزلة اخرى قبال ابن عباس قبال رأى المن عباس قبال الله ولقد راه نزلة اخرى قبال ابن عباس قبال رأى المنبي على المناه والمناه على المناه والمناه والمناه المناه والمناه والمناه من المناه المناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه المناه المناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه المناه المناه والمناه المناه والمناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه والمناه المناه والمناه المناه والمناه ويه والمناه والمنا

اس میں شک نیس کتام صحاب کائل الایمان سے ۔ گر پھر بھی اس کو ما تا پڑے گا کہ جو صحد بن اکبر گوآ تخفر سے اللہ کے ساتھ خصوصیت تھی وہ عوباً دوسروں کو نہتی ۔ اس طرح جو اہل بیت اور بنی ہا تھم کو خصوصیت تھی بنی امریکو حاصل نہتی ۔ و کھے لیجے تقریباً تمام صحابہ معراج جسمانی کے قائل سے ۔ گر معاویہ تھی ہات پررہ کہ معراج خواب میں ہوا تھا۔ جیسا کہ شفاء میں لکھا ہاس سے فاہر ہے کہ حضرت سے اللہ نے ان حضرات سے یہ بیان بی نہیں کیا تھا۔ ور نہمکن نہیں کہ حضرت سے من کر بھی اس کے فلاف اعتقادر کھتے ۔ غرض وہ راز چندے بنی ہاتھ میں رہا۔ پھر اس کے فلاف اعتقادر کھتے ۔ غرض وہ راز چندے بنی ہاتھ میں رہا۔ پھر اس کا ذکر ہونے لگا۔ پھر بمصداق 'نہماں کے مائد آس راز ہے کر وساز نہ تحفہا'' وہ راز طشت آنیام ہوگیا اور یہاں تک نوبت پنچی کہ بعض علماء نے تھری کردی کہ وہی نہ بہر ہوگیا اور یہاں تک نوبت پنچی کہ بعض علماء نے تھری کردی کہ وہی نہ بہر ہوگیا وہ دون ازبام ہوگیا اور یہاں تک نوبت پنچی کہ بھی ہوئی کہا ہوں جو ابن عباس ہم دائے دب بعین راسه ''امام اسم بن شبل کہتے ہیں کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت نے راسه ''امام اسم بن شبل کے جین کہ میں کھی وہی کہتا ہوں جو ابن عباس بعین موسک المن المن الم درائے دب میں المن المام اسم درائی درائی میں المام اسم درائی درائی درائی درائی درائی درائی درائی درائی میں المام احدرائی درائی دین درائی د

سے قریب ہوئے اور اپنے رب کو ویکھا سیوطی) واخرج ابن ابسی حاتم سی فی قوله ثم دنافتدلیٰ قال هو یر (درمنورن می ۱۳۷۰) میں ہے ' واخرج لبیعقی فی الاسماء والصفات عن خریٰ قال ابن عباس قال رای ارواحاد ہے ہے کہ عباس عامر کے تھے۔ چنانچاس کے مطابق کام کیا کرتے تھے۔ چنانچاس لرسول الله سُنات بعثنا معاشر لرسول الله سُنات بعثنا معاشر لرسول الله سُنات بعثنا معاشر المام السخاوی فی المقاصد

سے گر پر بھی اس کو مانا پڑے گا کہ جو
وما دوسروں کو نہ تھی۔ اس طرح جو اہل
کی لیجے تقریباً تمام صحابہ معراج جسمانی
میں ہوا تھا۔ جبیبا کہ شفاء ش کھا ہے
بیان ہی نہیں کیا تھا۔ ورنہ ممکن نہیں کہ
وہ داز چندے بنی ہاشم میں رہا۔ پھر
کہ دوساز ند کھلہا "وہ داز طشت
کردی کہ وہی تہ ہب سے ہے۔ چنا نچہ
ال بعضهم داہ بقلبه دون
الی عباس نے کہا ہے کہ حضرت نے
الی عباس نے کہا ہے کہ حضرت نے
الی معالی السلام دائے دبه بعین
میں ۱۲۰) للقاضی عیاص
کی بعدیث ابن عباس بعینہ

اتنی دیرتک کررکرتے رہے جب تک سائس نے یاری دی۔ یہ بات وجدان سے وریافت کرنے کے قابل ہے کہ لفظ راہ کی تحرار کے وقت اس امام جلیل القدر پرکیسی حالت وجد طاری تھی کہ اس بخودانه غيرمعمولى حركت صادر مون يرجبورته يايدبات على كمكال غضب عدريتك اس لفظ کو کرر کیا تا کہ خالفوں پر ہیبت طاری ہواور کوئی دم نہ مار سکے اوران کے پہلے عکر مڈنے بھی ایسا ہی كياتها-چنانچد(ابنجريّن الخانغيرج ٢٥ص ٢٨) على لكھاہے الحبون عبداد بن يعنى بن منصور قالت سالت عكرمة عن قوله ماكذب الفواد ماراي قال أتريدأن اقول لك قدراه نعم قدراه ثم قدراه ثم قدراه حتى انقطع النفس "اور(تغيرروح المعائي ج ٢٥ص ٣٣) ش علامه ألواى في كلما ب فقد كمان (الحسن) عليه الرحمة يحلف بسالله تعالىٰ لقدراى محمد عُلاله ربه "يعن حن يعري حم كما كركة تح كرحفرت عليه نے اپنے رب کود یکھاعا نشر کا فدجب جوروایت کے باب میں بنی ہاشم کے خلاف ہے ممکن ہے کہ آ تخضرت الله نے ان کوکسی مصلحت سے ندفر مایا ہواور یہ بھی ممکن ہے کدفر مایا ہو مگرانہوں نے عقول کی رعایت سے بیان ند کیا ہو۔ کوئکدایسے امور کے بیان کرنے سے احتیاط کرنے کا تھم ب-جيرا كم مقاصد حسنه من الم مخاويّ في كعاب عن ابن عباسٌ عن النبي عَدُولًا قال لا تحدثوا امتى من احاديثي الا مايحتمله عقولهم فيكون فتنة عليهم فكان ابن عباسٌ يخفي اشياء من حديثه ويفشنيها الى اهل العلم (كنز العمال ج١٠ ص ٢٤٢، حديث نمبر ٢٩٢٨٤) "العنى ابن عباس عدوايت بكرني الله من فرمايا بك میری حدیثوں میں سے وہی حدیثیں میری امت سے بیان کروجن کوان کی عقلیں خل کرسکیں۔ ای وجدے این عباس بہت ی حدیثیں عام لوگوں سے چھیاتے اور الل علم پر ظاہر کرتے تھے۔

یکی وجہ کے ابن عمال کے اکثر اقوال تفاسیر شی باہم متعارض وارو ہیں۔ چنانچای مسئلہ میں ویکھئے کہ رویت قبلی کی بھی روایت ان سے وارو ہے۔ جیسا کہ (درمنورج ۲ ص ۱۳۱) میں ہے واخر ج مسلم واحمد عن ابن عبال فی قوله ملکذب الفوا دمارای ولقد راہ نزلة اخری قال رای محمد ربه بقلبه مرتین "یہاں پرشبہ ہوتا ہے کہ رویت قبلی اور رویت عنی ایک نیس تو ایک قول ضروروا تع کے ظاف ہوگا۔ اس کا جواب بیہ کہ رویت اللی کی حقیقت عقول سے خارج ہے۔ اس لئے ممکن نیس کہ وہ رویت ایک ہو جیسے ہم اجمام کو دیکھتے ہیں جائزے کہ وہاں رویت عنی رویت قبلی کے مقارن ہواوردونوں صاوت آ جا کیں۔ چنانچ تفیر روح البیان میں کھا ہے" قبال علیه السلام رایت رہی بعینی و بقلبی رواہ مسلم

نی صحیحه "اورای ایس اکسام_

کلام سرمدی بے نقل بھنید خداوند جہاں رابے جہت دید دراں دیدن کہ جیرت حاصلش بود رائش بود درائش بود

اور پیمی کلما ہے' بیٹے ابوالحسین ازمعنی ایس آ بیلینی افتہارد نمالی ماری پرسیدند جواب داد چائیکہ جرئیل گلجید نوری کیست کہاز ال خن تو اندگفت۔''

> خیمه برول زوز صدود جهات پردهٔ اوشد سخل نور ذات تیرگی بستی ازودور گشت پردگی پردهٔ آل نور گشت کیست کزال پرده شود پرده ساز زمزمهٔ گوید ازال پرده باز

الغرض اخفائے راز کے مقام میں رؤیت قلبی کہددیا تا کہ عقول متحمل ہوسکیں اور وہ مجمی خلاف واقعہ نیس ۔ رؤیت کی تقریر ایک مناسبت سے ضمنا لکھی گئے۔ اصل کلام اس میں تھا کہ عاکشہ معراج جسمانی کی منکر ہیں یانہیں ۔ سویہ ثابت ہو گیا کہ ان کواس کا اقرار ہے اور جوا لکاران کی طرف منسوب کیا جاتا ہے بے اصل اور موضوع روایت ہے۔ پھر جو مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ حضرت عاکشہ اس بات کوشلیم نہیں کرتیں اور کہتے ہیں کہ دکیا نے صافح تھی قابل شلیم نہیں۔

مرزاق دیانی (از لا الادہام می ۲۲ ماشیہ بزائن جسم ۱۲۷) میں لکھتے ہیں کہ "سیرمعراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ اعلی درجہ کا کشف تھا میں اس کا نام خواب ہر گرنہیں رکھتا اور نہ کشف کے اون درجوں میں اس کو بجھتا ہوں۔ بلکہ سے کشف بزرگ ترین مقام ہے جو در حقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے بیرحالت زیادہ اصفی واجلی ہوتی ہے اور اس تم کے کھنوں میں مؤلف خودصاحب تجربہ ہے۔"

افسور بسيروا قاديانى فى تى كريم الله كالمجمل كى مجوقدرندى اورايخ جيسا كثيف سجى و مدوم لطيف ورهيقت نور محض تعارچنا ني شفاه من قاضى عياض في حيب احباراورسيد من المن كانون فل كياب كما ييشريف الله نسود السسطوت والارض

IYM

مثـل نوره ہے *کہت* تعال ہے 'قـد ج

شاهدا (احزاب:ه؛

. میں تکلتے تو

ص١٦٩،٠٥ الحكي

ولاقمر کان نو

ویشهد سابیدهور

تها جوحع

قول نقل براق۔ دی کرمٹم

وہم چیچے میں تا متصرف

پنچاد، کمری

ہوئے قوا<u>ئ</u>ے

9

مثل نوره (نور: ٣٥) "من تورثانى عمراوم معطى الله كا التهاك بهاوراى شراكها به كرق تعالى نقرآ ن شريف من كرق محرسة الله كوراور مرائ قرايا بها النبى انا ارساخاك به قد جاء كم من الله نورو كتاب (مائده: ١٥) "" يا ايها النبى انا ارساخاك شساهدا ومبشراً وننديراً وداعياً الني الله باذنه وسراجاً منيرا (احزاب: ٤١٠٤٥)"

ما بوسرت ملے میں اس اس میں بوطی سینا کے مقلد ہیں۔ کوتکہ دبتان نداہب ہیں ان کا قول نقل کیا ہے کہ صدیث معراج ہیں بوطی سینا کے مقلد ہیں۔ کوتکہ دبتان نداہب ہیں ان کا قول نقل کیا ہے کہ صدیث معراج ہیں جبرائیل کا جود کر ہے اس سے قوت روح قدی مراد ہے اور برات سے مقل ہا در حضرت نے جوفر مایا ہے کہ میرے بھی ایک شخص چلا آ رہا تھا۔ اس نے آ واز دی کہ مغیر وادر جرئیل نے کہا کہ اس سے بات نہ سے اور چلے چلئے۔ اس سے بیا شارہ ہے کہ قوت وہم جہر تا تا کہ اور جوارح کے مطالعہ سے فارغ ہو کے اور ہونو حواس میں تا مل نہ کیا تھا کہ قوت وہم نے آ واز دی کہ آ گے نہ ہو ہے اس کی وجہ بیہ ہم قوت واہمہ مقصرف ہے اور عالب ہے۔ ہروقت عقل کو ترق سے دو تی رہتی ہے اور جوفر مایا کہ بیت المقد سے میں شاری کی اور موز وی سے اور جوفر مایا کہ بیت المقد سے جب صفرت آگئے فارغ ہوئے اور موز و دماغ کے قریب پنچے وہاں قوت ذاکر متوجہ اعلام ہوئی اور صفرت آگر کی طرف بڑھے اور قواتے و ماغی مثلاً تمیز حفظ ذکر اور گروغیرہ دا ہے با کیں موجود تھیں۔ ای طرح آ سانی معراج کی اور موز تھیں۔ ای طرح آ سانی معراج کی اور بین کی بیان کیا۔ جس کا مصل یہ ہے کہ نہ بیت المقد سے کہ نہ آسانوں پرجتنی ہا تیں قرآ ن

راب جهت دید حمرت عاصلش بود بشمش دردلش بود رمتی این آبی مینی افتمار دنه علی مایری پرسید ند جواب اند گفت ـ''

اندگفت." دز صدود جهات تن نور ذات ازودور گشت آنور گشت ه شود برده ساز ال بردو باز

ت قلبی که دیا تا که عقول متحمل موسکیس اور ده مجمی

سے منمنا لکمی گئی۔ اصل کلام اس میں تھا کہ عاکشہ الیا کہ ان کو اس کا افر ارہے اور جوا نکار ان کی ادات ہے ہیں کہ ادات ہے جس کہ اکتر کیا ہے میں الیا کہ کا میں الیا کہ کا میں الیا کہ کا میں کہ اس معران اکتر کی میں کہ ''میرمعران کی میں کہ ''میرمعران کی میں کہ نام خواب ہر کر نہیں اس کا نام خواب ہر کر نہیں کے دیادہ اس کی واجل ہوتی ہے دوراس فتم سے جو

ا کے جم مبادک کی کھونڈر نہ کی اور اپنے من تمار چنانچ شفاء میں قاضی عیام کا نے بہ''الله نسود السسلان ت والادحن مرزا قادياني

تہیں ہیں

ہونے وا

تمن برک

رحايان

مرزاقا

ويميخ

بمراكع

كلمجا

بجائے

ثابت

نے دور

مرزا قادبالي تي

كداس رساله

کے جواب کے

عالث بر بورا^ا

ہی کا نفع تھا

جواب میں

سمسى كتاب

اتنا كهنا كافح

ایک دوورز

جو_وبإل^ا

وحدیث میں مذکور ہیں سب کو وہیں مکہ میں ہیٹھے ہوئے نمٹا دیا۔ مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں صرف فرق مرا قبه اورم کاشفه کا ہے۔ یعنی بوعلی سینااس کومرا قبہ کہتے ہیں کہ قوائے جسمانی وغیرہ میں اس وقت حضرت غور فرمار بست متع اور مرزا قادیانی مکاشفه کہتے ہیں کہ وہیں بیٹے ہوئے بیت المقدس ادرآ سانوں کو کشف سے دیکے رہے تھے۔اہل رائے سجھ سکتے ہیں کہ آگر چہ ان دونوں کو معراج کا انکار ہے۔ مگر جس طرح بوعلی سینانے تمام داقعات کوعقل کےمطابق کردیا مرزا قادیانی ندكر كي بعلاكوني بابند عقل اس كومان سكتاب كرآ كليس جن بريداررؤيت بي وبند مول لا كهول بلك كرور ول كوس بركى چيزين الى دكمائى وين جيسے كوئى آئكموں سے ويكما مو۔ بلكماس سے بھى اصفی اوراجلی برگز خبیں ۔ مرزا قادیانی جو لکھتے ہیں کہاس متم کے کشفوں میں مؤلف خودصاحب تجربه ہے۔ایک حد تک درست ہے کیونکہ عام تجربہ ہے کہ جب آ دمی آ مکھیں بند کر لیتا ہے تو اقسام کے خیالات آنے لگتے ہیں اوراسے اختیار سے بھی ذہن سے کام لیتا ہے۔مرزا قادیانی کے خیالات چونکہ مدسے بڑھے ہوئے ہیں۔ عرش کوایک بڑا چکتا ہوا تخت خیال کرتے ہوں گے اوراس پررب العالمين بيشا موااين روش چرے سے پردہ اتار كراينے سے باتي كرتا مواد كھ لیتے ہول مے جیسا کہ (ضرورت الا مام سا انزائن جسام ۸۸۳) میں خودتحریر فرماتے ہیں مگراس کو كشف مجمناغلطى ب_اس تتم كمشابدات كوعقلا اختراعات ذبعيد كبتي بين جن كوداقع سيكوكي تعلق نبیں ہوتا۔ اگر مرزا قادیا ٹی دعو گی کریں کہ یہ خیالات مطابق واقع کے ہوتے ہیں تو جب تک دائل عقلیہ سے اس کو ثابت نہ کریں ایک خیالی بات سے اس کا درجہ برد ھنبیں سکتا اور اگر اہل کشف کے اقوال پیش کریں تو جس معرکہ میں خدا اور رسول کی بات کو وہنییں بانے اہل کشف کا مجرد میان کون مانے گا۔ان کی تقدیق کا درجہ تو خدااور رسول کی تقیدیق کے بعد ہےاورا گرکوئی ایسا بی خوش اعتقاد فحض ہے کہ خلاف عقل ہات بھی اہل کشف کی بلادلیل مان لیتا ہے تو خدااور رسول کی باتیں بلادلیل مان لینااس پر کیاد شوار ہے۔اب دیکھے کہ جس طرح جسم کے ساتھ آسانوں پر جانا خلاف عقل ہے کشف سے واقتی حالات معلوم کرنا بھی خلاف عقل ہے۔ پھر جب اہل کشف کی بات براس قدر دوو ق ہے کہ ان کے بحر دول سے کشف مان لیاجا تا ہے تو خداا در رسول کی بات برمسلمان كواس سے زیادہ وٹو ق چاہئے یانہیں۔

مرزا قادیانی کواعلی درجہ کے کشف کا جودعوی ہاں کا کوئی ثبوت نہیں۔ کیونکہ وہ ایک معنوی چیز ہے جودوسرے کومسوئ نہیں ہوسکتی۔البتہ آٹارے کسی قدراس کا ثبوت ہوسکتا ہے۔ گر ہم جب یہاں آٹار پرنظر ڈالتے ہیں تو بجائے ثبوت کے اس کا ابطال ہوا جاتا ہے۔اس لئے کہ

ہوئے نمٹا دیا۔مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں ل كومرا قبه كتيح بين كه قوائے جسمانی دغيره بين نی مکاففہ کہتے ہیں کہ وہیں بیٹے ہوئے بیت ابل رائے مجھ سکتے ہیں کہ اگر چہان وونوں کو مواقعات كوعقل كے مطابق كرديامرزا قادياني تكميل جن برمداررؤيت بيتو بندمول لا كهول م كونى آئمول سے و كھنا ہو۔ بلكداس سے بعى كهال فتم كے كشفول ميں مؤلف خود صاحب بہے کہ جب آ دی آ تکھیں بند کر لیتا ہے تو ہے بھی ذہن سے کام لیا ہے۔مرزا قادیانی لوایک برواچمکیا ہواتخت خیال کرتے ہوں ہے سے بردہ اتار کراہے سے باتیں کرتا ہواد کھ جام ۸۸۳) میں خودتح ریفر ماتے ہیں مگر اس کو اختراعات ذہبیہ کہتے ہیں جن کوواقع سے کوئی لات مطابق واقع کے ہوتے ہیں تو جب تک ت سے اس کا درجہ بڑھ نہیں سکتا اور اگر اہل درسول کی بات کووہ نبیس مانے الل کشف کا رسول کی تقمدیق کے بعدہے اور اگر کوئی ایسا شف كى بلادليل مان ليتا ہے تو خدااور رسول مجيئ كدجس طرح جم كيساتهة سانون بر ناتجى خلاف عقل ہے۔ پھر جب اہل كشف شف مان لیاجا تا ہے تو خدا اور رسول کی ہات

گ ہےاس کا کوئی ثبوت نہیں۔ کیونکہ وہ ایک فارے کی قدراس کا ثبوت ہوسکتا ہے۔ گر کے اس کا ابطال ہوا جا تا ہے۔ اس لئے کہ

مرزا قادیانی ہمیشہ پیش کوئیاں کیا کرتے ہیں ادر ہمارے علم میں مرزا قادیانی نجومی یا کا بمن یار مال نہیں ہیں۔اس سے ظاہر ہے کدان پیٹ کو تیوں کا داران کے کشف پر ہے۔ (بعنی جو پھھ آئندہ مونے والا ہے کشف کے ذریعہ سے پیش از پیش دی کھر سے میں کہ ایسامو گامثلاً فلا الحض تین برس کی مدت میں مرے گا) پیش گوئیوں کا مدار کشف براس وجہ سے ہے کہ بغیر کشف کے رجما بالغیب وہ تھم نگادینا ترجیج بلا مرج ہے۔ ممکن ہے کہوہ پچاس برس کے بعد مرے۔ پھرخود مرزا قادیانی کواعلی درجہ کے کشف کا دعویٰ بھی ہے۔اس صورت میں ضرور تھا کہ ہر پیشین کوئی ان ی میچ لکاتی بس سے کشف کی صحت ثابت ہوتی مگر ایبانہ ہوا۔ بلکہ اس کے خلاف ثابت ہوا و يكهي كه مولوى ابوالو فاشناء الله صاحب في رساله (الهامات مرزام هموله احتساب قاديا ميت جهم ا٨) میں کھھا ہے کہ مرزا قادیانی نے جن پیش کوئیوں کومعیارا بی صدافت اور مدار بطالت قرار دیا ہے وہ کل جھوٹی ثابت ہو کیں۔ پھر جب مولوی صاحب ان کا کذب ثابت کرنے کو قادیان مے تو بجائے اس کے کہ مرزا قادیانی خوش ہوکرایے کمالات ظاہر فرماتے اوران پیش کوئیوں کا وقوع ثابت كرتے النے ناراض ہو محتے اور مناظرہ سے كريزكى ۔ اس كے بعد مولوى صاحب موصوف نے وہ رسالہ ککھ کران پیش گوئیوں کا عدم وقوع اور بطلان بدلائل ثابت کردیا۔جس کا جواب نہ مرزا قادیانی سے ہواندان کے بواخواہوں سے۔ چنانچاس رسالہ کے عنوان پر بیعبارت لکھدی كداس رساله مين مرزا قاديانى كالهامول بمفصل بحث كركان ومحض غلط ثابت كيا ب-اس ے جواب کے لئے طبع اوّل برمرزا قادیانی کویا نج سوروپیدانعام تھا طبع ثانی پر ہزار کیا حمیا اب طبع الث پر بوراملغ دو ہزار کیا جاتا ہے۔ اگروہ ایک سال تک جواب دیں تو انعام نہ کوران کے پیش مش کیاجائے گا۔

سی بات ہر فض سمجھ سکتا ہے کہ ان الہامات اور پیش کو تول کے اثبات میں مرز اقا دیائی ہی کا نفع تھا۔ پھر اس پر جب انعام بھی ماتا تھا تو چاہے تھا کہ سب کام چھوڑ کے اس رسالہ کے جواب میں معروف ہوجاتے اور وہ رسالہ بھی کتنا پور سات جز دکا بھی نہیں ۔ پھر جواب میں نہ کسی کتاب کے دیکھنے کی ضرورت ہے نہاجتہا دکی حاجت۔ ہر پیشین کوئی ہے متعلق جواب میں اتنا کہنا کائی ہے کہ اس کا وقوع اس طرح ہوا اور اس کے قلال فلال گواہ موجود ہیں۔ جس کے لئے ایک دو ورق سے زیادہ در کا رئیس کر جواب تو جب کھھا جائے کہ کسی پیشین کوئی کا وقوع بھی ہوا ہو۔ وہاں تو سرے سے وجود ہی شدارداور جو تقریروں میں ملمع سازیاں کی می تھیں ان کی قلعی مولوی صاحب نے کھول دی۔ اب ان پیشین گوئیوں کو اثبات جز امکان سے کسی قدر خارج وکھائی دیتا

ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ بی کر میم اللہ کی ہمسری کا جودعویٰ کرتے ہیں کہاس تنم کے بعنی معراج جیے کشفوں میں خودصا حب تجربہ ہیں غلوانہی ہے۔

انيسه فيالا

خاصية ه

المعراج بـ

ب فیه یــُ

اغلق فتبي

وتتصدلز

كمعراج

معراج كاخ

ہے۔اگرکم

ہوجائے۔

. طاہرے

اللديحز

تصيب تبير

قيامت

د <u>کھتے</u> کہ

فرماتے ہ

2-016

خدائے

حضور مر

حائين تو

العالمين

لكلا بوا ـ

رسول ـ

یہاں بیروال وارد ہوتا ہے کہ (افکم مطبوعہ اارمفر ۱۳۲۳ ہے نہر ۱۳) میں مرز اقا دیانی کی تقریر درج ہے کہ ''جیسا کہ بت پوجنا شرک ہے و لیے ہی جموث بولنا بھی شرک ہے۔ بت پوجنے والا اس خیال سے بت پوجنا ہے کہ بیمبری مرادیں برلاتا ہے۔ ایسا ہی جموث بولنے والا بھی اس خیال سے جموث بولنا ہے کہ جموث سے میرا کام لکاتا ہے۔ مقدمہ جیت لیتا ہوں، بیو پار ہوتا ہے اور آفات و بلاسے نی جاتا ہوں ان دونوں ہاتوں میں کچھفرق نہے۔''

جب مرزا قادیانی جموت کوشرک سجھتے ہیں تو وہ اس کے مرتکب کیونکر ہوئے ہوں گے۔اس کا جواب ملیقة نهایت دشوار ہے۔ گرعقلاً خوداس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی جوایے کشف کی فرر دیتے ہیں سووہ کوئی نی ہات نہیں اس تسم کی تعلیوں کی ان کی عادت ہے۔ چنا نچہ رسالہ عقا کد مرزا ہیں تو قیح المرام وغیرہ رسائل مرزا قادیانی سے ان کے اقوال نقل کئے ہیں کہ ہیں اللہ کا نبی ہوں، رسول ہوں، میرا منکر کا فر ہے اور مردود ہے، میر سے مجرات اور نشانیاں انبیاء کے مجرات سے بڑھ کر ہیں۔ میری پیش کوئیاں نبیوں کی پیش کوئیوں سے زیادہ ہیں۔ میرے مجرات اور نشانات کے انکار سے سب نبیوں کے مجرات سے انکار کرنا ہی ہیے نماز درست نبیوں کے مجرات سے انکار کرنا کی ہیے نماز درست نبیں بلکہ ان پرسلام نہ کرنا جا ہے اور کھتے ہیں کہ خدا ہے پردہ ہوکران سے شیھے کیا کرتا ہے۔ وغیدہ ذال !

جب مرزا قاديانى كى جبلت عن تعليال داخل بيل جن كا وجود ممكن أبيل تو ان كا يـ قول كرمعران كے جيے كشول من مؤلف صاحب تجربب، كون اعتبار كر ـــــ البته الل كشف كى معران كے جيے كشول من مؤلف صاحب تجربب، كون اعتبار كر ــــ البته الل كشف كى تعقيق قابل تسليم كرليا ہے دو كھئے في كلد ين عمر في الدين عمر في النس الا بالمناسب الا مناسبة بين الله و عبده واذا اضيف المؤانسته فانما ذلك على وجه خاص يرجع الى الكون فاعطة هذا المعرفة الوحشة لا نفراده و هذا مما يدلك ان الاسراء كان بجسمه عَلَيُسُلِم لان الارواح لا تقصف بالوحشة والا الاستيحاش فلما علم الله منه ذلك وكيف لا يعلمه و هو الذي خلقه في نفسه و طلب عليه السلام الدنو بقوة المقام الذي هو فيه فنودي بصوت ابى بكر تانيسا له به اذكان

اجودو کا کرتے ہیں کہ اس متم کے لیمن معراج

رار مفر ۱۳۲۳ ه نبر ۱۳ میل مرزا قادیانی کی تقریر اجموت بولنا مجی شرک ہے۔ بت بوجنے والا اہے۔ایسانی جموث بولنے والا بھی ای خیال اسم مقدمہ جیت لیتا ہوں، ہو پار ہوتا ہے اور ففرق نہے۔''

ہ میں تو وہ اس کے مرتکب کیونکر ہوئے ملا خوداس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ل موده کوئی نی بات نمیس اس تنم کی تعلیوں کی المرام دغیره رسائل مرزا قادیانی سے ان کے ان کے میر میر میر کا میری پیش کوئیوں کی چیش کوئیوں کے میر کی پیش کوئیوں کے میر ات سے انکار کرنا سے میں بلکہ ان پرسلام نہ کرنا چا ہے اور

وغيره ذلك! ل بي جن كا وجود مكن نيس توان كاير قول به كون اعتبار كر _ _ البته المل كشف كي الاورادلياء الله ن تسليم كرليا ب _ وقد معب الا مناسبة بين الله وعبده خاص يرجع الى الكون فاعطة خاص يرجع الى الكون فاعطة كك ان الاسراء كان بجسمه منها الله منه ذلك حساش فلما علم الله منه ذلك بطلب عليه السلام الدنو بقوة ت ابى بكر تانيسا له به اذكان

انيسه فيالمعهود فحن لذلك وانس به فلهذا المعراج خطاب خاص تعطيه خاصية هذا المعراج لا يكون الاللرسل فلو عرج عليه الولى لا عطاه هذا المعراج بخاصية ما عنده وخاصية ماتنفرد به الرسالة فكان الولى اذا عرج به فيه يكون رسولا وقد اخبر رسول الله شيالة ان باب الرسالة والنبوة قد اغلق فتبين ان هذا المعراج لا سبيل للولى اليه النبتته"

اعلق المبین ان مستمین از می از مستمین از می ا

قيامت كى بحث

مسلم مسلم معراج میں مرزا قادیانی کی کارسازیاں آپ نے دیکھ لیں۔اب مسلم قیامت کو دیکھیے کہ کیسی کیسی کارسانیاں کررہے ہیں۔ (ازلة الادہام م ۱۵۹،۱۳۵، خزائن ج ۲۵، ۲۷) میں تحریر فرماتے ہیں ''قیامت کے ون میں بحضور رب العالمین ان کا حاضر ہوتا ان کو بہشت سے نہیں نکالیا۔ کیونکہ یہ قاندی وغیرہ کا تحت بچھایا جائے گا اور نکالیا۔ کیونکہ یہ قاندی وغیرہ کا تحت بچھایا جائے گا اور خدائے تعالی بجازی حکام اور سلاطین کی طرح اس پر ہیٹھے گا اور کسی قدرمسافت مطے کر کے اس کے حضور میں حاضر ہوتا ہوگا تا ہیا عتر اض لازم آئے کہ اگر بہتی لوگ بہشت میں واخل شدہ تجویز کئے جا کمیں تو طبل کے وقت انہیں بہشت سے لکانا پڑے گا اور اس لق ودق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا میا ہو دیت کی سرشت سے العالمین بچھایا میا ہے حاضر ہوتا پڑے گا۔ ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے لکتا ہوا ہے اور تی بھی ہے کہ ہم عدالت کے دن پر ایمان تو لاتے ہیں اور تخت رب العالمین کے اللہ اور سے اور تی بھی نے جو بھی اللہ اور سے بی کہ جو بھی اللہ اور سے اللہ کے تقدی ورشزہ میں ورشن ویل نے فر مایا ہے وہ سب بھی ہوگا۔ لیمن ایسے پاک طور پر کہ خدائے تعالی کے تقدی ورشزہ میں ورشن ویل نے فر مایا ہے وہ سب بھی ہوگا۔ لیمن ایسے پاک طور پر کہ خدائے تعالی کے تقدی ورشن ورشن ویل کے تعدی ورشن ویل میں دورشن ویل کے تعدی ورشن ویک کے دورشن ویل کے تعدی ورشن ویک کے دورشن ویک کے تعدی ورشن ویل کے تعدی ورشن ویک کے دورشن ویک کے دورشن ویل کے تعدی ورشن ویک کے دورشن ویک کے دورشن ویل کے دورشن ویک کے دورشن ویل ک

کوئی فرق نہ ہوجق بیہ کاس دن بھی بہتی بہشت میں ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں کیکن رحم اللی کی جگی عظمی راست بازوں اور ایمان واروں پر ایک جدید طور سے لذات کا ملہ کی بارش کر کے اور تمام سامان بہتی زندگی کاحسی اور جسمانی طور پران کودکھا کراس نے طور کے دارالسلام میں ان کوداخل کردےگی۔''

ص ۱۸۳

وابن

يوما

واذال

مشابر

سورتو

تار۔

زمر

بي

حاصل اس کا بیہ ہوا کہ نہ نفخ صور ہوگا نہ مردے زندہ ہوں گے نہ حساب و کماب ہے نہ صحا نف اعمال کی جانج نہ محا نف اعمال کی جانج نہ بل صراط کا معرکہ در پیش ہے نہ کی قتم کی پریشانی اس روز ہوگی نہ کسی کی شفاعت کی ضرورت ہے اور ہزار ہاتا یات وا حادیث و آثار بیس جن چیز دس کا ذکر ہؤے اہتمام سے خدا اور رسول نے کیا ہے مب نعوذ باللہ ہے اصل ہے۔

خالص ایمان اسے کہتے ہیں کہ نقل ایمان ہی ایمان ہے۔ جواس آمیزش واختلاط سے بھی منزہ ہے جومومن بہ کے سات متعلق ہونے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی یہ فرمادیتے کہ ایک باتیں ہماری مجھ بیں نہیں آئیں اس وجہ سے ہم ان پر ایمان نہ لائیں گو مسلمانوں کو بے فکری ہوجاتی اور سجھ جاتے کہ فی الحقیقت قیامت کا مسلمانیا ہی ہے کہ ہر مخص کی مسلمانوں کو بے فکری ہوجاتی اس کے وقت جب عقلاء اس کو تسلم نہ کر سکے تو تیرا سو برس کے بعد مرزا قادیانی کا تسلیم نہ کر سکے تو تیرا سو برس کے بعد مرزا قادیانی کا تشکیم نہ کر سے نہ کرائیوں ہے کہ انہوں نے ایمان کا جھکرانگار کھا۔

مرزا قادیانی تخت رب العالمین پر ایمان تو لاتے ہیں مرلکڑی وغیرہ کے تخت پر خبیں لاتے۔ کیونکہ جب جنت کے باہراتی ووق جنگل میں وہ تخت آئے گا تو لکڑی وغیرہ کا ہو جائے گا۔ جواس قابل نہیں کہ اس پرایمان لایا جائے۔ البتہ جب وہ جنت میں بچھے گا تو ایمان لانے کے قابل ہوگا۔ اس لئے کہ نہ وہ لکڑی کا ہوگا نہ کی چیز کا۔ اب بیہ بات خورطلب ہے کہ وہ تخت کیما ہوگا کہ تخت کیما ہوگا کہ تخت تو ہوگا مرکسی چیز کا نہ ہوگا۔ پھر آگر ایما تخت ہوسکتا ہے تو جنت کے باہر آنے سے اس کوکون چیز مانع ہے۔ بہر حال مرزا قادیانی کو آگر قرآن پر ایمان لا تا منظور ہوتا تو جس شم کا تخت جنت میں تجویز کر سکتے۔ مگر ان کوقیا مت کا انکار ہی منظور ہو۔ اس لئے اس کی بیتم ہید کی کہ جب تخت رب العالمین آئی نہیں سکتا تو قیا مت کے دوسر سے ہے۔ اس لئے اس کی بیتم ہید کی کہ جب تخت رب العالمین آئی نہیں سکتا تو قیا مت کے دوسر سے جواس روز حق تعالی کے روبر وہوں سے کہاں اس وجہ سے جینے آیات وا حادیث قیا مت کے باب میں وارد ہیں ۔ نعوذ باللہ سب خلاف واقع ہیں۔ یہاں مرزا قادیانی کی اس تقریر کو تھی یاد کر لیکھے کہ قرآن کا ایک نقط کم نہیں ہوسکتا۔

ر میں اور ہور اسا حال بیان کرتے ہیں تا کداہل ایمان کواس کا تذکرہ ہوجائے

پرایک جدید طور سے لذات کا ملہ کی بارش کر
بان کودکھا کراس نے طور کے دارالسلام میں
بان کودکھا کراس نے طور کے دارالسلام میں
بات کا تھی ہوں کے نہ حساب و کتاب ہے نہ
وا قاریش جن چیزوں کا ذکر بڑے اہتمام
ہے۔
دوجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اگر مرزا قادیا تی ہے
دوجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اگر مرزا قادیا تی ہے

ت میں ہول گے اور دوزخی دوزخ میں کیکن

وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اگر مرزا قادیاتی ہے

وجہ سے ہم ان پر ایمان نہ لا ئیں مے تو

اس کو شلیم نہ کر سکے تو تیرا سو برس کے بعد

اس کو شلیم نہ کر سکے تو تیرا سو برس کے بعد

و لاتے ہیں مگر لکڑی وغیرہ کے تخت پر
میں دہ تخت آ کے گا تو لکڑی دغیرہ کا ہو

البتہ جب وہ جنت میں بچھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بچھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بچھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بھے گا تو ایمان

البتہ جب وہ جنت میں بھے گا تو ایمان کے دوسرے

البتہ سے جنت آیات واحاد میٹ تیا مت

البتہ سے جنت آیات واحاد میٹ تیا مت

البتہ سے جنت آیات واحاد میٹ تیا مت

کرالل ایمان کواس کا تذکرہ ہوجائے

اورمعلوم ہو کہ حشر کا مسئلہ جارے دین میں کسی قدرمہتم بالشان ہے۔ امام سیوطی (درمشورج۲ ص٣١٨) مِن لَكِيمَ مِن اخبر م احبمت والقيرميذي وابن منذرو الحاكم وصححه وابن مردويه عن ابن عمر قال قال رسول الله عليه من سره أن ينظر الى يعوم القيمة كنانه راي عين فليقراء اذالشمس كورت واذالمساء النفطرت واذالسماء انشقت "يعن فرماياني تالية في أكركوني جاب كه قيامت كاحال براي العين مشابده كريلة توسورة اذالفتس كورت ادراذالسماء انفطرت واذالسماء انشقت كويز هيان سورتوں میں مجملاً قامت کا بیان ہے کہاس روز آسان مھٹ جا کمیں گے۔ آفاب اور تمام تارے تیرہ د تار ہوکر گر جائیں مے ۔ سمندر خشک ہوجائیں مے۔ دوزخ خوب سلگائی جائے گی۔ مردے زندہ ہوں گے نامۂ اعمال ہرایک کے اڑاڑ کراس کے ہاتھ میں آ جائمیں گے۔ چونکہ حشر زمین پر ہوگا اس لئے اس کی درتی اور صفائی کا بیا ہتمام اس روز ہوگا کہ جتنے سمندراور دریا کیں ہیں سب خشک کر کے اور پہاڑوں اور جھاڑوں کو نکال دے کر زمین کی وسعت بڑھادی جائے گی اورا کی مطح بنادی جائے گی کہ کہیں نشیب وفراز ہاتی ندر ہےاور چونکه تمام فرشتے بھی زمین براتر آئیں گےاس لئے وہ اور بھی کشادہ کی جائے گی ۔جس میں تمام خلائق کی منجائش ہوان تمام امور كاذكر بالنفسيل قرآن شريف مين موجود ہے۔ چندآيات يهال لكھي جاتى ہيں۔ حق تعالى فرماتا مُّ ويسالونك عن الجبال فقل ينسفها ربى نفسًا فيذرها قاعاً صفصفا لا ترى فيها عوجا ولا امتا يومئذ يتبعون الداعى لا عوج له وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الاهمسا (طه:١٠٠٠) " ﴿ يُوحِيمَ إِن تُم سَ پہاڑوں کا حال سوکہوان سے جمعیروے گاان کومیرارب اڑا کر پھر کردے گاز مین کو پٹیزا میدان نہ دیکھو گے۔اس میں موڑ دنہ ٹیلا اس دن چیچے دوڑیں گے بکارنے والے کے ٹیڑی تہیں جس کی بات اوروب منس وازیں رحمٰن کے ڈرسے۔ ﴾

مرکس کسی آوازاس آیت می صراحة تذکور ب که پهاڈ زین سے تکال ویے جاکیں گے اورزین مطح بنادی جائے گی اورار شادی 'ویدوم نسیس الجبال و تسری الارض بارزدة و حشر ناهم فلم نغادر منهم احداً و عرضوا علیٰ ربك صفا لقد جئتمونا كما خلقناكم اوّل مرة بل زعمتم ان لن نجعل لكم موعداً (كهف: ٤٨٠٤٧) ' ﴿ اورجس دن ہم چلاویں کے پہاڑ اورتم و يجمو کے زیس کمل کی اور جم كريں کے ہم ان كو پحرنہ چھوڑیں ۔ ان میں سے ایک كواور سامنے لائے جائیں گے تہارے رب کے قطار کر کے آپنچ تم ہمارے پاس جیسا ہم نے بنایا تھا۔ تم کو پہلے بار بلکہ تم کہا کرتے تھے کہ نظیرا کیں گے ہم تمہارا کوئی وعدہ۔ ﴾

ے لکنا اور فز

الظواهر'''

کفارتجمی یمج

ضرورت بدتو

جب عقل كوا

میں کیوں فر

نہیں بن سکتی

حال تفااب

(انفطار:۱

السمياء

جائیں مے

أورتارول

"وإذالك

اس سے

ساكنين أ

والملأ

التنكر

وثياقه

نی ء

آوي

انسان

روح

- /2

اس آیت میں صاف ذکور ہے کہاس مطح اور ہموار زمین برسب لوگ اکتھے کئے جائیں کے اور وہ حق تعالی کے روبرو حاضر ہوں کے اور منکرین حشر کو زجرو تو بخ ہوگی۔''واذ البحار سجرت (تکویر:٦) "(بخاری شریف ٢٦، کتاب النیرم ۲۳۵) مس ب قال الحسن سجرت ذهب ماؤها فلا يبقى قطرة "العنى اسروز مندرا يصوكه جائي ك كدان مي ايك قطره باتى ندرب كار (درمنورج مس ٩١) برامام سيوطي في بدورسافره في احوال الآخره ش الكمائي-"عن ابن عباس في قوله تعالى يوم تبدل الارض غير الارض الآيه قال يزاد فيها وينقص منها وتذهب آكا مهاوجبالها واوديتها وشجرها ومافيها وتمدمد الاديم "لين حن تعالى جوفراتا عير يوم تبدل الارض (ابسراهیم،٤٨) "اس کی تغییر میں ابن عباس فرماتے ہیں کے زمین میں کی وزیادتی ہوجائے گی۔ شیلے پہاڑوادیاں جھاڑ اور جو بچماس میں ہے بیسب چیزیں نکال دی جا کیں گی۔ تا کہ ایک سطح مو جائے۔ پھر مینی کرمش ادیم کے کشادہ کی جائے گی۔ چنانچہ من تعالی فرماتا ہے کہ 'واذ الارض مدت "الحاصل زمين جب مطح اوراليي وسيع كردي جائے كى كەتمام جن وانس و ملائكدوغير جم كى اس میں مخبائش ہو۔اس وقت تمام مردول کو تھم ہوگا کہ سب زندہ ہو کرمیدان حشر میں آ کھڑ ہے مول-'شم نسفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون (زمر:٦٨) ''^{یو}ی دومرے پارصور پیونکا جائے گاجس سےسب مرد نے ورا کھڑے ہوجا کیں کے اورد کھنے لگیں گے۔ ' یقولون اثنا لمردون في الحافرة، اذاكنا عظاما نخرة قالوا تلك اذاً كرة خاسرة فانما هي زجرة واحدة فاذاهم بالساهرة (نازعات:١٤٠١٠) و كمت بي كفاركيام آ ویں گےالئے یا وَل بعنی زمین پر جب ہو پھیس بوسیدہ ہڈیاں بیتو پھرآ نا ٹو ٹاہے۔ پھروہ تو ایک جمزی ہےجس سے یکا یک میدان میں آ جائیں گے۔ ﴾

حاصل یہ کہ کفار قیامت کی نسبت بہت ہا تی بناتے اور استبعاد ظاہر کیا کرتے تھے کہ یہ کہ اور وہ کیونکر ہوگا۔ ارشاد ہوا یہ وہ کی خیس ایک جھڑی کے ساتھ سب زیٹن پر آر جیں گے۔ (درمنثورج۲ س۳۲) امام سیوطیؓ نے بالساہرہ کی تغییر میں لکھا ہے'' عسست المضحال قبال کا نسوا فی بطن الارض ثم صارو اعلیٰ ظهرها ''لینی سب مردول کا قبروں مردے زمین کے اندر سے نکل کراو برآ جا کیں گے۔ دکھے لیجے ان آیات سے مردول کا قبروں

ہے لکانا اور حق تعالی کے روبر وحاضر ہوناکس قدر طاہر وواضح ہے۔

مرزا قادياني جوازالة الادبام بس بارباركهة بيس كر يحمل النصوص على الظواهد "موان نصوص كوظا هر يرحمل كرنے سے كون چيز مانع ب- اگر فرماديں كەعقى مانع بي تو کفار بھی ہی کہہ کر کھلے طور پر ایمان لانے سے منکر ہو گئے تھے۔ پھر ایمان کے دعویٰ کی کیا ضرورت بياتو منافقول كي عادت تقى كدول شن توايمان نبين مگر كهتي ضرور تنه كه بهم مؤمن بين اور جب عقل کواس قدر فلبددیا جاتا ہے کہ خدا کا کلام بھی اس کے مقابلہ میں بچے ہے تو برا بین احمدید میں کیوں فرمایا تھا کہ عقل مغیبات کے دریافت کا آلٹہیں بن سکتی اور عقل خدا کی حکمتوں کا پہانہ نبیں بن سکتی۔اس سے تو ظاہر ہے کہ اس وقت صرف مسلمانوں کو دعوکا دینامنظور تھا۔ یہ تو زمین کا حال تقالب آسانون كاحال سنت كراس روز كياموكات تن تعالى فرما تاسية اذالسيماه انفطرت (انفطار:۱) "" اذالسماء انشقت واذالسماء كشطت (انشقاق:۱) "" يوم نطوى السماء كيطبي السجل للكتب (انبياه: ١٠٤) "العني آسان جرجاكي في عيث جائیں کے ان کا بوست کینیا جائے گا۔ لیب وینے جائیں گے۔جیسے طومار میں کا غذ لیبینا جاتا ہے اورتارول كم نسبت ارشاو ب" اذالشمس كورت واذ النجوم انكدرت `(تكوير:٢٠١) " "واذالكواكب انتثرت (انفطار:٢)" يتن آفاب اورتار يتره وتارم وكرجم ما يسك اس سے ظاہر ہے کہ آ سانی نظم ونس درہم وبرہم ہوکروہ کارخانہ بی طے کرویا جائے گا اوركل ساكنين فلك كالجمع زين يرموجات كا- "كلا اذا دكست الارض دكساً دكسا وجساء ربك والملك صفأ صفا وجثى يعمئيذ بجهنم يومئذ يتذكر الانسان وانى له النكرى يقول باليتنى قدمت لحيواتي فيومئذ لا يعذب عذابه احدولا يوثق وثناقه احديا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الئ ربك راضية مرضية فادخلي فى عبادى وادخلى جنتى (فجر: ٢١ تا ٣٠) " ﴿ جب پت كر عزين كوك كوث وداور آ و يتمبارا رب اور فرشتے آ ويں قطار قطار اور لائي جائے اس دن دوزخ ياد كرے كا اس روز انسان اور کہاں ہے اس دن سوچناء کیے گا کاش میں پھھآ کے بھیجنا اپنی زندگی میں اور عذاب نہ كرے اس عذاب ك ما نذكوكى اور با غده خدر كھاس كاسابا عده تاكوكى كما جائے كامسلمانوں ك روح كوائے نس مطمئة بجرچل اسينے رب كى طرف تواس سے راضى اور وہ تھے سے راضى واقل ہوجا ميرے فاص بندوں ميں داخل بوجاميرى جنت ميں - ﴾ عاصل بیک تمام آ سانوں کے فرشتے زمین براتر آئیں کے اور ہر برآ سان کے

تیں بناتے اوراستبعاد ظاہر کیا کرتے تھے ں ایک جمڑی کے ساتھ سب زمین پر ا بره کی تغییر میں لکھا ہے' 'عیسین

م صارو اعلیٰ ظهرها ''یعیٰ سب یکھ لیجئے ان آیات سے مردوں کا قبروں

ا بم نے بنایا تھا۔ تم کو پہلے بار بلکہ تم کہا کرتے ل مطح اور بموارز من پرسب لوگ ا كشے كئے اعے اور منکرین حشر کو زجر و تو بخ ہوگ۔ "واذ شریف ۲۰ کتاب النمیرص ۷۳۵) میں ہے " قسال ملرة "لينى اس روزسمندراييس و كه جائيس م

من ١٩) يرامام سيوطيٌ نے بدورسافره في احوال تولسه تعالىٰ يوم تبدل الارض غير غها وتذهب آكا مهاوجبالها واوديتها التي تعالى جوفر ما تائي يوم تبدل الارض

تے ہیں کہ زین میں کی وزیادتی موجائے گی۔ - چزین نکال دی جائیں گی۔ تا کدایک سطح ہو - چنانچ حِن تعالى فرما تا به كه "واذ الارض

لاجائے کی کہ تمام جن وانس و ملائکہ وغیر ہم کی كرسب زنده موكرميدان حشريس آ كفرب ظرون (زمر:٦٨) "يعنى دوسر عيارصور

ہائیں کے اورد کھنے لکیں ہے۔ 'پیقولون رة قالوا تلك اذاً كرة خاسرة فانما ازعان:١٤٠١) " ﴿ كَمْ بِينَ كَفَارِكِيا بَمْ ، ہٹریاں بیتو پھرآ نا ٹو ٹاہے۔ پھر وہ تو ایک

قدری ہے۔^غ

ہے''عن اب

أحدهم ف

ہوں مے ال

ہوں مےاور

مبعثون)

القيمة م آذانهم''

نے (مند

"عـن ار

في يعر

الئ س

روزآ فآ

بفدر گنا خدائ

شقاوت

میں اور

ظاہر ک پھرا کر

روزكح

فرشت ایک ایک جدا صف بانده کر کھڑے ہوجا کیں گے۔ جیسا کہ احادیث سے تابت ہے۔
اس وقت مسلمانوں کو جنت میں واخل ہونے کا حکم ہوگا۔ آیہ موصوفہ 'و جاہ دبلک ''سے اگر چہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کا عرش زمین کی جانب نزول فرمائے گا۔ گر چونکہ ہمارے افہان اس قتم کے الفاظ سے اس معنی کی طرف خطل ہوتے ہیں جو ہماری بول چال میں جسمانیات 'نے متعلق ہیں اور حقیقت مجئی جولائق شان کبریائی ہے بچھ میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے اس مقام میں بیتاویل کی جاتی ہے کہ حق تعالیٰ اس روز خاص طور پر کسی قسم کی جی فر مادے گا اور ارشاد ہے 'وید حمل عرش دبل فوقهم یو مدند شمانیة (حاقه: ۱۷) ''معنی تہمارے دب کے عرش کواس روز آ گھ فرشتے اٹھاویں گے۔

اور ظاہری قربت کی بیرحالت ہوگی کہ ہر خص کو دولت ہمکا کی نصیب ہوگ۔ چنانچہ (بخاری شریف ۲۲ میں ۱۹۸۰ باب من نوفش الحساب عذب) میں ہے ' عن عدی ابن حاتم قسال قال رسول الله سنالله مامنکم من احدالاسیکلمه الله یوم القیمة لیس بینه وبین قر جمان الحدیث ''لیخی میں سے بر خص کے ساتھ تی تعالی الیے طور پر کلام کرے گا کہ کوئی ترجمان الحدیث ''لیخی میں سے بر خص کے ساتھ تی تعالی الیے طور پر کلام کرے گا کہ کوئی ترجمان درمیان میں نہ ہوگا ۔ علامہ زخشری نے کشاف میں کھا ہے کہ حشر کا روز جو پچاس ہزار سال کا ہوگا اس میں پچاس موطن و مقابات ہوں گے ایک ایک مقام میں ہزار ہزار سال لوگ مخم رے دہیں گے۔ ہر مقام کے حالات ولوازم جدا گانہ ہیں۔ جو آیات واحادیث سے تابت ہیں۔ اگر وہ تمام ایک جگر جو کہ ہیں تو ایک بردی کتاب ہوجائے۔ چنانچہ ام سیوطی نے بدور ہیں۔ اگر وہ تمام ایک جگر ہیں کہ کوئی ہیں دیکھ کراسپنے اسلامی عقائد کو محکم کر لیس۔ کیونکہ عام نے اپنی عمر عزیز کا ایک بیش بہا حصر مرف کر کے مختلف مقابات سے آیات وحدیث کو جمع کرنے کی بحث اور تحقیق کی مشقت جو گوارا کی ہے اس سے صرف ہماری خیر خوابی مقصود تھی۔ اگر ہم اپنا کو در اسے دو اس وہ تھی ایک مقسود تھی۔ اگر ہم اپنا کو در اس وہ تھی ایک مقسود تھی۔ اگر ہم اپنا کور اساد قت وہ بھی این بی نفع کے لئے صرف ہماری خیرخوابی مقصود تھی۔ اگر ہم اپنا کور اساد قت وہ بھی این بھی نہیں تو کمال درجہ کی ہے۔

جیما کراحادیث سے ثابت ہے۔ رمون وجاہ ربك "سے اگر چہ مزول فرمائے گا۔ مگر چونکہ ہمارے موتے بیں جو ہماری بول چال میں المریائی ہے بھے میں نہیں آ سکتی۔اس لئے موز خاص طور پر کی تم کی جمل فرمادے گا اور ملذ شمانیة (ھاقە:١٧)" مینی تہمارے

مائے عن ابن زید قال قال رسول النية "العني آج عرش كوجا رفرشت المائ اوراس وجدے كمآ فآب جا نداور تارى) كانورك كولى نورنه بوكا-" والشرقسة اع گاز من ایندرب کے نورے ک ل كودولت بمكلا م نصيب موكى _ چنانچه مذب المركم عدى ابن حاتم ميكلمه الله يوم القيمة ليس بينه كساته حق تعالى الي طور يركلام كرك شاف بیل کھاہے کہ محشر کاروز جو پیاس الك ايك مقام من بزار بزارسال لوك مرجل - جوآیات واحادیث سے ثابت بهوجائے۔ چنانچہ امام سیوطیؓ نے بدور یں ادر بھی کتابیں موجود ہیں۔ طالبین اسلامي عقائد كومتحكم كرليس _ كونكه علاء المت سے آیات وحدیث کوجع کرنے ، ہماری خیرخواہی مقصود تھی۔اگر ہم اپنا کودیکھیں بھی نہیں تو کمال ورجہ کی بے

قدری ہے۔غرض آیات واحادیث تو اس باب میں بہت ہیں محر تھوڑی سے یہاں بفدر ضرورت للسي جاتى بين _ (يخارى شريف ج٢ص ٩٢٤ ، بابقول الله الاينظن اولى انهم مبعثون) مس ا عن ابن عمر عن النبي عليه يوم يقوم الناس لرب العالمين قال يوم احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه "اليخالوك جوفدات تعالى كروبروكمرت مول کے ان میں بعضوں کا بیرحال موگا کہ آ دھے آ دھے کا نوں تک پیند میں ڈویے ہوئے مول كاوربيروايت بعى (بخارى شريف ٢٥ ص ٩٦٤، بابقسول الله الايسطس اواستك انهم مبعثون) من يه عن ابي هريرة أن رسول الله سُول قال يعرق الناس يوم البقيمة حتى ينهب عرقهم في الى الأرض سبعين ذراعاً يلجهم حتى يبلغ آذانهم "يعني تخضرت الله في فرمايا كه وكول كالبينة قيامت كروزاس تدر بوكا كهتر باتحد زمین کے اعدار جائے گا اور پیدنی وجہ اس حدیث شریف میں بیان کی گئی ہے جس کو امام احمد نے (منداحدج۵ص۲۵۲) اورطبرانی نے (مجم كيرج٨ص١٨٩، مديث نبر٢٢٢٩) يردوايت كى ہے۔ "عن ابي امامة قال قال رسول الله عَنْ الله عَنْ تدنوالشمس يوم القيمة على قدر ميل وينزداد في حرها كذا وكذا يغلى منه الهوام كما تغلى القدور على الاثا في يعرقون منها على قدر خطاياهم ومنهم من يبلغ الى كعبيه ومنهم من يبلغ الى ساقيه ومنهم من يبلغ الى وسطه ومنهم من يلجمه العرق "يحن تإمتك روز آ فآب زین سے ایک میل کے فاصلہ پر آ جائے گا اور اس کی گرمی اس قدر بردھ جائے گی کہ حشرات الارض ایسے جوش کھائیں کے جیسے دیک چولیج پر جوش کھاتی ہے۔لوگوں پراس کا اثر بقدر كناه موكا _ بعضول كو پسين فخنه تك ينيج كا اور بعضول كو كمر اور بعضول كومنه تك ينيج كا _جن كو خدائے تعالی کی قدرت برایمان نہیں اس فتم کی ہاتوں بروہ ایمان نہیں لا سکتے اور وجداس کی سوائے شقاوت کے اورکوئی نہیں۔ ورند بیامرمشاہر ہے کہ خت دھوپ میں گرم مزاج لوگ ہلاک ہوجاتے ہیں اور جن کی طبیعت پر برودت خالب ہوتی ہے وہ اس سے انتفاع اور لذت اٹھائے ہیں۔اگرچہ ظاہری اسباب اس کے حرارت و برودت مزاج ہیں ۔ محرآ خری مداران کا تخلیق خالق ہی بر ہوگا۔ بمراكر خالق اس روز بحسب اعمال بسينه كتخليق مختلف طور بركر يوعقل كواس بيس كيا كلام اس روزی حالت کوش تعالی چند مختر مرنهایت براثر الفاظ میں بیان فرما تا ہے۔

"يوم يفر المرأ من اخيه وامه وابيه وصلحبته وبنيه لكل امرى منهم يومدد شان يغنيه (عبس:٣٤ تا٣٧) " (جمرون يما كرواي بمالً عاور

اپنے ماں باپ سے اور اپنی زوجہ سے اور اپنے بیٹوں سے ہر مختص کو اس روز ایک فکر لگاہے جو اس کو بس ہے۔ ﴾

عیسیٰ فیـ مریم ورو:

الاترى ماة قبله مثله و

الئ محم

وغفرالله ا

الاتدى ال

الله علىٰ و

یقال یا ، امتی امت

الايمن م

نفسی

وكمناه

نمبراه،

عبدآ شك

روایت ـ

ہوںگا۔

كري

نهايت

کی۔الا

ہے کسی

اس بلا۔

جنانجوا

آ پکو

ايز

عليداك

مرصا حب عقل سلیم اور تخیل صحیح غور کرسکتا ہے کہ اس روز کیسی حالت ہوگی جس کے بیہ آ ٹارہوں کے۔ بخاری مسلم ترندی وغیرہ ش بدروایت ہے' عن ابسی ھریدو ہ قال قال رسول الله عَنْها الله عليه الله الله عليه الله الله عليه الله عليه الله الله عنها ال الاوليين والآخريين في صعيد واحد يسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فيبلغ الناس من الغم الكرب مالا يطيقون ولا يحتملون فيقول الناس الاتردون ماقد بلغكم الاتنظرون من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض ادم فياتون آدم فيقولون يآدم انت ابونا انت ابوالبشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامرالملككة فسجدوا لك اشفع لنا الي ربك الاترى مانحن فيه الاترى الى ماقد بلغنا فيقول لهم آدم أن ربي قد غضب اليوم غضبالم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه نهاني عن الشجرة فعصتيه نفسى نفسى نفسى انهبواالي غيرى انهبوا الي نوح فيساتسون نوحاً فيقولون يانوح انت اوّل الرسل الى اهل الارض وسماك الله عبداً شكوراً اشفع لنا الى ربك الاترى مانحن فيه الاترى ماقد بلغنا فيقول لهم نوح إن ربى قد غضب اليوم غضبالم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لى دعوة دعوت بها على قومي نفسي نفسي نفسي انهبوا الىٰ غيرى اذهبوا الىٰ ابرهيم فياتون ابراهيم فيقولون يا ابراهيم انت نبى الله وخليل الله من أهل الارض أشفع لنا ألى ربك الا ترى مأنحن فيه الاترى ماقد بلغنا فيقول لهم ابراهيم ان ربى تعالىٰ قد غضب اليوم غضبالم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانى قدكنت كذبت ثلث كذبات نفسى ننفسى ننفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى موسى فياتون موسى فيقولون ياموسيٰ انت رسول الله فضلك الله برسالاته وبتكليمه على الناس اشفع لنا الى ربك الاترى الى مانحن فيه الاترى الى ماقد بلغنا فيقول لهم موسى ان ربى قد غضب اليوم غضبالم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانى قد قتلت نفسالم اؤمر بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى

اسے ہر فض کواس روز ایک فکر نگاہے جواس کو

ا ہے کداس روز کیس حالت ہوگی جس کے بیہ ت ﴾ 'عن ابى هريرة قال قال نيمة وهل تدرون مم ذلك يجمع الله عهم الداعى وينفذهم البصر وتدنو مالا يطيقون ولا يحتملون فيقول ن يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض م انت ابونا انت ابوالبشر خلقك لكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك فيقول لهم آدم ان ربي قد غضب يغضب بعده مثله وانه نهاني عن انهبواالیٰ غیری انهبوا الیٰ نوح سل الى اهل الارض وسماك الله من فيه الاترى ماقد بلغنا فيقول نسب قبله مثله ولن يغضب بعده تومى نفسى نفسى نفسى اذهبوا یم فیتولون یا ابراهیم انت نبی ربك الاترى مانحن فيه الاترى دغضب اليوم غضبالم يغضب كنت كذبت ثلث كذبات نفسي وسئ فياتون موسى فيقولون وبتكليمه على الناس اشفع لنا اقد بلغنا فيقول لهم موسىٰ ان له ولن يغضب بعده مثله واني ، اذهبوا الىٰ غيرى اذهبوا الیٰ

عيسى فياتون عيسى فيقولون يا عيسى انت رسول الله وكلمة القاها الى مريم وروح منه وكلمت الناس في المهداشفع لنا الى ربك الاترى مانحن فيه الاترى ماقد بلغنا فيقول لهم عيسىٰ ان ربي قد غضب اليوم غضبالم يغصب قبله مثله ولن يغصب بعده مثله نفسي نفسي نفسي اذهبوا الي غيري اذهبوا الئ محمد فياتون محمد افيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وغفرالله لك ماتقدم من ذنبك وماتا خر اشفع لنا الى ربك الاترى مانحن فيه الاترىٰ الىٰ ماقد بلغنا فانطلق فآتى تحت العرش فاقع ساجد الربى ثم يفتح الله على ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه شيئاً لم يفتح لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسي فاقول يارب امتى امتى فيقال يا محمد ادخل الجنة من امتك من الحساب عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاه الناس فيما سوى ذلك من الابواب والذي نفسى بيده أن مابين المصراعين من مصاريم الجنة كما بين مكة وهجرا وكمنا بين بكة وبصرى (كذافي كنز العمال ج١٤ ص٢٩٢ تا ٣٩٤ حديث نمبر ۲۰۰۱) * اليمن (۱۳۹۰ کاری ۲۳ م ۲۸۵، ۱۸۵ ، بابقوله درية من حملنا مع نوح انه كان عبداً شكور مسلم ج اص الماباب اثبات الشفاء عنه واخرج المواحدين من النار)وغيره من روایت بالی بریرہ سے کفر مایا رسول الله الله فی نے قیامت کے روز میں تمام آ دمیوں کا سروار مول گا۔ جانتے ہواس کی کیا دجہ ہے۔ خدائے تعالیٰ تمام اولین وآخرین کوایک ایک زین میں جمع كرے كاكد يكارف والے كى آوازسب من ليس محاور ويمين والاسب كود كي لے اور آقاب نہایت نزویک آ جائے گا۔جس سے لوگوں کواس قدرعم اور تخی موگی کہ برداشت کی طاقت ندرہے گی۔اس وقت لوگ آپس شر ایک دوسرے سے کہیں کے کہ کیا دیکھتے نہیں کیسی حالت گذرری ہے کسی ایسے فخص کی تاش کرنے کی ضرورت ہے کہ خدائے تعالی سے ہماری شفاعت کرے اور اس بلاے ہمیں نجات دے۔ آخر بدرائے قرار یائے گی کدآ دم علیہ السلام کے پاس جا کیں۔ چنانجدان کے پاس جا کر کہیں گے معرت آپ ہمارے اور تمام بشر کے باپ ہو۔ حق تعالیٰ نے آپ کواین با تھ سے بنایا اور آپ میں اپی روح مجو کی اور فرشتوں کو تھم کیا کہ آپ کو تجدہ کریں۔ ان دب سے ماری شفاعت کیجے کیا آ پنہیں دیکھتے کی صالت میں ہم اوگ جملا ہیں۔ آدم علیدالسلام کہیں مے کرآج خدائے تعالی ایسا غضب ناک ہے کداییا ندہمی پیشتر ہوا تھا نہ آئدہ کرو مے تو تبول کی جائے گ میری امت کونجات دے و کتاب ہیں ہے جنت کی دوسرے دروازوں سے مج مهافت ایک پ*ٹ سے دوم* ٹابت ہے کہ قیامت کے ر ہیں کے اور مرزا قادیانی اب وه آنخضرت لله -اب وه آنخضرت لله -تمام انبياء سے انصل بناد ہے افضل اور ہارگاہ کس ا کثر شیطان دھوکا دے جاتا ہے کہ تج مج خدائی وحی کی (بسی صداق یو ہوں اور آپ کے لئے بانده ليجئه چنانجانهو يى يا ندھ خدا كاشكركر۔ غرض ہے تمام شہر میں ا وشمن ہےا قسام کی تدہیر "عن ابن عباً عزوجل عراةً غ

ان اوّل من يكسى

ذات الشمال فا

ص۱۹۳ ج۲۰باب

نے خطبہ میں فر مایاتم

بھی ہوگا۔ مجھ کواس جھاڑ کے پاس جانے سے منع فر مایا تھا۔ مگر مجھ سے ناسر مانی ہوگئ۔ آج بھے اسين الفس ك فكرب تم لوك اوركس كے ياس جاؤر نوح عليه السلام كے ياس جاؤ تو اچھا ہے۔ وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس جا کیں مے اور کہیں مے کہ آپ پہلے رسول ہیں جوالل زمین کی طرف بینے مئے تھے۔آپ کا نام الله تعالی نے عبد محکور رکھا۔اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجے كركياآ بنيس ويمية كربم كس حالت ميس جتلابي -نوح عليدالسلام كبيس مح كرخدائ تعالى آج الياغفبناك بك كمنتهم بواتفانهم موكا ميرے لئے ايك دعاء مقرر تقى جوردنه موسووه وعاء میں نے اپنی قوم کے ہلاک کے لئے کی آج مجھے اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم اور کہیں جاؤاگر ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤت واچھاہے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر مول کے اور عرض کریں مے کہ حضرت آپ تی اللہ اور طلیل اللہ ہیں۔ایے رب سے ماری شفاعت کیجئے کیا آپنہیں دیکھتے کہ ہم کیسی حالت میں متلامیں وہ بھی فر مائیں مے کہ جیسے آج حق تعالی غضب کی حالت میں بے ندوییا مجھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ میں نے تمن جموث کے تھے اس لئے مجھے آج اپنے ہی نفس کی فکر ہے کسی اور کے باس جاء اگر موی علیدالسلام کے باس جاء تو اچماہےوہ سب موی علیہ السلام کے پاس جا کرکہیں سے اے موی آب اللہ کے رسول ہواور اللہ تعالی نے آپ کواپی رسالتوں اور کلام سے سب پر ہزرگ دی کیا ہماری حالت آپنہیں و کھتے رحم میجے اور اپنے رب سے ہاری شفاعت میجے۔ وہ بھی فرمائیں مے کہ خدائے تعالی جیے آج غضبناک بے نہ میں ہوانہ ہوگا۔ میں نے ایک مخص کو بغیر تھم کے مار ڈالا تھا۔ مجھے آج این انس کی بڑی ہے تم اور کہیں جاؤا گرعیسی کے پاس جاؤتو اچھاہے وہ سبعیسی علیہ السلام کے پاس جاکر کہیں مے حضرت آپ اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہو۔ جومریم کی طرف ڈالا تھا اور روح اللہ مو گہوارہ میں آپ نے لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ ہاری حالت پر رحم کر کے اپنے رب سے ہاری شفاعت کیجنے وہ بھی بھی کہیں مے جیسے آج حق تعالی غضب کی حالت میں ہے۔ندوییا بھی موا تھا نہ ہوگا۔ آج مجھے اپنی بی نفس کی فکر ہے۔ تم اور کہیں جا دَا گر جمع اللہ کے یاس جا دَ تو اچھا ہے وہ سب محقظ کی خدمت میں حاضر ہوں مے اور عرض کریں مے کہ حضرت آ اللہ کے رسول اورخاتم الانبياء بي اورخدا تعالى نے الكے پچھلے كناه آپ كے سب معاف س ا م كس والت من بتلامين مارى شفاعت النا رب سه يجيح اس وقت من عرش كے ينج مِدَ مُنْ أَرُونَ كَا اورمحامدوثنائے الّٰہی کے وہ البامی مضامین میرے دل پرمنکشف ہوں گے جو ، ہوئے نہ تھے حکم ہوگا کہ اے محد اللہ مراٹھاؤجوتم چاہو کے وہ دیا جائے گا اور شفاعت

کرو کے تو قبول کی جائے گی اس وقت میں سراٹھاؤ نگا اور عرض کروں گا۔اے رب امتی امتی بینی میری امت کو نبیات دے۔ ارشاد ہوگا اے محققہ اپنی امت سے ان لوگوں کو جن پر حساب وکتاب نبیں ہے جنت کی سیدھی جانب کے دروازے سے جنت میں داخل کردواور اس کے سوا دوسرے دروازوں سے بھی وہ جاسکتے ہیں۔ تتم ہے خدائے تعالی کی جنت کے دروازوں کی مسافت ایک بیٹ سے دوسری بٹ تک اتن ہے جنتی کمہ سے ججرکی یا کمہ سے بھرکی کی کے سے دوسری بٹ تک اتن ہے جنتی کمہ سے ججرکی یا کمہ سے بھرکی کا کہ سے بھرکی کا کہ سے بھرکی کی ا

بیعدیث بخاری وسلم وغیرہ بی فدور ہم کی صحت بیں کوئی کلام نہیں۔اس سے عاربی ہے کہ قیامت کے روز تمام انبیائے اولوالعزم اپنی اپنی لغزشین یادکر کے فالف و ترسال رہیں گے اور مرزا قادیائی کہتے ہیں کہ خدانے ان کوا گلے پچھلے گناہ معاف کر کے بے فکر کر دیا اور اب وہ آنخضرت بھی ہے کہ دوجہ بیں ہیں کیا ٹی الواقع ایسا الہام کر کے خدائے تعالی نے ان کو تمام انبیاء سے افضل بنادیا ہوگا۔ میری دانست میں کوئی مسلمان اس کا قائل ندہوگا کہ وہ تمام انبیاء سے افضل اور بارگاہ کریائی میں سب سے زیادہ مقرب ہیں۔ بات یہ ہے کہ ایسے الہاموں میں اگر شیطان وحوکا وے دیا کرتا ہے اور آدی کو اپنی نضیات کی خوثی میں پیمٹیس سوجنا اور بچھ جاتا ہے کہ بی خدائی کی طرف سے وہ الہام ہے۔ بید کا یہ مشہور ہے کہ کی زاہد پر شیطان نے وہ کی (جمعہ مدائی کی طرف سے وہ الہام ہے۔ بید کا یہ مشہور ہے کہ کی زاہد پر شیطان نے ہوں اور آ پی نصف د خرف القول غرود آ) کہ میں جبر کیل ہوں اور آ پی نہ دو نہ القول غرود آ) کہ میں جبر کیل باندھ لیجئے۔ چنانچہ انہوں نے اس نوش میں کہ آج آج آ ہے کی معراج ہے۔ مگر آئی کھوں کو پہلے پی باندھ فدا کا شکر کر تے ہوئے راق پر سوار ہوئے۔ جودراصل کدھ اتھا۔ شیطان نے رسوائی کی بی نہ دھ فدا کا شکر کر تے ہوئے براق پر سوار ہوئے۔ جودراصل کدھ اتھا۔ شیطان نے رسوائی کی خوض سے تمام شہر میں ان کی شہر میں ان کی شہر میں ان کی شہر میں ان کی شہر میں کر کر رسوا بلکہ خسر الد نیا والآخرہ بنادیتا ہے۔

نی بحث عارضی می اصل کلام روز قیامت کا حال می تماری شریف می ہے "عن ابن عبال قال خطب النبی علیہ الله عن ابن عبال قال خطب النبی علیہ الله عنو جل عراة غر لا کما بدانا اوّل خلق نعیدہ وعدا علینا ان کنا فاعلین ثم ان اوّل من یکسیٰ یوم القیمة ابراهیم الا انه یجاء برجال من امتی فیو خذبهم ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال لاتدریٰ ما احدثوا بعدك (بخاری ص ۱۹۳۳ ج۲، باب قول کما بداء نااوّل خلق) "لین این عمار سروایت کم کی ایک می خطب می فرمایاتم لوگوں کا حشر اللہ تعالی کروبروا یے طور پر ہوگا کر سب بر بنداور بے خشد

فرمایا تھا۔ مگر مجھ سے ناسر مانی ہوگئ۔ آج جھے بنوح علیه السلام کے پاس جاؤتوا چھاہے۔وہ س مے کہ آپ پہلے رسول ہیں جوالل زمین کی فکوررکھا۔این رب سے ہماری شفاعت میج یں۔نوح علیالسلام کہیں سے کہ خدائے تعالی ميرے لئے ايك دعاء مقرر تقى جوردن ، وسووه مجھے اپنے ہی نفس کی فکر ہےتم اور کہیں جا وَ اگر ب حفرت ابراہیم علیہ السلام کے باس حاضر اللداور خلیل الله بیں۔ایے رب سے ماری ت میں جالا ہیں وہ بھی فرمائیں کے کہ جیسے آج ورندا تنده موگار من في تين جموث كم تق لے پاس جا دا کرموی علیہ السلام کے پاس جا و تو س مے اے مویٰ آپ اللہ کے رسول ہواور اللہ بزرگی دی کیاجاری حالت آپنیس د کھتے رحم رہ معی فرمائیں سے کہ خدائے تعالی جیسے آج وبغيرتكم كے مار والا تعار جھے آج اپنے ہی نفس اجماہ وہ سب عیسی علیہ السلام کے پاس جاکر **ظمه مو- جومريم كي طرف ۋالانتما اورروح الله** ا- مادی حالت پردم کر کے این رب سے ت تعالی فضب کی حالت میں ہے۔ندویسا مجمی م اور کہیں جاؤا کر جمیات کے پاس جاؤ تو اچھا اورعرض كريس مح كه حضرت آن الله ك ملے گناہ آپ کے سب معاف س بندب سے کیجئے اس دفت میں عرش کے نیجے

امی مغمامین میرے دل پر منکشف موں مے جو

راثماؤجوتم جاموك وه دياجائے كا اور شفاعت

ہوں گے۔جیسا کرتی تعالی فرما تا ہے 'کھا بدانا اوّل خلق ''یعنی جیسے اوّل خلقت میں ہم نے ان کو پیدا کیا تھا۔ ای طرح ان کو دوبارا پیدا کریں گے۔ بیدوعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ جس کوہم پورا کرنے والے ہیں۔ پھر قیامت کے دوز پہلے اہرا ہیم علیہ السلام لباس پہنائے جائیں گے۔ میری امت سے چند فخصوں کو بائیں طرف یعنی دوزخ کی جانب لے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ میری امت بین امتی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی نئی باتیں نکا کی تھیں۔

اور (بخاری ۱۹۲۳ به ۱۹۲۳ به ۱۰ احشر) ش م نس انس ان رجلا قال یا نبی الله کیف یحشر الکافر علی وجهه یوم القیمة قال الیس الذی امشاه علی الرجلین فی الدنیا قادر علی ان یمشیه علی وجهه یوم القیمة " ﴿ نُحَمَّا الله کُسُ نَه وَ الله کُسُ نَه وَ الله کُسُ نَه وَ الله کُسُ نَه وَ الله الله کُسُ الله مِن الله مِن الله مِن الله مِن الله مِن الله مِن الله کُسُ الله مِن الله کُسُ نَه وَ الله کُسُ نَه وَ الله کُسُ کُلُوا الله کُسُ الله کُسُ کُسُ کُلُوا الله کُسُ کُسُ کُلُوا کُسُ الله کُسُ کُلُوا کُسُ کُلُ الله کُسُ کُلُوا کُسُ کُلُوا کُسُ کُلُوا کُسُ کُلُوا کُلُوا کُسُ کُلُوا کُلُ

ان اواد ہے اور آیہ موصوفہ نے ظاہر ہے کہ قیامت میں پوراجسمانی کارخانہ قائم ہو جائے گا۔ کیونکہ قبروں سے بے ختنہ اور پر ہنہ اٹھنا اور منہ کے بل چانا اور پینہ جاری ہونا وغیرہ اموراس پردلیل قطعی ہیں اب اگر مرزا قادیانی کو خدا اور رسول کی بات بائے میں بہود ہت کا خوف ہود یہود ہت ہے جی بدر ہے۔ اس لئے کہ کل کفار کا بہی طریقہ رہا کہ خدا اور رسول کی بات پر کوئی نہ کوئی الزام قائم کردیا کرتے تھے۔ اس کے بعدا عمال نامے ہر طرف سے اڑیں گے اور ہر ایک کے ہاتھ میں آ جا ہیں گے۔ چانچ تی تعالی فرما تا ہے ''واذا لسصد حف نشدرت ایک کے ہاتھ میں آ جا ہیں گے۔ چانچ تی تعالی فرما تا ہے ''واذا لسصد حف نشدرت انسینه فیقول ہاؤ م اقرق اکتابیه انی طنفت انی ملق حسابیة فہو فی عیش قرراضیة فی جنة عالیة قبط و فہا دانیة کہلوا و اشر ابو ہنی تا ہما اسلفتم فی داخت ہے الیتھا کانٹ القاضیة ما اغنی عنی مالیه ہلک عنی سلطانیه ادر ماحسابیه یالیتھا کانٹ القاضیة ما اغنی عنی مالیه ہلک عنی سلطانیه خذوہ فعلوہ ثم الجدیم صلوہ ثم فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلکوہ (حاقہ بہر احمال میں میں کہوئی ترب گا۔ چھنے دالا سوج کی کو طائمہ اعمال سید حمراحی میں میں کہوئی تا میں میں کر میں میں کہوئی تا میں کہا کہ جنت میں جس میں کر میں میں کر میں کر میں کر میں کر میں کر میں کر میا میں کر میں

نے پہلے دنوں میں اور خبر نہ ہوتی کہ کیا حساب زائل ہوگئی مجھے سے حکوم پھرا کیک زنچیر میں جس

مردویہ نے دواہت کی السنساس یوم القیہ فعند ذلک تسط الدرالمنثود ج آ حر جاکیں کے دوبارتو ج آ جاکیں کے کوکارتو ج

اورائلا الحق فمن ثقل المذين خسس موكس توليس وعى ووزخ يس ريس.

اورار شیستاً وان ک (انبیاه:۲۷) " فخص پرایک در حماب کرنے وا اور آ

وته کلمنا اید؛ پراس روزمهرکر جو کچھ دنیاش کا

ما بدانا اوّل خلق ''لین جیے اوّل خلقت میں ہم راپیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ جس کو ہم روز پہلے ایراہیم علیہ السلام لباس پہنائے جائیں گے۔ پینی دوزخ کی جانب لے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ کے گاکہ آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیسی

ف الحشر) ش م أعن انس أن رجلا قال يا جهه يوم القيمة قال اليس الذي امشاه على مشيه على مشيه على وجهه يوم القيمة "﴿ ثُمَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَ

نے پہلے دنوں بٹس اور جس کو طانامہ اعمال ہائیں ہاتھ بٹس کیے گاکاش جھے کو نہ ملتا میر انکھا اور جھے کو خبر نہ ہوتی کہ کیا حساب ہے میر ااے کاش موت ہی میر اکام آخر کر دیتی کچھے کام نہ آیا جھے کو میر امال زائل ہوگئی جھے سے حکومت کہا جائے گا کہ اس کو پکڑ دی مرطوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر بٹس اس کو بٹھا ؤ پھرایک زنچر بٹس جس کا ناپ ستر گزے اس کو جکڑ و۔ پھ

اوراعمال کے تیکے کا بھی ایک پر امعرکہ ہے تن تعالی فرما تاہے 'والدون یدومند الحق فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك المذیب خسروا انفسهم فی جهنم خالدون (اعراف:٩٠٨) ' ﴿ جن کے بھاری ہوئیں تولیس وہی بین جو ہار بیٹھے ہیں جان دوز خیس رہیں گے۔ ﴾

اورارشاوب ونضع المواذین القسط لیوم القیمة فلا تظلم نفس شید آ وان کان مثقال حتبه من خردل اتید ا بها و کفی بنا حاسبین (انبیاه:۷۶) " (اوررکیس کے ہم ترازویس انساف کی تیامت کون پر ظلم شہوگا کی ایک فیم پر ایک ذرہ اور اگر ہوگا برابررای کے دانہ کے وہ بھی ہم لے آ کی گے اور ہم بس ہیں حساب کرنے والے۔ ک

اورق تعالى فراتا به تحتى اذا ماجاؤ هاشهد عليهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بماكانوا يعملون (حم سجده: ٢٠) "" اليوم نختم على افواههم و تكلمنا ايديهم وتشهدا رجلهم بماكانوا يكسبون (يسين: ٦٥) "يعنى ال كمم وتكلمنا ايديهم وتشهدا رجلهم بماكانوا يكسبون (يسين: ٦٥) "يعنى ال كمم وراس روزم ركردى جائى اور براضو براس روزم ركردى جائى اور براضو جو يحد نياش كام كياتما بورا كرد مكاورار شادب وان منكم الاواردهاكان على

آناقرآ

میں ہرگز

", "~~

نطفة

الارحا

من يا

الارط

ذلك ب

الساء

في ال

فى

كوشا

مفذ

تخبر

تكد

ء:

jt.

الأ

ربك حتماً مقضياً (مريم: ٧١) " ﴿ اوركونَي أَسِ مَ مِن بَعِن يَجْعُ كَادوز خَ يربو چكاتمبار _ رب يرضرورمقرر _ ﴾

اور بخاری شریف میں بیروایت ہے 'عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله عَلَیٰ الله یقول الله یقول الله یقوم القیمة یا آدم یقول لبیك ربنا وسعدیك فیدنادی بصوت ان الله یامرك ان تخرج من ذریتك بعثا الی النار قال یارب وما بعث النار قال منكل الف اراه قال تسع ماته و تسعین (بخاری ج۲ ص ۲۹۳، كتاب التفسیر سورة حج، باب قوله و تری الناس سكاری ''یعی فر مایا نجا الله ایک ربنا فی مت کے روز فر ماوے گایا آدم وہ جواب میں عرض كریں گے لیک ربنا وسعد یک پھرندا ہوگی بلند آوازے كوائد تعالی م وحم فر ما تا ہے كما تی اولا و سے دوز فر كائشكر جدا كروم ش كریں گے كہا تہ كم برار۔

پروه معیبت کاروزمعمولی بھی نہ ہوگا کہ چار پہرکی طرح گذر جا کیں۔ بلکہ ابتدا ے خلیق سے قیامت تک بھتی عمراس عالم و نیوی کی ہے وہ ایک روز درازی بی گویا اس تمام کے برابراورہم پہلوہوگا۔ چنا نچری تعالی فرما تا ہے کہ وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا۔" سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج تعرج الملئکة والروح الیسه فسی یہ وم کان مقدارہ خمسین الف سنة فاصبر صبر آجمیلا (معارج: ۱ تیاه) " ﴿ ور فواست کرتا ہے در فواست کرنا ہے در فواست ہے در فواست کرنا ہے در فواست ہے در فو

یعنی جینے فرشتے دنیا میں مخلف کاموں پر مامور ہیں اس روز تمام آسانوں پر چڑھ جا کیں گئے۔ غرض کہ قیامت کا دن بچاس ہزار برس کا ہونا اور اس میں اقسام کے مصائب کا پیش

كَيْنِينَ مِن جوند پنچ كادوزخ پر موچكا تمهار _

ایم نقل کی ہے 'عن ابن مسعودٌ فی قوله ول الله شکر ہے 'عن ابن مسعودٌ فی قوله ول الله شکر ہی ہو السنداس کلهم النار ثم البرق ثم کالربع ثم کحضر الفرس ثم ثم کمشیه ''یمن فرمایا تی اللہ ہے نے کرکل آدی ربی گے بعض برق کی طرح بعض بواکی بعض ادر چلنے کی طرح ۔

عن ابی سعید الخدری قال قال مه یسا آدم یقول لبیك ربنا وسعدیك بعثا الی النار قال یارب تسع ماته و تسعین (بخاری ج من فردی الناس سكاری) "یعی فرمایا نی میاند و آدم وه جواب ش عرض كریں كے لبیك ربنا و محمفر ما تا ہے كائی ولادے دوزخ كانشكر جدا

کہ چار پہر کی طرح گذرجا کیں۔ بکد ابتدائے کہ چار پہر کی طرح گذرجا کیں۔ بلک ابتدائے اسے وہ ایک روز زرازی میں گویا اس تمام کے پہلے اس برار برس کا ون ہوگا۔' سال سسائل الله ذی المعارج تعرج الملائحة والروح ن المف سسنة فاصب صبر صبراً جمیلات کرنے والاس عذاب کی جودا تع ہونے والا ہے۔ چرحیں کے اس کی طرف فرشتے اور موم کردوا چھا مبر۔ کی

) پر مامور ہیں اس روز تمام آسانوں پر چڑھ کا ہونا اور اس میں اقسام کے مصائب کا پیش

آ ناقرآ ن شریف کی بیسون آیات اور صد بااحادیث سے ثابت ہے۔جس کوذراجمی ایمان ہواس میں برگز شک نہیں کرسکا۔اس بربھی جن لوگوں کوشک ہو۔ حق تعالی ان کوعقلی طریقہ سے سمجھا تا ے۔''یا ایہاالناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنا کم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وغير مخلقة لنبين لكم ونقرفي الارحام مانشاء الى اجل مسمى ثم نخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم ومنكم من يتوفى ومنكم من يردالي ارذل العمر لكيلا يعلم من بعد علم شيئاً وترى الارض هامدة فاذا انزلنا عليها الماء اهتزت وربت وانبتت من كل زوج بهيج ذلك بان الله هوالحق وانه يحيى الموتى وانه على كل شتى قدير وان الساعة آتية لاريب فيها وان الله يبعث من في القبور ومن الناس من يجادل في الله بغير علم ولاهدي ولا كتاب منير ثاني عطفه ليضل عن سبيل الله له في الدنيا خزى ونذيقه يوم القيمة عذب الحريق (حج: مناه) " ﴿ اللَّهُ وَالْحُرُمُ مَ کوٹک ہے جی اٹھنے میں تو (دیکھو) کہ ہم نے تم کو بنایامٹی سے پھرنطفہ سے پھرخون بستہ سے پھر مضغه گوشت سےصورت بنی ہوئی اور نہ بنی ہوئی بیاس واسطے کہتم کو ظاہرطور پرمعلوم کرادیں اور تفہرار کھتے ہیں ہم رحم میں جو کچھ جا ہے ہیں ایک میعاد مقررتک پھرتم کونکالتے ہیں لڑ کا پھر جب تک پہنچوا پی جوانی کے ذور کواور بیضے تم میں سے مرجاتے ہیں اور بعضے پھیرے جاتے ہیں ارذل عمرتک تامجھ کے پیچھے کچھ نہ جھنے لگیں اور تم ویکھتے ہوز مین خشک پر جہاں ہم نے اتارااس پر پانی تازی ہوئی اورا بھری اورا گائیں ہرقتم کی رونق کی چیزیں بیاس واسطے کہ اللہ ہی ہے حق اوروہ جلاتا ہمرد ادروہ ہر چیز برقادر ہادرید کہ تیامت آنے والی ہاس میں کچھ شک نہیں اور بدکہ کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روش کے اپنی گردن موڑ کر کہ ممراہ کریں اللہ کی راہ ہے ان کی دنیا میں رسوائی ہے اور چکھادیں گے ہم ان کو قیامت کے دن جلن کی عذاب۔ ﴾

اس آیٹر یفد بیس حق تعالی ان لوگوں کو جو قیامت کے قائل نہیں گی مثالوں سے سمجھا تا ہے کہتم اپنی ہی پیدائش کو دکیرلو کہ کس قدرعقل کے خلاف ہے مٹی سے نبا تات اوران سے نطفہ اوراس سے علقہ اوراس سے مضغہ اوراس سے آ دمی بنرا ہے۔ پھرتم پر کیسے کیسے انقلابات آتے ہیں بھی لڑ کے بھی جوان بھی بعد کمال عقل کے بے وقو ف محض اور زمین ہی کو دکیرلو کہ خشکہ ہونے کے بعد بھارے تھا گی جو بمیشہ اس عالم کے بعد بھارے تھا گی جو بمیشہ اس عالم

كبيتح بين كرقرآ

نبیں کیا تمرجز

کہتے ہیں کہ"،

كتين البيطور

مصائب ادرآ

ے''جنان

اسسن وانها

عسل مصة

"وفيها ما: (بقرة:٢٥)

اللولؤالمك

ثياباخ

"يطاف

(نباه: ۳٤)

واكواب

کےسوااور کے نیچے یا

میں بہت

ہوئے اور

ز بورول ـ

ميوه جاسة

آدہے:

نعتيں جو

زمهربركي

میں انتقاابات پیدا کیا کرتا ہے۔ اس انتقاب اخروی پر بھی قادر ہے کہ مردوں کوزندہ کر کے میدان حشر میں قائم کر دے۔ اس پر بھی جونہ مانے وہ دنیا میں ذکیل اور آخرت میں بخت عذاب میں جٹلا کیا جائے گا۔ اب بدو کھناچا ہے کہ حق تعالی جونر ما تا ہے 'نیا ایبھا الناس ان کنتم فی دیب مین البعث (حج: ہو) ''مومرزا قادیانی کا شبراس میں واضل ہے یانہیں۔ انہوں نے کر برسابق میں اپنااعتقاد بیان کر دیا ہے کہ مرنے کے بعد ایک حالت متمرہ رہے گی اور کوئی زندہ ہو کرز مین پر مثرا تا دیانی کو خدا کا شرید بجال نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کو خدا کا شکرید بجالا نا چا ہے کہ کس مرزا قادیانی کر کے آدم علیا اسلام کے بحدہ سے روکا تھا۔

خدائے تعالی کے ارشاد کے بعد مسلمانوں کو چون وج اکی کوئی ضرورت نہیں۔اب الل انساف خود بی غور کرلیں کہ مرزا قادنی جوفر ماتے ہیں کہ قیامت کے دن بحضور رب العالمین حاضر ہوناان کو بہشت سے نیس نکالی (ازلة الاد ہام ص ۳۵ بزائن جسم ۲۵) معادج سمانی کا انکار ہے یا نہیں اور ربی عقیدہ قرآن وحد یہ کے مخالف ہے یا نہیں اور اس مخالفت سے آدی کا ایمان باتی رہ سکتا ہے یا نہیں ۔خدائے تعالی اور نبی کر محقولی تو صاف فرمارہ جیں کہ حشر زمین پر ہوگا اور اس تقدار شاد ہے کہ اس دن زمین جماز پہاڑ وغیرہ سے خالی کر دی جائے گی اور دریا ئیس خشک ہوجا کیں گے دغیرہ وغیرہ ۔

مرمرزا قادیانی ایک بین مانے۔ قرآن وحدیث سے مردوں کا قبروں سے کل کر ایپ درب کی طرف جانا ثابت ہے 'ونفخ فی الصور فاذاهم من الاجداث الی ربهم یہ نسسلون (یسین:۱۰) "یعن صور پھو تے جانے کے ساتھ ہی سب آدی قبروں سے کل کر ایپ درب کی طرف دوڑیں کے اور نیز میدان حشر میں کھڑ ہے ہونا اور پسینہ کی وہ حالت ادران کا ختندند کے ہوئ ایک حالت پر ہونا جیسے دنیا میں پیدا ہوئے تھے ثابت ہے جو صاف طور سے محاد جسمانی پر گواہی دے دہا ہے۔ گر مرزا قادیانی اس کی تھد این نہیں کرتے اور معرکہ حساب و میزان و بل صراط اور انبیائے اولوالعزم کی پریشانی اور کرات و مرات نسی نسی نسی کہنا دلیل بین ہے۔ اس پر کداس وقت کوئی جنت میں نہ ہوگا۔ مرمرزا قادیانی اس کورد کرکے کہتے ہیں کہ بہشت سے کوئی نہ کیا۔ دکھے لیجے ہم پہلے ہی کہ چے ہیں کہ مرزا قادیانی صرف مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے کے لئے

دی پر بھی قادر ہے کہ مردول کو زندہ کر کے میدان پیاش ولیل اور آخرت میں تخت عذاب میں جتلا رہاتا ہے 'یا ایھا الناس ان کنتم فی ریب اس میں داخل ہے انہیں۔انہوں نے تحریر سابق مالت متمرہ رہ کی اور کوئی زندہ ہو کر زمین پر ساحت کے رفع کے لئے ہے آیت نازل ہوئی ان میں مرزا قادیائی کوخدا کا شکر یہ بجالانا جا ہے کہ کس مرزا قادیائی کوخدا کا شکر یہ بجالانا جا ہے کہ کس میں کے معرورت نہیں۔اس کئے کہ شیطان ایسے کہ کو کرورت نہیں۔اس کئے کہ شیطان ایسے

انوں کو چون وچرا کی کوئی ضرورت نہیں۔اب تے ہیں کہ قیامت کے دن بھنوررب انعالمین ان ۳۵۰ بخزائن جسم ۲۵۱) معادجسمانی کا اٹکار ہے یانہیں اوراس مخالفت سے آ دئی کا ایمان ہاتی جو صاف فر مارہے ہیں کہ حشر زمین پر ہوگا اور جماڑ پہاڑ وغیرہ سے خالی کر دی جائے گی اور

آن وصدیث سے مردوں کا قبروں سے نکل کر الصور فاذاهم من الاجداث الی ربهم مانے کے ساتھ ہی سبآ دی قبروں سے نکل کر بین کھڑے ہونا اور پیدنے کی وہ حالت اوران کا بیراہوئے تھے ثابت ہے جوصاف طور سے معاو کی تقد این نہیں کرتے اور معرکہ حساب و میزان سے ومرات نفسی نفسی کہنا دلیل بین ہے۔اس ساس کورد کرکے کہتے ہیں کہ بہشت سے کوئی شہادیانی صرف مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے

کہتے ہیں کرقر آن پر ہماراایمان ہاوراس سے ایک نقطہ کم نہیں ہوسکتا۔ فی الحقیقت ایک نقطرتو کم نہیں کیا گرجز و کے جزونکال دیئے۔ اب یہاں ایک اور مشکل در پیش ہے کہ مرزا قادیانی یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ہم اس بات پریقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ ورسول نے فرمایا ہے وہ سب پھی ہوگا۔
لیکن ایسے طور پر کہ خدائے تعالی کے نقترس اور تیزہ ۔.... میں کوئی منافی نہ ہو۔''

(ازلية الادبام ص٣٥٥ بزائن ج٣٥٠)

اس کا بیمطلب ہوا کہ وہ لوگ جنت میں بھی ہوں کے اور زمین محشر پر بھی محشر کے مصائب اور آفات تواہمی معلوم موئے اب جنت کے بھی تھوڑے احوال س کیجئے حق تعالی فرما تا ع ُ جنات تجرى من تحتها الانهار (محمد:١٧) " فيها آنهار من ماه غير أسن وانهار من لبن لم يتغير طعمه وانهار من خمر لذة للشاربين وانهار من عسل مصفىٰ (محمد:١٥) ""لكم فيها فاكهة كثيرة منهاتا كلون (زخرف:٧٣) " "وفيها ماتشتهيه الانفس وتلذالاعين (زخرف:٧١)""لهم فيها ازواج مطهرة (بقرة:٢٠) ''''و عندهم قاصرات الطرف (صافات:٤٨) ''''وحور عين كا مثال اللُّولِوَالمكنون (واقعه:٢٣٠٢) ""يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيـابـا خـضـرا مـن سندس واستبرق متكئين فيها على الارائك (كهف:٣١)'' "يطاف عليهم بصحاف من ذهب واكواب (زخرف: ٧١)""وكاساً دهاقا (نباه:۲) ""لا يرون فيها شمساً ولازمهرير (دهر:۱۳) " فيها سرر مرفوعة واكواب موضوعة ونمارق مصفوفة وزرابي مبثوثه (غاشيه:١٦١٦١٠) "ال كسوااوربهتى آيتي بي جن كامطلب بيب كجنتيول كى حالت بيب كدان كمكانول کے یعے یانی اور دودھ اور شراب معنی شہد کی نہریں بہتی ہول گ ۔ مکانات نہایت پر تکلف جن میں بہت بی یا کیزہ فرش بچیے ہوئے اور مندیں کی ہوئیں اور ایک طرف او نیجے او نیج تخت ہے۔ ہوئے اور یبیانہات یا کیزہ اور شرکیس اور حورین نہایت حسین فاخرہ لباس اور اقسام کے (برول سے آ راستہ زو یک بیٹی ہو کی اورخود بھی محکلل زیوراورعمدہ عمدہ لباس پہنے ہوئے اور موه جات اورطرح طرح کی تعتیں جن کا شارنہیں غلان وخدام متقابوں پر متقابیں لئے چلے آرے ہیں اور جملکتے پالوں کامیم دور پھر جس چے کی خواہش ہوقوراً موجود اوران کے سواوہ وہ المتين جوندكى كالول في سندة تكمول في ديكسيل برونت مبيا كرنداس من قاب كارى ند زمرم کی سردی ند کسی امرک فکرنداس سے نکلنے کا اندیشہ ندموت کا کھنگا دغیرہ۔امورجن کوتمام الل والارضين على اص

اصبع وسائر الخلا

بيدت نبواجيذه تبصد

قيدره والأرض جميا

خدمت میں حاضر ہوکرعرفر

زمينوں وغير ہ کوايک ايک ا

ہنے جس سے تقدیق اس

حق قدره والأرض ج

تصدیق کرنے میں ہمیں کو

تحينجتے ۔اس کا مطلب یم

کیونگر باطل کیاجا تاہے۔

تواس اعتبار ياس عالم

على العرش ثابت ہے۔ج

العرش استوى (طا

عالم میں بھی ہوگا۔ پھرج

اس عالم ميں بھی عالم جس

فرق نبيس آتا تؤومال معا

تدین ہے۔اب تک تو

مسئله مين جود يكصا كدام

ہونامشکل ہے۔اس۔

جس كاكوئى اسلامى فرا

اسلام جانتے ہیں کہ کوڈ

آیت کومنسوخ ندکریه

مرزا قاديال

الحاصل ہمار۔

مرزا قادياتي ،

اسلام جانتے ہیں۔ اب و کیھے مرزا قادیانی جوفر ماتے ہیں کہ قیامت کے روز بہشت سے کوئی نہ

لکے گا اور قیامت کے کل مصائب پر بھی ایمان ہے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اس روز مصائب
قیامت ہیں بھی سب جنتی مبتلا رہیں گے اور عیش وعشرت ہیں بھی سرگرم اور مشغول رہیں گے یہ
بات کچھے میں نہیں آتی مگر ابن جزئم نے ملل ولی ہیں تکھا ہے کہ انجیل متی کے چودھویں باب میں
نہ کور ہے کہ سے نے کہا کہ کچی نہ کھا تا کھاتے ہیں نہ یانی چیتے ہیں اور میں کھا تا ہوں اور پانی
مجھی پتیا ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ کی علیہ السلام سے افضل ہیں۔ نصاری اس کا جواب دیتے ہیں کہ سے کا تاسوت کھا تا بیتیا تھا اور لا ہوت نہ کھا تا تھا نہ بیتیا تھا۔
جواب دیتے ہیں کہ سے کا تاسوت کھا تا بیتیا تھا اور لا ہوت نہ کھا تا تھا نہ بیتیا تھا۔

خود بی غورفر ما کی کہ بیتو ہم نے نہیں کہا کہ تی ودق جنگل میں تخت رب العالمین بچے گا۔ جس کا الزام ہم پرلگایا جاتا ہے البتہ ہم اس آ بیٹر یفہ پرایمان ضرورر کھتے ہیں ' ویسحہ مل عسر شر ربك فوقهم یومٹذ ثمانیة (حاقه: ۱۷) ''اوراس شم کے جتنے امور ہمار سے خدااور رسول نے فرمادیئے ہیں گو یہود کے بھی وہ اعتقاد ہوں ان سب کو ہم مانتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا قر آ ن قورات وانجیل کا مصدق ہے۔ جیما کرتی تعالی فرما تا ہے ' ولمسا جاء هم کتباب من عسدالله مصدق لمامعهم (بقرہ: ۸۹) ''اور ہمارے نی بھیلی نے یہود کے بعض اقوال کی تصدیق بھی کی ہے۔ چنانچہ اس صدیث شریف سے ظاہر ہے جو (بخاری شریف میں ااے جاء باب قوله وما قدرہ الله حق قدرہ) میں ہے ' عن عبدالله قبال جاء حبور من الاحبار الی رسول الله علی السموات علی اصبع

والارضيان على اصبع والشجر على اصبع والماء على اصبع والثرى على اصبع والثرى على اصبع وسائر الخلائق على اصبع فيقول انا الملك فضحك النبي سَنَوَ الله حق بدت نواجذه تصديقاً لقول الجرثم قرأ رسول الله عَنوالله وما قدرو الله حق قدره والارض جميعاً قبضته يوم القيمة "يعن ايك عالم يهودكا حفر تعليله ك فدمت من حاضر موكوم كياكم مارى كامين بيه كرتن تعالى تمام آسانون كوايك اصبح براور زمينون وغيره كوايك ايك اصبح براكم كرفرمائكا كرمين بي إدام همول بين كرآ تخضر تعليله في من عدرة والارض جميعاً قبضته يوم القيمة (زمونه)"

الحاصل ہمارے قرآن اور نی تالیہ نے یہودی جن جن باتوں کی تصدیق کے ہان ک تصدیق کے ہان ک محدیق کرنے میں ہمیں کوئی عارفیس البت اس شم کے ناسوت ولا ہوت کا اعتقاد قابل عار ہے۔ مرزا قادیا نی ہے جو فرماتے ہیں کہ ہم تخت رب العالمین کا خاکہ جسمانی طور پر نہیں کھینچتے۔ اس کا مطلب یہاں معلوم نہیں ہوتا کہ عرش اللی کے جسمانی نہ ہونے سے معاد جسمانی کوئر باطل کیا جاتا ہے۔ اگر اس کا مطلب ہے کہ حشر جسمانی ہوتو تنزیداللی میں فرق پر جائے گاتواں اعتبار سے اس عالم جسمانی میں ہمی تنزید باتی ندر ہنا چاہئے۔ اس لئے کہ آخراب بھی استواء علی العرش ثابت ہے۔ بعید قیامت میں ہوگا۔ چنا نچر ت تعالی فرما تا ہے 'السر حسم ن عملسی علی العرش ثابت ہے۔ بعید قیامت میں ہوگا۔ چنا نچر تعالی فرما تا ہے 'السر حسم ن عملسی العرش میں ہوگا۔ پر استوائی کے معنی جو پھے ہوں جیسے اس عالم میں ہو ویلیا ہی اس عالم میں ہوئے ویسائی اس عالم میں بھی ہوگا۔ پر جسمانی زمین پر جو جسمانی ہونے سے تنزید میں اس عالم میں جنزید میں اس عالم میں تنزید میں فرق آتا چاہے اور جب اس عالم میں تنزید میں فرق آتا چاہد۔

مرزا قادیانی تنزیدکوپیش کر کے حشر ونشر کا جوا نکار کرتے ہیں کس قدر بدنما اور خلاف تدین ہے۔ اب تک تو آیات قرآنی کو بیان کر کے ان ہیں الٹ پلٹ ہی کیا کرتے تھے۔ اس مسئلہ ہیں جود یکھا کہ اگر احادیث کی تکذیب بھی کردیں تو آیات قرآنی بین کہ ان سے سر پر ہونا مشکل ہے۔ اس لئے یہاں وہ طریقہ بھی چھوڑ دیا اور خود مخاری سے ایک نیا عقیدہ گھڑ دیا جس کا کوئی اسلامی فرقہ قائل نہیں۔ گویا وہ کل آیات نعوذ باللہ منسوخ کردی گئیں۔ تمام اہل اسلام جانتے ہیں کہ کوئی بھی کلام الی کومنسوخ کرنے کا مجاز نہیں۔ جب تک خود خدائے تعالی کسی اسلام جانتے ہیں کہ کوئی بھی کلام الی کومنسوخ کرنے کا مجاز نہیں۔ جب تک خود خدائے تعالی کسی آیت کومنسوخ نہ کرے پھر مرزا قادیانی اس کے کوئر مجاز ہوسکتے ہیں۔ اس سے تو بین طاہر ہے کہ

بیں اور میں کھانا بھی کھاتا ہوں اور پانی
السلام سے افضل ہیں _ نصاریٰ اس کا
لھانا تھانہ پیتا تھا۔
نے بیمسکدو ہیں سے نکالا ہوگا۔ کیونکہ
بجہ سے بدطوئی ہے۔ اس بناء پر قائل
بیمس رہے گا مگر ہمارے دین میں اس
میں رہے گا مگر ہمارے دین میں اس
بیں اور خود نصاریٰ کے ساتھ ہیں اور
بین اور خود نصاریٰ کے ساتھ ہیں اور

ا كەقيامت كے روز بېشت سے كوئى نە

كالمطلب توبيهوا كهاس روزمصائب

میں بھی سرگرم اور مشغول رہیں ہے ہیہ

ہے کہ انجیل متی کے چودھویں ہاب میں

بن وناسوت کے قائل نہیں ہوسکتے۔

ہیں اور خود فساری کے ساتھ ہیں اور

یز کئے جا کیں تو طلی کے وقت انہیں

ت رب العالمین بچھایا گیا ہے۔ حاضر

ن سے لکلا ہوا ہے اور حق یہی ہے کہ ہم

کے قائل ہیں۔ لیکن جسم انی طور پراس

کے قائل ہیں۔ لیکن جسم انی طور پراس

دق جنگل میں تخت رب العالمین بچھے

دق جنگل میں تخت رب العالمین بچھے

دائی مرور کھتے ہیں 'وید حمل

دائی مر کے جتنے امور ہمار سے خدا اور

مانے ہیں۔ کونکہ ہمارا

کا سب کو ہم مانے ہیں۔ کونکہ ہمارا

کی سب کو ہم مانے ہیں۔ کونکہ ہمارا

ہم کے میں این ہمارا کی ہمارا کی

ويجعل السموات على اصبع

روز افزوں ترقی میں نبوت مستقلہ ہے بھی ترقی کا دعویٰ ہوگیا ہے۔ اگر تبعین کو مرزا قادیانی کی تقریر ہے معاد جسمانی کا انکار ہے تو ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک وہ نبی مستقل بلکہ نبی ہے بھی ایک درجہ بڑھ کر ہیں اور ان کی کتاب ازالة الاوہام ناسخ قرآن شریف قرار یا چکی ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک خدا کرے کہ ایسا نہ ہواور یہ حضرات خاتم انتہیں تعلیقہ بی کے کلمہ کواور پورے قرآن کے معتقدر ہیں۔

انقلاب عظيم بإتاب جست

بچاس ہزار برس میں کس قدر

زمین کے آسانوں پر چلے جا

کا زمین برشان وشوکت کے

جائيس محاورة فأب كالور

ر کھی جائے گی۔ پھر کسی وقت

شبہات اس تم سے پیش ک^ی

ی تصدیق ہوتی ہے۔ بخار

اني اجد في القرآ

يتساء لون واقبل بع

ماكنا مشركين فقدا

فنكر خلق السم

الارض في يسومين

وكسان الله غيفوراً و

فقال فلا انساب و

السيفيات ومن في ا

ثم في النفخة الآ

مشركيـن ولا يكة

المشركون تعالو

فعندذلك عرف

الارض في يـومد

آخرین ثم وحہ

والاكسام ومأبينه

في يومين فجعلن

يــوميــن وكــان ال

فـأن الله لـم يرو،

مشرکین وفلاسفہ جو قیامت کا انکار کرتے تھے ہوی وجاس کی بیمشاہدہ تھا کہ جب
کوئی چیز فناہوجاتی ہے تو پھر وجود شنہیں آتی۔ای وجہ سے وہ کہتے تھے مین یعید نا ایعی ہمیں
دوبارہ کون پیدا کرے گا اور فلاسفہ نے تاعدہ بنار کھا ہے کہ اعادہ معدوم محال ہے۔ تن تعالی
جواب شن فرما تا ہے کہ کما خلقناکم (انعام: ۹۰) "" آول خلق نعیدہ و عدا علینا
اناکنا فاعلین (انبیاه: ۱۰۶) "لینی ہم نے جیئے ہمیں ہملے پیدا کیا جب آسان ہود
ویبائی دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ کوئکہ اعادہ بہنست ابتدائے تخلیق کے بہت آسان ہواور
ارشادہ کرد من یحیی العظام وھی رمیم قل یحیها الذی انشاها اوّل مرة
ارشادہ کرد من یحیی العظام وھی دمیم قل یحیها الذی انشاها اوّل مرة
کرے گام کہوکہ جس نے پہلے پیدا کیا تھاوئی ان کوزندہ کرے گا۔ ہرچے کو پیدا کرنے کا حال وہ
خوب جانتا ہے۔الحاصل جب آدی کو خدائے تعالی کی قدرت پرایمان ہوتو اس کوقیامت کے
شرب جانتا ہے۔الحاصل جب آدی کو خدائے تعالی کی قدرت پرایمان ہوتو اس کوقیامت کے
شلیم کرنے میں ذرائبی تا مل نہوگا۔

قیامت کے باب میں کم فہم اور جا باول کو پیٹرہات ہوتے ہیں کہ آیات وا حادیث میں جو تیامت کے احوال نہ کور ہیں باہم متعارض ہیں۔ مثلاً کی آیت میں بیہ کے دسب فرشتے اس روز آسانوں پر چلے جائیں گے اور کی میں بیہ کہ سب زمین پراتر آئیں گے اور کی میں بیہ کہ آفاب و بابتاب بے نور ہو کر گرجا تیں گے اور کی میں بیہ کہ ذرف فی اللہ جائیں گے۔ جیسا کہ تی تعالی پر آفاب آجائے گا اور کی میں ہے کہ دوزخ میں دونوں ڈالے جائیں گے۔ جیسا کہ تی تعالی فرما تا ہے 'اندکم و ما تعبدون من دون الله حصب جہنم (انبیاء: ۲۱)' خرض کہ آیات واحادیث کود کھنے سے اس می کے بہت شبہات پیدا ہوتے ہیں سوان کو یوں دفع کرنا چاہئے کہ قیامت کا مہوں گے۔ چاہت پوشیدہ نہیں کہ ایک مردی میں کیے کیے انقلابات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آدمی جب اپ یہ بیات پوشیدہ نہیں کہ ایک حالات میں کے بہت انقلابات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آدمی جب اپ یہ بیات پوشیدہ نہیں کہ ایک حالات میں کے کیے انقلابات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آدمی جب اپ تو ایک بیات نوان کے اوائل حالات منت ہے اور اپنے ذمانے کے حالات کود کھنا ہے تو ایک

انقلاب عظیم یاتا ہے جس سے متحیر ہوجاتا ہے۔ جب ایک صدی میں سے کیفیت ہوتو قیامت کے بچاس ہزار برس میں کس قدر انقلابات ہونا جا ہے۔ اس دجہ سے ایک دفت وہ ہوگا کہ تمام فرشتے زمین کے آسانوں پر چلے جائیں گے۔اس کے بعد جب آسانوں کا کارخاندرہم برہم موجائے گاز مین برشان وشوکت کے اظہار کی ضرورت ہوگی تمام فرشتوں کے صفوف زمین برآ راستہ کئے جائیں کے اور آفاب کا نور زائل کر عصرف اس کی گری کسی خاص مسلحت کے لحاظ سے باقی رکھی جائے گی۔ پھر کسی وقت دوزخ میں بھی ڈال دیا جائے گا۔ ابن عباسؓ کے روبرو بھی چند شبهات اس متم كے بيش كے محے معان كاجواب جوانبول نے ديا ہاس سے مارےاس قول كاتمديق بوتى ب- بخارى شريف من ب عن سعيد قال قال رجل لا بن عباس اني اجد في القرآن اشياء تختلف على قال فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساء لون واقبل بعضهم على بعض يتساء لون ولا يكتمون الله حديثا ربنا ماكنا مشركين فقد كتموا في هذه الاية وقال والسماء بناها الى قوله وجاها فذكر خلق السماء قبل خلق الارض ثم قال انكم لتكفرون بالذي خلق الارض في يومين الى طائعين فذكر في هذه خلق الارض قبل السماء وقال وكان الله غفوراً رحيما عزيزاً حكيما سميعاً بصيراً فكانه كان ثم مضى ا فقال فلا انساب بينهم في النفخة الأولى ثم ينفخ في الصور فصعق من في السمَّوْت ومن في الارض الامن شاء الله فلا انساب عند ذالك ولا يتسائلون ثم في النفخة الآخرة اقبل بعضهم على بعض يتسائلون واما قوله ماكنا مشركيين ولا يكتمون الله فان الله يغفر لاهل الاخلاص ذنوبهم وقال المشركون تعالوا نقول لم نكن مشركين فختم على افواههم فتنطق ايديهم فعند ذلك عرف أن الله لم يكتم حديثا وعنده يؤدالذين كفروا الآيه وخلق الارض في يومين ثم خلق السماء ثم استوى الى السماء فسوّبهن في يومين آخريس ثم وحاالارض ودحيها ان اخرج منها الماء والمرعى وخلق الجبال والاكتام وما بينهما في يومين آخرين فذلك قوله دحاها وقوله خلق الارض في يومين فجعلت الارض وما فيها من شيء في اربعة ايام وخلقت السماء في يـوميـن وكـان الله غفوراً رحيماً سمى نفسه ذلك وذلك قوله إيـ لم يزل كذلك فأن الله لم يروشياً الاأصاب بالذي اراد فلا يختلف عليك القرآن فأن كلا

ا کا دعویٰ ہو گیا ہے۔اگر شبعین کو مرزا قادیانی کی کہ ان کے خود کی سے بھی کہ ان کے خود کی سے بھی اوال کی اس کے خود کی سے بھی اوال کی کے خود کی سے بھی ہے۔ نعوز اس خاتم النہیں میں کے کام کو اور پورے اس خاتم النہیں میں کیا گئی کے کام کو اور پورے

مع برق جراس کی بیمشاہدہ تھا کہ جب
کا وجہ سے وہ کہتے تے من یعیدنا بعنی ہمیں المحاب کہ اعادہ معدوم محال ہے۔ حق تعالی المحاب کہ اعلان معدوم محال ہے۔ حق تعالی نعیدہ و عدا علینا نے بیسے ہمیں پہلے پیدا کیا جب تم پھھنہ تھے۔ بست ابتدائے گلیق کے بہت آسان ہاور مبعدہ بٹریوں کوکون زعدہ بیعی وہ کہتے ہیں کہ یوسیدہ بٹریوں کوکون زعدہ زندہ کرے گا۔ ہرجے کو پیدا کرنے کا حال وہ زندہ کرے گا۔ ہرجے کو پیدا کرنے کا حال وہ کی قدرت پرائیان ہوتو اس کو قیامت کے

یشبات ہوتے ہیں کہ آیات واحادیث میں لگا کی آیت میں ہے کہ سب فرضتے اس بی ہے اور کی میں ہیے ہیں گا اور کی میں ہیے ہیں گا اور کی میں ہیے ہیں گا اور گی میں ہیے ہیں گوں ڈالے جا کیں گے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ حصب جہنم (انبیاء:۲۱) "فرض کہ سے پیدا ہوتے ہیں سوان کو یوں دفع کرنا کی گا ہوں گے۔ یات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آ دی جب اپنے پات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آ دی جب اپنے پات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آ دی جب اپنے پات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آ دی جب اپنے بین اسے تو ایک

تجادلوا بالقران فانماضل،

بعضه بعضا ولكن نزل

اوماكان من متشابيه فا ه

جیجے چندلوگ قرآن کی آیت میں . جیجے چندلوگ قرآن کی آیت میں

قدرسرخ تها كه كوياخون نتكنے كو-

سمّاب اللي ميں جھڑنے نگھے قر

کی بخکذیب ہو بلکہ اس واسطے نازا

ہےاس برحمل کرواور جومتشابہ ہے

ے شبہات پیدا کردہے ہیں۔ م

تعالیٰ نے ایسے ہی مواقع کے۔

يووسوس في صدور النا

ج) میں ہے باب مندآ بات مح

يصدق بعضه بعضاً كقو

ويبجعل الرجس علىٰ ال

لعنی آیات محکمات سے مراد^ح

دوسرے کی تعدیق کرتے ج

ہیں۔جوایک دوسرے کی تھ

۔ بروایت سیخ نقل کیا ہے۔ ' ق

بـالـذى ارادولـكنِ اكث

ہےاس کی مراد نہایت سیح او

مان ظاہرے کہ آیات کلا

اورتعارض ظاهرأمعلوم موتو

عیسویت کے ذہن میں کم

آ بنوں پرجن سے قرآ ن مج

مرزا قادياني يقتين كون

اللهم انسا نعوذ

مسن عسنيد الله "يعنى ايك فخف نے ابن عبال سے كہا كقر آن ٹريف ميں جھے كچھا ختلاف معلوم ہوتا ہے۔ حق تعالی فرما تا ہے کہ قیامت کے روزلوگوں میں نہبی تعلق ہوگا نہ ایک دوسرے کو یو چھا کا۔ پھر دوسری آ ہت میں ہے کہ ایک دوسرے کے پاس جا کیں مے اور یوچیس مے اور ایک آ سے میں ہے کدانلد سے کوئی بات نہ چھیا کیں مے اور دوسری آ سے میں ہے مشرک کہیں کے کہ یا الله بممشرك نديتے اس سے چميانا ثابت ہے اور ايك آيت ميس ہے كرزمين آسانوں سے يملے پيداموكى اوردوسرى آيت مل بكر سان زمن سے يملے پيداموے اوركان الله غفورا رحيما وغيره سيمعلوم موتاب كففورورجيم كزشته زمانه مين تفاراب عباس في فرماياكه تخد اولیٰ کے دنت کوئی کسی کو نہ ہو چھے گا مجر نخذا آخری کے بعد ایک دوسرے کو ہو چھنے لکیس کے اور جب خدائے تعالی الل اخلاص کے گناہ معاف فرمادے گا تو مشرکین آپس میں کہیں ہے کہ آؤ ہم مجمی کہیں کہ ہم مشرک نہ تھے۔اس وقت ان کے مونہوں پر مہر کردی جائے گی اور ہاتھ ان کے سب واقعات كبدسناكيل كركم في بيديكام كياتها-اس وقت بياثابت موجائ كاكرخدائ تعالى ے کوئی کچھ چھپانہیں سکتا۔اس وقت کفارآ رز وکریں کے کہ کاش ہم بھی ایمان لائے ہوتے اور حق تعالیٰ نے دودن میں زمین کو پیدا کیا چردودن میں آسان بنائے۔اس کے بعد دودن میں زمین سے یانی تکالا اور چراگاہ اور پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ بنائے۔اس حساب سےزمین اوراس کے متعلقات جاردن مل آسان سے بہلے اور بعد بنائے محتے اور آسان وودن میں اور کے ان الله غفورا رحيما وغيره كامطلب بيب كاللدتعالى فزمانة كذشتيس بينام اسيغ ركهاوراس کے بعد ہمیشدان صفات کے ساتھ متصف رہے۔جس پر جا ہتا ہے جم فرما تاہے اور مغفرت وغیرہ كرتاب يدييان كركابن عباس ففرمايا كمبركزيد خيال ندكرنا كقرآن مس اختلاف بارا قرآن الشاتعالى كے باس سے اترائيمكن نبيس كراس ميں اختلاف مور

الحاصل جن طريقة كى تعليم ترجمان القرآن ابن عباس فى اس سے ظاہر ہے كه ظاہر ہے كہ ظاہر كور پر تعارض اگر معلوم بوتو السے طور پر اٹھایا جائے كہ كى آ يت كى تكذيب نه بواور برآيت كے معنى پور حطور پر باقى رہيں نہ يہ كہ كى غرض سے تعارض پيدا كر كے كلام اللي كو بدنام كريں۔ پر اس كوا تھا نے ذك واسطے الى بدنما تاويليس كريں۔ جن سے خواہ تو اہ دوسرى آ يحول كى تكذيب بوجائے امام سيوطي نے (درمنثورن ٢٥٨) مل كھا ہے "واخس ج نصر المقدسسى فى المحد جه عن ابن عمر قدال خرج رسول الله ملكيا ومن وراء حجرة قوم يتجادلون فى القرآن فخرج محمرة و جنتاه كانما تقطران وما فقال ياقوم لا

اكترآ ل ثريف من مجھ بكھا ختلاف م میں نہبی تعلق ہوگا نہ ایک دوسرے کو س جائیں مے اور پوچیس مے اور ایک رى آيت يس بمشرك كبيل محكميا آیت میں ہے کہ زمین آسانوں ہے يهل پيدا موت اور كسسان الله زمانه میں تھا۔اب عباس نے فر مایا کہ مرایک دوسرے کو پوچھنے لگیں مے اور مشركين آيس ميس كبيس محكرة ومم لردی جائے گی اور ہاتھوان کے سب ية ابت موجائ كاكه خدائ تعالى كاش بم بمى ايمان لائة موت اور ن بنائے۔اس کے بعد دو دن میں اس حماب سے زین اور اس کے مان دودن من اوركسان الله فرشته ميل بينام ابني ركھاوراس

> سرو سے کی اس سے ظاہر ہے کہ مت کی تکذیب نہ ہواور ہم آ سے کرکے کلام المی کو بدنام کریں۔ مخواہ دوسری آ یوں کی تکذیب سے نصر المقدسسی فی سے وراء حجرہ قوم طران وما فقال یاقوم لا

ب رحم فرما تا ہے اور مغفرت وغیرہ

اكقرآن مي اختلاف بسارا

تجادلوا بالقران فانماضل من كان قبلكم بجدالهم ان القران لم ينزل ليكذب بعضه بعضا فما كان من محكمه فاعملوا بعضه بعضاً فما كان من محكمه فاعملوا اوماكان من متشابيه فا منوا به "يعنى ابن عراجة بين كرايك بارآ مخضرت القية ك يحيي چندلوگ قرآن كي آيت مين جگردب تق كرمنرت برآ مربوع عمد مع چره مبارك اس قدر مرخ تقا كركويا خون كين كوب اورفر مايا كرتمهار بيشتركي اقوام اى وجه عراه بوت كه كراه بوت كراب اللي مين جگرف في حدوم كي آيت دومري آيت كي تعديد بي تعديد مي كان به و بكداس واسط نازل بواكدا كيا آيت كي تعديق كرے سوجو محكم كي تحديد بي مورد و تشابه به اس كامرف يقين كرلود

مرزا قادیانی یقین کونزد کی نہیں آنے دیتے۔ بلکہ جن آ بحوں کا یقین تھاان میں سے معظم جن اللہ جن آنے ورکا یقین تھاان میں سے منے شہبات پیدا کررہے ہیں۔ مسلمانوں کو پہلے بی تعلیم کردی۔ چنا نچدارشادے 'السندی یووسوس فی صدور الناس من الجنة والناس (الناس: ۲۰۰۶)''

اللهم انسا نعوذبك من هذا لوساوس والشبهات اور (بخارى شريف م ٢٥٢) مين ہاب مندآ يات محمات وقال مجاهد الحلال والحرام واخر متشابهات يصدق بعضه بعضاً كقوله تعالى وما يضل به الاالفاسقين وكقوله جل ذكره ويجعل الرجس على الذين لا يعقلون وكقوله والذين اهتدوا ازادهم هدى " يتى آيات محمات سے مرادطال وحرام ہوائر تشابهات يعى دوسرى آيتي تشابه بين كدايك دوسرے كى تقد يق كرتے بين اس سے ظاہر ہے كہ سوائے طال وحرام كوكل آيات تشابه بين ۔ جوايك دوسرے كى تقد يق كرتے بين اور امام سيوكي نے درمنثور بين اين عباس كا تول مواہد محمول على دوسرے كى تقد يق كرتى بين اور امام سيوكي نے درمنثور بين اين عباس كا تول بردايت محمول كي الله الله يون الله يون الله الله يون الله الله يون الله يو

ضرورت ہو۔ کیامرزا قادیانی کاصد

جائیں۔عقلاء یہ بھنے کے لئے کافی

ہیں اس لئے وہ اپنے کسی دعوے میں

ہو سکتے ہیں۔ابان تین آیوں۔

ے استدلال کیاجاتا ہے کدارواح

میں داخل ہونے کی تصریح بلکہ انجم

ے خود ظاہر ہے۔ کیونکہ بوری آین

يوثق وثاقه احديا ايتها

فادخیلی فی عبادی وادخا

ےُ 'اذادکت الارض دکاً د

یں ہے اوراس روز ارواح کو بیرخط

تغيير عزيزي مين لکھتے ہيں" دورا

وبدال اضطراب وفزع لاحق كردد

المطامنة "اورامام سيوطي (درمن

ارجعي الي ربك قال ثرد ال

ہیں کہ ارواح کوجوارجعی الی ربکہ

ہو کرمحشر میں حاضر ہوجا کیں۔

فتؤمران تدخل الاجساد

۶۰ س۳۰۱) "لعنی معید بن ج

۔ اجساد میں ارواح کوداخل ہونے

روایت بھی اس میں ہے وعین

الموت رجوعها الئ زب

فادخلی فی عبادی وادخ

<u>ښ ارجعي الي ريک کا خطاب ر</u>

اوراسی میں بیروایت

مراس ہے تو سجو بھی

ہے کہ سے کا زین پر اتر نا ہر طرح سے باطل کر دیں۔ محر ظاہراً چند آیتیں پیش کرتے ہیں کہ وہ متعارض بیں۔ چنانچہ (ازالة الاوبام ص٣٥٥ تائن جسم ٢٨١٢١٧٨) ميں لکھتے ہيں "دمسيح ابن مريم جس كاروح الماني كل برطبق آيات كريم "يا ايتها النفس المطمئنه ارجعي الى ربك راضيته مرضيته فادخلى في عبادي اخيلي جنتي " بهشت من داخل ہو چکے۔ پھر کیونکراس عمکدہ میں آ جا کیںاور جوخص بہشت میں داخل کیا جا تا ہے پھروہ اس بمخرجين واما الذين سعد واففى الجنة خالدين فيها مادامت السموات والارض الاساشاء الله عطاة غير مجذوذ "....اياى قرآن تريف كروس مقامات میں بھی بہشتیوں کے ہمیشہ بہشت میں رہنے کا جابجا ذکر ہے اور سارا قر آن شریف اس ي جرارا إجيا كفرما تا عولهم فيها ازواج مطهرة وهم فيها خالدون اولئك اصحاب الجنة هم فيها خالدون وغيره وغيرهاوريكمي ظاهر بكرمومن كوفوت مونے کے بعد بلاتو تف بہشت یں جگہ لتی ہے۔جیسا کدان آیات سے ظاہر ہور ہائے " قیلل ادخل الجنة قال ياليت قومي يعلمون بماغفرلي ربي وجعلني من المكرمين ' اوردومری آیت بیا نفادخلی فی عبادی وادخلی جنتی "اورتیمری آیت بیا "ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياه عندربهم يرزقون فرحين بعا أتهم الله من فضله "اوراهاديث يم واس قدراس كابيان عي رجس كا باستيفا ذكركرنا موجب تطويل موكا _ بلكةخود آنخضرت الله ابناچشم ديد ماجرابيان فرمات بين كه مجھے دوزخ دکھلایا ممیاتو میں نے اس میں اکثرعورتیں دیکھیں اور بہشت دکھلایا میاتو اکثر ان میں نقراء تھے۔''

مطلب اس کا بیہ ہوا کہ ان تین آ بتوں سے ٹابت ہے کہ مرتے ہیں آ دمی جنت میں داخل ہوجا تا ہے پھر اس سے داخل ہوجا تا ہے پھر اس سے داخل ہوجا تا ہے پھر اس سے خبیں لکتا۔ جس سے ٹابت ہوا کہ قیامت زمین پر نہ ہوگی اور جتنی آ یتیں معاد جسمانی زمین پر ہونے کی ہیں جن سے قرآ ان شریف بھر اہوا ہے اور صد ہا حدیثیں جن سے ہزار ہا کتا ہیں بھری ہیں کوئی اعتبار اور اعتقاد کے قابل نہیں۔

اب ہرعاقل سجوسکتا ہے کہ مدہا آتوں کے مقابل دو تین آسین مخالف معلوم ہوں تو دہ مخالفت قصور فہم کی وجہ سے مجم جائے گی یا واقعی جس سے ان تمام آیات کثیرہ کی تکذیب کی

بگر فاہرا چندا یتن پیش کرتے ہیں کہوہ ن ٢٥ ص ٢٨١١ ٢٨١) من لكسة بين " مسيح يتها النفس المطمئنه ارجعي الي ى اخيلى جنتى " بهشت ين واقل ا بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھروہ اس

لايمسهم فيها نصب ومأهم منها خالدين فيها مادامت السموات اسسالیاق آن شریف کے دوسرے بجاذكر باورسارا قرآن شريف اس لحهرة وهم فيها خالدون اولئكاورىيى ظاہرىكى كەمۇمن كوفوت

اً يات سے فا بر مور بائے 'قيسل ربى وجعلني من المكرمين لی جنتی "اورتیری آیت بیہ

ابل احياء عندربهم يرزقون ل قواس فقدراس كابيان ب كدجس كا

ناچیم دید ماجرابیان فرماتے ہیں کہ اور يهشت دكھلا يام كيا تو اكثر ان ميں

اہے کہ مرتے ہی آ دمی جنت میں میں داخل ہوجا تاہے پھراس سے بِقِنَى ٱیتی معادجسمانی زمین پر ، جن سے ہزار ہا کتابیں بعری ہیں

وتين آيتي مخالف معلوم مول تو اتمام آیات کثیره کی تکذیب کی

ضرورت مو - کیامرزا قادیانی کاصد با آیول پراس غرض سے جملہ کرنا کہ بے کھٹاعیسی موعود خودین جائیں۔عقلاء یہ بیجھنے کے لئے کافی نہیں کہ صرف دنیادی غرض سے دہ قر آن کی تکذیب کررہے ہیں اس لئے وہ اینے کسی وعوے میں ہرگز صادق نہیں ہو سکتے اور نہ کسی دینی خدمت کے مستحق موسكت بي راب ان تمن آ يول كاستدلال كاحال بحى و كيد ليجتيا ايتها النفس المطمئنة ے استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح مرتے ہی بلاتو قف بہشت میں داخل ہوجاتی ہیں۔

محراس سے تو کچے بھی نہیں معلوم ہوتا نہاس میں موت کا ذکر ہے نہ مرتے ہی جنت میں داخل ہونے کی تصریح بلکہ ابھی معلوم ہوا کہ بیخطاب قیامت کے دن ہوگا۔ جوسیات آ ست ے خود طاہر ہے۔ کونکہ بوری آیت شریفہ یہ ہے کہ فیسوم ف ذ لا یعذب عذاب احدولا يوثق وثاقه احديا ايتها النفس المطئمنة ارجعي الى ربك راضية مرضية فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (فجره۲تا۳۰) "اوپرے قیامت کا وکر چلاآ رہا ب اذادكت الارض دكاً دكا (فدر: ٢١) "اس عظام ب كفومن سعم ادقيامت بی ہے اورای روز ارواح کو بدخطاب اوفلی فے جنتی ہوگا۔ چنانچے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب " تغير عزيزي من كفي بين وورال روزير مول يعني روز قيامت كداول وبلد بر مدرا ازيكال وبدال اضطراب وفزع لاحق كرودمطعيان وزيكان راتسلى بخشدوندا دررسدكر يسا ايتها السنفس العطاعمنة "اورامام سيوطي (ومنثورج ٢٥١م) من لكية بي أعن ابن عباس في قوله ارجعى الى ربك قال ترد الارواح يوم القيمة في الاجساد "يعن ابن عما المراحرات ہیں کہ ارواح کو جوارجعی الی ربک کا خطاب ہوگا وہ قیامت کے روز ہوگا کہ اینے اجساد میں داخل ہو کر محشر میں حاضر ہوجا نمیں۔

اوراى ش بروايت مح سين سعيد بن جبيس ثم يطير الارواح فتؤمران تدخل الاجساد فهو قوله ارجعي الى ربك راضية مرضية (درمنثور ع٦ ص٥٠٥) "يعنى سعيد بن جيرهى يى مطلب اس آية شريف كا كمت بي كد قيامت كروز اجسادیں ارواح کوداخل ہونے کا تھم ہوگا۔ چنانچہوہ اڑا ڈکراجسادیں داخل ہوجا کیں گے اور بیہ روايت يمى السيس عيد وعن ابس صالح في قوله ارجعي الى ربك قال هذا عند الموت رجوعها الى ربها خروجها من الدنيا فاذا كان يوم القيمة قيل لها فادخلي في عبادي وادخلي جنتي (درمنثور ج٦ ص٣٥١) "اليخالي صالخ فرات ہیں ارجعی اٹی ریک کا خطاب روح کوموت کے وقت ہوتا ہے اس کا دنیا سے تکانا رب کی طرف

رسالية الحق الصرة

مقصود كهقرأت

من أهل الكتاب الأليق

کے مفید مدعا ہے۔اس قراً م

قر أت بقول مولوي صاحب

وونسي مفترى كاافتراء ہے۔!

میں کہ بیہ دوقر اُنٹیں ایسے جا

دوسر ے ابن مسعود جن کی فع

جنتی کا تھم قیامت کےروزا

موت کے وقت اس تھم سے

وہ بھی اس کےمطابق ہےا

اورجتني آيتين معادجسماني

اولين وآخرين انبياءوغيرج

والآخرين لمجموعو

فے کل امة شهیداً :

جن سے ظاہر ہے کہاس بہشت سے نگلنے پر کوئی ہ

ملتے تو معلوم نہیں کہ کیاحث

كأنهم جرأد منتشر

برامحنده اورقيامت كےروا

الصيحة بالحق ذلك

جسمانی پرمد ہا حدیثیں م کہتے ہیں کدایک حدیث؟

ے۔اس سے عقلاء مجھ

باب میں لکھتے ہیں کہ''اگر

(ازالة الاومام

رجوع بوتا باورجب قيامت كاروز بوكا توادخلي في عبادي وادخلي جنتي كهاجات گاورای (درمنورج دص ۳۵) میس بے عن زید ابن اسلم یا ایتها النفس المطمئنه الاية قال بشرت بالجنة عند الموت وعند البعث ويوم الجمع "العنى زيدابن الملم يا ايتها النفس المطمئنة كالغيريس كهتي بي كدية وتخرى روح كوموت كووتت اور تیامت کے روز دی جائے گی کہ جب دخول جنت کا ونت آ جائے گا اس ونت داخل ہو جائے۔ اس كمثال الى مه كرن تعالى فرما تامية وامسا السذيسن سعدوا فسفسى الجنة (هـود:۸۰۸) "العنی جتنے سعیدلوگ بین جنت میں بین اس سے سیمقصور نہیں کہ ہرسعیداز لی نزول آیت کے وقت جنت میں علا گیا تھا۔جس سے حقیقی طور پرظر فیت صادق آئے بلکہ وہ سعدا کوبٹارت ہے کہ جب جنت میں داخل ہونے کا وقت آ جائے گاس وقت داخل ہوجا عیں کے اور تفیرنیشا بوری میں ہے کی عبداللدائن مسعود کی قرات ادخیلی فی جسد عبدی ہے۔ لینی قیامت کے روزنس مطمئنه کوم موگا کمیرے بندہ کے جسد میں داخل موجااورا مام سیوطی نے (درمنورج٢ص ٢٥١) يل الكوام كر عن ابن عباس فادخلي في عبدي "راحة تح جس كا مطلب وبى ب كه جمد مين داخل مون كاحكم موكارآب ني د كيوليا كقرآن شريف ك پوری آ بت جوابھی کمسی گئ اس کے سیاق سے ظاہر ہے کہ قیامت کے روز ادھی جنتی کا خطاب بوگا _مرمرزا قادیانی بوری آیت نہیں برجتے اور صرف ادعلی جنتی سے استدلال کرتے ہیں۔اس ک مثال احدید ایس ب کرایک فخص نے دعویٰ کیا کرنماز کے پاس جانے کا تھم نہیں اور استدلال مس بدآ يت بيش كروى كرش تعالى فرما تائ يساليها الديس آمنوالا تسقربو الصلوة (نساه: ٤٣) "كسى نے كہاوانتم سكارى بحى تواى كساتھ فدكور ہے -جس سے مطلب ظاہر ہے کہ نشہ کی حالت میں نماز مت پر حواس نے جواب دیا کہ بول تو سارا قرآن پڑا ہوا ہے مرآخرًا تقريب الصلوة بحي وكام اللي ب-الل ايمان غوركري كياس مكا استدلال كرنے والامسلمان سمجها جائے كايا يہ سمجها جائے كاكر آن براس كوا يمان بى نہيں _ كيونكم صراحة جوقید فذکور ہے اس کوائی بات بنانے کے لئے اس نے حذف کردیا۔

اب مرزا قادیانی کوجمی دیکھ نیجئے کہ یہی کام کررہے میں یانہیں حق تعالی پوری آیت میں قیامت کا ذکر فرما تا ہے اور مرزا قادیا نی اپنی بات بنانے کے لئے اس کوحذف کر کے ایک حصہ سے استدلال کرتے میں اور موت کے ساتھ اس کو خاص کرتے میں اب کیونکر کہا جائے کہ مرزا قادیانی کوقر آن پرایمان ہے۔ رسالہ الحق الصریح میں مرزا قادیانی کی تحریر جودرج ہے اس سے ظاہر ہے کہ "وان
من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته "میں ایک قر اُت شاذہ قبل موجم بھی ہے جوان
کے مفید مدعا ہے۔ اس قر اُت شاذہ پر استدلال کرے (ص۸۹) میں لکھتے ہیں کہ فرض کروکہ دہ
قر اُت بقول مولوی صاحب ایک ضعیف صدیث ہے۔ مگر آخر صدیث توہے بیتو ٹابت نہیں ہوا کہ
دہ کی مفتری کا افتر اء ہے۔ بلکہ وہ احتمال صحت رکھتی ہے۔

مقصود كقر أت شاذه بلكمديث ضعيف بحى اعتادك قابل باس بناء برجم بهى كبت میں کہ بید دو قرأتیں ایسے جلیل القدر محابیوں کی ایک ابن عباس جو تر جمان القرآن میں اور ودسر این مسعود بنن کی فضیلت محابد کے زور یک مسلم ہے۔ مواہ عادل اس بات پر بین کداد طل جنتی کا تھم تیا مت کے روز ارواح کواس واسطے ہوگا کہ وہ اپنے اپنے اجساد میں داخل ہو جا کیں۔ موت کے وقت اس تھم سے کوئی تعلق نہیں اور قر اُست متواترہ کی تغییر جوابن عباس وغیرہ نے کی ہے وہ بھی ای کےمطابق ہے اور سیاق آیت ہے بھی ظاہر ہے کہ قیامت کے روز ارواح کو بیکھم ہوگا اورجتنی آیتی معادجسمانی کے باب میں دارد میں سب کا مفادیہ ہے کہ حشرز مین پر ہوگا اور کل اولین و آخرین انبیاء وغیر ہم کامیدان حشریں موجودر بنامصر حب- ان الاولیہ ب والآخرين لمجموعون الى ميقات يوم معلوم (واقعه:٥٠٠٤٩) "" ويوم نبعث في كل امة شهيداً عليهم من انفسهم جننابك شهيداً على هؤلا (نحل:٨٩)" جن سے طاہر ہے کداس روز کوئی بہشت میں ندرہے گا استنے دلائل کے بعد بیکہنا کہ پہشتوں کے بہشت سے تکلنے پرکوئی مدیث نہیں۔مرزا قادیانی بی کا کام ہے اگر مرزا قادیانی کو استے والل لعة تومعلوم نيس كركيا حشر برياكرت حق تعالى صاف فرما تاب يخرجون من الاجداث برا كنده اورقيامت كروزكانام بعى حق تعالى في يوم الخروج ركها ب- "يوم يسمعون التصيحة بالحق ذلك يوم الخروج انا نحن نحيى ونميت (ق:٤٣،٤٢) "أورمعاد جسمانی برصد باحدیثیں موجود ہیں جن کا تھوڑا ساحال او پرمعلوم ہوا باد جوداس کے مرزا قادیانی کہتے ہیں کدایک حدیث بھی نہیں اور اس پر مرزا قادیانی یہ بھی فرماتے ہیں کہ جموث شرک کے برابر ہے۔اس سے عقلاء سجھ کے ہیں کہ بیول ان کا دھوکا دینے کی غرض ہے ہے یانہیں۔

ازللة الاوہام ص ٥٣٤، خزائن جسم ٣٨٩،٣٨٨) ميں عليه السلام كى وفات ك ابد ميں كھتے ہيں كه "اگر ہمارے ماس صرف تصوص قرآن كريم ہى ہونتى تو فقلا وہى كافى تقيير _

، فی عبادی وادخلی جنتی کہاجائے ابن اسلم يا ايتها النفس المطمئنه البعث ويوم الجمع "العنى زيدا بن اسلم میں کہ پینخوشخبری روح کوموت کے وقت اور ونت آ جائے گا اس ونت داخل ہو جائے۔ خيسن سعدوا فسفي الجنة ا بن -اس سے بیمقصودنہیں کہ ہرسعیداز بی قیق طور پرظرفیت صادق آئے بلکہ وہ سعدا أجائے گا اس ونت داخل ہوجا ئین کے اور خلی فی جسد عبدی ہے۔ یعنی اکے جمد میں داخل ہوجااور امام سیوطی نے ش فادخلی فی عبدی ''*پڑھتے تھ* وگا۔آپ نے دیکھ لیا کہ قرآن شریف کی ب كه قيامت كروز ادخلي جنتي كاخطاب ادهی جنتی ہے استدلال کرتے ہیں۔اس کے پاس جانے کا حکم نہیں اور استدلال لذين آمنوالا تقربو الصلوة ق كى ساتھ ندكور ب بىجى سے مطلب ب دیا کہ بول تو سارا قرآن بڑا ہواہے بل ایمان غور کریں کیااس شم کااستدلال ن پراس کوایمان ہی نہیں۔ کیونکہ صراحة نب كرديار

> رہے ہیں یانبیں حق تعالی پوری آیت فی کے لئے اس کو حذف کر کے ایک حصہ ف کرتے ہیں اب کو کر کہا جائے کہ

ہم میں ایمانی فراست نہیں آئے گ

حدیثوں کا ابطال ہواس کا نام ایما کا بھی حال معلوم ہوگیا کہ ایک آ

فرماتے ہیں کہنت ہی ہے کہ عدا

ر کھتے ہیں کہ جو پھھاللدورسول۔

بهايمان كاطريقة تومرزا قادماني-

ہے۔مثلاً نصاریٰ سے کہددے کہ مثلیث کو داخل کر دے۔ جینے م

عُهـ" ولكن سالتهم من م

اس كساتحة مانعبدهم اأ

اورمنافق تواس كيكن كوظاهر بمحن

باوجوداس *كانكا آمنا كهتا* من الغار (نساء:١٤٥)"

تفریح مرزا قادیانی نے کردی

نہیں نکلتے اس کے بعد اگر ہوج

تیامت کے روز قبرول سے ز

نے بیں تکلیں سے اور اگر کہاجا

ير موں كے تو يمي جواب موكا

قر آن دحدیث سے ثابت۔ جواب یکی ہوگا کہ پیرسی ہے۔

جتنی آی<u>ا</u>ت واحادیث اس با

کے ساتھ لگارہے گا۔ای۔

پوچهاجن کوسیادت کادمو کی تھ ہوں _ بعنی آنخضرت ملک ہے۔

مولوی صاحب نے احادیث

ابالل انصاف خودة

اب جس حالت میں بعض حدیثیں بھی ان نصوص کے مطابق ہوں تو پھر کویا وہ یقین نور علی نور ہے۔ جس سے عدا انحراف ایک قتم کی بے ایمانی میں داخل ہے۔''

بيه بات توانشا واللدتعالي آئنده معلوم موجائے كى كەنصوص قرآ نىياورا ھادىپ نبويياور اجماع امت عیسی علیہ السلام کی وفات کے باب میں ہمارے مغید ہیں یا مرزا قاویانی کے۔ گر یہاں صرف بیہ تلانا منظور ہے کہ معادجسمانی کے باب میں مرزا قادیانی صد ہا آیات واحادیث ہے جوعمداً انحراف کررہے ہیں انہیں کے اقرار کے مطابق وہ بے ایمانی کررہے ہیں یانہیں۔ دراصل وہ دھوکا دینا جائے ہیں کہ ادفلی جنتی سے جب مرتے ہی جنت میں داخل ہونا ثابت ہو جائے تو چرعدم خروج کے دلاکل بہت ہیں۔ مگریا ورہے کہ جب تک و قطعی طور پر بیٹا بت نہ کریں کہ مرتے ہی آ دمی جنت میں داخل ہوجاتا ہے پھراس کے بعد جب تک ان تمام نصوص قطعیہ کا جواب نددیں جس ہےمعاد جسمانی اور حشر کا زمین پر ہونا ٹابت ہے۔عدم خروج کی آیتیں ان کو مفیرنیس ہوسکتیں۔اصل مغالطہ کا مشاءیہ ہے کہ مرنے کے بعد بعضے روحانی طور پر جنت میں داخل ہوجاتے ہیں ای کوانہوں نے دخول حقیقی قرار دیا ہے جس کے بعد خروج ممکن نہیں۔ حالا نکہوہ وخول حشر اجمادوا حیائے عظام کے بعد ہوگا۔ جیسا کر نصوص قطعیہ سے ثابت ہاور دخول روحانی وہ مانع خروج نہیں۔ چنانچہ آنخضرت اللہ فی نے ہار ہاروحانی طور پر جنت کی سیر کی ہےجس کا حال انشاءاالله تعالى آئده معلوم موكار اكرمرزا قادياني بيفرق كردية كر شهداء وغيرجم كارواح جنت میں اخل ہوتے ہیں گر قیامت کے روز وہ اجباد میں داخل اور نے سرے سے زندہ ہو کر قروں سے تکیں مے۔اس کے بعد جب داخل جنت ہوں مے تو پھر بھی نہ کلیں مے) تو کوئی جھڑا بحی ند تھا۔ تمام آیات واحادیث حشر جسمانی کےمسلم رہتے اور پورےقرآن پرایمان بھی موجاتا گرعیسیٰ علیدالسلام کے زمین برآنے کے خوف سے انہوں نے اس کو کواراند کیا اوراس کی کچھ بروانہ کی کہ صد ہا آیات وا حادیث کا انکار لازم آجا تا ہے اور استدلال ش بھی جال نکالی کہ ایک احمالی بہلو جونصوص قطعیہ کے خالف ہے۔ پیش کر کے نہایت و عثالی سے کہدویا کر قرآن ے ثابت ہے کہ بہتی مرتے ہی بہشت میں داخل ہوجا تا ہے اور پھر نہیں لکا۔

مرزا قادیانی (ازلة الاونام می، ۲۳۳، مزائن جسم ۳۸۸) میں کیسے ہیں "یادر کھنا چاہئے کہ روحانی علوم اور روحانی معارف مرف بذرید الہامات ومکاشفات ہی ملتے ہیں اور جب تک ہم وہ درجہ روشنی کا نہ پالیس تب تک ہماری انسانیت کی حقیقی معرفت یا حقیقی کمال سے بہرہ یا بنیں ہوسکتی صرف کوے کی طرح یا بھیڈی کے مانٹرا کیٹ نجاست کوہم حلوا بجھتے رہیں گے اور ہم میں ایمانی فراست نہیں آئے گی مرف لومڑی کی طرح داؤ چھی بہت یا دہوں گے۔'' ایس میں ایمانی فراست نہیں آئے گی مرف لومڑی کی طرح داؤ چھی بہت یا دہوں گے۔''

اب الل انصاف خود بى مجد كے بيل كه جس فراست عدر آن كى صد ما آ يول اور مديۋر كا ابطال مواس كا نام ايماني فراست موكا يحسب اقرار مرزا قادياني بايماني اور داؤيج كالجمى حال معلوم موكيا كدايك آيت كااجمالي بهلو پيش كر كے صد بانصوص قطعيه كوردكرديا اور پر فرماتے میں کرحت میں ہے کہ عدالت کے ون پرجم ایمان تولاتے میں لیکن اور اس بات پر یقین ر کھتے ہیں کہ جو کچھاللدورسول نے فرمایا ہے وہ سب کچھ ہوگا۔لیکن سجان اللہ کیا ایمان ویقین ہے يدايمان كالحريقة تومرزا قاديانى في ايسانكالاكمة دى تمام دنياك فداجب واديان كي تصديق كرسكا ب_مثلاً نصاري سے كهدو ب كه بهم تليث كومان تو بين ليكن اوراس ليكن كے تحت ميل منافيات مثلیث کو داخل کر دے۔ جتنے مشرکین تھے خدائے تعالی کی خالقیت والوہیت کو نقینی طور مانتے عَصِّ ولَـ قَـن سالتهم من خلق السموات والارض ليقولن الله (زخرف:٩) "مُر اس كماتم "مانعبدهم الاليقربونا الى الله زلفى (زمر:٣) "كا(ليكن) كاربتاتما اور منافق تو اس لیکن کو ظاہر مجی نہیں کرتے تھے۔ صرف اس کی کیفیت ان کے دل میں رہتی تھی۔ باوجوداس كان كا آمنا كبناب كاركرويا كيااورآخر أن المنافقين في الدرك الاسنفل من الغاد (نساه: ١٤٥) " كمستى مم رساب الكين كمطلب يرجى غوركر ليج جب يد تعری مرزا قادیانی نے کردی کہ بہتی مرتے ہی بہشت میں داخل ہوجاتے ہیں اور پھراس سے نہیں تکلتے اس کے بعدا کر یو جماجائے کر آن بی اوبیہ کے سب روس اجساد میں واغل ہوکر قیامت کے روز قبرول سے زیمن پر تکلیل کے تو بھی جواب ہوگا کداس پر ایمان تو ہے لیکن بہشت ے نیس کلیں کے اور اگر کہا جائے کر آن سے ثابت ہے کہ اولین وآخرین اس روزسب زمین یر ہوں مے تو یمی جواب ہوگا کہ اس کا یقین تو ہے لیکن بہشت سے کوئی ند لکے گا اور اگر کہا جائے کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حشر میں برخض بریثان رہے گااور انبیاء تک نفسی تمہیں سے تو جواب يكي موكا كرييني بيان جنت كييش وعشرت سےكوكى نكالانبيں جائے كافرض كه جتنی آیات واحادیث اس باب میں دارد بیں سب کی فورا تصدیق کی جائے گی ۔ مرلفظ لیکن اس كماتهداكار بكا-اى كمناسب يدحايت بكى مولوى صاحب في ايك صاحب ي يوچهاجن كوسيادت كادعوى تفاكرة بكون سيسيد بين حنى ياشيني انهول في كمايل سيدابرا بين مول يعنى آخضرت والله يحفاص فرزندابراجيم عليه وعلى ابيدالسلوة والسلام كى اولاديس مول _ مولوی صاحب نے احادیث اور انساب اور تواریخ کی کتابیں چیش کیس کر حفرت ابراہیم کا انقال

ما کے مطابق ہول تو پھر گویادہ یقین نورعلیٰ نور ہے۔ افل ہے۔" مهوجائك كاكنصوص قرآنياورا حاديث نبويداور ب میں ہارے مفید ہیں یا مرزا قادیانی کے گر کے باب میں مرزا قادیانی صدبا آیات واحادیث رکے مطابق وہ ہے ایمانی کررہے ہیں یانہیں۔ ع جب مرتے ہی جنت میں داخل ہونا ثابت ہو ورہے کہ جب تک وہ تطعی طور پریہ ثابت ندکریں مراس کے بعد جب تک ان تمام نصوص قطعیہ کا ن پر ہونا ثابت ہے۔عدم خروج کی آیتیں ان کو رنے کے بعد بعضے روحانی طور پر جنت میں واخل یا ہے جس کے بعد خروج ممکن نہیں۔ حالا کلہ وہ ا كەنسوم قطعيە سے تابت ہے اور دخول روحانی اروحانی طور پر جنت کی سیر کی ہے جس کا حال ایفرق کردینے کہ (شہداء دغیر ہم کے ارواح اجمادیں داخل اور نے سرے سے زندہ ہوکر عاول کے قوم مرجمی ناتکلیں کے) تو کوئی جھڑا المسلم رہے اور پورے قرآن پر ایمان بھی ف سے انہوں نے اس کو گواران کیا اوراس کی أم جاتا ہے اور استدلال میں بھی حیال تکالی کہ

> بزائن جسم ۳۸۸) میں لکھتے ہیں" یادر کھنا پیدالہامات ومکاشفات ہی ملتے ہیں اور جب نبت کی حقیق معرفت یا حقیق کمال سے بہرہ انداکی نجاست کوہم حلوا بچھتے رہیں گے اور

> م كرك نهايت و عنائى سے كهدويا كرقر آن

وجاتا ہے اور پھر نہیں لکا __

حالت طفولیت میں ہوگیا ہے۔ سید صاحب نے بیس کر فر مایا وہ سب صحیح ہے۔ لیکن بندہ تو سید ابرا ہیں ہے۔ اب برخض غور کرسکتا ہے کہ باوجوداس لاکن کے بیہ کہنا کہ خدااور رسول نے قیامت کے باب میں جو پچھ فر مایاوہ سب کچھ ہوگا اور اس پر ہمارایقین اور ایمان ہے کہ کیادھو کے کی ٹی ٹیس ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا واؤ بیج ہو سکتے ہیں جن کو تھوڑی ہی بھی فراست ہواس کو بخو بی معلوم ہو سکتے ہیں۔

ان مقامات میں جو جو آیات واحادیث وارد ہیں مرزا قادیانی کو ایک قدم بر مضے نہیں دیتیں اور یہ وہی نقشہ ہے جو انہوں نے (ازالة الاوہام ٢٩٣٨، خزائن ج٣٥ م ٣٣٨) میں علیہ السلام کے وفات کے باب میں تھینچا ہے کہ 'نہمار بے خالفین کوان تمام شواہر میں کوئی مدونیس ویتا۔ قرآن کریم کے سامنے جاتے ہیں تو قرآن کریم کہتا ہے کہ چل دور ہو میر بے خزانہ حکمت میں تیر بے دنیال کے لئے کوئی موید بات نہیں۔ چروہ ہاں سے محروم ہوکر صدیثوں کی طرف آتے ہیں تو مدیشیں کہتی ہیں در کھے اور مؤمن بعض اور کافر بعض نہ ہوتا حدیثیں کہتی ہیں در کھے معلوم ہوکہ میں قرآن کے خالف نہیں۔''

بیب بیس آیات واحادیث ان کورد کرتے ہیں یا ان کے تافین کو گئیسی علیہ السلام کی وفات کے میاب بیس آیات واحادیث ان کورد کرتے ہیں یا ان کے تافین کو گر یہاں تو ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی قرآن کی جس آیت کے سامنے جاتے ہیں وہ صاف کہتی ہے کہ چل وور ہوتیر سے خیالی اور اخترا گی باتوں سے بیس بری اور بیزار ہوں۔ پھر وہاں سے محروم ہوکر حدیثوں کی طرف خیالی اور اخترا گی باتوں سے بیس بری اور بیزار ہوں۔ پھر وہاں سے محروم ہوکر حدیثوں کی طرف آتے ہیں تو ان کا تو ایک لئیکر کیر شمشیر بکف ہے کہ جتنی ہا تیں تیری معارض قرآن ہیں سب واجب القتل ہیں۔ گرمزا قادیانی عیسویت پر عاشق دل دادہ ہیں۔ وہ کب کی کی مانتے ہیں۔ ان کا عشق اس سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام کا قیامت کے روز بھی زبین پر اتر نا نا گوار ہے۔ اگر نصوص قطعیہ کے مطابق زبین پر حشر ہوا ورعینی علیہ السلام بھی وہاں موجود ہوں تو بیتی خراص ہو دبلوگ کوئی دوبل وغیرہ کی ضرورت ہوگا۔ جس سے مزاحمت کا اندیشہ ہو۔ پھر جب مرزا قادیانی کا اس میں خرورت تھی ۔ اگر چہ انہوں نے بیسوچا ہے کہ بطور ترتی بیکھا جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اس عالم ضرورت تھی۔ اگر چہ انہوں نے بیسوچا ہے کہ بطور ترتی بیکھا جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اس عالم میں تو کیا قیامت کے روز بھی زبین پر نہیں اتر کتے ۔ گر یہ بات ضرورت سے زیادہ ہے اور اس قسم کی صد بہا تیں ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے کہ بصد اتی حدیث کا ایک شعبہ ہے اور اس قسم کی صد بہا تیں ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے کہ بصد اتی صدیث کا ایک شعبہ ہے اور اس قسم کی صد بہا تیں ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے کہ بصد اتی صدیث

شریف حبك الماشی یعمی ویصم به به خده دیث شریف کی - جب ان کوایم مقصود کے مزاحم ادر مانع ہوں تو ان کو کو شمن سجھتے ہیں ۔ چہ جائیکہ موانع اور دہ ان کو کو تا کا من کو کہ ان کو کہ ان کا کہ کا من معلوم ہوا۔ اب غور کیا جا ۔ واحاد یث جو مزاحت کر رہی ہیں کس فی اس مقصود کی طرف بر صفح جا رہے ہیں ۔ مقصود کی طرف بر صفح جا رہے ہیں ۔ نظر نہیں آتا جودا کیں با کمیں طرف ، وکالہ ہے ۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے ان نقصان ہے ۔

اس مشاہدہ سے ثابت.

گونوک آسان تک پیچی ہے ان کے

وقوع ہوگیا اور غزنوی صاحب نے

دیکوئی تعجب کی بات نہیں خواب کہ

الاوہام ص ا۲ ہزائن جسم ۲۰۲۰ کی

ہووے اس کی تعبیر کرنے میں خلط

بذر بعددی ہوتو دوسرے خواب ا توجہ ہے کہ جوتعبیر ہم نے بیان کا نوک آسان تک پیچی ہے۔ جس اوراخبار پرای تکوارے حملہ ہوگا تو یہ بیرتابت ہوئی تو مرزا قادیا

حادیث دارد ہیں مرزا قادیانی کوایک قدم بزینے نہیں الله الادہام ۲۲۳، نزائن جسم ۳۳۸) میں عیسیٰ علیہ ہمارے فالفین کوان تمام شواہد میں کوئی مدد نہیں دیتا۔ اگریم کہتا ہے کہ چل دور ہومیرے فزانہ حکمت میں روہاں سے محروم ہوکر حدیثوں کی طرف آتے ہیں تو سے ہمیں دیکھ ادرمؤمن بعض ادر کا فربعض نہ ہوتا

المتعالی ہوجائے گا کوئیسی علیہ السلام کی وفات کے بیان کے خالفین کو ۔ گریہاں تو ٹابت ہوگیا کہ بیات ہوگیا کہ بیت ہو گیا کہ بیل دور ہوتیر بیل کوئی ہوگر حدیثوں کی طرف ہوگر حدیثوں کی طرف ہوگر حدیثوں کی طرف ہوگر حدیثوں ہیں سب شی دل دادہ ہیں۔ وہ کب کمی کی مانتے ہیں۔ ان محت کے روز بھی زمین پراتر نا نا گوار ہے۔ اگر بیالسلام بھی وہاں موجود ہوں تو بیتو نہ ہوگا کہ قبل کا اندیشہ ہو۔ پھر جب مرزا قادیانی کا اس میں کا اندیشہ ہو۔ پھر جب مرزا قادیانی کا اس میں کا اندیشہ ہو۔ پھر جب مزا قادیانی کا اس میں کا اور اس میں کا کہ عسی علیہ السلام اس عالم کی کیا گئی ہے کہ ایس میں حقالفت کی جائے۔ دراصل یہ بھی ای عشق کے دراصل یہ بھی ای عشق سے خالفت کی جائے۔ دراصل یہ بھی ای عشق ن سے صاف خلام ہے کہ بمصدات حدیث

شریف حبك الماشی یعمی و یصم عیسویت کے شوق میں ان کونقر آن کریم کی مخالفت کی پروا

ہند مدیث شریف کی۔ جب ان کواس درجہ کاعش ہوں کے۔عشاق تو ناصح خیرخواہ کو بھی

مقصود کے مزاحم اور مانع ہوں تو ان کو کس نظر سے دیکھتے ہوں کے۔عشاق تو ناصح خیرخواہ کو بھی
درخواہ کو بھی ہوں تو ان کو کس نظر سے دیکھتے ہوں کے۔عشاق تو ناصح خیرخواہ کو بھی
درخواہ کو بھی ہوں نے اور ہوم امور جومقصود کی طرف جانے سے دوک دیں ان کا بس چلیس
تو رو کئے والوں کو بلاتا کی تی کر ڈالیس۔جیسا محمد ابن تو مرت نے کیا تھا۔جس کا حال اس
کاب میں معلوم ہوا۔ اب غور کیا جائے کہ مرزا قادیانی کی اس عاشقانہ رفتار میں جگہ جگہ آیات
واحادیث جومزاحت کر رہی ہیں کس قدران کے دل آزاراورنا کو ارخاطر ہوں گی۔ جب بی تو وہ
ب باکا نہ جلے پر حملے کئے جاتے ہیں۔ نہ کی آیت کو وہ چھوڑتے ہیں نہ حدیث کو۔ اٹا ولاغیری کی
نشا میں سرشار ہیں اور ہرمعر کہ میں زبان آوری کے جو ہردکھاتے اوردشمنوں کو تہ تی کہ کہ اور اور اور کا کوئی دخمن سوا آیات واحادیث کے
نظام نہیں آتا جو داکیں باکی طرف سے ان پر حملہ آور ہواگر اہل اسلام مخالفت کر دہ ہیں تو وہ
فلائیہ ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے سے بن جانے سے نہ ان کے کسی منصب پر اثر پر ٹا ہے نہ کوئی
نقصان ہے۔

سی سب بہت اس مشاہرہ سے نابت ہے کہ مرزا قادیانی نے جوخواب دیکھا تھا کہ ایک لمبی تلوارجس کی نوک آسان تک پنچی ہے ان کے ہاتھ میں ہے اور دائیں ہائیں چلارہے ہیں اور ہزار دغن اس سے مارے جارہے ہیں۔ اس کی تعبیر یک ہے کہ ہزار آیات واحادیث کا خون کریں ہے جس کا وقوع ہوگیا اور غزنوی صاحب نے جو حسن ظن سے تعبیر دی تھی اس کو مشاہرہ غلط ثابت کر رہا ہے اور یہ کوئی تعبیر کی تعبیر عمل اکر غلطی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی (ازالة یہ کوئی تعبیر غیل اس کو مشاہرہ خواب کی قدیر عمل اکر غلطی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی (ازالة ہو دی اس کی تعبیر کرنے علی غلطی ہی ہو کئی ہو دی یا کشف خواب کے ذرایعہ سے کسی نی کو ہودے اس کی تعبیر کرنے علی غلطی ہی ہو کئی ہو۔ "

اورسید من ایر سام می و قامیانی ایسے قابل وگو آخواب میں غلطی ہوجو نی نے دیکھا ہواور جب بقول مرزا قادیانی ایسے قابل وگو آخواب میں غلطی ہوجو نی نے دیکھا ہواور بذر بعیدوی ہوتو دوسر نے خواب اوروں کے اوران کی تعبیر کس حساب وشار میں۔ یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ جوتعبیر ہم نے بیان کی ہے اس پر ایک بہت بڑا قرینہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی تلوار کی نوک آسان تک پیچی ہے۔ جس سے اشارہ ہے کہ آسانی کتاب اور آسانی نبوت کے مکاشفات اوراخبار پرای تلوار سے حملہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب جب اس رؤیا کی تعبیر بحسب مشاہدہ اور قرینہ قویہ یہ ثابت ہوئی تو مرزا قادیانی کا بی تول جو (ازلة الاوہ م م ۱۵۷ ، خزائن جسم ۲۵۵ میں کھا ہے کہ'' حدیثوں میں یہ ہات وضاحت سے کھی گئی ہے کہ سے موعوداس وقت دنیا میں آئے گا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا۔ جبل شیوع پاجائے گا یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک صدیث میں بیاشارہ ہے۔''لوکان الایمان معلقاً بالٹریا لذاله رجل من فارس'' بیدی زمانہ ہوا۔''

ان سے بادشاہ وقت کے پاس سفارش ک

مين لكما تعاكم من آخضرت الفيلي كي خدم

ہیں حاضر ہوا کرتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت

ہوں_اگر <u>جمعے</u> بیخوف نہ ہوتا کہ میں باد^ی رک جاؤںگا تو قلعہ میں جاتا اور تمہار ک

بطیب خاطراس واقعہ کوفل کیاہے۔ال کیا کرتے ہیں۔تا کہ مرزا قادیانی کوان

۔ فدکورہ بالا کوامام سیوطیؓ نے تقل کیا ہے و

باورخودمرزا قادياني (مرورت الامام

امام مات ميتة جاهلية "كوائي

کے دل کوایام الوقت کا طالب بنانے جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بد کا

موا كەجرانگەت كاطالب امام صادق

اس شقاوت میں گرفتار ہوگا۔جس۔

ہوگا۔اب دیکھئے کہ سندموصوف کو ب

كرنے والا فاسق بلكه كافر ہوجاتا۔

ے نتی غیر معروف با تنیں بنانے وا۔

خاص مرزا قادياني كاامام زمال موز

کرے جو سلمانوں نے اوران۔

بحسب اقرارمرزا قادياني مراحة

اليينى باتنس بنانا حيموژ دين اورمس

ہا تیں بنانے والا دجال وکذاب صراحت سے وارد ہوں مکر مرزا

من مات بغيرامام كام

يهال بدامر بمى قابل

اس کے بعدامام الوقت ا

یعنی اس وقت علم قرآن کوخود نے ثریا سے لایا ہے (رؤیائے فدکورہ) کے خلاف اس لئے کہ تواری نوک آسان اور ثریا تک وینچنے کا مطلب تو یکی ہے کہ اگر قرآن ٹریا پر بھی جائے تواس تلوارے اس کا کام وہیں تمام کردیا جائے۔ کیونکہ تلواری نوک سے تلوار ہی کا کام لیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کی کارروائیاں اور نی کریم الله کا ارشاد ہر دو پیش نظر میں اہل ایمان موری تو تیاں سے سے تیجہ نکال سکتے ہیں کہوہ کیے خض ہیں کیا اب بھی مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے معاملہ میں کوئی شک کا موقع اور عذر باتی ہے۔ اب حدیث کود کھے کہ امام سیوطی کے اس کوروایت کی ہے جن کی جلالت شان یہ ہے کہ مرزا قادیانی خود (ازلمة الادہام میں اہا، نزائن جسم میں ایک ایک محمل کے ہیں جن میں سے مصرف جلال الدین سیوطی کا مخطی ان کے جی جی میں اور فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ورق جلال الدین سیوطی کا مخطی ان کے محمل کے باس پایا۔ جوکی محفی کے نام خطر تھا۔ جس نے سیوطی کا مخطی ان کے محمل کے باس پایا۔ جوکی محفی کے نام خطر تھا۔ جس نے سیوطی کا مخطی اس کے عام خطر تھا۔ جس نے

م كري موجوداس وقت دنياش آسة كاكر م كاجائ كايدوى زمانه ب جس كى طرف طقاً بالثريا لناله رجل من فارس"

الیا ہے (رویائے فرکورہ) کے خلاف اس بکا ہے کدا گرقر آن ٹریا پر بھی جائے تو اس الوک سے تواری کا کام لیاجا تا ہے۔ ان وحدیث کو وہ تریخ کر رہے ہیں اور یہ الی قائل اختبار نہیں اور اس پر قر آن کے درتے ہیں وہ ضرورا لیے ہوں کے کہند کی لیے معارف سنے والے بھی ایے بی ہونا لیے معارف سنے والے بھی ایے بی ہونا کے والوں کو نبست صاف فر مادیا ہے کہ الم والوں کو نبست صاف فر مادیا ہے کہ الم اللہ عُلا قال سیکون الدسول اللہ عُلا قال سیکون میں بیش کر کے اس میں بہت سے سے اللہ علی کہندانہوں نے سیٰ میں بیش کر کریئے کہندانہوں نے سیٰں میں بیش کر کریئے کہندانہوں نے سیٰں میں بیش کر کریئے کہندانہوں نے سیٰں

رشاد ہر دو پیش نظریش اہل ایمان معض ہیں کیا اب بھی مسلمانوں کو اب حدیث کود کھئے کہ امام سیوطی یانی خود (ازالمۃ الاوہام صاھا، خزائن میں کے نام لئے ہیں جن میں سے میں نے ایک ورق جلال الدین کی خف کے نام خط تھا۔ جس نے

ان سے باوشاہ وقت کے پاس سفارش کی درخواست کی تھی۔ سوامام صاحب نے اس کے جواب میں کھاتھا کہ میں آنخفر سفالے کی خدمت میں تعجے احاد یہ کے لئے جن کو محد شین ضعیف کہتے ہیں حاضر ہوا کرتا ہوں۔ چنا نچہ اس وقت تک محمر دفعہ حالت بیداری میں حاضر خدمت ہو چکا ہوں۔ اگر جھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں بادشاہ وقت کے پاس جانے کے سبب سے اس صفوری سے مول ۔ اگر جھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں بادشاہ وقت کے پاس جائے کے سبب سے اس صفوری سے مرک جاکس گا تو قلعہ میں جاتا اور تمہاری سفارش کرتا۔ "چونکہ مرزا قادیانی نے بلا جرح واعر اس بطیب خاطر اس واقعہ کوفن کیا ہے۔ اس لئے ہم حتی الوسے امام سیوطی کی کتابوں سے احاد یہ فقل کیا کرتے ہیں۔ تا کہ مرزا قادیانی کوان کے مان لینے میں تا کس نہ ہوا ورجس کتاب سے حدیث نہ کوارہ بالا کوامام سیوطی نے نقل کیا ہے وہ امام احمدی مسند ہے۔ جنگی شاگر دی پر اکا ہر محد شین کونا ذ ہمارہ ورخود مرزا قادیانی (مزود دس اللام می انجزائن جسام اس میں مدہ ہے" مسن مسات بغید سے اس میات میں تہ جس سے کوئی بدی اور برختی با ہرئیں ۔ سوب ہوجب اس نبوی وصیت کے مروری جامع شقادت ہے جس سے کوئی بدی اور برختی با ہرئیں ۔ سوب ہوجب اس نبوی وصیت کے مروری جوام ہوا کہ ہرایک حق کا طالب بنانے کے لئے کائی ہوسکتی ہے۔ کونکہ جا ہیں ہو میت کے مروری کا طالب امام صادت کی طاش میں گار ہے۔"

اس کے بعد امام الوقت ہونے کی تقریر کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ جوابیے کو امام نہ مانے وہ اس شقاوت میں گرفتار ہوگا۔ جس سے کوئی بدی اور بدینتی باہر نہیں نفس نہ کفر ، یعنی فاسق و کافر ہوگا۔ اب دیکھئے کہ مسند موصوف کو بقول مرزا قادیانی کس درجہ قوت ہے کہ اس کی صدیث پڑھل نہ کرنے والا فاسق بلکہ کافر ہوجا تا ہے۔ پھراک کتاب کی وہ صدیث واجب العمل کیوں نہ ہوجس سے نئی غیر معروف یا تیس بنانے والے وجال و کذاب ثابت ہوتے ہیں۔

من مات بغیرامام کی حدیث بی چونکہ مرزا قادیانی کا نام نہیں ہے اس لئے اس سے خاص مرزا قادیانی کا نام نہیں ہے اس لئے اس سے خاص مرزا قادیانی کا امام زمان ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔ بخلاف اس کے جوشس الی نئی ہا تیں بیان کرے جوسلمانوں نے اوران کے آ ہا واجداد نے نہیں ئی اس کو د جال و کذاب و فقتہ پر دار جھنا بحسب اقرار مرزا قادیانی صراحة اس حدیث سے لازم اور واجب ہے۔ خدا کرے مرزا قادیانی بحسب اقرار مرزا قادیانی صراحة اس حدیث سے لازم اور واجب ہے۔ خدا کرے مرزا قادیانی الی نئی ہا تیں بنانا چھوڑ دیں اور مسلمانوں کے معتمد علیہ بن جائیں۔

میں بیات بات ہوئے ہے۔ اور میں است میں است کے اور میں است کے اور ہاند کہدری ہے کہ تی کہاں بیام بھی قابل توجہ ہے کہ حدیث شریف تو صراحة با آ واز بلند کہدری ہے کہ تی باتیں بنانے والا دجال و کذاب ہے اور مرزا قادیانی کی تقریر سے ستفاد ہے کہ نصوص کیے ہی صراحت سے وارد ہوں مگر مرزا قادیانی کے قول کے مقابلے میں وہ سب ترک کروی جا کیں۔

استدلال میں بیآ یت پیش کما

اس ہے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ،

دوسری آیات بھی ناطق ہیں

قبومسي يعلمون بماغفر

شخص واقعه ہے جو کوحل تعالی

"الي قبوله تعالى قيل

ہے کہ میسی علیہ السلام نے ا

تو حید کی وعوت کریں ۔انہوا

وہ بھی آئے اوراس قوم کو تھے

اس بزرگ کا حال بیان فرما

غىفىرلى ربى وجعلنو

نے کہا کاش میری قوم ج

مرزا قاديانى استدلال كر-

و مرف ای قدر ہے کہاں

بوجااً كر في الحقيقت ان <u>-</u>

ارشاد ہوتا۔ لیتن ہم نے ا معاوضہ میں اپنے کمال فط

مِن كەكلام مقتضائے حال

مطابقة لمقتض بوتے تو مقتفائے مال

تو اس ہے صاف ظاہر

حالانکہ کلام اللی میں ہے کافی ہےتو ہمیں کہیں۔

دوسراو**ت** معین بر - بع

اوراس آية شريف

مر داخل ہوجائے۔

چنانچد (ازانة الاولام ٢٠٠٥ من ٢٠١٠ من ٣٠ من ٢٠ من فرماتے ہیں که 'صرف الہام کے ذراید ایک مسلمان اس کے معنی آپ پر کھول ہے کہ ابن مریم سے اس جگد در حقیقت ابن مریم مراد نہیں ہے ۔ تب بھی بمقابل اس کے آپ لوگوں کو بیادعویٰ نہیں پہنچنا کہ ابن مریم سے مراد حقیقت ابن مریم ہی ہے۔ کیونکدمکا شافات میں استعارات غالب ہیں اور حقیقت سے پھیرنے کے لئے الہام اللی قرید تو یہ کا کام دے سکتا ہے اور آپ حسن طن کے مامور ہیں۔'

د کی لیج ابتدائے اسلام سے آج تک کی نے کہا نہ سنا کیسٹی علیہ السلام مرکرزمین میں دفن ہوگئے اور ان کا ہم نام یا مثیل پیدا ہوکر پاور یوں کا جواب دے گا اور پادری لوگ ہی دجال ہیں۔ اس طرح قیامت کا جنت میں ہونا وغیرہ امور جومرزا قادیانی سنارہ ہیں ایسے ہیں کہ کہ کہ مسلمان نے نہیں سنے اور آیات واحادیث میں کھلے الفاظوں میں موجود ہے کہ قیامت زمین پر آئیں گے۔ ایسے موقع میں زمین پر آئیں گے۔ ایسے موقع میں مرزا قادیانی پر حسن طن کیا جائے یا نجا تھا ہے کہ می کی تعمل کی جائے کہ جو محض نئی ہا تیں بنائے وہ دجال و کہ اس کو خود مان لے گا۔ جمارے کہنے کی بہال کوئی ضرورت نہیں۔ ہو محض اپنے معتقد علیہ کی بات کوخود مان لے گا۔ و ما علینا الا البلاغ!

اگرمرزا قادیانی کے مخترعات پرحسن طن ضرور ہے تو ابومنصور کے کشف ندکور کے الہامات کیوں قابل حسن طن ندہوں۔ آخراس کا بھی دعوکی الہام ہی سے تھا کہ حد مت علیکم المسینة والدم ولحے المنظنزیو کے مغنی نیمیں جو ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتے ہیں۔ بلکدوہ بزرگوں کے نام تھے۔ جن کی حرمت و تعظیم کی ضرورت تھی۔ اس وجہ سے مرداراورخون اور گوشت خزیر وغیرہ کی حرمت فابت نہیں۔ علیٰ ھذا القیساس جتنے مرعیان الہام گذر سے ہیں سب کا یہی دعولی تھا کہ ہمار سے الہام الجی قرید قوید کا کام دے سکتا ہے اور آپ حسن طن کے کمام خداورسول کو پھیرنے کے لئے الہام اللی قرید قوید کا کام دے سکتا ہے اور آپ حسن طن کے مامور ہیں۔ انہی وجوہا سے ہزاروں ان کے بھی پیروہو گئے تھے مگر در حقیقت وہ جموٹے تھے۔ مامور ہیں۔ انہی وجوہا ت سے ہزاروں ان کے بھی پیروہو گئے تھے مگر در حقیقت وہ جموٹے تھے۔ کہن کے لذاب و د جال ہونے کے قائل غالبًامرزا قادیانی بھی ہوں گے۔ اب ان صد ہا تجر بوں کے بعد بھی اگر مرزا قادیانی کے الہام وں پر حسن طن کیا جائے تو یہ مقولہ صادق آجائے گا مسسن جد بھی اگر مرزا قادیانی کے البام وں پر حسن طن کیا جائے تو یہ مقولہ صادق آجائے گا مسسن حیات به الغدامة مگر یہ ندامت قیامت کے دوز خدااور رسول کے دوبرو کے مفید نہوگی۔

غرض کد مرزا قادیانی نے جو کہاتھا کہ آ دی مرتے ہی جنت میں چلا جاتا ہے اور

استدلال میں یہ آ یہ پیش کی تعی ادخلی جنتی سواس کا حال معلوم ہو گیا کہ اس آ یہ کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ سیات آ یہ سے ظاہر ہے کہ قیامت کے روز بیدار شاوہوگا جس پر دوسری آیات بھی ناطق بیں اور اگر موت کے وقت کہا بھی جاتا ہوتو بطور بشارت ہے کہ وقت پرداخل ہوجائے۔

اوراس آييشريفد على استدلال كرت بين فيل ادخل الجنة قال ياليت قومى يعلمون بما غفرلي ربي وجعلني من المكرمين (يسين:٢٧،٢٦) "يراك تخص واقعه بح جوكوت تعالى نے 'وجاء من اقصىٰ المدينه رجل يسعىٰ (يسين:٢٠)'' "الى قوله تعالى قيل ادخل الجنة (يسين:٢٦)" ين وكرفر ما يا به ما حصل اس كايد ہے کوئیسی علیہ السلام نے اہل انطا کیہ کی طرف اپنے حوارین سے تین مخصوں کو بھیجا تھا کہ ان کو تو حید کی دعوت کریں۔انہوں نے ان سب کو ہار ڈالا اس اٹناء میں ایک بزرگ جن کا نام صبیب تھا وہ مجی آئے اوراس قوم کونسیحت کر کے اپناایمان ظاہر کیاانہوں نے ان کو مجی شہید کرؤالا جس تعالی اس بزرك كا عال بيان فرما تا ب- "قيل ادخل البجنة قال ياليت قومي يعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین "پین اس فض ے کہا گیا کہ جنت میں واطل ہواس نے کہا کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور عزت وی۔اس واقعہ بر مرزا قادیانی استدلال کرتے ہیں کہ مرتے ہی جنتی جنت میں داخل ہوجا تا ہے۔ حالانکہ اس میں صرف ای قدر ہے کہ اس مخص سے کہا گیا تھا کہ جنت میں داخل ہوجا بیتو نہیں کہا گیا۔ انجمی داخل بوجاا كرفى الحقيقت ان كروافل بوجان كاحال بيان كرنامقصود بوتا تواد خلساه في الجنة ارشاد ہوتا۔ یعنی ہم نے اس کو جنت میں داخل کردیا۔ کیونکد یہاں اس بزرگ کی جان بازی کے معادضہ میں اینے کمال نفل کا حال بیان کرنامقصود ہے۔ فن بلاغت میں بلاغت کے معنی بید کھیتے بين كم كلام مقتعناً عن حال كم طابق مو كما قال في التلخيص البلاغة في الكلام مطابقة لمقتضى الحال مع فصاحة "ابد كيمة كداكروه يزرك وافل جنت بوكة موتة ومقتفائ مال لفظاد خلناه تعان قيل ادخل الجنة اورجب قيل ادخل ارشادب تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ صرف بشارت مقصورتنی ورنہ کلام مطابق مقتضائے حال نہ ہوگا۔ مالانکہ کلام الی میں یہ بات محال ہے۔ اگر کہا جائے کہ ت تعالی کافر مانا بھی دخول جنت کے لئے كانى بت بمس كيس كي لفظ قيل ادخل حدوا حمال پيدا بوت بين ايك فورادا فل بوجانا ووسراوفت معین برلیعنی قیامت کے روز داخل ہونے کی بشارت اس صورت میں وہ احمال لیماجو

ماتے ہیں کہ''صرف الہام کے ذریعہ ایک اس جگہ در حقیقت ابن مریم مرادنہیں ہے پنچا کہ ابن مریم سے مراد حقیقت ابن مریم اور حقیقت سے چیرنے کے لئے الہام اللی درہیں۔''

ا نے کہا نہ سنا کو میسی علیہ السلام مرکر زمین ایول کا جواب دے گا اور پادری لوگ ہی موجود ہے دری الیے ہیں ایسے ہیں ایسے ہیں ایسے ہیں ایسے ہیں ایسے الفاظوں میں موجود ہے کہ قیامت نے رمین پر آئیس کے۔ ایسے موقع میں الی جائے کہ جوخص نئی ہا تیں بنائے وہ مضرورت نہیں۔ ہوخص اینے معتقد علیہ کی مضرورت نہیں۔ ہوخص اینے معتقد علیہ کی

امرتے تی جنت میں چلا جاتا ہے اور

کهاس میں موت کا بھی ذکر^ت

جنت میں واخل ہوں سے ہم

ہوں مے۔چنانچہامام سیوطی۔

كتــاب الــزكوة بـاب وجوب

ان النبي سيالية قال مامز

الزكوة ويجتنب ال

اليقيمة "بينى فرمايا ني الم

ز کو ہ وے اور ساتوں گناہ

كولے حاكيں مے-

وحدیث کےمطابق مجردو

كيونكه عقلاء جانتے إلى كَ

میں داخل ہوجاتے ہیں

نظرا نداز کیا کرتے جار

كرديا اورايك كالجحى ج

ضرورت نتھی ۔ممرا۔

جواس باب میں وارد

حبيها كهمتعدداحاديم

بابالقعر فىالنام سل

رمسول اللهشلياله

قبالوا الشباب م

الخطابٌ فلولا

میں داخل ہوادیکھا

ہوجاتی ہیں۔

اپغور کیا جا

الحاصل آييّ

جؤنكه مرزا ة

خالف قرآن ہے ہرگز جائز نہیں پھر ایسا احمالی پہلواختیار کرنے کی ضرورت ہی کیاتھی صاف ارشاد ہوجاتا کہ ہم نے اس کو جنت میں داخل کردیا۔ جس سے کوئی احمال ہی باقی نہ رہتا اور اگر تسلیم بھی کرلیا جائے تو وہ دخول روحانی تھا۔ جو عارضی طور پر ہوا کرتا ہے۔ غرض کہ اس آ بہت سے بیٹا بت نہیں ہوسکتا کہ مرتے ہی ہرخض جنت میں داخل ہوجاتا ہے اور پھراس سے نہیں لکا آ۔

اوربيآ ييشريف محاسمال شي پيش كرتے بين ولا تحسين الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عندربهم (آل عمران:١٦٩) "ليخي شهيدول كومرد ممت سمجموده الله كي إس زنده بير -

اس میں تو جنت کا نام بھی نہیں، رہااللہ کے پاس زندہ رہنا سواس میں جنت کی کیا خصوصت، دکھے لیج فرشے زندہ ہیں اور جنت میں نہیں ہیں اور اگر کہاجائے کے فرشے آسانوں میں ہیں اور جنت میں نہیں ہیں اور اگر کہاجائے کے فرشے آسانوں میں ہیں اور جنت میں ہیں تو پھر یہ میں ہیں اور جنت میں داخل شدہ خارج نہیں ہوسکا ۔ سی نہیں اس لئے کہ فرشے زمین پر برابراتر تے رہنے ہیں۔ جیسا کہتی تعالی فرما تا ہے" تنفل العلقاقة والدوح (قدر: ؛) "اس سورت میں ممکن ہے کہ میں علیہ السلام بھی ان فرشتوں کے ساتھ الرآ کیں۔ فرض کے دندگی کے واسطے جنت کی ضرورت نہیں۔ اگر قبر ہی میں خاص طور پر زندہ رہیں تو احیساء عند ربھم جب بھی صادق آ کیگا اور قرب کے لئے ندآ سانوں کی خرورت ہے نہ جنت کی۔ حق تعالی فرما تا ہے" نحن اقد ب المیه من حبل الورید (ق: ۱۹) "" فلو لا اذابلغت الحلقوم وانتم حنائی تبنی جب روح طاق کو ونسمن اقرب الله منکم ولکن لا تبصرون (واقعہ: ۱۸ متاہ ۸) " یخی جب روح طاق کو ونسمن آ بی جاورتم دیکھتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عند کامفرون ہروت صادق ہے۔

اس میں کام نہیں کہ شہداء کو فاص طور پر تقرب ہے۔ مراس سے ثابت بینیں ہوسکا کہ ہمیشہ کے لئے وہ جنت میں دافل ہوجاتے ہیں۔ کو نکداس می کا دافل ہوتا بعد حشر کے ہوگا۔ جیسا کرتی تعالی فرما تاہے 'وسیق الذین اتقو ربھم الی الجنة زمرا حتی اذا جاڑھا وفقہ سے اللہ اللہ علیکم طبقہ فادخلوھا خالدین (زمسر ۱۳۰۰) ' ﴿ جولوگ مقی ہیں ان کے گروہ جنت کی طرف جا کیں گے۔ جب وہ لوگ وہاں پہنچیں گے اور دروازے کو لے جا کیں گے ور بان کہیں کے سلام ہے تم پرخوش رہواوروافل موادر ہیشدای میں رہو۔ کہ اگر کہا جائے کہ اس آیت میں تو قیامت کا ذکر نہیں ہے تم کہیں کے بعد اور جم کہیں کے اور در ہیں میں رہو۔ کہ اگر کہا جائے کہ اس آیت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے تو ہم کہیں گے

کہ اس میں موت کا مجمی ذکر نہیں ہے۔ ظاہر آ یت سے صرف ای قدر معلوم ہوتا ہے کہ تقی لوگ جنت میں واخل ہوں گے۔ مگر نج باللہ نے تھری فرمادی ہے کہ قیامت کے روز وہ واخل جنت ہوں گے۔ چنا نچہ ام سیو کی نے (درمنثورج ۲ ص ۱۳۵) میں کھا ہے '' (اخدج النسائی ص ۲۶۲، کتاب الزکوۃ باب وجوب زکزۃ، والحاکم وابن حبان) عن ابی هریرۃ وابی سعیت ان النبی سُنی اللہ قال مامن عبدیصلی الصلوات الخمس ویصوم رمضان ویخرج ان الذکوۃ ویہ تنب الکہ اور السبع الافتحت له ابواب الجنة الثمانية یوم الذکوۃ ویہ تنب الکہ اور السبع وقت کی نماز پر مے اور مضان کے روزہ رکھاور زکوۃ وی اور ساتوں گناہ کیرہ سے نیچ تو قیامت کے روز اس کے لئے جنت کے وروازے زکوۃ ویے اور ساتوں گناہ کیرہ سے نیچ تو قیامت کے روز اس کے لئے جنت کے وروازے

وسے ہاں۔ ابغور کیا جائے کہ اگر وہ لوگ جنت میں داخل شدہ جمویز کئے جا کیں تو قرآن وحدیث کےمطابق مجرود ہارہ ان کواس روز داخل جنت ہونا پڑے گا اور وہ کس قدر خلاف عقل ہے کیونکہ عقلاء جانتے ہیں کے قصیل حاصل محال ہے۔

الحاصل آیئے شریفہ ہے ہرگزیہ ٹابت نہیں ہوسکنا کہ شہداء قیامت سے پہلے جنت میں داخل ہوجاتے ہیں۔البتداحادیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء کی ارواح جنت میں داخل ہوجاتی ہیں۔

ارکرنے کی ضرورت بی کیا تھی صاف اس سے کوئی احمال بی باقی ندر ہتا اور پر ہوا کرتا ہے۔ غرض کداس آست سے باتا ہے اور پھراس سے نہیں لکلیا۔ سا'ولا تحسین الذین قتلوا فی ۱۹۹۰)''لیخی شہیدول کومردے مت

ہے۔ مراس سے ثابت بینیں ہوسکا فی مراس سے ثابت بینیں ہوسکا فی مراحتی اذا جاؤھا کم طبقہ فادخلوھا خالدین فی مراد جا مراد اور افل کے مراد مراد مراد اور افل کے مراد کرنیں ہے تو ہم کہیں کے امت کاذ کرنیں ہے تو ہم کہیں کے امت کاذ کرنیں ہے تو ہم کہیں کے امت کاذ کرنیں ہے تو ہم کہیں کے

خلقناكم اوّل خلق نعيده (انبياء

خلق پردوبارہ پیدا کریں مے اور ظاہر ہے

ص ۲۹۳ ج۲۰، إب قوله كمابدأنا اوّل خلا

الغبيء تنزاله فقال انكم محشرو

خلق نعيسه وعداً علينا اناك

لوگوں كا حشر خدائے عز وجل كى طرف ہو

چنانچین تعالی فر ما تا ہے جیسے ہم نے مہیم

میلی حالت بردوبارہ پیدا کریں مے بیدہ

اس سے بیمی معلوم ہوا کہ شہداجب

برندوں کی شکل برندر میں سے۔ بلکد بم

(تين:٤) "فكل انساني مين بول م

واقعداسلامي ونياش مثل آفناب روثا

میں جسم اطہر کے ساتھ جنتوں میں تش

ہوسکی۔اگر کوئی منصف مزاج دیدؤ

معلوم ہو کہ بیددونوں محر بیعنی دارالد

جہاں جا ہےر کھے اور جس کوجات

الله بمي حاري مو يكي ہے كہ بحسب

اللفظ والمعني كوابي دررب إل

شهداء كي ارواح اس عالم مين آياً

ني عفرابن الي طالب وفرشنول

ص۲۱۱ حدیث نمبر ۱۳۳۱

جعفرافي رفقة من اله

رسسول الله عليه ان الله آ

مع المسافكة "اس كے بعد

أس اعاده کے بعد فادخہ

يهال بيعى ياور ہے كہ

جوان قریش کا ہے میں نے خیال کیا کہ شاید وہ میرا ہوگا۔ مگر پھر ہو چھا کہ وہ کو ن مخص ہے کہا عمرا بن الخطاب الر

اورا یک مدیث یو کی ہے جو (بخاری جم ۱۹۷۳) کی باب الموض باب انسسا اعسطید ناک الکوثر) میں مذکور ہے ' عن انس قال قال رسول الله شکالی بینا انا اسیر فی الجنة اذا انا بنهر هافتاه قباب الدر المجوف قلت ماهذا یا جبرٹیل قال هذا الکوثر الدی اعسطاك ربك فاذا طیبه اوطینه مسك اذا فرشك هدبة ''یعی فر مایا تی الله المن المن باریس جنت میں سر کرر ما تما ایک نهر پر جا تكال جس کے کنار ہے جو قب موقی کے قب سے میں نے جرا سکل سے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ وہی کوثر ہے جو آپ مالی کے کرب نے آپ مالیک کو والے سے دیکھا تو اس کا کھی مشکل اذفر ہے۔

اگر چان حدیثوں میں خواب کی تقری نہیں ممکن ہے کہ شب معراج حالت بیداری میں تو لیف کے ہوں۔ مرائی حالت بیداری میں تو لیف کے ہوں۔ مرحل سیل التر ل وخول روحانی میں تو کلام بی نہیں جس سے بیٹا بت ہے کہ دخول روحانی مانع خروج نہیں ہوسکا۔ ای طرح شہداء می روحانی طور پر جنت میں واخل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جس کو امام سیوطیؓ نے (درمنثور ۲۰ می ۹۵) میں (مندام احمد این خبل ۱۲۲۰ ایدوا کو درج امل ۱۲۵ باب نمی فضل الشهادة بمتدرک حاکم ۲۰ میں ۱۳۸۰ مدید نبر ۱۳۸۹ وغیرہ سے تقل کیا ہے 'عن ابن عباس قال قال رسول الله شکار الله علی الله اروا حهم فی اجواف طیر خضر تردد انعال السبب اخروان کم باحد جعل الله اروا حهم فی اجواف طیر خضر تردد انعال المدین نی کی تعلق نمی نام الله نام کر دول کو برخ بر نریوں میں رکھا وہ جنت کے میروں پر جاتے ہیں اور میوے کو اللہ تیں اور میوے کھاتے ہیں اور مون کی تادیل میں دیم میں دیم الی میں دیم ہیں۔ سونے کی قادیل میں دیم ہیں۔

شہداء کا روحانی اور عارضی طور پر جنت میں جاتا اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ان کی روسی پرندوں میں رکھی گئیں اور مقام ان کا قتاد میں قرار دیا گیا نہ حور و فامان سے ان کو تعلق ہے، نہ تخت و تاج سے کام، نہ لباس وزیور سے آ رائش، نہ ان کے لئے فرش وفروش ۔ حالا تکہ یہ امور جنتیوں کے لئے لازم ہیں۔ جس کا حال ابھی معلوم ہوا صرف پرندوں کی طرح کھائی لیتے ہیں اور خاص شم کا تقرب بھی حاصل ہے۔ گردہ خصوصیات جو وقت پر ہونے والی ہیں کہاں۔ جس وخول کے بعد بھیشہ رہنا ہوگا۔ وہ دخول جسمانی ہے جس کی نسبت اس آ بیشریش فید میں اشارہ ہے۔ 'دکھ کے

خلقنا کم اوّل خلق نعیده (انبیاه:۱۰٤) "یعی جس طرح بم نے میاتی میں پیدا کیاای خلق پر دوبارہ پیدا کریں کے اور ظاہر ہے کہ دخول روحانی میں بدیات نہیں ہے اور (بخاری شریف ص ٢٦٢ ج، إبقوله كمابدأنا اوّل خلق) يس بيروايت مي عن ابن عباس قال خطب النبي عَلَيْهُ فقال انكم محشرون الى الله عزوجل عراة غرلا كما بدانا اوّل خلق نعيده وعداً علينا اناكنافاعلين "يين خطبين فرماياني ريم الله في كريم لوگوں كاحشر خدائے عزوجل كى طرف موگا- بر منداور بے ختند يعنى ابتدائے پيدائش كے مطابق چنانچین تعالی فرما تا ہے جیسے ہم نے جہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ای طرح پھراعادہ کریں سے لیتی

مہلی حالت پردوبارہ پیدا کریں سے بیروعدہ ہم پرلازم ہے جس کوہم پورا کرنے والے ہیں۔ مہلی حالت پردوبارہ پیدا کریں سے بیروعدہ ہم پرلازم ہے جس کوہم پورا کرنے والے ہیں۔ اى اعاده كے بعد فاد خلوها خالدين كهاجائے كا جس كا حال الجمي معلوم بوااور اس سے سیمجی معلوم ہوا کہ شہد اجب ہمیشہ رہنے کے داسطے جنت میں دوبارہ داخل ہول مے تو پندوں کی شکل پرندر ہیں گے۔ بلکہ بمصدال" واقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

(تین: ٤) "شکل انسانی میں ہوں مے جواحسن صور ہے۔

يهاں يې يا در ہے كه جردخول جسمانى بھى انع خروج نہيں۔ چنانچيمعراج شريف كا واقعداسلامی ونیا میں مثل آفاب روش اور اعلان کررہا ہے کہ مارے نی کر میں اللہ عالم بیداری میں جسم اطبر کے ساتھ جنتوں میں تشریف لے مجمع تھے اور واپس تشریف لانے کو کوئی چیز مانع نہ ہو کی۔ اگر کوئی منصف مزاج دید وعقل کوسرمہ بصیرت پخش شریعت غرا سے منور کر کے دیکھے تو معلوم ہو کہ بدودنوں کم بینی دارالد نیا اور دارالجنان ایک بی خالق کے خلوق ہیں جس کو جب تک جہاں چاہے رکھے اور جس کوچا ہے ایک گھرسے دوسرے کھریں لے جائے ۔ مخارے اور عادت الله محى جارى موچكى بى كى بحسب ضرورت مرد يزنده مو كلى يى جس بركى آيات بينات منق اللفظ والمعنى كواي دے رہے ہیں جس كا حال انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا اور بیجمی ثابت ہے ك مارواح اس عالم میں آیا کرتی ہیں۔ چنانچ احادیث سے ٹابت ہے کہ خود آنخضرت اللہ في حفراين الى طالب وفرشتول كساتهدار تي بوئ ويكما "كما (في كف العمال ج١١ ص ٢٦١ حديث نمبر ٣٣١٩٤،٣٣١٩) عن على قال قال رسول الله عليهم عرفت جعفرافي رفقة من الملتكة يبشرون اهل بيته بالمطر وعن البراء قال قال رسول الله عليه الله قد جعل لجعفر جناحين مضرجين بالدم يطير بهما مع الملتكة "اس كابعديه بات برصاحب فيم كالمجدين آسكى بكراكر بقول مرزا قاديانى

جيما كه ده كون فخص بي كهاعمراين

بالحض باب انسا اعسطيسنك الله بينا أنا أسير في الجنة أجبرئيل قال هذا الكوثر مُك هدبة ''لِعَىٰ فرمایا نجائلَتُ ، کنارے مجوف موتی کے تبہ ہے الله كرب في المسالة كوديا

م كرشب معراج حالت بيداري و کلام بی جسسے میر فابت وحاني طور پر جنت ميس داخل موا بیولی نے (درمنثورج م م ۹۵) ضل الشهادة متدرك ماكم ج٢ قال قال رسول الله عليه <mark>جواف طیر خضر تردد</mark> ن من ذهب معلقة في ظل احديش شهيد موائد تعالى

سے بخونی ثابت ہے کہان کی روغلان سےان کوتعلق ہے، نہ فرش وفروش - حالانکه بیرامور ل كاطرح كما في ليت بين اور نے والی بیں کہاں۔جس دخول مريفيش اشاره ب- "كسا

ہیں اور میوے کھاتے ہیں اور

شريف ہے ا

فانهاتبير

والول كونبي

ابمان رحير

بجر تخت ر،

قرارديا۔

عليها

(مۇمز

فرعون.

الموت

يعرا

وان ک

دوزقی

فمخص

جنت

اس کو

يكار

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تھوڑی ویر کے لئے تسلیم کر بھی ٹی جائے تو بحسب وعدہ خدا اور رسول ان کا زندہ ہوکرا پی خدمت بجالا نے کے واسطے چندروز کے لئے آجانا کون کی بڑی بات ہے۔ اگر مرزا قادیانی اپنی عیسویت کے خیال کو علیحدہ رکھ کر خدائے تعالیٰ کی قدرت اور ایفائے عہداور نے اللہ میں تو معلوم ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زبین پر آناکی حالت میں مستجداور خلاف عقل نہیں۔

غرض کہ یہ بات بدلائل ٹابت ہو پھی کہ دخول جنت دولتم پر ہے۔ ایک روحانی اور ٹمل حشر اجساد دوسرا جسمانی اور بعدحشر پہلا مانع خروج نہیں۔ گرمرزا قادیانی نے اس کے خلاف میں دوسر سے اقسام کا اختر اع کیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ'' جنت اور دوزخ تین درجوں پر منقسم ہے۔ پہلا درجہ قبر کا ۔۔۔۔۔ دوسرا درجہ حشر اجساد کے بعد اور جنت عظمی یا جہنم کبری میں واغل ہونے سے پہلے حاصل ہوتا ہے اور بوجہ تعلق جسد کا ل قوئ میں ایک اعلیٰ درجہ کی تیزی پیدا ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔تیسرا درجہ بوم الحساب کے بعد۔'' (از لہ الاویام سے ۳۵ میں ۲۸ تا ۲۸ میں ۲۸ تا ۲۸ میں ۲۸ تا ۲۸ میں الحساب

اس تقریر شی مرزا قادیانی حشر اجداد کا نام جو لے رہے ہیں اس میں بری دوراندیشی سے کام لیا جارہا ہے۔ کیونکہ اگر اس کا نام بھی نہ لیں تو لوگ بالکل کافر بنادیں گے۔ گر اس زمانہ شی الی احتیاط کی ضرورت نہیں۔ ایسے بزرگوارلوگ جو کچھ فرمادیتے ہیں وہ بات چل ہی جاتی ہے اور کمی قتم کے شبہ تک نوبت بی نہیں آتی۔ آخراس حدیث شریف کا صادق ہونا بھی ضرور ہے۔ "عدن اخسان قدال مسول الله شیائی الله الله شیائی الله الله شاہد الله شاہد الله شاہد الله شاہد الله شاہد الله میں مسلم جاس میں باب رفع العلم وقعد وظہور جہل والفین فی آخرائر مان مسلم جاس میں باب رفع العلم وقعد وظہور جہل والفین فی آخرائر مان مسلم میں میں میں میں میں موالے سے ایک بیہ کے مقام الحد جائے گاؤ ورجہل فا ہم ہوگا۔

اگر چیم کاٹھ جانے کئی معنی ہو سکتے ہیں مگرمشاہدہ جوہورہاہے اس کے لحاظ ہے
ہمنی بھی صادق آتے ہیں کہ جب قرآن کے اصلی معنی لوگوں کے خیال سے جاتے رہیں تو جو حقیق
اور واقعی علم ہے وہ بے شک اٹھ جائے گا۔ مثلاً قیامت کاعلم وہی ہے جو آیات واحادیث سے
عابت ہے کہ مردے زندہ ہوکر قبروں سے زمین پر آ جا کیں گے۔ پھر جب بیعلم جاتارہ اوراس
کی جگہ یہذہ ہن نقین ہوکہ مردے اندر ہی اندرسوراخ کی راہ سے جنت میں کھس جا کیں گے۔ جیسا
کی جگہ یہذہ ہن نقین ہوکہ مردے اندر ہی اندرسوراخ کی راہ سے جنت میں کھس جا کیں گے۔ جیسا
کہ مرزا تادیانی فر استے ہیں تو علم کے اٹھنے میں اور جہل مرکب کے ظاہر ہونے میں کیا شک ہے۔
چندی برآ شو۔ بنتی زباندایساہی ہے مگرایمان والوں کو بفضلہ تعالی کی خطر نہیں۔ چنانچہ حدیث

شریف ہے 'عن علی قال قال رسول الله عُنائلة لاتک هوا الفتنة فی آخر الزمان فانهاتبیر المنافقین (کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۸۹ حدیث نمبر ۲۱۱۷) ''نیخی آخرزمانه والوں کو نوائله نفوں کو تباہ کرے گا۔ والوں کو نوائلہ نفوں کو تباہ کردےگا۔ ایعن جہل مرکب کے گڑھوں میں گر کے تباہ اور ہلاک ہوں کے غرض کہ ہم لوگوں کو چاہئے کہ جو پھر تن تعالی نے اور ہمارے نی کریم اللہ نے نے خاہر طور پرفر مادیا ہے۔ اس پر مضبوط ایمان رکھیں اور جان سے زیادہ ترعزیز سمجھیں پھر کی فتند کے کھنوف نہیں۔

مرزا قادیانی کا نم بب امجی معلوم ہوا کہ آ دمی مرتے ہی جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ پر تخت رب العالمین بھی اتر آئے تو وہ حصار جنت سے حساب و کتاب کے واسطے ہا ہر نہ لکلے گا۔ اس مورت میں جو تحریفر ماتے ہیں کہ حشر اجساد کے بعداور جنت عظمی میں داخل ہونے کے پہلے تعلق اجباد كامتوسط درجة قرار دياكميا بيتوية ترتى معكوس مجمد مين نبيس آتى -البيته يهلا درجه جوقبركو قرارديا باس كوماز أجنت تسليم كرسكة بيس كونكري تعالى فرما تاب "السنساد يعدضون عليها غدوا وعشيبا وينوم تقوم السباعة ادخلوآ ال فرعون اشد العذاب (مقمن:٤٦) "العنى دكھاتے بين ان كوميح وشام دوزخ كي آگ اور قيامت كروز كها جائے كه فرعون کے لوگوں کو داخل کر دو یخت عذاب میں اور (بخاری شریف ج ۲ ص ۹۲۴ ، باب سے دات الموت) ش م عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله عَنْهُ اذامات احدكم يعرض عليه مقعده بالغداة والعشى فأن كان ن اهل الجنة فمن أهل الجنة وان كان من أهل النسار فيمن أها الناريني سرائي مرجاتا عقوفواه ومثل مويا ووزخی اس کا مقام صبح وشام اس کودکھایا جاتا ہے۔ بیڈ یعد مدید ان بات پردلیل قطعی ہے کہ ہر مخض اپنی ہی قبر میں رہتا ہے اور وہ وہیں اپنا مقام دیکھا کیا کرتا ہے۔جس سے **ظا**ہر ہے کہ قبر جن كاكوئي ورجنيس بلكداس عارج بالأكراس لحاظ عدر جنت وبال عظراً تى ب اس کو جنت کہیں تو مجاز اممکن ہے۔ مگر بچاس ہزار برس کا قیامت کا دن جس میں انبیا مجمی نفسی فعسی یکاریں مے۔اس کو جنت کا ایک درجہ وہ مجی متوسط قرار دینا سخت حمرت انگیز ہے نہ قرآن اس کی تعدیق کرتا ہے نہ مدیث بلکہ دونوں اعلان کے ساتھ اس کی تکذیب کررہے ہیں۔جیسا کہ انجی معلوم ہوا اس آیئر یفہ سے وہ تقریر اور بھی متند ہوگئ جس میں بیان کیا گیا تھا کہ دخول جنت ودوزخ قیامت بر مخصر ہے اور مرزا قادیانی کی اس تقریر کی مجی حقیقت کمل کنی جو (ازالة الاوہام م. ۳۶ ۳۶۳۳ بزائن جسم ۴۸۶،۲۸۵) میں لکھتے ہیں که" ایک فخض ایمان اور عمل کی اونیٰ حالت

م کر مجی کی جائے تو بحسب دعدہ خداا در سول ان مروز کے لئے آجانا کون می بوی بات ہے۔اگر مکر خدائے تعالیٰ کی قدرت اور ایفائے عہد اور معلوم ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر آٹائسی

کردخول جنت دوقتم پر ہے۔ ایک روحانی اور قبل نہیں۔ محرم زا قادیانی نے اس کے خلاف میں کر ' جنت اور دوز خ تین در جوں پر منعتم ہے۔ منت عظمی یا جہنم کبری میں داخل ہونے سے پہلے داخلی درجہ کی تیزی پیدا ہوتی ہے ۔۔۔۔۔ تیسرا درجہ مام جو لے رہے ہیں اس میں بڑی دورا ندلیث نام جو لے رہے ہیں اس میں بڑی دورا ندلیث ماتو لوگ بالکل کافریتادیں کے۔ محراس زمانہ محدیث شریف کا صادق ہونا مجمی ضرور ہے۔ محدیث شریف کا صادق ہونا مجمی ضرور ہے۔ مدیث شریف کا صادق ہونا مجمی ضرور ہے۔ مدیث شریف کا صادق ہونا مجمی ضرور ہے۔ برفع اعلم و تبند وظہور جہل وافعتین فی آخرالز مان، نیس نا الشدر اط الساعة ان بیر فع العلم ہرفع اعلم و تبند وظہور جہل وافعتین فی آخرالز مان،

ہ ہیں مرمشاہدہ جوہورہاہاس کے لحاظ سے
ن الوگوں کے خیال سے جاتے رہیں تو جوهیقی
ت کاعلم وہی ہے جو آیات واحادیث سے
اکمیں گے۔ پھرجب یے علم جاتارہاوراس
اکر ماہ سے جنت میں گھس جا کیں گے۔جیسا
المرکب کے فاہر ہونے میں کیا شک ہے۔

ہمی اٹھائی جاتی۔

آ سانوں برجاتے

ہی جنت میں داخل

سورخ اس قابل[.] نکلتے ہوئے نظر آ

ز مین کےاندر ہو تا مل ہے۔ کیونکہ

مردہ نکلتے ہی وہ ہے کہ جغرافیہ۔

کے کسی حصہ چس

فکل کرآ سان ک

ہندوستان کے

ناک سی کے کو

نقصان بمى موتا

طرف سے نبیر

م ۱۷۷۷، خزائن

(رسالداليدي م

كشف اوركوا:

عيبلي عليهالسلا

حانتے ہیں کہ

مين مدما آيا

ضروری ہے ق خلاف نہیں۔

مِن تو کیا تیا .

كرديا يجرج

مں فوت ہوتا ہے تہ تھوڑی می سوراخ بہشت کی طرف اس کے لئے نکالی جاتی ہے پھرلوگوں کی دعا دُن دغیرہ سے وہ سوراخ بڑھ کر ایک وسیع دروازہ ہوجاتا ہے جس سے وہ بہشت میں چلاجاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے ایسے زبردست اسباب موجود ہیں کہ قریباً تمام مؤمنین یوم الحساب سے پہلے اس میں پورے طور پر داخل ہوجا کمیں مے اور یوم الحساب ان کو بہشت سے خارج نہ کرےگا۔''

بیامر پوشیدہ نبیں کردوح الی لطیف چزے ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے سوراخ سے بھی وہ نکل جاتی ہے۔ چنانچہ رحم کا منہ باوجود یکہ نہایت تخی سے بند ہوجاتا ہے جس کی تصریح طب جدیدہ میں کی گئی ہے مگرروح اس ہے بھی نکل کرجنین میں داخل ہو بی جاتی ہے۔ پھراس سوراخ ے لکل جانا جوقبرے بہشت کی طرف ای کے واسطے تکالا جاتا ہے کیا مشکل اس کے نکلنے کے لئے نه بزے دروازے کی ضرورت ہے نداس قدرمہلت درکارہے کہ سوم، دہم، چہلم، سه ماہی، بری وغیرہ ش دعا کیں اور کار خیر ہوتے ہیں۔ بندری اس سوراخ کو بڑا بڑا کر وسیع کردیں جس سے وہ نکل کر جنت میں داخل ہوسکے۔ کیونکہ بقول مرزا قادیانی روح تو مرتے ہی جنت میں داخل ہوجاتی ہے۔ چنانچہ (از لة الاوبام س٣٦٣، فزائن ج ٣٣ م٣٣) من فرماتے ہیں كه ہرايك مومن جو فوت ہوتا ہے اس کی روح خداتعالی کے طرف اٹھائی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے۔ جيها كالله تعالى فرماتا بيا ايها النفس المطمنة "بظابر مرزا قادياني كان دونول کلامون میں تعارض سامعلوم ہوتا ہے کہ روح مرتے بی جنت میں داخل ہوجاتی ہے اور لوگول کی (دعا) وغیرہ سے سوراخ کشادہ ہونے کے بعد ایمان دار جنت میں چلا جاتا ہے۔ مگراس کے جواب کی المرف انہوں نے اشارہ کردیا کہ روح تو مرتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہے اور ہمیشہ رہنے ك لئ جنت من داخل مونا جواحيا عجم يرموقوف ب جيماك "قسال من يحيى العظام وهي رميم قل يحيها الذي انشاها اول مرة (يسين:٧٩،٧٨) "عابت عاس ك لئ مهلت وركار ب- جس ش وروازه اتاوسيع مهك لاش اس كل جليائي يناني مرت بی داخل ہونے کے باب میں تعرف کرتے ہیں کدروح داخل ہوتی ہے اور مہلت اور وسعت باب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ و مخض ایما ندار داخل ہوتا ہے اس تقریر سے تعارض تو دفع ہو کیا ليكن اس برايك نياشبه بيدا موتاب كه جب والمحض جنت ميں داخل مونے كو جاتا ہے اور جنت اً سان برے جیسے مرزا قادیانی (ازالہ الاوہام ۲۲۸، خزائن جسم ۲۳۳) میں تحریر فرماتے ہیں کہ "عسى عليه السلام فوت بونے كے بعدان كى روح آسان كى طرف اشانى كىاور برمؤمن كى

مجى الحالى جاتى باوربهشت مين داخل كى جاتى ب-"

اور نیز جنتوں کا آسان پر ہونا احادیث معجدے ثابت ہے تو ضرور تھا کہ مردے آسانوں يرجاتے ہوئے دكھائى ديت _ كونكه يد دخول اس وجه سے جسمانى ہے كدوح تومرت بی جنت میں داخل ہوجاتی ہے اوراس دخول کے لئے دعاؤوں وغیرہ کا انتظار رہتا ہے۔جس سے سورخ اس قائل ہو کہ لاش اس سے نکل جائے۔اس صورت میں ضرور تھا کہ مرد سے قبروں سے نگلتے ہوئے نظر آتے۔شایداس کا بیجواب دیا جائے گا کدوہ اس طرف سے نہیں جاتے۔ بلکہ زمین کے اعدر ہی اندرسوراخ کر کے دوسری طرف سے لکل جاتے ہیں تواس کے مانے میں بھی تا مل ہے۔ کیونکہ ایباسوراخ جس سے مردہ جاسکے کسی قبر میں دیکھانیس کیا۔ اگر چہ بیمکن ہے کہ مردہ نکلتے ہی وہ سرنگ یاٹ دی جاتی ہو لیکن اس کے مانے کے بعد بھی ایک اور دشواری در پیش ب كه جغرافيد سے ابت ب كه اگر مندوستان كى زمين ميں سوراخ آ ريار كرديا جائے تو ده امريك کے کسی حصہ میں نکلے گا۔ پھراگر ہندوستان کے مردے اس سوراخ کی راہ سے اس طرف زمین پر کل کرآسان کی طرف جا کیں تو امریکہ والوں کی شکایت گورنمنٹ میں ضرور پیش ہوتی کہ ہندوستان کےصد ما بلکہ ہزار مامردے ہرروز چلے آتے ہیں۔کوئی کفن بہنا ہواہے کوئی برہند ہیت ناک کسی کے گھر میں نکلتے ہیں کسی کی زراعت وغیرہ میں، غرض علاوہ خوف ودہشت کے مالی نقصان بعی ہوتا ہے۔ حالا تکماب تک کوئی اس مسم کی شکایت کی اخبار میں دیکھی ہیں گئے۔ بہم ایک طرف سے نہیں کہتے مرزا قادیانی ہی کی محقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے (ازالة الاوہام ص ١٧٨، فزائن جسم ٢٥٣) مي لكها ب كه (عيلي عليه السلام اين وطن كليل ميس مرصح) اور (رسالدالبدي ص2، فزائن ج٨١ص ٣٦٠) ميس لكهي بين كد (ان كي قبر تشمير مين ب) اوراس كوايية کشف اور گواموں سے تابت کیا ہے آگر سوراخ کی راہ سے مردے دوسری طرف سے نہ لکتے تو عیلی علیدالسلام کلیل میں بیت المقدس کے پاس مر کر تشمیر میں کوں آتے۔اہل اسلام بخوبی جانة بين كه مارے دين ميں بلككل اويان اويد ميں قيامت كا مسئل كيسامهم بالشان ہے جس میں صدبا آیات واحادیث وارد ہیں جن سے ظاہر ہے کہ جس طرح توحید ورسالت پرایمان ضروری ہے قیامت کے وقوع پر بھی ضروری ہے اور کسی مسلمان کو ابتداء سے آج تک اس میں خلاف نہیں ۔ مرمرزا قادیانی نے صرف اتن بات بتلانے کے لئے کہ (عیسیٰ علیہ السلام اس عالم میں تو کیا تیامت میں بھی زمین برنہیں آ کتے) ایے مشہور ومعروف اور ضروری مسئلہ کا الکار ہی كرديا_ پرجن مسائل يس چندآيات واحاديث وارد بول ان كے اصل معنى سے الكاركرديناكون

اطرف اس كے لئے نكالى جاتى ہے پھر لوگوں استان دردازہ موجاتا ہے جس سے دہ بہشت میں اظل مونے كے لئے اليے زيردست اسباب ، پہلے اس میں پورے طور پر داخل موجا كيں مے الـ"

اجز ب كدچمونے سے چھونے سوران سے بھی یت بخی سے بند ہوجاتا ہے جس کی تصریح طب جنین میں داخل ہوئی جاتی ہے۔ پھراس سوراخ سطے نکالاجا تاہے کیامشکل اس کے نکلنے کے لئے ت درکارے کہ سوم، دہم، چہلم، سدماہی، بری اس موراخ کو بردابرا کروسیج کردیں جس سے وہ زا قادیانی روح تو مرتے ہی جنت میں داخل مس ۲۳۳) شرافر ماتے بیں کہ ہرایک مومن جو اکی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے۔ لمطمنة "بظاهرمرزا قادياني كان دونول تے بی جنت میں داخل ہوجاتی ہے اور لوگوں کی الله دار جنت مل جلاجاتا ہے۔ مراس کے رتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہاور ہمیشدرہے ب جياك قال من يحيى العظام بة (يسين:۷۹،۷۸) "سے تابت بسواس فى موكداش اس سے لكل جلائے چنانچ مرت لدروح داخل موتى باورمهلت اور وسعت افل ہوتا ہا اس تقریر سے تعارض تو دفع ہو کیا با جنت میں داخل ہونے کو جاتا ہے اور جنت ا فرائن جسم ٢٣٣) ين تحريفر مات بيل كه أسان كى طرف الله أني كني اور برمؤمن كى كهمرابوا آدم

باوجود يكدان

آيت ياحديما

ممراس دعویٰ

خبیں ملی۔اب

ہے بھی بہت

كالاكياجائ

كوئى پيلونكال

و مکھے لیا۔ای'

مراہوادنیامیر

واحياهم

فرمادےاور باللہ قرآ ک

كام ليتے بير

عليدالسلام

بات دومر ک

كهدكران

طريقهانتيا

آية شريفه

من الصا

اهلكنها ا

ہوتواس کی

بستيول كوج

صالحبمكم

س بدى بات ب_اگرمرزا قاديانى كوذرائعى خوف خدااور قيامت كدن كاخيال موتاتو قرآن وحدیث مے معنی اینے دل سے تراش کر لکھنے پران کے ہاتھ یاری نددیتے۔ کیونکہ فل تعالی فرمانا عُ فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عندالله ليشتروابه ثمنا قليلاً فويل لهم مماكتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون (بقره:٧٩) "اوفي تأمل سي بات معلوم موسكتى بكرجوبات هذا من عندالله كفي من ہے وہی بات کی آ بت کامضمون خلاف مقصود اللی بان کرنے میں ہے۔ و کیم لیجئے کرا کرکوئی کے َرِينَ تَعَالَىٰ فرما تا ہے 'احل الله لکم الميتة والدم ولحم الخنزير ''سوجس *طرح يخف* طداوربدين مجماجائ كاس طرح ووقض بحى مجماجائ كاجوآ ييشريف وسمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير (مائده: ٣) "عمرادييان كرك كمينداوروم اورجم خزي عرب میں معزز لوگ تھے۔اس میں تعظیم وحرمت کرنے کا اس میں تھم ہے مردار وغیرہ کی حرمت ے اس کوکوئی تعلق نہیں۔ مرزا قادیانی کی غرض جس آیت ہے متعلق ہوتی ہے اس کے معنی میں اس فتم كاتح يف كرنے سے ذراہمی خوف نہيں كرتے مثلًا "احسى العوتي بساؤن الله (آل عددان: ١٩) "كمعنى يبتلاتي بين كمسمريزم كى وجد قريب الموت فخص كوتركت بوجاتي متى اورعز برعليه السلام ك قصد من حق تعالى فرما تائ فسامات الله مانة عام (بفره: ٥٩) "مرزا قادياني اس كامطلب بتاتے بين كهوبرس تك خدائے تعالى في ان كو سلادیا تھا۔ای طرح بیبیوں آیات واحادیث کے معنی انہوں نے بدل ڈالے۔ای برقیاس کیا جائے کہ جب ایک ضعیف اور موہوم غرض کے مقابلہ میں انہوں نے قیامت کا اٹکار کر دیا۔ توجس ہے بہت بدی بدی فرضیں ان کی معلق ہوں گی اس کا کیا حال ہوگا۔ اس وجہ سے احیائے اموات کے بارہ میں جوآ یات وارد بیں ان کی تحریف معنی میں بہت زور لگایا۔ کیونکہ علیا السلام کی وفات تسليم كرنے كے بعد بھى بيا حمال لكا مواہے كمكن ہے كہ خدائے تعالى ان كوزندہ كر كے زمين بر بینجاس وجہ سے (ازالة الاوبام ص٦٦٥ ،خزائن جسم ٣٥٩) میں لکھتے ہیں 'اس میں شک نہیں کہ اس بات کے ثابت ہونے کے بعد کہ در حقیقت حضرت سے ابن مریم اسرائیلی نبی فوت ہوگیا ہے۔ برایک مسلمان کو ماننا بڑے گا کی فوت شدہ نبی برگز دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا۔ کیونکہ قرآن اور مدیث دونوں بالا تفاق اس بات برشاہد ہیں کہ جوشف مرکیا پھر دنیا میں ہرگزنہیں آئے گا اور قرآ ن كريم انهم لا يرجعون كهركم بميشرك لئے ان كورخست كرتا ہے۔" مرزا قادیانی کے مالغہ ک بھی کوئی صدے بھلاقر آن وحدیث نے کب موائی دی تھی

717

کوذرائجی خوف خدااور قیامت کے دن کا خیال ہوتا تو قرآن کی کر لکھنے پران کے ہاتھ یاری شدویتے۔ کی تکری توالی فرماتا من الکتساب بساید بھم شم یقولون هذا من عندالله کینے میں الکتساب بساید بھم وویل لھم معا یکسبون دیں لھم معا یکسبون ت معلوم ہوگئی ہے کہ جوہات هذا من عندالله کینے میں نے معمودالی بیان کرنے میں ہے۔ وکھ لیجئے کہ اگرکوئی کیے کہ الکروئی کی محمودالی بیان کرے کہ میت اور دم اور تحمی کرمت المدہ ہوگئی میں محمودالی ہوئی ہے مردار وغیرہ کی حرمت کرنے کا اس میں تکم ہے مردار وغیرہ کی حرمت نئی کی غرض جس آیت سے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں نئی کی غرض جس آیت سے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں نئی کی غرض جس آیت سے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں نئی کی غرض جس آیت سے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں نئی کی غرض جس آیت سے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں نئی کی خرض جس آیت ہے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں نئی کی خرض جس آیت ہے متعلق ہوئی ہے اس کے معنی میں ایک خوالی نے ان کو کہ سے مدالے تعالی نے ان کو کہ سے کر سے کہ س

ن شدہ نبی ہرگز دنیا ہیں دوہارہ نہیں آ سکتا۔ کیونکہ قرآن اور شاہد ہیں کہ جو مخص مرکبیا بھر دنیا ہیں ہرگز نہیں آئے گا اور رہیشہ کے لئے ان کورخصت کرتا ہے۔''

مجی کوئی صدے بھلاقر آن وحدیث نے کب کوائی دی تھی

واحادیث کے معنی انہوں نے بدل ڈالے۔اس پر قیاس کیا

فرض کے مقابلہ میں انہوں نے قیامت کا اٹکار کردیا۔ توجس

ت ہوں گی اس کا کیا حال ہوگا۔ای دجہ سے احیائے اموات

ك تحريف معنى بين بهت زور لكايار كيونكه عيسى عليه السلام كى

بالگاہواہے کمکن ہے کہ خدائے تعالی ان کوزندہ کر کے زمین

۲۱ بزائن جسم ۴۵۹) میں لکھتے ہیں"اس میں شک نہیں کہ

ردر حقیقت حفرت میجاین مریم اسرائلی نی فوت ہوگیا ہے۔

کہ مراہوا آ دی دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔ ان کو ضرور تھا کہ کوئی اتفاقی کوائی چیش کروہے۔
ہادجود کیہ ان کی عادت ہے کہ ادنی احتال کا موقع بھی ملتا ہے تو سیاق وسباق کو حذف کر کے کوئی
آ بہت یا حدیث استدلال ہیں چیش کردیا کرتے ہیں۔ چیسے ف اندخہ لی جنتی وغیرہ میں معلوم ہوا
مگراس دعویٰ پر انہوں نے کوئی دلیل چیش نہیں کی اس سے طاہر ہے کہ کوئی احتالی دلیل بھی ان کو
نہیں کی۔ اب سواے اس کے کہ جرائت سے کام لیس کوئی تدبیر نہتی ۔ انہوں نے دیکھا کہ جرائت
سے بھی بہت کام چل جاتے ہیں۔ چیسے چیش کوئیوں میں کہ دیتے ہیں کہ فلاں کام نہ ہوتو میرامنہ
کالا کیا جائے ، گلے میں رسا ڈالا جائے وغیرہ دغیرہ دعالانکہ نہ وہ کام ہوتا ہے نہ مند کالا ہوتا ہے
کوئی پہلونکال کر عربی جربحث کرتے رہتے ہیں۔ چیسے کہ انہم کے رجوع الی الحق وغیرہ میں آ پ نے
د کیولیا۔ ای طرح بہاں بھی جرائت سے کام لے کر کہد دیا کہ آن وحد یث بالا تفاق شاہد ہیں کہ
مراہوا دنیا میں ہرگز نہیں آ سکتا۔ حالا کہ قرآن وحد یث بالا تفاق شاہد ہیں کہ
مراہوا دنیا میں ہرگز نہیں آ سکتا۔ حالا کہ قرآن وحد یث بالا تفاق شاہد ہیں کہ
مراہوا دنیا میں ہرگز نہیں آ سکتا۔ حالا کہ قرآن ان اللہ تعالی آ کندہ معلوم ہوگا۔

اب برخص بجوسکتا ہے کہ جب خود خدائے تعالی احیائے اموات کا ذکر قرآن میں فرمادے اور اس کا مقابلہ میں کوئی کے کہ وہ ہوئیس سکتا تو مسلمان اس کی تکذیب کرے گا یا نعوذ باللہ قرآن ان ٹریف پرکسی ما الزام لگائے گا؟ ۔ رہا یہ کمرزا قادیا نی اس باب میں تاویلات سے کام لیح بیس کہ اور موت سے مراد فیند ہے۔ جیسا کہ عزیر علیہ اللہ ماقة عام "سے مراد فیند ہے۔ جیسا کہ عزیر بات دوسری ہے کہ قرآن کو ما نتا منظور نیس اور جوفر ماتے ہیں کہ قرآن کر کے انہم لا یہ رجعون بات دوسری ہے کہ قرآن کو ما نتا منظور نیس اور جوفر ماتے ہیں کہ قرآن کر کے انہم لا یہ رجعون بات دوسری ہے کہ قرآن کو ما نتا منظور نیس اور جوفر ماتے ہیں کہ قرآن کر کے انہم لا یہ رجعون کہ کہ کران کو بھی ہے۔ اس لئے کہ اس کے کہ انہم لا یہ جوفری نیس کہ والی اللہ کا تبون و حرام علی قریة میں الصالحات و ھو مؤمن فلا کفر ان لسعیہ و انباله کا تبون و حرام علی قریة مواس کی کوشش اکارت ہونے والی نیس اور ہم اس کے نیک اعمال سب کھتے جاتے ہیں اور جن بہ ہوتو اس کی کوشش اکارت ہونے والی نیس کہ والی قیامت کو اماری صفوری ہیں لوث کر نہ کی می ہیں آگر پہلی آ یت سے اس کا درج ہوتو یہ مطلب ہوگا کہ اعمال سب کھتے جاتے ہیں اور جن مالے ہم کی کے ضائع نہ کریں گے ان کے اعمال ہم کور کھتے ہیں۔ اگر وہ مواسکے ہیں آگر وہ مواسکے ہیں۔ اگر وہ مواسکے ہم کے ضائع نہ کریں گے ان کے اعمال ہم کور کھتے ہیں۔ اگر وہ موسکے جاتے ہیں تو ہمارے میں وہ کہ کی کو مالکے ہم کے ضائع نہ کریں گے ان کے اعمال ہم کور کھتے ہیں۔ اگر وہ موسکے وہ کور کور کہ کی جو کور کور کھتے ہیں۔ اگر وہ موسکے جو کور کہ کی کور کھتے ہیں۔ اگر وہ موسکی جا کیں تو ہمارے کور کور کھتے ہیں۔ اگر وہ موسکے وہ کی کور کھتے ہیں۔ اگر وہ موسکے وہ کور کی جو کور کور کھتے ہیں۔ اگر وہ کور کے وہ کور کور کور کے خواسکے کیا کہ کور کھتے ہوں۔ اگر وہ کور کور کے اس کور کھتے ہو کہ کور کے کہ کور کے کور کور کور کے کور کور کے کور کور کور کے کور کے کور کور کور کھتے ہو کی کور کے کور کور کور کور کور کے کور کور کے کور کور کور کور کے کور کور کور کور کور کی کور

پاس ان كا آناخرور بـــاس روزان كوان اعمال كابدلد ديا جائے گا اورا كر كہلى آيت سے دياند موتوید عنی موں کے کہ جس بستی کوہم نے ہلاک کردیا ہو ہمارے قبضہ سے با ہزئیس جاسکتی ممکن نہیں کہوہ اوگ جاری طرف رجوع نہ کریں۔مطلب بیکھان کی ہلاکی رستگاری کا باعث نہیں جارے پاس وه ضرورة كيس كاوران برحرام بكرشة كيس بهراس روزان كاعمال كسزاوى جائ کی اب دیکھئے کہ مطلب تو بیرتھا کہ خدا کی طرف ان کا رجوع نہ کرنا حرام اورمحال ہے اور مرزا قادیانی کتے ہیں کہوہ دنیا کی طرف رجوع نہیں کرسکتے۔ اگر لا ید جعون سے مراد دنیا ک طرف رجوع ندكرنا موتو مطلب بيهوكا كدونيا كي طرف ان كارجوع ندكرنا حرام اورمحال ب_يعني ضروررجوع كريس محاس سے تو مرزا قادياني كامقصود بى فوت ہوكيا ادر يجائے ندآنے كآنا ضروری مخبرااورا گرتسلیم محی کرلیا جائے کدلا برجعون سے مرادان کا دنیا میں ندآ نا بواس سے بھی کوئی ہرج نہیں۔اس لئے کہ یہ س نے کہا کہ فوت شدہ دنیا میں آیا کرتے ہیں۔ان میں پیطانت کہاں کہ چرلوٹ کرآ جا کیں۔البتہ بیضرور ہے کہ خداجس کوچاہے دوبارہ دنیا میں وہ ضرور آئے گا۔ کیونکہ ضدائے تعالیٰ کے ارادہ کے خلاف کوئی چیز ظہور میں نہیں آسکتی۔مرزا قادیانی اس کے قائل نہیں ہم کہتے ہیں کہ خدائے تعالی کی قدرت کا اٹکارکوئی مسلمان نہیں کرسکتا۔اس کے نزدیک قیامت میں زندہ کرنا اور قیامت کے پیشتر کسی کوزندہ کرنا ایک جیبا ہے اور جب حق تعالی نے متعدد مقام میں قرآن شریف میں خردی ہے کہ ہم نے بہتوں کواس عالم میں زعرہ کیا جس کا حال انشاء الله تعالى معلوم بوگا تو بهم اس كا بركز ا تكارنيس كريكتے محرمرز ا قادياني داؤج كر كاس كا الكاركرتے بين اور احيائے موتى كومال مجھتے بيں۔جس سے ان يربيہ بات صاوق آتى ہے۔ (ازالة الاوبام ص ٢٣١، ترائن جسم ٣١٨) شي خووفر مات بي كدد بم كو يك طرح يا معيندى ك ماندایک نجاست کو حلوال مجھتے رہیں مے اور ہم میں ایمانی فراست نہیں آئے گی مرف لومڑی کی طرح داؤي يادمون كي-"

غور کرنے سے بیات معلوم ہو عتی ہے کہ دنیا کا انظار چونکہ ایک نس پردکھا گیا ہے جو ہیں۔ ہیشہ جاری ہے۔ اس لئے ایک برافرقہ وہریا سبات کا قائل ہو گیا کہ عالم کا کام بطور خود جاری ہے۔ اس کے لئے خالت کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ تت الی فرما تا ہے 'وقسال وا مساهی الاحید اتنا الدنیا نموت و نحیا و ما یہلکنا الا الدهر (جائیہ: ۲۲) ''لین کفار کہتا ہیں کہ ہماری تو یکی دنیا کی زعدگی ہے اور بس ہم سہیں مرتے اور جیتے ہیں اور زمانہ ہم کو ایک وقت خاص تک زعدہ رکھ کر مارد یتا ہے۔ حق تعالی نے ان کے خیالات قاسدہ کو دفع کرنے کے لئے

MIA

انبیاءکومجیجا۔ مستمرہ کےخا کوئی زبردس دکھا تاہےا/ کی طبیعتوں

کے خلاف ج خدائے تعالٰ نبھی اس جن کے خا^م فعل کی کوئی

باتوں ہے ہے دست تصاس خم انراف آ حلہ بیش کر

ادنی تال رجعونار اس میں دونکل نبیر عن کااظها

د یکھنے کہ برطرت ہ دیے ہیں

آ ي*ول ۽* انذرته

ہے کہ دنیا کا انظار چونکہ ایک نس پر رکھا گیا ہے جو سیات کا قائل ہوگیا کہ عالم کا کام بطور خود جاری چٹانچ جن تعالی فراتا ہے' وقسال وا مساھی ایکنا الا الدھر (جائیہ : ۲۲)''لینی کفار کہتے میں مرتے اور جیتے ہیں اور زمانہ ہم کو ایک وقت نے ان کے خیالات فاسدہ کو دفع کرنے کے لئے

انبياء كوبعيجا ينانج جب انهول في معجز اورخوارق عادات ديكها ورجيهم خودد كيوليا كه عادت متره کے خلاف بھی ایسے کام ملکی طور پر ہوتے ہیں جن کوعقل محال جھتی ہے توان کویقین ہو گیا کہ كوئى زبردست قدرت والابعى بي كمايي مظلم عادتى كارخانه كودرتهم وبربم كر يحال كوواقع كر دكھا تا ہے اس بناء ير بحسب توفق وخالق عالم كے قائل ہو محے اور نبوت كى بھى تقىد ايق كى اورجن كى طبيعتوں پرتعصب غالب تعاوه اس دولت ہے محروم رہے۔ الحاصل حق تعالیٰ نے عادت متمره كے خلاف بھى كام كئے _جس سے اس كى قدرت اور خالقىت بور بے طور بر ذہن نشين ہوگى اگر خدائے تعالی عادت متمرہ کے خلاف کوئی کام کرے ندد کھا تا تو دہریہ کو قائل کرنے کی کوئی صورت نتمى اس لئے كمان كاعقيده تھا كمافلاك كى حركات سے طبائع مس احتراجات بيدا ہوتے ہيں۔ جن کے خاص خاص طور پرواقع ہونے سے حیات اور موت کا وقوع ہوتا ہے۔اس میں خالق کے فعل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر احیائے اموات کے جیسے خوارق عادت کا وقوع نہ ہوتا تو صرف باتوں ہے وہ خالق کو ماننا اورا پنے آپ کواس کی بندگی اور عبودیت میں دے کر عمر بحرک آزاد یول سے دست بردار ہوجاتا ہمی گوارانہ کرتے۔ان کے بعد جوان کے خلف اور قدم بقدم ان کے پیرو تے اس مل کی جتنی یا تیں قرآن میں ہیں سب کی تقدیق انہوں نے کی ادرجن کی طبیعوں میں انحراف آم کیاوہ اس کے مانے میں حیلے کرنے گئے۔ چنانچے مرزا قادیانی اس موقع میں بیتعارض کا حله پیش کرتے ہیں کہ اگرمردول کوزندہ ہونا مان لیاجائے تو انھم لا یرجعون کے خالف ہوگا۔ ادنیٰ نامل سے بیر بات معلوم ہو عتی ہے کہ ان آیات میں کوئی تعارض نہیں اس لئے کہ جہال لا برجعون ارشاد ہے اس سے آ دمی کی بے بسی ثابت کرنامنظور ہے کہ جب ہم اس کو مارڈ التے ہیں تو اس میں بیقدرت نہیں کو بی زائل شدہ حیات کو پھر حاصل کر سکے۔ بلکہ ہمارے قبضه قدرت سے وہ نکل نہیں سکتا اور جہاں بیار شادہے کہ ہم نے مردول کوزندہ کیااس سے بھی کامل درجہ کی قدرت بی کا ظہار مقصود ہے کہ جوتمہاری عقلوں میں محال و کھائی دیتا ہے اس کوہم نے واقع کرد کھایا۔اب د کیمنے کہ دونوں آ یوں کے مضمون میں کس قدر توافق ہے۔ حاصل مطلب ان کا کہی ہوا کہ ہم ہرطرح قادر بیں نہ کوئی زعمہ ہماری قدرت سے خارج ہوسکتا ہے ندمردہ زعمہ کو جب ہم مردہ کر دیتے ہیں تووہ زندہ نہیں ہوسکتا اور جب مردہ کو زندہ کرتے ہیں تووہ انکاراورسرتا بی نہیں کرسکتا۔

مرزا قادیانی جوتعارض پیدا کررے ہیں ای کا نام تعارض ہوتو اس فتم کا تعارض بہت ی آ تعوں میں پیدا ہوجوا سے گا۔ مثلاً حق تعالی فرما تا ہے 'ان السذیسن کے فروا سواء علیهم انذر تهم ام لم تنذر هم فهم لا یؤمنون (بقره:۲) "جس کا مطلب سے کہ کفارا کیان شہ

كويادكردجوتم

تمام انبياءاورة

اسی طرح دوم

اجعل علیٰ

کوکلڑ ہے کر۔

ہے کہ کل جبا

مخضوص بباا

فر ما<u>ما</u>اورعقل

نے خبر دی۔

سلالة مر

عيسىعليدال

السلام كيآ

شريفهك

سےان کم

يحمد

عمران

نهجانوك

ص ۲۵۲

لا كين حالاتك بزار باكفاراس آيت كنزول ك بعدايمان لائ اورلات جات بيل- ويمي انهم لا انهم لا يرجعون مس بحى ب- اكرانهم لا انهم لا يرجعون سرجوع اموات غير مكن انهم لا يرقعنون سرجوع اموات غير مكن ابت بوتا به وانهم لا يومنون سيجى كفاركا ايمان لا ناغير مكن بوجائ كار مرسدات يهدى من يشاه الى صراط مستقيم كن تعالى جس كوچا بتا به داه راست برلاتا ب- اى وجس كفارا يمان لات بيل تو اس كا بحى بميل يقين بوكيا كروه جس مرده كوچا بتا به زنده كرسك بي حرف عرفوع بريكي الموقى وغيرة آيات كواه صادت بيل -

اصل پیہ ہے کہ اکثر محاورات قرآ نیدوغیرہ میں عام طور پرکوئی بات کھی جاتی ہے۔ مگر بلحاظ قرائن اس کی مخصیص چیش نظرر ماکرتی ہے اس کی نظیریں قرآن شریف میں بکثرت موجود إس ايك وي آيت جوائجي في كورمو في اوراك آيت يه " والملاكة يسبحون بحمد ربهم ويستـغفِرون لمن في الارض الا أن الله هوالغفور الرحيم (شورى: •) '' یعنی فر محت الله کی شیع اور حمد کیا کرتے ہیں اور زمین میں رہنے والوں کے گنا ہول کی مغفرت اور معانی مالکا کرتے ہیں۔ اگراس کا مطلب سے مجما جائے کہ تمام الل زمین کے حتی کہ شرکین کے لے بھی استغفار کیا کرتے ہیں تو میچے نہیں۔اگروہ ایسا کرتے تو حق تعالی ان کومنع فرمادیتا۔جیسا كمسلمانون ومع فرماياً."ماكسان للنبي والذين آمنوا ان يستغفر واللمشركين ولوكانيوا اولىٰ قرب (توبه:١١٣) "يعنى ني اورمسلمانون وزيانيس كمشركين كمعفرت کی دعا ماتلیں۔اس سے ظاہر ہے کہ فرشتے مرف سلمانوں کی مغفرت کی دعاء کیا کرتے ہیں۔ ورند محابر فنر درع ض كرت كه جب فرشتول كومشركين كى مغفرت ما تكني كى اجازت بي تو جميل بطریق اولی اس کی اجازید ہونی جا ہے۔اس لئے کہ ہم پرتوبہت سے مشرکوں کی قرابت کاحق ہے۔ حالاتکہ بددرخواست بھی چیں نہ ہوئی اس سے ثابت ہے کہ سحابہ نے من فی الارض سے مراد عام الل زمين مجما بكد بقريداً يرشريف وماكان للنبي والذين آمنوا "اس كالخصيص مسلمانوں بی کے ساتھ کی۔ای طرح انہے لا یسرجعون سے مرادکل مرد نے ہیں بلکہ جن مردول كازنده بونا دوسرى آجول سے ثابت بوداس سے من بی بیر جیسے من فى الارض ہے مشرکین مشقی ہیں۔

ای طرح برآ بیشریفہ ہے''یبنی اسرائیال انکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علیٰ العالمین (بقرہ:٤٧)''یعنی اے پی اسرائیل میری اس العمت کو یا دکرو جوتم کودی تنی اور ید کرفنسیلت دی تنی تم کوعالموں پر یہ بات ظاہر ہے کہ تمام عالموں ہیں تمام انبیاءاور تمام طائکہ بھی داخل ہیں۔ پھر کیامکن ہے کہ ٹی اسرائیل کوان تمام امتوں پرفنسیلت دی گئی تھی۔ ہرگز نہیں۔ غرض کہ جس طرح دوسری آتوں سے طائکہ وغیرہ عالمین سے مشتنی ہیں۔ ای طرح دوسری آنتوں سے زندہ شدہ مردے لاید جعون کے تھم میں وافل ہونہیں سکتے۔

ای طرح بیآ یشریفه بی تقال فدخدار بعد من الطیر فصره نالیك شم الجعل علی كل جبل منهن جزاة (بقره: ۲۱۰) "ایراییم علیالسلام وهم مواتفا كه پر ندول كوكل جل جبل منهن جزاة (بقره: ۲۱۰) "ایراییم علیالسلام وهم مواتفا كه پر ندول كوكل جبل ند ورب بید بات طابر به كوكل جبل بی تمام روئ زین كی پیاژشال بین مراد وی مردے بین جن كا زنده مونا مخصوص پیاژ تقے۔ ای طرح بقرید عقل لا برجعون سے مراد وی مردے بین جن كا زنده مونا مشیت اللی بین بین اس لئے كه جب خدائ تعالی نے چندم ردول كرنده كرنے كا حال بيان فر مايا اور عقل بھی اس قدرت اللی كو جا تزركمتی ہے وعقل كوانی دیتی ہے كہ جس طرح خدائ تعالی نے خبردی ہے كہ جس طرح خدائے تعالی نے خبردی ہے بین وہ مردے ذنده موت تے اس لئے لا يرجعون كے مس صور خدائے تعالی نے خبردی ہے بینک وہ مردے زنده موت تے اس لئے لا يرجعون كے مسلم سے دوخارج بیں۔

، بعدایمان لاے اور لاتے جاتے ہیں۔ ویکھتے
م لا یومنون ش بھی ہے۔ اگر انہم لا
ہوانہم لا یومنون سے بھی کفار کا ایمان
میمدات یہدی من یشاء الی صراط
پرلاتا ہے۔ ای وجہ سے کفار ایمان لاتے ہیں تو
ہے زندہ کرسکتا ہے۔ جس کے وقوع پر یکی الموقی

ہرہ میں عام طور برکوئی بات کہی جاتی ہے۔ مگر ما كى نظيرى قرآن شريف ميں بكثرت موجود أيت بيع والملئكة يسبحون بحمد ن الله هوالغفور الرحيم (شورى:٥)'' میں رہنے والوں کے گنا ہوں کی مغفرت اور ائے کہ تمام الل زمین کے حتی کہ شرکین کے ابيا كرتے توحق تعالى ان كونع فرماديتا۔جيبا ذين آمنوا أن يستغفر واللمشركين اورمسلمانون كوزيانبين كهشركين كالمغفرت سلمانوں کی مغفرت کی دعاء کیا کرتے ہیں۔ بن کی مغفرت ما تکنے کی اجازت ہے تو ہمیں کہ ہم پرتوبہت سے مشرکوں کی قرابت کاحق ابت ہے کہ حابہ نے من فی الارض سے مراد ان للنبي والذين آمنوا "اس يخصيص رجعون سمرادكل مردسيس بلكجن *ں سے متی ہیں۔ جیے* سسن فسی الارض

راثینل انکروا نعمتی التی انعمت درد) "یعن استی استی استان استی استان است

پیموایا که آگریکی بات بوتو بم سب معذب بول کے اس لئے کہ پیمغت بم سب میں موجود ہے۔
ابن عباس نے فرمایا''ومالکم والهذه انما دعاء النبی عَناس په پهود افسالهم عن شدی فکت موه ایساه واخبروه بغیره فاروه ان قد استحمدوا الیه بما اخبروه عنه فی ما سالهم و فرهوابما او توا من کتمانهم (رواه البخاری) ''یعن تم لوگول کواس سے کیا تحلق اس سے مرادوہ یہود بیں جن سے حضرت اللہ نے کی ہو چھاتھا انہوں نے اصل معاملہ چھیا کرکوئی اور بات بتلادی اورای پرخوش ہوکرا پی تحریف چاہی اس سے فاہر ہے کہ الذین عام ہے مرمراداس سے چند خصوص لوگ تھے۔

الحاصل اس کے نظائر بکثرت میں کہ دوسری آ بنول وغیرہ سے حکم عام کی تخصیص ہوا كرتى ب- يهال تك كميمشهور بي وان من علم الاختص منه البعض "ابالل انساف غورفرمائيل كهجب انهم لايس جعون كاحكم ان زنده شده مردول يرشامل بي نبيس تو تعارض كيسااس سے ظاہر ہے كەمرزا قاديانى زبردى تعارض پيداكر كاپنامطلب كالناجاجة ہیں اور اگر ظاہری تعارض کے لحاظ سے تاویل کی ضرورت ہے تو صرف لا یسر جعون میں تاویل کیوں نہیں کی جاتی ۔ جو کسی طرح بے موقع نہیں بلکہ بحسب محاورات قرآ نیے شائع وذائع ہے۔ جس كا حال معلوم مواكه خود خدائے تعالى كوبية اويل منظور ب پيرايى تاويل كوچپور كربدنما تاویلیں کرنا جن کے سننے سے مسلمانوں کے رو تکٹے کمڑے ہوجاتے ہیں اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدائے تعالی کا کلام بگاڑا جاتا ہے کس قدر ایمان سے دور ہے۔ اس تقریر سے ان استدلالوں كا جواب بمى موكيا جومرزا قاديانى كى جانب سے پيش موتے ہيں كدح تعالى فرماتا ع' وكم اهلكنا قبلهم من القرون انهم اليهم لا يرجعون (يسين:٣١)" فلا يستطيعون توصية ولا الى اهلهم يرجعون (يسين: ٥) "كونكرنده شدهمردك خود بخو در جوع نہیں کر سکتے۔ بلکہ حق تعالی نے ان کوزندہ کیا اور گرمطلق رجوع مراد لی جائے تو دوسرى آ يول كى شهادت سے وہ لايسرجمعون يس داخل بى نيس اورجس طرح فهم لا يؤمنون سے ثابت نيس موسكا كوكى كافرايمان لايا ى نيس اى طرح لايد جعون سے بھى يد ٹابت نہیں ہوسکتا کہ کہ کوئی مردہ زندہ ہوا ہی نہیں۔

اوراس آیرشریفد بے جواسدلال کیاجاتا ہے 'انسکم یوم القیمة تبعثون (مؤمدون:١٦) ''کاس وعده میں مجمی تخلف ندموگامعلوم بیس یہ کس بناء پر ہے بیرتو کی نے نیس کہا کہ قیامت میں مردے ندائمیں کے البتہ مرزا قادیانی اس کے قائل ہیں۔ کیونکہ وہ فرماتے

...

ہیں کہ مرو ہے کہ بعد

سے بیدلانا کہ جنم کوزندہ ا

(مسؤم افرادنل

أوريوم

ہے درخ کریں

سبق ا

ہوازندہ الله تب

میں بہر، تمام رو عادت

مارنے عادت

خلاف

عورت

آگ:

مول کے اس لئے کہ بیصفت ہم سب کی موجود ہے۔
نما دعاء النبی سُنوائلہ یہود افسالهم عن شئی
روہ ان قد استحمدوا الیه بما اخبروہ عنه
تمانهم (رواه البخاری) "یخی تم لوگول کواس سے
تعرب سُلِی نے کھی ہو چھاتھا انہوں نے اصل معاملہ
وکرا پی تعرب عابی اس سے ظاہر ہے کہ الذین عام

۔ کیاجاتاہے 'انسکم یسوم القیمة تبعثون شہوگامعلوم نیس یکس بناء پرے بیتوکس نے نیس مرزا قادیانی اس کے قائل ہیں۔ کیونکہ وہ فرماتے

میں کہ مردے سوراخ کی راہ سے جنت میں گھس جاتے ہیں اور پھر نہیں لکل سکتے۔جس سے ظاہر ہے کہ بعث ونشر کی ضرورت ہی نہیں۔

شایدان حفرات نے ہماراند ہب سیمجائے کہ زندہ شدہ مردوں کو بھی موت نہیں جس سے سدازم آئے کہ ان کے بعث کی ضروت نہیں۔ دراصل ہماراند ہب سیمجا ہے ہیں کہ جن مردوں کوش تعالی نے زندہ کیااس سے صرف قدرت نمائی مقصود تھی۔ چر جب تک چاہان کوزندہ رکھا اور شل دوسروں کے دہ بھی مرکئے اور قیامت میں سب کے ساتھ ان کا بھی حشر ہوگا اور یوم القیمة تبعث ون کے تھم میں شریک ہوجا کیں گے۔

اس استدلال میں لطف خاص ہے ہے کہ انسکے بسوم السقیدمة تبعث ون (مدومن دون:۱۱) "میں مخاطبول کی تخصیص ہے اور اس سے استدلال بیہور ہاہے کہ گذشتہ بعض افراد بس قیامت زندہ نہیں کئے گئے ۔ گوخدائے تعالی نے ان کی زندگی کی خبر دی ہے۔

ادراس مدیث شریف سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ بعدشہادت جابڑنے حق تعالیٰ ے درخواست کی کہ چر دنیا میں رجوع کرنے کی اجازت ہوتا کہ دوبارہ درجۂ شہادت حاصل كرين اس يرارشاد موا" انسى قيضيت انهم لا يرجعون "اورايك روايت يس بعقد سبق القول منى انهم لا يرجعون يعن من يهل فيملكر يكامول كدوه لوك شاويس كـ اس کاجوب یہ ہے کہ بیشک حق تعالی نے یہی قاعدہ اس عالم میں مقرر فر مایا ہے کہ کوئی مرا موازعه فيس موتا وريى عادة الله اورسفة الله عجس كي نسبت ارشاد عي فلن تجد لسنت الله تبديلا ولن تجد لسنت الله تحويلا (فاطر: ٤٢) "مُريهال بيد يَمناجا بي كمي مصلحت سے عادت کو مجی بدل دینامکن ہے انہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کرفن تعالی نے قرآ ن شریف میں بہت سے دا تعات بیان کے ہیں جن سے ثابت ہے کہ اکثر عادتوں کے خلاف بھی کیا ہے۔مثلاً تمام روئے زمین پروفت واحد میں ایساطوفان ہو جانا کہ کل پہاڑ تک غرق ہو جا کیں بالکل خلاف عادت ہےادرنور علیدالسلام کے وقت ایہائی ہوا کہ طوفان سے کل آ دی اور حیوان مر محے عادة آمك ہر چيز كوجلاد جى ہے۔ مرابراہيم عليه السلام پرسرد ہوگئ لائمى كاساني بن جانا اوراس كے مارنے سے دریا بہت کراس میں راستے ہوجانا اورا یک مارسے پھر میں بارہ چشمے جاری ہوجانا خلاف عادت ہے۔ مرموی علیہ السلام سے دوسب وقوع ش آئے۔ مجھل کے پیٹ ش آ دی کا زندہ رہنا خلاف عادت ہے۔ محر بونس علیہ السلام اس میں ایسے رہ جیسے کوئی محر میں رہتا ہے۔ بغیر مرد کے عورت كوادلا دمونا محال مجهاجا تاب حالاً تكييلى عليه السلام كى بيدائش اليى بى موكى _

اوراس فتم

اموات کح

ان كايقير

كوتكاح

حائے تو ؟

جائے گا

يهلےزمان

لئے کہ فز

ہاس

ندركم

واقعات

كاقائل

عادت

كرحن

پرواتعی' احمال

اورثكاء

عورت

عورت

قرآل

ر**دبور** احیاءال

والأ

چائد کاشق ہونا خلاف عقل وخلاف عادت ہے باوجوداس کے ہمارے نی کر بم اللہ اللہ اس کو واقع کر وکھایا جس کے مرزا قادیانی بھی قائل ہیں ان کے سوا صد ہا خوارق عادات قرآن وحدیث سے ثابت ہے جن سے خلام ہے کہ خدائے تعالی کی خاص مصلحت سے عادت کے خلاف بھی کرتا ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جرکسی کی درخواست پرعادت بدل دیا کرے۔

الحاصل جابر کی درخواست منظور ند ہونے سے بیٹا بت نہیں ہوسکٹا کہ خدائے تعالیٰ نے بطورخرق عادت کسی مردہ کوزیرہ کیا ہی نہیں فرصوصاً ایس حالت میں کہ خودایے کلام پاک میں خبر دے رہا ہے کہ گی مردوں کو ہم نے زندہ کیا۔

ایک قادیانی صاحب نے القول الجیب بین تکھا ہے کہ اگر ان چاروں مقاموں بین ایک فاماته الله مالة عام شم بعثه وغیرہ بین فقی احیائے موقی مراد ہوتا تو خداعلیم اموات کے ترکہ کی تقییم کے احکام تعییلاً نہ فرما تا اور عورتوں کے شوہر مرنے پر عدت اور خاند شینی کی ہدایت نہ فرما تا۔ بلکہ نکاح فائی کا تھم نہ جیجتا۔ بلکہ یوں تھم کرتا کہ فہر دار میت کے مال کی طرف ہاتھ نہ نہ میں واپس کرنے والے بین اور عورتوں کوتا کیدی ارشاد ہوتا کہ زنہار غیرے نکاح نہ کر لینا عنقریب ہم تمہارے خاوندوں کو تمہاری طرف لوٹانے والے بین

عادت ب باوجوداس كمارك ني كريم في مجى قائل بين ان كيسوا صدبا خوارق عادات ب كه خدائ تعالى كى خاص معلَّمت سے عادت ک کی درخواست برعادت بدل دیا کرے۔ دىمملحت نتقى - بلكة تلذذك وجهر ان كاذاتى اراكريدورخواست منظور موجاتى تو برشهيديبي تمنا سے اعلی ورجہ کا خارق عادت عادتی امور میں واخل وفوت موجاتا ہے کہ اعلی ورجہ کا خارق مد، عادات تَعَالَىٰ فَرَمَا تَاجَ وَلِسِن تَسجِدلسِينَة الله كدوه زنده كئ جائيس اس لئے صاف جواب ل - ب- اس لئے بدورخواست منظور نہیں ہوسکتی۔ مادت برقدرت نبيس يالمحى نبيس كيا_اس كي مثال لوئی دستورمقرر کردے تو کسی کوبیری نہیں کہاس میدلازمنبیس که کیسی بی خاص مصلحت اور ضرورت درت اپنے شامی اقتدار سے کسی نقرہ کے خلاف نهوگا كه خلاف قانون كيون كيا كميا ـ

نے سے میر ثابت نہیں ہوسکا کہ خدائے تعالی نے ماالی حالت میں کہ خودا سے کلام پاک میں خر

ب میں لکھاہے کہ آگران چاروں مقاموں میں حقیق احیائے موات و خداعلیم اموات و کی الحقیق احیائے موات و خداعلیم اموات و کی سال کی طرف کے اور خاند شین کی ایس کی محر کا رکھا کہ اللہ کی ارشاد ہوتا کہ مفاد عدوں کو تہاری طرف لوٹانے والے ہیں مفاد عدوں کو تہاری طرف لوٹانے والے ہیں مفاد عدوں کو تہاری طرف لوٹانے والے ہیں

اوراس منم کی بہت می تفریعات ولوازم لکھے جن کا مطلب مدہوا کہ خدائے تعالیٰ نے احیائے اموات کی خبریں جوقر آن شریف میں دی میں کے عزیر علیه السلام وغیرہ کوہم نے زندہ کیا تھا۔ اگر ان كالقين كرليا جائة بيركهنا بزيع كاكراب ندكسي كامال متروكه بعدموت تقسيم موسك ندعورتول كونكاح ثاني كى اجازت في كيونك عزير عليه السلام زنده موئ تنع - اكريدات الله المح مو جائے تو ہدی وقتیں لاحق ہوں گی۔ جن میں سے ایک بیے ہے کہ موت سے پہلے موت کا سامنا ہو جائے گا۔اس کے کی تعالی قرما تا ہے 'اهلکنا القرون الاولیٰ (قصص:٤٣)''لین يملي زمانه والول كوجم نے بلاك كيااس لئے اب ندكى كوكھانا سوجھے نہ بينا ندتكاح وهيره-اس لئے کہ حق تعالی فرما تا ہے کہ پہلے لوگوں کو ہم نے ہلاک کردیا اور بیمی کہنا بڑے گا کہ آگ مرد ہاں لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کے حق میں سرد ہوگئی تھی محرکوئی تھنداس قتم کے استدلال کوجائز ندر کے گااس لئے کہ گزشتہ کا خاص کوئی واقعہ بیان کرنا اس کو مقضی نہیں کہ ہروقت اس تتم کے واقعات بواكرين خصوصاً ايسے واقعات كاجن كاخارق عادت بونامسلم بے كوكى مسلمان اس كا قائل نبيل كرفن تعالى كى عادت بي كم برمرده كوزنده كياكرتاب غرضيكدا حيائ اموات كى عادت نہ ہونے کی دجہ سے تسیم میراث وغیرہ کی اجازت ہے۔ اگر جہ کہ اس میں بھی شک نہیں كرحل تعالى الى قدرت كالمدياب بعي مردول كوزنده كرسكاب محرهار دوين مين احمال رواتی آ فارمرتب نبین موسکتے ای دجہ سے گوہرونت آ دی کوموت کا احمال لگاموا ہے ۔ مگراس . اختال يرييكم نبيس موسكنا كداس كا مال تركه بيل تقييم كرديا جائي ياس كي عورت عدت بيس بيشي اور تکاح ٹانی کر لے فرضیکہ جب تک آ دمی ندم سے نداس کا مال تر کہ ہوسکتا ہے نداس کی عورت بیوه۔ای طرح جب تک مرده زنده نه بونداس کے مال سے ورثامحروم ہوں گے نداس کی عورت عدت ونكاح سےممنوع۔

یا کال ہلائے او

بعدتك زغره رما

لكعاب والم

قرة قال س

فسادع الله ي درخواست کی *ا*

آپنے ان

نے ایک کتار

۽ُ واخر

اليهودويم

قبروهی ت

عیسیٰ رک

ثم نادی ا

من التراب

ہواجوقبر کے جس کے سوا

ہے کھڑی ہو

ہوئی پھرتیسر

نے ابن عبا

اس کے باب

زنده بوكيااه

خالداك

یا فلانة فقالت لبیك وسعدیك فقال شائل اتحبین ان ترجع فقالت لا والله یسارسول الله انبی وجدت الله خیرا من ابوی ووجدت الآخرة خیرا من الدنیا "یمن نی آن الله فی وجدت الله خیرا آلی من ابوی ووجدت الآخرة خیرا من الدنیا "یمن نی آن الله فی ایک فی ایک فی است کی است کی است کی است کی است کی است که بر دکادی دنده نه کروگ ش ایمان نه لا وگار آپ نے فرایا اس کی قبر کهال به است نی تر دکا دی حضرت آن فی اس الرک کانام لے کر پکاراس نے جواب دیا حضرت آن نے فرایا کیا تواس بات کو پند کرتی ہے کہ پر وزیا میں لوٹے اس نے شم کھا کر کہایا رسول التعاقب میں بنیس چا متی میں نے خدا کوایت ماں باپ سے اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا۔

"روى ابن عدى وابن ابى الدنيا والبيهقي وابونعيم عن انس قال كنافي صفة عند رسول اللهُ عَنِي فاتته عجوز عميا مهاجرة معها ابن لها قد بلغ فلم يلبث أن أصابه وباء المدينة فمرض أياماً ثم قبض فغمضه رسول الله عَنْ الله عَنْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله على ا فاعلمه فأعلمتها فجاءت حتى جلست عند قدميه فاخذت بها ثم قالت انى اسلمت اليك طوعاً وخلعت الاوثان زهداً وحاجرت اليك رغبة اللهم لاتشمت عبدة الاوثنان ولا تحملني في هذا المصيبة مالا طاقة لي بحمله فوالله ماانقضي كلامها حتى حرك قدميه والقي الثوب عن وجهه وطعم وطعمنا معه وعاش حتى قبض النبى عُلَيْ الله وها لكت امه نكره الزرقاني في شرح المواهب اللدنية ج٥ ص١٨٣٠ بأب احياه الموتى) "يعن الس مح ين كم آتخضرت الله كالمناف كالمرتع كدايك نامينا بزهيا جرت كرك اين جوال فرزندك ساتھ حاضر خدمت ہوئیں تھورے دن گذرے تھے کدان کالڑ کا وہا ہے بیار ہوا اور چندروزیش انقال کیا۔حضرت نے اس کی آ تکھیں بند کر کے انس کواس کی جیمیر و تکفین کا تھم دیا۔ جب ہم نے اس کے شمل کا ارادہ کیا تو حضرت نے فر مایا کہ اس کی ماں کوخبر کردو چنا نچہ سنتے ہی وہ آئیں اور این لڑے کے پیروں کے یاس بیٹے کراس کے دونوں قدم پکڑے اور کہنے لیس یا اللہ میں خوشی ہے اسلام لا کی تھی اور بے رغبتی سے بنو ل کو چھوڑ ویا تھا اور کمال رغبت سے تیری طرف جرت کی تھی یا الله اليامت كركه بت يرست وشمن بنسيل اوراس مصيبت شل وه بارجه يرمت والبس ك اشانے کی جھے میں طاقت نہیں۔انس کتے ہیں کہ ہنوز رکام پورانہیں ہواتھا کہ اس الر کے نے

پاکس ہلائے اور کیڑ امندے ہٹا ویا اور ہمارے ساتھ اس نے کھانا کھایا اور حضرت کی وفات کے بعد تک زندہ رہااوراس اثناء میں اس کی مال کا بھی انتقال ہوگیا۔

(درمنورن۲م ۳۳۰، تحت قوله تعالی واحی الموتی باذن الله) پی امام سیوطی نے کھا ہے ' واخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت عن معاویة بن قرة قال سالت بنو اسرائیل عیسیٰ فقالوا ان سام بن نوح دفن ههنا قریبا فسادع الله یبعث لمنا فهنا فریبا فضادع الله یبعث لمنا فهنا فخرج اشمط ''لیخی نی امرئیل نے سی علیہ السلام سے درخواست کی کہمام بن نوح کی قبر یہاں سے قریب ہے۔ ان کے زندہ ہونے کی وعاء کیجے۔ آپ نے ان کو پکارا اوروہ قبر سے لکل آئے۔ یہال ایک بات اور بھی معلوم ہوئی کہ ابن ابی الدنیا نے ان کے بعد زندہ ہوئے۔

اوربروایت بھی (درمنثورس٣٦٠) میں ہے جس کی تخ ت این جربراوراین عساکر فی این جربراوراین عساکر فی این جربراورایت اور این عساکر این عبال این میں المواد میں المواد المد عن المد عد المد المداء قال کان عیسیٰ بن مریم اذا سرح رسله یحیون الموتیٰ یقول خالد المداء قال کان عیسیٰ بن مریم اذا سرح رسله یحیون الموتیٰ یقول

اس نے کہا کہ جب تک میری اڑی کوآپ س کی قبر کہاں ہے اس نے قبر دکھلا دی۔ قواب دیا حضرت اللہ نے نے فرمایا کیا تو اس ماکر کہایار سول اللہ اللہ میں نہیں جاہتی ہمتر پایا۔ والمعدقد وادہ نعدہ عن انس قال

رُ اتحبين ان ترجع فقالت لا والله

ن ابوى ووجدت الآخرة خيرا من

والبيهقي وابونعيم عن انس قال ورز عميا مهاجرة معها ابن لها قد ض اياماً ثم قبض فغمضه رسول رنا أن نغله قال يا أنس أثت أمه ند قدمیه فاخذت بها ثم قالت انی ماجرت اليك رغبة اللهم لاتشمت صيبة مالا طاقة لى بحمله فوالله الثوب عن وجهه وطعم وطعمنا إكت امه نكره الزرقانيّ في شرح يا. الموتىٰ) "يعنى الراكم كتة بين كرجم بعیا جرت کر کے اینے جوال فرزند کے الن كالركا وباس يارموااور چندروزش اس کی جمینرو تکفین کا تھم دیا۔ جب ہم نے ال کوخبر کردو چنانچه سنتے ہی وہ آئیں اور م پکڑے اور کہنے لکیس یا اللہ میں خوشی ہے ال رغبت سے تیری طرف جرت کی میں ا ت میں وہ بار مجھ برمت ڈال جس کے ، کلام بورانہیں ہواتھا کہ اس اڑکے نے لهم قدولوا كذاقولو كذا فإذا وجدتم قشعريرة ورمعة فادعوا عند ذلك "ينى عيى عليه السلام جباب رسولول كوميج توان كومردول كزنده كرن كالدبير بتلادية كريه كلمات كها كرواور جبجم يردو فلفح كمر عموجا كي ادراشك بني كيس تواس وقت دعا كرو

اوربیروایت محل (درمنورم ۲۵٬۳۵۳) یس به واخرج احمد فی الزهد عن شابت قبال انطلق عیسی علیه السلام یزور اخاله فاستقبله انسان فقال ان اخاك قدمات فرجع فسمعت بنات اخیه برجوعه عنهن فاتین فقلن یا رسول الله رجوعك عنها اشد علینا من موت ابینا قال فانطلقن فارینی قبره فانطلقن حتی ارینه قبره قال فصوت به فخرج "یعی می السام این کی بمائی فانطلقن حتی ارینه قبره قال فصوت به فخرج "یعی می ارواز الم این کی بمائی کی با کا قات کو کے ایک محض نے کہا کہ ان کا انقال بوگیا آپ نے لوٹا چاہا آپ کے می برشاق یہ کی بیت معلوم بوئی تو کہنے گئیں کہ آپ کا واپس جا تا ہمارے باپ کے انقال سے زیادہ ہم پرشاق سے فرمایا ایپ باپ کی قبر دکھلا دو اساتھ ہو کی اور قبر کی نشاند ہی کی آپ نے صاحب قبر کو پکارا چنانچہ دو قبر سے نکل اے۔

ر بہت الاسرار س ۱۳۹۰) میں شیخ نور الدین علی النمی نے لکھا ہے کہ شیخ ابو یکر شیل آیک ہار اسکے بیشے ہوئے سے سوسے زیادہ پر ندے وہاں اتر آئے شیخ کوان کی آ وازوں سے تشویش ہوئی اور غصے سے ان کی طرف دیکھا فوراً سب مرصحے ۔ شیخ کوان پر دم آیا اور کہا الٰہی میرامقصود بیانہ تھا فوراً زندہ ہوکراڑ مے۔

اورای (ص ۱۹۵) میں کھما ہے کہ ایک روز بطیحہ میں سات مخصول نے بہت سے پر شدوں کا شکار کیا گرسب مردار ہو گئے ہے۔ شخصی نظان بطا کی نے ان سے کہا اس شکار سے تہیں کیا فائدہ نہ خود کھا سکتے ہونہ کی کو کھلا سکتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کیوں، فر مایا اس لئے کہ دہ تو سب مردار ہیں۔ کسی نے بطور استہزاء کہا کہا گرآپ سے ہوسکا ہے تو زندہ کرد ہے۔ آپ نے کہا بسم اللہ الله اکبر اللهم احیها یا محی العظام وہی رمیم ہے کہتے ہی وہ سب زندہ ہوکرا ڈر گئے۔

اورای (مر۲۳۵) میں ہے کہ ایک باریخ احمد وہ گا تشریف رکھے تے ایک فخص نے آکر کہامیری خواہش یہ ہے کہ بیمر فابیال جواڑر ہی جیں۔ان میں سے ایک اور دوروٹیال اور شنڈ ا پانی میرے رو ہروہ وہ پ نے قول کیا۔ چنانچہ وہ سب چیزیں فراہم ہوگئیں۔ جب وہ کھانے سے پانی میرے رو ہروہ وہ آپ نے قول کیا۔ چنانچہ وہ سب چیزیں فراہم ہوگئیں۔ جب وہ کھانے سے

277

فارغ ہوا تو آپ۔ عیوہ زندہ ہوکراڑ آ اورا ک

کی خدمت میں و دیکھا که دھنرت ناگوار ہوا۔ دھنرن اٹھ کھڑ اہوا پھرا ا سکتا ہے۔

قتل ہوا تھا اور وخون ہو ہے ج بیٹھا اور شخط کی نے سٹا اور اک او

کے کنارے! بیہ کہتے ہی اق جب سب کھ وغیرہ۔اس میںاس کوعا

دے کہ چا سے تم اٹھوا

اس كت. بتريا المشهو

دتم قشعريرة ورمعة فادعوا عند ذلك "يعنى وال والمحردول كالمردول كالمردول كالمريخ كالمريم المادية كريم الموادية كريم الموادية كرور المحرد في المردود عن المردود الحالم عن المردود الحالم المردود الم

ت به فضرج "لین عینی علیه السلام اینے کی بھائی ال ہوگیا آپ نے لوٹنا چاہا آپ کے بعیبوں کو جب باہا ہمارے ہاپ کے انقال سے زیادہ ہم پرشاق اور قبری نشاعری کی آپ نے صاحب قبر کو پکارا

ین علی النحی نے لکھا ہے کہ شخ ابو بکر شیل ایک بار الرّ آئے شخ کوان کی آ واز دں سے تشویش ہو کی - شخ کوان پررتم آیا اور کہا المی میر انتصود بیانہ تا

ب روز بطیحہ میں سات فخصول نے بہت سے اٹان بطامی نے ان سے کہااس شکار سے تہیں نالوگول نے کہ وہ تو ان کے کہ وہ تو پ سے موسکتا ہے تو زندہ کرد یجئے۔ آپ نے کہ دوس سے العظام و هی دمیم سے کہتے ہی وہ سب

ہ احمد فائی تھریف رکھے تھے ایک فخص نے ایں ۔ان میں سے ایک اور دوروٹیاں اور ٹھنڈا چیزیں فراہم ہوگئیں۔ جب وہ کھانے سے

فارغ ہواتو آپ نے اس مرعانی کی ہڑیاں لے کرکہاانھبی بسم الله الرحمن الرحیم کہتے ہی وہ زندہ ہوکراڑگی۔

اورای (ص ٦٥) میں ہے کہ ایک عورت نے اپنے لڑکے کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلائی کی خدمت میں دیا آپ نے اس کو مجاہدہ اور سلوک میں مشغول فرمایا ایک روز وہ عورت آئی اور دیکھا کہ حضرت کے روبروسو کی جو کی روئی بیاس کو دیکھا کہ حضرت کے روبروسو کی جو کی روئی بیاس کو نا گوار ہوا۔ حضرت نے اس مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ دکھ کر فرمایا اٹھ اللہ کے تھم سے وہ فوراز ندہ ہوکر اٹھ کھڑ اہوا پھراس عورت سے فرمایا جب تیرے لڑکے میں بیبا ہوگئی اس وقت وہ مرغ کھا سکتا ہے۔

اورای (ص ٢٣٧) بين لکها ہے کہ ايک بارسيداحمر وفا گي آپ مريدوں کے ساتھ دريا کے کنارے پر بيٹے ہوئے تھے آپ نے فرمايا کہ اس وقت جھلی کا گوشت کھانے کو تی جا ہتا ہے۔
يہ کہتے ہی اقسام کی چيلياں کنارے پر آگئيں اور کثر ت سے شکار ہوا اور گر اہيوں بين کی گئيں۔
جب سب کھانے سے فارغ ہوئے اور چند قتلے باقی رہ گئے اس طور پر کہ کی کا سر ہے تو کسی کی دم جب سب کھانے سے فارغ ہوئے اور چند قتلے باقی رہ گئے اس طور پر کہ کی کا سر ہے تو کسی کی دم وغیرہ۔اس وقت ایک فض نے پوچھا کہ معفرت فض مشکن کی کیا صفت ہے۔ فرمايا کہ تمام خلائق بیس اس کو عام تصرف ديا جائے اس نے کہائی کی علامت کیا ہے۔ فرمايا اگر وہ ان چھليوں سے کہد دے کہ چلے جائيں تو وہ چلے ساویں پھران قتلوں کی طرف خطاب کر کے فرمايا اس مجھليواللہ کے تھم اسے تم اٹھواور چلی جاؤيہ ہی وہ سب زندہ ہوگئيں اور دريا ہیں کو در ہیں۔

بدروایت بیت الاسرادی بین چوتکهاس کے معنف فی نورالدین فی محدثین سے بین اس لئے ہرروایت کو بطرز صدیث است متعل بیان کیا۔ (تی اسین میں) میں 'فید مسا یتعلق بتریاق المحبین میں صاحب بجة الاسرار کے حال میں اکھا ہے قال الاسام الذهبی المسهور الذی هومن اعظم علماء الحدیث واکابرهم الذی یقال عنه انه محك

یے قائل ہیں۔معنزا

كه كرامت اور معجز.

ہے اور کرامت ولی

ولايت كرامت اتر

اموات کے ہیان

ترجمه بيان كياجاتا

مرحميا ـ افيهول _

جاؤل-اسي وقتز

. ا تارتے بی دہم

"عـن سهـل

پىفىمال س

عإب نو كرسكنا

ڈ الا اور جب

كويكارا فورأن

د*ارنهایت*

جوا اوراكي

آپسے مجلس میں

آرزوآتی

فقير يمحود

الرجال ومعيار هم العارف باحوال رجال الحديث والرواية في كتابه طبقات المقربين في ترجمة مصنف البهجة مانصه على بن يوسف بن جرير اللخمى المشظوفي الامام الاواحد المصرى نور الدين شيخ القراباً لديار المصرية ابو الحسن تصدر للاقراء والتدريس بالجامع الازهر وقد حضرت مجلس اقرائه واستانست بسمة وسكونه "و يميخام فبي جيشخص مصنف بهتالام الاوحديني ام يكانروزگاركتم بين اوراس كيمل كي صورى كوباعث فخر بحصة بين الامراركوالا مام الاوحديني ام يكانروزگاركتم بين اوراس كيمل كي صورى كوباعث فخر بحصة بين الامراركوالا مام الاوحديني امام يكانروزگاركتم بين اوراس كيمل كي صورى كوباعث فخر بحصة بين الامرادكوالا مام الاوحديني المراكوالا مام يكانروزگاركتم بين اوراس كيمل كي صورى كوباعث فخر بحصة بين

اور نیز (فی المین س ۱۱۵) میں محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین کا قول نقل کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کتاب بجۃ الاسرار میں نے مصر میں کامل پڑھی اور شیخ القادر جوا کا برمشائخین مصر سے متع ان سے اس کی اجازت لی۔ اس سے بجۃ الاسرار کی جلالت شان معلوم ہوتی ہے کہ محد ثین اس کوسبقاً سبقاً پڑھا کرتے تھے۔ محد ثین اس کوسبقاً سبقاً پڑھا کرتے تھے۔ ورش ومد ثین کے درس ومد رئیں میں وہ جب نقاد صدیث نے اس کتاب کے مصنف کوامام اوحد کہدیا اور محد ثین کے درس ومد رئیں میں وہ کتاب رہی تھی۔ کتاب رہی تواں وج اگر سکے۔

امام یافتی نے (روش الریاسین ۱۹۳) میں لکھا ہے کہ قعمی کا چیم ویدواقعہ ہے کہ ایک جماعت یمن سے جہاد کے لئے آئی ان میں سے ایک شخص کا گدھا مرکبا ہر چندرفقاء نے ان کی سواری کے لئے آئی ان میں سے ایک شخص کا گدھا مرکبا ہر چندرفقاء نے ان کی سواری کے لئے اپنے گدھے پیش کئے ۔ گرانہوں نے قبول نہ کیا اور وضوکر کے دورکھت نماز پڑھی اور دعا وکی کہ اللی تیری راہ میں تیری رضا مندی کے لئے میں جہاد کے واسطے لکلا ہوں اور گوائی دیتا ہوں کہ تو مردوں کو تو قبروں سے اشائے گا۔ اللی میں تجھ سے میہ طلب کرتا ہوں کہ میرے گدھے کو زندہ کردے میہ کہ کرگدھے کو مارا وہ کان جمٹلی ہوا فورا کھڑا ہوگیا وہ اس پرسوارہ وئے اور اپنے رفقاء سے جالے۔

اورای (م ٢٠٩) میں لکھاہے کہ ایک روز چند پرندے بریاں پیٹے مفر جے دسترخوان بلائے گئے۔ آپ نے ان سے کہا کہ اڑجا دوہ سب زندہ ہو کر اڑ گئے۔

(فآد کی صدیقہ ص ۲۵۷) میں فدکور ہے کہ علامہ ابن حجر بیتمی کئی سے سوال کیا گیا کہ لرامت معجز ہ کے درجے کو پہنچ سکتی ہے یا نہیں اوران دونوں میں کیا فرق ہے۔انہوں نے جواب یا اہل سنت ، جماعت کے کل فرقے لیعنی فقہا اصولیین اور محدثین وغیر ہم سب کرامت کے وجود

وال رجال الحديث والرواية في كتابه بهجة مانصه عليٰ بن يوسف بن جرير المصرى نور الدين شيخ القرابأ لديار لتدريس بالجامع الازهر وقد حضرت سكونه "و يكيئ الماد بى جي حض مصنف بجة ب اوراس کی مجلس کی حضوری کو با عث فخر سیجیتے ہیں

الجزرى ماحب صن حمين كاقول لقل كياب مريس كامل بزهمي اورشيخ القادر جوا كابر مشامخين بجة الاسرار كي جلالت شان معلوم ہوتی ہے كه ئ ستے اس کی مجی اجازت لیا کرتے تھے۔ مد کمددیا اور محدثین کے درس وید ریس میں وہ ش چون وچرا کر<u>سکے</u>

الكهام كشعى كالهثم ديدواقعه بكرايك فمض کا گدهامر کیا ہر چند رفقاء نے ان کی قول نه کیااور وضو کرکے دور کعت نماز پردهی ة من جهادك واسط لكلا بول اور كوابي ويتا روں سے افغائے کا۔ البی میں تھے سے بیہ ركده يحكو ماراوه كان جعنكنا موا نورا كمرا

الرغب بريال في مغرب كي وسر خوان اہوکراڑ محے_

أن جريتي كي سيسوال كيامياك ل میں کیا فرق ہے۔ انہوں نے جواب محدثين دغير ہم سب كرامت كے وجود

کے قائل ہیں۔معتزلہ اس کے قائل نہیں۔ مجرابل سنت کے دلائل احادیث سے بیان کئے اور لکھا كدكرامت اور مجز من من كوكي فرق نبيل سوائ اس ك كم هجزه وعوى نبوت كي تقعد يق ع لئة ہاور کرامت ولی سے صادر ہوتی ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کر بی نہیں سکا۔ کیونکہ بیدعویٰ کرتے ہی ولایت کرامت اس کی سلب ہوجائے گی اوروہ کا فر ہوجائے گا۔اس کے بعد کی واقعات احیائے اموات کے بیان کئے جوبطور کرامت اولیاء اللہ سے صادر ہوئے ہیں۔ چنانچہ چند واقعات کا ترجمه بیان کیاجا تاہے۔

ایک بیک عبداللہ تستری جہاد کے لئے جارہے تھے کدرستہ میں ان کی سواری کا محور ا مرکیا۔ 'نہوں نے دعاء کی کہالٰبی پرگھوڑا مجھےاس دفت تک عاریت دے کہ میں اپنی بستی تستر کو پکنچ جا دُل _ای ونت گھوڑا کھڑا ہو کیا ادراس سفر میں پوری رفانت دی اور جب تستر کو پہنچے تو خو کیر اتارتے عی وہ مرکبا۔

اورایک اعرابی کے اونٹ کے زندہ ہونے کا واقعہ مجی ای قتم کانقل کیا ہے اور لکھا ہے "عن سهل التسترى انه قال الذاكر الله على الحقيقة لوهم أن يحيى الموتى يسف على سهل "تسترى كيت بين عقق طور يرجواللد تعالى كاذكركيا كري اورده مرده كوزنده كرتا عابة كرسكاب

ادر الكساب كدفي ابدل ابوالغيث كے ياس ايك بلي بلي موئي تقى مفادم في اس كومار والااورجب فيخ في اس كاحال كى روز كے بعد يوج باتوا بى لاعلى ظاہرى فيخ في حسب عادت ملى كويكارا فوراز نده بوكرآ كئي.

اور العاب كرفيخ ابو يوسف و مالى كى كى مريد كانقال موارجس سے اس كر ابت دارنهایت مغموم تعرب و بال تشریف لے مئے اورقم باذن الله تعالی اس سے کہا فورا وہ اٹھ کھڑا موااورايك مت تك زنده ربا

(تعات الانس ٢٦٨) ميس مولانا جائي نے عين القصاة بعداني كے حال ميں لكھا ہے كہ آب سے اعلی درجہ کے خوارق عادات مثل احیاء وامات ظہور میں آئے۔ چنانچہ ایک روز ساع کی مجنس میں ابوسعید تر ندی نے ایک بیت بڑھی جس برآ ب کو جد ہوا۔ ابوسعید نے کہا مجھے مرنے کی آرز وآتی ہے۔ آپ نے کہام جاؤوہ فورا بیہوش ہوکر کرے اور مرکئے۔ مفتی شہر بھی اس مجلس میں عاضرتے پوچھا کہ آپ نے زندہ کوتو مارڈ الا کیا مردہ کوبھی زندہ کر سکتے ہو۔ کہا کون مردہ ہے کہا فقیه محمود آپ نے کہا البی فقیہ محمود کوزندہ کردے ای ساعت وہ زندہ ہو گئے۔ یہ چندواقعات جودو چار کہ ہیں سے لکھے گئے ان کو مشتے نمونداز فروار ہے جھنا چاہے اگر تمام کتب ہیروتواری وغیرہ ہیں تلاش کئے جا کیں تو اور بہت سے واقعات ہل سکتے ہیں اور بہتو ابھی معلوم ہوا کہ ابن الی الدنیا جوا کا برمحد ہین سے ہیں انہوں نے ایک کتاب ہی مستقل زیرہ شدہ مردول کے حال ہیں کتسی ہے۔ اس سے ان کا بہی مقصود تھا کہ احیائے اموات کا ذکر قرآن شریف میں جو کئی جگہ واقع ہونے سے کوئی میں جو کئی جگہ واقع ہونے سے کوئی استبعاد باتی ندر ہے۔ حق تعالی ان علاء کی سعی محکور فرماد سے کہ ہم آخری زمانے والے مسلمانوں کے ایمان کو متحکم کرنے کی فرض سے کیسی کیسی محتقیں کو ادا کر کے ایک ذخرہ معلومات کا ہمارے لئے فراہم کردیا جس کی شکر گذاری ہم پرواجب ہے۔

ان تمام واقعات کود کھنے سے طاہر ہے کہ صدیث شریف میں جووارد ہے علماہ کا امتی کسانی بیاہ ویوں میں جووارد ہے علماہ کا امتی کسانی بیاہ بنی اسرائیل اس سے یکی مراد نیل کمرف زبانی وعظ وصیحت علاء کا م ہے۔ بلکہ مقتعنا کے کمال تشبہ سے کہ جس طرح انبیاء نے احیائے اموات وغیرہ کا حوارق عادات سے کام لیا تھا سیدالانبیاء والرسلین مقاللہ کی امت اس باب میں بھی ان سے چھے ندر ہے۔ چنا نچے علاء باللہ قدس اللہ اسرارہم نے اس کو بھی دکھایا۔

ہمیں اس کا یقین ہے کہ بیتو کیا اگر کی جز ان واقعات کے پیش کے جائیں تو بھی مرزا قادیانی اوران کے پیروایک نہ مائیں گے اور جس طرح مرزا قادیانی ہوران کے پیروایک نہ مائیں گے اور جس طرح مرزا قادیانی بھی انکار ہی خسین سے واقعہ شہادت کی روایات اور تو اتر کا انکار ہے ہمارے مرزا قادیانی بھی انکار ہی فرمات کو رہیں گے۔ اس لئے یہاں ہماراروئے شن مرزا قادیانی کی طرف نہیں ہے۔ بلکہ ہم ان حصرات کو توجہ دلاتے ہیں کہ جوفقہا واور محدثین اورادلیا واللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں ورند مخالفین اہل سنت و جماعت کے روبر دان حصرات کے اقوال پیش کرنا ایسا ہے جسے یا در ہوں کے مقابلہ میں قرآن وحدیث کوئی فائدہ متعور نہیں۔

معتزلداوران کے ہم خیال لوگوں کواصل کرامت ہی کا انگار ہے اور ہوتا ہمی چاہئے۔
اس لئے کہ اور زاد نابیعا مثلاً اگر خط وخال وسن و جمال اور جملہ الوان وانوار کا انگار نہ کرے تو کیا
کرے۔اس کی عقل میں صلاحیت ہی نہیں کہ ان چیزوں کا تصور کر سکے۔اس طرح معتزلہ نے
دیکھا کہ آخر ہم بھی مسلمان ہیں اور بھی کرامت کی صورت بھی نہ دیکھی۔اس لئے ان کی عقلوں
نے اصل کرامت ہی کا انکار کر دیا۔انہوں نے بینہیں خیال کیا کہ اس میں اپنا ہی قصور ہے۔

کرامتکامه که کملی کملی آیا جائیں۔کرام پیدا ہوجس

واحاديث يرا

نہیں کر سکتے سکتے _معتزلہؑ کی تو ذاتی غرا

بيان فرمايا. كسخ بين كر بمعنى نوم وه ب وه هنية ايك مرده كا

گپساس۔ کیموت'

خارية

ماسوااس.

ثم بعث فانذر وانظر الله عا

ٹابت۔

بی سے لکھے گئے ان کو مشتے نمونداز فردار سے بھنا جا ہے ایکے جا کیں تو اور بہت سے داقعات ال سکتے ہیں اور بیتو مین سے ہیں انہوں نے ایک کتاب بی مستقل زندہ شدہ ان کا بھی مقصود تھا کہ احیائے اموات کا ذکر قرآن ن شریف رمتعدد مقامات میں اس کا دقوع معلوم ہونے سے کوئی اسمی مشکور فرمادے کہ ہم آخری زمانے دالے مسلمانوں اسمی مشکور فرمادے کہ ہم آخری زمانے دالے مسلمانوں اسمی مشکور فرمادے کہ ہم آخری زمانے دالے مسلمانوں

نے ظاہر ہے کہ حدیث شریف میں جو دار دہے علما، ساسے بہی مرادنہیں کہ صرف زبانی وعظ دھیجت علاء کا ہے کہ جس طرح انبیاء نے احیائے اموات وغیرہ کا ووالمرسین ملک کی امت اس باب میں بھی ان سے مراد ہم نے اس کو بھی دکھایا۔

کیا اگر کئی جزان واقعات کے پیش کئے جا کیں تو بھی اے اور جس طرح مرزا حیرت صاحب کو حضرت امام کے افکار بی فرماتے کا افکار ہی فرماتے کرزا قادیا نی مجمی انکار بی فرمات کو کرزا قادیا نی کی طرف خبیں ہے۔ بلکہ ہم ان حضرات کو کیا واللہ کے ساتھ حن ظن رکھتے ہیں ورنہ خالفین اہل اقوال پیش کرنا ایسا ہے جیسے پا در یوں کے مقابلہ میں اقوال پیش کرنا ایسا ہے جیسے پا در یوں کے مقابلہ میں اقتیجی اوقات کے کوئی فائد متھو زئیں۔

ی کوامل کرامت بی کا افکار ہے اور ہونا بھی چاہے۔ سن د جمال اور جملہ الوان وانوار کا افکار نہ کر ہے تو کیا کہ ان چیزوں کا تصور کر سکے۔ اس طرح معتزلہ نے ست کی صورت بھی نہ دیکھی۔ اس لئے ان کی عقلوں نے پہنیں خیال کیا کہ اس میں اپنا بی تصور ہے۔

کرامت کا مدارتو کمال ایمان پر ہاور وہال نس ایمان بین کلام ہے۔ کیابی مقتضائے ایمان ہے کہ کمکی کملی کملی کملی کملی کملی کملی کما آیات واحادیث کوا پی سجویش ندآنے کی وجہ سے ندمان کران بیں اقسام کی تاویلیس کی جا کمیں۔ کرامت کا درجہ تو فقط ایمان لانے سے بھی حاصل نہیں ہوسکا۔ جب تک ایک حالت نہ پیدا ہوجس سے خالق کی خوشنودی کے مستحق ہوں۔ پھر ایما مظلم الشان درجہ بغیر تمام آیات واحادیث پرایمان لانے کے کیوں کر حاصل ہوسکتا ہے۔

الحاصل جس طرح معتزلہ کے اٹکار کرامت ہے اہل سنت وجماعت کرامت کا اٹکار نہیں کر سکتے ای طرح مرزا قادیانی کے اٹکار احیائے اموات سے وہ لوگ اس کا اٹکارٹیس کر سکتے ۔معتزلہ کوتو صرف قیاس ہی نے روکا تھا۔اس میں ان کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی۔مرزا قادیانی کی تو ذاتی غرض بھی اس اٹکار سے متعلق ہے ایسے موقع میں ان کی بات کیونکر قابل اعتبار ہو سکے۔

حق تعالی عزیریا ارمیاعیم السلام کے مرکے زندہ ہونے کا داقعہ جوتر آن شریف یل بیان فرمایا ہے مرزا قادیانی اس کی نسبت (ازالة الادبام ص١٦٥، ١٦٦١، ١٦٦٠، نزائن جسم ٢٥٥٥) یل کھتے ہیں کہ ''قصہ عزیر وغیرہ جوتر آن میں ہاس بات کے نالف نہیں کیونکہ لفت میں موت بمعنی نوم وغثی بھی آیا ہے۔ دیکھوقا موں اور جوعزیر کے قصہ میں بڈیوں پر گوشت چڑھانے کا ذکر ہو وہ وہ تیقت میں ایک الگ بیان ہے۔ جس میں بیہ جبکا نا منظور ہے کہ رتم میں خدائے تعالی ایک مردہ کو زندہ کرتا ہا اور اس کی بڑیوں پر گوشت چڑھا تا ہے اور پھر اس میں جان ڈالنا ہے ماسوااس کے کی آیت یا حدیث سے ٹابت نہیں ہوسکتا کہ عزیر دوبارہ زندہ ہوکر پھر بھی فوت ہوا۔ اس اس سے صاف ٹابت ہوتا ہے کہ عزیر کی زندگی دوم دغوی نہیں تھی در شاس کے بعد ضروراس کی موت کا ذکر ہوتا۔'

يقسر آن شريف ش الطرن آدور الكه بعد موتها فاماته الله مائة عام خاوية على عروشها قال أنى يحيى هذاه الله بعد موتها فاماته الله مائة عام شم بعثه قال كم لبثت قال لبثت يوما اوبعض يوم قال بل لبثت مائة عام فانذر الى طعامك وشرابك لم يتسنه وانظر الى حمارك ولنجعلك آية للناس وانظر الى العظام كيف ننشزها ثم نكسوها لحما فلما تبين له قال اعلم أن الله على كل شتى قدير (بقره: ٢٥٩) "عامل منمون اس يشريف كاجوا عاديث على ثابت عين كوابن جرية في قدير (بقره: ٢٥٩) "عامل منمون اس آيشريف كا وادوم من من ين في المرام ميولي في ومنثور من اوروم من من ين في المرام ميولي في ومنثور من اوروم من من ين في

معلوم ہوگیا ً

ہےخرابی۔

کہتمارے[،] بتائمیں۔"و

يتصاوران

عباش فك

بجلس

سنة فبع

کے ساتھ

کے۔ یہار شہر ہاعتبار^و

مستمرر مااد

مغايزت

که کویاوج

السلامكود

محال چيزو

رے یا اء

ارشاديخ

طرف د!

تمام داقعا اختيار ك<u>و</u>

قادار_

تطويل.

المئذر

ذكركيا بيد باورساق وسباق سيجى ظاهر بكرجب بيت المقدس من في اسرائيل ك نو خیز اور عے خیال کے لوگ خدااوررسول سے بخوف ہو کئے اور فسق و فجو رحد سے زیادہ ہو گیا۔ ارمیا علیہ السلام پر دحی ہوئی کہ اب بیستی غارت اور ویران کر دی جائے گی۔ ہر چندانہول نے لوگوں کو بہت کچھ مجھایا اور وعظ وقعیحت کی ۔ مگر جب ایمان ہی نہ ہوتو کیا اثر ہوسکتا ہے۔غرض کہ سس نے نہ مانا آخر بخت لعرنے اس پر چڑ حائی کی اور قبل عام کر کے اس کو ایسا جاہ کیا کہ تمام مکانات وعمارات منهدم کرویئے۔جس سے بوری بستی ایک تود و خاک مثل بہاڑنظر آتی تھی۔ارمیا علیدالسلام و بال سے جاتے ہوئے کسی پہاڑ کے کنارے کھڑے ہو مجے اور کمال افسوس سے کہا کہ اب يستى كهال آباد موسكت ب-"اوكالذي مر على قرية وهي خاوية على عروشها قال انی یحیی هذاه الله بعد موتها (بقره: ٢٥٩) "اورایک روایت ش مے کو ریایہ السلام كااس يركذر موااور انبول نے بيكلمه كها يبرحال خدائ تعالى كومنظور مواكه نبي وقت كا استبعاد دفع كرد __ ملك الموت كوتهم مواكه ان كى ردح قبض كرليس - چنانچرروح قبض كر كي كي -جسى خرح تعالى قرآن شريف من وياب كد فاماته الله اوران كالاشدوي يزار با- يهال تك كه جب ستريرس كذر بي وشاه كوظم مواكه بيت المقدس كو يعرآ با دكر بيت الجيمين سال میں وہ بالکل آ باد ہوگیا۔اس وقت جب کہ پورے سوبرس ان کی موت سے گذرے تھے حق تعالى نان كوزىره كيا "فاساته الله مائة عام ثم بعثه "اورزنره السطور يرك كي كرجو خدشدان کے دل میں تعااس کا جواب ساتھ ہی ہوجائے۔ یعنی ابتداء آ تکھیں بنائی کئیں اور مہلے پہل جس پرنظر پڑی وہ بیت المقدس تھا۔جس کی آبادی محال مجمع گئے تھی ۔ دیکھا کہ اس کی اب میہ حالت ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ خوش نماادرخوش منظرہ۔ کیونکہ کل ممارتیں جدید بنی ہوئی تعیں۔ جن میں نام کو کہنگی نہتی۔ جب انہوں نے ایے سوال کا جواب علی طور پر پالیا تو ارشاد ہوا کہ اب تاءً كتم يهال كتے دوزرہے۔قال كم لبثت كماايك دونياس سے بحى كم' قدال لبثت يوماً او بعض يوم "اس لئ كراس عالم عنائب مون كاوتت مي كاتفااوراب غروب كاوتت ب_فرماياينيس بلكسويرس كذريك بين قال بل لبثت ماثة عام "ابغوركروكيامكن ب كەتىٰ مەت كھانے پينے كى چيزوں از تتم فواكە محفوظ رەسكيں۔ ديكھويە چيزيں بلاتغيرتمبارے سامنے رکھی ہیں اور گدھا بھی بحال خودموجود ہے۔ بدوہی اشیاء ہیں جوتمہارے ساتھ تھیں۔ "فانظر الى طعامك وشرابك لم يتسنه وانظر الى حمارك "استان كويكى

معلوم ہو گیا کہ جس طرح خدائے تعالی خراب کوآ باداور درست کرتا ہے ای طرح جس چیز کو جا بتا ہے خرائی سے محفوظ بھی رکھ سکتا ہے۔اس کے بعدار شاد ہوا کدان کارروائیوں سے ہمارا مقصود بیتھا كهتمار ب خدشه كا جواب مع شئي زائد موجائ اوريبمي غرض تمي كتهمين ابني قدرت كي نشاني بتاكيس ـ "ولنجعلك آية للناس" چانچاياى بواكرجبوه ايخ مركة ويت بوره تے اوران کی وہی عرقمی ۔جوانتال کے وقت تھی۔ چتانچہ (درمنثورج اس ٣٣٣) میں ہے "قال ابن عباسٌ فكان كما قال الله ولنجعلك آية للناس يعنى لبنى اسرائيل وذالك انه يجلس مع بنى بنيه وهم شيوخ وهوشباب لانه كان مات وهوا بن اربعين سنة فبعث الله شاباكهنية يوم مات مختصراً "غرض كرجب مجلس من ووايخ يولول كساته بيضة توحق تعالى كى قدرت كامشابده موتا كدداداتو جاليس برس كادر يوت سوسوبرس ے۔ یہاں بیکت قابل یاور کھنے کے ہے کہ بیت المقدى خرابى كے بعد ازسرنوآ باو موا جس كونيا شهر باعتبار تعمیر کے کہ سکتے میں اور فوا کہ میں خرابی اور تغیر آیا ہی نہ تھا۔ بلکہ وجودان کا بحالت سابقہ مسترر باادرعز برعليه السلام كاوجود ندمش فوا كمستمرر بإنه بيت القدس وجود سابق ولاحق ميس السك مغایر ت ہوئی۔جس سے نع عزیر کہلائیں۔ بلکہ وجودسابق کے ساتھ وجودلائ ایسامتصل کیا گیا کہ و یا وجودسابق بی مستر ہے۔ای وجہ سے ان کے بیاتوں نے اپناواداتسلیم کرلیا غرض کے عزیم علیہ السلام كوويران شيركة باوبونة بى من كلام تفاحق تعالى في است بره كرقابل استبعاد بكد محال چیزوں کا مشاہدہ کرادیا۔ کیونکہ عقل ہرگر جا ترنہیں رکھتی کہ میوہ بغیر تغیر کے سوسال تک محفوظ ربے یا اعادہ معدوم کا ہو سکے۔اس کے بعدمعدوم کوموجود کرنے کا طریقہ دیکھلا یا گیا۔ چنانچہ الرثادية وانتظر الى العظام كيف ننشزها ثم نكسوها لحما "يمل الى الميلال كل طرف دیکھوکیکی جع موری میں ادر کس طرح ہم ان بر گوشت پہناتے ہیں۔ جب انہول نے تمام واقعات يجشم خودو كيم لئ اوراجي طرح ان يربيام ظاهر بوكيا- "فلما تبين له"ب اختيار كمدا شف كـ أعلم ان الله على كل شلى قدير "العنى من جاما مول كدالله مرجزير قادار بوران بتى كا آبادكرناتو كيامعدوم كودوباره موجودكرسكا ب- وغير ذلك!

 بمی ظاہرے کہ جب بیت المقدس میں بن امرائیل کے ل سے بےخوف ہو مے اور فت و فور صدسے زیادہ ہو کیا۔ تی غارت اور ویران کر دی جائے گی۔ ہر چند انہوں نے کی مرجب ایمان می نه بوتو کیا اثر موسکتا ہے غرض کہ یر چرهانی کی اور قتل عام کرے اس کواییا جاہ کیا کہ تمام سے پوری بستی ایک تودہ خاک مثل بہا زنظر ہ تی تھی۔ارمیا ا الله كارك كور عام المال افسوى سے كہاك لذى مر على قرية وهي خاوية على عروشها ها (بقره:۲۰۹) "اورایک روایت می بے کو ریعلیہ المهكها ببرحال خدائے تعالی كومنظور ہوا كه نبي وقت كا كمان كى روح قبض كرليس _ چنانچەروح قبض كرلى كئي _ ك مناماته الله اوران كالاشدوين يزار با يهال اہ کو مکم ہوا کہ بیت المقدس کو پھر آباد کرے۔ چنانچ تیس اب كديور برس ان كي موت سے كذر ي تقي حق انة عام ثم بعثه "اورزنده الي طوريركة كي كرجو ه بی ہوجائے۔ یعنی ابتداء آئیسیں بنائی گئیں اور پہلے سُ کی آبادی محال مجمی می تھی۔ دیکھا کہ اس کی اب ہے خوش منظرے۔ کیونکہ کل عمارتیں جدید بنی ہوئی تھیں۔ البيغ سوال كأجواب عملى طورير ياليا توارشاد مواكهاب ثت كماليكروزياس عجى كم"قل لبثت يوماً عفائب مونے كاوفت منح كا تمااوراب غروب كاونت نال بل لبثت مانة عام "ابغوركروكيامكن ب فوا که محفوظ روسکیس په د چیزی بلاتغیرتمهارے ود ہے۔ یہ وہی اشیاء میں جوتمہارے ساتھ تھیں۔ تسنه وانظر الى حمارك "اسسان كويكى قال اللها

اس كومحالا

25

ے ذرا

وغموض

اسلام

مرزاقاه

لكعتاج

تبيررا

بن برا

رعوی کی

کی خوا

(4

كان

مرزا قادیانی کی جہاں غرض متعلق ہوتی ہے تو فرماتے ہیں کہ صدیث ضعیف بھی اعتبار کے قابل ہے۔ کیونکداس کا موضوع ہونا تو ثابت نہیں۔جیسا کہاس کتاب میں معلوم ہوا۔

اور (ازلة الاوہام م ٥٥٥، نزائن ج م ٥٠٠) يل لكھتے بيل كہ جو صديث قرآن الريف كو تالف نيس بلكہ اس كے بيان كواور بحى بسط سے بيان كرتى ہے وہ بشرطيكہ جرح سے خالى ہو قبول كرنے كو لائق ہے۔ اب و كھيئے بيرحد يثير اقا ضعيف بحى نيس بلكہ خود محد ثين نے صحت كى تصرح كى ہے اور ان بيس كى محدث نے جرح بحى نيس كى اور قرآن كواور بحى بسط سے بيان كردى بيل كہ ملك الموت نے ان كى روح قبيل كى اور زعرہ ہونے كے وقت پہلے آئكسيں بيان كردى بيل كہ ملك الموت نے ان كى روح قبيل كى اور زعرہ ہونے كے وقت پہلے آئكسيں بيالى كئيس ۔ تو بقول مرزا قاديانى وہ بحى قابل قبول بيں ۔ جس سے يقينا الابت ہوگيا كہ موت بيال توم وقتى كے محن ميں نيس ہے اور جب احادیث اور آیت قرآنى سے اس عالم ميں موت كے بعد زندہ اب ہوگيا تو لا برجمون سے مرزا قاديانى نے جو مطلب نكالا تھا كہ كوئى مردہ زعرہ نہيں ہوسكا وہ غلط ہوگيا۔

اور وہ بات ماوق آگئی جوخودمرزا قادیانی (ازالة الاوبام م ٥٥٨،٥٥٥ ، فزائن جسم مدم،١٨٠) بن تحرول كي دلول بن

ال جیما کرای کتاب میں معلوم ہوا۔
اس جیما کرای کتاب میں معلوم ہوا۔
اس جیمان کرتی ہے وہ بشرطیکہ جرح سے
مدیثیں تو ضعف بحی نہیں بلکہ خود محدثین نے
مدیثیں تو ضعف بحی نہیں بلکہ خود محدثین نے
جرح بحی نہیں کی اور قرآن کو اور بھی بسط سے
اس کی اور زعم ہونے کے وقت پہلے آ تکھیں
میں جس سے یقینا ثابت ہوگیا کہ موت
ریف اور آیت قرآنی سے اس عالم میں موت
دیانی نے جومطلب نکالاتھا کہ کوئی مردہ زعدہ

دیانی (ازانة الاوبام س۵۵،۵۵۵، نزائن جس

قال الله اور قال الرسول كي عظمت باقى نهيس ربى _اس لئے جو بات ان كى اين سجھ سے بالاتر ہو اس کومالات اورمتععات میں داخل کر لیتے ہیں۔ قانون قدرت بیکک حق اور باطل کے آز مانے كے لئے ايك آله ہے۔ مر برايك شمكى آ زمائش كااى پر مدارنيساس فلفى قانون قدرت ے ذرااو برج و کرایک اور قانون قدرت بھی ہے جونهایت دقیق اور عامض اور بہاعث دقت ومموض مولی نظروں سے چھیا ہوا ہے جو عارفوں ہی رکھاتا ہے۔مسلمانوں کی بدشمتی سے بیفرقہ می اسلام میں پیدا ہوگیا۔ جس کا قدم دن بدن الحاد کے میدانوں میں آ کے بی آ مے چل رہا ہے۔'' مرزا قادیانی نیچروں کی چنگال سے مسلمانوں کواس وجہ سے تکال رہے ہیں کدوہ مرزا قادیانی ک عيسويت كونييل مانة_ چنانچداى تقرير كى ابتداء (ازلة الادبام م٥٥٥، نزائن جسم ٣٩٩) يل کلمتے ہیں کہ' حال کے نیچری جن کے دلول میں پھر بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی یاتی نہیں دہی یہ ہے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جوسے ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں بیتمام خریں بی فلا ہیں۔ شایدان کا الی باتوں سے مطلب بیہ ہے کہ تااس عاجز کے اس دعوى كى تحقيركر كے اس كو باطل منبرايا جائے "اس موقع من تو ماشاء الله مرزا قاديانى نے حديثوں ک خوب بی طرفداری کی مرجب کوئی مدیث ان کے خالف موتی ہے (اور ہمیشد یکی مواکرتا ے) تو خواہ دہ بخاری کی حدیث ہو یامسلم کی صاف فر مادیتے ہیں کہ حدیث اگر میج بھی ہوتو مفید عن إلى النظن لا يغنى من الحق شيقاً "العنى مديث على كل بات البت إس بوكتى اورمرزا قادیانی کی توجه مدیث کی طرف ایسی ہوتی جیسے آتھ مساحب کے بھامے بھرنے کا نام انہوں نے رجوع الی الحق رکھ دیا تھا۔اب بے جارے نادان مسلمان اگر نیچروں کے پنجدسے لکے بھی تو مرزا قادیانی کے پنجہ میں گرفار ہیں اور مجوران کو یکی کہنا پڑے گا کہ کوئی حدیث قابل اعتبار نیس اور بزبان حال کهدر ب بین (دیدم عاقبت خود کرک بودی) مگراس سے کیا ہوتا ہے کی بات اگر مجھے کے کہتے تواس کے نتائج بی پچھاور ہوتے۔

مرزا قادیانی نے اگر چداخال قائم کردیا ہے کہ وت کے معنی لفت میں نوم وغثی کے ہیں۔ گر وہ موت ہیں خوال میں کہ اس کے معنی لفت میں نوستے ہیں۔ چنانچہ (ازالة الاوہام س٣١٥، خزائن جس ص٨٤) میں لکھتے ہیں ''اگران آیات کوان کے ظاہری معنی پرمحول کیا جائے تو صرف بیٹا بت ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے کرشمہ قدرت نے ایک کھر کے لئے عزیم علیہ السلام کوزندہ کر کے دکھلا دیا۔
تاکہ اپنی قدرت پر اس کو یقین دلائے۔'' گران کے مرید صاحب نے تو موت کا انکار ہی

كرويا _ چنانچدالقول العجيب مي لكها ب كه بدايك خواب من جوالله نے نبي كو دكھلائي مني - ان كو خیال پیدا ہوا کہ ہڈیوں کو کیونکر زعرہ کرسکتا ہے۔ تب اللہ نے ان کی تمل کے لئے ان برخواب طاری کی اورخواب میں ان ہٹریوں وغیرہ اورغیرآ باوز مین کوسوسال کے اندرآ با دہوتے دکھلایا۔ پھر جب وہ خواب سے بیدار ہوئے تو اللہ نے پوچھا کہتم اس حالت میں کتنی دیررہے۔انہوں نے جواب دیا ایک دن۔اللہ نے کہا تو ۱۰۰ سال تک اس نظارہ کو دیکمتار ہا۔ پھر جب ان کوتر دو بدا ہوا کہ کیا میں سوسال تک سوتا، بایا تب اللہ نے ان کے رفع فکک کے لئے فر مایا کہ وہ بات تو خواب کی لینی عالم مثال کے سوسال تھے۔ کیونکہ تم اپنے کھانے اور پینے کی چیز کود میمواس پرکوئی سال نہیں گذرے۔اپنے گدھے کو دیکھو کھڑا ہوا ہے۔ ماحصل اس کا یہ ہوا کہ مرزا قادیانی نے ناحق اقرار کرلیا کہ وہ ایک لھے کے لئے مرے تھے۔ دراصل وہ مرے بی نہیں اور اللہ تعالیٰ جو فامات الله فرمایا ہوہ مجی کھائی ہی بات ہدراصل ندوه مرے ندسوبرس بڑے دے۔ بكد صرف تين عارب برسوت رساورسوبرس تك خواب ديكما كئيد فساماته الله مائة عامكا مطلب ہوا پھر جب خدانے ان سے او جھا کہ کم لبشت اس کا مطلب سے کہ تنی دیرخواب و یکھا کئے مرانبوں نے دیکھاتو سویرس مرکهدیاایک روز خدانے کہانبیں بل لبشت ماثة عام یعنی تم سو برس تك خواب ديكها كئة اس يرجمي ان كواعتبار نه آيا اور نه به بات ياد آئي كيهو برس خواب ديكها كے آخر خدا كويہ بات ثابت كرنے كى ضرورت موئى كدوه واقعدايك بى روز كا تعا-اس كے ان کے کھانے بینے کی چیزیں اور گدھے کو د کھلانے کی ضرورت ہوئی اور انہوں نے جوخو دا قرار کیا تھا كه الجمى إيك دن بحي نبيل كذراوه قائل اعتبار نه موا-

یہ میں میں میں میں میں میں است کا است کا کیا ہے کیا کوئی غی یا فری عبارت قرآن سے نکال سے نکال سے کا است ہے۔ ہرگز نہیں اور نہ میں میں کی تفسیر میں ہے نہ معدیث میں ۔اس کو تفسیر بالرائے کہتے ہیں جس کی نبیت مرزا قادیا نی نے بھی کفر والحاد کا فقو کی دے دیا ہے۔

اونی فراست سے یہ بات معلوم ہو کتی ہے کہ جب مرزا قادیانی کو دعوی فصاحت اور بلاغت کا بلاغت اور بلاغت کا بلاغت اور افاز نہائی ہے تو مرزا قادیانی کے کلام ش اور کلام اللی میں ضرور فصاحت اور بلاغت کا مواز نہ ہوگا اور یہ بات ثابت کر دی جائے گی کہ خدا کا کلام تو ایسا ہوا کرتا ہے کہ مقصود کچھ ہے تو الفاظ کچھ ہیں اور مرزا قادیانی کے کلام میں اس تنم کی رکا کت ٹابت نہ ہو سکے گی اور ان کی بھی خصوصیت کیا ہرایک اونی نمشی جو پچھ ککھتا ہے اپنا مانی الفتری الفاظ میں بورابیان کروہتا ہے۔ جس

~~~

ے اس کو د مرتب ہوں

فانامدالله يع "فسالسقى السسانة السادة الم يعنى خداسة جبسوبرا

ا پی آنگھول نزع اللدمز

خلاف

آئی نتھی وہ آگھوا کیونگرنظر حرکت با حنبیں اس

بیداری: مطلب

الله عليه المسلمانوا مسلمانوا كوكلام ا اورجعور سجهسكن سے اس کو دیکھنے والامقصوداس منٹی کاسمجھ جاتا ہے۔ پھراس موازنہ پر جو پچھ تفریعات اور آثار مرتب ہوں گے درجتاج بیان نہیں۔

القول العجيب على ريمى للمعاب كما كم تفاسير على فامات الله كمعنى يكى لكه بين فامات الله يعنى الله على المعاب كما كم تفاسير على فامات الله على الله على الله عليه النوم فلما نام نزع الله منه الروح ماتة عام فلما مضت السماقة احيى الله منه عينيه وسائر جسده ثم احياء جسده وهو ينظر اليه "فالسماقة احيى الله منه عينيه وسائر جسده ثم احياء جسده وهو ينظر اليه "فين خدائ تعالى نان برنيند فالب كردى ـ جب وه سور بوان كى روح قبض كرلى كى - پعر جب سورس بورس بورك قرنده كيا جس كوده الي الله الله على الله على الله على الله على الكه على الله على الكه عل

شایرزع روح معولی غفات مجی گی مروه بھی صاحب تول عجیب کے مقعود کے خلاف ہے۔ کیونکہ سوبرس کی نیند کے وہ قائل نہیں۔ پھر آ تھوں اورجم کا زعمہ کرنا کیا۔ موت تو آئی نہتی شاید یہاں بیکہا جائے گا کہ پہلے آ تھیں بیدار ہو کیں اس کے بعدجم بیدار ہوا۔ جس کو وہ آ تھوں سے دم کیورہ سے محراس میں بھی بیات قائل تجدہے کہ آتھوں سے جم کی بیداری کیونظر آئی۔ اگرجم کی بیداری سے مرادح کت ہے تو پہیں ہوسکا اس لئے کہ نیند میں بھی جم کی حرکت باقی رہتی ہے جو کروٹ بدلنے سے ظاہر ہے اور اگر حس مراد ہے تو وہ آتھوں سے محسوس خہیں اس لئے کہ برعضو کاحس جدا ہے۔ الحاصل صاحب معالم کا یہ غد بہ برگز ثابت نہیں ہوسکی کیونر عالیہ اللہ المام ایک روزس تے رہے۔ البتہ انہوں نے ایک ٹی بات بتلائی کہ نزع روح حالت بیداری میں نہیں ہوا تھا۔

اس مقام میں ہم صاحب تول عجیب پریہ الزام ہرگز نہیں لگا سکتے کہ انہوں نے معالم کا مطلب سمجھ نہیں۔ بلکہ ہر خض بمحسکتا ہے کہ ان کو صرف قرآن کی تحریف منظور ہے۔ اس لئے التی اللہ علیہ النوع کو امانہ اللہ کے معنی قرار دے کر نزع اللہ روحہ وغیرہ کو قصداً ترک کردیا۔ جس سے مسلمانوں کو دھوکا دینا مقصود ہے کیاان کارروائیوں کے بعد بھی حسن طن کیا جائے گا کہ ان حضرات کو کلام اللی پرایمان ہے کیاوہ تمام با تیں جو مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ تغییر بالرائے کفروالحاد ہے اور جموٹ کہنا شرک ہے دغیرہ وغیرہ ۔ صدق دل سے کہی گئی ہوں گی۔ ان کارروائیوں سے ہر خض سمجھ سے ملی ہے۔ جس پران کی امت بھی عمل پیرا ہے۔

ۇابىتنى جواللەنے نى كو دىملا ئىتنى - ان كو بالله نے ان کی تملی کے لئے ان برخواب زین کوسوسال کے اندرآ باد ہوتے دکھلایا۔ ا كهتم اس حالت ميس كتني ديررب\_انهون اس نظاره كود يكمار با- پير جب أن كوتر دد ن كرفع شك ك لئے فرمايا كدوه بات تو ہے کھانے اور پینے کی چیز کود مکھواس برکوئی ہے۔ ماصل اس کا بیہوا کدمرزا قادیانی نے ۔ درامل وہ مرے ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ جو ودرامل ندوه مرے نہ سویرس پڑے دہے۔ أب ويكما كري فساماته الله مانة عامكا ه اس كا مطلب بيركه تنى ديرخواب و يكها كئة ن كهانيس بل لبثت مائة عام يعنى تم سو إاورنديه بات يادآنى كهوبرس خواب ديكها ك كروه واقعد ايك عي روز كا تقاراس كئ ان رورت ہوئی اورانہوں نے جوخودا قرار کیا تھا

ہے کیا کوئی غبی یاؤ کی عبارت قرآن سے نکال مندورے میں ۔اس کوتغییر بالرائے کہتے ہیں مدول م

ہے کہ جب مرزا قادیانی کودعویٰ فصاحت اور اور کلام اللی میں ضرور فصاحت اور بلاغت کا اکا کلام تو ایسا ہوا کرتا ہے کہ مقصود کچھ ہے تو کی رکا کت ٹابت نہ ہو سکے گی اور ان کی بھی الضمیر الفاظ میں پورا بیان کردیتا ہے۔جس اب مرزا قادیانی کی پیش بندیوں کو دیکھئے کہ قرآن کی تحریف کے واسطے کیسا طریقہ
نکالا۔احادیث ونقاسیرکو پہلے ہی ساقط الاعتبار کردیا۔ پھر جب مطلق العمان ہو گئے تو کون رو کئے
والا ہے۔ مجاز کا درواز و کھلا ہوا ہے۔ آ دی کو گدھاادر گدھے کوآ دی مجازا کہ سکتے ہیں۔ پھر موت کو
نینداور نیندکوموت کہ دینا کون بڑی بات ہے۔ جتنے نبوت کا دعوی کرنے والے گزرے ہیں سب
کا یکی طریقہ رہا ہے کہ قرآن کی تحریف کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ای کتاب میں معلوم ہوا کہ قرآن
نی سے استدلال کر کے بعضول نے مردار اور خون اور خزر کو مبار کردیا تھا۔ اگرآ خری زمانہ
والے مسلمان مرزا قادیانی کے اس طریقہ کو جائز رکھیں تو بس دین کا خاتمہ ہوگیا۔ جبآدی کے
معنی گدھاادر گدھے محمی آ دی مجاز آمو سکتے ہیں تو کون سالفظ ایسا ہوگا جس کے جازی معنی اپنے
مقصود کے موافق نہ لے تیں۔

ای و

که

بكه

ķ

11

ید بات قابل یادر کھنے کے ہے کہ کسی لفظ کے مجازی معنی لینا تو درست ہے مرندشر عا عام طور پراس کی اجازت ہے نافعة ندعر فاندعقلا کہ جہاں جا بیں حقیق معنی چھوڑ کے مجازی معنی کیا کریں۔ بلکہ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ حقیق معنی وہاں نہ بن سکتے ہوں اور معنی مجازی برکوئی قریبنہ بمى موجود بورد كيد ليجيد الركوني محص كيركمين فيرد يكما تواس يمي مجما جائ كاكراصلى شرو یکما کوئک مجازی معنی برکوئی قرید نیس اوراگرید کیے کہ میں نے ایک شیرو یکما جو بندوق جلار با تھا تو بندوق چلانے کے قرینہ سے جوان مرفحض سمجھا جائے گا۔ کونکہ اصلی شیر میں بندوق سر كرنے كى ملاحيت نيس \_ چونكمالفاظ عقى اور مجازى معنى ميں برابر مستعمل بواكرتے بي اور عقى اورى إزى معنى كااشتها ه بميشرقيم مضامين من خلل انداز بون كاباعث تفاساس لئ اكابرابل لغت نے اس کا بندوبست بیکرویا کہ برلفظ کے حقیقی معنی کی تصریح کردی۔جس سے بیمعلوم ہوگیا کہ اس معنی کے سوائے جس معنی میں وہ لفظ مستعمل ہوجاز ہوگا اور اس کے لئے قریبے کی مرورت ہوگی تاكمى كويدموقع ندمل كركس لفظ كومجازى معنى مستعمل موت وكيوكر جهال جاب وى معنى مراد لے۔اب دیکھئے علامہ زمخشری کے اساس البلاغہ میں موت کے حقیقی معنی وہی لکھے ہیں جو مشهورين اس ك بعد لكما " (ومن المجان) احياه الله البلداالميت واخذته الموتة الغشى ومات فوق الرحل اذا استثقل في نومه "ادراس كسواع بهت سے عبازى استعال لفظموت كے بيان كے اور (لسان العرب جساس ٢١٨) يل الكمائے "المحمد الله النذى احيناننا بنعند منا امناتها واليه النشور سمى النوم موتا لانه يزول معه العقل والحركة تمثيلا وتشبيها لا تحقيقا "ماصل مطلب بيهوا كنيندكوموت جوجعى کہتے ہیں تو وہ بطور تشبید تمثیل کے ہوتا ہے حقیقی معنی اس کے وہ نہیں۔

المحد للد که اکا برالل لفت کی تقری سے بیات البت ہوگئی کہ موت کے حقیقی معنی وہی بین جس کو برخض جانتا ہے اور بیہوٹی اور نیند کے معنی میں جو یہ لفظ مستعمل ہوتو ایس وہ بیت اگر مات فلال کہا جائے تو یہی سمجھا جائے گا کہ وہ مرکیا اور شی یا نیند کے معنی میں مستعمل ہوتو ای کے لئے قرید حالیہ یا مقالیہ کی ضرورت ہوگ ۔ جو علامت مجاز ہے۔ اب و یکھئے کہ مرزا قادیانی موت کے حقیقی معنی بیہوٹی اور نیند کے جو کہتے ہیں۔ جیسا کہ (ازالة الاوہام مستعمل ہوتوائی موت کے حقیقی معنی بیہوٹی اور نیند کے جو کہتے ہیں۔ جیسا کہ (ازالة الاوہام مستعمل اور بیہوٹی کرنا ہی اس میں وافل ہے۔ 'المی لفت کی تصریح سے ثابت ہوا کہ فلط ہے۔ المی بیڈرماتے کہ امات سلانے اور بیہوٹی کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتو البتہ قابل سلیم اگر یہ فروہ تو صاف کہ دہ ہے ہیں کہ امات کے حقیقی معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جس کی سکند یہ کتب لفت کی کتاب کی عمارت نقل کردیتے کہ امات کے حقیقی معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جسے ہم نے لفت میارت نقل کردیتے کہ امات کے حقیقی معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جسے ہم نے لفت میارت نقل کردیتے کہ امات کے حقیقی معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جسے ہم نے لفت میارت نقل کردیتے کہ امات کے حقیق معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جسے ہم نے لفت سے عابرت نقل کردیتے کہ امات کے حقیق معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جسے ہم نے لفت سے عابرت نقل کردیتے کہ امات کے حقیق معنی سلانے اور بیہوٹی کرنے کے ہیں۔ جسے ہم نے لفت سے عابرت نقل کردیا کہ بیان اس کا سیح ہونا تو کہ ہیں۔ جسے ہم نے لفت

جبانفت سان کی پی طاف بیانی ثابت ہوگی تو اس سے بیمی ثابت ہوگیا کہ وہ اپنی غرض کے وقت جمود بیج کی پی پر وانہیں کرتے۔ اس لئے ان کی کوئی بات قائل اعتبار نہیں۔ پر انہوں نے جو کہا تھا کہ جموث کہنا شرک ہے۔ تو اس سے سوائے وحوکہ دی کے اور کیا تصور کیا جائے اور ایمی یہ بات معلوم ہوئی کہ اما ہ اللہ کی نئیر اماد یہ ہے بھی ثابت ہے کہ عزیم علیہ السلام اس وقت مرکئے تھے تو معلوم ہوا کہ نہ بحسب انفت امات کی تغییر بیہ تی اور خواب ہو گئی ہے۔ نہ محسب صدیث اس سے طاہر ہے کہ انہوں نے اپنی رائے سے تغییر کی ہے اور خوون (از لہ الاوبام میں کہنا چاہئے ہوں کہ موئن کا ریکا م نیس کہ تغییر بالرائے کرے۔ اب ان کو کیا کہنا چاہئے اور صدیث شریف میں ہے 'قال المنبی شاہلہ من تکلم فی القرآن براثة فی المنبی شاہلہ من تکلم فی القرآن براثة فی المنبی شاہلہ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوا مقعدہ من الغاد (کذافی تفسیر دوح المعمانی ص ہوتو اس نے خطاء کی اور جو محض قرآن میں بیملی سے کوئی بات بنائے اگر صواب بھی ہوتو اس نے خطاء کی اور جو محض قرآن میں بیملی سے کوئی بات بنائے تا کہ موافق مرزا قاویا ئی سے کوئی بات بنائے اگر مواب بھی ہوتو اس نے خطاء کی اور جو محض قرآن میں بیملی سے کوئی بات بنائے تو اس کا ٹھکانا دوز رخ ہے۔ اب دیکھے کہ ہمارے نی کریم اللہ کی اس کا خوانی موافق مرزا قاویا ئی اس کا ٹھکانا دوز رخ ہے۔ اب دیکھے کہ ہمارے نی کریم اللہ کے ارشاد کے موافق مرزا قاویا ئی اس کا ٹھکانا دوز رخ ہے۔ اب دیکھے کہ ہمارے نی کریم اللہ کے ارشاد کے موافق مرزا قاویا ئی اس کا ٹھکانا دوز رخ ہے۔ اب دیکھے کہ ہمارے نی کریم اللہ کے کارشاد کے موافق مرزا قاویا ئی

کرترآن کی تحریف کے واسطے کیما طریقہ گھر جب مطلق العنان ہو گئے تو کون رو کئے مسلح آو کون رو کئے مسلح اللہ کا دو کا رو کئے اور کر اس بیل معلوم ہوا کر تر آن دو تری زمانہ تو بس دین کا خاتمہ ہوگیا۔ جب آدی کے نسالفظ ایما ہوگا جس کے جازی معنی اپنے نسالفظ ایما ہوگا جس کے جازی معنی اپنے

کے مجازی معنی لیما تو درست ہے مگر نہ شرعاً ال جابين حقيق معن جهور كي مجازى معنى ليا ندین سکتے ہوں اور معنی مجازی پر کوئی قریند رد کما تراس ہے بھی سمجا جائے گا کہ اصلی ، کہ میں نے ایک شیرد یکھاجو بندوق جلار ہا جائے گا۔ کیونکہ اصلی شیر میں بندوق سر ن میں برابر متعمل ہوا کرتے ہیں اور حقیقی في كاباعث تماراس لئة اكابرالل افت رے کردی۔جس سے بیمعلوم ہوگیا کہاس اوراس کے لئے قرینے کی ضرورت ہوگی نعمل ہوتے و کیوکر جہاں جاہے وہی معنی میں موت کے حقیقی معنی وین لکھے ہیں جو حياه الله البلداالميت واخذته نی نومه "اوراس کے سوائے بہت سے ع ١١٨ (١١٨) بن لكمائ الحمد لله رسمي النوم موتا لانه يزول معه واصل مطلب بيهواك نيندكوموت جوجمي کریں گے اور تم کواپی طرفہ جس کی ظاہرہ تدبیر میہ ہوئی کہ

قریب تک زندہ رہیں گے۔

کے حقیقی معنی لینے بر تھا اور اگر

کرے اٹھالیں کے اور توفی کے حقیق معن لیں یا مجازی وو

ابنداء سے اب تک متعارف اوراس کی کوئی ضرورت نہیں

جتنى باتيس آپ ميں يا كى جا

ا کابراہل لغت نے ان کی کا

قدیم سے صاف ان کا جمور ہمیشدان کی تکفیر ونسیق وغیرہ

عيسلى عليه السلام كى موت ما عير

جمفساساته الله مباثة .

جائیں۔اس کے باطل کر۔

بفضلہ تعالیٰ انہی کی تقریرے عیاس کی تفسیر جواستدلال م

سے ان کی موت ٹابت نہیں

ثابت نبيس اورا كرعيسي عليها

واقع ہےاس ہے حقیقی موت

ہوگی۔جس سے ان کا وہ م

بوسكتاراس ليخفياماته ال

ہے۔ بہر حال ان دونوں دخو

ہے متعلق کل آیوں میں جو

اب دیکھتے کہم

اللانعاف ال

كيى كيى وعيدول كم متحق مورب بيراس صورت بيل مسلمانوں كوان كى رفاقت دين كى معلوم نیس کون کی ضروت ہے۔مرز ا قادیانی (ازالة الادبام س ٢٨٥، خزائن جسم ٢٢٣) من لكيت یں کتفیرمعالم می زرتغیرآ بت با عیسی ان مقوفیك كعما كنل بن طلحة ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کماس آیت کے بیٹن ہیں کہ انسی معیتك لین میں تھے كومارنے والا بول\_ آب نے دیکھ لیا کہ ابھی امات کے معنی سلانے کے متصاور یہاں مارنے کے معنی لے رہے ہیں۔ مرید بابت یا درے کہ یتفیر مجمی مرزا قادیانی کومفید نیس ہوسکتی۔اس لئے کہان کے اعتراف ے ثابت ہے کہ امات کے معنی سلادیے کے ہیں۔جس سے ثابت ہے کہ متوفیک کے معنی ابن عبال في ميك كر كسلادي كمعنى اس كيمي لئم بين اورقر آن شريف بمي ابت بك توفی کے معنی سلادیے کے موتے ہیں۔جیما کہ اس آ بت سے طاہرہے کہ الله بتسوفسی الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها "يعني توفى جوموت اورسون كروت موتى بودهالله بى كى طرف سے بين الله بى ارتا بادر سلاتا ہے۔ و هوالدى يتوفكم بالمليل "العنى الله تى تم كورات ميس ملاديا كرتاب اس سے طامرے كرتونى عمعنى ملادين كے ہیں اور مرزا قادیانی كی تقریر سے معلوم ہوا كہ امات كے معنى بھی سلا دينے كے ہیں۔اس صورت میں متوفیک اور ممینک دونوں کے معنی سلادینے کے ہوئے جو ہمارا مقعود ہے اور مرزا قادياني جو (ازالة الاوام س٩٣٧ بزائن جسم ١٦١) من كلية بيل كذاتوني كي عقيق معنى وفات دے اور روح قبض کرنے کے ہیں۔" سوخود کلام الی سے اس کی تکذیب ہوگی اور معلوم ہوگیا کہ تونی چیے فض روح سے ہوتی ہے نیندسے بھی ہوتی ہے۔

ملامند حرب المستحملة "اسك بعد لكما من المجاز) توفى فلان و توفاه الله "اوركته الستكملة "اسك بعد لكمام" و (من المجاز) توفى فلان و توفاه الله "اوركته الوفات اور (سان العربي ۱۵ مي ۱۵ مي ۱۵ مي المحام مي المحام المحام

ال کوان کی رفاقت دینے کی خوائن جہم میں المعت دیا ہے۔
کوئی بن طلحہ این عباس سے کی میں تھے والا ہوں۔
ان جھو کے معنی این کے کہ متوفیک کے معنی ابن کے کہ الله یتسو فسسی جگہ الله یتسو فسسی جگہ الله یتسو فسسی جگہ الله یتسو فسسی کے دوقت ہے کہ وقت ہے کہ

م" تونی کے حقیقی معنی وفات

ب بوگی اورمعلوم بوکیا که

کریں کے اور تم کواپی طرف اٹھالیں گے۔ چنا نچے ایسا تی ہوا کہ تن تعالی نے ان کی عمر دراز کی جس کی ظاہرہ تد پیریہ ہوئی کہ ان کے دشنوں میں سے ان کوآ سان کی طرف اٹھالیا اور قیامت کے قریب تک زعمہ رہیں گے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے بیر مطلب آ بت شریفہ کا تو ئی کے حقیقی متی لینے پر تھا اور آگر بجازی معنی لئے جا نمیں تو مطلب یہ ہوگا کہ ہم تہمیں سلاکے یا بیہوش کر کے اٹھالیں گے اور تو فی کے معنی سلانے کے تو خود کلام اللی سے ثابت ہیں۔ بہر حال متو فیک کر کے اٹھالیں گے اور تو فی کے معنی سلانے کے تو خود کلام اللی سے ثابت ہیں۔ بہر حال متو فیک کے تین ہو مسلمانوں میں ابتداء سے اب تک متعارف و شہور ہیں اور جن کی تصدیق صدیا احادیث و آثار سے ہور ہی ہو اور اس کی کوئی ضرور تنہیں ہوتی کے میں شان عیسو یہ سے ابویس ہو کر مرز ا قادیا نی ہی پر قناعت کر لی جائے کو جشنی با تیں آپ میں بائی جاتی ہیں شان عیسو یہ کے سراسر خلاف اور معز ہیں۔

اب و کیمئے کہ مرزا قادیانی نے موت اور تونی کے معنی میں لغت کی طرف رجوع کی تو اکا براہل لغت نے ان کی تکذیب کر دی۔ پھر قرآن کی طرف رخ کیا تو خدائے تعالی کے کلام قدیم سے صاف ان کا جموٹ ثابت ہو گیا اورا حادیث کے تو وہ ای وجہ سے دشمن ہیں کہ حدیثیں ہمیشہان کی تحفیر تقسیق وغیرہ کرتی ہیں۔

الل انعاف اس مقام میں اچھی طرح فورکریں کہ مرزا قادیانی نے خیال کیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت یا عیسیٰ انی متوفیک سے تو گویا ثابت ہوگی اور دوبارہ زندہ ہونے کا احتمال جو فسامات الله ما انہ عام سے ہوتا ہے کہ مکن ہے کہ شل عزیم علیہ السلام کے وہ پھر زندہ ہو جا کیں ۔ اس کے باطل کرنے کی غرض سے اس آیت شریفہ حمینی میں تحریف وتصرف کیا۔ گر بفضلہ تعالی انہی کی تقریب علیہ اس لئے کہ ابن بفضلہ تعالی انہی کی تقریب علیہ اس لئے کہ ابن عابس کی تغییر جو استدلال میں چیش کرتے ہیں کہ متوفیک کی تغییر انہوں نے (ممتیک کی ہے) اس سے اس کی موت ثابت نہیں اور اگر عیسیٰ علیہ السلام کی موت بقول مرزا تا دیا نی فایت نہیں اور اگر عیسیٰ علیہ السلام کی موت بقول مرزا تا دیا نی واقع ہاس سے حقیقی موت مرادلیں توف اس است کرنے کی غرض سے ممتیک جو تغییر متوفیک میں واقع ہاس سے مولی۔ جس سے ان کا وہ مطلب فوت ہو جائے گا کہ کوئی شخص اس عالم میں دوبارہ زندہ نہیں ہوگی۔ جس سے ان کا وہ مطلب فوت ہو جائے گا کہ کوئی شخص اس عالم میں دوبارہ زندہ نہیں ہوسکا۔ اس لئے فساماته الله ماقة عام شم بعثه سے حزیر علیہ السلام کا دوبارہ زندہ ہوتا ثابت ہوسکا۔ اس لئے فساماته الله ماقة عام شم بعثه سے حزیر علیہ السلام کا دوبارہ زندہ ہوتا ثابت ہوسکا۔ اس کے بعداحیا ہے موتی سے متعلق کی آئی توں میں جو وہ تھیں کرر ہے ہیں جیسا کہ (ازلة الدوبام م ۱۳۳۳ ہزائن جسم سے متعلق کی آئی کی آئی کی اس کے بعداحیا ہے موتی

سمجے کہ سی مج وا

جب خدا کے تھم

کیاکرتے تھے

انجعی بورے سو

احيائے اموات

**تما اوراحیائے** فرماتے۔الل

مورت نتمی ٔ

حذر الموت

اکثر الناس مو*ت سے ڈ*ر

بعران كوزند

تجعی وہی نیند

موقعوں کے جائیں۔مرز

بھامے سوئل فضل ہے۔ م

كريماك

عادة الأدجاد

سے ہوتا ہے

<mark>موتوا ڈ</mark> عمکلایمان

تعالی کی شاا

مووك كوسلا

میں کھیتے ہیں کہ''تمام قرآن میں جواحیائے موتی کے متعلق آیات ہیں جن میں یہ ندکور ہے کہ فلاں قوم یا شخص کو مارنے کے بعد زندہ کیا گیاان میں صرف امات کا لفظ ہوتی کا لفظ نہیں اس میں بھی جمید ہے کہ تو تی کے جیں ۔ کیکن امات کے میں کہی جمید ہے کہ تو تی کے جیں ۔ کیکن امات کے حقیق معنی صرف مارنا اور موت وینانہیں۔ بلکہ سلانا اور بہوش کرنا بھی اس میں واخل ہے۔''اس سے ان کو پچھ فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ خضب الی کا استحقاق حاصل ہو۔

ایک واقع احیائے موقی کا قرآن شریف میں یہ ذکور ہے کہ موئی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک فخض مارا گیا۔ جس کا قاتل معلوم نہ تھا۔ موئی علیہ السلام کے مجز سے متعقل زندہ ہوا اوراپنے قاتل کا نام بتلا دیا۔ یہ واقعہ سور و بقر میں آیئشریف ''واذ قتسلتم نے سسا فادر تسم (بقہ ہون) '' میں نہ کور ہے جس میں حق تعالی اپنی قدرت کا ملہ اور موئی علیہ السلام کے مجز کا حال فلا ہر فرما تا ہے۔ مرمرزا قادیانی کہتے ہیں کہ نہ وہ قدرت خداتھی نہ مجز ہ ۔ بلکہ ایک معمولی بات تھی کہ سمریزم کے مل سے اس مردہ کو حرکت ہوگئی معاذ اللہ!

مرزا قادیانی کوئیسویت کے دعویٰ نے کہاں تک پنچادیا۔ قرآن کی تکذیب کی ، خداکی قدرت کا انکار کیا ، انبیاء کوساحر قرار دیا۔ غیسیٰ علیہ السلام کے کمال درجہ کے بقین کی تعریف اصادیث میں وارد ہے کہ یقین کی وجہ سے وہ پانی پر چلتے تھے۔ کیے موعود میں کم از کم ایمان تو ہونا چاہیے۔ گریہاں تو ایمان ہی ندارد کا مضمون صادق آر ہاہے۔ اب بھلا الل ایمان مرزا قادیانی کو مسیح موعود کس طرح تصور کریں۔ اس آیئیشریف کے نشیر اور مرزا قادیانی کے شہات پیشتر کھے جائے ہیں۔ اعادہ کی حاجت نہیں۔

اورایک واقعا حیائے موقی کا آیئشریف "واذ قسال ابراهیم رب ارسی کیف تسحیلی الموتی (بقره: ۲۲۰)" میں فرکورہ جوابریم علیدالسلام کام مجر واحیائے اموات کی مقاموں میں بیان فرمایا ہے اور ان کے احیائے اموات کے واقعات احادیث سے ابھی معلوم بوئے۔ مرمرزا قادیاتی کی رائے ہے کہ ندکوئی واقعی ہے نہ خدا تعالیٰ کا خردینا۔ چنانچ فرمائے بی کہ دراصل وہ قریب الموت آ دمی کی روح میں مسمریزم کے مل سے چندمنٹ کے لئے گری بینچا وسیح سے جس کے مل سے چندمنٹ کے لئے گری میں مسمریزم میں مشاقی حاصل کر کے قریب الموت بیاروں کو مسمریزم سے حرکت وسیے۔ جس سے مسمریزم میں مشاقی حاصل کر کے قریب الموت بیاروں کو مسمریزم میں میں کر کئے وسی کے خوش سے دوکا دینا مقصود تھا کہ ہم مردوں کو بھی زندہ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کی برائی کی غرض سے اصل واقعہ چھیا کراس قابل فرت کا دروائی یعنی کی مسمریزم کوا بیے الفاظ میں بیان کیا کہ ہوخش ہے اصل واقعہ چھیا کراس قابل فرت کا دروائی یعنی کی مسمریزم کوا بیے الفاظ میں بیان کیا کہ ہوخش ہے

علق آیات ہیں جن میں یہ ندکور ہے کہ
ف امات کا لفظ ہیں اس
ق امات کا لفظ ہے تو فی کا لفظ ہیں اس
ق بنی کرنے کے ہیں لیکن امات کے
ہوٹ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔' اس
فظاق حاصل ہو۔

ا پیدندکورے کہ موئی علیہ السلام کے زمانہ پر السلام کے معرف سے متعقل زندہ ہوا کہ والد قتلت میں السال میں معمول میں السلام کے معمولی معم

ب پنچادیا قرآن کی تکذیب کی مفداکی ام کے کمال درجہ کے یقین کی تعریف تھے مسے موعود میں کم از کم ایمان تو ہونا ہے۔اب بھلا الل ایمان مرزا قادیانی کو اور مرزا قادیانی کے شہبات پیشتر کھے

قسال ابراهیم رب ارنسی کیف ایم علید السال ابراهیم رب ارنسی کیف کیم علیم المحتر و احیائے اموات کی جوز واقعات احادیث سے ابھی معلوم بحث مرکم اللہ اللہ اللہ معلول جادوگر تھے۔ جو ایم معمولی جادوگر تھے۔ جس سے ایم معمولی جان کی برائی کی غرض سے موالیے الفاظ میں بیان کیا کہ مرض سے موالیے الفاظ میں بیان کیا کہ مرض سے

سمجے کہ چی چی وہ مررن کوزندہ کیا کرتے تھے اوراس دھو کے کو باؤن اللہ کہ کراور بھی متحکم کردیا کہ جب خدا کے تھے وہ مردوں کوزندہ جب خدا کے تھے دیا اس کے بعد بھی کوئی درجہ باتی ہے جس کا انتظار ہے۔ مسمریزم کی ایجاد کو ابھی پورے سو برس نہیں گذرے اگر مرزا قادیا نی اس صدی کے پہلے ہوتے تو جن آ بھول میں احیا کے اموات کو مسمریزی تح کی قرار دیتے ہیں اس وقت اس کی طرف تو خیال کا خفل ہونا محال احیا کا اوراحیا نے اموات کے بھی قائل نہیں۔ معلوم نہیں اس وقت ان آ بھول کے کیا محق بیان فرماتے۔ اہل رائے بچھ سکتے ہیں کہ جب احیائے اموات بھی نہ ہواور نہ تشابہ حیات یعنی مسمریزی حرکت کا احتال قائم ہوتو بجواس کے کہان آ بحون کا سرے سے انکاری کی جاتا اور کوئی صورت نہیں۔ مسمریزی مسمرین ماحیات المالی کی جب احیائے اموات بھی نہ ہواور نہ تشابہ حیات العن مورت نہیں۔ مسمریزی مسمرین ماحیات المالی کو بت نہ آئی۔ مسمرین ماحی ماحیات کا ان کی وجہ سے انکاری کو بت نہ آئی۔ مورت نہیں۔ مسمرین معالی فرما تا ہے 'الم ترالی المذین خرجوامن دیار ہم وہم الوف

حذر الموت فقال لهم الله موتواثم احياهم ان الله لذوفضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون (بقره:١٤٣) "يعني كياتم بين معلوم كرايك بار بزارول آدى موت ہے ڈرکرایے گھروں سے نکل مجے تھے۔اللہ نے ان کوکہا کہتم سب مرجاؤ تو وہ مرکئے۔ مران کوزندہ کیا اللہ کالوگوں پر برافضل ہے۔لیکن اکثر لوگ شکر ٹبیں کرتے۔مرزا قادیانی بہاں بھی وہی نیندیا بہوتی موت سے مراد لیتے ہیں کیونکہ ابھی معلوم ہوا کہ انہوں نے عام قاعدہ ایسے موقعوں کے لئے بناویا ہے کہ جہال موت کا لفظ آجائے اس کے معنی بے ہوفی یا نیند کے لئے جا کیں۔مرزا قادیانی کی رائے پراس آیت کے بیمعنی ہوئے کہ ہزار ہا آدی نیند کے ڈرسے بهاميسوس تعالى نان سبكوكها كهور مور بعرجب سورية وان كوجكاديا الله كالوكول بربزا ففل ہے۔معلوم بیں کہ نیندالی کیامصیبت کی چیزتمی۔جس کے ڈرسے ہزاروں آ دی کھریارچور ا كر بهاك كئے \_ پر خداتعالى نے سب كوسلاديا \_ پحر جگا بحى ديا \_ نيندتو سته ضرورييش ہے اور عادة الله جاري ہے كہ بررات آ دى سوتا ہے پھر بيدار بھى بوجاتا ہے كوبيسب حق تعالى بى كے عظم ے ہوتا ہے۔ مربیکوئی نئ باتنہیں۔جس کابیان اس اجتمام سے فرما تا ہے 'فسقسال لھم الله موتوا ثم احياهم أن الله لذو فضل على الناس (بقره: ٢٤٣) "جس كوتورى بمي عقل ایمان کے ساتھ ہوکیا اس آیت کے بھی معنی تسمجے گا جومرز اقادیا فی بتلاتے ہیں کہ کیا بیوش تعالی کی شان کی بات می آن میں ایسا واقعہ بیان فرمادے کہ فیندسے یاموت سے ہما کے ہوؤں کوسلادیا۔ پھر جگادیا اور بڑائی فضل کیا۔ جب مرزا قادیانی نے خداتعالیٰ کے کلام عجز نظام کو

قصه يحتعل عليهم (ب قرآن وحديما حن تعالی فرما بى برايمان ندا جهرة فأذ تشكرون ( کہاتھا کہا۔ کریں ہے۔ پیچیے ہم نے تم "عن الر جهرة قال بعثنكم فب کہ جن لو کوا مرنے کے بو سلف پیش کر ہے کہ قرآ او

ہے۔"عز

كله "يخ

اتكاركرديا

آ تحول کااژ

ب<u>ي</u> اور تمام

میں کلام نہیر

ان کی ذاتی

ركيك اورمهمل بنانے كى يجھ يرواندكى توابكون كى بات ان كے لئے وشوار ہے بياتو مرزا قاديانى ك تغيير بالرائع تمى -اب اصل تغيير سنة امام سيوطيّ في (درمنورج اص١١١) من اس آيت ك شان نزول نقل کی ہے کہ ایک بار عرفماز پڑھ رہے تھے۔وو مبودی آئے ایک نے دوسرے سے کہا کیابدوہی مول کے عمر جب جانے لگے ان سے پوچھا کتم کیا کہدرے تھے۔انہول نے کہا كتاب ين لكماسي كرايك مخض لوب كاسينك يعن نهايت قوى موكا اوراس كوه ويا جائ كاجوني الله و قبل كوديا كيا تعاجن كي دعاء عمرو يزنده موت تعديم الله مانجد في كتاب الله حزقيل والااحياء الموتى باذن الله الاعيسى "يعيى مارى كاب من نحز قل كا نام ہےاور نہ یہ کسواے عیسیٰ علیہ السلام کے اور کسی نے باؤن الله مرد ب کوزندہ کئے۔انہوں نے کہا کیاتہاری کتاب میں تیس ہے ورسلالم نقصصهم علیك "ایعی بہت رسولوں ك قصے قرآن میں نہیں بیان کئے مجے عرانے فرمایا ہاں بہتو ہے انہوں نے کہا کہ جزقیل نے جو مردے زندہ کئے تھے اس کا واقعہ ہیہ ہے کہ ایک بارٹی اسرائیل میں ایک عام مرض پھیلا تھا۔ جس ے بہت اوگ بھاگ سے ایک میل کے فاصلہ پروہ لوگ ہوں کے کہ یکبارگی وہ سب بھم اللی مر کے اورایک مدت تک و ہیں پڑے رہے۔ یہاں تک کدان کی بڈیاں بوسیدہ ہو تئیں۔اس وقت حز قبل نبی الله کا وہاں گذر ہوا اور انہوں نے ان کی زندہ ہونے کی دعاء کی۔ چنانچہ وہ سب زندہ مو كاراس لي الدين خرجوا من المراقع المراقع الدين خرجوا من ديسارهم وهم الوف "نازل بوئى اس كسوااور بهتى روايتي (درمنورج اص ١١١) على متقول بي منجملدان كايك بيدم عن ابن عباس في قول الم ترالي الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت قال كانوا اربعة الآف خرجوا فرارا من الطاعون وقالوا ناتي ارضاليس بها موت حتى اذا كانوا بموضع كذا وكذا قال لهم موتوا فمر عليهم نبى من الانبياء فدعا ربه ان يحييهم حتى يعبدوه فياحياهم "يعنى ابن عباس فرات بن كرجار بزار فخص طاعون ساس غرض ت بعام يتع كركس ايس مقام مين جابسين كدجهال موت ندمور راسته مين ان كوهم موا كدمر جاؤاس کے بعد کسی نبی کاان پر گذر ہوااور انہوں نے دعاء کی کدوہ زیرہ ہوں اور عبادت کریں۔ چنانچر حق تعالى نے ان كوزىد وكيا يہال بيخيال ندكيا جائے كدو ولوك شايد تعورى دير كے لئے زند و موت مول کے۔اس لئے کدروانتول سے تابت ہے کدوہ لوگ بہت روز زندہ رہے۔ چنانچہ (درمنثور جا ص ٣١١) ش اين عباس سے روايت ب كمانى زنده شدة لوگوں كو جهاد كاتھم مواتھا جس كا ذكراك

ا عیسی ''نعنی ہماری کتاب میں نیز قبل کا نے باذن اللہ مرد ہے کوزندہ کئے۔انہوں نے مقصصهم علیك ''نعنی بہت رسولوں کے ال بیاتو ہے انہوں نے کہا کہ حزقیل نے جو

) اسرائیل میں ایک عام مرض پھیلا تھا۔جس ولوگ ہوں مے کہ یکبارگی وہ سب بحکم الٰہی ک کان کی ہڈیاں پوسیدہ ہوگئیں۔اس وقت

زعمه و نے کی دعاء کی۔ چنانچہ وہ سب زغرہ السم تىرالىٰ الـذيــن خــرجـــوا مــن

اوريهت كاروايتي (درمنؤرج اس ٣١٠) يمن بساس فى قولسه الم ترالى الذين وت قال كانوا اربعة الآف خرجوا

س بها موت حتى اذا كانوا بموضع الانبياء فدعا ربه ان يحييهم حتى كهار بزارفض طاعون ساس غرض س

نه موراسته میں ان کو تھم ہوا کہ مرجاؤاس مردہ زندہ ہوں اور عبادت کریں۔ چنا نچے حق

ہ لوگ شاید تھوڑی دیر کے لئے زعرہ ہوئے بہت روز زندہ رہے۔ چنانچہ (درمنثور جا رہ لوگوں کو جہاد کا تھم ہوا تھا جس کا ذکر اسی

اور ت توالی فرما تا ہے 'واذ قبلتم یاموسی لن نؤمن لك حتی نری الله جهرة فاخذتكم الصاعقة وانتم تنظرون ثم بعثنكم من بعد موتكم لعلكم تشكرون (بقره:٥٦،٥٥) ''یعنی و کروجبتم یین تهارے بروں نے موئی طیالام سے کہا تھا کہا ہے کہ تہاری بات کا یقین نہ کریں گے۔ اس پرتم کو یعن تہارے برول کو کی نے آ و بوچا اور تم و یکھا کے پر تہارے مرے بیجھے ہم نے تم کو جلا اٹھایا تا کہ شاید تم شکر کرو۔ امام سیوطی نے تعمیر (درمنوری اس می) ش کھا ہے بیجھے ہم نے تم کو جلا اٹھایا تا کہ شاید تم شکر کرو۔ امام سیوطی نے تعمیر اسلام میں اللہ حتی نری الله جهرة قال هم السبعون الذین اختار هم موسی فاخذ تکم الصاعقة قال ماتو ثم بعثنکم فبعثوا من بعد الموت لیستو فوا اجالهم ''یعن رہے بن اس سے دورت کے بعد تا میں ہو میں تھے۔ جن کوموئی علیہ السلام نے استخاب کیا تھا۔ وہ سب کہ جن لوگوں پر بھی گری تھی۔ جن کوموئی علیہ السلام نے استخاب کیا تھا۔ وہ سب

اب الل اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہم نے اتی آیات واحادیث واقوال سلف پیش کرویے جن سے مراحۃ طابت ہے کہ ہزار ہامردے زعدہ ہو بھے ہیں اور یہ بات سلم ہے کہ قرآن کے ایک حرف کا اٹکار تمام قرآن کا اٹکار ہے۔ جیسا کرتغیر ابن جریے میں روایت ہے۔ ''عین عبد الله ''قال کان من کفر بحرف من القرآن او بایة فقد کفر به کله ''لیخی قرآن کی ایک آیت یا ایک حرف کا بھی کوئی اٹکار کردیا۔ اب قراتا مل کیا جائے کہ جب ایک حرف کا اٹکار تمام قرآن کا اٹکار ہے تو اتی آت ہے اوادی ہی بھی بھرت ان کے مؤید آتی کا اٹکار کردیا۔ اس فرح جائز ہوگا۔ پھر علاوہ ان آیات کے احادیث بھی بھرت ان کے مؤید ہیں اور تمام امت خصوصاً الل سنت و جماعت کا ابتداء ہے آج تک اس پر اتفاق ہے۔ کسی کواس میں کلام نہیں اور مرز ا قادیائی نے ان تمام آیات واحادیث وغیرہ کا اٹکار کردیا۔ اس میں صرف میں کا ذاتی غرض ہے کہ علیہ السلام کی موت فرض کر کے بید نہن شین کریں کہ کوئی مخت

مرنے کے بعد زندہ نہیں ہوسکتا اورا حادیث سے عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی قیامت کے قریب ثابت ہے۔اس لئے ان احادیث میں تاویلیں کر کے اور ان کے ساتھ الہاموں کا جوڑ لگا کر جاہتے ہیں کو میسی موعودخود بن بیٹھیں۔

اب ان آیات دا حادیث دا جماع امت اور دا تعات پراطلاع ہونے کے بعد برخمی مخارب منواه قرآن وحديث اور بزار باكتب اللسنت وجماعت جن مين ميدمك فيكوراورمسلم ہے سب کی تکذیب کر کے مرزا قادیانی کے قول پر ایمان لائے یاائے ایمان کوعزیز رکھ کرقر آن وحديث يرايمان لاع - كونكم خودت تعالى فرمادياب فمن شاه فليق من ومن شاه فليكفر (كهف:٢٩) "اليني جس كاتى وإسائيان لائے جس كاتى وإس كافر موجائے مرياو رب كراى كرساته في تعالى في يمي فراويات انسا آعتدنا للظالمين نساداً (کھف:۲۹) "لین ہم نے ظالمول کے لئے آگ تیار کر کھی ہے۔

مرزا قادیانی کوسیح موعود مونے کا تو بہت کچھشوق ہے لیکن اس کے لوازم وآ ارکووہ يور عند كرسك بسر كاحال معلوم بوابلك جومفات ان مي ياكى جاتى بين وه منافى عيسويت مثلا دین کے پیرا بیش دنیاطلی وہ مجمی کمال بدنما طریقہ سے اس بات پر دلیل قطعی ہے کہ وہ عیسیٰ موجود نہیں ہوسکتے۔ ویکے لیے براین احمد بیک نبست انہوں نے لکھاتھا کہاس کی بندرہ جلدیں تیاریں۔ چنانچداس کی قبست سوسورو پیدپینی وصول کرلی می اورایک جلد کے اندازہ بیس جماب کراس کا خاتمه ایک بات بر کردیا که خدااین وین کاخود حافظ ب یعنی زیاده لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ سراج منیر جماسینے کے نام سے پیٹلی چندہ وصول کرلیا میا اور کتاب عدارد۔عطائے فرز عدوغیرہ کی دعاء پر پیشی اجرت وصول کی جاتی ہے۔ اپنی اورائیے متعلقین کی تصورین کے کررو پیجم کیاجاتا ہے۔ ذکو قاس تدبیر سے وصول کی جاتی ہے کہ ہرمسلمان کوزیور وغیرہ کی زکو قاد بی ضروری ہے اوراس ونت اسلام يتيم موكيا باس لئے جائے كرزكؤة كروپيے الى تعمانف خريدكرك التسيم كى جائيس مالا ككرت تعالى في زكوة كامعرف جوقرارفر ماياب اسكو برطالب علم جانتا ب كفقرا وادرمساكين وغيره بيں - كعبہ جوايے محريث بناياس سے يې غرض ہے كہ ج كى رقم اينے محریس آیا کرے۔اس کے سواان کی اور بہت می کارروائیاں ہیں۔مثل الحاد تحریف قرآن اور خدا پر افتراه وغیره وغیره جن میں سے چنداس کتاب میں بھی ندکور ہوئیں۔الحاصل ان امور کے و كيف كے بعدان كادعوى عيسويت بداية باطل موجا تاہے۔

تسمست بسائديب

الواراك

میٹی علیہ السلام کا نزول بھی قیامت کے قریب لرکے اور ان کے ساتھ الہاموں کا جوڑ لگا کر

ت اور واقعات پر اطلاع ہونے کے بعد جرفض ایمان اوج اعت جن بی بیمسئله فدکور اور مسلم ایمان لائے یا ایخ ایمان کوع پر رکھ کرقر آن ادیا ہے ' فعمن شاہ فیلیق من و من شاہ ان لائے جس کا بی چاہے کا فر ہوجائے ۔ کم یا و تیار کرد کی ہے۔

ت کھر شوق ہے کین اس کے لوازم وہ فارکووہ

ان میں پائی جاتی ہیں وہ منانی عیسویت مثلاً

اسے اس بات پردلیل قطعی ہے کہ وہ عیسی موعود

اور ایک جلد کے اندازہ میں چھاپ کر اس کا

اور ایک جلد کے اندازہ میں چھاپ کر اس کا

اور ایک جلد کے اندازہ میں چھاپ کر اس کا

اور ایک جلد کے اندازہ میں خواب کر اس کا

اور کتاب ندارد۔عطائے فرز ندوغیرہ کی

معلان کوزیوروغیرہ کی ذکوۃ ویٹی ضروری ہے

برقو ارفر مایا ہے اس کو ہرطالب علم جانت ہے

یوفر ارفر مایا ہے اس کو ہرطالب علم جانت ہے

کاردوائیاں ہیں۔ش الحاد و تحریف قرآن اور کیا میں میں میں فدکور ہوئیں۔الحاصل ان امور کے

میں میسی فدکور ہوئیں۔الحاصل ان امور کے

سنيسرا

بسم الله الرحين الرحيم! الحمد لله رب العالمين · والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين!

اس مشم کے فتنوں کا شیوع

فهوسنهم ''كانصدادّ

اوراس کے من میں ازا

حقيقت اس نے مذہب ً

الحق وهويهدى الس

مېيشه کيساسلوک موا-''

كى تكفير وتفسيق جو ہور ہ

كەمرزا قاديانى كىيىڭخ

صرف استمهيد كاطرف

کے زمانہ سے اب تک

زمانه کے عما کدوین اور

یائے جاتے ہیں۔س

اليسے لوگ اس زمانه م

موقعة مي ، كياوه ايخ

كرتے ہوں مے۔

لوگوں کے ساتھ جو ب

آیته شریفه میں ہے

يرجعون (السج

کے کہ شایدوہ رجوع

رجسا اليٰ رجس

مرة اومرتين ثم

میں بیاری ہے سوالہ

آزمانے میں آتے

اس ہے ظاہر ہے

طرف رجوع کریر

قادياني مواد

بيشتر ايك رسالمسمى "بافادة الافهام" كيفي كااتفاق مواتفا جس مين ازالة الاوبام کے ان استدلالوں کا جواب دیا گیا جومرزا قادیانی نے آیات قرآنی سے کئے۔اس کے بعد تائید الحق مصنفه مولوی حسن علی قادیانی لیکچرار دیکھنے میں آئی۔جس میں انہوں نے ایک لمبی چوڑی تمہید كرك مذبرانداندازين مرزا قادياني كى تائيدكى اس تقريركا بداثر ويكها كياكه بهاري بهم مشرب بعض حضرات بھی اس کی تحسین کرنے گلے اور تعجب نہیں کہ اس نے بہتوں کو متزلزل کرویا ہو۔اس میں شک نہیں کہ بعض جاد و بھری تقریریں الی ہی برتا ثیر ہوا کرتی ہیں کہ دلوں کو ہلا دیتی ہیں۔ چنانچه صديث شريف يل وارديم وان من البيان لسحرا (كزالعمال ١٥٥٥ مديث نمبر ۲۹۸۸) "مگر جب الل انصاف طالبین حق کے روبر واصلی واقعات اور لمع سازیاں مقرروں کی بیان کی جاتی ہیں تو وہ فورا اینے خیال سے رجوع کر جاتے ہیں اور جولوگ نفسانیت کی راہ سے خن یروری میں پر جاتے ہیں۔ وہ ای خیال پراڑے رہے ہیں۔ یمی وجہ ہے کہ پراثر تقریروں کے . زورے مذاہب باطلہ بیٹرت بنے گئے اورعوام الناس کہیں ان کے وام میں آ ہی محے تو علاء کے سنعالنے سے پھرراه راست برآ مكے ليكن چندخن برورانبيں خيالات برجے رہے تھے۔ جن كے ا تباع ان مذاہب کوزندہ رکھنے والے اب تک موجود ہیں اور ہر دفت اس کوشش ہیں لگے ہوئے ہیں کہ ان باطل ندا ہب کوتر تی ویں الحاصل جب بھی نئے ند ہب کی بنیاد پڑی تو علائے حقانی نے اس کے قلع وقع کی فکر کی اور بفضلہ تعالی اس کا اثر بھی ہوتا گیا کہ عمو ما وہ غدا ہب باطلہ کے لقب کے ساتهد مشهور باورابل انصاف وحق پسندان محتر زرب فى الواقع بيعلاء كافرض منصى بك بقدروسع حق کی تائیدیش کمی نہ کریں۔ ہر چنداس نوایجاد ند ہب قادیانی کے رد کی طرف بعض علاء متوجہ میں ۔ گر بحسب اقتضائے زبانہ جواحادیث صححہ سے ثابت ہے کہ آخری زبانہ میں باطل کا شیوع ہوگا۔ پچھتو عموماً طبائع ہی ایسے امور کی طرف مائل اور متوجہ ہیں اور پچھتقاعد علماء کے وجہ ے اس نہ ہب کی روز افزوں ترتی میں کی نہیں ہوئی۔ چونکہ ایسی بدعت تازہ کے شیوع کے وقت برقخص کوضر در ہے کہ جہاں تک ہوسکے رو کئے کی فکر کرے اور میہ خیال نہ کرے کہ آخری ز مانہ میں

اس تم کے فتنوں کا شیوع لازی ہے۔ کیونکہ کھنہ ہوتوا تناتو ضرور ہوگا کہ 'من کثر سواد قوم فھ و منهم ''کامصداق ہے گا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تا تیدائی کا بھی جواب کھوں اور اس کے شمن میں ازالة الاوہام کے بعض مباحث پر بحسب ضرورت بحث کروں۔ جس سے حقیقت اس نے غرب کی کھل جائے اور اہل انساف وطالبین جن کے بکار آ مدہو۔ والله یقول الحق و ھویھدی السبیل، و ما علینا الا البلاغ!

قادیانی مولوی نے تمہید میں پہلاعنوان بی قائم کیا کہ '' سیجے خیرخواہوں کے ساتھ ہمیشہ کیسا سلوک ہوا۔' اس میں بہت ی نظیریں پیش کیس۔جن سے مقصود ریہ ہے کہ مرزا قادیانی کی تکفیر وقسیق جو ہورہی ہے۔وہ بھی اس تسم کی ہے۔اس موقعہ میں ہم یہ بیان کرنانہیں جا ہے کہ مرزا قادیانی کیسے شخص میں اوران القاب کے مستحق میں پانہیں۔اس وقت ہمارا روئے من صرف استمہید کی طرف ہے کہ آیا وہ مسکت خصم ہے پانہیں۔کتب تواریخ سے ظاہر ہے کہ صحابۃ کے زمانہ ہے اب تک کوئی زمانہ نہیں گذراجس میں مفتری کذاب بے دین پیدانہ ہوئے اوراس زمانہ کے عمائد دین اور علمائے حقانی نے ان کی تلفیرنہ کی ہو۔ جتنے فداہب باطلہ آج کے زمانہ میں یائے جاتے ہیں۔سب کے موجد زمانہ سابقہ ہی کے لوگ ہیں۔اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ اليالوگاس زمانه من منبيل فكے ياان كى تكفير نبيل موئى ندريكوئى كمدسكتا كان كى تفسيق ب موقد تھی ،کیاوہ اپنے نداہب کی اشاعت کے لئے اپنی مظلومی بیان کر کے اس مسلال نہ كرتے ہوں مے۔ پر كيا اس تتم كے نظائر تقانيت پر دليل ہو سكتے ہیں۔ ہر گزنہيں بلكه ايسے لوگوں کے ساتھ جو بدسلوکیاں کی گئیں۔وہ ایک قشم کا عذاب الٰہی تھا۔جس کی طرف اشارہ اس آية شريفه ش ج- "ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون (السجده:٢١) "ليعني عِكما كي عجم ان كوچھوٹے عذاب سوائے بڑے عذابول ك كرانايدوه رجوع كرين اورفرماتا ب-"واما الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجسا الى رجسهم وماتوا وهم كافرون اولا يرون انهم يفتنون في كل عام مرة اومرتين ثم لا يتوبون ولاهم يذكرون (توبه:١٢٦،١٢٥) "يين جن كول میں بیاری ہے سوان کو بڑھی گندگی پر گندگی اور مرے جب تک وہ کا فررے بیٹبیں ویکھتے کہوہ آ ز مانے میں آتے ہیں۔ ہر بری ایک باریاد و بار پھر توجہ نہیں کرتے اور تصیحت نہیں قبول کرتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نفاق وغیرہ سے توبہ کرنے کے لئے بھی عذاب کیا جاتا ہے تا کہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں۔الحاصل نظیریں دونوں تنم کی موجود ہیں۔ بلکہ اس تنم کی نظیریں دس میں ملیس

سلام على سيدنا محمد وآله

اق بواتها جس مين ازالة الاومام قرآنی سے کئے۔اس کے بعد تائید میں انہوں نے ایک لبی چوڑی تمہید یا ار دیکھا گیا کہ مارے ہم مشرب انے بہتوں کومتر لزل کردیا ہو۔اس كرتى بين كه دلون كو بلا ديتي بين\_ أ (كنزالعمال جسوص ٥٤٩، مديث . اقعات اور فلمع سازیاں مقرروں کی اور جولوگ نغسانیت کی راه سے خن یمی وجہ ہے کہ پر اثر تقریروں کے ا کے دام میں آئی محے تو علماء کے الات پر جےرہے تھے۔جن کے رونت اس کوشش میں لکے ہوئے ب کی بنیاد یوی توعلائے حقانی نے نوماً وہ مذاہب باطلہ کے لقب کے الواقع بيعلاء كافرض منصبي ہے كه قادیانی کے رد کی طرف بعض علاء ت ہے کہ آخری زمانہ میں باطل کا وجہ ہیں اور پچھ تقاعد علماء کے وجہ ) بدعت تاز ہ کےشیوع کے وقت فيال نهرك كه آخرى زمانه مي تو اہل باطل کی تکفیر تفسیق وتعذیب کی نظیریں ہزار ہاملیں گی ۔غرض بیدنظائر مولوی صاحب کے مفید مدعانہیں ہوسکتیں۔

كوحق برسمجه كااور تبسراتكم.

ايين بي كون يرسجهن لك كا.

اورس كاباطل بريت تعالى

بينهم يوم القيامة في

ا پنااطمینان اورشرح صدرم

سَكَے كه مرزا قادیانی تج مجے '

ہوں گے۔ محرمشکل میہ ہے

اليحصحالات اورمتندنوكول

کرتا۔قرامطہ کا حال آپ

دول اسلامیہ میں تکھاہے ک

میں مشغول رہا۔ زمر د تقوی

حلال کی میر کیفیت کرایخ

جب کوئی اس کے پاس جا

طهادت، زېد، رياضت م

فروغ ندر ہا۔ جب دیکھا

نماز وغيره مين تصرف كريـ

توآ بهتدآ بسته خيرخوا ماندتم

جوامل بیت نبوی سے ہو۔

ومان بمى تبى طريقه اختيا

فتخص کی طرف نتھی۔ال

کسی دوسرے کوخیال کر۔

ہیں کہایک مخص قرامطہ۔

نام ذکرویه یخی تھا۔ مران

ابن جعفر كاكوئى فرزندعبدا

امام مهدي كانام محمر بن عب

مل جاناا كيه نعمت غيرمترة

قادياني مولوي جو كصة بيس كد: "بيجان وارالامتحان باس عالم مين سب باتين كول كردكها في نهيس جاتيس "ف الحقيقت عادت الله اليي عي جاري بي كحق وباطل اس جهان يس مشتبها وملتوس ر ما كي سحرواستدراج كو بميشه مجزه اوركراميت كى جمسرى كاوعوى اوركلام اللي ير سحروبیان کا دهوکالگار با۔اصل بیہ کرتن تعالیٰ کےصفات کو بھی تنظل ویریاری نہیں۔خواہ بی عالم ہوخواہ دوسرااس نئے کہ صفات جلال و جمال ہمیشہا ہے کاموں میں مصروف ومشغول ہیں۔اگر چہ بظاہرافراد یکنوع انسان سے مدایت اورشیاطین سے ضلالت متعلق ہے۔ محر جب تک حق تعالی شرها بند بدايت موتى باورند ضلالت جس كوخداتعالى بدايت كرنا جاب كوئي مراه نيين كرسكاً اورجس ومراه كرنا جا باسكوني بدايت بين كرسكا-"من يهدى الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له "أنبين صفات كاظهور بكر مرز مان على تعالى سى اليطحض کو پیدا کردیتا ہے جس سے بہت سے ہدایت یاتے ہیں اور بہت مگراہ ہوتے ہیں۔انبیاء کوخاص ہدایت کے لئے مبعوث تھے گران کے نہ ماننے والے گمراہ ہوئے اور بہت سے مفتری گذاب کو عمراه کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہیں رحمران ہے بھی صغت جمال اپنا کام لیتی ہے کہ ان کے نہ مانے والے ہدایت بر مجھے جاتے ہیں۔جس كوفداتعالى بدايت كرنا جا ہتا ہے۔اس كاسيذي بات کے مانے کے لئے وسیع اور کشادہ ہوجاتا ہے اورجس کی ممرای منظور ہوتی ہے۔اس کاسین تل ہو جَاتا كِـ 'فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للاسلام ومن يردان يضله يجعلُ صدره ضيقاً حرجاً كانما يصعد في السماءِ (انعام:١٢٥) "وسعت سينك بددلیل ہے کہ ہدایت کی بات اس میں ساجائے علی ہذا القیاس تھی سینے کی بیددلیل ہے کہ وہ بات اس کے سینے میں مخبائش نہ کرے اور بیا طاہر ہے کہ الل باطل کا سینہ باطل کے لئے کشادہ اور اہل حق كادل اس سے تكب موتا ہے۔ اس سے معلوم مواكد وسعت فتكى دونوں كے لئے مواكرتى ہے۔اس وجد سے کوئی مخص حق و باطل میں اپنے دل کے مشورہ سے تمیز نہیں کرسکتا۔ بلکہ وہ جس بات كا قائل موتا باس چيز كوت محصد لكتا ب- جس سے يو چيك اس كا يكى وقوى ب كريس حق ير مول اوراس سينهايت فوشر براج ـ "كل حزب بما لديهم فرحون (مؤمنون:٥٠)" اورصرف مجمتا بی نہیں بلکہ جا بتا بھی ہے کہ ساراجہاں اپنا ہم مشرب ہوجائے۔اس کا تصفیہ باہم ممکن نہیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ کیونکہ جس مسئلہ میں دوفریق ہوجائیں تو ہرایک اپنے

بل گی - غرض بیدنظائر مولوی صاحب کے

ارالامتحان ہے اس عالم میں سب باتیں کی بی جاری ہے کہ حق وباطل اس جہان لرامت کی ہمسری کا دعویٰ اور کلام الٰہی پر ات كوتم فطل وبركاري نبيس \_خواه بيه عالم امو**ں میں م**صروف ومشغول ہیں۔اگر چہ لالت متعلق ہے۔ محرجب تک حق تعالی الی ہدایت کرنا جا ہے اسے کوئی ممراہ نہیں الله فلا مضل له على الله فلا مضل له المرزان ملاق تعالى كى ايسطخس ادر بہت مراہ ہوتے ہیں۔انبیاء کوخاص راہ ہوئے اور بہت ہے مفتری کذاب کو فت جمال اپنا کام لیتی ہے کہ ان کے نہ ایت کرنا جا ہتا ہے۔اس کا سیزجق بات رائی منظور ہوتی ہے۔اس کاسید تک ہو دره للاسلام ومن يردان يضله لسماء (انعام:۲۰) "وسعت سينرکي قیاس تھی سیند کی سیدلیل ہے کہ وہ بات ال كاسينه باطل كے لئے كشاده اور اہل وسعت ولی دونوں کے لئے ہوا کرتی مشوره سے تمیز نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ جس پوچھے اس کا یمی دعویٰ ہے کہ میں حق پر الديهم فرحون (مؤمنون:٣٥)" بم مشرب موجائے۔اس کا تصفیہ باہم له میں دوفریق ہوجا ئیں تو ہرایک اینے

کوحق پر مجھے گا اور تیسرا تھم ہے تو کسی ایک فریق میں شریک ہوجائے گایا وہ بھی ایک فریق نیابن کر اے ہی کوئ پر سمجھنے لگے گا۔ غرض اس عالم میں اس کا تصفیم کن نہیں کہ شرح صدر کس کا حق برہ اوركس كاباطل يرحق تعالى بى قيامت كروزاس كافيملفر مادكا-"ان ربك هو يفصل بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون (السجدة:٢٠) "ابقاديالي مولوي جو ا پنااطمینان اورشرح صدر مرزا قادیانی کی حقانیت برظا ہر فرماتے ہیں وہ کیونکراس امر کی دلیل ہو سکے کہ مرزا قادیانی بچ بچ عیسی موعود ہیں۔ ہمیں اس میں کلام نہیں کہ مرزا قادیانی بڑے مرتاض ہوں گے ۔ گرمشکل مدہے کہ جتنے مفتری وغاباز جعلساز ہوتے ہیں۔ جب تک وہ اچھی عادات ا چھے حالات اور متنز اوگوں کی صورتوں میں اپنے کو ظاہر نہیں کرتے۔ان کی طرف کوئی توجہ نہیں كرتا \_ قرامطه كا حال آپ نے تواریخ میں دیکھا ہوگا كہا بنداء كياتھى اورانتہا كيسى ہوئى۔ تاریخ دول اسلامید میں لکھا ہے کہ ایک مخص خوزستان سے سواد کوف میں آ کرایک مدت تک اظہار تقدس میں مشغول رہا۔ زمید وتقو کی اور کثرت صلوٰ ق کی بیصورت که تمام اقران ومعاصرین میں ممتاز ،اکل طال کی بیکیفیت کراسے ہاتھ سے بوریا بن کراس سے اوقات بسر کرتاکس سے پکھ تبول نہ کرتا۔ جب کوئی اس کے یاس جاتا تو سوائے وعظ وقعیت کے کسی بات سے سروکار نہیں \_غرض تقویٰ، طہارت، زہد، ریاضت میں اس کو وہ شہرت حاصل ہوئی کہ کسی زاہد وعابد کواس کے مقابلہ میں فروغ ندر ہا۔ جب دیکھا کدلوگوں کےدلوں میں اپنی بات کا پورااٹر ہونے لگا تومشہورمشہورمسائل نماز وغیرہ میں تصرف کر کے خلاف اجماع و مذہب تعلیم شروع کی۔ جب اس میں بھی کا میابی ہوگئی توآ ستہ ستہ خرخواہانہ تمہیدی کے طالبین حق کو ضرور ہے کہ کی ایسے امام کے ہاتھ پر بیعت کریں جوالل بیت نبوی سے ہو۔غرض پوری طور برایے مقصود کی تمبید ذہن نشین کر کے شام کو چلا گیا۔ وہاں بھی بھی طریقہ اختیار کر کے لوگوں کوامام برحق کا مشاق بنادیا۔ چونکہ دعوت اس کی سم معین محض کی طرف نرتھی ۔اس لئے بعضوں کا خیال تھا کہ مجمہ بن اساعیل امام ونت ہوں <sup>س</sup>ے اور بعض کسی دوسرے کوخیال کرتے تھے۔ بہر حال اس کو یہی انتظار تھا کہ امام وقت اب ظاہر ہونا جا ہے ہیں کہ ایک مخص قرامط سے جن میں میخص تھا طاہر ہوکرمبدویت کا دعویٰ کیا۔اس مبدی کا اصلی نام ذكروبيه يحيى تفاريكرا بنانام محمد بن عبدالله بن اساعيل بن جعفرصا دق ظاهر كميا - حالا نكداساعيل ابن جعفر کا کوئی فرزندعبدالله نام نه تفاف ضرورت اس جعلسازی کی اس لئے ہوئی که احادیث میں امام مبدی کا نام محد بن عبدالله وارد ہے۔ جولوگ صرف امام کے نتظر تھے ان کوامام مبدی موعود کا مل جانا ایک نعت غیرمتر قبیتی ۔اس کے نکلتے ہی کل ہم مشرب اسکتے ہو سکتے اور بیرائے قرار یا کی

اشرار ،اذل الكافرين

محوكها بإ، جابل جعلسا

شرىر، مكار، شخ نجد ك

اندھے، کندی مردار

ابولېب،فرغون، بدفه

صاحب عصائے موآ

انفانه ركحي اورعذرب

جوش نے ان کومرفو،

قوم اپنی قوم کوبعض

محبت اورشفقت بعر

اس کے ستحق ہیں۔

یا مادہ، اس وجہ۔ ہوں گے۔اس موا بوشیدہ نہیں کہ اہل

تعذیب کے لئے

آپنجااور بعدسوال

مباح کردیا۔ تار سے زائل کیا گیاا

ڪئے مختے۔جن

محوزوں کی لید

اعتقادی سنئے۔:

بعد شهادة قتـلى اهل ال

ب۳ ص۲۳ ۱٬۴

عمر میں کئے ان

سے مجھے زیادہ ز

کہ اصلاح قوم کی فکر کی جائے۔ چنانچہ بڑے بڑے گذرگا ہوں پر فوجیس روانہ ہوئیں اور حربین وغیرہ کے راستوں میں رہزنی شروع کر دی گئی اور تمام ملک جاز وشام ومعروغیرہ میں آتش فتنہ وفساء مشتعل ہوئی۔ چنانچہ ان میں سے ایک مخض ابوطا ہرنام مع فوج کثیر مکہ معظمہ پر مسلط ہوا۔ کسی کو وہاں بیطافت ندھی کہ اس سلاب بلاکوروک سکے۔ ابوطا ہر گھوڑ ہے کو دوڑ اگر خاص حرم شریف کے اندر گھس آیا اور خانہ کعبہ کے درواز ہے پر آگھڑ ابوا اور اس غرض سے سیٹی دی کہ گھوڑ ابول و براز کر ہے۔ چنانچہ ایساہی ہوا پھراس نے پکار کر کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کا کلام پڑھ پڑھ کر میا سنایا کرتے تھے کہ''و میں دخلہ کان آمنا (آل عمر ان ۱۷۹) '' بیکہ کر قبل عام کر تھم دیا۔ کسے میں کر تی تھی تا تمیں ہزار مسلمان مکہ معظمہ میں شہید کئے گئے۔ جس میں سترہ سوخاص مطاف میں جام مشہادت سے سیراب ہوئے اور کشتوں کے سرکاٹ کر صرف سروں سے چاہ زمزم بھر دیا گیا اور تمام ججر اسود سے خاہ زمز کر خار سون اور گڑھوں میں ڈال دیئے گئے۔ جس میں بغیر کفن ونماز جیا گیا۔ جس کی وجہ سے بائیس سال تک کعبہ شریف ججر اسود سے خالی رہا تمام مکانات کوٹ کئے ۔ خرض مکہ معظمہ میں اس مہدی کا بیفت شایبا ہوا کہ اس کی نظیر کسی تاریخ میں طاف میں سات تھی۔ کمانات کوٹ کئے مؤض مکہ معظمہ میں اس مہدی کا بیفت شایبا ہوا کہ اس کی نظیر کسی تاریخ میں طاف میں۔ مکانات کوٹ کئے مؤض مکہ معظمہ میں اس مہدی کا بیفت شایبا ہوا کہ اس کی نظیر کسی تاریخ میں طاف میں۔ مکانات کوٹ کئے مؤض مکہ معظمہ میں اس مہدی کا بیفت شایبا ہوا کہ اس کی نظیر کسی تاریخ میں۔ مکانات کوٹ کے مؤض مکہ معظمہ میں اس مہدی کا بیفت شایبا ہوا کہ اس کی نظیر کسی تاریخ میں۔ مکانات کوٹ کے مؤض مکہ معظمہ میں اس مہدی کا بیفت شایبا ہوا کہ اس کی نظیر کسی تاریخ میں۔

الحاصل بدنام ہونا، برے کہلانا، سزائیں پانا، حقانیت پر قریبے نہیں ہوسکتا۔ ورنہ جعلساز وغاباز بدمعاش جن سے جیل خانے ہمیشہ بھرے دہتے ہیں سب کواہل اللہ کہنا پڑے گا اور نہ اظہار تقدیس اس کا قرینہ ہے۔ جیسا کہ قرام طہ وغیرہ کے حال سے ظاہر ہے۔

قادیانی مولوی نے جہاں اسلام کے موجودہ وشمن فرقوں کی فہرست لکھے کران کی روز افزوں ترقی اوراس کی وجہ سے مرزا قادیانی کی ضرورت ثابت کی ہےان میں مولوی اور مشایخوں کوبھی شریک کیا اوران کو پیرخطاب عطاء فرمائے۔

شیطان، حشرات الارض، زر پرست، نفس پرست، کم بخت، موذی، نائب شیطان، ناپاک، مجموعه صفات ذمیمه، شریری فتنه پرواز، مسلمانوں کے گراہ کرنے والے، شیطان کے شاگر درشید، مکار وغیرہ ۔ اس بات میں قادیانی مولوی اپنے پیری سنت پر کمل کررہے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی بھی علاء اور مشامخین کو ایسے خطابوں سے ذکر کیا کرتے ہیں۔ چنا نچان کی تصانیف میں میموجود ہیں۔ 'اے بدذات فرقہ مولویان تم نے جس بایمانی کا پیالہ پیاہے وہی عوام کوئمی بلایا، علاء الدو، اندھیرے کے کیڑو، کتے، گدھے، تمار، عقارب، عقب الکلب، یعنی کتے کے بلایا، علاء الدوء وبال مقتری، جنزیر سے زیادہ بلید، ایمان وانصاف سے دور بھا گئے والے، احمق، بلید، دجال، مفتری،

4

نقانیت پرقریز نبیس ہوسکتا۔ ورنہ جعلساز پسب کواہل اللہ کہنا پڑے گا اور نہ اظہار مظاہر ہے۔

دشمن فرقول کی فہرست لکھ کران کی روز بت کی ہے ان میں مولوی اور مشایخوں

ست، کم بخت، موذی، نائب شیطان، کی کے گراہ کرنے والے، شیطان کے فیری سنت برعمل کررہے ہیں۔ کیونکہ کیا کرتے ہیں۔ چنانچدان کی تصانیف ہےالیمانی کا پیالہ پیاہے وہی عوام کو بھی عقارب، عقب الکلب، یعنی کتے کے لئے والے، احمق، پلید، دجال، مفتری،

اشرار،اذلالکافرین،اوباش، بےایمان، بےحیا، بددیانت،فتندانگیز،تمام دنیاسے بدتر،جھوٹ کا گوکھایا ، جاہل جعلساز ، چمار ، ڈوموں کی طرح منخرہ ، وٹمن قرآن ، روسیاہ ، سفلے ، سیاہ دل ، سفہاء ، شرير، مكار، شيخ نجدى، عدوالعقل،غول الاغوال، غدار سرشت،فرعون رنگ، كينه در كمينه، مادرزاد اندھے، گندی مردارخوار، ناالل ، نمک حرام، نابکار، نالائق، ناالل، ایمان سے دور بھا گنے والے، ابولهب، فرعون، بدذات، خبيث، زنديق، عليهم نعال لعن الله الف الف مرة وغيره وغيره - جس كو صاحب عصائے موی نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے نقل کیا ہے۔ غرض کوئی گالی ان حضرت نے اٹھاندر کھی اور عذر یہ کیا کہ کمال جوش اور حرارت اسلامی میں بیرسب گالیاں دی گئیں۔ گویا اس جوش نے ان کومرفوع انقلم بنادیا۔ان کالیوں کے پہلے آپ نے سیتہید بھی کردی ہے کمصلحان قوم اپنی قوم کوبعض وقت بہت سخت الفاظ میں مخاطب کرتے ہیں۔ کیکن ان سخت الفاظ کے اندر عبت اورشفقت جرى راتى بے اس كا مطلب يهواكرآب مسلح قوم بيں بس قدر كاليال دي اس کے مستحق ہیں۔ چونکہ اصلاح قوم اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور پیخت ست کہنااس کا ذریعہ ہے یا مادہ، اس وجہ سے مولوی صاحب اور ان کے پیراس کوعبادت اور باعث تقرب الہی سمجھتے ہوں سے ۔اس موقعہ میں واقعہ حرۃ اور مسلم بن عقبہ کی کارگذاری یاد آتی ہے۔تاریخ وانو ل پر بیامر يوشيده نهيل كدابل مدينه منوره جب بزيد كے خالف مو محتے تواس فيمسلم بن عقبه كوان كى تاديب تعذیب کے لئے مامور کیا۔ وہ مقام حرہ میں جو مدینہ کے پاس ہے بارہ ہزار سیاہیوں کے ساتھ آ پہنچااور بعدسوال وجواب کے قتل عام وغارت کا حکم دیا اور تین روز تک مدینه منورہ کو فشکریوں پر مباح كرديا \_ تاريخ الخلفاء اور جذب القلوب وغيره مين لكها يب كه بزار باكره لا كيون كالجرحرام ے زائل کیا گیا اور تمام شہر کے گھر لوٹے مجے۔ جہاں کوئی ماتا مارا جاتا۔ صرف علاء سات سوشہید کئے گئے۔جن میں تین سومحابہ تنے معجد نبوی میں کھوڑے دوڑائے گئے۔خاص روضہ شریف محوڑوں کی لیداور پیشاب سے مخلطح رہا۔ بیرسب مسلم بن عقبہ کے حکم سے ہوا اب اس کی خوش اعتقادى ينع \_ جباس كى موت كاوقت آئينياتو آخرى دعاءيك \_"اللهم انى لم اعمل قط بعد شهادة أن الآاله الآاللة وأن محمد أعبده ورسوله عملا أحب إليّ من قتلى اهل المدينة ولا ارجىٰ عندى في الأخرة (ذكر ابن اثير في تاريخه الكامل ج ٣ ص٤٦٣، طبع بيروت) "يعنى ياالله بعدشهادت كلم طيبر كج ويحا عمال صالح مين في اين عمريس كئة ان سب سے زيادہ جمعے وعمل پسند ہے جومدينہ كے لوگوں كوميس نے قتل كيا اورائ ممل ے جھے زیادہ ترتوقع ہے کہ آ خرت میں کام آئے گا۔

اورون برالزام لگار۔

عيوب كي تفتيش كر\_

ري نگاه نبيس ۋا لتے اورا

کرتے ہیں۔جس

نهايت نرى اورسبولر

ليئے ساتھ دیا گیا تھا

لهقولًاليناا

. کرے یا ڈرےاور

وبينه عداوة ك

عظيم (فصلت:

ومتنى تقى \_وەابيا ہوا

بي بات ملتى ہے اس

عيوب برمطلع كرنا

جس ہے خالفت ا

فتفشلوا وت

جاتی رہے کی تمہار

يىضىركىم من اسيخ جان كى تمها

منرورت دوسري

صورت بيمعلوم

جن ہے اصلاح

كباتو فرماياتم لو

اورخودرانی کر\_

هوسكتا\_ پخريدا

ای ود

مسلم بن عقبه كوسرف تعذيب الل مدينه برناز قعاد بمار مرزا قادنى كواس سے زياده ناز وقتح مونا قادنى كواس سے زياده ناز وقتح مونا چاہئے۔ كونكه وه تمام الل اسلام كى تاديب فرمار ب بيل اور وہال صرف جراحات منان تيس حوالتيام پذير نيس - "جداحات السنسان الله التيام ولايلتام ماجرح اللسان"

پھر بیرگالیاں کن کودیئے جارہے ہیں۔عوام الناس بازار یوں کو نہیں جن کی عادت میں گالیاں دینا اور سننا داخل ہے۔ بلکہ ان افراد قوم کوجن کوقیم نے اپنار ہبر مربی اور حامی دین بنا رکھا ہے اور ہرایک ان پر موجان سے فدا ہے۔معزز اور شریف لوگ قوم کے اس کا انداز وکر سکتے ہیں کہ میگالیاں من کرقوم کا کیا حال ہوتا ہوگا۔سب کوجانے دیجیج خود حسن علی قادیانی اوران کے پیر بی غور کریں کہ کوئی ارون یا ان کا ہمسران کے والد بزر گواریا پیرکی شان میں میالفاظ کہتوان كاكياحال موكا\_ا كرغيرت دارمون توكياس ذلت كےمقابله ميں مرجانا آسان نه موكا عرف میں ایسا مخص بڑا ہی بےشرم تمجما جاتا ہے کہ اس کے باپ یا استادیا پیرکوکوئی گالی دے اوروہ حیب رے۔ نہایت افسوس اور شرمناک حالت ہے۔ جس کے مرتکب قادیانی مولوی صاحب اور مرزاً قادياني موع يس حق تعالى فرما تا جـ"ولا تسبوا الدين يدعون من دون الله فيسبوالله (انعام:٨٠٨) "ليني بتول كوكاليال مت دوكروه التُدكوكاليال دي كير بادي برت اورني صادق كوح تعالى تعليم فرما تا ب-"ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن (نحل:١٢٥) "العني بلاة اين ربكي راه يرحكت اوراچھی تھیجت کے ساتھ اور الزام دوان کوجس طرح بہتر ہو۔ کیامصلح قوم کی بہی شان ہے کہ اشتعال طبع بيدا كرنے والے الفاظ سے طبیعتون و مشتعل كرے اوراس قابل بنائے كدح بات سننے کی بھی صلاحیت باتی ندرہے۔قادیانی مولوی نے اپنے آپ کو جومصلح تو م قرار دیا ہے وہ خود ا نمی کی تقریر سے باطل ہو گیا۔ اور نہ شرعا اس قابل ہے کہ صلح توم سمجھے جا کیں۔ نہ عرفا پھریہ جو مکایت ہورہی ہے کہ مولو یوں کی وجہ سے مسلمان ذکیل ہور ہے ہیں۔ بچ ہے جس قوم کے مسلم رذالت سے كام ليں اس كوذلت نه بوتو كيا بور يہاں مجھے ايك واقعہ ياد آيا جوميرے ايك دوست کادیکھا ہوا ہے کہ تر اور کے کی جماعت کی مجدیس ہورہی تھی۔جس میں وہ بھی شریک تھے۔ان کے قریب ایک مخص نے عین نماز میں اپنے باز ووالے سے پچھ بات کی ایک مخص نے نماز ہی کی حالت میں اس سے کہا کہ نماز میں بات کرنے سے نمازٹوٹ جاتی ہے۔ تیسرے نے کہا تہاری نماز كب ماتى ربى چوتھے نے كہاالحمد للديس نے توكوئى بات ندى ايساسى قاديانى مولوى صاحب

ناز تھا۔ ہارے مرزا قادنی کواس سے زیادہ ب فرمارے ہیں اور وہاں صرف جراحات س۔''جراحات السنسان لھا التیام

ام الناس بازار يوں كو، نبيس جن كى عادت نن کوقوم نے اپنار ہبر مرنی اور حامی دین بنا ر شریف لوگ قوم کے اس کا انداز ہ کر کیتے جانے دیجئے خود حسن علی قادیانی اور ان کے بزرگوار يا پيركى شان من بيالفاظ كجنوان کے مقابلہ میں مرجانا آسان نہ ہوگا۔عرف پ یااستادیا پیرکوکوئی گالی دے اوروہ حیب ں کے مرتکب قادیانی مولوی صاحب اور سبوا الـذين يدعون من دون الله دوكه وه الله كوكاليان ويس عيد باوى برحق ببيل ربك بالحكمة والموعظة ١٢٥) "نعنی بلاؤایئے رب کی راہ پر حکمت بہتر ہو۔ کیا مصلح قوم کی یہی شان ہے کہ فل كرے اوراس قابل بنائے كەحق بات اپنے آپ کو جو صلح قوم قرار دیا ہے وہ خود ې كەلىمىلى توم سمجھے جائيں \_ نەعر فا پھريەجو ں ہورہے ہیں۔ یج ہے جس قوم کے مطلح مجصابك داقعه بإدآ بإجومير الاسابك دوست بی تھی۔جس میں وہ بھی شریک تھے۔ان ہے پچھ بات کی ایک مخص نے نماز ہی گی زٹوٹ جاتی ہے۔تیسرے نے کہاتمہاری

بات نه کی۔ایہا ہی قادیانی مولوی صاحب

اورول پرالزام لگار ہے ہیں اس میں خود بھی جتا ہیں۔ گر تیجھے نہیں، علائے رہائی وہ ہیں جواپ عوب کی تفتیش کر کے اپنے نفس کی اصلاح کرتے رہتے ہیں اور حی الوسع دوسرے کے عوب پر نگاہیں ڈالتے اور اگرام بالمعروف کی ضرورت بچھے ہیں تو ایسے ملائم اور دل نشین طریقے سے کرتے ہیں۔ جس کا اثر ظاہر ہوعو آ تعلیم اللی امر بالمعروف کے بارے ہیں یہی رہی ہے کہ نہایت نری اور سہولت سے کام لیا جائے۔ باوجود میک اثر دھائے خونخوارموی علیہ السلام کی مدو کے لئے ساتھ دیا گیا تھا۔ گرار شاد کہی ہوا کہ فرعون کے ساتھ نہایت نری سے گفتگو کی جائے۔ "فقو لا لئے ساتھ دیا گیا تھا۔ گرار شاد کہی ہوا کہ فرعون کے ساتھ نہایت نری سے است نرم شایدوہ سوج کر رہے یا ڈرے اور شادہ ہوا کہ " ادفع بالتی ھی احسن فاذالذی بینك وبید نه عداوة کانه ولی حمیم و ما یلقها الا الذین صبروا و ما یلقها الا ذو حظ عظیم (فصلت : ۲۰۰۶) " جواب میں کہنے اس سے بہتر پھر جوآپ دیکھوتو جس میں آپ میں وشنی تھی۔ وہ ایسا ہوگا جسے دوست وار تاتے والا اور یہہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور میں بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے۔ آئیس کو جومبر کرتے ہیں اور

ای وجہ ہے برخص امر بالمعروف کا اہل نہیں سمجھا جاتا۔ کیونکہ امر بالمعروف میں عیوب پرمطلع کرتا ہوتا ہے اور قاعدہ کی بات ہے کہ جس کا عیب ظاہر کریں وہ ویشن ہوجائے گا۔ جس ہے خالفت اور بھٹر اپیدا ہونے کا سخت اندیشہ ہے جومنوع ہے۔" و لا تسنساذ عسوا فتہ فند فشلوا و تذهب ریحکم (اندفال: ۲۶) "لینی آپس میں نہ بھٹر و پھر نا مرد ہوجا و گاور جاتی رہے گئر ہماری ہواج ت تعالی فرما تا ہے۔" ہا ایھا المذیب آ منوا علیکم انفسکم لا میضر کم من ضل اذا اهتدیتم (مائدہ: ۱۰) "لینی اسان کی تمہارا کی تمہارا کی تمہیں بگاڑتا جو کوئی بہکا جب تم راہ پر ہوئے۔ باوجود یکہ امر بالمعروف کی ضرورت دوسری آیات ہے قابت ہے۔ گرآ یت شریفہ میں جواس کی ممانعت ہاس کی تطبیق کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ توا مالناس اس ہودے گئے ہیں اور خواص کواس کی اجازت ہے۔ میں تو فرمایا تم نوگ امر بالمعروف این گا میا تہ شریفہ کا مضمون حضر متعلقہ ہے دریافت میں اور خودرائی کر زائیس تواس وقت مرف اپنی گا کر داوران کوچھوڑ دو۔ اور خودرائی کر زائیس تواس وقت مرف اپنی گا کر داوران کوچھوڑ دو۔

اور درور کا میں میں میں میں میں کا میں ہے۔ بہر حال قادیانی میں کی مراح ہے اور برحل نہیں ہوگا۔ پہر بیام بالمروف بھی کس مسلم میں کہ مرزا قادیانی عیمی موعود ہیں۔ جس کا شونت نہ

السلام ق

(دارمی ج

فرماتے تخ

تفرقه ؤالنا

الله عليهام

وهي جـ

فرقامرا

روک دینا

بات نہیں

زمانے کم

نئ نی با تی

طرفمتو

ال حدثك

حق ان.

مئ كري

مرزاقاد

وشمنى قائ

حلانے

وينار

كىعبيه

2

ہے کہ

قرآن سے ہے نہ حدیث سے نہ اور کسی علم سے۔ حالانکہ امر بالمعروف کے لفظ سے طاہر ہے کہ اس بات کا امر کیا جائے جودین میں معروف ہو۔

اب غور فرما ہے کہ اگر قادیانی مولوی کو مدارس کے علماء نے وعظ سے روک دیا تو کیا برا کیا۔خود خدا اور رسول ان کوایسے دعظ سے روک رہے ہیں۔ وعظ سے روکنے والوں کا استدلال اس مديث سے بوگا - جوسنن داري ميں مروى ہے۔ "عن استماء بن عبيد قال دخل رجلان على ابن سيرين فقالا يا ابابكر نحدثك بحديث قال لا قال فنقرأ عليك آية من كتاب الله قال لا لتقومان عنى او لا قومن قال فخرجا فقال بعض القوم يا ابابكروما كان عليك ان تقرأ عليك آية من كتاب الله تعالى قال انى خشيت ان يقرأ على آية فيحرفانها فيقرذلك في قلب (دارمي ج١ ص ١٠٩، باب اجتناب اهل الاهواء والبدع والخصومة) "اليخى اساء بن عبيد كمت عين كهرو مخض اصحاب مواسے ابن سیرین کے پاس آئے اور کہا انہوں نے کہ ہم آپ سے ایک حدیث کہتے ہیں فرمایانہیں سنتاانہوں نے کہا کہ ایک آیت قرآن کی پڑھتے ہیں کہ میں نہیں سنتایاتم یہاں ے اٹھ جا دیا میں اٹھ جا تا ہوں کسی نے ان سے بوچھا کہ اگروہ آیت قرآن کی پڑھتے تو آپ کا كيا نقصان تفافر مايا كه مجهي خوف اس بات كابهوا كهوه آيت قرآن كى يزهيس اور يجموالث مليث كردي جومير عدل مل جم جائ اوردوسرى روايت اى دارى مل ب-"عن المحسن وابن سيرين أنهما قالا لا تجالسوا أصحاب الأهواء ولا تجادلوهم ولا تسمعوا منهم وهكذا قال ابوقلابة (دارميج ١ ص١٠٠ باب ايضاً) "العنات المنام بعری اوراین سیری نے فرمایا که اصحاب موا کے ساتھ نہیٹھوندان سے مناظرہ کرواورندان سے کوئی بات سنو۔ مرزا قادیانی نے جو بید عولی کیا ہے وہ بالکل نیا ہے۔ تیراسو برس کے عرصہ میں نہ كى نے ايبادعوى كيانديكها كيفيلي عليه السلام مرسكة اورجن كى آنے كى خرا حاديث ميحد ثابت بان كا قائم مقام كونى دوسرا مخض موكا - الل مواايدى لوكول كوكية بي جونى نى باتيل خواہش کےمطابق دین میں تراش لیتے ہیں۔ صحیح سے احادیث سے ثابت ہے کہ جوئی بات نکالی جائے وہ مردود ہے اس سے احر از اور اجتناب کیا جائے۔ اس وجہ سے صحابۃ کیا کول سے جوثی بات نکالے نہایت احر از کیا کرتے۔ چانچے ابن عرا کے پاس ایک مخص آیا اور کہا کہ فلال مخص نے آپ کوسلام کہا ہے۔ فرمایا میں نے سنا ہے کہ اس نے کوئی بات ٹی تکالی ہے۔ اگر یہ بچ ہے تو اس كوملام كاجواب نه كانجانا - "عن ابن عمر" انه جاء رجل فقال ان فلا نايقرأ عليك

انكمام بالمعروف كالفظ سے ظاہر ہے كه

رس كے علاء نے وعظ سے روك ديا تو كيابرا ہے ہیں۔ وعظ سے رو کئے والوں کا استدلال سن اسماء بن عبيد قال دخل نحدثك بحديث قال لا قال فنقرأ عنى اولا قومن قال فخرجا فقال قرأ عليك آية من كتاب الله تعالى نانها فیقرذلك فی قلبے (دارمی ج۱ صومة) "لعنی اساء بن عبید کہتے ہیں کہ دو ہاانہوں نے کہم آپ سے ایک مدیث ن کی پڑھتے ہیں کہ میں نہیں سنتایاتم یہاں ا کداگروه آیت قر آن کی پڑھتے تو آپ کا آيت قرآن كي پڙهيس اور پچھالٹ بليث ى دارى يل بيد "عن السحسن سحاب الأهواء ولا تجادلوهم ولا ج ۱ ص ۱۱، باب ایضاً) "ایعی حسن بیٹھوندان سے مناظرہ کرواور ندان ہے كل نياب- تيراموبرس كي عرصه مين نه اورجن کی آنے کی خبر احادیث صحیحہ سے یے بی اوگول کو کہتے ہیں جونی نئی باتیں دیث سے ثابت ہے کہ جونی بات نکالی ای وجہ سے محابہ ایسے لوگوں سے جونی باس ایک محض آیا اور کہا کہ فلاں مخض كوكى بات نئ تكالى ب\_راكريين بي باتو

ورجل فقال أن فلأنايقرأ عليك

السلام قبال بلغني انه قد أحدث فأن كأن قداحدث فلا تقرأ عليك السلام (دارمی ج ۱ ص ۲۰۸ باب ایضاً) "عرفی کت بین کدیش خود آنخضرت الله سے سامول که فر ماتے تھے قریب ہے کہ فتنے اور نئ نئ باتیں پیدا ہوں گی جوکوئی اس امت کی اجماعی حالت میں تفرقد والناجاب جوكوكي مواس كوللوارس ماروالو- "عن عرفيجة قسال سمعت رسول الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَى الله على ا وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان (مسلم ج٢ ص٢٨، باب حكم من فرق امر العسلمين وهو مجتمع) "غرض ال فتم كاسباب سينى ثى باتول ك كمن سنف س روک دینا علاء کا فرض مضبی ہے۔ اگر انہوں نے ایسے وعظ سے روک دیا تو بیرکوئی برہم ہونے کی بات نہیں ہے۔ بلکاس سے ان کومنون ہونا چاہے ورندا گریدراستہ بالکلیکل جائے تو اس آخری زمانے میں جودین پر ہرطرف سے حملے ہورہے ہیں۔ خافین دین کوموقع مل جائے گا اور ہرفض نی نی با تیں ایجاد کر کے دین میں داخل کروےگا۔ جب تک مرز اقادیا فی ادیان باطلہ کے روکے طرف متوجه تنے۔سب ان کے مداح تنے۔ بلکدان کومجد دبھی سجھتے ہوں تو تعجب نیس اور اب بھی اس مدتک کوئی برانبیں مجھتا جس میں تائیدوین ہو۔ اگریہ چندنی باتیں چھوڑ دیں تو ابھی کل اہل حق ان کے رفیق و مددگار موجاتے ہیں اور بیناحق کا جھڑا جس سے نددین کا فاکدہ ہے ندد نیا کا مث كركسانهم بنيان مرصوص كامضمون صادق آجا تاب اوريه كحميرى باستنبيل مرزا قادياني خودازالة الاومام من فرمات بير- "ممكن إيامسي بهي آجائ جس برحديثول كِ بعض طاهري الفاظ مجي صادق آجائيں۔'' (ازالهاومام ص٠٠٠ فرزائن جسوم ١٩٧)

جب بينودشليم كرتے بين تو پھراس مشكوك دعوى پرا صرار كر كے مسلمانوں كے ساتھ وشنى قائم كرنے سے كيا فاكده نسال الله التوفيق و هو بالا جابة جدير!

قادیانی مولوی اسلام اور مسلمانوں پر کمال درسوزی ظاہر کر کے ایک مرشدرونے اور چلانے کے لئے لکھتے ہیں۔ جس کا خلاصہ بیہ ہے کہ 'اس زمانہ میں مسلمانوں کا قبط ہوگیا ہے اور دین اسلام گردش میں اور کفر کازوروشور ہے۔' اس مرشہ میں اتنی کسررہ گئی کہ چند بندمرزا قادیائی کی عیسویت پر بھی بڑھادیتے کہ ہائے عیسی ابن مریم بھی اتر کے ہیں برس ہوگئے۔ مگر بجائے اس کے کہ ان سے دین کی ترقی ہوئی کفر ہی کو ترقی ہوگئی اور ہور ہی ہے۔ اس مقتضائے حسن طن بیہ کے کہ ان سے دین کی ترقی مولوی کی نیک نیتی پڑھل کر جاتی۔ مرسید صاحب ہے کہ بیا ظہار دلسوزی قادیانی مولوی کی نیک نیتی پڑھل کر جاتی۔ مراسکل بیہ کے کہ سرسید صاحب اور ان کے انتاع بھی اس سے زیادہ نوسے اور داویلے لکھتے پڑھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی نیک نیتی

کے قائل قادیانی مولوی صاحب بھی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کو دشمن اسلام قرار دیا ہے۔ اس امرکی تصدیق کیونکر ہوکہ وہ فی الواقع اصلی اسلام کے دوست اور مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں۔ان کامقصود تو صرف بیر ثابت کرنا ہے کہ آگر مسلمان ہیں تو چند قادیانی ہیں۔جس کا مطلب بیہ ہوا کہ ہاتی سب بے دین ہیں۔ چنانچے صاف لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا قط ہوگیا ہے۔

اس طریقے کی ایجادابتدائے اسلام ہی ہیں ہو پھی ہے۔ چندلوگ ایسے پیدا ہوئے کہ کمال درجہ کا زہر تقوئی پر ہیزگاری ایما نداری ظاہر کر کے کل صحابہ وتا بھیں گو بے دین قرار دیا اور ظاہری حالت ان کی و کیو کر بہت سے ظاہری ان کی طرف مائل اور ان کے ہم خیال ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ایک بوی جماعت بن گئی۔ جن کے قلع قمع کی طرف سلطنت کو متوجہ ہوتا پڑا، ان سب کا اعتقادیکی تھا کہ اگر مسلمان ہیں تو ہم ہیں باقی سب صحابہ ورتا بھین کا فر ہیں۔ نصو و نسب کا اعتقادیکی تھا کہ ان لوگوں کے واقعات وحالات بہت ہیں۔ گرتھوڑ اساحال بقدر مرورت بہاں لکھا جاتا ہے۔ جس سے طرز رفتار معلوم ہوجائے۔ جو واقعات یہاں لکھے جاتے ہیں۔ علیاں لکھا جاتا ہے۔ جس سے طرز رفتار معلوم ہوجائے۔ جو واقعات یہاں لکھے جاتے ہیں۔ متعدد معتبر کم اللہ وجہہ مولفہ امام نسائی متدرک حاکم ، کنز العمال اور تاریخ کائل وغیر و متعدد معتبر کم اور سے ماخوذ ہیں۔ و ھی ھذہ!

جنب حضرت على كرم الله وجهداور معاوية بين يهت الزائيال بوئي اور طرفين سے براروں اہل اسلام شبيد ہوئے تو بيرائے قرار پائی کردونوں طرف سے دوخض معتدعلية محم قرار و على اسلام شبيد ہوئے تو بيرائے قرار پائی کردونوں طرف سے دوخض معتدعلية محم قرار و على كرم الله و جهدى طرف سے ابوموى اشعری اور معاوية کے جانب سے عمروبن عاص شقرر ہوئے اور طرفین سے عہدنا مد کھا گيا اور افعد بن بن قيس اس كام پر مامور ہوئے کہ دہ عبد نامہ ہر قبيله بين جاكر سناويں۔ جب وہ تبنا اور افعد بن بن قيس اس كام پر مامور ہوئے کہ دہ عبد نامہ ہر قبيله بين جاكر ہوئے اور عروب كار مور ہوئے کہ دہ عبد بات سے الله کہ اللہ عبات اور يہاں تك برہم ہوا كہ اور كئى تو كر اللہ اللہ "اور يہاں تك برہم ہوا كہ اور كئى تو فرما يا بات تو تى ہے۔ گر مقصود ہم ان کا مور ہوئے کہ اور نہ ما نہ ان سے باطل ہے۔ پھر فرما يا كہ اگر وہ ہم سے مقابلہ كريں تو ہم اقبل ان سے تقریر كر كے قائل كريں ہو ہم اور نہ ما نہ ان سے تقریر كر كے قائل كريں ہو اور نہ اور نہ ان ہم تھ سے بناہ ما تھے ہیں۔ اس بات سے کہ اپنے دین میں ان میں۔ اس بات سے کہ اپنے دین میں دو جود تھا بہ ن کریں گا ہوا اور خطبہ پڑھا کہ يا اللہ ہم تھ سے بناہ ما تھے ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو شار رہوں دون میں دیا تھی ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو شار رہوں دون میں دون سے اس بات سے کہ اپنے دین میں دون سے اس بات سے کہ اپنے دین میں دون سے سے اس بات سے کہ اپنے دین میں دون سے سے بادر سے بادر کریں ہم ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو شیار رہو دون میں دون سے دون اس دونا سے تو اس کہ بیان میں لائم سے اس کوئل سے ڈراتے ہو ہو شیار رہوں کہ میں دونا سے تو اس کہ دونا ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو شیار رہوں کہ دونا ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو شیار رہوں کہ دونا ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو شیار دونا ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہو کوئل ہو کوئل سے ڈراتے ہو ہوگوں اس کوئل ہو کوئل سے ڈراتے ہو ہو کوئل ہو کوئ

کوچ کرنے برآ مادہ کیا۔ال بيدامر طي مواكه عبدالله بن وج کیکن بعد رو وقدح کے بیر کھ ہوں۔نہ مجھےاس سے کوئی خ جا وَں تو کوئی پرواہ میں۔ پھر موں اور اللہ کا حکم جاری کری<sub>ر</sub> خوارج وہاں جلے مجئے۔حق انہوں نے جواب دیا کہ اگر جائے گا۔اب تو ہم نے تم ر کھتا۔ زیاد بن امیہ نے عرو تنے\_ پھرعثان کا حال دریاہ انہوں نے بدعتیں شروع کی على كا حال دريافت كيا كها آ يوجيماان كوسخت كالى دى۔ ً گزنده موگیا اور دونول م مارفے كائكم ديا۔ محراس. کے پاس کھانا لے جاتا یا غرض ضرورت ہے زیادہ صرف دوباتوں سے بگڑ۔ جس کوانہوں نے شرک قر نبين بوسكتا\_" أن الس

منر ورتفاتوان كامال غنيمه

والله بمتهبين قل كرد اليس مح.

اس کے بھائی نے ایک جماعت

پڑھا کہ ہم کو پہاڑوں یا دوسر۔

ہماراا نکار ٹابت ہوجائے۔ کم

ان کودشن اسلام قرار دیا ہے۔اس امر کی اورمسلمانوں کے خیرخواہ ہیں۔ان کامقصود نی ہیں۔جس کا مطلب بیہوا کہ ہاتی سب ہوگھیاہے۔

۔ بولیا ہے۔ ) ہو پکل ہے۔ چندلوگ ایسے پیدا ہوئے کہ کے کل محابہ و تابعین کو بے دین قرار دیا اور ل طرف مائل اور ان کے ہم خیال ہوتے لی قلع قمع کی طرف سلطنت کو متوجہ ہوتا پڑا، کی سب سحابہ و رتا بعین کا فریس نصو ف ند بہت ہیں۔ مرتصور اساحال بقدر ضرورت ند جو واقعات یہاں کھے جاتے ہیں۔ سے حاکم، کنز العمال اور تاریخ کا مل وغیرہ

یس بہت لڑائیاں ہوئیں اور طرفین سے
وفوں طرف سے دوخض معتدعلیہ تھم قرار
مدے عروبین عاص شعررہوئے اور طرفین
مدے عروبین عاص شعررہوئے اور طرفین
ورہوئے کہ دہ عہد نامہ ہر قبیلہ میں جاکر
وائے کوئی تھم نہیں کرسکا۔ حق تعالی فرما تا
میٹور پیچی تو فرمایا بات تو بھی ہے۔ گرمقصود
میٹور پیچی تو فرمایا بات تو بھی ہے۔ گرمقصود
میں تو ہم افران سے تقریر کرکے قائل
محاربی جواس مجلس میں موجود تھا میری کر
کے تاکیل جوابی بات سے کہ اپنے دین میں
کیاتم ہم کوئل سے ڈراتے ہو ہوشیار رہو

واللہ ہم تمہیں قتل کرڈ الیں سے۔اس دفت تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا کی راہ برتم چلتے ہویا ہم پھروہ اور اس کے بھائی نے ایک جماعت فراہم کی۔جن میں عبداللدین وہب راسی بھی تھا۔اس نے خطبہ بر ھا کہ ہم کو پہاڑوں یا دوسرے شہروں میں جانا ضرور ہے۔ تا کہ مراہ کرنے والے بدعتوں سے ہاراا تکار ثابت ہوجائے۔ پھردنیا کی بے ثباتی اورمتقیوں کے فضائل بیان کر کے سب کوشمرے کوچ کرنے پرآ مادہ کیا۔اس کے بعد سیمسلہ پیش ہوا کہ امیرکون قرار دیا جائے۔ بعد اختلاف کے بدامر طے ہوا کہ عبداللہ بن وہب کوہی اس کام کے لئے منتخب کیا جائے۔اس نے اوّل تو ا تکار کیا۔ لیکن بعدرو وقدح کے بیا کہ کر قبول کیا کہ مجھے مطلقاً خواہش دینوی نہیں۔نہ میں امارت حابتا ہوں۔نہ مجھےاس سے کوئی خوف ہے۔اللہ کے واسطے بیرخدمت قبول کرتا ہوں۔اگراس میں مر جاؤں تو کوئی پرواہ نہیں۔ پھراس نے کہا کہ اب ایسا شہر تجویز کرنا جاہئے کہ جس میں ہم سب جح موں اور الله کا تھم جاری کریں۔ کیونکہ الل حق اب شہی لوگ ہو۔ چنانچہ نہر وان تجویز موااور بیسب خوارج وہاں چلے محتے حصرت علی كرم الله وجهدنے ان كے نام خط لكھا كداب بهى جلے آؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگرتم اپنے كفر پر كوائى ديتے ہواور نے سرے سے توبدكرتے ہوتو ديكھا جائے گا۔اب تو ہم نے تم کو دور کر دیا ہے۔ کوئکداللدتعالی خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں ر کھتا۔ زیاد بن امیہ نے عروہ بن او پیہ خار جی سے بوجھا کہ ابوبکر اور عمر کا کیا حال تھا۔ کہا اجھے تحے۔ پھرعثان کا حال دریافت کیا کہاا بتداء میں چیسال تک ان کومیں بہت دوست رکھتا تھا۔ جب انہوں نے بدعتیں شروع کیں ان سے علیحدہ ہوگیا۔اس لئے کہ وہ آخر عمر میں کا فر ہو گئے تھے۔ پھر على كا حال دريافت كياكها كدوه بعى اوائل ميس المحص تصيرة خريس كافر موسكة بعدمعا وبيركا حال یو چھاان کو بخت گالی دی۔ پھرزیاوا بن امیہ نے اپنا حال پو چھا کہا تو اوائل میں اچھا تھااور آخر میں مردندہ ہوگیا اور دونوں حالتوں کے چ میں تو اینے رب کانافرمان رہا زیاد نے اس کی گردن مارنے كا تھم ديا۔ پھراس كے غلام كو بلاكر يو جھا كداس فخص كامخضر حال بيان كركما۔ جب ميں اس کے پاس کھانا لے جاتا یا اور کسی کام کے لئے جاتا تو اس کا بھی اعتقاد اور اجتہاد اور د سوزی پاتا۔ غرض ضرورت سے زیادہ ولسوزی بھی علت سے خالی نہیں۔ خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہدسے صرف وو باتوں سے مگڑے۔جن میں طاہرا کمال دینداری معلوم ہوتی ہے۔ ایک تھم کامقرر کرتا جس کوانہوں نے شرک قرارویا تھا۔ اس وجہ سے کہ تھم خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ دوسرااس میں شریک نہیں ہوسکا۔"ان الحکم الالله" دوسری بیکمسلمانوں سے انہوں نے لاای کیوں۔ اگراڑنا ضرور تعاتوان کا مال غنیمت کیوں نہ بنایا۔ حالانکہ بیدونوں امرقر آن سے ثابت ہیں۔ان کے زمد

چوتھا تمام مسلمانوں کے خلافہ

رسول کے پاس ندموم ہے۔

ے مرزا قادیانی کو پیچان ا ولایت اوران کے بہترین

ے بڑھ کرولی کوکون پیجان

مولوی اس کھاظ سے کہ ولی ہ تو بہ حالت تھی کہ بچائے اس

سیحے روانٹوں سے ثابت <u>۔</u>

نے مجھے منافقوں میں توشر

الحفي كدنافق حنظله

روایت (مسلم ج۲ص۵۵

اس سے معلوم ہوا کہ دوسر. وجداس کی میہ ہے کہ ولا ہے

کے 🕏 میں ہوتی ہے۔جس

دوسرے کا تقرب بھی اس ک

تحكه ربى بيه بات كه اعمال

ہوسکتا۔ بخاری شریف میں

الجنة فيما يبدواا

النار فيما يبدوالا غزوة خيبر) "لعي ركم

ہوتے ہیں اور بعضول ۔

مطلب بدكه ظامرى اعمال اورخوارج كاحال معلوم:

الدعوات تفاكر انجام كار

تحمل عليه يلهث اوز

قادياني مولوي ك

وتقوی کی بیرهالت تقی دهفرت این عباس فرماتے ہیں کہ جب چو ہزارخوارج ایک مقام میں جمع موے تو میں حضرت علی سے اجازت لے كرعمده لباس بين كران كے ياس كيا۔ انہوں نے و كيمة ہی کہا کہ اے ابن عباس پہلیاس کیما، میں نے جواب تو دے دیا۔ مران کی حالت بید یکھی کہ عبادت اور ریاضت میں کسی قوم کوان کانظیر نہیں پایا۔ محابہ کونہ تابعین کوان کے چہرے شب بیداری کی دجہ ہے سو کھے سو کھے اور ہاتھ یا وَل نہایت دیلے۔ جندب خرماتے ہیں کہ جب علی کرم الله وجد فوارج كاليجهاكيام ال كالكر حقريب بنجان كى حالت ديمى كم مرطرف س قرآن برجني آوازآربي ب-سبالوگ تهرباند هي موئة ويال اور هي موئ ليني كمال درجے کے زاہد وعابدنظر آئے۔ بیرحالت ان کی دیکھتے ہی میرے دل پر سخت صدمہ ہوا اور میں محور بے سے اتر کر جناب باری کی طرف رجوع کیا اور نماز کی حالت میں بیدعاء کرنے لگا کہ البی اگراس قوم کاقتل کرنا طاعت ہوتو مجھے اجازت دے اورا گرمعصیت ہوتو مجھے اس پرمطلع فر مادے۔ میں ای حالت میں تھا کیلی کرم اللہ وجہ تشریف لائے اور فرمایا کداے جندب خدا کے غضب سے پناہ مانگو۔ اے جندب یا در کھو کہ ہم میں سے دس محف شہید نہ ہوں کے اور ان میں سے دس نہ بیں گے۔ چنانچے ایبانی ہوا۔ طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ جب وہ لوگ تل ہو چکاتو حضرت علی کرم الله وجهه نے فرمایا که بی کر پیمناللہ نے فرمایا تھا کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ بات سجی کہیں مے مگر ان کے حلق کے بیجے نداتر ہے گی اور دین ہے وہ ایسے نکلے ہوئے ہوں مے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ان کی علامت بیہ کہ ان میں ایک مخف سیاہ رنگ ہوگا۔جس کا ایک ہاتھ ناقص ہوگا اور اس پر چندسیاہ بال ہوں گے۔ان میں اس کی تلاش کرواگروہ ٹل کیا توسمجھو کہتم نے بدترین ظل کو قل کیا۔ورند بہترین طلق کوتم نے ماراپہ سنتے ہی صحاب وفکر ہوئی اور بے اختیار رو نے مگے اوراس کی الاش میں سر مرم موے۔ چنانچہ تمام لاشوں میں وصور وصور اس کو تکالا۔ اس کے مطنع میں حفرت على كرم اللدوجها ورتمام صحابه عجده شكر من كري\_

خوارج کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حق تعالیٰ عجم میں ایک نبی پیدا کرے گا اور اس پر ایک کتاب نازل ہوگ۔ جو آسانوں میں کسی ہوئی ہے۔غرض جیسے بیلوگ اپنے چندہم مشر بول کو مسلمان قرار دے کر دوسروں کو مگراہ تھرائے تنے قادیانی مولوی بھی وہی کر رہے ہیں۔ ان واقعات سے کئی امور مستفاد ہوتے ہیں۔ ایک بید کہ ممال دلسوزی اسلام اور مسلمانوں کی حالت پر ظاہر کرنا دینداری اور حقانیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ دوسرا کمال ریاضت و مجاہدہ و ترک دنیا حقانیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ یہ اور خود ویدار قرار دینا الل باطل کا شعار ہے۔

بواب و دے دیا۔ سران کی حالت یہ دیسی کہ پایا۔ محابہ تو نہ تا بعین کو ان کے چرے شب ہایت دیلے محل کہ ہائی۔ دیلے کا کہ بات دیلے کا کہ دیلے کا کہ بات ہیں کہ جب علی کرم بات ہیں کہ جب علی کرم بات دیلے کا کہ برطرف سے باند ھے ہوئے لیخی کمال اور ہے ہوئے لیکن کمال کر گھتے ہی میرے دل پر سخت صدمہ ہوا اور میں کیا اور نماز کی حالت میں بید عاء کرنے لگا کہ اللی کا وراگر معصیت ہوتو مجھائ پر مطلع فر ہا دے۔ کا اور ان میں سے دی نہ کے کا در فرا ہا کہ اے جند بٹ خدا کے خضب سے دی نہ ہوں کے اور ان میں سے دی نہ بی کہ جب وہ لوگ تیل ہو چکے تو حضرت علی کرم بی کے گر

یے نظے ہوئے ہوں سے جیسے تیر شکارے فکل

، ساه رنگ بوگا۔ جس کا ایک ہاتھ ناقص ہوگا اور

ر کرواگر وہ مل گیا تو سمجھو کہتم نے بدترین خلق کو

بروفكر مونى اورب اختيار رونے كا اوراس كى

. ڈھونڈ ڈھونڈ کراس کو نکالا۔ اس کے ملتے ہی

ے۔ مجم میں ایک نبی پیدا کرے گا اور اس پر ایک ہے۔غرض جیسے بیلوگ اپنے چندہم مشر بوں کو یہ قادیانی مولوی بھی وہی کر رہے ہیں۔ ان رکمال دلسوزی اسلام اورمسلمانوں کی حالت پر دومرا کمال ریاضت ومجاہدہ ونزک دنیا حقانیت رخود کو دیندار قرار دینا اہل باطل کا شعار ہے۔

چوتھا تمام مسلمانوں کے خلاف میں ایک ٹی بات ایجاد کرنا اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا خدا اور رسول کے پاس ندموم ہے۔

قادیانی مولوی کوائی طبیعت خداداد پر ناز ہے کہ ولی کو پہلان لیتے ہیں۔اس وجہ ے مرزا قادیانی کو بچان لیا۔ اس کی تقدیق میں ہمیں کلام ہے۔ جب محابد و وارج کی ولایت اوران کے بہترین طلق ہونے کا گمان موا اور فی الواقع وہ وحوکا تابت مواتو اب ان سے بردھ کرولی کوکون پہچان سکتا ہے۔ بچ توبیہ کدولی کوحق تعالی پوشیدہ رکھتا ہے۔ اگر قادیانی مولوی اس لحاظ سے کہ وکی راولی می شناسد! اینے کوولی مجھتے ہیں توبید وسری بات ہے۔ صحابہ گی توبیرحالت تھی کہ بجائے اس کے کہا ہے کو ولی سنجھیں۔خودا ہے ایمان کومتیم رکھتے تھے۔ چنانچیہ صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عمراً کثر صدیفہ سے پوچھا کرتے تھے کہ آنخضرت الله نے مجھے منافقوں میں توشر یک نہیں فر مایا حظلہ ایک وقت اپنی حالت قلبی و مکھ کر بے اختیار کہہ الفح كه نافق حفظله يعنى حظله منافق موكيا اورصديق اكبرهمي ان كيم زبان موكئ -بي روایت (مسلم ج۲ص ۳۵۵، باب فضل دوام الذكر والفكر في امور الاخرة) مين موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کی ولایت تو کیا اپنی ولایت بھی ہر مخص کومعلوم ہونا ضرور نہیں۔ وجداس کی میرے کہ ولایت افعال واعمال کا نام نہیں۔ بلکہ وہ ایک نسبت ہے جو بندہ اور معبود ك ج يس موتى ہے۔جس كا ماحسل تقرب البي ہے۔ پھرجس كوتقرب البي موتو ضرور نہيں كه دوسرے کا تقرب بھی اس کومعلوم ہوا ورجس کوتقرب ہی نہ ہوتو کسی کا تقرب اسے کیوکرمعلوم ہو سکے۔رہی بیہ بات کدا ممال صالحہ اور قرائن سے کسی کا تقرب معلوم کریں۔ سووہ قامل اعتبار نہیں موسكا - بخارى شريف من ب- "قال رسول الله عليه ان الرجل ليعمل عمل اهل الجنة فيما يبدواللناس وهو من اهل النار وان الرجل ليعمل عمل اهل النار فيما يبدواللناس وهو من اهل الجنة (بخارى ج٢ ص٢٠٤، باب غزوة خيبر) "لعني ديمي مل بعضول كمل جنتول كرموت بي اور در حقيقت وه دوزخي ہوتے ہیں اور بعضول کے عمل دیکھنے میں دوز خیول کے ہوتے ہیں اور وہ جنتی ہوتے ہیں مطلب بد كه ظاہرى اعمال سے كچھ يدنبيں چلتا كدكون جنتى ہے اوركون دوزخى \_ امجى قرامط اورخوارج كاحال معلوم موالبلعم باعور كاقصد تفاسير مين معرح ب كهنهايت مقدس متجاب الدعوات تھا مگر انجام کار بے دین ہوکر مرا۔جس کی ندمت قرآن شریف میں ہے۔''ان تحمل عليه يلهث اوتتركه يلهث (اعراف:١٧٦)"

زاهد غرور داشت سلامت نبردراه رندازره نیا زبدار السلام رفت برفض جس کی کام ید بوتا ہے اس کودلی جھتا ہے۔ پھران میں ایسے بھی لوگ ہوتے بیں کہ پیروم یدونوں خرالد نیاوالا فرة کے مصداق ہیں۔

اے بیا اہلیں آدم روئے ہست پس بیردیتے نابیہ داد<sub>ی</sub> دست

صحابی از ماند وسرے تمام زمانوں سے بہتر اور افضل ہوتا اور اس کے بعد ابتری اور فرانی برحتی جاتا تھے سے حصے حدیثوں سے عابت ہے۔ جب اس زماند کا بیصال ہو کہ صحابیت پر حسن طن کریں وہ خوارج لکلیں تو ہم آخری زمانے والے جن پر حسن طن کریں خدا ہی جانے ان کی کیا حالت ہو۔ امام خاوگ نے ''الہوا ھو العکله فی الاحادیث السلسله '' میں پند مصل عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ماکٹی آئر لبید ابن ربیعہ کے بیا شعار پر محاکرتی تھیں۔ ''نھب الذیب یعماش فی اکسافهم و وبقیت فی خلف کجلد الاجرب ' ندھب الذیب یعماش فی اکسافهم و وبقیت فی خلف کجلد الاجرب وید میت دون مضافة و ملامة و یعاب قائلیهم و ان لم یشغب ''کین جاتے رہوہ و لوگ جن کے پناہ میں زندگی ہرکی جاتی می اور رہ گئے ہیں ایسے نا خلف لوگوں ہیں جن کی حالت کو بات کی برکی جاتی میں کہتے والا اگر چہ کجروی نہ کر عیب لگایا جاتا ہے۔ عروہ اس صدیث کی روایت کرنے کے میں کہتے والا اگر چہ کجروی نہ کر عیب لگایا جاتا ہے۔ عروہ اس صدیث کی روایت کرنے کے وقت کہا کرے اکرعا کہ جاری ان خیل ہو تیں کہ عروہ آگر ہمارے زمانے میں ہوتے تو معلوم و میں کیا گئے۔ ای طرح امام خاوی تک ۔

واصل الرواية بنا "وبالسند المذكور الى ابى بكربن شاذان حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن اسمعيل الهيتى بكسرالهاء والفوقانية وبينهما تحتانية وهو ثقة ثنايعيش بن الجهم عن ابى حمزة هو انس بن عياض عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة انها كانت تتمثل بابيات لبيد بن ربيعة"

"ذهب الذين يعاش في اكنافهم · بقيت في خلف كجلد الأجرب · يتحدثون مخافة وملامة ويعاب قائلهم وان لم يشغب · قال عروة رحم الله

فشكونا اليه ما ذ الذى بعده شره عن ١٠٤٧، باب لايا ي كرجب جاج كن ترتى پذير ي قاس ذر فتذ صرف جم يراثر كر

موگها\_ان فتنون کاا**ر** 

عائشة كيف لوادرك

زماننا هذا وقال ا

يعيش رحم الله ابــا يـعيــش كيف لـوادرا

لوادرك زماننا هذا

وقبال للمبارك رحما

الله المبارك كيف لوا

لوادرك زماننا هذ

هذا وقال كل من العا

وقبال لنبا القرشي

مريم رحم الله العفع

العفيف كيف لواد

لوادرك زمانناهذ

کی شکایت کی۔ فرمایام

آب نے خود نی ایک

حق تعادِّ

عائشة كيف لوادركت زماننا هذا وقال هشام رحم الله عروة كيف لوادرك زمانينا هذا وقال ابوحمزة رحم الله هشاما كيف لوادرك زماننا هذا وقال يعيش رحم الله اساحمزة كيف لوادرك زمانها هذا وقال الهيتي رحم الله يعيش كيف لوادرك زماننا هذا وقال ابن شاذان رحم الله الهيتي كيف لوادرك زماننا هذا وقال ابوالفتح رحم الله شاذان كيف لوادزك زماننا هذا وقسال للمبارك رحم الله ابا الفتح كيف لوادرك زماننا هذا وقال السلفي رحم الله المبارك كيف لوادرك زماننا هذا وقال ابو الحسن رحم الله السلفي كيف لوادرك زماننا هذا وقال الطبرى رحم الله ابا الحسن كيف لوادرك رماننا هذا وقال كل من العفيف والقروى رحم الله الطبرى كيف لوادرك زماننا هذا وقبال لينيا القرشي رحم الله القووى كيف لوادرك زماننا هذا وكذا قالت لنا مريم رحم الله العفيف كيف لوادرك زماننا هذا وكذا قالت لنا مريم رحم الله العفيف كيف لوادرك زمانها هذا واقول رحم الله كلا من مشائخنا كيف لوادرك زماننا هذا "زبربن عدى كيت بي كم بم لوكول فالس ك ياس حاج بن يوسف کی شکایت کی فرمایا صر کرو جوز مانیم برآتا ہے اس کے بعد کا زمانداس سے بدتر موگا۔ یہ بات آ پ نے خور نی ایک ہے۔'عن الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالگ فشكونا اليه ما نلقى من الحجاج فقال اصبروا فانه لايأتي عليكم زمان الا الذي بعده شرمنه حتى تلقوا ربكم سمعته من نبيكم عُبُولِي (بخارى ج١ ص ١٠٤٧، بساب لاياتي زمان الا الذي بعده شر منه) "ال حديث عيم مرحض اثدازه كرسكماً ہے کہ جب جاج کے زمانہ ہے جس کو تخییناً بارہ سو برس ہوتے ہیں۔ بدتری اور خرابی روز افزوں ترتی پذیر ہے تواس زماند کے فتدا تکیز تجاج سے کس درجہ بڑھے ہوئے مول گے۔ بچ ہے کہاس کا فتنصرف جسم پراٹر کرتا تھااوراس زمانہ کے فتنے ایمان پراٹر ڈالتے ہیں۔اس فتنے کااثر اس عالم تک محدود تھا۔ان فتوں کا اثر عالم اخروی میں فلاہر ہونے والا ہے۔اس فتنے کا اثر چندروز میں فتا موكيا ان فتول كالرجس يرمواابدالآ بادباقي ربا

 نبردراہ (م رفست ہے۔ پیمران میں ایسے بھی لوگ ہوتے

دست منل ہونا اور اس کے بعد ابتری اور رمانہ کا بیرحال ہو کہ صحابہ جن پرحسن ن ظن کریں خدائی جانے ان کی کیا دیث السلسلہ "میں پندمتصل بہ کے بیراشعار پڑھا کرتی تھیں۔

ن في خلف كجلد الأجرب،

ہ لم یشغب''لیخیٰ جاتے رہےوہ یں ایسے نا ظف لوگوں میں جن کی وہلوگ خوف اور طامت کی اوران اس حدیث کی روایت کرنے کے من سر سمت

ہ من مدیب ان رویت رہے ہے میں کیا کہتیں۔ہشام جوعروہ سے ارے زمانے میں ہوتے تو معلوم

ر الى ابى بكربن شاذان معيل الهيتى بكسرالها، العيش بن الجهم عن ابى ة عن ابيه عن عائشة أنها

ت فى خلف كجلد الاجرب · بشفب · قال عروة رحم الله اس کئے اب وہ میہو

فرعون موسئ

صفات ندمومه جودوأ

كتاب ين بين دياً

نام ہےندان کےال کہ جب تک کمی قو

ضرورت ہیں ۔جیپہ

وه صفات مُدمومها؟ نهيس آتی۔اگر کو کَ

جاتی۔اس وقت <sup>لکل</sup>

فرعون كاسركش موز

عليدالسلام كےزما.

آئے تھے۔اگر ما

"لىكىل فسرعا مطابق نەبوگارىخ

کرتم میں عیسیٰ آ جائیں سے۔اس

ویروی کریں گے۔

تك قائم نه موكى

نے عرض کیا وہ لوگا

ج ١١٠٨ على ٢٠٧٥ عدر

سنن من کان آب

گا۔خلاف۔احاد:

اورعلامات قبإم

اب

ایمان کی قدر کریں اور ہرکس و تاکس کے فریب ہیں آگرا سے گوہر بے بہا کو کھونہ پیٹیس۔

تادیا فی مولوی مرزا قادیا فی کی تائیداسلام اور تقدّس سے متعلق جتی با تیں بیان کرتے ہیں ان کا الکار کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ گرید تقانیت کا قرید قطعیہ نہیں ہوسکا۔ کتب تاریخ سے ظاہر ہے کہ تجابی بن پوسف نے بخاراسے ملتان تک صدبا شہر فی کر کے سرحداسلام میں وافل کردیا۔ جن میں کروڑ ہا اہل اسلام پیدا ہوئے اور بفضلہ تعالی ای تائید کا اثر قیامت تک جاری رہے گا۔ باوجوداس کے دیکھ لیجئے کہ اسلام میں تجابی ظالم کی کیا وقعت ہے۔ یہ تو ہمارے وین کا ضاصہ ہے کہ ق تعالی اس کی تائید بدکاروں سے بھی کرایا کرتا ہے۔ جیسا کہ صراحاً اس حدیث شریف سے ظاہر ہے۔ 'قبال السفیہ شاہلی ان الله لید قید ھذا الدین بالد جل الفاجر (البخسادی ہ کہ سرہ اس اب غزوۃ خیبر) ''غرض مرزا قادیا فی کی تائیداسلام میں ہماری میں کھی تھی کہ مورزا قادیا فی گئا تیا سلام میں ہماری میں بھی ہمیں ہوت تو کیا گروئی خدائی کا میں اس لئے کہ اس ذات ہیں وہ قورف کر میں ہو تو کوئی نہیں ہو چھتا۔ گر چواس سے ہی کہ مرزا قادیا فی صور خواب کی کیا وہ قسان نہیں۔ اگر کوئی خدائی کا بھی رہی ہی اگر کوئی خدائی کی تعالی اور اپنے ہم شریوں کو دیمی سے کہ جہاں تک ہو سکان کی حفاظت کریں اورا ہے ہم شریوں کو دائی کی ضرورت ہے۔ وہ ما علینا الا البلاغ!

مرزاقادیانی کلیمتے ہیں کہ 'احادیث سے ثابت ہے کہ آخری زمانے ہیں مسلمانوں کے صفات اورحالات ایے ہوں گے جیئے گئے ابن مریم کے مبعوث ہونے کے وقت یہودکی حالت تقی ۔ بلکہ یافظ بعن عیسی ابن مریم اس فرض سے اختیار کیا گیا ہے۔ تاہر ایک کوخیال آجائے کہ فعدا تحالی نے اپنے ان مسلمانوں کوجن ہیں ابن مریم کے افر نے کا وعدہ دیا تھا یہود کھر الیا ہے۔ جیئے یہود یوں کا نام خدا تعالی نے بندر اور سور کھا اور فرمایا ''وجعل منهم القردة و الخنازیر '' یہود یوں کا نام عیسی ابن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام ہیں فرمادیا۔ ' جعل نا کا المسیح ابن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام ہیں فرمادیا۔ ' جعل ناک المسیح ابن مریم ، ''

پر دس بیں صفات ذمومہ شل بغض وصد اور تفرقہ وغیرہ جواس زمانے کے بعض مسلمانون میں دیکھے جاتے ہیں۔ وہ اس زمانہ کے یہود میں بیان کئے جوعیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے وقت سے مقصوداس سے میکدان لوگوں میں میصفات ہونے کے وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے سے اب بھی وہی صفات اس وقت کے مسلمانوں میں آگئے ہیں۔

آ کرایے گوہربے بہا کو گونہ بیٹھیں۔
لام اور تقدس متعلق جتنی با تیں بیان کرتے
چھانیت کا قرید قطعیہ نہیں ہوسکا۔ کتب تاریخ
بیٹ صد ہا شہر فتح کر کے سرحداسلام میں داخل
بغضلہ تعالی ای تائید کا اثر قیامت تک جاری
بی ظالم کی کیا وقعت ہے۔ بیتو ہمارے دین کا
لگ لید وید هذا الدین بالرجل الفاجر
سخوض مرزا قادیانی کی تائیداسلام میں ہماری
قادیانی عیسی موجود بنتا جا ہتے ہیں۔ اگر چہاس
ماری دانہ میں نبوت تو کیا آگر کوئی خدائی کا بھی
کی کریم تھی نبوت تو کیا آگر کوئی خدائی کا بھی
کی کریم تھی نبوت تو کیا آگر کوئی خدائی کا بھی
کی کریم تھی نبوت تو کیا آگر کوئی خدائی کا بھی
کی کریم تھی نبوت تو کیا آگر کوئی خدائی کا بھی
کی کریم تھی نبوت تو کیا آگر کوئی خدائی کا بھی

م ثابت ہے کہ آخری زمانے میں مسلمانوں

اس لئے اب وہ میبود ہیں اورمیسیٰ کی ان کے لئے ضرورت ہے۔جبیبا کہ کہا جاتا ہے۔'' اسکال فرعون موسى "اس صورت ميس وهيلى مراديس جوني تتھے۔ بلكدان كامثل اورشبيرمراد ہے۔ صفات مدمومد جود ونو نفرقوں میں مشترک بتائے مکتے ہیں۔اس کا جوت کی حدیث یا تاریخ کی كاب ينبس ديا كيا عيلى عليه السلام كنزول كاجن احاديث ميس ذكر بان ميس نوتو يبودكا نام بےندان کے ان صفات کا ذکر جوعیتی علیہ السلام کے ذمانہ میں اس میں آخمی تھیں۔ میسلم ہے کہ جب تک کی قوم میں صفات فرموم نہیں یائی جا تیں اس قوم میں نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت نبيل -جيها كه آية شريف" أن اريد الا الاصلاح (هود:٨٨) " يعظام باور وہ صفات مذمومہ ای قتم کے ہوتے ہیں جو بیان کی گئی ہیں۔ مگر اس میں قوم یہود کی تخصیص سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر کوئی خصوصیت تھی تو جا ہے تھا کہ پہلے وہ خصوصیت قرآن وحدیث سے بیان کی جاتی۔اس وقت لکل یہودی عیسی صحیح ہوتا۔ جیسے لکل فرعون موی صحیح ہے ریتو اس واسطے صحیح ہے کہ فرعون كاسركش مونا اورموى عليه السلام كاسركوب مونا برخض جانتا ہے اور بيكو كي نبيس جانتا كيسلى علیالسلام کے زبانے کے بہود میں کون ی صفات تھیں۔جس کی اصلاح کے لئے عیلیٰ علیالسلام آئے تھے۔اگر بالفرض وہ صفات معلوم بھی ہوتے تو دونوں طرف علم توصیفی کہے جاتے۔ جیسے "لكل فسرعون موسى "ش ب-اگرزيدشرارت كريول يدموى كهنا برگز محاوره ك مطابق ند ہوگا۔ یہی صورت یہاں بھی ہور ہی ہے۔اس لئے کہ آنخضرت اللہ نے اس قدر فرمایا كرتم مل عيسى آئيس كے - يكى حديث من نبيس كرتم يبود موجا وكے ياتم ميس يبود كے صفات آ جائیں گے۔اس لئے تم میں عیسی آئے گا۔البتدیابت ہے کہ خری زمانے والو لےام سابقد کی پیروی کریں گے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ آنخضرت اللہ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کدمیری امت اگلی امتوں کے بورے بورے صفات اختیار ندکرے گی محابہ ا نے عرض کیا وہ لوگ فارس اور روم کے جیسے ہوجا کیں گے۔ فرمایا ان کے سوااور کون۔ ( کنز العمال جاس ٢٠٠١مديد غير ٣٨٣١٥) على بيروريث ( بخارى ج ٢ص ١٠٨٨ ، بابقول الذبي عليه ال التبعن سنن من کان قبلکم) سفق کیا ہے۔

اب اس تقریح کے بعد میکہنا کہ میدامت یہود ہوجائے گی۔اس لئے کوئی عیسیٰ آئے گا۔خلاف احادیث ہے۔

کنز العمال میں صد باحدیثیں خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیدالسلام اور تغیر حال امت اور علامات قیامت کے باب میں وارد ہیں ۔ کوئی حدیث ان میں ایک نہیں جس سے بیمعلوم ہوکہ

امت میں یہود کی صفات پیدا ہو جا کیں گی۔ اس کی وجہ سے سیسیٰ پیدا ہوں گے۔ پھر جس طرح فسادامت کے باب میں احادیث وارد ہیں۔ پہنانچ جی تعالیٰ فرما تا ہے۔ 'ک نقم خید امة اخرجت للناس قامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر ''یعی کل امتوں سے بیامت بہتر ہاوراحادیث میں وارد ہے کہ'' بھی بیامت گمرای پراتفاق نذرے گی۔ (ک نزالعمال ج ۱ م ۲۰ مدن نمبر ۱ ۲۰۹۳) الل بیامت کم ای پراتفاق نذرے گی۔ (ک نزالعمال ج ۱ م ۲۰۰۰) الل بیامت کی جی خاص خاص فضیلتیں وارد بیاس اس امت کے اہل جی پرغالب ندہوں گے۔ بلکہ آخرامت کی بھی خاص خاص فضیلتیں وارد بیں۔ ارشاو ہوتا ہے کہ میرے امت کی مثال ایس ہے جیسے بارش کا پائی نہیں معلوم کہ اس کا اوّل ایجا ہے ہی جارت کا پائی نہیں معلوم کہ اس کا اوّل ایجا ہے ہی آخر۔''

اور فرماتے ہیں' کیوکر ہلاک ہوگی وہ امت جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ این مریم اور آخر میں عیسیٰ این مریم اور آخر میں عیسیٰ این مریم اور آخر میں الل میت سے ہوں گے۔''

(كنزالعمال جساص ٢٦٩، مديث نبر١٨٢٣)

اهله ثم ذكر الدج

نوح قومه ولك

الله ليـس بـاعق

كريم الله في خطبه

کوئی نی ایبانہیں گذ

بھی اپنی قوم کواس۔

ركھوكەوە كانا يىجاورا

قيامت حضرت كيآ

جس ہے ہرفردبشر

قبل از دِقوع واقعها

ہوئے ۔ مگر کسی زما۔

نقشه قيامت كالبيثر

اہتمام بھی غیرمعمود

جائے۔ بعنی اس<sup>ا.</sup>

اولوالعزم سےخام

الل ایمان کے دلوا

نزول عيسىٰ عليه

ہے اور اس میں ہ

ففنل واحسان انر

اس کے دفعیہ کی تہ

شكر گذاراورات

ہے کیسی کیسی بلا

بروى كفران نعمت

خي بيول كود فع كم

عيني

''حضرت علی حاصر قا۔ حضرت عرفر ماتے ہیں کہ ایک روز ہیں آنخضرت علی خدمت میں حاضر قا۔ حضرت علی استفسار فر مایا کہ تمام اہل ایمان میں افضل کون لوگ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ملائکہ ہوں گے۔ فر مایا کہ ان کے ایمان میں کیا شک۔ ان کا مرتبہ تو ایسا ہی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا شہداء انبیاء ہو تکے ۔ فر مایا ان کے ایمان میں کیا شک۔ ان کا بھی ایسا ہی مرتبہ ہے۔ عرض کیا شہداء ہوں گے۔ جو انبیاء کے ساتھ حاضر رہے فر مایا ان کوخدا تعالی نے ایسا ہی مرتبہ دیا ہے کہ انبیاء کے ساتھ دہیں ۔ فر مایا ان کے سوا کہوسب نے عرض کیا حضرت ہی فر مادیں۔ ارشاد ہوا وہ لوگ وہ ہیں ہو اب سے موجود نہیں ہوئے۔ وہ میرے بعد بیدا ہوں گے اور بغیر دیکھے کے جھ پر ایمان لائیں گے اور صفی نے اور افسال ہیں۔'' کا کہ کا میں میدوگ افسال ہیں۔'' کے اور صفی اور ان کی موجود نہیں ہیں۔'' کے ایمان حال جہام اس مدے نہر ۱۳۵۸ میں۔'' کو العمال جہام اس مدے نہر ۱۳۵۸ کا کہ کا کہ اس اس مدے نہر ۱۳۵۸ کی کا کہ کا کہ اس اس مدے نہر ۱۳۵۸ کا کہ کا کی کا کہ کا کہ کا کہ کی کی کو کہ کی کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کی کی کی کی کہ کی کو کہ کی کہ کو کہ کو کہ کی کی کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کی کی کی کو کہ کی کی کی کو کو کہ کو کہ کی کی کو کہ کو کہ کی کہ کو کہ کی کی کو کہ کو کہ کو کہ کی کی کو کہ کی کی کہ کا کی کو کہ کو کہ کی کی کو کہ کی کو کہ کی کو کہ کو کہ کی کو کہ کو کہ کو کہ کی کو کہ کی کی کو کہ کی کو کہ کی کی کو کہ کو کہ کو کر کی کو کہ کو کہ کی کو کہ کو کہ کو کہ کو کر کے کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کی کو کہ کو کر کیا کو کہ کو کو کہ کی کو کر کو کر کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کو کہ کو کر کی کے کو کہ ک

ان كسوااوركى حديثين اس امت مرحومه كى فضيلت بروال بين ان احاديث سے اس امرى تائيد بخوبى بوسكى عديشان اس امت كى عظمت اور دفعت شان كى وجه سے عيلى عليه السلام جونى اللہ تقودى اس امت ميں تشريف لائيں سے اس لئے كد جال كافتنہ جواس امت مرحومه كے اخر ميں ہونے والا ہے - ايك ايما بي آشوب فتنہ ہے كہ خداى اس سے خاہ دے - تما كى اخبياء اپنى اپنى اپنى اس سے حديث مروى ہے - "ان اپنى اپنى اپنى امتوں كواس سے دراتے آئے - چنانچہ بخارى شريف ميں سے حديث مروى ہے - "ان عبدالله بين عمر قال قال رسول الله عَنيا لله في الناس فائنى على الله بما هو

اهله ثم ذكر الدجال فقال انى لا نذركموه وما من نبى الا انذر قومه لقد انذر نوح قومه ولكنه اقول اكم فيه قولا لم يقله نبى لقوم تعلمون انه اعوروان الله ليسس باعور (بخارى ج٢ ص٥٠٠٠، باب ذكر الدجال) "يعن ايكروزني كريم الله في فطبه پرها اور هرك بعد دجال كا ذكر كريم اليس اس عم كو دراتا مول كوئى في ايا نبيل گذراجس نے اپني قوم كواس سے درايا نبيل سيم المال الم نوم كوئى في ايا نبيل گذراجس نے اپني قوم كواس سے درايا نبيل كين ميل الك الى بات تمہيل كہتا مول كه كى في نے نبيل كيل الله وكوكروه كانا ہے اورالله كانانبيل وكوكروه كانا ہے اورالله كانانبيل وكان سے درايا ورالله كانانبيل وكوكروه كانا ہے اورالله كانانبيل و

غور کرنے کی بات ہے کہ باوجود کہ اس فتندکا وقت علم المی میں معین تھا کہ قریب قیامت حضرت کی آخرامت میں ہوگا۔ گرشہرت اس کی نوح علیہ السلام ہی کے وقت سے دی گئے۔ جس سے ہرفر دبشر پناہ ما نکہا تھا اور انبیاء ڈراتے رہے۔ وہ فتند کس بلاکا ہوگا۔ جس کی دھوم عالم میں قبل از رقوع واقعہ اس فقدر مجی ہوئی تھی۔ حالانکہ دنیا میں صدبا بلکہ ہزار ہا اشد وقائع اور فتنے ہوئے۔ گرکسی زمانے میں ان سے پناہ ما تکی نہ گئے۔ بیفتہ معمولی نہیں بلکہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ نقشہ قیامت کا چی نظر کر دےگا۔ جو فتنہ غیر معمولی اور فوق طاقت بشری ہواس کے دفع کرنے کا اہتمام بھی غیر معمولی طور پر ہونا مقتضا کے حکست ہے۔ جس سے اس فتنے کی وقعت اور بھی زیادہ ہو جائے انبیائے والوالعزم سے خاص ایک نبیائے کے انبیائی اقدام مقرر ہودہ کیسا فتنہ ہوگا۔ غرض جس طرح تمام انبیاء کا ڈرانا واوالعزم سے خاص ایک نبیطی کے طرف بناہ لینے پر مضطر کرتا ہے۔

نزول عیسی علیه السلام بعجة خصوصیت واحتر ام امت است نه بعجه فساد آن
عیسی علیه السلام کوخاص اس کفر دکر نے کے لئے متعین کرنا اس اثر قلبی کو دوبالا کرتا
ہے اور اس بیس بڑی مصلحت یہ ہے کہ کمال درجہ کی خصوصیت اس امت مرحومہ کی اور کمال درجہ کا
فضل واحسان اس پرمبذ ول ہونا اس سے طابت ہوتا ہے کہ ہر چندوہ فتنہ کتنا ہی عظیم الشان ہو مگر
اس کے دفعیہ کی تدبیر بھی خاص طور پر پہلے ہی سے کر دی گئے۔ تا کہ ہر مسلمان بصد ق ول حق تعالیٰ کا
شکر گذار اور اسپے نبی کر پھم اللے تھے پرسوجان سے نثار رہے کہ ان کی وجا ہت اور دواداری کے فیل
سے کیسی کسی بلا کیں ہمارے سرسے حق تعالیٰ طال دیتا ہے۔ اگر ایک نعمت عظمٰی کی قدر ہم نہ کریں تو
بری کفران نعمت ہے۔ وصل یہ کہ اس امت کی خرابیاں اس امر پر قریم نہیں کے عیسیٰی فرضی ان
بری کفران فعرنے کے لئے آئے گا۔ بلکہ اس امت کی جلالت شان اس امر پر قریم نہیں کے میش

سى وجه سے عینی پیدا ہوں ہے۔ پھر جس طرح سی مدح میں بھی آیات واحادیث وارد ہیں۔ اخر جت للناس تأمرون بالمعروف پامت بہتر ہے اوراحادیث میں وارد ہے کہ' بھی مال ج ۱۶ ص ۲۵، حدیث نمبر ۲۰۷۱) اہل مال ج ۲ ص ۲۵، حدیث نمبر ۲۰۷۱) اہل مرابکہ آ ٹرامت کی بھی خاص خاص قضیلتیں وارد می ہے بیسے بارش کا پائی ٹیس معلوم کداس کا اوّل ( کنزائعمال ج ۲ مدیث ۲۰۰۵)

دامت جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں ت سے ہوں گے۔''

(کنزالمال جساس ۲۹۹، مدید نبر ۲۸۲۸) زیمل آنخفرت الله کی خدمت بیل حاضر تھا۔ بیل افغل کون لوگ بیل صحابہ نے عرض کیا کہ نک ان کا مرتبہ تو ایسا ہی مرتبہ ہے۔ عرض کیا شہداء کا حفداتعالی نے ایسا ہی مرتبہ دیا ہے کہ انبیاء کے بیا حضرت ہی فرمادیں۔ارشاد ہوادہ لوگ وہ بیل پیدا ہوں کے اور بغیر دیکھے کے مجھ پر ایمان کے ایمان والوں میں بیلوگ افغل ہیں۔"

(کنزالعمال ج۳۱ص ۱۳ مدے نمبر ۲۷۸۰) رحومہ کی نضیلت پر دال ہیں۔ان احادیث سے
طمت اور رفعت شان کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام گے۔اس لئے کر دجال کا فتہ جواس امت مرحومہ فتہ ہے کہ خدائی اس سے پناہ دے۔ تمامی انبیاء بخاری شریف میں میرحدیث مروی ہے۔ 'ان مینائی فی الناس فائنی علی الله بما هو خبر دار فرماد یا که متنی اک

خدا کا تائبیں ہے۔

يادريان مرادي-"

(كتاب البريين

نہیں ہوسکتا۔ کسی فخص

یٹالوی کو بتادیئے۔ ا

غرض بجبورى ايك كر

بخارى شريف كوبهيه

انہیں دوحدیثوں کوز

معلوم ہوتا ہے یا ایک

جیما کہ دوسرے او

(كنزالعمال ج٤٤

کتے عیسیٰ علیہ انسلا د جال موعود کی خصر

ہےمعلوم ہوئی۔

اوربعض ميل تمير

( كنزالعمال جيمام

چونکهاب تک سنا

صادق نہیں آ سکا

ص ۴۸۸، تزائن را

يبلخ تؤوه قابل تشا

ند بتائے جانبیں

انہوں ۔

يون تو ا

تعالیٰ اپ نفنل وکرم سے بیسیٰ علیہ السلام کو مامور فرمایا کہ اشد ضرورت کے وقت تشریف لاکرد ممن کو مقبور کر کے نئے سے اس کو بچاویں اور اس کے دشن کو مقبور کر کے نئے سرے سے اس امت کا سکہ تمام عالم میں بھادیں اور خود بھی سید المسلین مقالیہ ہے اس بھونے کا فخر جس کی ایک زماند وراز سے آرز وکھی حاصل کریں۔ 'ذلك فیضل اللّه یہ قتیه من یشاء یفعل اللّه ما یشاء ویحكم ما یرید ' حدیث مذکورہ بالاس آپ نے وکھ لیا ہے کہ آنخضر سیالیہ فرماتے ہیں کہ میں وجال کی وہ علامت تم ہے کہ تابوں بولس نی نے ہیں کہ وہ یہ ہے کہ دجال اعور ہے اور اللہ اعور ہیں۔ اس کا مطلب آپ بھو گئے ہوں گے کہ دجال الوہیت کا دعوی کرے گا۔ کو نکہ اس کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اس کو ایک صفت مختصہ سے متاز کردیا اس بوگا اور کیوں نہ ہوجس کو لوگوں کو اس کی شوکت اس کی قدرت طامری سے اس کی الوہیت کا گمان ہوگا اور کیوں نہ ہوجس کو تن تعالیٰ کے طرف سے اتنی قدرت حاصل ہو جائے کہ مردوں کو زندہ کرنے گئے تو ضعیف الایمان لوگوں کو اس کی الوہیت کا شہر فروری ہوگا۔

یا کہ اشد ضرورت کے دقت تشریف لاکردیمن تھہورکرکے نئے سرے سے اس است کا سکہ ہائی ہونے کا فخر جس کی ایک زمانہ دراز سے ہمن یشاء یفعل الله ما یشاء ویحکم ہمر تخضرت الله فرماتے ہیں کہ میں دجال ہوہ یہ ہے کہ دجال اعور ہے اور اللہ اعور ہیں۔ سے متاذ کردیتا اس بات پردلیل بینن ہے کہ اکی الوہیت کا گمان ہوگا اور کیوں نہ ہوجس کو سے کہ مردول کو زندہ کرنے گئے تو ضعیف

ب عابت ہے۔ جو (خاری ۲۵ ۱۰۵۲ مدانا ابسا سعید الخدری قال حدثنا جال فکان فیما لیحدثنا به انه قال نقاب المدینة فینزل بعض السباخ وهو خیر الناس اومن خیار الناس ول الله تابید حدیثه فیقول الدجال ون لا فیقولون لا فیقتله ثم یحییه فیول الدجال ان یقتله فلا فیوبال کے بہت سے احوال بیان فر ملے۔ فیوبال کے بہت سے احوال بیان فر ملے۔ فیوبال کے بہت سے احوال بیان فر ملے۔ میں گوائی و تا ہوں کہ تو بی وجال ہے۔ وہ کرندہ کردوں تو کیا جب بھی میرے کام کینیں تب وہ ان کوئل کرؤالے گا۔ پھرز تدہ کردوں تو کیا جب بھی میرے کام کینیں تب وہ ان کوئل کرؤالے گا۔ پھرز تدہ کوئی سے تا مخضرت اللہ تھے کو اور بھی یقین کی وجال ہوئے کا مجھ کو اور بھی یقین کی وجہ سے تخضرت اللہ تھے۔ اپنی امت کوئی امت کوئی امت کوئی امت کوئی امت کوئی امت کوئی سے تا مخضرت اللہ تھے۔ اپنی امت کوئی امت کوئی سے تا مخضرت اللہ تھی امت کوئی امت کوئی سے تا مخسرت اللہ تھی امت کوئی امت کوئی امت کوئی سے تا مخسرت اللہ تا کوئی امت کوئی امت کوئی امت کوئی سے تا کوئی سے تا کوئی امت کوئی سے تا کوئی امت کوئی سے تا کوئی امت کوئی سے تا کوئی سے تا کوئی سے تا کوئی سے تا کوئی امت کوئی سے تا کوئی امت کوئی سے تا کی سے تا کوئی سے تا کوئی سے تا کوئی سے تا کوئی سے تا ک

خبر دار فرمادیا که کتنی ہی قدرت اس کو حاصل ہو گرسجھ رکھو کہ دہ خدانہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ کا ناہباور خدا کا نانہیں ہے۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ' د جال کی ایک آدمی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اس سے گروہ س مراد ہے۔''

( کتاب البریی ۲۲۲،۲۲۵ عاشیه بزدائن جسام ۲۳۳،۲۳۳ از الداد بام ۲۸۸ بزنائن جسم ۲۳۳)
انهوں نے ان کو اس لئے اختیار کیا کہ اگر شخص معین مراد ہوتو ان کا دعویٰ عیسویت میج نہیں ہوسکتا کے شخص کو د جال معین کر کے بتلانا پڑتا۔ اگر چیمکن تھا کہ مولوی محمر حسین صاحب بٹالوی کو بتادیتے۔ اس لئے کہ وہ ان کے شخت مخالف ہیں گر ان سب صفات کی تطبیق مشکل تھی۔ بٹالوی کو بتادیتے۔ اس لئے کہ وہ ال قرار دینے کی انہیں ضرورت ہوئی۔

یوں تو دجال کے باب میں بہت می حدیثیں دارد ہیں۔ گر چونکہ مرزا قادیانی بھی بخاری شریف کو بہت میں حدیثیں دارد ہیں۔ گر چونکہ مرزا قادیانی بھی بخاری شریف کو بہت مانتے ہیں۔ جیسا کہ از الداوہ م وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے بالفعل ہم انہیں دوحدیثوں کو پیش کرتے ہیں جوابھی کھی گئیں۔ انہیں میں خور کیا جائے کہ آیا وجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے یا ایک قوم ہے؟

ان مدیوں میں لفظ دجال مفرد ہے۔ اگر جماعت مقصود ہوتی تو لفظ دجالون آتا۔
جسیا کہ دوسر ہا حادیث میں وارو ہے۔ 'فیال المدنب علیہ الله فی المتی کذابون دجالون (کنزالعمال ج ۱۶ ص ۱۹۶۱ محدیث نمبر ۲۳۳۰) ' ید جال لوگ دجال موجوز ہیں۔ جس کے لئے علیہ کا طیبال ما آئی کی گر میں اسلام آئی کی گر میں اس کے مرف مشابہت کی وجہ ہے وہ دجال خم ہرائے مجے ہیں۔ کیونکہ دجال موجود کی خصوصیات ان میں پائی نہیں جا تیں۔ پھرید دجال جن کی کثر سہ اس حدیث شریف دجال موجود کی خصوصیات ان میں پائی نہیں جا تیں۔ پھرید دوال جن کی کثر سہ اس حدیث میں ستائیں اور اور ہے اور ان دجالوں کی شناخت بھی حضرت کی ہور دوایات میں ستائیں اور کرنامی ال جا میں اور کہ اور کے اور ان دجالوں کی شناخت بھی حضرت کیا ہے کہ مم اللہ کے دسول ہیں اور کرنامی ال جو کہ اس اس کے کہم اللہ کے دسول ہیں اور حوال میں اور اگر دجال ہے ہوری قوم پا در بیاں مراد ہے۔ جسے مرزا قاد یانی (ازالہ ادہام میں میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ' تو صدی میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ' تو میں میں تابل شلیم نہیں اس لئے کہ یہ میں نوال شلیم نہیں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ' تو ہمیں عہال نفوی میں نیال شلیم نہیں قابل شلیم نہیں اورا گر بغرض محال شلیم بھی کر لئے جا کیں تو ہمیں عہال نفوی میں دیا گروہ کو کہتے ہیں۔ دہت کے گروہ کو کہتے ہیں۔ خب تک کی کتاب لغت سے تیا گروہ کو کہتے ہیں۔ خب تک کی کتاب لغت سے تاکے جا کیں قابل شلیم نہیں اورا گر بغرض محال شلیم بھی کر لئے جا کیں تو ہمیں عہال نفوی میں دیا کے جا کیں قابل شلیم نہیں اورا گر بغرض محال شلیم بھی کر لئے جا کیں تو ہمیں عہال نفوی میں

ستالة سمّى جو حضرت علف

میں ہوں مےاہ

اس کول کریں

سركهيل كحاكهكا

بھوک جاتی ر۔

کے گا کہ سفیہ

اس وقت مريا

میں ہے چن

بعضول ميل

سے بحث نہیں۔ جارا کلام اس میں ہے کہ آنخضرت اللغ نے دجال کوجواستعال فرمایا اس کے معنی بہال کل قوم یا دری ہوسکتے ہیں بیانیس۔

حدیث فرکورہ بالا میں مصرح ہے کہ وجال مدینہ شریف کی کسی زمین شور میں اترےگا اور بیکمی احادیث سے ثابت ہے کہ وہاں اس کا جانا قبل نزول بیسیٰ عبیدالسلام ہوگا۔ حال نکہ جمیں یقیناً معلوم ہے کہ کل گروہ یا دریان نداب تک وہاں پہنچاندآ کندہ کے لئے بی خیال کیا جاسکتا ہے کہ سب کے سب جمع ہوکر تمام ایشیاءاور پورپ کو خالی کر کے اس زمین پاک میں جا کیں گے۔ پھر مجموع گروہ یا دریان لفظ وجال سے کیونکر مراد ہوسکتی ہے۔

چران بزرگوار کا جس کا ذکر صدیث موصوف میں ہے۔ لاکھوں آ دمیوں کے مقابلہ میں جاکر بیکبنا کہ اشھد انك الدجال "کونکر سمجے ہوگا۔ اس وقت یوں کہنا چاہئے "اشھد انكم الدجالون یا انكم المدجال "ای طرح اس کا ساتھیوں سے یو چھنا کہ اگر میں اس کو مار ندہ کروں تو جب بھی تہمیں شک باتی رہ کا کیونکر سمجے ہوگا۔ کیا اس جملے کو لاکھوں پاوری ہم زبان ہوکر اوا کریں کے اور سب مل کر ہاتھوں ہاتھ ان کو مار ڈالیس کے۔ پھر سب مل کر زندہ کریں کے۔ ای طرح اس بزرگ کا مخاطبہ "مسا کہ خت اشد بصدیرہ فیل "میغہ واحد کے ماتھ وغیرہ ان قر ائن سے ہر مخض کا وجد ان گوائی ویتا ہے کہ آئخ ضرت میں الکیان کی ساتھ وغیرہ ان قر ائن سے ہر مخض کا وجد ان گوائی ویتا ہے کہ آئخ ضرت میں الکیان کی مضعیف الایمان کی عقل اس کو تمیز نہیں کرتی ہو۔ جس کی پابندی مرز اقادیانی کررہے ہیں۔ ہمارا کلام صرف ای نقی امریک ہو جو صدیث شریف سے سمجھا جا تا ہے۔ جس پرایمان لا ناہرایمان وارکو ضرور ہے۔

الحاصل ان حدیثوں پرغور کرنے کے بعد کوئی مینبیں کہہ سکتا کہ گروہ پاور یوں کو آخر سے بنائی کے گروہ پاور یوں کو آخر سے بنائی کے دجال اس کے سوائی حدیثیں ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ دجال پاور یوں کا نام نہیں۔ چنانچہ تجملہ ان کے چند حدیثوں کامضمون یہاں تک جا ہے۔ محال کی ماں باپ کوئیس سال تک اولا دنہ ہوگی۔

( کنزالعمی لن ۱۳۵۳ مدید فبر۳۸۷۳ مدید فبرستان فرد جال کهتر مین مدیر فرد جال کهتر مین مدی مدود جوان موگا اور اس کی تشیید ایک محف کے ساتھ دی

مئی جوحفرت الله کے زمانے میں موجود تھا اور صحابہ اس کو پیچانے تھے۔ '' (تنزكن ٢٥٠ - ١٥٠ باب ماجاء في ذكر ابن صياد) اس کی دونوں آئھوں کے درمیان کا فراکھا ہوگا۔ (كنزالعمال ج١٩٥٠م١٨ ٢٩٩٠،١٨١) (كنزالعمال جهاص ٢٩٩، مديث ٣٨٧٨) اس کواولا دنه ہوگی۔ جب وه سوئے گاتواس کی آئھیں بندر ہیں گی اورول بیدار۔ ( كنزالعمال جهماص ۳۰ مديث ٣٨٧٧) وه اصفهان كيعض ديهات سے فكا كا۔ (كنزالعمال جهاص ۴۰۰۰ مديث ٣٨٨٢٣،٢٨٨٣) وہ ایک بڑے لفکر کے ساتھ سیاحت کرے گا۔ (كنزالعمال جهاص ٢٠٥، ١٠٤، مديث ١٩٤٩ ١٠٣٩) ا ..... نهراوں پر دجال کامسلمانوں کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔ مسلمان غربی جانب میں ہون کے اور وہ شرقی جانب میں۔ اا..... عیسیٰ علیه السلام اترتے ہی اس کواوراس کے لشکر کو بزیمت دیں مے اور اس كول كريس محراس وقت برچيزيهان تك كدديواري اورجها رول كي شبنيان مسلمانون كويكار كركبيل كى كەكافرىمان چىيا بواساس كومارلو ـ (كنزالعمال ۱۳۰،۳۱۵، ۲۲۰، ۱۳۹۷۳۰) ١٢..... د جال ك زمانديس مسلمانون كي غذاته وتقديس موكى جس سان كي ( كنزالىمال ص ٢٠٠٠، مديث ٣٨٧٥٥) بھوک جاتی رہے گی۔ ۱۳ ..... د جال جبل احد پر چڑھ کرمدیند شریف کو دیکھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کے کا کہ سفید کل احمد (حضرت الله ) کی مجد ہے۔ چرمدیند میں جانا جا ہے گا۔ مرجان سے گا۔ اس وقت مدیند میں تین زلز لے ہوں گے۔جن سے منافق اور فاسق نکل بڑیں گے۔ (كنزالعمال ص٣٠٠ مديث ٣٨٨٣) ان کے سوااور بہت ہے حالات اور خصوصیات دجال کی احادیث میں فدکور ہیں۔جن میں سے چندعلامات کومرزا قادیانی نے ازالہ الاوہام میں ذکر کر کے بعض کوتورد ہی کردیا اور

بعضوں میں تاویلیں کیں۔

و وجال كوجواستعال فرماياس كمعنى

بین شریف کی کسی زمین شور میں اترے گا ہزول عیسیٰ عبیہ السلام ہوگا۔ عاد نکد جمیں مآئندہ کے لئے میہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ کے اس زمین پاک میں جا کیں گے۔ پھر

میں ہے۔ لاکھوں آ دمیوں کے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت یوں کہنا چاہے ''اشھید ماتھوں سے پوچھنا کہا گریس اس کو مار اوگا۔ کیا اس جملے کو لاکھوں پاوری ہم او مار ڈالیس کے۔ پھر سب مل کر زندہ شد بصیرہ فیل ''صیغہ واحد کے آئے تخضرت علیہ کے بیش نظر اس ارشاد جید کے لحاظ ہے کی ضعیف الایمان کی جدید کے لحاظ ہے کی ضعیف الایمان کی فررہے ہیں۔ ہمارا کلام صرف اس نقلی فل لاہم ایمان دار کو ضرورہے۔

ی مہاری کی در کر رہے۔ کی بینہیں کہ سکتا کہ گردہ پادر یوں کو میں جن سے صاف ظاہر ہے کہ د جال ن یہاں کھاجا تاہے۔

ر الدونه به وگی به معنان می است. دلا د منه به وگی به

مال جام ۳۰ مدید نبر ۳۸۷۳) اوراس کی ناک چونچ کے جیسی ہوگی مال جہام ۴۰ مدید نبر ۳۸۷۳) کی کے پاور یوں کو دجال کہتے ہیں۔ وراس کی تشیدا یک محتف کے ساتھ دی

## موضوعيت احاديث

اگر چہ محدثین بھی بعض احادیث کوموضوع اور بعض کوضعیف تظہرایا کرتے ہیں۔لیکن ان کے پاس بیقاعدہ مقررہے کہ جب تک کی حدیث کے راویوں میں کوئی جھوٹا حدیثیں دل سے تراشنے والا ٹابت نہ ہو جائے اس کی روایت کوساقط الاعتبار نہیں کر سکتے۔ پھر اگر ایسافخص کسی حدیث کے راویوں میں پایا جانے کی وجہ سے حدیث کوموضوع یاضعیف تظہراتے ہیں تو جب بھی یہ کھٹکاان کولگار ہتا ہے کہ شاید وہ حدیث موضوع نہ ہو۔اس لئے کہ آخر جھوٹا بھی سے بھی کہتا ہے۔ اس وجہ سے وہ تلاش کرتے ہیں کہ وہ روایت کی اور طریقہ سے آئی ہے یانہیں۔

غرض وہ کمال احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ کونکہ جو بات نبی کر کم اللے نے واقع میں فرمائی ہواس کونفوکرد یتایانہ مانتا کمال درجہ کی بے ایمانی ہے۔ حق تعالی فرما تا ہے۔ ' و مسا آتساکہ السوسول فخذوہ و ما نہکم عنه فانتھو (حشر: ۷) ''جو کچھ ہمیں رسول التعاقیقی دیں اس کونواور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ اس تحقیق و تنقیع سے مقصود ہیے کہ واقعی طور پر حضرت کافر مانا ثابت ہوجائے۔ اس کام کے لئے انہوں نے خاص ایک علم اصول حدیث مدون کیا ہے۔ جس میں تحقیق و تنقیع کے قواعد مقرر ہیں اور ایک فن خاص روایان حدیث کی تحقیق کے لئے مدون کیا ہے۔ جس میں تحقیق و تنقیع کے قواعد مقرر ہیں اور ایک فن خاص روایان حدیث کی سوائے عمریاں کمی جاتی مدون کیا ہے۔ جس کوفن رجال کہتے ہیں۔ اس میں روایان حدیث کی سوائے عمریاں کمی جاتی ہوئے والوں کواری ہوری تحقیق کردوں اور ملاقاتیوں کواری ہو طلع کردیں۔ تا کہ آئندہ آئے والوں کواری کی حدیث کے خلاف عقل یا نقل ہونے سے اس کی روایتوں کے ضعف وقوت کا اندازہ کر سیس کی حدیث کے خلاف عقل یا نقل ہونے سے اس حدیث کو وہ ردنہیں کر سے۔ اندازہ کر سیس کی حدیث کی وری ہوں کی موایت نہوں کوئی کی روایت سے ثابت ہوجائے تو موس کواری کا فرارہ کی کی ارشاد سے لوگوں کی روایت سے ثابت ہوجائے تو موس کواری کا فرارہ کوئی کی ارشاد سے لوگوں کی روایت سے ثابت ہوجائے تو موس کواری کا فرارہ کے۔ اس میں عقل کوؤنل ہی کیا جنے لوگ کا فرارہ گئے۔ اس کا راوی مخدوش بی کواری کا فرارہ کا خرارہ کئے۔ اس میں عقل کوؤنل ہی کیا جنے لوگ کا فرارہ گئے۔ اس میں عقل کوؤنل ہی کیا جنے لوگ کا فرارہ گئے۔ اس میں عقل کوؤنل ہی کیا جنے کوگ کا فرارہ کیا۔ اس میں عقل کوؤنل ہی کیا جنے کوگ کا فرارہ کیا۔

محرمرزا قادیانی نے یہ نیا طریقہ ایجاد کیا ہے کہ جوحدیث ان کے مقصود کے مقریا خالف ہواس کوصاف باطل کہہ دیتے ہیں۔ پھراس پرجمی اکتفانہیں۔اس کے مانے والوں کو مشرک اور بے دین بھی تھہراتے ہیں۔ دیکھ لیجئے جن احادیث میں دجال کے استدراج مشلا زندہ کرنا پانی برسانا وغیرہ امور فدکور ہیں۔ ذکر کر کے صاف لکھ رہے ہیں کہ یہ مشرکوں کے اعتقاد ہیں۔ اب غور سیجئے یہ سب احادیث حدیثری کی کتابوں میں موجود ہیں اور ان کتابوں برکس کو

اعتقاد نہیں۔ تمام نقہاء انہی کتابوں۔ کرتے ہیں۔ تمام الل اسلام انہیں مرزا قادیانی بیاعتقادات شرک ہیں تواا کرنے والوں کوشرک۔معاد اللہ! ابھی معلوم ہوا کہ دجال ا

کنزالعمال سے ظاہر ہے کہ تقریباً کی بکثر ت روایت کی ہیں۔ اوّل ورجہ کے معتقد وں پر جن میں جمیع اہل سند نہیں ہوسکتا۔ ان حدیثوں کے کل رو بیہ بات ہے کہ آنخضرت علیہ کا ارم لئے موضوع ہے کس قدروحشت آگیے اس سے بڑھ کر سنے ''

اعتقاد بالکل فاسداورغلطاورمشرکان کرانبیں تج فج کے جانور بنادیتا تھ البت ہے۔''واذ تسخیلق من باذنبی (مائندہ:۱۱۰)''یعن عید کاؤن سے وہ پرندے ہوجاتے ایمان خور بھوسکتے ہیں کیال

> ہم نے ماہ ہیں محراس کا کیا جوا کہ''السنہ صدوم ظاہری معنی لئے جا جوشل روزروشن فلا طرف بھی اشاروفر

اعتقاد نہیں۔ تمام فقہاء انہی کتابوں سے استدلال کرتے ہیں۔ تمام اولیاء اللہ انہیں سے استفادہ کرتے ہیں۔ تمام اللہ انہیں کتابوں کو اپنے دین کی کتابیں سجھتے ہیں۔ اگر بقول مرزا قادیانی بیاعقادات شرک ہیں تو ان کتابوں کوشرک سے بھری ہوئی کہنا پڑے گا اور ان کے جمح کرنے والوں کوشرک۔معاذ اللہ!

ابھی معلوم ہوا کہ د جال کے زندہ کرنے کی حدیث بخاری شریف بیں موجود ہے اور
کنز العمال سے ظاہر ہے کہ تقریباً کل محدثین نے د جال کے اس قتم کے استدراج کی حدیثیں
بکٹر ت روایت کی ہیں۔ اوّل درجہ میں ان حضرات پر الزام شرک کا عائد ہوتا ہے۔ پھران کتابوں
کے معتقدوں پر جن میں جمیع اہل سنت و جماعت شریک ہیں۔ پھر بیسلسلہ صرف محدثین ہی پرختم
نہیں ہوسکتا۔ ان حدیثوں کے کل رواۃ صحابہ علی اس الزام سے پہنیں سکتے اور بڑے غضب کی
یہ بات ہے کہ آنحضرت علی کا ارشاد فر مانا وہ بھی عین خطبہ میں جوخاص احکام اللی پنچانے کے
لیے موضوع ہے کی قدروحشت انگیز ہوگا۔

اس سے بڑھ کرسنے ''ازالۃ الاوہم مہدہ خزائن جسم ۲۹۳) میں لکھتے ہیں کہ: ''سیہ اعتقاد بالکل فاسد اور غلط اور مشرکانہ خیال ہے کہ سے مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں چھو تک مار کر انہیں تی بی کے جانور بنادیتا تھا۔'' یہ مشرکانہ خیال کس اعتقاد کی نسبت جوقر آن شریف سے اللہ بت ہے۔''واذ تہ خلق من الطین کھیئة الطین باذنی فتنفغ فیھا فتکون طیر آبادنی (مائدہ:۱۱)'' یعنی علی السلام مٹی سے پرندے بنا کر ان میں چھو تکتے تو حق تعالی کاؤن سے وہ پرندے ہوجاتے تھے۔ اس کے بعد ہمیں تقریر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ الل ایمان خود بجھ سکتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہے باکی ہوگی۔

آں کس کہ زقرآن وخرزو نربی آنست جوابش کہ جوابش ندبی

ہم نے مانا کہ مرزاقادیانی ان احادیث میں تاویل کر کے اپنی مرض کے موافق بنالیت میں کراس کا کیا جواب ہوگا کہ خود (ازالة الاوہام میہ ۵، نزائن جسم ۳۹۰) میں تحریفر ماتے ہیں کہ' المنہ صدوص یہ حمل علی الظواہر مسلم ہے۔''لینی سیات مسلم ہے کہ نصوص کے ظاہری معنی لئے جاتے ہیں۔اس سے ظاہر ہے کہ صحابہ وغیرہم نے ان احادیث کے معنی وہی سمجھے جوشش روز روثن ظاہر وباہر بنین اوراس پر قرینہ قطعیہ سے کہ ندآ مخضرت ملکھ نے نے ان کی تاویل کی طرف بھی اشارہ فرمایا نہ صحابہ سے کوئی تاویل مروی ہے۔ نہی محدث وفقیہ نے تاویل کی۔ بلکہ اوربعض کوضیف تھہرایا کرتے ہیں۔لیکن اسکے دادیوں میں کوئی جھونا حدیثیں دل سے الاعتبار نہیں کر گئے ہے اگر ایسا محض کی معضوطیا ضعیف تھہراتے ہیں تو جب بھی یہ اس لئے کہ آخر جھونا بھی ہے بھی کہتا ہے۔ اس لئے کہ آخر جھونا بھی ہے بھی کہتا ہے۔ ایس لئے کہ آخر جھونا بھی ہے بھی کہتا ہے۔ ایشاں سے آئی ہے بانہیں۔

یعدے ان ہے یا ہیں۔

یونکہ جو بات نبی کریم اللہ نے فواقع میں

ہے۔ حق تعالیٰ فرما تا ہے۔ 'وحسا آتساکم
شد: ۷) ''جو بھی میں رسول التعلیقی دیں
لیق و تنقیح سے مقصود یہ ہے کہ واقعی طور پر
لیق و تنقیح سے مقصود یہ ہے کہ واقعی طور پر
لیک فن خاص ایک علم اصول مدیث مدون
لیک فن خاص روایان حدیث کی تحقیق کے
روایان حدیث کی سوائح عمریاں کھی جاتی
اقات ہوخواہ وہ استاد ہویا ہم عصراس کے
قاتیوں کواس پر مطلع کردیں۔ تا کہ آئندہ
اسے اس کی روایتوں کے ضعف وقوت کا
فیصائی روایتوں کے ضعف وقوت کا
فیصائی کو خل بی کیا جینے لوگ کی روایت
سیم عشل کو خل بی کیا جینے لوگ کا فررہ
سیم عشل کو خل بی کیا جینے لوگ کا فررہ

ہے کہ جو حدیث ان کے مقسود کے مضریا کی اکتفانہیں۔اس کے ماننے والوں کو یٹ میں دجال کے استدراج مثلاً زندہ ملکھ رہے ہیں کہ بیمشرکوں کے اعتقاد میں موجود ہیں اور ان کتابوں پر کس کو جہاں ان کامضمون بیان کیا وہی بیان کیا جو ہرخص سجھتا ہے۔ بہر حال تاویل نہ کرنے والے شروع ہے آ ہے آخر تک بقول مرز اقادیا فی مشرک تھہر رہے ہیں۔ جن کی کوئی دوسری بات بھی قابل اعتبار نہیں رہ سکتی۔ اس لئے کہ متند اور معتبر تو وہ محض ہوسکتا ہے جو متدین ہواور آ دمی کوغیر متدین بنانے والی شرک ہے بروھ کرکوئی چیز نہیں ہوسکتی۔

مرزا قادیانی نے اس مسئلہ میں اپنی تمام جودت طبع صرف کر کے ایسے ایسے مضامین تحریفر مائے ہیں کہ کسی کو اب تک نہ سو جھے۔ شرک کی دہ ڈانٹ بتائی کہ بھولے بھولے خوش اعتقاد لوگ محبرا کرمرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنے گئے اور شدہ شدہ ایک گروہ بن گیا۔

ابھی آپ و معلوم ہو چکا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اس قتم کا شرک آیے شریفہ ''ان السکم الالله (انعام: ۷۰)' سے ثابت کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہ وغیرہ صحابہ ''کے ذے لگایا گیا تھا۔ جس نے بہتوں کوراہ استقامت سے ہٹا کر زمرہ خوارج واہل ہوا میں شریک کر دیا۔ جس کا سلسلہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ مگر اہل تق اس شرک مصنوعی کوعین ایمان مجھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اتباع سے ایک قدم نہ ہے۔ اب بھی اہل ایمان کوچا ہے کہ کمال استقلال سے اپنے قدیم عقیدہ پر ثابت قدم رہیں ورندہ بی خوارج کا حال ہوگا۔

اس موقع میں بھی جب ہم سلف صالح پرنظر ڈالتے ہیں تو کل اہل سنت وجماعت بلکہ کل امتہ مرحومہ کا اتفاق اور صحابہ کا اجماع اس شرک مصنوعی پر مرز ا قادیانی کی مخالفانہ تو حید کومکل خطر میں ڈال رہاہے۔

> رَّسم که صرفهٔ نبردروز باز خواست نان حلال شخ زآب حرام ما

اورية يشريف ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وسأت مصيرا (نساه: ١١٥) "اس في ايمان كي طرف ايك قدم برصفي سروي اورب المقيادية عرزبان برجارى بوجاتا ہے۔

ہرچہ میرد علج علت شود کفر کیرد کالمے لمت شود

ابھی آپ س بھی ہیں کہ جُولوگ اہل حق کے خالف ہیں اگر وہ قر آن بھی پڑھ کرسنانا چاہیں تو نہ سننا چاہئے۔ اگر امتباع حق منظور ہوتو اصادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور سلف صالح کو اپنا مقتداء بنانے اور سید ھے ان کے چیھے چھے ہی چلئے۔ جب تو امید توی ہے کہ وہیں پہنچو گے۔

جہاں وہ حفزا نہیں مل سکتے پہل بہتر راہیر آپ کواٹی طم جوم کریں گے ہیں تواس فقر

"انه اعود اس کے پیم آ کی عقل نہیں تواس کا حا عقل ہوگی بھی پیدنیال تاکیدے آ ہوگی۔جم

ایبارکیک میں بھی مو ٹابت ہے

کریمی مه دجال اعوا خوداً مخضه نظرتو شر

ج۲ ص۱

ک جھتا ہے۔ بہر حال تاویل نہ کرنے والے شروع پیس۔ جن کی کوئی دوسری بات بھی قابل اعتبار نہیں ماہے جومتدین ہواور آ دمی کوغیر متدین بنانے والی

) تمام جودت طبع صرف کر کے ایسے ایسے مضامین اِک کی وہ ڈانٹ بتائی کہ بھولے بھولے خوش اعتقاد لمہ شدہ ایک گروہ بن گیا۔

نی نی بات نہیں۔ اس قتم کا شرک آیہ شریفہ 'ان اے صفرت علی کرم اللہ وجہدوغیرہ صحابہ ؓ کے ذیں لگایا ٹا کرزمرہ خوارج واہل ہوا میں شریک کر دیا۔ جس رک مصنوعی کوعین ایمان سمجھ کر حضرت علی کرم اللہ ایمان کوچاہئے کہ کمال استقلال سے اپنے قدیم موگا۔

ئى پۇنظردۇلىلىغ جىن توكل ابل سنت و جماعت بلكە رك مصنوعى پرمرزا قاديانى كى مخالفاندتو حيد كومكل

دروز باز خواست زآب حرام ما المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم بان ك*طرف ايك قدم برحينيس ديتي اور*ب

ہ ملت شود ن کے مخالف ہیں اگر وہ قر آن بھی پڑھ کر سنا تا دیث نبو میاور اقوال صحابہ اور سلف صالح کو اپنا گئے۔ جب تو امید قوی ہے کہ وہیں پہنچو گے۔

جہاں وہ حضرات پہنچ گئے ہیں اور اگر آپ نے ان کی راہ چھوڑ دی تو یاد ہ کھے کہ ان سے تو آپ نہیں مل سکتے اور سوائے پر بیٹانی کے کوئی فائدہ نہ ہو گیا۔ ان حضرات کا طریقہ چھوڑ تے ہی پہلے پہل بہتر راہیں آپ کے چیش نظر ہوجا کیں گی۔ جن پر ایک ایک گروہ قر آن وحدیث لئے ہوئے آپ کوا پی طرف کھنچ ہوگا۔ ہوگا و لائل عقلیہ کی تلواری کھنچ کر آپ پر جموم کریں گے۔ جن سے دین والیان کا بچانا مشکل ہوگا۔ اگر آپ این ایکان کی سلامتی چا ہجے ہوگا واس نقرہ پڑمل کیجے جو کسی بڑے ہیکار کا قول ہے۔ یک در گیر محکم گیر!

اس زمانے کے پیچارے پادر یوں نے تو ایک بھی میخر و نہیں دیکھا۔ دراصل اگر اعور کے بین میں تو یہ لفظ انہی کے واسطے زیبا ہے اور ان کے مقابلہ میں ان کوار مدکہنا چاہے اور اس حبال اعور کے تقل کے واسطے نہیں کی ضرورت تھی نہ مثل عیسیٰ کی ۔ کیونکہ اس دجال کے وقت میں خود آنخضرت اللہ بنفس نفیس موجود تھے۔ چنا نچے ارشا وفر ماتے ہیں کہ اگر دجال میرے وقت میں نکے تو میں خود اس کا مقابلہ کرلوں گا تہماری ضرورت نہیں ۔' ان یہ نہ رج و انسا فیکم فیانیا حجیجه دونکم (احمد ج عص ۱۸۱، مسلم ج سم ۲۰ میں ۲۹، باب فیکر الدجال، الترمذی ج ص ۲۸، باب فتنة الدجال) ' بال

دجال ارمد کے لئے اگر مثل عیسیٰ کی ضرورت ہوتو وہ دوسری بات ہے۔ مگر ہم نہاس دجال الرمد اشعرب چٹم والا۔ جس کی آ تھوں میں توازن نہ ہویا شتر مرغ کی طرح دوڑنے والا (مصباح) کو دجال موجود کہ سکتے ہیں نہاس کے قاتل کو عیسیٰ موجود۔ بید جال وعیسیٰ دونوں سانسحن فیله سے خارج ہیں۔ ہمارا کلام اس دجال میں ہے جس سے نوح علیہ السلام سے لے کرآ تخضر سعاتی خارج ہیں۔ ہمارا کلام اس دجال میں ہے جس سے نوح علیہ السلام سے لے کرآ تخضر سعاتی تک تمام انبیاء نے اپنی اپنی امتوں کوڈرا کو ایا اور حضر سعاتی نے اپنی امت کواس سے ڈرا کراس کی علامتیں ہوسکتا۔ ورندان الله لیس باعور فرماناکسی طرح صادق نہیں آ سکتا۔

آ مخضرت الله نام سے جنداو پر فکور ہو کیں اس سے مقصود حضرت الله کا صاف ظاہر ہے کہ صرف فیرخواہی است ہے تاکہ فکور ہو کیں اس سے مقصود حضرت الله کا صاف ظاہر ہے کہ صرف فیرخواہی است ہے تاکہ علامتیں اپنے دغمن کی معلوم کرر حمیں اور موقع پر اس کو پہچان کر اس سے شرح اور پور بی محلوم کرر حمیں اور موقع پر اس کو پہچان کر اس سے شرح اور پور بی می کو د جال سمجھ بیشمیں اور د جال اعور وقت مقرر پر نکل آ سے اور ضرور لکے گا تو اس وقت بیاس سے خالی الذین رہیں گے اور جو تقصوو آ مخضرت الله کا اس کی علامات بیان فرمانے سے تھا۔ وہ تو خدانخواست فوت ہو جو جائے گا۔ معلوم نہیں اس سے مرزا قادیانی کا کیا فائدہ ہوگا اور حضرت الله کو کیا جواب دیں گے۔ ازالة الاوہام اور مناظرہ مولوی محمد بشیر صاحب سہوانی سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی بھی بخاری شریف کو اصح الکتب سمجھتے ہیں۔ (شہادۃ القرآن میں اس بخرائن میں معلوم موتا ہے کہ میں بخاری شریف کو اصح الکتب سمجھتے ہیں۔ (شہادۃ القرآن میں اس بخرائن میں معلوم موتا ہے کہ میں بخاری شریف کو اس کی مدال سے معلوم موتا ہے کہ میں بھی بخاری شریف کو اس کی مدال سے معلوم موتا ہے کہ موتا ہے کہ مدال کی مدال سے کی مدال سے کو مدال کی مدال کی مدال کا مدال کی مدال کو مدال کی مدال کی

پراس کی روایات ندکور و بالا سے ظاہر ہے کہ دجال الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور مردہ کو زندہ کر کے اس کی تقدیق بھی کر دکھائے گا تو اب مرزا قادیائی کا پاوریوں کو دجال قرار دیتا ہے موقع ہے۔ اس لئے کہ بچارے پادریوں میں تو سوائے معمولی با توں کے ایک بھی بات ایسی پائی شہیں جاتی۔ جس سے کوئی جائل سے جائل بھی ان کی خدائی کا خیال کرے۔ ان سے بچانے کے لئے توایک بی عام حکم کافی ہے۔ ' یہ ایسا الدیدن آ منو الا تتخذوا الیمود و النصاری اولیہ اولیہ بعضم اولیہ بعض و من یتولم منکم فانه منهم (مائدہ: ۱۰) ''یعنی جوکی بہودی یا تھرانی کو دوست رکھے گا وہ بھی آئیں میں ہے۔ اس وجہ ہے پادریوں کوکوئی جائل سلمان بہودی یا تھر جو دل سے دوئی رکھتا ہے وہ عیسائی ہو ہی جاتا ہے۔ اس میں پادریوں کا کہا تھرجن برطع دنیوی قالب ہوتی ہے۔ بہیشہ ان کے دین وایمان کی بھی کی کیفیت رہی ہے۔ دوال اعورا صطلاحی مرزا قادیائی خوطع دنیوی اور پیٹ کے دھندے میں گرفآر تھا۔ چنا نجہ اس کا دجال اعورا صطلاحی مرزا قادیائی خوطع دنیوی اور پیٹ کے دھندے میں گرفآر تھا۔ چنا نجہ اس کا

انجیل میں تریف کر باید دیھم شم دجال ارمد بھی اک چاکرتا ہے اورا فی سے کی کوئل کی تہ

ہیں۔ گرایے فق تھا۔ اس کے بعد چگیز خان وہلاکو پادر یوں کا فننہ جوضعیف الایمال وجال قرار دیئے ہے اور ممکن نہیں شام میں پہنچ وشام میں پہنچ

مندوستان وا\_<sup>ا</sup>

مهدويت كادعوا

کازمانہ بہت ہو کا اتفاق پلیک جن لوگوں نے کردعویٰ مہدو: ثابت ہے کہ او نکلےگا۔ اس وف

متيني ي خبراكر

. سوال وجواب

ده دوسری بات ہے۔ عمر ہم نداس دجال الرمد إشتر مرغ كى طرح دوڑنے والا (مصباح) كو ديد جال وعينى دونوں مانسد فيه سے دنوح عليه السلام سے لے كرآ تخضر تعلق المائي في امت كواس سے ڈراكراس كى المائيس بوسكا۔ درندان الله ليس باعور

اِبکثرت بیان فرما کیں جن میں سے چنداو پر اہر ہے کہ صرف خیرخوابی امت ہے تا کہ بیجان کراس کے شر سے بھیں مگر مرزا قادیانی ) کی چل جائے اور یا در یوں ہی کو د جال سمجھ ر فکے گاتواس وقت میاس سے خالی الذہن ى بيان فرمانے سے تھا۔ وہ تو خدانخو استہ فوت ليا فائده هوگا اور حضرت مليطة كو كيا جواب ر صاحب سہوانی سے معلوم ہوتا ہے کہ - (شبادة القرآن ص ١٦، نزائن ج٢ص ٣٣٧) ، كەد جال الوہيت كا دعوىٰ كرےگا اور مروه كو رزا قادیانی کا یادر یوں کو دجال قرار دینا بے يمعمولى باتول كالك بهى بات اليي يائي خدائی کا خیال کرے۔ان سے بچانے کے آمنو الاتتخذوا اليهود والنصاري كم فانه منهم (مائده: ۱ ه) "العني جوكي الاريون كوكوكى جاال مسلمان عيسائي موبى جاتا ہے۔اس ميں بادر يوں كا کے دین وایمان کی یہی کیفیت رہی ہے۔ ك كے دهندے بي كرفار تعالى جنانجهاس كا

انجیل میں تریف کرنااس غرض سے تھا کہ کھے پیپل جا کیں۔' فویل للذین یکتبون الکتب بالدیم میں تریف کرنااس غرض سے تھا کہ کھے پیپل جا کیں۔' فویل للذین یکتبون الکتب بالدیھم شم یقولون ھذا من عند الله لیشتروا به شمنا قلیلا (بقرہ:۷۹)' اور حال ارم بھی اس آ قت میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کودوئ الوہیت سے کیا سروکار۔ وہ پیجارا تو سرراہ پاکرتا ہے اور اپنی مظلوی کو باعث فخر سمحتا ہے۔ قل کر کے زندہ کرنا تو در کنار گورنمنٹ کے خوف ہے کی کوئل کی تہدید بھی نہیں کرسکتا۔

مرزاقا دیانی ہندوستان کے پادر یوں کے فقے جس قدر بیان کرتے ہیں۔ سب واقعی ہیں۔ گرا لیے فقے و جیشہ اس امت میں ہوتے ہی رہے ہیں۔ شروع سے دیکھئے کیا یزید کا فتد کم تھا۔ اس کے بعد تجارج کا فتنہ جس سے محابہ اور تابعین الحذر کرتے تھے۔ علی ہذا القیاس قر امطاور چنگیز خان وہلاکو وغیرہ کے فتنے عرب مجم افریقہ وغیرہ بلاد اسلام میں ہوتے ہی رہے ہیں۔ پادر یوں کا فقتہ ہندوستان میں ان فتنوں کے پاسٹک میں نہیں۔ ان کا اور قوانہیں لوگوں پر ہوتا ہے جو ضعیف الایمان اور طبع و فیوی میں گرفتار ہیں۔ پھر مرزا قادیا فی جو ہندوستان کے پادر یوں کو دجال قرار دیتے ہیں۔ ان کو پہلے بیٹا بت کرنا چاہئے کہ دجال کا فتنہ ہندوستان کے ساتھ خاص دجال قرار دیتے ہیں۔ ان کو پہلے بیٹا بت کرنا چاہئے کہ دجال ہندوستان میں نکلے گا۔ برخلاف اس کے احاد بٹ ندکورہ بالا سے ثابت ہے کہ وہ اصفہان کے دیجات سے نکلے گا اور حریثن شریفین مشام میں پہنچ گا۔ حالانکہ پادر یوں کا ان دونوں جگہ گذر بی نہیں۔ ان تصریحات کے بعد وشام میں پہنچ گا۔ حالانکہ پادر یوں کا ان دونوں جگہ گذر بی نہیں۔ ان تصریحات کے بعد ہندوستان والے یادر یوں کود جال ہموسکے کیوں ہوسکا۔

مرزا قادیاتی کو د حال کی تلاش کرنے کی ضرورت اس دجہ سے ہوئی کہ عیسویت اور مہدویت کا دعوی بغیراس کے خبیں ہوسکا۔ کونکدا حادیث سے ثابت ہے کدان تینوں کے ظہور کا زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ مرزا قادیاتی نے اس موقع میں کمال ذہانت سے کام لے کران تینوں کا انقاق پلک کے سامنے پیش کر دیا کہ خودتو مہدی اور عیسی ہیں اور پا دری دجال۔ ان کے پہلے جن لوگوں نے مہدویت کا دعوی کی کیا تھا۔ ان میں کی کو یہ نہ سوجھی انہوں نے صرف یہ خیال کر لیا تھا کہ دعوی مہدویت کے زمانہ میں نہیں غلیدالسلام کی ضرورت ہے نہ دجال کی کیوں کہ حدیث سے کہ دام مہدی علیدالسلام آسان سے اتریں گے۔ انہوں نے سوچ رکھا تھا کہ دوجال اور لیکھی گا۔ اس وقت عیسی علیدالسلام آسان سے اتریں گے۔ انہوں نے سوچ رکھا تھا کہ دوجال اور شیسیٰ کی خبراگر ہوچھی جائے گی تو کہ دیا جائے گا کہ دو بھی ابھی آتے ہیں۔ مرزا قادیاتی نے اس سوال وجواب کی بھی ضرورت باتی نہ رکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے موجود کو اب کی بھی ضرورت باتی نہ رکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے موجود کو اب کی بھی ضرورت باتی نہ رکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے موجود کو اب کو اب کو اب کو اب کو بھی ابھی آتے ہیں۔ مرزا قادیاتی نے اس سوال وجواب کی بھی ضرورت باتی نہ رکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے موجود کو اب کی بھی ضرورت باتی نہ رکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے موجود کی بھی مورورت باتی نہ درکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے موجود کی ابھی تا ہے جو کونکہ دوروں نے سوچ کی تو کہ درکھی کے تو اب کی بھی ضرورت باتی نہ درکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے کے دوروں کی بھی انہوں کے تو اب کی بھی ضرورت باتی نہ درکھی۔ کونکہ جب دجال مہدی عیسیٰ اسے کونکہ دوروں کے دوروں کی بھی ابھی تا کی دوروں کی میں دوروں کی بھی ابھی تا کونکہ کے دوروں کے دوروں کی دوروں کی دوروں کی دوروں کی دوروں کی میں کی خبیروں کی دوروں کی میں کونکہ کی دوروں کی میں کی دوروں کی میں کی دوروں کی دوروں کی دوروں کی کونکہ کی دوروں کی د

(اعراف:۱۸۷) **\*﴿ ٱپ** رب ہی کے پاس ہے۔وہی کم وهتم برآ وے گی تو یکا یک آو. كبئي كداس كاعلم خاص اللدك اور رہیمی ارشاد یہ اسىرائىل: ٥١) "يىنى لوگ آنخضرت للشوبهي اكثرفرمامأ غرض ان آیات عادت کےمطابق قریب کے زمانه کا نام ہے۔ وہاں توایک تعدون (حج:٤٧)،العِنْ کرتے ہو۔ای حیاب سے اگراس زمانه میں کہا جاتا کہ فردائے قیامت اس پر برابرہ غرض مصلحت الج سجھتے رہیں۔ چونکہ آنخضرما

اب این صیاد کا ملہ ابن صیاد کا کے مال باپ کو ہمیں برس تک ہوگا اور نقع کم ۔ اس کے سونہ باپ اس کا بہت بلند قد ، کم پستان ہوگ ۔ ابو بکڑ کہتے ہے۔

صیاد کے دجال موعود ہونے آ

كىمقصودفوت نەجو\_لىعنىار يا

اس کانش ہجاہے۔

یہاں پہ ظبان ہوتا ہے کہ دجال کا واقعہ تو قیامت کے قریب ہونے والا ہے۔ جیسا کہ صحیح سے احدیث سے تابت ہے تو عرف نے ای زمانہ بیل اس کو دجال کیوں سمجھا۔ اس کا جواب ہے کہ دھنرت عرف کے مزاج بیل نہایت جن مواصلا طبی ۔ جس کا حال ان کی سوائح عمری سے ظاہر ہے۔ چنا نچر مشہور ہے کہ جمرہ بیعت رضوان با وجود یکہ مشبرک مانا جاتا تھا اور لوگ دور دور دور سے اس کی زیارت کو جاتے تھے۔ مگرانہوں نے اس احتیاط کے لحاظ سے کہ بیل پرسش شروع نہ ہوجائے اسکوکٹو اڈ الا غرض جب آپ نے دیکھا کہ این صیاد یہودی بھی ہوں گی۔ اپنے اقتضائے طبع کے مطابق اس سے صادر ہور ہے ہیں اور دجال بیل بھی یہی با تیل ہوں گی۔ اپنے اقتضائے طبع کے مطابق حفظ ماتفترم اور حزم کے لحاظ سے چا با کہ ابتدائی میں اس شجر خبیش کی نئخ کی کردی جائے۔ یہاں منظم اور حزم کے لحاظ سے چا با کہ ابتدائی میں اس شجر خبیش کی نئخ کی کردی جائے۔ یہاں نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تی تعالی کو منظور ہے کہ قیامت کا وقت میم رہے اور یہ معلوم نہ ہو ایک اس کے دور ہے تا کہ سلمانوں کا ہروقت خیال لگارے کہ شاید وہ بھی قائم ہوجائے۔ جس کی وجہ سے مل خبر میں سائی رہیں۔ ارشاد ہوتا ہے" ویسٹ کے دن الساعة ایان مرساھا خبر سے ملے خبر البیا علمھا عند رہی لا یجلیھا لوقتھا الا ھو ثقلت فی السموت و الار ض قبل انسان کے مطاب کے اللہ علمھا عند رہی لا یجلیھا لوقتھا الا ھو ثقلت فی السموت و الار ض قبل انسان کے اللہ علمھا عند الله علمھا عند الله عند ا

(اعراف:۱۸۷) " ﴿ آپ سے بو چھتے ہیں کہ قیامت کا کب تھمراؤے۔ کہنے اس کی خبرتو میرے رب بی کے پاس ہے۔ وہی کھول دےگا۔ اس کواپنے وقت، بھاری ہے وہ آسان اور زمین میں وہ تم پر آوے گی تو یک رایے بوچھنے لگتے ہیں۔ کویا آپ اس کے متلاثی ہوتو آپ کہنے کہاں کاعلم خاص اللہ کے پاس ہے۔ ﴾

و غرض سید ھے سادھے مسلمان ان لوگوں

) کے ساتھ ہو گیا۔اب بھی وہی کیفیت ہے۔

انے قیامت کی بہت ی علامتیں ذکر فرما کر

راسلام کی تائیدیں نصاریٰ سے سخت جنگ

عليه السلام قل كريس معيد چونكه برمسلمان

للاع وي اللي تقيس \_جبيها كه حق تعالى فرما تا

يوحىٰ (النجم:٤٠٣) "اس لئے جبوه

ظر ہوجاتی۔اس کا انتظار صحابہ ہی کے زمانہ

بعض خوارق عادات صادر ہونے سکے تو

نچەحفرت عرنے اس کے تل کارادہ معم کر

بردنی دجال موعود ہے تو اس کوتم قتل نہیں کر

إمت ك قريب مونے والا ب\_جيهاك

ں اس کو د جال کیوں سمجھا۔اس کا جواب میہ

۔جس کا حال ان کی سوانح عمری ہے طاہر

تنبرک مانا جاتا تھا اور لوگ دور دور سے اس

الحاظ سے کہ کہیں پرستش شروع نہ ہوجائے

ودی بھی ہے اور خوارق عادات بھی کچھ کچھ

ں ہوں گی۔اینے اقتضائے طبع کے مطابق

ل فبحر خبیشه کی نیخ کنی کردی جائے۔ یہاں

ور پر کیوں نہیں فر ادیا کہ وہ دجال ہے یا

مت كا وقت مبهم رباوريه بعى معلوم نه مو

ہے کہ شایدوہ بھی قائم ہوجائے۔جس کی

للونك عن الساعة ايان مرساها

لا هو ثقلت في السموت والارض

ى عنها قل أنما علمها عند الله

را گروہ نیں ہے تواس کا قتل بچاہے۔

اوریہ میں ارشاد ہے کہ وی قولون متی ہو قل عسی ان یکون قریباً (بنی اسرائیل:۱۰) "یعن اوگ پوچھے ہیں کہ قیامت کب ہے۔آپ کہ کہ شایدوہ قریب ہی ہواور آئیل ایک کو میں ایک کو میں ایک کو میں ایک کو میں کہ میں قیامت کے قریب میں اکٹو کر مایا کرتے ہیں کہ میں قیامت کے قریب میعوث ہوا ہول۔

غرض ان آیات واحادیث سے قیامت ہر وقت صحابہ کے پیش نظر رہتی تھی اور اپنی عادت کے مطابق قریب کے معنی جھتے تھے۔ یہ کیامعلوم کراللہ تعالیٰ کے پاس قریب کس مقدار کے زمانہ کا نام ہے۔ وہاں تو ایک دن ہزار برس کا ہے۔ ''وان یو ما عند ربك كالف سنة مما تعدون (حج ۱۷۰۰) ''نعنی ایک دن تمہار سے رب کے پاس ان ہزار سال کے برابر ہے جوتم شار کرتے ہو۔ اس حساب سے تو آئحضر تعالیہ کے زمانہ سے آئ تک ڈیڑ ھدن بھی نہیں گذرا۔ اگر اس زمانہ بیں کہا جاتا کہ قیامت كل ہے تو بھی دو ہزار سال تک كى كو پوچھنے كاحق نہ تھا اور فردائے قیامت اس پر برابر صادق آسكا۔

غرض مصلحت البی اسی کو مقصی ہے کہ قیامت کا حال پوشیدہ رہے اورلوگ اس کو قریب سمجھتے رہیں۔ چونکہ آنخضرت البی اسی کو مقصی ہے کہ میاست کا حال پوشیدہ کے تھے۔ اس وجہ سے ابن صیاد کے دجال موعود ہونے کی نہ آپ نے تقدیق کی نہ آکار فر مایا۔ بلکہ ایک ایسا مجمل کلام فر مادیا کہ مقصود فوت نہ ہو۔ یعنی ارشاد ہوا کہ اگریدہ ہی دجال ہے تو تم اس کو مار نہ سکو گے اور اگر نہیں ہے تو اس کا قتل ہجا ہے۔

اب ابن صیاد کا بھی تھوڑا حال سنے کہ کیسا پہلودار ہے۔ (جامع ترندی جمع میں ، بب ماجاء فی ذکر ابن صیاد) میں ابو بکڑ سے روایت ہے کہ آنخضرت اللہ نے نے فر مایا تھا کہ د جال کے ماں باپ کوتمیں برس تک بچیشہ ہوگا اوراس کے بعدا کیکڑ کا ہوگا۔ یک چشی جس کا ضررزیادہ ہوگا اور نفع کم ۔ اس کے سونے کی میہ کیفیت ہوگی کہ آنکھوں میں تو نیندر ہے گی اور دل ہوشیار اور باپ اس کا بہت بلند قد ، کم گوشت ۔ اس کی ٹاک چوپنج کے جیسی ہوگی اور اس کی ماں موثی وراز بیتان ہوگی۔ ابو بکڑ کہتے ہیں کہ اس کے بعدا کیک لڑے کی شہرت ہوئی کہ تا بیب روز گار سے بیتان ہوگی۔ ابو بکڑ کہتے ہیں کہ اس کے بعدا کیک لڑے کی شہرت ہوئی کہ تا بیب روز گار سے کی سے در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی سے در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی سے در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے جی در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے در اور اس کی عورت کا وہ کی حکم کی سے در اور اس کی عورت کا وہی حلیہ سے در اس کی عورت کا وہ کی حکم کی سے در اور اس کی عورت کی سے در اور اس کی حکم کی سے در اور اس کی حکم کی در اور اس کی حکم کی سے در اور اس کی حکم کی در اور اس کی حکم کی در اور اس کی حکم کی در اور اس کی در ا

سے بناہ مانگا کریں کہ ا

عالم النفي ني مس تعليم فر

شرفتنة المسيح الد

فخض تفاكهاس كي ذات

موجودہ کے لحاظ ہےوہ

روایت موجود ہے کہ این بھی قتم کھا کر کہتے ہیں ک

ص۲۱۸) میں لکھاہے۔ا کے انسداد کی غرض سے

تیخیاف لن تستطع دجال ہے جس سے حم

كريس محدرواه احمة

جمانے کی غرض سے وہ

گيا بيخو د ہوگئے کہا۔

زمانه میں مرکمایہ اور

وجماعت بربه بلكيتك

شریک بنارے ہیں

تبعی اکار مد ثیر چنانچہ کلمنے ہیں ک

صاد کے دجال ہو

کے دونوں حم کی

کے استدراج میں

شرک ہے کچھ

اوراجات

اصل واقعا

ہے۔ جوآ تخصرت اللہ نے نے بیان فر مایا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کوئی لڑکا بھی ہے۔
انہوں نے کہا کہ تیں برس کے بعد ہمیں ایک لڑکا پیدا ہوا جو یک چھی ہے۔ اس سے نقصان بہت
ہے اور نقع کم سوتا ہے تو آ تکھیں بندر ہتی ہیں اور دل ہوشیار ۔ ہم ان کے پاس سے جب لطاقو
وہ دھوپ میں چھاوڑ ھا ہوا پڑا گنگنار ہا ہے۔ ہماری آ ہٹ من کر پوچھا کہ تم کیا کہ درہے تھے۔
ہم نے کہا کہ کیا تو نے سنا۔ کہا ہاں میری آ تکھیں سوتی ہیں اور دل جا گنا ہے۔ (ملم جا اس صحاب اب ذکر ابن صیاد) میں ہے کہ ابوسعید خدری گئے ہیں کہ ایک بار سفر تح میں میرااور
اس کا ساتھ ہوا۔ اس نے بہت ی با تیں کہیں کہ صحابہ جھے دجال جھتے ہیں۔ حالا نکہ دجال چنیں
وچناں ہا اور وہ با تیں جھے میں نہیں ہیں۔ اس کی با تیں میرے دل میں اثر کرر ہی تھیں کہی نے
وچناں ہا اور وہ با تیں جھے انہا معلوم ہوگا یا نہیں۔ کہا اگر وہ خدمت پیش کی جائے تو میں
اس کو کر وہ نہ جھوں گا اور پھراس نے کہا کہ خدا کی شم دجال کی پیدائش کی جگہ اور اس کا مقام میں
جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ ابوسعید خدر تی کہتے ہیں کہ یہ با تیس من کر
جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ ابوسعید خدر تی کہتے ہیں کہ یہ با تیس من کر

این عمر کہتے ہیں کہ ابن صیاد مدید شریف کے کسی راستہ میں مجھ سے ملا اتنا پھولا کہ راستہ میں مجھ سے ملا اتنا پھولا کہ راستہ بھر گیا۔ میں نے اس کو دھتکار کر کہا کہ تیری کچھ قدر نہیں۔ یہ کہتے ہی وہ سمٹ گیا اور میں راستہ پاکر چلا گیا۔ ملخصاً!

اس کے سوااس کے اور بہت سے واقعات ہیں۔ جن سے صحابہ کواس کے دجال ہونے کا خیال پیدا ہوگیا تھا۔ چنانچ ابوذرغفاری کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے دجال ہونے پر دس قسمیں کھانا بہتر سمجھتا ہوں۔ اس سے کہ اس کے دجال نہ ہونے پر ایک قسم کھالوں یعنی دس حصہ گمان ہے کہ وی دجال ہوگا۔

( کنز العمال جوگا۔

پھرموت میں بھی اس کے اختلاف ہے۔ بعض روایات سے اس کا مرتامعلوم ہوتا ہے۔ مگرسنن الی واؤد میں بیرروایت ہے کہ جابڑ کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں یزید کالشکر مدینہ طلیبہ پر آیا تھا۔ این صیادگم ہوگیا۔ (ابوداؤدج ۲۳ سامیاب فی خبراین صیاد)

الحاصل جب منظور اللي تعا كه على العين قيام قيامت كا زمانه كسى كومعلوم نه مواوراس كو دو بعن نه مجمعيں - جيسا كه قرآن شريف سے ظاہر ہے تو حكمت بالغة مقتفى ہوئى كه حضرت بن كے زمانه بيں ايك ايسا محض پيدا ہوكداس كے دجال ہونے كا گمان تمام مسلمانوں كو موجائے اوراس كے ظہور سے خائف وتر سال رہ كرا بينے ايمان كے استحكام كى فكر بيں اور خدائے تعالی

آپ حفرات اس تقریر سے بچھ کے ہوں کے کہ اس زمانہ میں نہ ابن صیاد کوئی ایسا محف تھا کہ اس کی ذات سے پچھ نوف ہو، نہ اس کے دجال بچھنے سے بیخیال کیا گیا کہ اس حالت موجودہ کے لحاظ سے وہ قابل خوف تھا۔ چنانچہ (مسلم ٹریف جوم موجودہ کے لحاظ سے وہ قابل خوف تھا۔ چنانچہ (مسلم ٹریف جوم موجود ہے کہ ابن عرش نے اس کوایک ککڑی ایک ماری کہ اس کے جسم پرٹوٹ گی۔ حالانکہ وہ بھی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ سے الدجال بھی این صیاد ہے۔ جبیا کہ (ازالہ الاوہام میں ۲۳۸، فرائن جسم میں کھا ہے۔ البتہ خوف اس کے اس فقتہ کا تھا جو قیامت کے قریب ہونے والا ہے۔ جس کے انسداد کی غرض سے عرش نے اس کوئل کرتا چاہا اور آ مخضر سے گائے نے فرمایا" فیان یکن الذی کے انسداد کی غرض سے عرش نے اس کوئل کرتا چاہا اور آ مخضر سے گائے نے فرمایا" فیان مریم اس کوئل کریں گے۔ دوال ہے جس سے تمہیں خوف ہے تو تم اس کوئل نہیں کر سے۔ بلکہ عیلی ابن مریم اس کوئل میں کریں گے۔ رواہ احمد بن ضبل "

 تھا۔ ہم نے ان سے بوچھا کہ تمہارا کوئی لڑکا بھی ہے۔
ایک لڑکا پیدا ہوا جو یک چشمی ہے۔ اس سے نقصان بہت
تی ہیں اور دل ہوشیار۔ ہم ان کے پاس سے جب نکاتو
ہے۔ ہماری آ ہٹ من کر بوچھا کہ تم کیا کہدر ہے تھے۔
ہری آ تکھیں سوتی ہیں اور دل جا گتا ہے۔ (مسلم جا کہ کہ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک بارسفر نج ہیں میرااور
کہیں کہ صحابہ مجھے دجال ہی ہے ہیں۔ حالا نکد دجال چنیں
۔ اس کی با تیں میرے دل میں اثر کرر ہی تھیں کہ کی نے مطوم ہوگا یا نہیں۔ کہا اگر وہ خدمت پیش کی جائے تو میں
کہفرا کی شم دجال کی پیدائش کی جگہ اور اس کا مقام میں
کہ کہ خدا کی شم دجال کی پیدائش کی جگہ اور اس کا مقام میں

د مدینه شریف کے کسی راسته میں مجھ سے ملا اتنا پھولا کہ کہ تیری کچھ قدرنہیں۔ بیا کہتے ہی وہ سمٹ گیا اور میں راستہ (مسلم جسم ۳۹۹، باب ذکر ابن صیاد)

ے واقعات ہیں۔جن سے صحابہ کواس کے دجال ہونے اُ کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے دجال ہونے پر دس قسمیں کھا تا ل نہ ہونے پر ایک قسم کھا لوں لیعنی دس حصہ گمان ہے کہ (کز العمال جہماص ۲۱۲، مدے شا ۳۹۷

خلاف ہے۔ بعض روایات سے اس کا مرنا معلوم ہوتا کہ جابڑ کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں بزید کالشکر مدینہ طلیبہ پر (ابوداؤدج ۲س ۱۳۱۲، باب فی خبرابن صیاد)

علی العین قیام قیامت کا زمانہ کی کومعلوم نہ ہواوراس کو سے فاہر ہے تو حکمت بالغہ مقتضی ہوئی کہ حضرت ہی کے دوراس کے دوبال ہونے کا مگان تمام سلمانوں کو ہوجائے اور اس ایمان کے استحام کی فکر میں گئے رہیں اور خدائے تعالیٰ ایمان کے استحام کی فکر میں گئے رہیں اور خدائے تعالیٰ

ہے نکال رہے ہو۔

كركهتي كدابر

السلام اتریں سے.

امام نماز پڑھاوے

ہے کہ ابن صیاد کوآ

ہے رہمی روایت

اوراس كا فتنهسه

كريتي ورنكلا

ابن صيادخروج كر

تہیں۔اس مدے

ماراجائے گا۔ار

اس كاوقوع ميں آ

ہیں کہ وجال کی

بيثاني برتجوجمي

كهوه بجهتر تنع

د جال ہونے *ی*رو

كەاس كاخرورد

آئي محـجه

كمانااسبات

ہے کہ دجال \_

السلام للرين

دوحيا رصحابيون

موقع میں بیفقرہ پیش کیا کرتے ہیں اور بقیہ کتب صحاح کے نسبت اجماع ہے کہ ان میں کوئی حدیث موضوع نہیں ۔ مگر مرزا قاویا فی فرماتے ہیں کہ:''وہ حدیثیں ساقط الاعتبار ہیں۔'' (ازالہ ص۲۲۲، فرائن جسمس۲۱۷) بخت حیرت کا مقام ہے۔

ابن صیاد کود جال سیجھنے اور قیامت کے قریب خروج د جال میں مرزا قادیانی تعارض قرار دے کرکل حدیث کی کتابوں کو جو بے اعتبار بنارہے ہیں معلوم نہیں یہ کس بناء پر ہے۔ تعارض تو جب ہوتا کہ صحابیاس کی تصریح بھی کردیتے کہ دجال نکل چکا اوراب وہ قیامت تک ند لکے گا۔ والانكدية سريح كسى كتاب من بين أتخضرت الله في عوفر مايا" فان يكن الذي تخاف لن تستطيع قتله انما صاحبه عيسى ابن مريم "اس عظامر ع كداس كاخوف عراواس کی حالت موجودہ کے لحاظ سے نہ تھا۔ بلکہ اس کے اس فتنہ کے لحاظ سے تھا۔ جس کو بارہا آ تخضرت الله سے من میکے تھے۔ درند کس کو خبرتھی کہ د جال کس بلا کا نام ہے۔ اس کا نام تو ابن صیاد مشہور تھا۔ پھراس سے کوئی فتنہ بھی ایسا ظہور میں نہیں آیا جود جال کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ خودمرزا قاویانی (ازالة الاوباس ٢٢٦، تزائنج عص ٢١٣) ميل لکھتے بيل كه "ابن صياد نے كوئى كام بھی ایسانہیں دکھایا جو د جال معہود کے نشانیوں میں سے سمجھا جائے۔'' اگر حضرت ممرٌّاس کو د جال معبود يحصة توصحابي تفرور تخطيه كرت كداس كاخروج توقيامت كقريب موكيا . يهلي بيت المقدس فتح ہوگا۔اس کے ساتھ مدینہ منورہ کی ویرانی اس کے بعد جنگ عظیم ہوگی اور امام مبدی لکیس کے اور وہ شہر فتح ہوگا۔جس کا ایک جانب سمندر میں ہے اور ایک جانب خطکی میں اور سب ننیمت کی تقتیم میں ممروف ہوں کے کہا یک بارگی ایک محف دوڑتا ہوا آ کر پکار دیے گا کہ د جال نکلا اور ان سب علامتوں کے پہلے آنخضرت ملک نے دوسری علامتیں بکثرت بیان فر مائی ہیں۔جن میں چند یہ ہیں کہلوگ او نیجے او نیجے مکان بنائمیں گے اورعلم بالکل مفقو د ہوجائے گا۔ زنا اورلواطت اور شراب خواری علانیہ اور کثرت سے ہوگی۔ زلز لے بہت ہوں گے۔ ترک وکر مان وعجم کے ساتھ جنگ ہوگی۔تقریباً تیس جھوٹے پیدا ہوں ہے۔ جورسالت کا دعویٰ کریں گے۔ان کے سوا اور بہت ی علامتیں ہیں جوخروج دجال سے پہلے ظہور میں آئیں گے۔الغرض اس کو دجال کہنے سے مرادعم مل اگریه ہوتی کے ظہور ابن صیاد کا خروج دجال موعود ہے تو دوسرے صحابہ صاف مهدية حضرت ہی کی زبان مبارک ہے ہم نے وجال کا نام سنا ہے اور اس کے خروج کا وقت حضرت ہی نے بیان فرمادیا ہے کہ ان تمام امور کے ظہور کے بعد ہوگا۔ پھرسب سے پہلے وہ کیونکرنکل آیا۔ بلكة مضرت بخود فرمادية كميس اس كاوقت خروج ان ملامات كے بعد بتلار ہا ہوں اورتم اس كوابھى

ح کے نسبت اجماع ہے کہ ان میں کوئی 'وہ حدیثیں ساقط الاعتبار ہیں۔' (ازالہ

زوج دجال میں مرزا قادیانی تعارض قرار ں معلوم نہیں ریس بناء پر ہے۔ تعارض تو ل چكااوراب ده قيامت تك نه نكلے كا ـ يوفر مايا"فان يكن الذي تخاف لن اس سے ظاہر ہے کہ اس کا خوف عمر کواس اس فتنہ کے لحاظ سے تھا۔ جس کو بار ہا جال کس بلا کا نام ہے۔اس کا نام تو ابن آیا جود جال کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ ایل لکھتے ہیں کہ 'ابن صیاد نے کوئی کام مجما جائے۔''اگر حضرت فمرٌاس کو د جال ت كقريب موكيا - يهلي بيت المقدس ر جنگ عظیم ہوگی اور امام مبدی کلیں گے ایک جانب خشکی میں ادر سب غنیمت کی ناموا آ كريكارد كاككد جال لكلااوران ں بکثرت بیان فرمائی ہیں۔جن میں چند ل مفقود ہو جائے گا۔ زنا اور لواطت اور ہوں گے۔ ترک وکر مان وعجم کے ساتھ لت کا دعویٰ کریں گے۔ان کے سوا اور كيں مے ۔ الغرض اس كود جال كہنے ہے ومود ہے تو دوسرے صحابہ صاف کہ دیتے

ہادراس کے خروج کا وقت حضرت ہی

الله عرسب سے بہلے وہ کیونکرنکل آیا۔

مات کے بعد ہتلار ہاہوں اورتم اس کوابھی

ے نکال رہے ہو۔ غرض اس سے ظاہر ہے کہ اس کو وجال کہنا مجاز آتھا۔ حقیقت نہ تھا، جابر جو تم کھا

کر کہتے ہیں کہ ابن صیاد ہی وجال ہے یہ محل روایت کررہے ہیں کہ د جال نکلنے کے بعد عیسیٰ علیہ
السلام اتریں گے۔ لوگ ان سے کہیں گے کہ اے روح اللہ امامت کیجئے وہ کہیں گے کہ تمہارا ہی
ام نماز پڑھاوے۔ چنا نچے نماز کے بعد آ گے بڑھ کر وجال کو تل کریں گے۔ اس سے صاف ظاہر
ہے کہ ابن صیاد کو آئندہ کے لحاظ ہے وجال کہا گیا۔ جس کے نکلنے کا وقت قریب قیامت ہے۔ جابر اسے سے یہ میں روایت ہے کہ دجال کے پہلے تمیں جھوٹے لکھیں گے۔ سب کے آخر میں وجال نکلے گا
اور اس کا فقد سب سے بڑا ہوگا۔ اگر وہ ابن صیاد کو وجال موجود بچھتے تو ان حدیثوں کو روایت نہ
کرتے ور شکل اعتراض تھا کہ اجتماع ضدین کیسا اس سے معلوم ہوا کہ ان کوظن غالب تھا کہ بکی
ابن صیاد فروج کرے گا۔ جس کو عسلی علیہ السلام قبل کریں گے۔

اور نیز عبداللہ بن عرقبوتسم کھا کر کہتے ہیں کہ جھے ابن صیاد کے وجال ہونے میں شک نہیں۔ اس حدیث کوروایت کرتے ہیں کہ دجال مدینہ منورہ کی زمین شور میں آئے گا اور آخر میں مارا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کواس حالت میں بنہیں بچھتے تھے کہ وہ موجود کی ہے اور فتنہ اس کا دقوع میں آچکا۔

اور نیز جابر باجود یکداین صیاد کے دجال ہونے برقتم کھاتے ہیں۔ بیدوایت کرتے ہیں کہ دجال کی پیشانی پر ''ک ف ر'' کھا ہوگا۔ حالانکہ خودانہوں نے دیکھا تھا کہ ابن صیاد کی پیشانی پر پچریجی نہ تھا۔ جیسا کہ (ازالة الاوہام ۲۲۳، خزائن جسم ۲۱۳) بیس ہاس سے ظاہر ہے کہ وہ بچھتے تھے کہ اس بیس ان علامات کے ظہور کا وقت دوسراہے۔ورنہ بجائے اس کے کہ اس کے داس کے وجال ہونے پوشمیں کھاتے۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ محابہ کے پاس ابن صیاد کے دجال ہونے کا یہ مطلب ندتھا کہ اس کا خروج موجود ہو چکا۔ بلکہ وہ بجھتے تھے کہ اس کا فتنہ اور سب علامات آک وقت ظہور میں آئیں گے۔ جب دوبارہ وقت معین پر نظے گا الغرض حضرت عظی کا ابن صیاد کے دجال ہونے پر شم کھانا اس بات پر دلیل نہیں کہ دجال مرکبیا اور نہ آئخضرت الله کا سکوت اس امر پر دلیل ہوسکتا ہے کہ دجال کے فتنہ موجودہ میں شک تھا۔ بلکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس دجال کوئیسٹی علیہ السلام تل کریں میے وہ بھی محض ہے یا اور کوئی۔

مرزا قادیانی جوتمام محاح کوساقط الاعتبار بنارہے ہیں اس کا منشاء صرف یکی ہے کہ ووج ارمحابیوں نے جوکہا تھا کہ ابن صیاد وجال ہے اس کو حقیقت پرمحمول کررہے ہیں۔اگراس کو مجاز

پر محمول کرتے تو کوئی اشکال بیدا نہ ہوتا۔ آخر عینی اور د جال کے معنی بھی تو وہ مجازی ہی لے رہے ہیں کے عینی ابن مریم خود ہیں اوقرخص د جال گروہ یا دریاں۔

متواترات \_

ے انہوں۔ پشلیم کرنا ہوا

نہیں ہوسکتا

القدر محانى ا

ىيەردايت<sup>مە</sup> بات بير

ال فتم كافتم

فرما تاہے

كەككبا واللە"ىغ

موكميا يحقة

ىمىين لغوكم

اگر جدود

كعاناتمكن

كيونكبدام

فتمخلافه

جائے۔

مدينطي

منبريرتظ

وتربيب

أورأيك

الحاصل ابن صیاد کوتبل دجال ہونے کے دجال کہنا بھی ای قسم کا ہے۔اب دیکھے کہان احادیث میں تعارض کہاں رہا۔ دونوں کا مطلب یہی ہوا کہ دجال موجود آخری ذمانہ میں لکے گا۔ البتہ حضرت عمر کے حزم کرنے ہے اتنا معلوم ہوا کہ وہ پیدا ہو چکا ہے اور اپنے ظہور موجود کے وقت تک زندہ رہے گا اور یہ کوئی غیر ممکن بات نہیں۔ ہزار سال کی عمر نوح علیہ السلام کے لئے نص قطعی سے تابت ہے۔ پھرا گراس سے زیادہ کی کوخدا تعالی زندہ رکھے تو کیا تجب ہے۔

یہاں حضرت عظمات میں این صیاد کے دجال ہونے پر قابل خور ہے۔ پہلے یہ دیکا این صیاد کے دجال ہونانہ چاہئے کہ حضرت عظمواس کے دجال ہونے کاعلم کس میں کا تھا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کا دجال ہونانہ اولیات (اولیات وہ قضایا ہیں جس کے طرفین کو تصور کرتے ہیں۔ عشل ان کے صدق کا جزم کرے جسے الواحد نصف الاثنین ) سے ہے نہ فطریات (فطریات وہ قضایا ہیں جن کا جزم ایسے واسطہ کے طرف محتاج ہوجو و ہیں سے غائب نہ ہو۔ مثلاً الارید خورج اس میں واسطہ انقسام متساوین ہے جس کو ہر محتمل جانیات (جسے اناجو کا جس کو ہر محتمل جانیات (جسے اناجو کا مسلم مشرقہ ) ونہ وجدانیات (جسے اناجو کا اور نہ مساہدات (فورائقر مستفاد کن نورائقس) سے اور نہ وہ ہیات محسوسہ وحدثیات (نورائقر مستفاد کن نورائقس) سے اور نہ

ں اور د جال کے معنی بھی تو وہ مجازی ہی لے رہے اور مال

المروه قیامت کے قریب دجال ہونے والا تھا تو یہ ہے کہ کل الل عربیت جائے ہیں کہ اس کو بجاز ہے قرآن شریف میں اس کے نظائر موجود ہیں لیٹر نیس نجو ڈاجا تا۔ شیرے کوٹمر باعتبار ما یوول کہا نسمی ظلماً انعابیا لکلون فی بطونهم نبار ا کے ہیں۔ وہ لوگ آگ کھاتے ہیں۔ اموال کوئل کے دو جا غیرہ (بقر: ۲۳) '' ظاہر ہے کہ نے وہ اجنی ہوتا ہے۔ جس پر زوج کا اطلاق ہوا اے کیونکہ قفول کے محق سفر سے والیس آنے کے ار اور بیتو ہمارے عرف میں بھی شاکع ہے کہ ج دی صاحب کہتے ہیں۔ حالانکہ بنوز وہ ان الفاظ

کے دجال کہنا بھی ای تشم کا ہے۔ اب دیکھنے کہ ان یکی ہوا کہ دجال موجود آخری زمانہ میں لکلے گا۔ کہ وہ پیدا ہو چکا ہے اوراپنے ظہور موجود کے وقت فرارسال کی عمر نوح علیہ السلام کے لئے نص قطعی الی زندہ رکھے تو کیا تجب ہے۔

کو د جال ہونے پر قابل خور ہے۔ پہلے یہ دیکھنا سی تم کا تھا۔ یہ قو ظاہر ہے کہ اس کا د جال ہونانہ مورکرتے ہیں۔ عقل ان کے صدق کا برزم کرے فطریات وہ قضایا ہیں جن کا برزم ایسے واسطہ کے ماریعہ زوج اس میں واسطہ انقسام تساوین ہے المحادث میں اسطہ انقسام تساوین ہے المحادث (جیسے اناجوع ارد نورالقمر مستفاد من نورالشمس) سے اور نہ

متواتر ات ہے اس لئے کہ اس وقت تک کسی کوخبر نظمی کہ وہ دجال ہی رہا۔ بیر کہ آنخضرت علیہ تھا۔ ہے انہوں نے ناہوگا سو میمکن نہیں۔اس لئے کہ خود حضرت نے ان کی تصدیق نہیں کی۔ بہرحال بیشلیم کرناہوگا کہ اس کے دجال ہونے کاعلم عمر کونشی نہ تھا۔ کیونکہ مقیدیات کے سی قسم میں وہ داخل بیس ہوسکتا۔ جو فہ کور ہوئے۔البت قرائن خارجیہ کے لحاظ ہے اس کاغن ہو کی اہوتو ممکن ہے۔

مرزا قادیانی کے اصول پر حضرت عرفات محمانا کبھی فابت نہیں ہوسکا۔ کیونکہ ایسے جلیل القدر صحابی الی بات پر شم کھانا جس کا جوت ند شرعاً ہونہ عقانا ہر گزفرین قیاس نہیں ہوسکا۔ گرچونکہ یہ دوایت معتبر کتابوں میں ہے۔ اس لیے ہمیں ضرور ہے کہتی الوسع اس کی مناسب تو جیہ کریں۔ بات یہ ہے کہ عرب کا دستور تھا اور اب تک ہے کہ شمالت و مظنونات پر بھی شم کھالیا کرتے ہیں۔ اس شم کی شم کو یمین لغو کہتے ہیں۔ جس کے خلاف واقع ہونے پرکوئی مواخذہ نہیں۔ چنا نچوش تعالی فرماتا ہے۔ 'لا یہ واخذ کم الله باللغونی ایمانکم (بقرہ: ۲۷) ''تغییر در منتورش ہے کہ ایک ہوا ہے۔ اس میں کھانگ کر دیے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ 'اصبحت کہ ایک بار آئے خضرت الله کے کروبر وصحاب تیراندازی کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا کہ 'اصبحت والله ''لینی بخدا نشانہ پر مارد یا اور وہ خلاف واقع تھا۔ کی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہونے اور ابراہیم ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا یہ ہمیں لغو ہے۔ اس میں کھارہ نہیں اور ابن عباس اور ابو ہر برہ اور ابراہیم ہمیں لغو ہے۔ اس میں کھارہ ہمیں اور ابن عباس اور ابن عباس اور ابن عباس اور ابراہیم ہمیں لغو کی تغییر ہیر کرتے ہیں کہ آدی جس چنز پر قسم کھاتا ہواس کے بچے ہونے کا گمان کر ہے۔ اس میں کھارہ ہمیں لغو کی تغییر ہیر کرتے ہیں کہ آدی جس چنز پر قسم کھاتا ہواس کے بچے ہونے کا گمان کر ہے۔ اگرچہ در حقیقت وہ بچی نہ ہو۔ انتھی ملخصاً!

الحاصل جب به بات یقینا ثابت ہوگئی کہ ابن صیاد کے دجال ہونے پر حضرت عمر کائشم کھانا ممکن نہیں کہ یقین پر جنی ہو۔ جبیبا کہ انجی معلوم ہوا تو ضرور ہوا کہ وہ یمیں لغوشار کی جائے۔
کونکہ اس کی تعریف بھی اس بمین پر صادق آ رہی ہیں اور صحابہ کے اقوال سے ثابت ہوا کہ اسک متم خلاف واقع پر بھی ہوا کرتی ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس کا دجال ہونا خود حضرت عمر کی تشم ہی سے مشکوک ہوگیا۔

كيونكهاس ج

اللبيب ميں ا

عذابا يوء

كهاتفاتميم

کرفرا\_

اكرحسب

المشرز

كاتمن

کیپیا

ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہماری شق شدت ہوا کی وجہ سے کسی کنارے پر جاگئی۔ جب ہم اس جزیرے میں گئے واک وہیں جس کے تو ایک وہیں جس کے تو ایک وہیں جس کے تو ایک وہیں جس کا ہم نے جواب دیا۔ تجملہ اس کے ایک بات بیقی کہ نی اسین کی کیا حالت ہے۔ ہم نے کہا وہ کہ ہے نے کہا تو اس کے ہم نے کہا وہ کہ ہے نے کہا تو اس کے ایک وہ سے نے کہا تو اس کے ایک اطاعت کر لی ہے۔ پوچھاایا ہوا ہے۔ ہم نے کہا ہاں کہا ان کی اطاعت ان لوگوں نے ان کی اطاعت کر لی ہے۔ پوچھاایا ہوا ہے۔ ہم نے کہا ہاں کہا ان کی اطاعت ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے۔ پوچھاایا ہوا ہے۔ ہم نے کہا ہاں کہا ان کی اطاعت ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے۔ پوچھا ایک مواجہ ہوا کہ میں تعلق میں اور میں تو اس کو اس کے حق میں بہتر ہے۔ پوچھا ایک مواجہ ہوا کہ میں تو جال ہوں۔ قربایا بہی طیب ہے۔ پوٹس میں نہ جاسکوں گا۔ حضرت میں ہے کہ چھے کئے کی اجازت ان جا سے میں تم میں ہم اس کے کہور میں کہ جو سے کہ ہوگیا کہ موافق ہے۔ پور مایا پیر طیب ہے اور وہی دجال ہے اس دور ہی دجال ہے۔ اب و کھیے کہ جب آ تخضرت میں ہوگیا کہ موافق ہے۔ پور فرا یا پیر طیب ہے اور وہی دجال ہے۔ اب و کھیے کہ جب آ تخضرت میں معلوم ہوگیا کہ موافق ہے۔ پور فرا یا پیر طیب ہے اور وہی دجال ہے۔ اب و کھیے کہ جب آ تخضرت کے تین معلوم ہوگیا کہ داری گی خبر کی تھد این میں موافق ہے۔ برحال کی طلف ہے اس سے اس کے مفقو وہونے کا زمانہ خلفائے داشدین کے بعد کا ہے۔ بہرحال کی ظاف ہے اس سے اس کے مفقو وہونے کا زمانہ خلفائے داشدین کے بعد کا ہے۔ بہرحال کی طرح ابن صاد وہ دجال نہیں ہو سکتا۔ جس کی خبر تھی داری نے دی اور آ تخضرت کا تخسرت کا تھا ہے۔ اس کی خبر تھی داری نے دی اور آ تخضرت کا تحد کا ہے۔ بہرحال کی تھد ہی قر فرائی۔

(ازالة الادہام ۱۳۸۸ مزائن جسم ۵۵۱) میں اس مدیث کا جواب مرزا قادیاتی اس طور سے دیتے ہیں کے مسلم شریف میں تیم داری کی مدیث کے آخر میں ہیہ۔ 'الا انه فی بحر المسام او بحد المیمن لا بل من قبل المشرق ماهو واو می بیده الی المشرق '' لیخن من قبل المشرق می ہے یہ کریمن میں نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے لکے گانیں وہ یعنی وہ نہیں لکے گا۔ بلکہ اس کامش نکے گااور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

مرزا قادیانی نے عبارت فرکورہ صدیث میں کی غرض سے اختصار کیا ہے۔ پوری عبارت سے ۔''لا بیل من قبل المشرق ما هو واومی بیدہ اللہ المشرق (مسلم ج۲ ص ٤٠٠) ''مرزا قادیانی نے (من قبل المشرق مسلم و المحتقد و المحتود و المحتقد و المحتقد و المحتقد و المحتقد و المحتقد و المحتقد و

بیں کہ من قبل المشرق کے لفظ ہے (وہ شرق کی طرف سے لکے گا) سمجھنا درست ہے یانہیں۔
کیونکہ اس جز وجملہ میں کوئی مغیر نہیں جو د جال کی طرف راجع ہوا ور نہ لفظ یخرج کہیں فہ کور ہے۔
شاید من کا متعلق بین کالا ہے۔ حالا نکہ وہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ من ذائدہ ہے۔ جیسا کہ مغنی
اللیب میں اس کی بہت می مثالیں کھی ہیں منجملہ ان کے ایک بیہ ہے 'ان من اشد الناس
عذابا یوم القیامة المصورون''

مرزا قادیانی کاتر برکا باصل یہاں یہ ہوتا ہے کہ حضرت نے تیم داری سے دجال کا مال جوتم ہے سارا قصہ من کر سب سحا بر جوجم کیا اور خطب اس مضمون کا پڑھا کہ میں نے دجال کا حال جوتم ہے کہا تھا تیم داری کے چشم و ید واقعہ ہے اس کی تقعہ لین ہوتی ہے۔ وہ دجال سے ل کر اور اس سے مختلو کر کے آئے ہیں۔ وہ مشرق وریا میں ہے۔ وہ نیس اب خور کیجے اس قدرا ہتمام کے بعد یہ فرمانا کہ وہ نیس کس قدر چیرت انگیز ہوگا۔ پھڑ 'من قبل المشرق ماھو ''کو تین تین باردھرا کر فرمانے کا کیا مطلب ہوگا۔ مرزا قادیا نی اس ماکونا فیہ لیتے ہیں۔ اس صورت ہیں اس جملکا یہ مطلب ہوگا کہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ جس کا انکار حضرت اللہ کیا سے ہوگا کہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ جس کا انکار حضرت اللہ کہ اس وہ میں اس جیس اور اس میں اور میں اور میں اور میں تو حضرت کیا تھا کہ وہ نیس دو الم مشرق کی طرف ہے جس کا انکار دوسرا'' ماھو '' یعنی وہ نیس تو حضرت کیا المسدق '' یعنی وہ نیس تو حضرت کیا گھڑوں کی طرف سے لگے گا ور دوسرا'' ماھو '' یعنی وہ نیس تو حضرت کیا گھڑوں کی طرف سے لگے گا ور دوسرا'' ماھو '' یعنی وہ نیس تو حضرت کیا گھڑیں کی قدر بر موقع ہوگا۔ وہ نیس دوجال مشرق کی طرف سے لگے گا ور دوسرا'' ماھو '' یعنی وہ نیس تو حضرت کیا گھڑیں کی قدر بر موقع ہوگا۔ وہ نیس دوجال مشرق کی طرف سے لگے گا ور دوسرا' دو نیس ۔ دجال مشرق کی طرف سے لگے گا وہ نیس دوجال مشرق کی طرف سے لگے گا وہ نیس ۔ دجال مشرق کی طرف سے لگے گا وہ نیس ۔ دجال مشرق کی طرف سے لگے گا وہ نیس دوجال مشرق کی طرف سے لگے گا وہ نیس کی قدر بر موقع ہوگا۔

الل وجدان سیم مجھ سکتے ہیں کدان متضاد مغمونوں کے دوجملوں کی تحرار فصاحت سے
کسی اجنی ہوگ ۔ پھر بہاں ایک اور سوال پدا ہوتا ہے کہ جب حضرت بلات کا مقصوداس سے بیہ
سمجھا جائے کہ دوجال نہ لکلے گا۔ بلکہ ہندوستان سے اس کا مثیل لکلے گاتو صحاب خرور بید ہو چھ لیتے
کہ جم داری جس دجال کود کھوآئے ہیں وہ مشرق کی طرف سے لکلے گا۔ وہ نہ لکلے گاتو اس کا کیا
حشر ہوگا۔ کیا اپنی بی جگہ بیشا بیشا مرجائے گا یا اور کسی ذیائے ہیں فیہ اور کسی نہ لکے گاتو اس

ل کنارے پرجا گی۔ جب ہم اس جزیرے الک وشیطان ہی سمجھا تھا۔ گراس نے چند الک بات یہ تھی کہ نبی اسین کی کیا حالت الک بات یہ تھی کہ نبی اسین کی کیا حالت کے جا عرب نے ان کے اطاعت کر لی ہے۔ پوچھا ایسا کے حق میں بہتر ہے۔ پھر کہا میں تم سے اپنا کے حق میں بہتر ہے۔ پھر کہا میں تم سے اپنا کے نئی کہ یہ یہ والے اور اور اس نے عمل تم اس کے اس کے میں تم اس کے حق کہ جب آئی محلوم ہوگیا کہ بور تعقیقاً معلوم ہوگیا کہ برنا ہی فارت ہے اور جوروایت اس کے خراشہ میں گارت ہے اور جوروایت اس کے خراشہ میں گار نے دی اور آئی خضر تعقیقاً نے اس کی خراشہ میں گار نے دی اور آئی خضر تعقیقاً نے اس کی شرائی گارت کے بعد کا ہے۔ بہرحال کی کے دراشہ میں گار تحضر تعقیقاً نے اس کی گارات کے بعد کا ہے۔ بہرحال کی

سال صدید کا جواب مرزا قادیانی اس کے آخریش ہے۔ "الا انه فی بحر ماھو واومی بیدہ الی المشرق " کی بخری بیش بلکدوہ شرق کی فی کا کا در شرق کی طرف اشارہ کیا۔ کی غرض سے اختصار کیا ہے۔ پوری و من قبل المشرق ما ھو واومی اقادیانی نے (من قبل المشرق بلکا کی بیس وہ) اردوجائے والے معتقد تو بجائے وی ہے۔ گرع لی دان مجھ سکتے بجائے وی ہے۔ گرع لی دان مجھ سکتے

کے دجال ہونے سے ہمارا کیا نقصان۔ بدتو بڑی بشارت کی بات ہے کہ جس دجال ہے آپ ڈراتے تھے اس سے تو بے فکری ہوگئی۔غرض کوئی عاقل پنہیں کیدسکتا کہ اس عبارت سے دہ مضمون سمجھاجا تا ہے جومرزا قادیانی کلھتے ہیں۔

مارے بان می

موجودے انگر

آ تخضرت

حديث تميم انه وا

نے تمہیں پیشتر دی تح

معلوم ہوا۔جس سے

ے علاوہ اس کے ا حضر تعلق نے ویڈ

معتين وقت ير فكك

ہے ہوگیا۔اس وجہ

برسرمنبربيان فرمايا-

صدمہہے۔غرض م حیرت انگیز ہے اور

تصرفات كرتے ہير

كه الل علم اس كوكيا

ان كا كياحال موكار

اس کے لئے بیضرو

ہےتقدیق کرلیا

طور براعتبارراوي

بیان کرنے کے وہ

بيان كوعزت اوراغ

بیسب خرابیال ماهو کے ماکونا نیہ لینے سے پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی کومٹیل دجال ثابت کرتا ہے۔ اس مدیث کی شرح دجال ثابت کرتا ہے۔ اس لئے اس تحریف کی شرح میں کہ اس مدیث کی شرح میں کھا ہے۔ 'قال القاضی لفظة ماهو زائدة صلة للكلام لیست بنا فیة والعراد اثبات انه فی جهات المشرق (مسلم ج۲ ص ۲۰ حاشیه)''

دراصل بيمازائده غيرنافيه بير جس كي مثاليس مغنى الليب على بيكسى بيس من يرس من من المن بيس من من من النف "شتان مازيد وعمرو اورقول مهلهل ..... لوبابا نين جاء يخطبها ..... زمل ما انف خاطب بدم"

ال صورت من الله من قبل المشرق ماهو "كم من يهوسة كهوه وريائ من المسرق ماهو "كم من يهوسة كهوه وريائ منام اوريمن من بنيس بلكه مشرق كى طرف باوراس جمله كومقرد كرف سي يغرض من كداس كوياد ركيس اوريقين جمه ليس كه دجال ايك من من من مشرق كى جانب مي اس وقت زنده موجود ب اب ديكه كما كن من خضرت الله تواس قدرا بهمام اورتا كيد ساس محض معين اورزنده بون كى خبردين اورم زا قاديانى اس كى يجه برواند كرك يه كبيل كه دجال كوئى چيز نيس مرف ياوريول كا من دوبال كوئى چيز نيس مرف ياوريول كا من سالله من ذالك!

 جهارے بیان میں شبہ ہوتومسلم شریف میں دیکھ لے کہ دہ سب قصداور لفظ و ذا لک الد جال اس میں موجود ہے یانہیں۔

ماضلاس کا بیہ کہ سب صحابہ سے حضرت اللہ نے نہ ہوں دجال کی خبر میں المحمیم داری کا چھم دیدواقعہ جھے اچھا کہ میں پیشتر دی تھی ؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر فر مایا کہ تمیم داری کا چھم دیدواقعہ جھے اچھا معلوم ہوا۔ جس سے میری اس بات کی تقد بی ہوتی ہے جوتم سے اکثر کہا کرتا تھا۔ اس حدیث سے علاوہ اس کے کہ آئخضرت اللہ نے واقعہ تمیم داری کی تقد بی کی معلوم ہوا کہ حضرت اللہ نے نہیشتر بھی خبر دی تھی کہ دجال ایک خض معنین ہے اور کسی جزیرہ میں مقید ہے اور معنین وقت پر نظر کا۔ جس کی تقد بی تھی واری کے واقعہ سے ہوئی اور چونکداس خبر کا جبوت مشاہدہ سے ہوگیا۔ اس وجہ سے آئخضرت میں اور جونک اور جونک اور نہایت خوثی سے ہستی ہوئی ہر مزمز بیان فر مایا۔ جسیا کہ اور پمعلوم ہوا اور آخر میں لفظ اعد بنی سے اس کی تقریر کے جس کی اور خرمی لفظ اعد بنی سے اس کی تقریر کے جس کی اور خرمی لفظ اعد بنی سے اس کی تقریر کے جس کی اور خرمی لفظ اعد بنی سے اس کی تقریر کے جس کی گ

مرافسوں ہے کہ جس چیزے آنے خضرت اللہ کی خوتی ہوئی تھی۔ مرزا قادیانی پر خت صدمہ ہے۔ غرض مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حضرت اللہ نے تیم داری کی تقدیق تیمیں کی۔ س قدر جیرت انگیز ہے اور یہ جرائت قابل خور ہے کہ سلم شریف جیسی مشہور ومعروف کتاب میں ایسے تقرفات کرتے ہیں اور جو جی جاہتا ہے خلاف واقعہ کھے دیتے ہیں اور اس کی پکھ پروانہیں کرتے کہ اہل علم اس کو کیا سمجھیں کے ۔ تو اس پر قیاس کرنا چاہتے کہ الہا مات اور خواب جو لکھا کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔

ت کی بات ہے کہ جس دجال ہے آپ بین کھسکتا کہ اس عبارت سے وہ مضمون

پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی کومٹیل ہوئی امام نوویؓ نے اس صدیث کی شرح له للکلام لیست بنا فیة والمراد

مغى الليب مس كسى بس \_ بن جاء يخطبها ..... زمل ما انف

ماهو "کے متی میہ ہوئے کہ وہ دریائے ومقرد کرنے سے میغرض تھی کہ اس کو یا د جانب میں اس وقت زندہ موجود ہے۔ سے اس کے فض معین اور زندہ ہونے کی دجال کوئی چیز نہیں۔صرف پا در یوں کا

ہے کہ اس خبرتمیم داری کی تقد ایق کے کس کیلے جو اس بات پر دلالت کرتے اس کیا تھا۔ بلکہ تقد ایق اس بات کی پائی ۔' (ازالہ س ۱۹۸۸ مزرائن سس ۱۹۵۸) چکے ہیں۔ جس میں میر موجود ہے کہ ایاں فرما یا کہ وہ دجال سے ملے اور اس کہ وہی دجال تھا۔ چنا نچہ لفظ وذا لک کہ وہی دجال تھے ایک کیا تھا۔ چنا نچہ لفظ وذا لک کہ وہی دجال تھے کہتے ہیں کہ اس پر اور من کیا علاج۔ اگر کسی کو

ان کے امباع کی حضرت اللہ کو کو

داری نے جو نجروک

مقنفے ہے کدا ہے

فتنة المحي

فرمادیں ک*ے مر*زا آ ممیا۔ کیوکرسچے ہو

كومعنراور بهاريه

صحابة وجال كوايكه

معلق ا

يادريان كانام\_

. اس لئے کہ جسب

د جال جموثوں ۔ آنخضرت اللہ

جماعت ہوگی۔

خلاف بیان کے

بطریق اولی ضر تمیم داری کی حد

خواهآ دفئ بوياج

ہے بنعمرک

أرتكم ليلتك

أحد (رواه ال

ہے۔وہ آفری

جوبيار شادفر لم

مطلوب موهندكم

عقلی طور پر ہونے کی وجہ سے اس میں غلطی ہوگئی اور جُوت غلطی کا اس طور سے ہوا کہ مرز اقادیانی کی جانچ میں '' (ازالہ ۲۹۵، خزائن جسم ۲۹۱) جانچ میں '' سوائے پاور یوں کے اور کوئی وجال نہیں۔'' اس دعوے اور دلیل کی تقدیق سوائے مرز اقادیانی پر ایمان لانے والوں کے دوسرا کوئی مسلمان نہیں کرسکتا۔ بلکہ اہل ایمان کے پاس الیا خیال کفر سے تم نہیں۔

ابدبی به بات که بیقمدین وی کروس نظی معلوم نیس مرزا قاویانی نے اس کا
ایک طرفقطی فیصلہ کس طرح کرڈالا۔ ہم اہل اسلام کوتو حق تعالی نے حکم قطعی کردیا ہے کہ جو پکھ
آ تخضر سطان فی فیصلہ کس طرح کرڈالا۔ ہم اہل اسلام کوتو حق تعالی نے حکم قطعی کردیا ہے کہ جو پکھ
عقل سے بدفر ادیا کوئی وی بھی آئی تھی اور وی آئی تھی توکس کے روبرو دوگواہ بھی اس وقت موجود سے یانیس اورا گرموجود سے قوانہوں نے جرائیل کووی سناتے وقت دیکھا اور پہچانا بھی تھایا قرائن سے کہدیا اور قرائن قطعی سے یافٹی ۔ حق تعالی فرما تا ہے 'وسا انساکہ السر سول فخذوہ سے کہدیا اور قرائن قطعی سے یافٹی ۔ حق تعالی فرما تا ہے 'وسا انساکہ السر سول فخذوہ (السنجم: ۱۷) "اور فرما تا ہے۔" وسا یہ نظری ان ہو الا وحسی یوسی (السنجم: ۱۷) "ایونی کوئی بات معرست اللہ اللہ وی ان ہو الا وحسی یوسی مرف وی سے فرماتے ہیں ۔" وسا یہ نظری تعالی تو یہ فرماتے ہیں کہ بیقمدی تی کو شرائی کو کہ بیات کہ میں انہوں نے اس مقدمہ شرائی تعقیدہ فرمائی کی در کا میں کہ نظر سے دیکھ کی صرف میں انہوں نے اس مقدمہ شرائی کا تعقیدہ کو کھ کے ہیں کہ دیا کہ کہ کہ کا بیان عزت اور اعتبار کی کھی سرف باسلام ہونے کی وجہ سے وہ اس لائی تھا کہ اس کا بیان عزت اور اعتبار کی نظر سے دیکھ اجا ہے۔"

(ازالہ ۱۳ کی کی ما جائے۔"

اس کا مطلب بیہوا کہ ہاوجود یک حضرت اللہ نے ان کوقائل اختبار سمجھا مگرانہوں نے جموث کینے میں کی نہ کی ۔ پھر جموث مجمی کیسا کہ افضل الانبیا علیم الصلوٰ قاوالسلام کے روبروجس کو حضرت اللہ نہا تھے نے منبر رج و مرایک مجمع کیر صحابہ کے روبروکمال بشاشت سے بیان فرمایا۔

اب الل ایمان فورکری کہ کیا کوئی مسلمان یہ خیال کرسکتا ہے کہ آنخسرت اللہ ایک ایک مسلمان یہ خیال کرسکتا ہے کہ آنخسرت اللہ ایک استحد جعوثی خبر بیان فرمادیں چرائے گرائے ہوئی خی اور بیرے واقعہ کے بعد تن تعالی کی طرف سے معزب اللہ کا طلاع نہ ہوکہ وہ خبر دراصل جموثی تعی اور اس کی خطعی نکالے کا موقعہ ایک بنجابی کے ہاتھ آئے۔ الل علم جانے ہیں کہ اوئی اور کی اطلاع بذر بعد وی یا الہام معزب اللہ کو موجایا کرتی تعی ۔ ایسا بڑا واقعہ جس سے مرزا قادیاتی اور

اور ثبوت غلطی کااس طور سے ہوا کہ مرزا قادیانی کی ں۔'' (ازالهم ۴۹۵، نزائن جسم ۲۲۳) ع مرزا قادیانی برایمان لانے والوں کے دوسرا رابياخيال كفرى من كمنبين\_

الدوسے نتھی۔معلوم نہیں مرزا قادیانی نے اس کا ملام کوتوحق تعالی نے حکم قطعی کردیا ہے کہ جو پچھ وں وچرا کی مجال نہیں کہ حضرت اللہ نے یوں ہی فی تھی تو کس کے روبروروگواہ بھی اس وقت موجود كودى سناتے وقت ديكھااور بيجانا بھى تھايا قرائن تائ وما انساكم السرسول فخذوه عن الهوئ أن هو الأوحى يوحى این خواہش سے نہیں فر اتے جو پھوفر ماتے ہیں اہے۔ مگر مرزا قادیانی کونہ آنخفرت تا 🖺 🗻 - كونكه وه كهتي بين كه يه تقعد يق جو معزت الله الدايد في انبول في المقدمه في الماعقيده مَنْ الله من ذلك! عدوال لائق تماكراس كابيان عزت اوراعتبار (ازالەم ٨٣٨، نزائن چىم ۵۵۸)

تعلق نان كوقائل اعتبار مجما كرانبول نے النبيا وليم العلوة والسلام كروبروجسكو كروبروكمال بشاشت سے بيان فرمايا۔ لمان يدخيال كرسكا ب كرة تخضرت الله ايك اورمنبر پر چرھ کروہ خبر بیان فرمادیں مجراتے اور اللاع نه بوكده وخر درامل جموتي حتى اور ي- الل علم جانع بي كدادني ادني امورى تى تى ايدارداواقد جس سے مرزا قادياني اور

ان کے اتباع کی نظر میں حضرت اللہ نعوذ باللہ بے اعتبار ہوئے جاتے ہیں۔اس کی اطلاع حفرت الله كوكسي طرح ند بوئى \_ كونكداكر اطلاع بوتى لو حفرت الله ضرور فرمادي كميم داری نے جوخبردی تھی جھوٹ تابت ہوئی۔اس مقام میں سوائے اس کے اور کیا کہا جائے کہ زمانہ کا مقتف بكرايي خيالات كوك بعي مقترئ بنائ جائے بي -"اللهم انسا نعوذبك من فتنة المحيا والممات ومن شرفتنة المسيح الدجال "ابالل الساف الماخلم فرمادیں کەمرزا قادیانی کاریول که دجال معہودآ مخضرت اللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوگیا اور مرجمی میا۔ کیونکر صیح ہوسکتا۔ ہے بلکہ خود مرزا قادیاتی ہی کا استدلال احادیث ابن صیاد سے ان کے دعو ہے کومفراور ہمارے لئے مفید ہے۔اس وجہ سے کہ احادیث ابن صیاد سے اتنا تو ضرور معلوم ہوا کہ محابة دجال كوايك معين فحض بجعة تعاورآ مخضرت الله في في المركة تعمل كي تومعلوم مواكد حضرت الله نوس المحام دجال ميں ركھا۔ جيسا كمرزا قاديانى كا دعوى ب كردجال كروه بادریان کا نام ہے۔ بلکہ کویاحظرت اللہ نے بیفر مادیا کہ وہ ایک فحض ہوگا۔جیسا کہ تم سجھتے ہو۔ اس لئے کہ جب حضرت عرف ابن صیاد کو د جال قرار دے کراس کولل کرنا جا ہاتو جس صورت میں وجال جموثوں کے گروہ کا نام ہوتا۔جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں تو ان کی غلطانی کی اصلاح آنخفرت المنافية فرمادية اوربيارشاد موتاكر دجال ايك مخض نبيل جس كوتم مارنا جائية بهووه توايك جماعت ہوگا۔ جوآخرز مانے میں پیدا ہوگا۔ کسی ادفی فض کے کلام کے معنی اس کی مراد کے خلاف بیان کے جائیں تو وہ اپنی مراد ظاہر کر کے اس غلاقبی کی اصلاح کر دیتا ہے۔شارع کو بطریق اولی ضرور ہے کہ اپنی مراد بیان کر کے غلوجی سے اپنی امت کو بچالیں۔ شاید مرز اقادیانی تمیم داری کی مدیث پراحتراض کریں کے کہ بخاری شریف کی مدیث سے ثابت ہے کہ کو کی مخص خواہ و می مویا جا نور آ تخضرت اللہ کے بعدسو برس زعدہ شدر ہا۔وہ صدیث سیب ان عبدالله بن عمرٌ قال لنا رسول الله عُلِيَّاللهُ العشأ في آخر حياته فلما سلم قام فقال أرتكم ليلتكم هذه فان رأس مأته سنة منها لا يبقى ممن هو علي ظهر الارض احد (رواه البخاري ج١ ص٢٢، باب السمر بالعلم) " پيرتيم داري في جس دجال كي فردي ہے۔وہ آ فری زمانے میں کو کر لکل سکتا ہے۔

اس کے جواب کے پہلے بدامر فورطلب ہے کہ استخفرت الله نے انقال کے قریب جوبدارشادفرمایا ہاس کا مشاء کیا موگا۔ بوق ظاہر ہے کہ اس میں ندکوئی وصیت ہے۔جس برعمل کرنا مطلوب مورندكوكي أليى يزب جوذات البى يا مورا خروى معلق موكوتك اليوم اكسلت

كيونكه جب ارشادم

مراس كے ساتھ ب

کون ہوگا اوراس ز

پھنچ جائے۔ جیسے قر

میں بروی مصیبتیں مجم

کے لئے حفرت کا

اگرکسی کی عمر ہوگی تو

مقصورتني اوربيه بيإل

سالة ب كه حفرت الله

اور بورپ دایشیاء۔

کی ا*ل حدیث بنر* 

ہاں میں سے ال

حائز ہوگا۔اس کاجو

منه البعض "'

شريف مين موجود

ورسوله ويس

وارجلهم من خ

جراء ببی ہے ک<sup>و</sup>قر

زمين يعتكال د\_

لئے الارض کی تخصیا

على ظهرالارض جوا"

زمین مراد ہوگی جیا

مرجائين محاواة

ہے کوئی تفع وضرر۔

اک دینکم سے صاف ظاہر ہے کردین اعتقادات سے متعلق کل امور کو حضرت ملک نے بیان کر کے دین کا تکملے فرمادیا ۔ سو برس کے اندر تمام آ دمیوں اور جانوروں کا مرجانا کوئی ایک بات نہیں۔
س کر حضرت ملک وین امر تصور فرمائے ہوں اور وہ علامات قیامت میں بھی نہیں۔ ورنہ تصریح کر اور دہ علامات میں موجود ہے۔ پھر آ پھانے فیبی بات کی خبر دینا وہ بھی عشاء کر اور جس وقت خاص خاص حضرات حاضر رہے تھے۔اس میں کوئی خاص خرض ضرور تھی۔

قرائن سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ جب الیوم اکسلت لکم دینکم اور سور واذا جاء مصر الله سے آخضرت الله کومعلوم ہوگیا کراب اس عالم میں آپ الله کے تشریف فرمار ہے کی ضرورت ندر ہی اور ادھر سے جذبات اور ادھر سے عشق واشتیاق ہوجنے لگے تو آپ الله نے نظر آخرت کا ارادہ مصم فرمالیا۔ محراس کے ساتھ یہ خیال بھی تھا کہ حمیفتگان جمال نہوی کا اس مفارقت سے کیا حال ہوگا۔ کیونکہ ان کی ول بنتی اور شیفتگی کو حضرت جانے تھے کہ بیصد مدان کی حالت کوخطر ناک بنادے گا۔ ان کی زبان حال با واز بلند کہدری تھی۔

از فراق تلخ میگوئی سخن ہرچہ خواہی کن ولیکن این مکن

ہر چندمحابہ جانتے تھے کہ اس مفارقت کا زمانے لیس بچاس برس سے زیادہ نہ ہوگا۔

کیونکہ جب ارشاد سرایا ارشاد سے معلوم ہوگیا تھا کہ اکثر لوگوں کی عرستر سال ہے کم بی رہے گ۔ محراس کے ساتھ رہمی خیال تھا کہ بعضوں کی عمراس سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ پھرخدا جانے وہ كون بوكا اوراس زيادتى كى نوبت كهال تك ينج كى . اكر بالفرض مثل امم سابقه ينكرون كى نوبت پہنچ جائے۔ جیسے قرآن شریف سے ہزار سال کی عمر بعض حضرات کی دابت ہے تو اس مفارقت میں بردی مصبتیں جمیلی برس کی اور معلوم نہیں رفراق کیا رنگ لائے۔اس خیال کے دفع کرنے کے لئے حضرت اللہ نے اس خاص وقت میں فرمادیا کہ آج کی رات یا در کھو کہ زیادہ سے زیادہ اگر کسی کی عمر ہوگی تو اس وقت ہے سو برس سے زیادہ نہیں ہوسکتی ۔الغرض اس سے صحابہ کی تسکین مقعودتمى اوربيهيان كرناتها كدان ميس ساس مت ميس كوئى باتى ندرب كااوراس يرقر بيندبيد ب ك حضرت الله في الله القال ك قريب يغير دى اس كا مطلب بين ففا كه شرق ومغرب اور پورپ والشیاء کے سب لوگ مرجا کیں مے اور قیامت قائم ہوجائے گی۔ اگر کہا جائے کہ صحابہ " کی اس حدیث میں تخصیص نہیں۔ بلکہ عام ارشاد ہے کہ جوکوئی اس رات میں روئے زمین پر مرجود ہان میں سے اس مدت میں کوئی باقی ندر ہے گا۔ ایسے عام لفظ کو صحابیہ کے ساتھ ماص کروا کیوکر جائز بوكا اس كاجواب يرب كراصول فقد يس يرمر حب كد ما من عدام الاوقد خص منه البعض "يعنى وفي عام ايمانيس جس ك تخصيص نه بوكى موادراس كئ شوامد ونظائرقرآن شريف من موجود بين منجملدان كايك بيب-"انسا جن أالذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا أن يقتلوا أويصلبوا أوتقطم أيديهم وارجلهم من خلاف اوينفوا من الارض (مائده:٣٣)''

سینی جولوگ الله درسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ ان کی جزاء کی ہے کو آللہ درسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ ان کی جزاء کی ہے کہ قبل کے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں۔ اان کے ہاتھ پاؤں کا لئے جائیں یا دمین میں اسے نکال دینا ممکن نہیں۔ اس لئے الارض کی شخصیص ضروری ہے اور اس سے وہی زمین مرادہ ہے جہاں وہ رہے ہیں۔ ای طرح علی ظہر الارض جواس صدیث شریف میں ہے۔ اس سے بھی کل روئے زمین مراد نہوگی۔ بلکہ وہی نمین مراد ہوگی جہاں صحابہ رہے سے اور اگر تھی کی جائے اس طور پر اس رات کے موجود وکل آدمی مرجائیں اسے کوئی نفع وضرر۔
مرجائیں می کو اول تو اس سے کوئی فائد و نہیں۔ اس لئے کہ نہ وہ قیامت کی خبر ہے نہ صحابہ کا اس سے کوئی نفع وضرر۔

اورقطع نظراس کے بیٹیم کی طرح بن بھی نہیں سکتی۔اس لئے کہ ظاہر الفاظ سے یمی

افورون کا مرجانا کوئی ایک بات نیس -ت قیامت میں بھی نہیں - ورنہ تصرح ایک فیبی بات کی خبر دینا وہ بھی عشاء میں کوئی خاص غرض ضرورتھی -ملت لکم دینکم اور سور والذا جاء کم میں آپ ملک کے تشریف فرمار ہے واشتیاق برصنے گئے تو آپ ملک نے واشتیاق برصنے شکرتو آپ ملک نے کو صفرت جائے تھے کہ بیصد مدان کی ردی تھی -

فلق کل امور کوحفرت میلاند نے بیان کر

این من من این من این منارت این منارت به بخش تا حضرت این کی منارت این منارت این منارت این منارت این منارت کا بی مدمه به ای که مجر دوفات این اورنا قد سواری خاص کواس نم نے ایسا کی اونٹ اور گدھے اور چوپ خشک کا اونٹ اور گدھے اور چوپ خشک کا اونٹ اور گدھے اور چوپ خشک کا نیز کر وفر اندالی بندہ کو خدا تعالی کے باس جاس کے باس جاس کے باس جاس

إليس بجاس برس سے زیادہ نہ ہوگا۔

تے ہیں۔ حالانکہ مراحہ اس میں کوئی

متفادے کہ اس دات سے سوہرس تک جتنے لوگ روئے زیمن پر ہوں گے سب مرجا کیں گے۔
اس میں کوئی لفظ ایر انہیں جس سے اس دات والوں کی تخصیص بھی جائے۔ اگر یہی مقصود تھا تو میں علی قلم را الدید الارض اللیلة ارشاد فرماتے اورا گر اللیلة کا لفظ ہم اپنے طرف سے بڑھا کیں تو جب بھی تخصیص بی ہوئی۔ بہر حال کسی نہ کی طرح سے اس حدیث میں تخصیص کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ عام رکھا جائے تو اس حدیث کا مطلب یہ کہنا پڑے گا کہ سوہرس کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی۔ کوئکہ کوئی باتی نہ رہے گا۔ حال تک مید باطل ہے۔ فرق بیہ کہم لفظ احد کومنکم کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور معترض علی ظہر الارض کو اللیلة کے ساتھ۔

اب جارے اور معترض کی توجیہات کے نتائج کو دیکھتے۔ جاری توجیہ میں ایک مہتم بالثان فائدہ ہے اور معترض کی توجیہ میں کوئی فائدہ نہیں جیسا کہ مذکور ہوا۔

ایک جماعت کثیره اولیاء الله کی مثل حضرت خوث التقلین وغیره کے اپنے مشاہدہ کی خبر دیتے ہیں کہ جم نے خصر علید السلام کو بیشم خود دیکھا ہے اور ان سے نیضیاب ہوئے۔معترض کی توجید برسب کی تکذیب ہوجائے گی اور ہماری توجید بران کی تصدیق ہوتی ہے۔

اور ہماری تو چہ پر بہت بڑا فاکدہ ہے ہے۔ بخاری اور سلم کی حدیثوں میں تعارض نہیں رہتا جس سے حدیثے ہم واری کی بھی بحال خود بھی رہتی ہے۔ بخلاف معرض کی تو جیہ کے کدونوں حدیثوں میں سے ایک کوموضوع مخبرانے کی ضرورت ہوگی۔ اگر کہا جائے کہ بخاری بہنست مسلم کے ذیادہ معتبر ہے۔ اس لئے تعارض کے وقت بخاری کی حدیث کوتر جج ہوگی تو اس کا جواب بیہ کہ اس مقام میں ترجیح و بیخ کا یہ مطلب ہوگا کہ آئخسر سے ایک تعمد ای نمیس کی۔ کہ اس مقام میں ترجیح ہوئے کہ مسلم کی حدیث موضوع ہے۔ اس تم کی ترجیح اس ایماع کو باطل کرتی ہیں ہے جو مسلم شریف کے بھی ہوئے رہوا ہے اور ہماری تو جیہ پر دونوں حدیث میں تی جو مقرض نے ک ہے جو بخاری شریف کی حدیث کی تصدیف کی تصدیف کی تصدیف کی تو بھی اس حدیث میں ہے جو مقرض نے ک ہے۔ کئی طرح سے مفید ثابت ہے۔ کو بخاری شریف کی حدیث کی صورت کی ہے۔ دو بہنست اس تحضیف کے جومعرض نے ک ہے۔ کئی طرح سے مفید ثابت ہے۔

الحاصل حدیث تمیم داری سے ثابت ہے کہ ابن صیاد دجال موجود نہ تھا اور مرزا قادیا نی
ابن صیاد کو دجال قرار دے کر دجال شخصی کی بلا اپنے سرسے ثالنا چاہتے ہیں وہ کن نہیں سکتی۔ لین
جب تک ایک معین شخص دجال نہ بتا کیں جس کے لئے عسیٰ علیہ السلام تشریف لا کیں گے ان کی
عیسویت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مرزا قادیا نی کھتے ہیں کہ: "اس بحث کی دوٹا تعین تھیں۔ ایک سے ابن
مریم آخری زیانے میں اتر نا است دوسری ٹا تک دجال معبود کا آخری زیانے میں خاہر ہوتا موسے

دونوں ٹاگلیں ٹوٹ گئیں۔'' تاظرین! تقریر با تفسی۔ایک ابن صیاد کا وجال مسلمانوں میں صفات یہود ہے تعالیٰ ٹوٹ گئیں۔ جب یہ بار کے صفات آنے کی وجہ سے پیر بیٹا بت ہے کئیسیٰ علیہ السلام کو جومرزا قادیانی نے دجال ٹابت ہوگیا تو اب وہ سے کی موج تا کر سینام اختیار کیا ہے تو ہے کہ دم عیسوی سے وہ دجال مضا نقد نہ تھا۔مسلمان لوگ ا بادر یوں اوران کی دجالیت کی

چنانچه لکھتے ہیں که ' ہرسال لا**م** 

مرزا قادياني جودأ

مرزا قادیانی قرآن سے عیلی مرزا قادیانی قرآن سے عیلی معلوم ہے کہ مرزا قادیانی چیر اب تک ان کا دجال مرانیس ابرڈالنالازم ہے اور میزوم آنم اس صورت چیس بحسب قاء یا در ایول کے معدوم ند ہونے مرزا قادیانی استدلال کرتے ا

ہیں۔ مرمجبوری بدہ کہوہم

ئے زمین پر ہوں سے سب مرجا ئیں ہے۔ نصیص سمجی جائے۔اگریہی مقصود تھا تومسن

لیلة کالفظ ہم اپنے طرف سے بردھا کیں تو اس مدیث میں تحصیص کرنے کی ضرورت بڑے گا کہ وہرس کے بعد قیامت قائم ہو

پڑے کا کہ سوبرس نے بعد قیامت قائم ہو ہ۔ فرق ریہ ہے کہ ہم لفظا حد کومنکم کے

واللیلة کے ساتھ۔ مانح کو دیکھئے۔ ہماری توجیہ میں ایک مہتم میما کہ فدکور ہوا۔

۔ اور التقلین وغیرہ کے اپنے مشاہدہ کی خبر اور ان سے دنیفیاب ہوئے۔معترض کی ن کی تقیدیق ہوتی ہے۔

ناری اور مسلم کی حدیثوں میں تعارض نہیں ہے۔ بخلاف معترض کی توجیہ کے کردونوں وگی۔ اگر کہا جائے کہ بخاری بہنست مسلم احدیث کو ترجی ہوگی تو اس کا جواب سیہ ہے۔ اس تعمیر داری کی تصدیق نہیں گی۔ ۔ اس تم کی ترجیح اس اجماع کو باطل کرتی ہیں۔ خرض ہم ہے پردونوں صدیثیں کیجے رہتی ہیں۔ خرض ہم ہے۔ اس تخصیص کے جومعترض نے کی ہے۔ سے اس تحصیص کے جومعترض نے کی ہے۔

من میاد د جال موجود ند تعاادر مرزا قادیانی سے ٹالنا چاہتے ہیں وہ ٹی نہیں سکتی۔ یعنی کھیلی علیہ السلام تشریف لا کیں گے ان کی اس بحث کی دوٹا کیلی تعیں ۔ایک سے این حمود کا آخری زمانے میں ظاہر جوتا موسے

دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔''

دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔''

تاظرین! تقریر بالا سے بچھ گئے ہوں کے کہ مرزا قادیانی کی عیسویت کی تین ٹانگیں ہوتا۔ تیسری تقیس۔ ایک ابن صیاد کا وجال موجود ہوتا جوگذر چکا۔ دوسری ٹانگ پادر یوں کا دجال ہوتا۔ تیسری مسلمانوں میں صفات یہود ہے آنے کی وجہ ہے سی کی ضرورت ہوتا۔ سویہ تینوں ٹانگیں بفضلہ تعالیٰ ٹوٹ گئیں۔ جب یہ بات کی آیت یا صدیث سے ٹابت نہیں ہوگئی کہ مسلمانوں میں یہود کے صفات آنے کی وجہ سے میسیٰ کی ضرورت ہوگ ۔ بلکہ صد ہا حدیثوں سے اورا جماع امت سے میٹا بت نہیں موسی کہ مسلمانوں میں کے موات ہوگا۔ بلکہ صد ہا حدیثوں سے اورا جماع امت سے کی میسیٰ علیدالسلام د جال کے نگلے کے بعد اس کے تقل کے لئے اتریں گے اور پادر یوں کو جو مرزا قادیاتی نے د جال قرار دیا اور اس کا خلاف واقع ہونا اور ابن صیاد کا د جال موجود نہ ہوتا تو ہیں۔ گرکا اگریہ نام اختیار کیا ہو جو ہمیں اس میں کلام نہیں۔ گراس کے لئے یہ دوکیٰ ضرورت سے زیادہ ہوگیا آگریہ نام اختیار کیا ہوتی پادر یوں گوئل کررہے ہیں۔ اگرید دوکیٰ بھی صبح ہوتا تو جب بھی مضا نقد نہ تھا۔ مسلمان لوگ اس خوثی میں کہ ہماراد شمن تو ہلاک ہوگیا۔ اغماض کر جاتے کہاں تو جب بھی پادر یوں اور اور ہوں ہور ہی ہے۔ جس کے خودمرزا قادیانی شاکی ہیں۔ پادر یوں اور ان کی دجالیہ کی ترتی روز افزوں ہور ہی ہے۔ جس کے خودمرزا قادیانی شاکی ہیں۔ چنانچہ کھتے ہیں کہ دم جالیہ کی تو بات ہیں۔''

(ונוגמיוסיו, רפיו הצוות בשמיור אירד)

مرزا قادیانی جودعوئی عیسویت کرتے ہیں۔اس کی بناءاحادیث پر ہے۔ کونکہ بقول مرزا قادیانی قرآن سے عیسیٰ علیہ السلام کا آتا فابت نہیں۔ پھر جن احادیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا ذکر ہے۔ ان میں یہ بھی مصرح ہے کہ وہ اترتے ہی وجال کو مارڈ الیس کے اور جمیں معلوم ہے کہ مرزا قادیاتی میں سال سے پہلے قادیان میں اتر کے دعویٰ عیسویت کررہے ہیں اور ابتک ان کا دجال مرانہیں تو ان کا دعویٰ انہیں کی دلیل سے باطل ہوگیا۔ کیونکہ عیسیٰ کو وجال کا مارڈ النالازم ہے اور بیار وم انہیں احادیث سے فابت ہے۔جن پر مرزا قادیائی کا استدلال ہے۔ اس صورت میں بحسب قاعدہ عقلیہ مسلمہ انتقاء کو ارز سے انتقاء طروم ضروری ہے۔ لیمیٰ باور یوں کے معدوم نہ ہونے سے مرزا قادیائی کا عیسیٰ نہ ہونا آئیس دلائل سے فابت ہوا۔ جن پر مرزا قادیائی استدلال کرتے ہیں۔

یہاں شاید بیر کہا جائے گا کہ مرزا قادیانی تو دجال یعنی پاور یوں کو مار ہی ڈال رہے ہیں۔ مرججوری بیہے کہ وہ مرتانہیں۔ واقعی اس مجبوری کاعلاج نہیں۔ بجزاس کے کہ اس دشمن قوی کے ہلاک ہونے ک دعاء کی جائے۔ چنانچہ ہم بھی دعاء کو ہیں اور بصدق دل چاہتے ہیں کہ مرزا قادیاتی کواس دجال پر فتح نصیب ہو۔ اگر چہ قرائن بینہ اور وجدان گوائی دیتے ہیں کہ اس دعاء کا اثر مرزا قادیاتی کی زندگی میں ظاہر ہونامکن ہیں۔ خیرید دعاء تو ہوتی رہے گی۔ ہم بھی کرتے ہیں۔ مرزا قادیاتی جب بھی کرتے ہوں کے مرکلام عیسویت میں ہے کہ پھو تکتے عیسیٰ کا ناک میں دم آئے اور دم عیسوی ہواور برباد ہوجائے اور دشن کواس سے پھے جنبش نہ ہو۔ بلکہ اور اشتحال زیادہ ہو۔ ایسے بینی سے تو بیارہی بھلا۔ جس کی حالت کود کھے کردلوں پر اثر پرتا ہے اور ہم کو گئے کو کاس کے تا خر اس کا اضطراب چارہ جوئی پر مجبور کرتا ہے۔ کاش مرزا قادیاتی وہ درد جوازالت اوہام کے آخر میں ظاہر کرتے ہیں کہ:

این مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(خزائن جسم ۱۳۳۳)

نىمن نرز

(انعام:۹۹

الارض (ن

الشياطين

فرما تاہے۔"

(انعام:۲۳)

(صفت:۹٦ اسيابکوونج

نبىت جوبز

تىقتىلوھ اگرچەماي

(اعراف:۱

الله يهدر

"وزين

''زيناله متعلق بين

رب العال

ويتاہے۔"

تنني كودخل

يسثلون

وتتمن بناويتا

أشباط

غروراو

ان ثبت

قوم کے روبر وہی کر کے اپنی تھی حالت کا ثبوت دیتے توطیبان قوم ایسے شقی القلب نہ تھے کہ اس طرف کچھ توجہ نہ کرے۔ مگر اافسوں ہے کہ طبیعت مرز ائی نے ذلت کو گوارانہ کر کے ایسے داست یازی کے طریقہ سے روکا جو متحکم اور قوی الاثر تھا۔

(ازالہ اوہام میں ۲۲۸، خزائن جسم ۲۱۳س) میں مرزا قادیانی مسلم شریف کی وہ حدیث جس میں وجال کی سرعت سیراور پانی برسانا اور کھنتی اگانا اور احیانی موقی وغیرہ امور کا ذکر ہے۔ نقل کر سے بیان کرتے ہیں کہ: ''اگر ظاہری معنوں پراس کوحمل کریں تو اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت وجال کو ایک قتم کی قوت خدائی دی جائے گی وہ کن سے سب پچھ کرےگا۔ سوچنا چاہئے کہ بیسب کتنا بڑا شرک ہے پچھ انتہا مجھی ہے انہوں نے (یعنی علماء نے) ایک طوفان شرک کا بر پاکردیا ہے۔''

معلوم نہیں مرزاقادیانی اس اعتقاد کوکس لحاظ ہے شرک تغیراتے ہیں۔ اکابر نے جنبوں نے اس صدید کو سجے میں اس اعتقاد کوکس لحاظ ہے شرک تغیراتے ہیں۔ اکابر نے جنبوں نے اس صدید کو سجے کہ ان ایس اس کے تو شرک کی ہوا ہمی نہیں آ عتی کے وکد انہوں نے قرآن شریف اوّل ہے آ خرتک پڑھا ہے اور برآیت ان کے پیش نظر تھی وہ جانے سے کہ اللہ تعالی کو برچیز پرقدرت ہے۔" وہو علیٰ کل شعلی قدید "وی پیدا کرتا ہے وی ارتا ہے۔ اس کے سواکی ہیں بیقدرت نہیں۔" وہو الذی بحصی ویمیت (مؤمنون: ۱۸) "وی رزق دینے والا ہے۔" وہو الرزاق وقوله تعالی بحصی ویمیت (مؤمنون: ۱۸) "وی رزق دینے والا ہے۔" وہو الرزاق وقوله تعالی

) دعاء کو ہیں اور بھمدق دل چاہتے ہیں کہ رائن بیند اور وجدان کواہی دیتے ہیں کہ اس س۔ خیر بیدعاء تو ہوتی رہے گی۔ ہم بھی کرتے عیسویت میں ہے کہ چھونکتے چھونکتے عیسیٰ کا نہ اور دشمن کواس سے پھی جنش نہ ہو۔ بلکہ اور کی حالت کود کھے کر دلوں پراٹر پڑتا ہے اور ہم شمرزا قادیانی وہ در دجواز اللہ اوہام کے آخر

> کرے کوئی ا کرے کوئی

(نزائنج مس ۱۳۳۷) کاثبوت دیتے توطیمیان قوم ایسے تقی القلب کے طبیعت مرز ائی نے ذلت کو گوارانہ کرکے الاثر تھا۔

یس مرزا قادیانی مسلم شریف کی وہ حدیث اگانا اوراحیائی موتی وغیرہ امور کا ذکر ہے۔ اپراس کوحمل کریں تو اس بات پرامیان لانا کی جائے گی وہ کن سے سب کچھ کرےگا۔ مجمی ہے انہوں نے (لینی علاء نے) ایک

ی لحاظ سے شرک خبراتے ہیں۔ اکابر نے پرتمام اہل اسلام کا اعتقاداس پر جما ہوا ہے۔ نے قرآن شریف اوّل ہے آخرتک پڑھا ہے لی کو ہرچڑ پرتدرت ہے۔"و ھو علی کل کے سواکی میں بی قدرت نہیں۔"و ھو الذی دوالا ہے۔"و ھو الرزاق و قوله تعالی

نحن نرزقكم واياهم "بإنى برمانااى كاكام ب-"وهو الذي انزل من السماء ما (انعام: ٩٩) "كين كا كاناكاكا كاكام ب- والله انزل من السماء ماه فاحي به الارص (نصل: ٢٠) "عمراه كرن كواسط والاسلامين كو يعيجا هم "انسا ارسلنسا الشياطين على الكافرين تؤزهم ازا (مريم: ٨٣) "مراه كرف والول كوبرجك وبى مقرر قراتا ب-"وكذلك جعلنا في كل قرية اكتابر مجريها ليمكري ارفها (انعام: ۲۲۳) "بعضول كوخاص فتول ك ليحقرارد عاب "والله خلقكم وما تعملون (صفت: ۹٦) "وه وميول كويداكرتا إوران كامول كويمي بيداكرتاب، مدايت اوركرابي ك اسباب کودی پیدا کرتا ہے۔ ' پیضل به کثیرا ویهدی به کثیرا (بقره:٢٦) ''کامول کی نسبت جوبندول کی طرف ہے جازی ہے۔ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ بی کے افعال ہیں۔ "فسلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذرميت ولكن الله رمي (انفال:١٧) اكرچ بدايت انبياء كطرف منوب م-"وممن خلقنا امة يهدون السي الحق (اعراف: ١٨١) "كيكن ورحقيقت ووالله بي كاكام بي- "انك لا تهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء (قصص:٥٠) "اوربوك كامول كى رغبت اكرچيشيطان ولاتا بـ "وزين لهم الشيطان اعمالهم (نمل:٢٤) "مرورهيقت وه يحى الله ي كاكام ب-"زينا لهم اعمالهم فهم يعمهون (نحل: ٤)"جبتك فدائ تعالى كى مثيت كى كام س متعلق نبيس موتى يسى كاخيال اس طرف متوجنيس موسكا \_"وما تشاق الا أن يشاه الله رب العالمين (تكوير:٢٩)" فق وكلستاى كم اتهم عص كوم ابتا با من كاما لك بنا ويَا إِن الارض لله يورثها من يشاه من عباده (اعراف:١٢٨) "" مكنهم في الارض ما لم نمكن لكم (انعام: ٦) "برايت والول كواوركرابي والول كودولول كووي مروينا ے-" كلا نمد هؤ لاء وهؤ لاء من عطآء ربك (بنى اسرائيل: ٢٠)"اكى مملحت ميں كى كود النيس جوجا بتا برتاب كوئى اس سے يو چونيس سكا - "لا يسسئل عما يفعل وهم يستلون (انبياه: ٢٣) "انبياء كوبدايت كرنے كے لئے بعيجا باورشيطان اورآ وميول كوان كا وشمن بناديتا ہے۔ جن سے ان کوخت مقيبتيں پھنچتی ہيں۔ ''وک ذلك جد علينسا لكل ذہبى عدو اشياطين الانسس والجن يوحى بعضهم السي بعض زخرف القول غىروراولوشاء ربك مافعلوه (انعام: ١٧) "كران كولول كوايت ركمتاب."ولولا ان ثبتناك لقد كدت تركن اليهم شيأ قليلا (بني اسرائيل: ٢٤) "جن كي مراي ہوئے۔جیبا کہمرزا

ے وہ مب چھ کرے

معبود بناليا نقاراي طم

لیں مے۔ کیونکہ قرآ ا

ویں کے کہ تو د جال جم

كوجيال وچنين مجمنا

ہے تک مشرک ہول

ہے۔اس الزام سے

ایمان کے دلوں میں

ان كاعامل بناويا-جم

اب الركوكي فخص قرآ

فنك اس مديث شر

خبیں کلام ان علاء

حضرات اور پورے

میں مرزا قاویانی کرا

جن کامدارایمان پر۔

غداره کونکهاگرااز

اورجب وهاس کے

موكا كهشل مت تعالى

فرماتا ہے۔ فعاد

فقالوا هذا الهكم

جوزنده اورة واذكرتا

أكروه معمولي بات

تغابيس كي الوجيية

ندوهان كى بات كا:

مرزاقاد

مقصود بان كوانياء وغير بم كتابى مجما كي اوركيب بى دلال بالماكين ندوه بجه كت بين ندى سند وي اذانهم وقرا على بين ندى الدركيم كن بين الله على قلوبهم اكنة أن يفقهوه وفى اذانهم وقرا (بنى اسرائيل:٤١) ، ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوه (بقره:٧) ، ولقد ذران الجهنم كثيراً من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها (انعام:٧٩) " وها لك ويخار به الميخلول من جويا به كركى كوبال بين كراس سه يوجه مكي "لا يستل عما يفعل وهم يسئلون (انبياه:٢٧)"

غرض نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ دنیا میں جینے کام ہوتے ہیں۔خواہ خیر ہول یا شر معمولی ہوں یا غیر معمولی یعنی خوارق عادات سب کوئی تعالی پیدا کرتا ہے۔شیطان ہو یا دجال اپنی خود مقاری سے پی نہیں کرسکا۔ جب تک خدائے تعالی نہ چاہے ازل ہی میں سب کام معین اور تقسیم ہو چکے ہیں کہ فلال کام فلال فض فلال وقت میں کرےگا۔' و عندہ ام الکتاب و قبال النبی شائلہ جف القلم بما ھو کائن ''ازل میں فی تعالی ہی مقرر فرما چکا ہے کہ دجال اس شم کے فتنے پر یا کرے۔ جس کی خبر جمیع انبیاء نے پہلے سے دی ہے۔

چونکہ مشیت الی مقتفی ہے کہ اس کی دجہ سے سوائے چند اہل ایمان کے کل گراہ ہو جا کیں اور قیامت ایسے لوگوں پر قائم ہو کہ اللہ کا نام لینے والا کوئی باتی ندر ہے۔ جیسا کہ احادیث صححہ سے ثابت ہے اس لئے اولاً دجال کوان تمام فتنہ پرداز ہوں اور دعوی الوہیت کا الہام ہوگا۔ آ پ حضرات شاید لفظ الہام پر پرافر وختہ ہوئے ہوں کے کہ دعوے الوہیت کوالہام سے کیا نسبت تو اس کا جواب اجمالاً من لیجے کہ جمو فے خواہ دعوی نبوت کا کریں یا الوہیت کا۔ جب تک الہام بوتانیس کرسکتے۔ ہرا چھے اور برے کام کے لئے الہام ہوا کرتا ہے۔" و فسف س و مساسوا ھا فالھمھا فجو دھا و تقو ھا (شمس ۸۰۷)"

غرض جب وہ بحسب الہام ضلالت دعوی الوہیت کرے گاتو حق تعالی کی طرف سے
اس کو مدو ملے گی۔ جبیبا کہ امجی معلوم ہوا اور چند لوازم الوہیت مثلاً پانی کا برسانا زبین شور سے
زراعت کا اگانا، مردول کو زندہ کرنا اس سے ظہور بیس آئیں گے اور جس طرح عادت اللہ جاری
ہے کہ کلمہ کن سے ہر چیز کو پیدا فرما تا ہے۔ ای طرح بیسب چیزیں خاص اللہ تعالیٰ ہی کے امرکن
سے وجود بیس آئیں گی۔ دجال کے فعل کو اس بیس کچھوٹل نہیں می کھرچونکہ دجال کے دعوے کے
بعدان امور کا ظہور ہوگا۔ اس کئے فاہر میں بے ایمان یہی سمجھیں سے کہ وہ سب اس کے تھم سے

ركيے بى دلاكل بالا كيں ندوه مجھ سكتے ہيں ندس وبهم اكنة أن يفقهوه وفى اذانهم وقرا لوبهم وعلىٰ سمعهم وعلىٰ ابصارهم كثيراً من الجن والانس لهم قلوب لا لهم اذان لا يسمعون بها (انعام: ٢٧) " في اے كرے كى كوال بيں كداس سے إو چيد انبياء: ٢٣) "

یایل جنے کام ہوتے ہیں۔خواہ خیر ہوں یا شر وق تعالی پیدا کرتا ہے۔شیطان ہویا دجال اپنی تعالی نہ چاہے ازل ہی میں سب کام معین اور ایس کرےگا۔''وعدہ ام الکتاب و قال میں تعالیٰ ہی مقرر فرماچکا ہے کہ دجال اس قشم سے دی ہے۔

يجه سوائے چندائل ايمان كى كل گراه ہو اللہ والاكوئى باتى شدہ۔ جيسا كدا حاديث اللہ بردازيوں اور دعوى الوہيت كا الهام ہوگا۔ اللہ كى كدعو الوہيت كوالهام سے كيانسبت انبوت كاكريں يا الوہيت كا۔ جب تك الهام النے الهام ہواكرتا ہے۔ "ونسفسس ومسا

گاالوہیت کرےگا تو حق تعالیٰ کی طرف سے
ازم الوہیت مثلاً پانی کا برسانا زیمن شور سے
ان آئیں کے اور جس طرح عادت اللہ جاری
آئیسب چیزیں خاص اللہ تعالیٰ بی کے امرکن
کیمدفل نہیں گر چونکہ دجال کے دعوے کے
ان یمی سجعیں کے کہ وہ سب اس کے تکم سے

ہوئے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کھتے ہیں کہ دجال کو ایک تم کی قوت خدائی دی جائے گی اور کن موسے وہ سب کچھ کرے گا اور جس طرح ہنی اسرائیل نے گوسالہ جس فیر معمولی بات دیکھ کراس کو معبود جائی اور جن کا اعتقاد تی نہ ہوگا اور جن کا اعتقاد تر آن پر ہوگا وہ صاف کہہ لیں گے۔ کیونکہ قرآن پر ہوگا وہ صاف کہہ دیں گے کہ دو جال جمونا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ مرزا قادیانی جو لکھتے ہیں کہ دجال کو چنال وچنیں جھنا شرک ہے۔ فی الواقع سی ہے جولوگ اس کورزاق مجی و فیرہ مجھیں گے وہ اس کو جنال وچنیں جھنا شرک ہے۔ فی الواقع سی ہے جولوگ اس کورزاق مجی و فیرہ مجھیں گے وہ الموا ہے۔ اس الزام سے وہ احادیث میں اہیں۔ کیونکہ آنخصرت اللے فیان میں شرک بحرا ہوا ہے۔ اس الزام سے وہ احادیث می اہیں۔ کیونکہ آنخصرت اللے فیان کے اور آتا وہیں کہ اس کو المان میں شرک بحرا ہوا اس کے دلوں میں رائح فر مادیا اور جن آیات میں اس کا ذکر ہے۔ باعلان شائع کر کے سب کو ان کا عامل بنادیا۔ جس سے ہرانال ایمان میں موسکے۔ دجال نہ رزاق ہوسکتا ہے نہ مجی نہ میں سے مرانال ایمان کر کھیا ہوا دو تھیا م ہوی ہوگی ہوگا ہوا دو جس سے ہرانال ایمان کیوسکتا ہے۔ دجال نہ رزاق ہوسکتا ہے نہ میں اس خوی سے دیں ہوگی ہوں کے دیں اس حدیث شریف کو احتراض کی نظر سے دیکھے گا۔ محراییا ہوگی ہوں کے اس حدیث ترقی ہوگی۔ میں اس شرک کے قائل ہوں گے۔ جس معرات اور پورے قرآن پر کامل ایمان رکھنے والے بھی اس شرک کے قائل ہوں گے۔ جس میں مرزا قادیاتی مرفرات اور یاتی مرفرات اور یاتی مرفرات اور یاتی مرفرات اور یاتی مرفرات میں ہور خوی سے دین کے پیش نظر ہیں۔ جس مرفرات اور یاتی مرفرات ہیں ہور کو میں۔

مرزا قادیانی کوجودیت بلدمهدویت بلدیسویت کا دوئ ہے اور بیکل امورایے ہیں جن کا دارایمان پر ہے۔ ان کی اس تقریر سے قریم تعولہ پیش نظر ہوجا تا ہے کہ سمیر باہمدداردایمان شارد "کیونکہ اگر ان کوان آیات پر ایمان ہوتا تو وہ دجال کی الوہیت لازم آنے کوئل نہوتے اور جب وہ اس کوئل ہیں تولازم آتا ہے کہ سامری کی قدرت خدائی پران کو ایمان ہوگا اور بان لیا ہوگا کہ شل حق تر کی کہ کر گوسالہ کواسی نے نئی اسرائیل کا معبود بنادیا۔ جس کی نسبت جی تعالی فرما تا ہے۔ "فاضلهم السامری (طه:۵۸) "اور نفساخرج لهم عجلا جسد الله خوار فقالوا هذا الهکم والله موسی فنسی (طه:۸۸) "کیونکہ ہوئے اور چائدی سے ایما جوگئی معمولی بات ہوئی معمولی بات ہیں۔ ورندا کی ظلی شیراسی کی الوہیت کی کوئر قائل ہوئی۔ اگر وہ معمولی بات ہوئی فیر معمولی نہ اگر وہ معمولی بات ہوئی فیر معمولی نہ اگر وہ معمولی بات ہوئی نوش تعالی ان کی جمالہ اسٹاد ہوتا ہے کہ انہوں نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ تھا۔ جس کی الوہیت کوہ قائل ہوگئے سے۔ بلکہ ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ شدہ دوران کی بات کا جواب دیا تھا اور نہوہ ان کے فق وضر رکا مالک تھا۔ "فسلا یہ دون الا یہ جب

الميهم قولا ولا يملك الهم ضراولا نفعاً (طه: ۸۹) "اب الل انساف غوركر سكے بيل كرجن حديثوں ميں دجال كے خوارق عادات فدكور بين ان احادیث پرايمان لانے كى وجد سے صحاب اور محدثين اوركل امت مرحومه پرالزام شرك عاكد موسكتا ہے ياس احتقاد كى وجد سے مرز اقاديانى پر؟

زام غرور داشت سلامت نبردراه رندازره نیاز بدارالسلام رفت

حق تعالی اہل ایمان کو بھے عطافر مائے کہت وباطل میں تمیز کرسکیں۔مرزا قادیانی ایک استدلال میر بھی پیش کرتے ہیں کہ:''آ تخضرت اللہ نے نے فرمایا کہ میں نے خواب ویکھا کہ میسیٰ ابن مریم اور وجال خانہ کعبہ کا طواف کررہے تھے۔'' انہی ملخصاً!

(ازالهم ۲۰۲۵ ۲۰۴۶ تزائن جسم ۲۰۱)

السيطور م

کے فتنہ۔

أس كأحليه

ايك آ دگ

مقصودتنى

موافق تع

صورت

م ا عقلاً

اس کے

مفاجيم كا

كركهاج

بارے

تجثزت

نېيں د

مرزاقا

نے

و کیھتے

دشت والی حدیث جس کا حوالہ مرزا قادیانی (ازالہ ۲۰۳،۲۰۲، فزائن جسم ۱۹۹)
دیتے ہیں۔اس کا خلاصہ مضمون میہ کہ ایک بارآ مخضرت اللہ نے نے دجال کا ذکر کر کے فرمایا کہ
اگر وہ میرے زمانہ میں نظے گا تو ہیں خوداس کا مقابلہ کرلوں گا اورا گر میں ندر ہوں تو ہر خص اپنے
طور پر ججت قائم کر لے۔ (اس کی علامتیں میہ ہیں) وہ جوان ہوگا۔اس کے بال مزے ہوئے
ہوں میے ادرایک آ نکھاس کی پھولی ہوئی ہوگی۔وہ عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔انتی ملخصا!

مرزا قادیانی اس مدیث کے ساتھ طواف والی مدیث کو جوڑ لگاتے ہیں۔اس غرض

ہے کہ جسے طواف کی تجیر ضروری ہے۔ ویسے ہی دجال کی تاویل ضروری ہے۔اس وجہ سے دجال

ہے گروہ پادریاں مراد ہے اور اس کی وجہ یہ ہتلاتے ہیں کہ مکاشفات بھی مثل خواب قابل تجییر ہیں
اور لفظ کے انسی سے اس طرف اشارہ ہے۔مرزا قادیانی یہاں ایک نیا قاعدہ ایجاد کررہے ہیں کہ

کے انسی سے خواب کی طرف اشارہ ہوا کرتا ہے۔ حالا نکہ یفس طعی کے خلاف ہے، جن تعالی فرما تا

ہے۔'' فلما جاء ت قال اھکذا عرشك قالت كانه هو (نمل: ۲۶)'' خلا برے کہ بنتیس
کا بہتول خواب میں نہ تھا۔

اصل بہہ کے کان تشبیہ کے لئے ہے چونکہ آنخضرت اللہ کامقعمود بہتھا کہ دجال کو ایسے طور پرمعین وخص فرمادیں کہ امت کواس کے پہچانے میں کسی قسم کا اشتباہ نہ رہتا کہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہیں۔ اس لئے اولا اس کے تمام حالات وخوارق عادات بیان کر دیئے۔ پھر اس کا حلیہ بیان فرمادیا اوراس پر بھی اکتفانہ کر کے ایک ایسے خص کے ساتھ تشبید دے کراس کو شخص فرمادیا۔ بھر فرادیا۔ جس کولوگ پہچانے تقے تا کہ لوگ معلوم رکھیں کہ دہ کسی ہی دعوے کرے مگر دراصل وہ ایک آدی ہوگا۔ مشابہ عبدالعزی کے چنانچا کیہ موقع میں صراحة فرمادیا کہ میں اس کی وہ علامتیں متہمیں بتلاتا ہوں کہ کسی نی نے اپنی امت کوئیں بتلائیں۔

الل انصاف خود غور فر مالین که اس تشبید ہے آنخضرت الله کو د جال کی تعین وشخیص مقصود تھی یا ابہام جب لفظ کان سے بیٹا بت کیا جائے کہوہ قابل تعییر ہے تو ہر خفس اپنی سمجھ کے موافق تعییر اور تادیل کرے گا۔ کیونکہ دھنرت الله نے نے تو اس کی تعییر کچھ بیان ہی نہیں فر مائی ۔ اس صورت میں دھنرت الله کی کو کہ دھنرت الله کے دوان کی تعین کے باب میں فرما یا سب بے کار ہوجائے گا۔ عقلاً وعا: قریب است ثابت ہے کہ جب کی عائب کو معین کر کے بتلاد بنا مقصود ہوتا ہے تو پہلے اس کے احوال مختصہ بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ حلیہ میں ہوتی ۔ اس کے احوال مختصہ بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ حلیہ میں ہوتی ۔ اس کے احوال مختصہ بیان کو جاتے ہیں۔ پھر اس کا حلیہ بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ حلیہ میں ہوتی ۔ اس کے مشابہ کوئی ہوتو اس کو د کھلا کر کہا جاتا ہے کہ وہ وہ اس کے مشابہ کوئی ہوتو اس کو د کھلا اس کے مشابہ کوئی ہوتو اس کو د کھلا باتا ہے کہ وہ وہ اس کی تعین وشخص کے بارے میں یہ بینوں مدارج طے فرما دیئے ۔ کنزالعمال دیکھ لیجئے کہ ان بینیوں ہم سے متعلق احادیث بارے میں یہ بینوں مدارج طے فرما دیئے ۔ کنزالعمال دیکھ لیجئے کہ ان بینیوں ہم سے متعلق احادیث بارے میں یہ بینوں مدارج طے فرما دیئے ۔ کنزالعمال دیکھ لیجئے کہ ان بینیوں ہم سے متعلق احادیث بارے میں ۔

مرزا قادیانی کوضد ہے کہ آنخضر علیہ کتنائی اس کوشکس فرمادیں۔وہشخص ہونے نہیں دیتے۔ بلکہ اس کوشش میں ہیں کہ جہاں تک ہوسکے ابہام بڑھایا جائے۔

سور نمنٹ کے خالفت کے خیال کو جوعیسیٰ بننے میں پیدا ہوتا تھا کس اہتمام سے مرزا قادیانی نے دفع کیا۔ چنانچہ (کشف الفطاص ۴، جزائن جمام ۱۸۵) میں وہ لکھتے ہیں کہ ' میں نے عربی فاری اردو کتا ہیں ککھ کرعرب، شام ، کا بل ، بخاراوغیرہ کے مسلمانوں کو بار بارتا کیدگی اور معقول وجوں سے ان کواس طرف جھکا دیا کہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل وجان اختیار کریں۔'' دیکھتے ان تمامی اسلامی بلاد کے مسلمانوں کو مرزا قادیانی نے جو بار بارتا کیدگی کہ ان اسلامی شہروں کو سلطنت اسلامی سے خارج کرکے نصاری کے قبضہ میں دے دیں اور وہ اس طرف مائل بھی ہو کے ۔اس میں کن قدر مرزا قادیانی کارو پیصرف ہوا ہوگا۔ مگر اس کی کچھ پروانہ کی اور بیسب پچھ

(طه:۸۹) "اب الل انصاف خور کرسکے ہیں کہ جن ب ان احادیث پر ایمان لانے کی وجہ سے محاب اور وسکتا ہے یاس اعتقاد کی وجہ سے مرز اقادیا نی پر؟ ت سلامت نبر دراہ بدار السلام رفت

بدارالسلام رفت ئے کرفق وباطل میں تمیز کرسکیں۔مرزا قادیانی ایک میں اللہ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کے عیسیٰ ہے۔'انتی ملخصاً!

(ازاله ص ۲۰۲۰ ۲۰ نززائن ج ۱۳ ص ۲۰۱) في من مسلم في بيان كيا بها كثر باتنس اس كى بطور نے صاف اور صریح طور پراس حدیث میں بیان اس جگدے بینی اور قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہوہ ا تخضرت الله كالكخواب برجيها كداس -ج (ازالیس۲۰۱، نزائن جسام ۲۰۱) رُا قَادِيانِي (ازاله ص٢٠٢، مُزائن جسم ١٩٩) رآ تخفرت الله نے دجال کا ذکر کرے فرمایا کہ مقابله کرلول گا اورا گریس نه رہوں تو ہرفخص اینے یں) وہ جوان ہوگا۔اس کے بال مڑے ہوئے ده عبدالعزى بن قطن كمشابه موكا \_ أتتى ملخصا! لواف والى مديث كوجوز لكات بين اسغرض ر جال کی تا ویل ضروری ہے۔اسی وجہ سے د جال تے ہیں کہ مکاشفات بھی مثل خواب قابل تعبیر ہیں اقادیانی یہاں ایک نیا قاعدہ ایجاد کررہے ہیں کہ حالاتكه ينص قطعي كےخلاف ہے، حق تعالی فرماتا ت كانه هو (نمل:٤١)'' فَاجِرَ بِهُ كُلِيْقِس

رفع الزام خالفت گورنمنٹ میں گوارا کیا۔ مرافسوں ہے کہ نبی کر پھانے کے ساتھ ضداور خالفت علانیہ کر رہے ہوئے کے ساتھ ضداور خالفت علانیہ کررہے ہیں اور اس کی کچھ پروانہیں اور اس سے زیادہ قاتل افسوں یہ ہے کہ اس قتم کی مخالفتوں پردین کا مدار سمجھا جارہا ہے۔

مرزا قادیانی آنخضرت الله کے مکافقہ کواپ مکافقہ پر قیاس کر کےاس کا مطلب بہتاتے ہیں کہ اس مکافقہ سے کشف وظہور نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس ش ایک ایسا ابہام رہتا ہے کہ اس کے تعییر کی حاجت ہوتی ہے۔ یعنی مکافقہ میں جو چیز دیکھی جاتی ہے درحقیقت وہ چیز نہیں ہوتی۔ جیسے خواب میں اگر دودھ دیکھا جائے تو اس سے مرادمثلاً علم ہے دودھ نہیں۔ ای وجہ سے خواب دیکھنے والا پریشان ہوکر تعییر بچھتے پھرتا ہے۔ پھراگر کوئی فخض اس کی تعییر بیان بھی کردے تو وہ بھی قابل یقین نہیں ہوسکتے۔ یوئلہ جب تعییر باعتبار صفات ولوازم ومنا سبات کی جاتی ہو تھیے جیس تو کیوئلریقین ہوکہ جن مناسبتوں کا لحاظ تعییر میں رکھا کیاونی واقعہ میں بھی ہیں۔

کتے ہیں۔ آ ایک مندہ چا مدیق اکبڑ ہاں صبح کے ق

بهلے صدیق میں محابث۔

خوفناک وا مرزا قادیا هخض ہوگا

مص کے آپ نے مرزا قادبا وجواب کا

که:"ات کاخیال موتایجا مودت محرابیا

چزکا کش ظهورام

پنیسطا می

سے ہیں۔ ایک بارآ مخضرت اللہ نے اپنا خواب بیان فر مایا کہ میرے پیچے کویا کالی بکریوں کا
ایک مندہ چلاآ رہا ہے۔ پھر سفید بکریوں کا اتابرامندہ آگیا کہ اس میں کالی بکریاں جھپ گئیں۔
صدیق اکبڑنے عرض کی شاید کالی بکریوں سے عرب اور سفید بکریوں سے جم مراد ہوں گے۔ فر مایا
مان سے کے قریب ایک فرضتے نے بھی بہی تبییر دی۔ دیکھتے حضرت اللہ کی تعبیر بیان فر مانے سے
بہلے صدیق اکبڑنے تعبیر دے دی اس سے فاہر ہے کہ بھم اور تعبیر طلب امور کی تعبیر معلوم کرنے
میں صحابہ بے جین ہوجائے ہے۔
میں صحابہ بے جین ہوجائے ہے۔

جب ادنی ادنی شبهات کوسحابہ پوچھ کراعقاد کوستھم کرلیا کرتے تھے تو ایسے پرخطراور خوفاک واقعہ کوسحابہ شرور پوچھتے کہ حضرت انبیائے سابقین نے د جال کو ہوا بنار کھا تھا۔ (جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں) یا واقعہ میں وہ کوئی چز بھی ہے اور اگر ہے تو کسی قوم کا نام ہے یا کوئی معین مخض ہوگا۔ جس کا پیچلیہ بیان ہور ہاہے اور تشبیدی جارتی ہے۔

آپ حضرات خور سجھ سکتے ہیں کہ بعداس کے کد دجال کا حلیہ بیان فر مایا گیا اور ایک فخص کے ساتھ اس کو تشیید دے کر معین فر مادیا۔ اس پر بھی اگر کوئی پوچھتا کہ حضرت اللہ اس کو آپ نے جوابنار کھا ہے یا وہ کوئی قوم ہے تو بیسوال کیسے سجھا جاتا اور اس کا جواب کیا ہوتا۔ کاش مرز اقادیانی کا جم خیال اس وقت کوئی ہوتا اور خود آ مخضرت اللہ سے پوچھ لیتا تو اس سوال وجواب کاللہ خن شناسوں کوقیامت تک آتار ہتا۔

کشف کے معنی مرزاقادیانی (ازالہ ۱۲۳ ہزائن جسم ۱۳۵۰) میں سے بید لیتے ہیں کے اس میں صورت مثالی ظاہر ہوتی ہے۔ ' بیا گریکی معنی کشف کے ہیں تو چاہئے کہ اگر کسی چنے کا کرکسی چنے کا خیال کر لیا جائے تو اس کو بھی کشف کہیں۔ اس لئے کہ اس میں بھی آخر صورت خیالی کا کشف ہوتا ہےا در دونوں میں اصل واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اورا گر بعد تعبیر کے انظبات صورت مثالیہ کا صورت خارجیہ پڑمکن ہے۔ صورت خارجیہ پڑمکن ہے۔ بھراییا کشف جس کوخیال رہمی فضیات نہ ہو سکھاس کو کشف کہنا تی اندھ مرہے۔

تمام الل كشف كا تفاق بجس اوليا والله كتذكر بر بر بوع بيل كبير كر بالكردية بيل كبير كري كا كشف بوتا بهاس كوومك رائ العين و كم لية بين اورجو كمهده فبردية بين برايراس كا ظهور بوتا ب-

محر مرزا قادیانی اس کو کیوں مانے گئے تھے۔اگر ان کے روبرو حضرت بایزید پیسطامی یا حضرت خوث التقلین کے اقوال بھی پیش کئے جائیں تو وہ نہ مانیں کے اور اگر اپنے ہے کہ نی کریم اللہ کے ساتھ صداور خالفت سے زیادہ قائل افسوس سے ہے کہ اس قتم کی

واپنے مکافقہ پر قیاس کر کے اس کا مطلب البا۔ بلکہ اس میں ایک ایسا ابہام رہتا ہے کہ او چیز دیکھی جاتی ہے در حقیقت وہ چیز ہیں سے مراد مثلاً علم ہے دود ہے ہیں۔ اس وجہ سے افراگر کو کی مخص اس کی تجبیر بیان بھی کردے ارمفات ولوازم ومناسبات لی جاتی ہے اور لمریقین ہو کہ جن مناسبتوں کا لحاظ تعبیر میں

ام سے افغل تھا۔ اس لئے کہ اس کا مقسود اس افغل تھا۔ اس لئے کہ اس کا مقسود بھی ہم یان فرما دیت تھے۔ چنا نچہ احادیث اللہ بیان فرمادیت تھے۔ چنا نچہ احادیث اللہ سی خواب عرض کرتے۔ حضرت مثالی اللہ مکا ہفتہ میں عبدالعزی صورت مثالی کی کھی تعبیر خود بیان فرمادیت ۔ کرونکہ اللی کے کوئی تیم نیس اور پیشین کوئی کے مکا ہفتہ سے اللہ کران مان نہ تھی کہ جندال قابل النفات نہ الم سابقہ کا اس سے ڈرنا اور انبیاء کا ڈرانا کی منا نہ تھی کہ ایسے ہم محالمہ کوئیم چوڑ کی منا نہ تھی کہ ایسے ہم محالمہ کوئیم چوڑ کی افغان کہ درانا کی منا نہ تھی کہ ایسے ہم محالمہ کوئیم چوڑ کے اللہ کوئیم چوڑ کے افغان کہ تھا کہ کوئی کے درانا کہ کوئی کہ درانا کہ کوئی کے درانا کہ کوئی کہ درانا کہ درانا کہ کوئی کہ درانا کہ درانا کہ درانا کہ درانا کہ کوئی کہ درانا کہ درانا کہ کوئی کوئی کے درانا کہ کوئی کے درانا کہ کوئی کوئی کے درانا کہ درانا کہ درانا کہ درانا کہ درانا کہ کوئی کے درانا کہ کوئی کہ کوئی کے درانا کہ کوئی کوئی کے درانا کہ کوئی کوئی کے درانا کہ کوئی کوئی کے درانا کے درانا کہ کوئی کے درانا ک

نے اس واقعہ کی خبر جواینے کا بندوں کونینی کشف وعیاں عط باوجود بكه خضرعليه السلام كانج والسلام كاكشف يقين ك آ تخضرت الله سيساب میں اس کواور قیامت تک جو اعلانيه ديكما هول - (خصائف ی خرجوکشف سے دی ہےا ے ہے اور وہ کشف مثل خوابول عبدالعزى كساتهداس كوت کرتے ہیں۔جن سے ظام تعبيروتاويل اس كاظهورمو بمنزله مشتے نمونداز خروار۔ نبيل لكعاميا-الضائص أ روايت كاحاصل مضمون لكع ابن عمر کہتے ہیا یو جینے کی غرض سے آئے بوچمنا جاہتے ہو بوجھواور نادر بوكا \_فرمايا كتم رات فنم كما كرمعرت للطفح كى ی بیان کردوں۔عرض کم وطلق راس وطواف ري ج جس روز نبحا<sup>يا</sup> عيدگاه تشريف لے محظ لكمة بي كدبينماز جناز

كەنبىل دنوں مشك وغ

مطلب کی بات ہوتو نواب صدیق حسن خان صاحب کا قول پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ (ازالداوہام ص ۱۸ ، فزائن جس م ۴۰ میں لکھتے ہیں کہ: "مسلف صالح میں سے بہت سے صاحب مكاشفات مسيح كے آنے كا وقت چودهويں صدى كا شروع بتلا محتے ہيں۔ چنانچہ شاہ ولى الله صاحب اورمولوی صدیق حسن خان صاحب نے ایہائی لکھا ہے۔ مرزا قادیانی نے یا تو بہت سے اہل مکاشفات وسلف صالح سے سوائے ان دو فخصوں کے سی کا نام قابل ذکر نہیں معجما - یااس قول موافق کی وجہ سے ان کی قدر افزائی کر کے سلف صالح اور اہل مکاشفات میں ان کا حساب کرلیا۔ بہر حال ان کے صرف اس خیال اور مخمینی قول کی وجہ سے جومن وجہ مفید مدعا ہے۔اگرسلف صالح ہیں تو وہ ہیں اور ولی کامل اور صاحب مکا عقد ہیں تو وہ ہیں اور جس قدر قول ان کے خالف ہوخواہ وہ محدث ہو یا صحابی صاف کہددیتے ہیں کہ بیر مراسر غلط ہے۔ بلکہ تمام ا کا بردین برشرک کا الزام لگاہی دیا۔ جیسا کہ ابھی ہوا اور طرفہ بیہ ہے کہ اگر قابل تا ویل وتجیر ہوتو آ تخضرت علیت کا کشف ہواورا یے لوگوں کے کشف وپیشین کوئی میں نہ تاویل کی ضرورت ہے نتجيركى - چنانچدان كے كشف كے مطابق چودھويں صدى كے شروع ميں عيلى آئمى كيا۔افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کو صدیق حسن خان صاحب کے پیشین موئی کی جتنی وقعت ہے۔ آ تخضرت الله کی اتن بھی وقعت نہیں۔اس پریہ دعویٰ مہدویت وغیرہ وغیرہ ای طرح اپنے كشفول كى نسبت بميشه زورديا جاتا ہے كه وضح كيے كو برطرف سے اس كا الكار بور با بو مسلم شریف کی صدیت چونکہ ان کے مدعا کے خالف ہے لکھتے ہیں کہ دمشق کی صدیث میں مسلم نے بیان کیا ہے۔جس سے صاف ظاہر ہے کہ د جال کی علامتیں جو حدیث مسلم میں وارد ہیں حضرت نے نہیں بیان فرمایا۔ بلکہ مسلم نے بیان کیا یعنی بنالیا ہے۔ حالانکہ وہ حدیث خاص آنخضرت فلفي كارشاد باورد جال كوخواب مين ديكيف كي حديث كوچونكه مفيد مدعا سجيحته بين \_ كمال عقيدت اورا بتمام ف لكعة بين كه يغمر خداتلك في في صاف وصري طورير بيان فرمادياك ينجرميرامكاففه ياايك خواب ب- حالاتكهاس مديث من مدمافقه كالفظ بنخواب كانام اصل مفتکو بیتی که کشف سے دا قعہ منکشف ہوجا تا ہے یا دہ قابل تعبیر ادرمبہم رہتا ہے۔ قرآن شريف سے تو ثابت ب كماصل واقعه شهور بوجا تا ب\_و كيم ليج خضرعليه السلام نے ايك لڑ کے کو صرف اس کشف کی بناء ہر مارڈ الا کہ اگر وہ جوان ہوگا تو اسنے ماں باب کو کا فربنادے گا۔ اب خور سیجئے کہ کس درجہ کا ان کوایئے کشف پر واو ق تھا کہ معصوم اڑ کے کو بغیر کسی گناہ کے نبی وقت كروبرومارنے كى كچم پرواندى \_ اگر ذرا بھى ان كواشتباه ہوتا تو يىل برگز جائز ند ہوتا اور ت تعالى

ب كاقول پيش كرتے ہيں۔ چنانچه (ازاله اوہام "ملف صالح میں سے بہت سے صاحب كا شروع بتلا محئة بين \_ چنانچەشاە ولى الله الیان لکھاہے۔مرزا قادیانی نے یا تو بہت وو مخصول کے کسی کا نام قابل ذکر نہیں فی کر کے سلف صالح اور اہل مکا شفات میں اور تخمینی قول کی وجدے جومن وجد مفید مدعا احب مكاهفه بين تووه بين اورجس قدرقول مددیتے ہیں کہ بیمراسر غلط ہے۔ بلکہ تمام ااورطرفه بيب كها كرقابل ناويل وتعبير بهوتو وپیشین مونی میں نہ تاویل کی ضرورت ہے مدى ك شروع من عيني أبهي ميا افسوس کے پیشین کوئی کی جتنی وقعت ہے۔ وگامهد دیت وغیره وغیره اس طرح این ومرطرف سے اس کا انکار ہور ہا ہو۔ مسلم کھتے ہیں کہ دمش کی حدیث میں مسلم نے متیں جوحدیث مسلم میں وارد ہیں حضرت ) بنالیا ہے۔ حالانکہ وہ حدیث خاص منى مديث كوچونكه مفيديد عاسجمت بين\_ في صاف وصريح طور يربيان فرمادياك ين ندمكاهفه كالفظ بنه خواب كانام دجا تاہے یاوہ قابل تعبیرادرمبہم رہتاہے۔ اب- وكم ليج خفرعليه السلام في ايك ا ہوگا تو اینے ماں باپ کو کا فرینادے گا۔ معصوم لڑے کو بغیر کسی مگناہ کے نبی وقت

اموتا توليل مركز جائز ندموتا اورحق تعالى

Ť

نے اس واقعہ کی خبر جوابے کلام پاک میں دی اس سے صاف طاہر ہے کہ حق تعالیٰ اپ خاص بندوں کونٹینی کشف وعیاں عطاء فرما تا ہے۔ اس موقعہ میں اہل ایمان واہل انصاف جمھے سکتے ہیں کہ باوجود کیہ خضر علیہ السلام کا کشف یعین ہوتا ہا۔ نہیں ۔ ان کا کشف جب بیٹی ہوتو افضل انبیاء علیہ السلاۃ والسلام کا کشف یعین کے کس ورجہ میں ہوتا چاہے۔ این عرا کہتے ہیں کہ میں نے خود آکھر سے اللہ سے سنا ہے کہ فرماتے سے کہ فرماتے سے کہ فرماتے سے کہ فرماتے سے کہ فرماتے ہے کہ حق تعالیٰ نے تمام دنیا کومیر بیش نظر کر دیا ہے۔ میں اس کواور قیا میت تک جو چھے ہونے والا ہے سب کو میں ایساد کیور ہا ہوں جیسے اپنی اس تھیلی کو میں ایساد کیور ہا ہوں جیسے اپنی اس تھیلی کو کا خور وی کشاہوں۔ (خصائص کبرگر) غرض ان وجوہ سے ہا بت ہی کہ آخصر سے اللہ نے وجال کی خبر جو کشف سے دی ہے اس میں نہ حضر سے اللہ کو کہ قسم کا استعبارہ تھا نہ کو کی اللہ ایمان شبہ کر سکتا ہے اور وہ کشف مثل خوابوں کے قائل تعبیر ہمی نہیں۔ بلکہ جس طرح دجال کا حلیہ بیان فرما یا اور عبد استمال کو تعبیر وتا ویل اس کا ظہور ہوا۔ یوں تو حضر سے اللہ نے کہ مکا شفات بے صدو بے خار ہیں۔ گر کہ میت ہیں تیں دوایات کے ذیل میں کی کتاب کا نام تعبیر لکھا گیا۔ الخصائص الکبری سے کسی گئی ہیں۔ چونکہ سے کتاب جیپ گئی ہیں۔ چونکہ سے کتاب جیپ گئی ہے۔ اس لئے ہر میس کھا گیا۔ الخصائص الکبری سے کسی گئی ہیں۔ چونکہ سے کتاب جیپ گئی ہے۔ اس لئے ہر وایت کا حاصل مضمون کھا گیا۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک روز میں آنخضرت اللہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ دوخض کچھ

پوچھنے کی غرض ہے آئے۔ ایک تعفی دوسرا انصاری۔ اولا آپ اللہ نے ناتفنی سے فرمایا کہ جوتم

پوچھنا چاہتے ہو پوچھواور اگر منظور ہوتو تمہارا اسوال بھی میں ہی بیان کر دول۔ عرض کیا بیاور زیادہ
نادر ہوگا۔ فرمایا کہتم رات کی نماز اور رکوع و تجود وشسل جنابت کا حال پوچھنا چاہتے ہو۔ انہوں نے
قتم کھا کر حضرت اللہ کی تقدیق کی۔ پھر انصاری سے خطاب کر کے فرمایا کہ تمہارا بھی سوال میں
ہی بیان کر دوں۔ عرض کیا ارشاد ہو۔ فرمایا تمہارا تصد بیت اللہ جانے کا ہے۔ مسائل دقو ف عرفات
وعلق راس وطواف دی جمار پوچھنا چاہتے ہو۔ انہوں نے بھی قتم کھا کر تقددیق کی۔

جس روزنجاشی پاوشاه جش کا انقال ہوا۔ حضرت کا انقال ہوا۔ حضرت کا انتقال کی نماز جناز ہ اداکی۔ فقہاء کی میں کہ دیناز ہناز ہ خارہ علیہ جناز ہ حضرت کا جس کے بین نظرتھا۔ ام سلم جس کی بین کہ میں کہ بین کا بین دوں مشک وغیرہ ہدیہ میں نے نجاش کو بھیجا تھا۔ مجھے اس روزیقین ہوگیا کہ وہ ہدیدوالیس کہ انہیں دنوں مشک وغیرہ ہدیہ میں نے نجاش کو بھیجا تھا۔ مجھے اس روزیقین ہوگیا کہ وہ ہدیدوالیس

آ جائے گاچنانچالیا ہی ہوا۔

ا پیلی کے بیات میں اور کے ایک کشکر مود پر روانہ فر مایا تھا۔ جس روز کفار کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا
آ پیلی خبر دے رہے تھے کہ رایت یعنی نشان کوزید نے لیا اور وہ شہید ہوگے۔ پھر جعفر نے لیادہ
بھی شہید ہوگئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیادہ بھی شہید ہوئے۔ یہ فر مارہ بتھے اور چہم مبارک
سے اشک جاری تھے۔ فر مایا پھر سیف اللہ خالد بن ولید نے بغیر امارت کے لیا اللہ تعالیٰ نے فق وی۔
دی۔
(رواہ ابناری ج سم اللہ عالیہ نے بھر رکھا۔ پھر ایک اللہ علیہ نے بھر رکھا۔ پھر ایک کر کھا۔ پھر ایک کر کھا۔ پھر ایک کر کھا۔ پھر ایک کر ایک کر کھا۔ پھر ایک کر کھی کر کھا۔ پھر ایک کر کھی کر کھا۔ پھر ایک کر کھا۔ پھر ایک کو کھی کر کھا۔ پھر ایک کر کھی کر کھی کر کھی کر کھی آ پی کھی کے دیا تھا کہ کر کھی کے کھی کھی کے کہ کر کھی کے کہ کھی کر کھی کھی کر کھی کر کھی کر کھی کر کے کھی کر کھی کر کھی کر کھی کر کھی کے کھی کے کھی کر کے کہ کر کھی کر کھی کر کھی کر کھی کر کھی کر کھی کر کے کہ کر کھی کر کے کہ کر کے کہ کر کھی کر کے کہ کر کے کہ کر کھی کر کے کر کھی کر کے کر کھی کر کے کر کے کر کھی کر کے کر کے کہ کر کے کہ کر کے کر کے کہ کر کے کہ کر کے کر ک

جس مجد قباء کی آپ آپ آگئے نے بنیاد ڈالی تو پہلے آپ آگئے نے پھر رکھا۔ پھر ابو بگر نے پھر عمر نے پھر عمان نے کسی نے پوچھا کہ حضرت آگئے میشارت آپ بنافر ماتے ہیں اور بہی تین صاحب آپ آگئے کے ساتھ ہیں۔ فرمایا کہ بیتیوں مخض میرے بعد میرے خلفاء اور ملک کے والی ہوں گے۔

فرمایا خلافت نبوت میری امت بیل تمیس سال رہے گی اس کے بعد بادشانی موجائے گی۔الل علم پر پوشیدہ نبیل کہ خلافت راشدہ کی مدت اس قدر ہے اور فرمایا کہ بیل نے نی امیہ کو خواب میں دیکھا کہ میرے منبر پرایسے کودرہے ہیں جیسے بندر۔

اورفرمایا کہ نی امید کے مرکشوں سے ایک مرکش کا خون رعاف میرے اس مغیر پر بہد گا۔ چنا نچہ ایسا بی ہوا کہ عمر بن سعید بن العاص کا خون رعاف مغیر شریف پر بہا۔ ام فضل ڈوجہ حضرت عباس کو جب لڑکا ہے اہوا تو حضرت اللہ کی خدمت میں حاضر کیں ان کا نام آپ مالی تے عبداللہ رکھ کرفر بایا کے بیاب کو لے جا کہ حضرت عباس کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو حضرت عباس کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو حضرت عباس کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو حضرت عباس کی اولاد میں سفاح مبدی وغیرہ ہوں گے۔

اور فرمایا تی امیہ کے ہردوز کے معاوضہ بن تی عباس دوروز اور ہر مہینے کے معاوضہ بن دو مہینے کا میں اور میں اس دو مہینے حکومت کی مدت تی امیہ کی مدت حکومت سے دو چند ہوگی۔ امام بیولی اس حدیث کوفل کر کے لکھتے ہیں کہ خاص تی امیہ کی حکومت تراسی سال دی اور تی عباس کی حکومت ایک سوساٹھ ہرس سے چندسال زیادہ دی ۔

فرمایا جب تکتم می عرای درواز وفتول کا بند ب اوران کی شهاوت کے بعد بھیشہ آپس میں کشت وخول ہوا کریں گے۔ اہل علم پر بیام راظم من الفس ہے۔ قرمایا قیمروکسری جواب موجود ہیں۔ ان کے بعد پھر قیمروکسری کوئی نہ ہوگا۔ ایسا ہی

خاتمہ ہوجائے ہے۔ فرمایا کر آئیں گے اور تصدیق ظاہر

موا فرمايا فارتر

کرتمہارے، روزتم بیز اور حصرت عرامہ کرز بور کسرا

ہے) میں اوس نے ع اس کو یا تع

حاربات معرشاً نے مجھے

چیں کئے دےدو نے کھا<sup>ن</sup>

زياده

ا*س کوا* ندجا ک

كوفدكم

انہ فرمایا تھا۔ جس روز کفار کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا ن کوزیڈنے لیا اور وہ شہید ہوگئے۔ پھر جعفر نے لیاوہ وہ بھی شہید ہوئے۔ بیفر مارے تنے اور چشم مبارک مدین ولیڈنے بغیر امارت کے لیا اللہ تعالی نے فتح رواہ ابنجاری جسم اللہ ، باب غزوۃ مونہ من ارض الشام) اوڈ الی تو پہلے آپ مالی نے نے تیم رکھا۔ پھر ابوبکر امر سنگالیہ بیگارت آپ بنافر ماتے ہیں اور یہی کہ بیتینوں مخص میرے بعد میرے طفاء اور ملک

اتمی سال دے گی اس کے بعد بادشاہی ہوجائے مت اسی قدر ہے اور فرمایا کہ میں نے بنی امریکو رجعے بندر۔

ایک سرکش کاخون رعاف میرے اس منبر پر بہد کاخون رعاف منبر شریف پر بہا۔ ام فضل دوجہ اور کا خدمت میں حاضر کیس ان کا نام آپ مالی ہوگی تو کے جاؤ۔ حضرت عباس کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو کے باپ ہیں۔ ان کی اولاد میں سفاح مہدی

مدیل بنی عمال دوردز اور ہر مینے کے معاوضہ یہ کی حکومت کی مدت بنی امیہ کی مدت حکومت کے لکھتے ہیں کہ خاص بنی امیہ کی حکومت ترای اسے چنوسال زیادہ رہی۔

ف کابند ہے اور ان کی شہادت کے بعد بھیشہ راظم من افسس ہے۔ ن کے بعد پھر قیمروکسری کوئی نہ ہوگا۔ ایسانی

ہوا فرمایا فارس اور روم کو اہل اسلام فتح کریں ہے۔ فارس کے ایک دو حملے ہوں گے اور اس کا فاتمہ ہوجائے گا۔ گرروم کے حملے متوں ہوتے رہیں گے۔ کتب تواریخ سے اس کی تصدیق ظاہر ہے۔ فرمایا کسریٰ کے وہ خزانے جو سفید محل میں رکھے ہوئے ہیں مسلمانوں کے قبضے میں آئیس کے اور کل خزانے کسریٰ وقیصر کے راہ خدا میں صرف کئے جائیں گے۔ تواریخ سے اس کی تقد اس کا تھا ہے۔

ایک دوزآ مخضرت کی نے سراقہ بن مالک کے ہاتھ دیکھ کرفر مایا کہ یس دیکھ رہا ہوں کتمبارے ہاتھوں میں کسریٰ کے دست بنداور کمر میں اس کا کمر بنداور سر پراس کا تاج ہے۔جس روزتم یہ زیور پہنو گے تمباری کیا حالت ہوگی۔ جب فتح فارس کے بعد دست بندوغیرہ کسریٰ کے حصرت عراقے کرویروآ نے تو آپ نے سراقہ بن مالک کو بلایا اور وہ سب پہنا کرخدا کا شکر بجالایا کرزیور کسریٰ جیسے بادشاہ سے چھین کرسرافہ وجوایک بدوی بعنی جنگی فتص ہے پہنایا۔

غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت آنخفرت اللہ نے رایا کہ جرہ بیفا کو (جوایک شہر

ہے) میں دیکھ رہا ہوں اور بیشا بنت نفیلہ از ویکا کی اور هنی لینے ہوئے فجر پر سوار ہے۔ خریج بن اور
اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورت جمعے عطاء فرماد یہئے۔ جس وقت ہم جیرہ کو وقع کریں اور
اس کو یا ئیں تو میں اس کو لے لوں اور فرما یا اچھا ہم نے مہیں دے دیا۔ فریج کہتے ہیں کہ الوبر گران کے زمانہ میں جب ہم جیرہ ہوگئے پہلے وہی شیما بنت نفیلہ اس حالت سے سائے آئی جس طرح محضرت اللہ فی خسرت اللہ نے نفیر میں نے اس کو پکڑلیا اور کہا یہ وہی عورت ہے جسے آنخفرت اللہ نے جسے آنکھ اس کے جس نے دوگواہ بیش کے جب وہ میرے قبضہ میں آگئ تو اس کا بھائی میرے یا آبا کہ شیما کو قبت لے کر دے وہ اس سے کہا جمعے خبر نہی کہ دی سو سے ذکھا تو وہ تہیں دیتا میں نے کہا جمعے خبر نہی کہ دی سو سے نے کہا تھے خبر نہی کہ دی سو سے نے کہا تھے خبر نہی کہ دی سو سے نے کہا گوئی صدو ہوتا ہے۔

حثال سے فرمایا کری تعالی تم کو ضلعت خلافت پہنائے گا اور لوگ جا ہمیں سے کہ تم اس کو اتار دوتو تم ہر کز ان کی بات ندما نو تتم ہے اگر تم وہ خلعت اتار دو کے تو ہر کر جنت میں ندجا کے۔

فرمایا بعد عمان کے مدینہ کوئی چیز نہیں۔ عالبًا حعرت علی کرم اللہ وجہدنے اس وجہ سے کوفہ کی اقامت اختیار کی۔ میا حضرت کا

جنك جمل مين زبير فنع

آئے آپنے ان۔

من معرستان کی د

رکھتے ہوتم نے کہا کوا

زبیر نے کہا واقعی میں ا

وفات کے بعدایک با

ہے سب کھر والے د

مروں **کا ہر گزنہیں**۔ح

على كرم الله وجهداورم

جاؤ کے اور داڑھی تہ

اور کھا کہ آپ اگرہ

مخرت الله نے ج

جائے گا تو تمہاری

بمائی خلیفہ ہوں سے

العاص كاكذر موا

بروى مصبتين فينجين

سېنچىيى ـ درامىل <u>.</u>

پیش آیااوراس\_

سبكا ظاهره منثا

اک بلائے جا نگاہ

جبيربن

عارين يا

ابوذر وایک پہاڑ ہے دینہ طیبہ ملانات سلع تک (جوایک پہاڑ ہے دینہ طیبہ بین ابوذر و ایک پہاڑ ہے دینہ طیبہ بین پہنچ جا ئیں تو تم شام کی طرف چلے جانا اور بیں جانا ہوں کہ تبہارے امراء تمہارا پیچانہ چھوڑیں گے۔عرض کیا ان لوگوں کوئل نہ کروں جو آپ اللہ کے تھم میں حائل ہوں۔ فر مایا نہیں ان کی سنواورا طاعت کرو۔ اگر چہ فلام جبٹی ہو جب وہ حسب ارشادشام گئے معاویہ نے حضرت عثمان کو کسفا کہ ابوذر اوگوں کوشام میں بگا ڈرہے ہیں۔ عثمان نے ان کو بلالیا۔ پھروہ وہاں بھی نہرہ سکے۔ ربنہ کو چلے گئے۔ وہاں کا حاکم عثمان کا فلام تھا۔ ایک روز نمازی جماعت قائم ہوئی۔ فلام جبٹی ہو اور جھے کہ ابوذر امامت کریں۔ آپ نے کہا کہ تم بی آگے برصو۔ کیونکہ تم فلام جبٹی ہو اور جھے حضرت اللہ کا حکم ہو چکا ہے کہ فلام عبثی کی اطاعت کروں۔

حضرت علی کم اللہ وجہ کو جب ابن ملم نے زخی کیا آپ نے اثنائے وصیت میں فرمایا جتنے اختلاف آنحضرت اللہ علیہ جو جو اور آئدہ ہونے والے ہیں سب کی خبر حضرت اللہ نے بحصری ہونا ورما ویڈا مالک ملک ہونا اور ان کا حضرت اللہ نے بحصری ہونا ورما ویڈا مالک ملک ہونا اور ان کا جانشین ہونا مجرم وان کی اولا دیکے بعد دیگرے وارث ہونا اور بنی امیہ کے خاندان بین عباس کے خاندان میں حکومت کا نتائل ہونا۔ جمعے معلوم کرادیا اور وہ خاک بھی ہلادی جس میں حسین قتل ہوں مے۔ حضرت امام حسن کی نسبت فرمایا کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالی مسلمانوں کی دوجہاعتوں میں ملم کرادےگا۔ چنا نچ الیابی ہوا کہ آپ نے اپنا تن مجھوڑ دیا اور معاویہ کرئی۔

فرمایا میری اہل بیت کے لئے حق تعالیٰ نے آخرت پیند کی ہے۔میرے بعد ان کو بلا وں کا سامنا ہوگا۔ نکالے جا کیں سے آل کئے جا کیں ہے۔

ایک بارآ مخضرت اللی کے نے تذکرہ فرمایا کہ بعض امہات المؤمنین فلیفہ وقت سے جنگ کرنے لکھیں گی اور حواب (نام مقام) کے کتے ان کود کی کربھوٹیں گے۔ عاکش بین کر بسیں آپ بی فرمایا اسے جیراد کیمو کہیں تمہیں نہ ہوں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ جب تمہارے قبضہ میں آجا کی لو زی سے پیش آ نا اور ان کے گھران کو پہنچاوینا چاہئے۔ حضرت عاکش بارادہ مقابلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب حواب کو پنچیں کتے بھو کئے گئے۔ یو چھااس جگہ کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے کہا حواب سنتے بی آ تخضرت ما گھائے کا ارشادیاد آ کیا اور فورا والی ہونے کا ارادہ کرلیں۔ گرز بیر نے ترغیب دی کہ شاید آپ کی وجہ سلمانوں میں صلح ہوجائے۔ غرض جو پھے حضرت مالی نے خرمایا تعاوہ سب ظہور میں آیا۔

مدجب مکانات سلع تک (جوایک پہاڑ ہے مدینہ انا اور میں جانتا ہوں کہ تمہارے امراء تمہارا پیچھانہ وا پہلیک کے حکم میں حائل ہوں فر مایا نہیں ان اوہ حسب ارشادشام کے معاویہ نے خصرت عثمان بھی ندرہ سکے۔ ایک روزنماز کی جماعت قائم ہوئی ۔ فلام نے چاہا ایک روزنماز کی جماعت قائم ہوئی ۔ فلام نے چاہا

بی آ مے برطو۔ کیونکہ تم غلام حبثی ہو اور مجھے ت کروں۔ ملجم نے زخی کیا آپ نے اثنائے وصیت میں

ائے اور آئندہ ہونے والے بیں سب کی خبر

یرازخی ہونا اور معاویتگاما لک ملک ہونا اور ان کا در درگیرے وارث ہونا اور بنی امیہ کے خاندان ہونا۔ جمعے معلوم کرادیا اور وہ خاک بھی ہتلادی ناکی نبیت فرمایا کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالی نانچے ایسان ہوا کہ آپ نے اپناخت جمعوڑ دیا اور

الیٰ نے آخرت پسند کی ہے۔میرے بعدان کو ئیں مے۔

یا کربعض امه ت المؤمنین خلیفه وقت سے جنگ یا کربعض امه ت المؤمنین خلیفه وقت سے جنگ یا کود کی کرم اللہ وجہ بھی اس وقت، وہال موجود ہے۔
میں آ جا کیں تو نری سے پیش آ نا اور ان کے المد حفرت علی کرم اللہ وجہہ جب حواب کو پنچیں المد وجہہ جب حواب کو پنچیں گول نے کہا حواب سنتے ہی آ تحضرت اللہ کا کر دبیر نے ترغیب دی کہ شاید آ پ کی وجہ سے گھرز بیر نے ترغیب دی کہ شاید آ پ کی وجہ سے گھرز بیر نے ترغیب دی کہ شاید آ پ کی وجہ سے گھرز فیر ایا تھا وہ مسب ظہور میں آیا۔

حضرت الله في في الم بوك و من الله و الله الله الله الله و الله و

عمار بن یاسر گوحفرت اللہ نے فر مایا کہتم کوگروہ باغی قبل کرےگا۔ حضرت اللہ کے دوات کے دوات کا کہ میں ہوگی۔ جنانچہ کے دوات کے بعد ایک باروہ ایسے خت بیار ہوئے کہ امید منقطع ہوگی۔ چنانچہ ایک دفع شمی ہوگی جس سے سب کھروا نے رون کے جب ہوش میں آئے تو کہا کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں چھونے پر مروں گا ہر گزنہیں۔ حضرت میں گئے نے جھے نے مرادیا ہے کہ گروہ باغی مجھے آل کرےگا۔ آخر حضرت علی کی کراہ اللہ وجہداور معاویہ ہے جنگ میں ان کومعاویہ کے لوگوں نے شہید کیا۔

میں است میں کرم اللہ وجہ سے فرمایا کہتم امیر اور خلیفہ بنائے جاؤکے اور فل بھی کئے جاؤگے اور فل بھی کئے جاؤگے اور فل بھی کئے جاؤگے اور فل بھی ایک جاؤگے اور داڑھی تبہارے مرکے خوال سے دلکین ہوگی۔

حضرت علی کرم اللہ و جبد بقصد حراق اونٹ پرسوار ہور ہے تھے کہ عبد اللہ بن سلام آئے اور کہا کہ آپ آگر حراق کو جا کیں تو آپ کو تلوار کا سخت زخم کے گا۔ فرمایا خدا کی تئم بہی بات حضرت اللہ فی نے بھی سے بھی فرمائی تھی۔ معاویہ سے فرمایا کہ جب جمہیں خلافت کا لباس پہنایا جائے گا تو تمہاری کیا حالت ہوگی۔ سوچو کہ اس وقت کیا کروگے۔ ام حبیبہ نے بوچھا کیا میرے بھائی خلیفہ ہوں کے۔ فرمایا ہال کین اس میں بہت شروفساد ہول گے۔

جبیر بن مطعم کتے ہیں کہ ہم لوگ آنخصرت اللہ کے حضور میں حاضر تھے کہ عظم ابن ابی العاص کا گذر ہوا۔ حضرت اللہ نے فرمایا میری امت کواس محض سے جواس کی پیٹے میں ہے بڑی بری مصیبتیں پنجیس گی۔

بری میں بیری کے کہ مروان بن الحکم کی وجہ سے مسلمانوں کوکیسی کسی مصبتیں کہنچیں۔ وراصل بانی نسادی کی قاجس کی وجہ سے اہل مصر برہم ہوئے اور واقعہ شہادت عثمان کا پیش آیا اور اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ و جہدا ورحضرت عائشہ ورمعا ویکی جتنی لڑائیاں ہوئی سب کا ظاہر ہ مشاء یہی شہادت تھی۔ جس کا باعث مروان ہوا۔ غرض مروان اسلام کے حق میں ایک بلائے جا تکاہ تھا۔ ایک بارمعاذ بن حبل سے حضرت میں ہے فقتے تیرہ وتار

پودر پہونے والے ہیں۔ان ہیں سے چند بیان کئے جاتے ہیں۔ تم گنتے جاؤے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اللہ ایک ان فقد برید کا کا میں الکیوں پر گذا تھا۔ چنا نچہ پانچواں فقد برید کا میان کر کے فرمایا لایب ارک اللہ فسی یے زید اور چشم مبارک سے اشک رواں ہو گئے۔فرمایا کہ حسین کی موت کی خبر مجھودی گئی اور ان کی آن گاہ اور ان کے قاتل کا نام بھی مجھے معلوم ہے۔ اس کے بعد اور فتنے بیان کر کے دسواں ولید کا فتنہ بیان فرمایا کہ وہ ایک فرعون ہوگا کہ اسلام کے بعد اور فتنے بیان کر کے دسواں ولید کا فتنہ بیان فرمایا کہ وہ ایک فرعون ہوگا کہ اسلام کے شرائع کو ڈو حائے گا۔

سعيدبن مسية

قريب ہے كہم پيچان او

كانتقال ان كے دوسال

بير \_ بعني عمر بن عبدالعز

مِي برتر قبيلي بن ثقيف

نے کہا کہ نہوہ اچھوں

جالمیت کاساتھم کرے

اوصاف انہوں نے بیا

بلائے بے در مان تھے

ابليس كےضررے يو

تغاكه نفذ بركوئي جيزبير

خبردے کیے تھے اور

مردنیں نظرآ کیں کم

ے کہ اکا برمحدثین

آ ک کے حالات

ابت ہے۔اس کا

آ مگ مقام ہیلا میر آ مگ کا طور جا رفرر

آتا تھا۔جس کے

فرمايا ميرك

خوارج \_

تاریخ الخلفاء وغیره می دلید کا حال لکھا ہے کہ وہ ۱۲۵ ہے میں فلیفہ ہوا اور بمیش لہوولعب میں مشغول رہتا تھا۔ جب خوش میں مشغول رہتا تھا۔ جب خوش میں مشغول رہتا تھا۔ جب خوش ہوتا اس میں کود پڑتا اور خوب پیتا اوا کیک بارج کا ارادہ اس غرض سے کیا کہ تحبیثر بیف کے سقف پر جا کر شراب ہے۔ ایک روز لونڈی کے ساتھ مرتکب ہوکر بیٹا تھا کہ موزن نے اذان دی کہا خداکی مشم آج اس لونڈی کو امام بناوں گا۔ چنا نچیا نیالباس اس کو پہنا کر مجد کو بھیجا اور حالت جنابت میں۔ اس نے امامت کی۔ ایک بارقر آن کی فال دیکھی ہے آ سے لگل اور بیا شعار پڑھے۔" اتب علل جب سار عنید "برہم ہوکر قر آن شریف کو پارہ پارہ کر دیا اور بیا شعار پڑھے۔" اتب عد کل جب ار عنید اذا ماجنت ، بك یوم حشر فقل یا جب مزقنی ولید"

حفرت على كرم الله وجهه جب جنگ صفين سے واليس تشريف لائے حاضرين سے فرمايا معاوية كى امارت كو كروہ نه جانو۔ جب وہ تم ميں نه ربيں مے تو مشل مظل كے سراؤكا كريں مے۔

ابو بریره بیشددعاء کرتے تھے کہ یااللہ ۲ حاور لڑکوں کی امارت ندد کھائیوان حضرات کی پیشین کوئی کا مشاید تھا کہ آنخضرت کا گئے نے اس کی خبر پہلے ہی دی تھی۔ چنا نچرا یک بار فرمایا کہ بیامریعی اسلام کا معاملہ سیدها اور قائم رہے گا۔ اس وقت تک کہ ایک فض ' حسی بنی امیه '' سے جس کا نام پزید ہے۔ اس میں موراخ اور دخنہ ڈالے گا۔

ایک بارآ نخفرت الله کا گذرجره پر ہوا جو مدیند طیب کے قریب ہے۔حضرت الله کا گذرجره پر ہوا جو مدیند طیب کے قریب ہے۔حضرت الله کا گذرجره پر ہوا جو مدیند طیب مقام پر میری امت کے بہتر اور عده لوگ آل کئے جائیں گے۔امام مالک کہتے ہیں کہ یزید کی خلافت میں مقام جره پر صرف علماء سات سوتل ہوئے جن میں تین سومحاب تھے۔

سعید بن میتب نے کہا کہ خلیفے ابو بکڑ ہیں اور دوع کسی نے بوجھا دوسرے عمر کون کہا قریب ہے کہتم بہچان لو مے یہیل کہتے ہیں کہ دوسرے عمر عمر بن عبدالعزیز ہیں۔سعید ابن میتب ہے کا نقال ان کے دوسال بہلے ہوااس کئے وہ مثلانہ سکے۔

على كرم الله وجبه فرماتے بيں كه بني اميه پرلعنت مت كرو-ان يل ايك صالح امير بير \_ يعنى عمر بن عبدالعزيزٌ ظاہر ہے كه يہ پیشین كوئياں آنخضرت اللط كا حيا كى وجہ سے تعمیں \_

فرمایا قیامت تک تمیں جموٹے لکلیں گے۔جن میں مسلم عنسی اور مختار ہے اور عرب میں بدتر قبیلے بی اُقیف جیں۔قبیلہ اُقیف میں ایک فخص میر لینی ہلاک ہونے والا ہوگا۔حضرت عمر نے کہا کہ نہ وہ اچھوں سے کوئی اچھی بات قبول کرے گانہ بروں کی خطاء معاف کرے گا۔ بلکہ جاہلیت کا ساتھم کرے گا۔

ابوالیمان کتے ہیں کہ عراو پہلے ہے معلوم تھا کہ تجاج ثقفی نکلنے والا ہے۔جس کے اوصاف انہوں نے بیان کردیئے۔اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ مسیلہ کذاب عنسی مخاراور تجاج کیسے بلائے بور ماں تھے۔جن کی خبر حضرت منافظہ نے دی ہے۔

فرمایا میری امت میں ایک فض پیدا ہوگا جس کولوگ غیلان کہیں گے۔اس کا ضرر ابلیس کے۔اس کا ضرر ابلیس کے اس کا ضرر ابلیس کے ضرر سے بڑھا ہوا ہوگا۔ میخض دھن میں تعال نہ بہت قدریدکواس نے ایجاد کیا اس کوقول تعال کو تعال کا آپ مختار اور خالق ہے۔

خوارج کے آل کا واقعہ اور نہ کور ہواجس سے ظاہر ہے کہ آنخضرت اللے اس واقعہ کی خبر دے بھے تے اور سب پیشین کوئیاں بلا کم وکاست ظہور میں آئیں۔

آ تخضرت الله نے خبر دی تھی کہ ایک آگ کھے گا جس سے بھریٰ جس اونوں کی گردنیں نظر آئیں گی۔ امام سیوطی کہتے ہیں کہ یہ آگ ۲۵ ہے جن ان خلاصة الوفاء جس لکھا ہے کہ اکا برحد ثین شل امام نووی اور قطب قسطانی وغیرہ نے جواس زمانہ جس موجود ہے اس آگ کے طالعت بین اور اہل شام کے نزدیک اس آگ کا لکانا بتواتر البت ہے۔ اس کا واقعہ مواہب اللد نیہ اور خلاصة الوفاء وغیرہ جس اس طرح کھا ہے کہ ایک قابت ہے۔ اس کا واقعہ مواہب اللد نیہ اور خلاصة الوفاء وغیرہ جس اس طرح کھا ہے کہ ایک آگ مقام ہیلا جس پیدا ہوئی جو مدینہ منورہ سے شرق کے جانب ایک منزل پر واقع ہے۔ اس آگ مقام رہنے گھوڑی ایک وسیع آگ کا شہرنظر آتا تھا۔ جس کے اطراف فصیل اور اس کے اور کنگرے اور برج آگ کے محسوس سے اور کا تھا۔ جس کے اطراف فصیل اور اس کے اور کنگرے اور برج آگ کے محسوس سے اور

تے ہیں۔تم شختے جاؤ۔وہ کہتے ہیں پر گفآ تھا۔ چنانچہ پانچواں فننہ پر بدکا سے اشک روال ہو گئے۔فر مایا کہ قاتل کا نام بھی مجھے معلوم ہے۔اس مروہ ایک فرعون ہوگا کہ اسلام کے

اله مین خلیفه موااور بمیشه لیوولعب اراب سے مجرار بتا تھا۔ جب خوش اسے کیا کہ عبہ شریف کے سقف پر اکہ مؤذن نے اذان دی کہا خداکی ارمجد کو بھیجا اور حالت جنابت میں۔ استسفت حوا و خساب کیل بیاشعار پڑھے۔" اتسوعید کیل بیاشعار پڑھے۔" اتسوعید کیل بیاشعار پڑھے۔ میں فقل پیا

ہی تشریف لائے حاضرین سے بیں مے تو مثل حفل کے سراڑ کا

ی کی امارت ندد کھائیوان حضرات ، بی دی تقی - چنانچدایک بار فرمایا ، کمایک فض "حسی بدنسی امیده"

بہ کے قریب ہے۔ معرت کا اللہ اللہ ماری میری است کے کے ماری است کے کے خلافت میں مقام ترو پر مرف

جے شکارے

عبدالومابنح

خالص توحيدا

انتاع قبول كم

ے ہزورشمہ

ہوگیا۔ حالمہ

نهايت دل

حتمابيں اور

کی جائے۔

تمام بريو

تحليق رابر

اس قدراه

بال ایسے

ہوگا۔ اس

خاندان

ىرستوں ك

کوئی اثر

أتخضرن

زمانه

جن ميل

مسلمان

وغيروج

سخت وع

ارتفاع میں اس قدرتھی کہ کمہ معظمہ کے لوگوں نے اس کودیکھا اور بھری کے اوٹوں کی گردنیں اس سے چہکی تھیں۔ جب اپنے مقام سے وہ حرکت کی توجس بہاڑ پر اس کا گذر ہوتا اس کو گلا دیتی اور برحتی ہوئی مدینہ تک پیٹی۔ دویا تین مہینے حدحرم پر ربی قرطی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں لینی کار جب کووہ آگئی جوارج کے متعلق پیشین گوئیاں او پر فدکور ہوئیں اوران کے دقوع کا حال بھی معلوم ہوا۔

اس طرح وہابیوں کے فتند کی بھی پوری بوری خبریں حضرت ملطقہ نے دیں۔ چنانجد الدارالسنيه ميں شخ وحلانؓ نے لکھا ہے كه اس فتنہ كے باب ميں سيح سمج ملحج احادیث وارو ہیں ۔ بعض بخاری اورمسلم میں بیں اور بعض دوسری کتابوں میں ۔ان میں سے چند حدیثیں یہال نقل کی جاتى يس- قال النبي عَنْ الفتنة من ههنا الفتنة من ههنا واشار الى المشرق (بخارى ج ٢ ص ١٠٥٠ باب قول النبي عُليَّ الفتنة من قبل العشرق) "يعيّ فرمايا كفتته ادهر عن نَكِكًا اورمشرق كي طرف اشاره كيا- "وقال صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لنا في شامنا وبارك لنا في يمننا قالو يا رسول الله وفي نجدنا قال هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان (بخارى ج٢ ص١٠٥١، باب ايضاً) " لین ایک بار حفرت مالی نے دعاء کی کہ یا اللہ ماری شام اور یمن میں برکت دیجیو لوگوں نے کہا کہ ہمار بخدے لئے بھی دعاء فرمائے۔ارشاد ہوا وہاں زلز لے اور فقنے ہیں اورشیطان کا سينك وإلى ع نظمًا "وفى رواية سيظهر من نجد شيطان يتزلزل جزيرة العرب من فتنة "يعنى فرمايا قريب م كمظام موكانجدكي طرف سايك شيطان جس ك فتنه عي بر معرب متزازل بوجائ كا-"وقسال مَلْنَالله ليسخرج نساس من المعشرة يقرؤن القرآن لا تجاوز تراقيهم يمرقون من الدين الى فوقه سيماهم المخليق "يعنى فرمايابهت ساوك مشرق كى طرف سي كليس كيده وقرآن برهيس مح مران کے ملت کے نیچے ندا ترے گا۔ وہ دین ہے ایسے نکل جا کیں سے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔ عمروه برگزدین مین ندلوثیس کے اور نشانی ان کی سرمنڈ وانا ہے۔ ' قسال علیہ اللہ من ضد خضی هذا أي ذي الخويصرة أوفى عقب هذا قوماً يقرؤن القرآن لا يجاوز حشاجرهم يسرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام يدعون اهل الاوثان "لين ذوالخويصر وتيمي كفائدان سايك قوم لككي وه لوگ قرآن برحیس مے مران کے ملے کے نیج ندار سے اردین سے وہ ایسے نکل جائیں مے

نے اس کودیکھا اور بھرئی کے اونٹوں کی گردنیں وحرکت کی توجس پہاڑ پر اس کا گذر ہوتا اس کو گلا مہینے حدحرم پر رہی قرطبیؒ نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اے خوارج کے متعلق پیشین کوئیاں اوپر نذکور ہوئیں

وری پوری خبرین حفرت الله نے دیں۔ چنانچہ ہنے باب میں سیح صحیح احادیث وارد ہیں\_بعض ل میں۔ان میں سے چند حدیثیں یہاں نقل کی لهنا الفتنة من ههنا واشار الى المشرق الفتنة من قبل المشرق) "يعنى قرمايا كرفتنه وقال صلى الله عليه وسلم اللهم بارك ويا رسول الله وفي نجدنا قال هناك طان (بخاری ج۲ ص۱۰۵۱، باب ایضاً)" ہاری شام اور یمن میں برکت دیجیو \_لوگوں نے رشاد مواومان زلز لے اور فتنے ہیں اور شیطان کا ظهر من نجد شيطان يتزلزل جزيرة ظاہر ہوگا نجد کی طرف سے ایک شیطان جس کے ال عُنِيْلًا ليسخرج نباس من المشرق يعرقون من الدين الى فوقه سيماهم ف کلیں مے۔وہ قرآن پڑھیں مے مران کل جائیں مے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔ رمندُ وانا ب- "قال مَنالِلهُ من ضنتضى ، هذا قوماً يقرؤن القرآن لا يجاوز ا يمرق السهم من الرمية يقتلون اهل ويصر وتميى كے خاندان سے ایک قوم نکلے گی وہ مندار ہے کا۔ دین سے وہ ایسے نکل جا کیں مے

جیسے شکار سے تیرنکل جاتا ہے۔اہل اسلام کووہ آل کریں مے اور بت پرستوں کوچھوڑ دیں گے۔ فیخ وطلان نے الدرالسدیہ میں اس فتم کے اور روایتیں ذکر کر کے لکھا ہے۔ ابن عبدالو بإب نجدي قبيلة تميم كاليك مخض تفايه اسهاه مين اس كافته نجد سيمشروع مواراة ل تولوكول كو خالص توحید کی طرف بلاتا اورشرک کی ندهتیں بیان کرتا تھا۔ جب اہل اسلام نے ساد کی سے اس کا امتاع قبول كرليا اور وفقه رفته ايك كروه بن كيا تواس في قل وغارت شروع كرديا اور ظالما ضطريقه ہے برور شمشیر تسلط بوھا تا گیا۔ یہاں تک کہ حرین شریفین بلکہ کل جزیرہ عرب براس کروہ کا تسلط ہو گیا۔ حالت ان کی بیتی کہ جمیج انبیاءاور آنخضرت الله کی تنقیص اور سرشان کے ساتھ ان کو نهایت دل چیسی تقی شهداء اوراولیاء الله کی قبرین کهدوادی جاتی تغییں \_ولائل الخیرات اوراذ کارکی كتابيں اور بزرگان دين كے تذكر بے جلاد يے جاتے تھے اور ضروريات دين سے بيہ بات مفہرا كى منی تھی کہ ۲۰۰ ہے۔۔اس طرف جتنے علماء وسادات ومشائخین واولیاءاللہ ہوئے ہیں۔سب کی تکفیر ی جائے۔اگراس میں کوئی تامل کرتا تو فوراقل کردیاجا تا یخض ان طحدانداور طالماند ترکات سے تمام جزیره عرب ١٢٢٤ء تك ايك تهلك عظيم من كرفارتها-اس في ايخ بهم مشريول كى علامت تحليق راس قرار دي تقي \_اگر کوئي سرند منذ واتا تواس کواييځ گروه مين نته محتا \_اس باب مين اس کو اس قدراصرارتھا كە كورتوں كو بھى سرمند دانے برججوركيا۔ آخرايك كورت نے كہا كہ جارے سرك بال ایسے ہیں جیسے مردوں کی داڑھیاں۔مردلوگ اگر داڑھیاں منڈوادیں تو جارا سرمنڈوانا بجا ہوگا۔ اس جواب سے لا جواب ہوكر عورتوں كواس علم مصفقى كر ديا۔ غرض اس كانجدى اور فاندان نی تمیم سے ہونا اور مدینہ کے شرقی جانب سے جونجدای جانب میں واقع ہے لکانا اور بت يرستون كوچهور كرمسلمانون كوتل كرنااورتمام جزيرة عرب اس كے فتنہ سے متزلزل مونااور قرآن كا کوئی اثر اس قوم کے دل میں نہ ہونا اور تحلیق کو اپنے گروہ کی علامت قرار دیتا جس طرح آ تخضرت الله في المام وكاست ظهور من آيا بعض احاديث من وارد ب كه آخرى زمانہ کے مسلمان بنی اسرائیل کی پیروی کریں مے اور بعضوں میں مطلقا امم سابقہ کی تصری ہے۔ جن میں نصاری اور فاری بھی شریک ہیں۔اس پیشین گوئی کا وقوع طاہر ہے کہ اس زمانے کے مسلمان نصاری کی کس قدر پیروی کردہ ہیں۔ کھانا پینا، لباس وضع رفتار گفتارنشست برخاست وغیرہ جمیع امور معاشرت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہوتا۔ باوجود یکه موچیس برهانے میں سخت وعمید وارد ہے کہ آنمخضرت علیک ایسے تھی کی شفاعت نہ کریں مے گراس کی پچھ پرواہ ہیں۔ صرف انگریز دانوں کی تقریریں من کرعلوم اسلامی میں نکتہ چنیاں ہوتی ہیں۔ حکمت جدیدہ کا اگر

على قرية وهي خا

الله مائة عام ثم ب

مائة عام فانظر

آية للناس وانظر

اعلم ان الله على ك

يزا تعااييخ فيتول بربا

برس مجراثهاما ليماتو كت

اب دېکھانيا کھاڻا پيناس

اورد مکھے بڈیال کسی طرر

توبولامين جانتا مول الأ

ايك طويل روايت نقل

کئے محیے تو پہلے حق تعا

ایک دومر۔ ے سے متصا

اوركعب اورحسن بعرركا

مرده رہے۔ جب زند

حاليس برس كي تحى -ا<sup>ب</sup>

رواييتي اس مضمون کی

اس کے معنی میہ کہتے ہیر

زنده بونے کا ال

احياءاموات كاامني

بركز دورنيس موسك

منجع ہوگی ہاں سویا

الكار استبعادا حيا

حمرمرزا ة

يهال بيد

کوئی مسکدیش ہوگیا تو قبل اس کے کہ اس کی دلیل معلوم کریں۔ قرآن وصدیث پراعتراض ہونے گئے ہیں۔ نہایت ذہین اور محقق وقض مانا جاتا ہے کہ قرآن وحدیث بیل تحریف وتا ویل کر کے نئے خیالات کے مطابق کردے۔ نصاری اپنے مکانات کی آرائش تصاویر سے کیا کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے بھی وہی افتیار کیا۔ حالانکہ حدیث شریف میں وارد ہے 'لا تدخل الملائکة بیت مسلمانوں نے بھی وہی افتیار کیا۔ حالانکہ حدیث شریف میں وارد ہے 'لا تدخل الملائکة بیت مسلمانوں نے بھی وہی افتیار متفق علیه ''اور جرائیل علیہ السلام کا قول حضرت اللہ نے نے نفس میں میں کا اور تصویر ہوتی ہے نفس فرمایا کہ 'لا تدخل بیتا فیه کلب و لا صورة ''یعن جس کھر میں کا اور تصویر مورد ہا اس میں رحت کے فرشتے نمیں جاتے۔ مرزا قادیانی کے مریدوں کے کھر میں ان کی تصویر ضرور رہا کہ تا ورمرزا قادیانی نے اس کے جواز کافت کی جی دے دیا ہے۔

کلام اللی میں تحریف کرنے کی عادت یہود ہوں کی تھی ۔ جیسا کرت تعالی فرماتا ہے۔
'' یسحد فون الکلم عن مواضعه (نساه:٤٦)''یعنی کلمات کوایے مقام ومعانی سے دوسری طرف پھیردیے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اور ان سے پہلے سرسید صاحب نے وہی اختیار کیا جیسا کہ دولوں صاحبوں کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ یہاں چند تحریفیں جومرزا قادیانی کی ہیں کمی جاتی ہیں۔ جس سے آخضرت مالے کی تصدیق ظاہر ہے۔

مرزاقادیانی ازالہ اوہام پی کسے ہیں کہ: "اس پی تو کی جائیں کہ اس بات کے ابت ہونے کے بعد کہ در حقیقت دھڑت سے ابن مریم اسرائیلی ہی فوت ہوگیا ہے۔ ہرایک مسلمان کو مانتا پڑے گا کہ فوت شدہ ہی ہرگز دنیا بیل دوبارہ نیس آ سکتا۔ کونکہ قرآن وحدیث دونوں بالا تفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ جو فض مرگیا گھرد نیا بیل ہرگز نیس آ نے گا اور قرآن کریم ان کواندم لاید جعون کھ کر بھیشہ کے لئے اس دنیا ہاں کو نصت کرتا ہا اور قصہ عزیر دغیرہ جوقر آن کریم بیل ہے۔ اس بات کے کالف نہیں۔ کونکہ لفت بیل موت بھی نوم و فقی بھی آیا ہے۔ دیکھوقاموں اور جوعزیر کے قصہ بیل ہم گوں پر گوشت پڑھانے کا ذکر ہے۔ وہ حقیقت بیل ہے۔ دیکھوقاموں اور جوعزیر کے قصہ بیل ہم گوں پر گوشت پڑھانے کا ذکر ہے۔ وہ حقیقت بیل ایک ایک بیان ہے جس بیل سے بتا نامنظور ہے کہ رقم بیل خدا تعالی ایک مردہ کوزیرہ کرتا ہا ورائی اس میں جان ڈالٹا ہے۔ ماسوا اس کے کس آیت یا حدیث کے ہڈیوں پر گوشت پڑھا تا ہا ور پھراس بیل جان ڈالٹا ہے۔ ماسوا اس کے کس آیت بیا حدیث سے ٹابت نہیں ہوسکٹا کہ عزیر دوبارہ ذیرہ ہوکر پھر بھی فوت ہوا۔ پس اس سے صاف ٹابت ہوتا ہے کہ عزیر کی دوم د نعوی زندگی نہیں تھی۔ ورنداس کے بعد ضرور کس اس سے صاف ٹابت ہوتا ہے کہ عزیر کی دوم د نعوی زندگی نہیں تھی۔ ورنداس کے بعد ضرور کس اس کے موت کا ذکر ہوت کا ذکر ہے دوت ان ازالہ اوہام میں ۱۲ ہزائن جام میں موت کا ذکر ہوت ہوگر کے موت کا ذکر ہوت ہوگر کی موت کا ذکر ہوت ہوگر کے موت کا ذکر ہوت ہوگر کی اس کے ان کے اللہ میں موت کا ذکر ہوت ہوگر کے موت کا ذکر ہوت ہوگر کی موت کا ذکر ہوت ہوگر کیا ہوتا۔ "

سى دليل معلوم كريس قرآن وحديث پر اعتراض الماناجاتا بكر آن وحديث شر اعتراض الماناجاتا بكر قرآن وحديث شر اعتراض الدين المرت كليا كرت مكانات كى آرائش تصاوير سه كيا كرت مليه "اور جرائل علي السلام كاقول حضرت الملاكة ولا حدودة "لينى جس كمرين كااور تصوير موتى بها قاديانى كريدول كريس ان كى تصوير ضرور دم الادل عريدول كريس ان كى تصوير ضرور دم الادل كريدول ك

مادت یمبود بون کی تھی ۔ جیسا کرفت تعالی فرما تا ہے۔
الد: ٤١) "لین کلمات کواپنے مقام ومعانی سے دوسری
دان سے پہلے سرسید صاحب نے وہی اختیار کیا جیسا
ہے۔ پہال چند تریفیں جومرز اقادیانی کی ہیں تکھی جاتی
اج ہے۔

تین کد: "اس بی تو کچھ شک نہیں کہ اس بات کے این مریم امرائلی نبی فوت ہوگیا ہے۔ ہر ایک رونیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا۔ کیونکہ قرآن وحدیث مرگیا پھر دنیا میں ہر گرنہیں آ ئے گا اور قرآن کریم اس دنیا سے ان کورخصت کرتا ہے اور قصہ عزیر دغیرہ کمین کے لئے کہ کو نہ کہ تا ہے اور قصہ عزیر دغیرہ بھی کہ گا اور قرقت بھی موت بعنی قوم و تقی بھی آیا میں پر گوشت پڑھانے کا ذکر ہے۔ وہ حقیقت میں میں خداتوالی ایک مردہ کوزندہ کرتا ہے اور اس میان ڈالنا ہے۔ ماسوااس کے کسی آیت یا حدیث ر کھر بھی فوت ہوا۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ر در نہاں کے موت کا ذکر ۔ ورنہاں کے موت کا ذکر ۔ ورنہاں کے موت کا ذکر ۔ ورنہاں کے موت کا ذکر ۔

(ازاله وبام ۱۹۵۵ برزائن چهن ۱۹۵۹) ام کی موت کاذکر ہے وہ یہ ہے۔''او کسالسذی مد

تغیر در منٹور میں متدرک حاکم اور پہن وغیرہ کتب سے حضرت علی کرم اللہ و جہدسے ایک طویل روایت نقل کی ہے۔ جس کا حاصل سے ہے کہ عزیر علیہ السلام سو برس کے بعد جب زندہ کئے گئے تو بہلے حق تعالی نے ان کی آ تکھیں پیدا کیں۔ جن سے وہ اپنے ہڈیوں کو دیکھتے تھے کہ ایک دوسر ۔ کے سے متصل ہور ہی ہے۔ اس کے بعد ان پر گوشت پہنایا گیا اور اس میں ابن عباس اور کعب اور حسن بھری ہوری ہے۔ اس کے بعد ان پر گوشت پہنایا گیا اور اس میں ابن عباس کہ ورک میں مردہ رہے۔ جب زندہ ہوکر اپنے گھر آ ۔ ہے تو ان کے بوتے بوڑ ھے ہوگئے تھے اور آپ کی عمر چالیس ہی برس کی تھی۔ اس کے سواء اور کی والیس ہی برس کی تھی۔ اس کے سواء اور کی روایت ہیں۔ وایت ہیں اس کے سواء اور کی سے روایت ہیں۔

عمر مرزا قادیانی ان احادیث کوئیس مانتے اور آبیشریفه میں جو 'فاماته الله ''ہے اس کے معنی بید کہتے ہیں کہ حق تعالی نے ان کوسلادیایا بہوش کردیا۔

یہاں بید کھنا چاہیے کہ عزیر علیہ السلام کو استبعاد کس امر کا تھا۔ سو کے اٹھنے کا یامر کے زندہ ہونے کا اس آ بیشریفہ بیس تو '' انسی بسحی الله بعد مو تھا '' سے صاف طاہر ہے کہ احیاء اموات کا استبعاد تھا اور طاہر ہے کہ بیاستبعاد سو کے اٹھنے یا بیہوش سے ہوش بیس آنے سے ہرگز دور نہیں ہوسکتا۔ اس صورت بیس مرزا قادیانی کی بیتو جید کہ موت بمعنی نوم یاغش ہے۔ کیوکر صبح ہوگی ہاں سوہرس کی نیند یا بیہوش کے بعد المحنا البت ایک جیرت خیز بات ہے۔ محمراس سے بھی انکار استبعاد احیاء دور نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ موت طاہر اعدام بحض ہے اور نوم وعشی طویل بیس

غلاما

والاكو

خزيفه

کئے کانٹاا

تقيا

\_ y!

مرذ

حار۔ تزي

نہیر

دنيا:

صرف طول عمر ہے جو قائل استبعاد نمیں اور طول عمر پراعادہ معددم کا قیاس بھی نہیں ہوسکا۔ پھراگر اقص نظیر کے طور پراس کو مان بھی لیں تو اس تطویل مدت کا ان کومشاہدہ بھی نہیں ہوا۔ اسی وجہ ہے جو اب میں انہوں نے بھی عرض کیا کہ لبشت یو ما او بعض یوم بینی تقریبا ایک دن گذرا ہوگا جس کے بعدارشاد ہوا کہ سوری گذر چکے ہیں۔ اس کی تصدیق بھی انہوں نے ایمانی طور پرک یہ جیسے احیاء اموات کی تصدیق پہلے سے ان کو حاصل تھی۔ البت ان کا استبعاد اس طور سے دور ہوسکا تھا کہ بچشم خودمردہ کو زندہ ہوتے دیکھ لیتے۔ چنا نچہ ایسا ہی ہوا کہ پہلے ان کی آسمیس زندہ کی گئیں۔ جس سے انہوں نے خود اپنے تمام جسم کے زندہ ہونے کو دیکھ لیا۔ پھر گدھے کے زندہ ہونے کو دیکھ البیہ بھر گدھے کے زندہ ہونے کو دیکھ البیہ بیان کیا جائے گا کہ حق تعالیٰ میں احیاء اموات کی نعوذ باللہ قدرت ہی نہیں۔ کیونکہ اگر طریقہ بیان کیا ہاتھ آ جائے گا کہ حق تعالیٰ میں احیاء اموات کی نعوذ باللہ قدرت ہی نہیں۔ کیونکہ اگر وہ اعتراف کیا ہوتی تو ایسے موقع میں کہ نی استبعاد ظاہر کرر ہے ہیں۔ ضروراس کا اظہار ہوتا۔ جس سے اعتراف کر لیت ۔ مگر جب ہمیں ان کا اعتراف یقینا معلوم ہوگیا جیسا کہ اس قصہ کے انجر میں وہ اعتراف کر لیتے۔ مگر جب ہمیں ان کا اعتراف یقینا معلوم ہوگیا جیسا کہ اس قصہ کے انجر میں عاصور پر وہ اعتراف کر لیتے ایس کے در حقیقت انہوں نے اپنے اور اپنے گدھے کے مرکر زندہ ہونے کو اپنی آسموں نہوگیا کہ در حقیقت انہوں نے اپنے اور اپنے گدھے کے مرکر زندہ ہونے کو اپنی آسموں سے دیکھ لیا تھا۔ ور نہ بین در ست نہ ہوگا۔

مرزا قادیانی کا فداق چونکه فلنی ہے اور اکثر فلنفہ کے خلاف میں جوآیات واحادیث وارد ہوتے ہیں ان کورد کر دیتے ہیں۔ چانچے اس بڑا بیسی علیہ السلام کے آسان پر جانے کے باب میں لکھتے ہیں کہ اس کو خالف قد بر قبول کرتا ہے۔ نہ فلنفہ جدیدہ اس لئے وہ محال ہے۔ اس طرح عزیر علیہ السلام کی پہلی موت اور اس کے بعد زندہ ہونے کا افکار کرتے ہیں اور ہر چندنوم وشی کے معنی ساق وسیاق کے بالکل مخالف ہیں۔ مگر غداق فلسفیانہ کی مخالفت کی وجہ سے اس کی کچھ پروانہ کر کے بیہوثی کے معنی لیتے ہیں۔

یبال جرت اس امری ہوتی ہے کہ فلفہ نے بیاجازت کیوکر دی کہ آ دمی بغیر کھانے پیئے کے سو برس تک زندہ رہنے میں تو بڑا ہی زور پیئے کے سو برس تک زندہ رہنے میں تو بڑا ہی زور لگایا کہ کیا دہاں ظروف بھی ہوں گے۔مطبخ بھی ہوگا پائخانہ بھی ہوگا۔معلوم نہیں اس سو برس کے لئے جس کے چھتیں ہزار دن ہوتے ہیں۔مطبخ وغیرہ کی کیا فکر کی گئی۔مرزا قادیاتی ہیں بڑے ہوشیار اگر چہ لکھا نہیں مگراس ملئے عام میں کوئی نہ کوئی فکتہ معتقدین کے لئے سینہ بسینہ ضرور رکھا

ہوگا۔ چونکہ ان کی طبیعت نکتہ رس حساب جمل دغیرہ سے اکثر کام کیتی ہے۔ چنانچہ اپنی عیسویت کو غلام احمد قادیانی کے اعداد سے ٹابت کربی دیا کہ:''اس ٹام کے تیرہ سوعدد ہیں اور دنیا میں اس ٹام والاکوئی شخص نہیں۔اس لئے خود میسئی موعود ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۸ انززائن جسام ۱۹۰) تعجب نہیں کہ اس مقام میں بھی ای تتم کا نکتہ پیش نظر ہوگا کہ یہاں لفظ ساتہ حول اور

تعجب نہیں کہ اس مقام میں بھی ای تم کا نکتہ پیش نظر ہوگا کہ یہاں لفظ سے حل اور خریف وغیرہ چھوڑ کرلفظ عام استعال کیا گیااورلفظ عام کے اعداد (۱۱۱) ہیں۔ چونکہ پیشکل بارہ کے لئے موضوع ہے۔ ای وجہ سے تمام گھڑیوں میں بہی شکل بارہ کے لئے مخصوص کی گئی ہے کہ جب کا نثااس شکل پراتا ہے تو بارہ بجتے ہیں۔ اس سے قطعاً اور یقیناً ثابت ہے کہ بارہ گھنٹے وہ سور ہے تھے اور قیلولہ کا وقت بھی بارہ ہی کا ہے۔ ہر چنداس نکتہ میں مائۃ عام سے مائۃ کے معنی متروک ہوتے ہیں۔ گر نکات میں سیاق وسیاق کا لخاظ چنداس ضرور نہیں سمجھا جاتا۔ جیسے اپنے نام کے صرف اعداد سے عیسویت کا جموت ای بناء پر ہوتا ہے کہ نہ وہ سیاق میں اور نیز ای صرف اعداد سے عیسویت کا جموت ای بناء پر ہوتا ہے کہ نہ وہ سیاق میں اور نیز ای آ بیشر یف ہے جو مرز اقادیانی کے اجتہاد سے پیدا ہوتے ہیں ابھی معلوم ہوگا۔ بیکنتہ تو ہمارے بادی الرائے میں سمجھا گیامرز اقادیانی جو خورد تا مل سے نکا لے ہوں گے وہ اس سے ذیادہ خریا ہوگا۔

قولہ'' قرآن وصدیث دونوں اس بات پرشاہد ہیں کہ جوفحض مرکیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔'' (زالداد بام ص ۲۹۵ بزدائن جسام ۲۹۵)

فاجرآ يتموصوفه اورا حاديث فدكوره سي ثابت بكه عزير عليه السلام بعدموت كدونيا على زعده كة اوردوسرى آيت واحاديث سي ثابت به كه بزارول آدمى بعدموت كدونيا على بى زعده كة كة - "الم ترالى الذين خوجوا من ديارهم وهم الوف حذر المدوت فقال لهم الله موتوا ثم احياء هم (بقره: ٢٣٣) " م في بيل ديكما وه كران كورس سي فكر ادوه بزارول مقموت كؤرس بحركها ان كوالله تعالى في مرجاة بهران كورنده كيا - التى الدورة بزارول مقدموت كؤرس بحركها ان كوالله تعالى في مرجاة بهران كورنده كيا - التى الدورة بزارول مقدموت كورس بيركها ان كوالله تعالى في مرجاة بهران كورنده كيا - التى المربعة كالمربعة كالمرب

ابن عباس وغیرہ صحابہ وتابعین سے بکشرت روایتیں تفاسیر میں موجود ہیں کہ وہ لوگ چار ہزار تھے جو طاعون سے بھاگ کرکسی مقام میں تفہرے تھے۔ حق تعالی نے سب کو مار ڈالا پھر کئی روز کے بعد حزقیل علیہ السلام کی دعاء سے وہ سب زندہ ہوئے۔ اب دیکھئے کے قرآن وحدیث کی گواہی سے ہماراحق ثابت ہور ہا ہے یا مرزا قادیانی نہ حدیث کو مانے ہیں نہ قرآن کو۔

ے باورا کش فلفہ کے خلاف میں جوآیات واحادیث نچدای بناء پرعیٹی علیہ السلام کے آسان پر جانے کے ل کرتا ہے۔ نہ فلسفہ جدیدہ اس لئے دہ محال ہے۔ اس کے بعد زندہ ہونے کا اٹکار کرتے ہیں اور ہر چند نوم بیں۔ مگر مذاق فلسفیانہ کی مخالفت کی وجہ سے اس کی

ہے کہ فلسفہ نے بیاجازت کیونکر دی کہ آ دی بغیر کھانے علیہ السلام کے آسان پر زندہ رہنے میں تو بڑا ہی زور بھی ہوگا پائخانہ بھی ہوگا۔معلوم نہیں اس سو برس کے سطیخ وغیرہ کی کیا فکر کی گئی۔مرزا قادیانی ہیں بڑے رئی نہ کوئی نکتہ معتقدین کے لئے سینہ بسینہ ضرور رکھا

4

ہے کہ عزمرعلیہ الس

دوسرىان كىمور

نېيں\_بلکەاس،

موت حقیقی لی گئی

كهان كواماتت

ماتے ہیں۔ ماتے ہیں۔

نے احیائے ام

ان کوزنده کر

يرس تم كوم كره

کے بڈیوں پر

موميا\_معلوم<sup>ن</sup>بد

کے بعد زندہ م

بوااوركدها جو

بمی ہے کہ آ

ضرورت مخمی.

ہیں۔وہ خود

نكسوه

اخضادكياحم

کیا ہے کمکن

قولہ (قرآن انهم لا يرجعون "كه كر بميشه كے لئے اس دنيا سے ان كورخست كرتا ہے۔) پورى آ يت شريفہ يہ ہے و سرام على قريه اهلكذاها انهم لا يرجعون (انبياه: ٥٠) " يعنى جس گا وَل كو بم لوگ بلاك كرتے بيں وہ پر نبيل لو شخے۔ اس سے تو يہ معلوم بواكہ بلاك كى بوئى بستيال خود مخارى سے نبيل لوشيں ۔ كيونكہ لا يرجعون بصيغه معروف ہے۔ يہ كيے معلوم بواكہ خدائے تعالى بھى كى كوزنده كرتا چا ہے تو نبيل كرسكا۔ ابھى قرآن شريف سے معلوم بواكہ برار بامردول كوايك وقت بيل حق تعالى نے زنده كرديا۔ قولہ: "عزيم كے قصد بيل معلوم بواكہ برار بامردول كوايك وقت بيل حق تعالى نے زنده كرديا۔ قولہ: "عزيم كے قصد بيل بلاك ي گوئل بي گوشت جي ها نے كا ذكر ہے وہ در حقیقت الگ بيان ہے۔ جس بيل مي بي بتلانا منظور ہے كہ رحم ميں خدائے تعالى ايك مرده كوزنده كرتا ہے اور اس كی بٹريوں پر گوشت جي ها تا ہے اور پھر جاان دار الداد بام مي ١٦٥ بنوائن جسم ١٩٥٥)

یہاں بھی مرزا قادیانی نے عجیب لطف کیا ہے کدندوہاں گدھا مرا ہوا تھا نداس کی بدیاں تھیں۔ بلکدایک عورت کارتم پیش نظر تھا جس کے اندر بدیوں بر کوشت جڑھ رہا تھا۔ کیونکہ حق تعالى عزيمليدالسلام كى طرف خطاب كرك فرمايا" أنسط الى العظام كيف ننشزها "اس معلوم ہوا کہ رحم کی طرف وہ و کھے رہے ہوں مے محرقر آن شریف میں کوئی لفظ یہاں ایسانہیں ے جس سے معنی رحم کے مجھ میں آئیں اور جب گدھے کے زندہ ہونے اور اس کے بڈیول پر محوشت چڑھنے ہے کوئی تعلق نہیں اور رحم کی حالت جدا گانہ بتلا نامنطور تھا تو معلوم نہیں کہ'' انہ ظہر الى حمارك "كهكرصرف كدهكوبتلادي سيكيامقعودتماركيا كدهابهي كولى الى چز تقاكه اس وقت اس کا و کیے لینا ان کو ضرور تھا۔ پھر بھی اس کا ذکر بھی بڑے اہتمام سے قرآن شریف میں کیا میا ہے کہ ان کو گدھا دھلایا میا تھا۔ گدھے تو اب بھی ہرتتم کے موجود ہیں۔اس گدھے میں ایسی کون ی بات تھی۔جس کی حکایت کی جارہی ہے۔اب اہل وجدان سلیم مجھ سکتے ہیں کہ جن ہدیوں پر گوشت چ ھائے جانے کا ذکر ہے وہ مردہ گدھے کی ہڈیاں تھیں یارجم کے بیجے کی اور صورت ثانیہ بی بھی غورطلب ہے کہ ہڈیاں رحم میں پہلے بن کراس پر گوشت جڑ ھایا جاتا ہے یا موشت يهلي بنمآ ہے۔ اگر اہل انصاف صرف اى بحث كوكرات ومرات بغور ملاحظ فرمائيں تو مرزا قادیانی کی قرآن نہی کا حال بخوبی واضح ہوگا اور یہمی معلوم ہوجائے گا کہ اپنی بات بنانے کو وه كن قدر كلام اللي مين تصرف كرت ين يول تومعتز له وغيره الل مواجعي قرآن شريف من تاویل کرتے ہیں مرمرزا قادیانی کانمبرسب سے براہواہے۔ قولہ "دکسی آیت یا حدیث سے ٹابت نہیں ہوسکتا کہ عزیر علیہ السلام دوبارہ زندہ ہوکر پھر بھی فوت ہوااس سے صاف ٹابت ہوتا

ہے کہ عزمر علیہ السلام کی زندگی دوم دنیوی زندگی۔ "(ایضاً)

مطلب بیہواکہ فاماته الله "میں عزیر علیالسلام کی موت کا جوذ کر ہوااس کے بعد دوسری ان کی موت کا جوذ کر ہوااس کے بعد دوسری ان کی موت کا ذکر نہیں۔ اس سے صاف طاہر ہے کہ بعثه الله سے مراد اس عالم کی زعر گل سیس۔ بلکہ اس عالم اخروی میں زندہ ہونا مراد ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ امسات الله سے مراد موت حقیق کی گئی۔ حالا تکہ اس کا اتکار کر کے نوم عثی کے معنی ابھی بیان کر آئے ہیں۔ اصل بیہ کہ ان کوامات سے کام ہے نہ بعث سے جہاں کوئی موقع مل گیا۔ الث چھر کر کے اپنی جمائے حال ہے۔ ہیں۔

اب مرزا قادیانی کی توجیهات کے مطابق آید موصوفہ کی تغییر سننے کہ عزیر علیہ السلام
نے احیاۓ اموات پر استبعاد ظاہر کیا۔ اس پر حق تعالی نے ان کو بیبوش کردیا اور عالم افروک میں ان کو زندہ کر کے بوچھا کہ کتنے روزتم کو مرکز ہوئے۔ انہوں نے کہا تقریباً ایک روز ارشاد ہوا کہ سو برس تم کومر کر ہوئے۔ دیکھو تہ ہارا کھا تا پینا متنظر نہیں ہوا اور گدھے کود کھو اور درتم میں دیکھو کہ بچ کے بڈیوں پر کس طرح ہم گوشت چڑھاتے ہیں۔ یعنی مرنے کے سو برس بعد اس کا استبعاد دور ہوگیا۔ معلوم نہیں سو برس کی دہ کہاں رہاں عالم سے تو مرہی گئے تصاورات عالم میں سو برس کے بعد زندہ ہوئے۔ پھر کھا تا پینا بھی ساتھ ساتھ کو یاسفر آخرت کا توشر تھا۔ جس کے دیکھنے کا تھم ہوا اور گدھا جود کھلا یا گیا کیا وہ کھی شاید سواری اس سفر کی تھی۔ بھلا بیز ادراہ اور سواری تو قرین قیا س مواور گدھا جود کھلا یا گیا کیا وہ کھی شاید سواری اس سفر کی تھی۔ بھلا بیز ادراہ اور سواری تو قرین قیا س مفرورت تھی۔ بہر حال مرزا قادیا نی کے ان حقائق ومعارف قرآنی کو جم ہدیہ ناظرین کر دیتے ہیں۔ وہ خود فیملہ کر لیں گے کرقرآن شریف میں مرزا قادیا نی کو جم ہدیہ ناظرین کر دیتے ہیں۔ ان مقالہ جو بہر نا تا دیا ہی العظام میں پھر انسلار النی العظام میں پھر انسلار النسلار ناظرین اس کی خروق کو کو کھی خورونکر کو گونو کھی کی کو دیکھوں میں پھر انسلار النی العظام میں پھر انسلار کا گرین اس کی خروزاس میں خورونکر کو گونو کھی کی کر دیتے ہیں۔ انسلار کا گرین اس کی کو دیکھوں میں پھر انسلار النظرین اس کو دیکھوں اس کر تے ہیں۔ لفظ المیں۔ اگر چہنوزاس میں خورونکر کو گونو کھی کی کر دیسے کر تو جس کی کا استبدار کا گیا۔

مرزا قاویانی (ضرورة الامام ۲۷، فرزائن ج۱۳ م ۴۹۱) میں لکھتے جیں کہ: "میں قرآن مرزاقا ویائی (ضرورة الامام ۲۷، فرزائن ج۱۵ میں کہ جواس کا مقابلہ کر سکے۔"
شریف کے حقائق ومعارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جواس کا مقابلہ کر سکے۔"
فی الحقیقت مرزا قادیائی نے قرآن کے حقائق ومعارف بیان کرنے کا جوطریقہ اعتیار کیا ہے مکن ہے کہ کوئی مسلمان اس میں ان کا ہم پلہ ہو سکے۔ کیونکہ یہ چچارے اس حدیث شریف کے لیا نارووز خے سے خاکف اور لرزاں ہیں۔" قے ال رسول اللّه شائی اللہ من قبال فی

میشہ کے لئے اس دنیا سے ان کورخصت قريه اهلكناها انهم لا يرجعون ں وہ پھرنہیں لوٹتے۔اس سے تو بیمعلوم کیونکہ لا برجعون بصیغہ معروف ہے۔ بیہ ونہیں کرسکتا۔ ابھی قرآن شریف ہے ہ زندہ کر دیا۔ قولہ: ''عزیمہ کے قصہ میں ن ہے۔جس میں یہ ہتلا نامنظور ہے کہ ربول يركوشت چرها تا بادر پرجان (ازالداد بام ص ٢٦٥ بخزائن جسوص ٢٥٩) به که نه وہال گدها مرا ہوا تھا نه اس کی بديول بركوشت جراهر باتفاء كيونكدت الى العظام كيف ننشزها "ال أن شريف ميس كوئى لفظ يهال اييانهيس کے زندہ ہونے اور اس کے ہٹر یوں پر بتلانامنظورها تومعلوم *نبیس که*"انسط<sub>س</sub> ودقعا۔ کیا گدھا بھی کو کی ایسی چیز تھا کہ بابرے اہتمام سے قرآن شریف میں ں ہرفتم کے موجود ہیں۔اس گدھے بالل وجدان سليم مجه سكت بي كهجن ع کی ہمیاں تھیں یارحم کے بیجے کی اور ن کراس پر گوشت چر هایا جا تا ہے یا كرات ومرات بغور ملاحظه فرمائين تو معلوم ہوجائے گا کہ اپنی بات بنانے کو وغيره ابل مواجعي قرآن شريف ميس ہے۔ قولہ "وکسی آیت یا حدیث ہے ہافوت ہوااس ہے صاف ٹابت ہوتا القرآن برایه فلیتبوا مقعده من النار (الترمذی کذافی المشکوة کتاب العلم ص ۲۰) "یعی فرمایا حضرت رسول النفی فی فی قرآن میں اپنی رائے سے پی کی کہ آوا پی جگد دوزخ میں بنالے اورمرزا قادیانی کواس کا پی خوف نہیں۔ کیونکہ خراق فلفی میں اس نار کا تو وجودہی نہیں پھراس سے خوف کیا ہے۔

مرزا قادیانی نے خود عرضی سے اس آیت شریفہ علی اختصار وصدف وغیرہ کیا ہے۔
پوری آیت ہے ہے 'وقالو الن نومین لك حتیٰ تفجر لنا من الارض ينبوعااو
تكون لك جنة من نخيل وعنب فتفجر الانهار خلا لها تفجیرا اوتسقط
السماء كما زعمت علینا كسفا اوتاتی بالله والملئكة قبیلا اویكون لك بیت
من زخرف او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیك حتیٰ تنزل علینا كتابا
نقرؤہ قبل سبحان رہی هل كنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل: ۱۹۱۹۹) ''

هر بولے ہم نہ مانیں کے تیرا کہا جب تك قد بہائے ہمارے واسطے زین سے ایک چشمہ یا ہو
ہائے تیرے واسطے ایک باغ مجر داور اگور کا پھر بہائے واس کے نیج نہریں چلا كریا گرادے
مان ہم پرجیا کہا كرتا ہے گلائے گئرے یا لے آ اللہ اور فرشتوں کو ضامی یا ہوجائے تھے کو ایک
سقرا کھریا ج میں اور ہم یقین نہریں گے۔ چ صناجب تک نہ اتارلائے ہم پر

اب اس پوری آیت پڑھنے کے بعد بھی کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ اس آیت سے سے ثابت ہوتا ہے کہ جسم خاکی کا آسان پر جانا محال ہے۔ جب تک وہ تدبیر نہ کی جائے جو مرزا قادیا نی نے کی انہوں نے اپنی کامیائی کا پیطریقہ نکالا کہ جو جملے اپنے ما کے خالف ہوں۔ ان کو نکال دور کر کے چھومتفرق الفاظ اکھٹے کئے اور کہ دیا کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ معا ثابت ہے۔ ویکھ لیجئے تمام آیت میں سے او ترقی کا جملہ لے لیا اور لمن نومن لرقیك کو حذف کر کے قل سبحان

ے جملہ کے ساتھ اس کی جوڑ

پیدا ہوجائے۔ چونکہ مرزا قاد

لئے انہوں نے کفار کی کل در

اسلام کے باس مکن الوقوع ؟

متحجورا ورانكور كاباغ اورسنهرأ

کفار کے پاس پیچیزی مجی

تو حفرت الله كا آسان بر

۔ اوترقیٰ فے السماء کے بع

حذف كياكداس بيس كتاب:

بشدراس جب بياستدلاأ

علينا كابحى --ال-

شريف برابرنازل موتاتمااه

ثابت نبيس موسكتا \_تھوڑى و

ميں پيش كياہے۔ ليني وقد

علكنست الابشرا

ير صنه كانشان ما نكاتوان

ہے ایسے خوارق عادات

قدرت ہے۔اگر کی جم کا

توجيني عجزات ظهور ميلآ

توایک بشررسول ہوں)

اب د مکھ لیجئے کہ مرزا قاد

میں صرت ایک نے فرو میں صرت ایک نے نے فرو

برچندمرزا قاد

مذی کمذافس المشکونة کتاب العلم کن شرائی رائے سے پکھ کیج تو اپنی سر کیونکہ غدال فلسفی شرس اس نار کا تو

, السماء قل سبحان ربي هل برج صربمين دكھلاتب ہم ايمان لے لهاس دارالا بتلاء ميس ايسي كعل كعل ادی اس آیت سے صاف ظاہر ہے فكاتحا اورانيس صاف جواب ملاكه بيه الداديام ص ٢٢٥ برزائن جسوم ٢٢٥) میں اختصار وحذف وغیرہ کیا ہے۔ جرلنا من الارض ينبوعااو هار خلالها تفجيرا اوتسقط للئكة قبيلا اويكون لك بيت قيك حتى تنزل عليناكتابا لا (بنى اسرائيل: ٩٣١٠)" ه واسطے زمین سے ایک چشمہ، یا ہو ں کے 🕏 نہریں چلا کر یا گرادے قول كوضامن يا موجائے تجھ كوايك ي مناجب تك ندا تارلائي بم ير

کی بھیجا ہوا۔ کھ سکتا ہے کہ اس آیت سے سیٹا بت میر شد کی جائے جو مرز اقادیائی نے کے خالف ہوں۔ ان کو نکال دور کر رہے کہ دعا ثابت ہے۔ دیکھے لیجئے بلک کو صذف کرکے قل سبھان

کے جملہ کے ساتھ اس کی جوڑ لگادیا۔ تاک اس ترک وحذف سے اصل مضمون خبط ہوکر نیا مضمون بیدا ہو جائے۔ چونکہ مرزا قادیانی کو یہ ثابت کرتا ہے کہ جم خاکی کا آسان پر جانا محال ہے۔ اس لئے انہوں نے کفار کی کل ورخواستوں کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان میں چند چیزیں ایک بھی ہیں کہ اہل اسلام کے پاس ممکن الوقوع ہیں۔ مثلاً چشمہ کا جاری کرتا جس کوموی علیہ السلام نے کر دکھایا تھا اور محجور اور انگور کا باغ اور سنہری مکان حضرت اللقیہ کے لئے تیار ہو جانا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ کو کفار کو کا باغ اور سنہری مکان حضرت اللقیہ کے لئے تیار ہو جانا کوئی مشکل بات نہیں۔ کو تو صفرت اللقیہ کا آسان پر جانا بھی آئیس نظائر میں بھی لیں گے اور مقصود فوت ہو جائے گا۔ او ترقی فیے اللسماء کے بعد کا جملا بھی آئیس نظائر میں بھی لیں گے اور مقصود فوت ہو جائے گا۔ او ترقی فی السماء کے بعد کا جملا بھی آئیس نظائر میں بھی اور ترقی کے جواب میں ہا کا کاس واسط حذف کیا کہ اس میں کتاب تازل کرنے کی درخواست تھی اور ترقی کے جواب میں ہو لے کہ الا جشہ سے اللہ بو کہ جس ما کی آسان پڑیس جاسکا تو وہی جواب میں ہو لئے۔ اس سے بھی یہی بھی جھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی بھی جھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سے۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سے۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سے۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سے۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بھی یہی مجھاجائے گا کہ کتاب بھی نازل ٹیس ہو سی ۔ اس سے بعد کی اور کی اور کیس کو کی کی کی میں کی کور کی درخواست تھی اور کی کی درخواست تھی اس کی کی درخواست تھی درخواست تھی کی درخواست تھی د

ہرچند مرزا قادیانی نے تریف کا الزام اپنے ذمدلیا۔ گراس سے بھی ان کا مطلب طابت نہیں ہوسکا۔ تھوڑی دیر کے لئے اتی بی آیت فرض کیجئے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے استدلال میں پیش کیا ہے۔ یعنی 'و قالوا لن نؤمن لك حتی ترقی فی السماء قل سبحان رہی هل کہ خت الا بشر ارسو لا ''اس سے قریم علوم ہوا کہ کفار نے حضرت اللہ ہے۔ آسان پر چرخ کا نشان ما نگا تو ان کو یہ جواب ملا کہ میں تو ایک بشر ہوں۔ یعنی خدا نہیں کہ اپنی ذاتی قدرت سے ایسے خوارق عادات فلا ہر کروں۔ اس سے بھی طور پر معلوم ہوا کہ خدائے تعالی کو ہر چیز پر قدرت ہے۔ اگر کی جسم کو آسان پر لے جائے تو اس کی قدرت سے بعید نہیں۔ رہایہ کہ عادت نہیں تو جتنے مجرات ظہور میں آئے تھے۔ سب خوارق عادات تھے۔ کوئی کم نم بھی اس جملہ سے کہ ( میں تو ایک بشر رسول ہوں ) یہ بھی نہیں سکتا کہ یہ عادت نہیں کہ خداجسم خاکی کو آسان پر لے جائے۔ اب کی لیجئے کہ مرزا قادیائی کی تریف ادر عبارت آرائی نے کیا نفع دیا۔

اروی ن ریب ارز بارت اورات یا روید هنگوه آصفی واسپ بادو منطق طیر بادرونت وازال خواجه آیج طرف نه بست

بباورنت واران وہبت ہی سرت نہ بھت اس بے تکے استدلال سے تو یہ استدلال کس قدر قریب الفہم ہوگا کہ ان کے جواب میں حضرت للگ نے فرمایا سجان اللہ ریکیا کہ رہے ہو۔ میں کوئی عامی فخض نہیں بلکہ میں بشر رسول ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شب معراج ای جسم خاکی ہے آ سانوں پرتشریف لے گئے۔جس کی تصدیع صدیع حدیثیں کررہی ہیں اور تمامی است کا اجماع ہے۔ مرزا قادیانی گوفلفہ پرکائل اعتقاد ہونے کی وجہ سے معراج کا اٹکار کرتے ہیں۔ مگر کوئی مسلمان جس کوخدا کی قدرت پرائیان ہے اور آنخضرت مالیت کے اخبار کو سچے جھتا ہے وہ تو ہر گز انکار نہیں کرسکتا۔

چونکه مرزا قادیانی کونعوذ بالله آنخضرت الله کی شان کو گھٹانے کی یہاں ضرورت تھی۔
اس کے '' همل کنت الا بشرا رسو لا '' کر جمہ شی رسول کے لفظ کو چھوڑ کرای پرا کفا کیا کہ (ہیں بجراس کے اور کو کی نہیں کہ ایک آ دی) تا کہ اردو پر صنے والوں کا خیال رسالت کی طرف منقل ہی نہ ہو۔ کیونکہ رتبہ رسالت الی عمو آ فطرة معظم وکرم سجھا گیا ہے۔ ای وجہ سے کفاراس رتبہ کے ستے۔ چنانچان کا قول ''لولا اندن علیمه ملك فیکه بن معه نذید ا'' اور صرف بشریت کی وجہ سے 'ان انتم الا بشر مثلنا'' کہ کرانبیاء کی رسالت ش کلام کرتے تے۔ مرزا قادیانی فیجہ نیال کیا کہ اگر لفظ رسول ترجہ ہیں شریک کیا جائے تو مباداکوئی کی قدرت بھی ہو۔ اس وجہ سے انہوں نے اس لفظ کا ترجمہ ترک ہی کردیا۔
کی قدرت بھی ہو۔ اس وجہ سے انہوں نے اس لفظ کا ترجمہ ترک ہی کردیا۔

مرزا قادیانی نے آیہ موصوفہ میں سجان رئی کی توجیہ یہ کی کہ میرا فدااس سے پاک تر ہے کہ اس دارالا ہتلاء میں ایسے کھلے کھلے نشانیاں دکھلا وے۔ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ کھلے کھلے فقد رہ کی نشانیاں دکھانا خدا تعالی کی نسبت ایک ایساسخت عیب ہے۔ جس سے تزید کرنے کی ضرورت ہے۔ معلوم نہیں کہ خدا تعالی کی یہ قدرت نما ئیاں کس وجہ سے عیب تظہرائی گئی ہیں۔ یہ قوض جا متا ہے کہ جس میں کوئی کمال ہواس کا ظاہر کرنا کمال سخس سجھا جاتا ہے۔ پھر خدا تعالی کی قدرت جو غایت درجہ کا کمال ہواس کا اظہار کس وجہ سے نقص اور عیب ہوگا فرر کرنے سے قدرت جو غایت درجہ کا کمال ہے۔ اس کا اظہار کس وجہ سے نقص اور عیب ہوگا۔ غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ عیب نعوذ ہاللہ حق تعالی پر جو لگایا گیا ہے اس کا خشاہ صرف یہ ہو تھی علیہ مرزا قادیانی کی عیسویت کو صدمہ ہو ہو ہے۔ پھر مرزا قادیانی کو کون ہو چھے۔ غرض سجان رہی سے یہ مطلب السلام کی زندگی عاب ہے۔

اصل بیہ کہ جب سوال کوئی ہے موقعداور بدنما ہوتا ہے تو اس کے جواب میں بدلفظ بطور تجب کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس حدیث شریف سے بھی ظاہر ہے جو بخاری شریف میں ہے۔

"عن عائشة أن امرأة سالت المغتسل قبال خيذى فرصة و تعليم المنات كيف قبال المنات كيف قبال المراة سالت كيف قبال المراة المرا

کے کہ مجرات تو وہی ہوتے ہیں ہوں۔ پھر جب الی نشانیوں کا اظ نہیں کہ ان کا دقوع ہوسکے۔ اس کر امات اولیاء سے بھری ہوئی ہیر بھی جو مجرات اور خوارق عادات چند مرزا قادیانی اپنے کوہم خیال م د'میں معزر لہ وغیرہ کے قول کو سکے کوفلطی کا مرتکب جھتا ہوں۔'' گرمجوات کے اٹکا

ر ، بر ب سے ب خیال ہیں۔فرق ا تناہے کہ انہوا ہے بظاہر مسلمانوں کی دنیوی فج

بنانچ ایسا ہی ہوا کہ شب معراج اس جم خاکی ہے ن صد ہا حدیثیں کر رہی ہیں اور تمامی امت کا اجماع نے کی دجہ سے معراج کا انکار کرتے ہیں۔ مگر کوئی رآنخضرت ملک کے اخبار کو سچے سجھتا ہے وہ تو ہرگز

رت الله کی شان کو گھنانے کی یہاں ضرورت تھی۔
کے ترجمہ میں رسول کے لفظ کوچھوڑ کرای پراکفا کیا
کا کداردو پڑھے والوں کا خیال رسالت کی طرف لمرة معظم وکرم سمجھا گیا ہے۔ ای وجہ سے کفاراس لی المولا افسازل علیمه ملك فید که بن معه اگرانمیاء کی رسالت میں کر اخیاء کی رسالت میں کر اخیاء کی رسالت میں کر اخیا جائے تو مبادا کوئی شان پرجانے شان پرجانے میں کرویا۔

قعدادر بدنما ہوتا ہے تو اس کے جواب میں بیلفظ ، سے بھی فلا میں ہے۔ ، سے بھی فلا میں ہے۔

اس تقریر سے ایک اور امر مستفاد ہے کہ مرزا قادیا فی مجزات کے بھی قائل نہیں۔ اس اللہ کہ مجزات تو وہی ہوتے ہیں جو قدرت البہ کی نشانیاں ہوں اور قدرت بشری سے خارج ہوں۔ پھر جب ایسی نشانیوں کا اظہار عیب اور خدا تعالیٰ کواس سے منزہ سیجھنے کی ضرورت ہوتو ممکن نہیں کہ ان کا وقوع ہو سکے۔ اس صورت میں بخاری وسلم دغیرہ کتب حدیث جو مجزات انبیاءاور کرامات اولیاء سے بھری ہوئی ہیں نعوذ بائلہ سب کو جھوٹی سیمنا پڑے گا۔ بلکہ خود قرآن شریف میں بھی جو مجزات اور خوارق عادات ندکور ہیں وہ بھی بقول مرزا قادیا نی قابل اعتبار نہ ہوں گے۔ ہر چند مرزا قادیا نی اپنی اعتبار نہ ہوں گے۔ ہر چند مرزا قادیا نی اپنی ایسی کو جو کی وفات کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہل سنت کو خطعی کا مرتکب بھتا ہوں۔ '' میں محتز لہ وغیرہ کے قول کو تو ات کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہل سنت کو خطعی کا مرتکب بھتا ہوں۔ '' میں محت ہوں۔ '' محت ہوں۔ '' میں محت ہوں۔ '' محت ہوں۔ '' میں محت ہوں۔ '' محت ہوں۔ '' میں محت ہوں۔ '' میں محت ہوں۔ '' محت ہوں۔ '' میں محت ہوں۔ '' میں

مرمجرات کے انکار سے ظاہر ہے کہ ذاق فلفی میں سرسید صاحب کے بھی ہم خیال ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ انکار سے ظاہر ہے کہ ذاق فلسے میں تقدواس خیال ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ انہوں نے جس قدرد بی مسائل میں تفرقہ اندازی کی مقصوداس سے بھی کچھکا منہیں جا ہے۔ بظاہر مسلمانوں کی دغوی خیرخوابی تھی اور مرزا قادیانی کواس سے بھی کچھکا منہیں جا ہے۔

دین ودنیا دونوں نباہ ہو جا کیں۔ گران کی مجددیت امامت، مہدویت،عیسویت وغیرہم جم جائے توبس ہے۔

(ازالداوبام سعد، ۱۷۵، فزائن چسم سهم، ۱۲۸)

جس مت کومرزا قادیانی نے ذکر کیادہ ہے۔" واذ قبال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد (الصف: ۲) " (جب کہا سی این این مریم نے اب کی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہار کی طرف کے لانے والا اس کو جو جھ سے آگے ہورات اور خوش خری سنانے والا ایک رسول کی جوآ و کی ۔ جھ سے چھے اس کا نام ہا تھ ۔ ﴾

مرزا قادیانی آپ او نسلی جمالی بر کرآ مخضرت الله کواس آیت کے مصداق بونے سے خارج کررہے ہیں۔ گران خرور ہوائی پہلے قرآن وحدیث سے بیٹا بت کردیتے کی سے فارج جمالی نام ہیں اور محمد جلالی اس کے بعد بیٹا بت کرنے کی بعثی ضرورت تھی کہ جمالی نام والے کے واسطے ہونا ضرورہے۔ اس میں جلالی نام واللے کے واسطے ہونا ضرورہے۔ اس میں جلالی نام واللے کی واسطے ہونا میں مولی ہے۔ احادیث کی وقعت تو شریک نہیں ہوسکیا۔ مرزا قادیانی کی خود سری بھی حدسے برھی ہوئی ہے۔ احادیث کی وقعت تو

ہوا۔ رہا کلام اللہ اس کی اس رسول کی بشارت دی جس کیونکہ وہ کھتے ہیں کیکن آ کہ (وجعلناك مسيع کموجودہے۔ لیمنے ہیں کہ موجودہے۔ لیمن آ پیشر افا کی پیش گوئی ہے۔ اس۔

ان کے یاس اتی بھی نہیر

ایک بی اوجواحدی فا طاہرے کہ'رسول یہ مجی ہے اور ہارے نجافاً قولہ:''گرہ

حصةل جاتا- كيونكه آخ

يعني أكرحعز

ہمی ہے تو آپ بالکل ا وجہ ہے خالص جمال نہ حقیقت ہمی اندر موجود عیسویت رکھتاہے ہیجا اس حقیقت اس حیحہ ہے او پرمعلوم ہو چ کی پیشین گوئی کی ہے۔ انبیاء کی حقیقت اس دجا انبیاء کی حقیقت اس دجا ایک سوال پیدا ہوتا ہے ک

ردیت امامت،مهدویت،عیسویت وغیرہم جم

أف والے كانام جواحدر كھا كيا ہے۔ وہ بھى اس لالى تام ہے اور احمد جمالى اور احمد عيسىٰ اينے جمالى ياثاره م. مبشرا برسول ياتي من وفقلا احمد بي نهيس بلكه محمر بهي بين \_ يعنى جامع جلال نی مجرداحمہ جوایے اندرحقیقت عیسویت رکھتا ہے إن كرك ايناالهام بيان كيا- وجسعه الناك وعام طور پرمشائخ وعلماء ہیں ان میں موت روحانی عابت ہے کہ سے ابن مریم کے آخری زمانہ میں قرآن شریف نے جوسے کے نکلنے کے چودہ سو ہے مکاشفات کی روہے اس مت کو مانتے ہیں "جس كي بحماب جمل ١٢٤١عدد بين اسلامي س میں نے جاند کے نکلنے کی بشارت چھی ہوئی يائي جاتي ہے۔''

الداوبام ص ١٤٠٤،٥٤٢ برزائن جسم ٢١٥،١٢٨) هيه-"واذ قال عيسي ابن مريم يا سدقا لما بين يدى من التوراة ومبشرا لصف:٦) " ﴿ جب كماعيسى ابن مريم نے اے ع لانے والا اس کو جو مجھ ہے آ کے ہے تو رات محصت يتي اسكانام إحرك

کر آنخفرت الله کواس آیت کے مصداق ا میلقرآن وحدیث سے بیانابت کردیتے بعدبیثابت کرنے کی بھی ضرورت تھی کہ جمالی لمے ہونا ضرور ہے۔اس میں جلالی تام والا کوئی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔احادیث کی وقعت تو

ان کے یاس اتن بھی نہیں جتنی صدیق حسن خان صاحب کے قول کی ہے۔جیسا کہ اور معلوم موارر با كلام الله اس كى حالت بهى وكيه ليجرح تعالى توفرما تاب كيسى عليه السلام في اس رسول کی بشارت دی جس کا نام احمد ہے اور وہ کہتے ہیں نہیں وہ غلام احمد قادیانی کی بشارت ہے۔ كونكه وه لكهت بين كيكن آخرى زمانه ميس برطبق پيش كوئي احمد جيجا كيا\_ پحرايك الهام كاجوز لكاكر

ك (وجعلناك مسيح ابن مريم)

لکھتے ہیں کہتے ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔ یخی آ بیٹریفہ و مبشرا برسول پاتی من بعدی اسمه احمد ''ایخ آ نے كى پير كوئى ب\_اس لئے كمالهام سے آپ سے ابن مريم بين اوراحدوميلى جمالى معنى كروس ایک ہی ہیں تو جواحمد کی پیش گوئی ہے وہی عیسیٰ کی پیش گوئی ہوئی۔اس سے حاصل مطلب صاف ظامر بكد رسول ياتى من بعدى اسمه احمد "عمرادغلام احمر بويسى ابن مريم مجھی ہےاور ہمارے نی مقاللہ مراد ہیں۔

قوله: ''مگر ہارے نی اللہ فقط احمد ہی نہیں۔''

(ازالهاوبام سعد بخزائن جسم سهم

یعنی اگر حضرت میلیک کا نام صرف احمد ہی ہوتا تو ممکن تھا کہ اس پیش کوئی سے پچھ حصال جاتا \_ كيونكه آخرخود بهي تواحمه بين اور جب حضرت عليك كانام صرف احمد بي نبين بلك محمه بھی ہے تو آپ بالکل اس سے بے تعلق ہیں۔اس لئے کہ جلال وجمال سے مرکب ہونے کی وجہ سے خالص جمال ندر ہا۔ جوعیسیٰ میں تھا اور پیشین کوئی اسی وقت صادق آئے گی کے میسیٰ کی حقیقت بھی اندرموجود ہو۔جیبا کہ لکھتے ہیں۔ برطبق پیش گوئی مجرد احمد جواینے اندر حقیقت عيسويت ركهتا ہے بھيجا حميا۔

اس تحقیق سے ایک قاعدہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کیہم السلام کسی کی نسبت پیش کوئی کرتے میں توان کی حقیقت اس میں ہوا کرتی ہے۔جیسا کھیٹی کی حقیقت مرزا قادیانی میں ، بیثارا حادیث صححد سے او برمعلوم ہو چکا ہے کہ نوح علیہ السلام سے لے کرآ مخضرت مالیہ تک کل انبیاء نے دجال کی پیشین گوئی کی ہے۔اس قاعدہ کے روسے مرزا قادیانی کے اعتقاد میں یہ بات ضرور ہوگی کے کل انبیاء کی حقیقت اس وجال میں ہے جس کے ل کرنے کے لئے مرزا قاد مانی آئے ہیں گریہاں ایک وال بیدا موتا ہے کہ اب مرزا قادیانی کوافضل کہنا جا ہے مایا در یوں کو۔ کیونکہ مرزا قادیانی میں تو صرف حقیقت عیسویت بے اور یا در یول میں بحسب قاعدہ مذکورہ تمام انبیاء کی حقیقت ہے۔ قولہ اوراس آنے والے کانام جواحمر کھا گیا ہوہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہواوراس آنے والے کانام جواحمد کھا گیا ہوں میں بعدی اسمه احمد اشارہ ہوں کانام احمد اب بید کھناچا ہے کیسی علیہ السلام کے بعد قیامت تک جینے آنے والوں کانام احمد ہووہ غلام احمد ہو۔

یا احمد بیک یا احمد خال سب مثیل عیسی ہوں کے یا ان میں کوئی ما بدالا متیاز بھی ہے۔ اگر
بالکل تعیم کی جائے تو مرزا قادیانی کی شخی باتی نہیں رہتی اور استخصیص کا کوئی قرید نہیں۔ جس سے
مرزا قادیانی بی واغل ہوں لیکن جب ہم آ بیشریفہ کود کھتے ہیں تو وہ بزبان فیتے کہدر بی ہے کہ وہ
خاص رسول ہے۔ جس کا متبرک نام احمد ہے ندان میں کوئی غلام ہے نہ بیگ نہ خان ۔ اس کے بعد
مرزا قادیانی کا اس غرض سے کہ خود بھی شریک ہوجا کی بید کہنا کہ آنے والے کا نام احمد رکھا گیا ہے
غلط ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہتے کہ اس آنے والے رسول کا نام احمد ہے۔ ہر چند مرزا قادیانی نے
مرسی میں آنکھ بچا کردا ہل ہونے کی بیند بیرنکالی کہ لفظ رسول کوچوڑ کر صرف آنے والے کا نام احمد
ہے کھودیا۔ تاکہ کوگ رسالت کے دعوے سے چونک نہ جا کیں۔ گر سجھنے والے بجھ بی جاتے ہیں۔
مرک حقور کو دارد زدلم قصر مگر

چٹم مخنور تو دارد زدلم قصر جگر ترک مست است مگر میل کبابے دارد

اگریہ کہتے کہ اس آنے والے رسول کا نام احمہ ہے اور پیں وہی ہوں تو ہر طرف سے دارو کیرشروع ہوجاتی ۔ گرداخل ہونے کے بعد چپ ندرہ سکتے ۔ دبی آ وازش رسالة کا دعویٰ ہی کر بی دیا ۔ چنا نچہ اس بحث کے آخرش لکھتے ہیں کہ ش آخری زمانہ ش بھیجا گیا تا کہ اس آ بیشریفہ کا پر امصداق بن جا کیس اور رسول یا تنی من بعدی اسمه احمد ش کوئی کسر ندرہ جائے۔ یہاں شاید بیکہا جائے گا کہ جن تعالی نے وارسلنا الریاح اور اننا ارسلنا الشیاطین وغیرہ بھی فرمایا ہے۔ جب ہوا کی اورشیاطین کواللہ تعالی بھیجا کرتا ہے تو اگر مرزا قادیا نی نے اپنے کو بھیجا گیا ہوں کہا تو کون ی ہیری بات ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ہر چزکو خاص کام کے لئے حق تعالی بھیجا کرتا ہے۔ دیا ہوں کہا تو کون ی ہوئی بات ہوگئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ہر چزکو خاص کام کے لئے حق تعالی بھیجا کرتا ہے۔ مثلاً ہواؤں کو پانی برسانے کے لئے۔ اب مرزا قادیا نی کود کھنا چا ہے کہ کس کام کے لئے بھیجا کرتا ہے۔ مثلاً ہواؤں کو پانی برسانے کے لئے۔ اب مرزا قادیا نی کود کھنا چا ہے کہ بوں کے کہ زراعت وغیرہ بیں لگائے جا کیں۔ کیونکہ انہوں نے زمین داری چھوڈ کر علمی خدمت ہوں کے کے زراعت وغیرہ بیں اطلاح تعالی ہوں کے کہ زراعت وغیرہ بی لگائے جا کیں۔ کیونکہ انہوں نے زمین داری چھوڈ کر علمی خدمت اختیار کی ہے۔ جس سے ہدایت یا ضلالت متعلق ہے۔ آگر انسا در سے انسانا الشیطین کے مش

ابوداؤد، والترمذى عن ابر قیامت اس وقت تک قائم ندمو وعویٰ یمی موگا کدوه الله کے بھیج شکل اوّل سے مینتج مادہ تاریخ اس خدمت کا بن سکے

داخل ہیں تو ممکن ہے۔ کیونکہ شیا'

والے ہر زمانہ میں پیدا ہوتے

فرما کمیں گے کہ میں ہدایت کے۔

شريك مون تويه بات الل اسلام

کوخاتم النبین فرما کر ہمیشہ کے۔

سوائے دعویٰ رسالت کے اور کو **ک** 

کے کہ جب آ مخضرت اللہ اس

كهوه اس كےمصداق بنيں ورنه

یــأتــی مــن بعدی اسمه احــ الهاباتـــــــجسکونودانهول\_نـــ

صاف ظاہرہے کہان کودعویٰ رسا

ېي اور جو مدغې رسالت مووه د.

مدیث ٹریف ہے ہے۔" قبال

كذابون قريباً من ثلثين ك

علامات النبوة في الاسلاء

اب ہم یہاں نہایت

ادہ ناری ان صدرت کا بن سے ادہ تاریخ اس خدمت عدد سے عیسویت ثابت کی جا۔ الادہام میں لکھتے ہیں کہ ( گورٹم شریف نے وکینے کی چے

واحمد رکھا گیاہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف ابر سول یاتی من بعدی اسمه احمد' طام کے بعد قیامت تک جتنے آنے والوں کا نام احمہ

بی ہوں کے یاان میں کوئی ما بدالا تمیاز بھی ہے۔اگر میں دہتی اوراس شخصیص کا کوئی قرین نہیں۔جس سے پٹر یفہ کود کھتے ہیں تو وہ بزبان ضبح کہدر ہی ہے کہ وہ ہان میں کوئی غلام ہے نہ بیگ نہ خان۔اس کے بعد ہوجا کیں بیکہنا کہ آنے والے کا نام احمد رکھنا گیاہے الے ارسول کا نام احمد ہے۔ ہر چند مرز اقادیا نی نے الکے لفظ رسول کوچھوڑ کر صرف آنے والے کا نام احمد چونک نہ جا کیں۔ محر مجھنے والے مجھے ہی جاتے ہیں۔ وارو زولم قصر مجگر وارد زولم قصر مجگر

ول كانام احمد ہے اور ش وبى ہوں تو ہر طرف ہے روپ ندرہ سكتے ۔ و بى آ واز میں رسالة كا دعوىٰ بحى كر كہ من آخرى زمانہ ش بھیجا گیا تا كہ اس آپیشریفه كا معدی اسمه احمد میں كوئى كسرندرہ جائے۔
مان بعدى اسمه احمد میں كوئى كسرندرہ جائے۔
تعالیٰ بھیجا كرتا ہے تو اگر مرز ا قادیا نی نے اپنے كو بھیجا جواب ہے كہ فى الواقع ہر چیز كو خاص كام كے لئے مانے كے لئے اب مرز اقادیا نی كود محمنا چاہئے كہ جلىل القدر فخص ہیں اس واسطے تو نہیں بھیجے گئے ملیل القدر فخص ہیں اس واسطے تو نہیں بھیجے گئے ملیل القدر فخص ہیں اس واسطے تو نہیں بھیجے گئے ملیل القدر فخص ہیں اس واسطے تو نہیں بھیجے گئے ملیل القدر فخص ہیں اس واسطے تو نہیں کے مدیس ہے۔ اگرانا در سدانا الشینطین کے مدیس ہے۔ اگرانا در سدانا الشینطین کے مدیس

داخل ہیں تو ممکن ہے۔ کیونکہ شیاطین کے لئے کوئی حدمقر رئیس کی گئے۔ قیامت تک گمراہ کرنے والے ہر زمانہ بیں پیدا ہوتے رہیں گے۔ گر مرزا قادیانی اس کو قبول نہ کریں گے اور بہی فرما کیں گئے کہ بیں ہدایت کے لئے ہیجا گیا ہوں۔ جس سے مقصود یہ کہ رسولوں کے زمرہ بیل شریک ہوں تو یہ بات اہل اسلام ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہتی تعالیٰ نے آنخضر سعائے کے مواتے دعویٰ رسالت کے اور کوئی بات نہیں اور یہ دعویٰ ہمقتصائے مقام ان کولازم بھی تھا۔ اس کئے کہ جب آنخضر سعائے اس کے کہ مصداتی نہوئے قبالی ضرور ہوا کئے کہ جب آنخضر سعائے اس آیت شریفہ کے مصداتی نہ ہوئے تو بقول مرزا قادیائی ضرور ہوا کے کہ وہ اس کے مصداتی بنیں ورنہ فرقر آئی خلاف واقع ہوجاتی تھی اور وہ خود کہتے بھی ہیں '' رسول کہ وہ اس کے مصداتی بنیں ورنہ فرقر آئی خلاف واقع ہوجاتی تھی اور وہ خود کہتے بھی ہیں '' رسول کے اس معداتی بنیں ورنہ فرقر آئی خلاف واقع ہوجاتی تھی اور وہ خود کہتے بھی ہیں '' رسول کے اس کے مصداتی بنیں ورنہ فرقر آئی خلاف واقع ہوجاتی تھی اور وہ خود کہتے بھی ہیں'' رسول المامات سے جس کوخود انہوں نے بیان کیا ہے۔ مشکل'' انسی رسول اللہ الیکم جمیعا '' سے صاف خلا ہر ہے کہ ان کودوئی رسالت ضرور ہے۔

اب ہم يہال نہايت شخر دل سے گذارش كرتے ہيں كہ مرزا قاديا في دى رسالت ہو وہ دجال ہے۔ مغرىٰ كا جُوت اس .

ہيں اور جو مدى رسالت ہو وہ دجال ہے۔ مغرىٰ كا جُوت اہمى معلوم ہوا اور كبرىٰ كا جُوت اس .

مديث شريف ہے ہے۔ 'قسال المنبى عَلَيْ الله لا تبقوم السياعة حتىٰ يبعث دجالون كنذا بون قريباً من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله (البخارى ج ١ ص ١٠٠٠ باب كندابون قريباً من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله (البخارى ج ١ ص ١٠٠٠ باب علامات المنبوة في الاسلام، مسلم ج ٢ ص ٣٠٧ ، باب كتياب الفتن واشراط الساعة، ابوداؤد، والترمذي عن ابني هريرة كذافي كنزالعمال) ''يتى فرمايار سول التعلق في كر المناس وقت تك قائم ند ہوگى جب تك جموثے دجال قريب تميں كے ذلكين كے۔ سبكا دوئى ہي ہوك ہيں۔

شکل اقل سے یہ نتیجہ لکلا کہ خلام احمد قادیانی دجال ہے تو پہلے ہی ایسانام رکھا گیا کہ وہ مادہ تاریخ اس ضدمت کا بن سکے۔ لیعن سمائے غلام احمد قادیانی بشکل اقل دجال ہوتو ان کے نام نامی سے مادہ تاریخ اس خدمت کی نکل آ نا ایک مناسبت کے ساتھ ہوگا۔ بخلاف اس کے کہ اس عدو سے عیسویت ثابت کی جائے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے کی ہے۔ اب مرزا قادیانی جوازالة الله ہاں کیسے ہیں کہ (گورنمنٹ اگریزی دجال ہے) سواس سے کیا فائدہ۔ تولہ: ''قرآ ن شریف نے جوسے کے نکلنے کی چودہ سویرس مدت تھمرائی۔' پہلے اس آیت کے بتلانے کی ضرورت

دلیل بن کتی اس تقریر سے تو و مرزا قادیا تی نے: مطلب کی تائید میں لے لیتے کیا کرتے ہیں۔ مرزا قادیا تی المقادیان و بالحق انزلہ میں چھپ چکا ہے۔ بھراحیہ احادیث نبویہ میں پیش کوئی صاحب مرحوم مرزاغلام قادیہ صاحب مرحوم مرزاغلام قادیہ کرچتے انہوں نے ال فقرات بہت تعجب سے کہا کہ قادیا لی کھا ہوا ہے تب میں نے نظر صفحہ میں شاید قریب نصف کے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور شہروں کانا م اعزاز کے ساتھ

تفاكيسي ١٣٠٠ ميں نظے كا۔ ا

مقی کہ چودہ سوبرس تک سے بھی نگر ہے گا اور اگر حساب جمل سے نکل آنے کا نام قرارداد مت ہے تو جن آ تول میں عیسیٰ علیدالسلام کا ذکر ہے ان کے اعداد نکال کرد کھ لیجئے کہ چودہ سو بس پر انحصار نہیں ہوسکتا۔ پہلے سب سے زیادہ ستی اعداد تکالنے کے لئے وہ آ یہ بہرس میں حقيقت عيلي يعن احما في كأذكر - إيعن آية "ومبشرا برسول يأتي من بعدى اسمه احمد "محراس ميس ولدو نكلتے بيں - چونكماس ميس بہت سے خرجد كى ضرورت ہے۔اس كئے مرزا قادیانی اینے کام میں اس کوندلا سکے۔جب ان کواس مضمون کی کوئی آیت ندلی جس میں عیسیٰ یا احمکا ذکر موتوب امر مجوری بیآیة اختیاری "واناعلی دهاب به لقادرون" بس کمعنی یہ ہیں کہ ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں۔اب بیٹیس معلوم کیس کے لیجانے برقادر ہیں۔ کیونکہ آیے تو پوری ذکر بی نہیں کی جس سے خمیر کا مرجع معلوم ہو۔اس لئے کہاس کے اعداد بہت بره حات بیں۔اس البام کوانبوں نے اس طرح اٹھایا کہاس میں اسلامی جا ند کے سکے کی راتوں ک طرف اشارہ ہے۔جس سے ہر محض سمجھ جائے کہ خمیر جاند کی طرف چرتی ہے اور جاند جانے ے سلنے ہوجاتا ہے۔ مگر پوری آیٹ جودیکھی می تواس میں جا ند کا ذکر ہی نہیں۔ بلکہ بیذ کرہے کہ ہم آسان سے اندازہ کا یانی برسا کراس کوزین میں رکھتے ہیں۔ پھراس کے بعد فرمایا کہ ہم اس کو بھی كمائة يرقادرين - 'وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسكناه في الارض وانا على ذهاب به لقادرون "اسصورت مسمرزاقادياني ١٢٤ كعددكي آيت جواس غرض سے نکالی تھی کہ اپنے ظہور کے پیشتر اسلام کا جا ند ؤوب جائے گا۔ وہ بھی میجے نہیں ہے۔ بلکماس میں بھی تحریف کی ضرورت بڑی۔ کیونکہ بہ کی ضمیر جاند کی طرف چھیردی۔جس کا ذکر ہی نہیں تاکہ جہال اعتبار کر کے سمجھ لیس شایداو پراس کا ذکر ہوگا۔ چھر غلام احمد قادیانی سے بین کالا کہ تیرہ سو برس میں عیسی فط کا۔اب دیکھے کاس سلسلة قریری ابتداری کی کیسی علیدالسلام نے خبردی کہ میرے بعد ایک رسول آئیں مے جن کا نام احمہ ہے۔اس میں بیٹریف کی کہ آنخضرت فاق پر صادق نہیں آتی - پھریہ بات بنائی کرقرآن شریف سے ثابت ہے کہ چودہ سوبرس تک عیسیٰ نظے گا۔ پھراس بات كے ثابت كرنے كے لئے كھيلى تيره سوبرى ميں نكل برا۔ ايك آبي بيش كى كرقر آن سے البت ہے کہ اس اللم کا جا تدغروب کرے گا۔ حالاتکہ نداس میں جا ند کا ذکر ہے ند ١٢٢ه كا چراي نام كے محرد اعداد ١٠٠٠ اسوس بيمطلب تكالا كيسلى كے تكلنے كاستديكى ب معلوم نیس کداس سند کے ساتھ عیلی کو کیا مناسبت پہلے کوئی آیت یا حدیث سے بیاثابت کرنا ضرور

تھا کہ میسلی ۱۳۰۰ میں لکلے گا۔اس کے بعد اگریہ نام کے اعداد لکھے جاتے تو ایک شاعرانہ مضمون کی دلیل بن سکتی اس تقریر ہے تو وہ بھی نہ بنی۔

مرزا قادیائی نے جوطریقدا بجادکیا ہے کہ پھی وزیادتی کرک آیت یا صدیث کواپ مطلب کی تا تدیش لے لیتے ہیں۔ یہ طریقہ کوئی قابل تحسین ٹیس۔ اکثر آزاد فیرمتدین بھی کام کیا کرتے ہیں۔ مرزا قادیائی (ازالدالاوہام) بھی لکھتے ہیں اور بیالہام 'انسا انسزلناہ قریباً من السقادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل و کان و عداللہ مفعو لا ''جوبرا ہیں احمہ یہ میں جھپ چکا ہے۔ بھراحت اور ہا واز بلد طاہر کر رہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف بی یا احادیث نبویہ بیل گوئی ضرور موجود ہے ۔۔۔۔۔ کہ شفی طور پر ہیں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرجوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیش کر ہا واز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور بہت تجب سے کہا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف ہیں کھا ہوا ہے۔ ہب انہوں نے کہا یہ دیکھو کر جست تجب سے کہا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف ہیں کھا ہوا ہے۔ ہب انہوں نے کہا یہ دیکھو صفی میں شاید قریب نصف کے موقع پر بھی الہا می عبارت کھی ہوئی موجود ہے۔ ہب میں نے ایک صفی میں شاید قریب نصف کے موقع پر بھی الہا می عبارت کھی ہوئی موجود ہے۔ ہب میں نے ایک دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہوں کا نام اعزاز کے ماتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے ، مکہ یہ یہ قادیان۔

(ازالهاو بام ص ٢ ٢ تا ٢ ٢ حاشيه بخزائن ج ٢ ص ١٣٨ تا ١٥٠١)

مرزا قادیانی کے دعوے عیسویت پر جب بیاعتراض ہوا کھیئی علیدالسلام کاوشق ہیں اتر ناصح صحیح احادیث سے ثابت ہے قوانہوں نے خود بیسوال کر کے اس کا جواب دیا کہ: "دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعال کیا گیا ہے۔ چونکہ امام حسین کا مظلومانہ واقعہ خدا تعالی کی نظر میں بہت عظمت ووقعت رکھتا ہے اور بیرواقعہ حفرت سے کے واقعہ سے ایساہم رنگ ہے کہ عیسائیوں کو بھی اس میں کلام نہیں ہوگ ۔ اس لئے خدا تعالی نے چاہا کہ آنے والے زمانہ کو بھی اس کی عظمت اور سے مشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا تا کہ پڑھنے والوں اور سے مشابہت سے تعبیہ کرے۔ اس وجہ سے دمشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا تا کہ پڑھنے والوں کی آئی کھول کے سامنے وہ زمانہ آ جائے جس میں لخت جگر رسول النظافیہ حضرت سے کے طرح کی آئی کھول کے سامنے وہ زمانہ آ جائے جس میں لخت جگر رسول النظافیہ حضرت سے کے طرح کی اس مشق کو جس سے دانہ کی اس مشق کو جس سے دمشق اشقیاء کے محاصرہ میں آئی کرتل کئے گئے۔ سو خدا تعالی اس دمشق کو جس سے ایسے ظلم واحکام نظنے سے اور جس میں ایسے سنگدل اور سیاہ وروں

كااوراكر حساب جمل ي فكل آف كانام قرار داد ربان كاعداد نكال كرد مكيد ليجئه كه چوده سو ستحق اعداد تکالنے کے لئے وہ آیہ ہے جس میں ومبشرا برسول يأتي من بعدى اسمه ن میں بہت سے تخرجہ کی ضرورت ہے۔اس لئے ان کواس مضمون کی کوئی آیت نه ملی جس میں عیسیٰ اعلے ذھاب به لقادرون "جس کے معنی ب سیس معلوم کرس کے پیجانے پر قادر ہیں۔ مرجع معلوم ہو۔اس لئے کہاس کے اعداد بہت الفایا کهاس میں اسلامی جاند کے سکنح کی راتوں ا كفير جاند كي طرف بحرتى باور جاند جاني ن میں جا ندکا ذکر بی نبیں۔ بلکہ بیذ کر ہے کہ ہم کھتے ہیں۔ چراس کے بعد فر مایا کہ ہم اس کو بھی اء بقدر فاسكناه في الأرض وإنا على قادیانی ۲۲۱ کے عدد کی آیت جواس غرض سے جائے گا۔وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اس میں بھی طرف پھیردی۔جس کا ذکر ہی نہیں تا کہ جہال غلام احمرقادیانی سے بینکالا کہ تیرہ سو برس میں یمی کفیسی علیه السلام نے خبر دی کہ میرے بعد ى يتحريف كى كه آنخفرت الله يرصادق نہيں ، ہے کہ چودہ سوبرس تک عیسیٰ نکلےگا۔ پھراس مین فکل برارای آید پیش کی کرقر آن سے ےگا۔ حالانکہ نہ اس میں جاند کا ذکر ہے نہ ، بیمطلب نکالا کوئیسلی کے نگلنے کاسنہ یمی ہے بلے کوئی آیت یا حدیث سے بیٹابت کرنا ضرور

لوگ پیدا ہو مکئے تھے۔اس غرض ۔ے تشابہ بنا کر لکھا کہ اب مثمل دشق عدل اور ایمان پھیلانے کا بواكرة ب\_اكرمرف الم میڈ کوارٹر ہوگا۔ کیونکداکٹر نی ظالموں کی بتی ہی میں آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ احت کی جگہ کو برهادی جاتی توچیمان بركت كے مكانات بناتا رہتا ہے۔اس استعاره كوخدائے تعالى نے اس لئے اختيار كيا كہ يزھنے قاعدہ نے تو تمر ہی توڑ دی والے دوفائدہ اس سے حاصل کریں۔ ایک بیرکہ امام مظلوم حسین کا دردناک واقعہ شہادت جس کی الهامول كاسلسله ايك مدت ورأ دمشق کے لفظ میں بطور پیش کوئی اشارہ کی طرز برحدیث نبوی میں خبردی گئے۔اس کی عظمت اور زیادتی بی کا اندیشہ ہے۔ اِس وقعت دلوں برکھل جائے۔ دوسراید کہ تالیتی طور پرمعلوم کر جاویں کہ جیسے دشق میں رہنے والے اورا گلے بچھلے الہاموں کی آ پینے دراصل یبودی نہیں تھے۔ گر یبودیوں کے کام انہوں نے کئے ایبا ہی جو ک آنے والا ہے۔ جائے گا۔قادیان والی آیت آ دراصل سے نبیں ہے۔ گرمیے کے روحانی حالت کامٹیل ہے اوراس جگہ بغیراس مخف کے کہ جس کے معلوم نبين كيبى قيامت برياكر دل میں حسین کی وہ عظمت نہ ہوجو ہونی جائے۔ ہرا کی مخص اس دمشقی خصوصیت کوجوہم نے بیان کی ہے کمال انشراح صدر سے ضرور تبول کر لے گا اور نہ صرف قبول بلکداس مضمون برنظر امعان كرف سي تل القين تك يفي جائكا" (ازالداد بام ١٩٥ تاا عماشية زائن جسم ١٣١،١٣١) اس الهام ميں منہ اس تقرريس مرزا قادياني نے كئي امور ثابت كئے ہيں۔ طرف ہے تو چندال مفما كفتر قرآن شریف میں قادیان کانام موجود ہے۔ نام بيموقع نه هوگا - محرمرزا قادیان ورمشق میں مشابہت معنوی ہے۔ قرآن میں بھائی صاحب۔ سى ..... حديث شريف مين قاديان بلفظ دمثق بيان كيا كيا -ہوگی کے قرآن کریم میں بیآ ہ

مثل مکه ومدینهٔ قرآن شریف

سکتی۔اس لئے کہاس کا ذکر

دوسرے الہاموں کے انزلنا

میری طرف پھرتی ہےاور ج

ہے۔قرآن شریف کی طرف

ہی کی طرف پھرتی ہے۔ مگر:

قادیان نہیں اتارا گیا اور ہم

کہددیا کہ مجھ پریدالہام ہوا

قادیان میں اترنا واقعہ کے

جايته بين مرتطبق الوفق

دشت کے اوگ ظالم ہونے کی وجہ سے قادیان میں برکت پھیلی اور عدل کا

میڈکوارٹر ہوا۔

عیسی علیہ السلام کے دعق میں اترنے کی پیش کوئی جوحدیث شریف میں بافظ دمش میں امام حسین کی شہادت کے واقعہ کا اشارہ ہے۔

٢ ..... يه بات يقين طور يه معلوم موكى كه جيد دهن ميسمثل يبود كے تعاليا بى قاديان من من كامثيل آ كا-

قرآن ش قادیان کا تام تلاش کرنے کی ضرورت مرزا قادیانی کواس وجدے موئی کہ "انسا انزلناه قريباً من القاديان "كالهام بواتها- چانچه وه كفت بيل كن" يالهام بصراحت اوربا وازبلندظام كررباب كهقاديان كانامقرآن شريف مي موجود ب-" اس سے ایک نی بات معلوم ہوئی کہ الہام میں جس چیز کا نام ہووہ نام قرآن میں ضرور

گی امور ثابت کئے ہیں۔ ماقادیان کا نام موجودہے۔ مامثا بہت معنوی ہے۔

، ن قاديان بلفظ دمشق بيان كيا كيا \_

لم ہونے کی وجہ سے قاویان میں برکت پھیلی اور عدل کا

کے دمثق میں اترنے کی پیش کوئی جو حدیث شریف میں اواقعہ کا اشارہ ہے۔ استعمال مصرف مصرف مشہبات کا استعمال مصرف

معلوم ہوگئ کہ جیسے دمثق میں مثیل یہود کے تھے ایسا

کرنے کی ضرورت مرزاقادیانی کواس وجہ ہے ہوئی کہ بان "کاالہام ہواتھا۔ چنانچدوہ کھتے ہیں کہ:" بیالہام بان کانام قرآن شریف میں موجود ہے۔" لُلُ کہ الہام میں جس چیز کانام ہووہ نام قرآن میں ضرور

ہواکرتاہے۔ اگرصرف یہی ایک آیت ''انسا انسزلسناہ قسریباً من القادیان ''قرآن میں بردھادی جاتی تو چندال فکر کی بات نہ تھی۔ یہ ایک مصیبت تھی۔ کسی طرح نمٹ کی جاتی ۔ عمراس قاعدہ نے تو کمر ہی تو ز دی کہ جو چیز الہام میں ہو وہ قرآن میں بھی ہوگی۔ مرزا قادیانی کے الہاموں کا سلسلہ ایک مدت دراز سے جاری ہے اور ابھی اس کے ختم ہونے کی تو قع بھی نہیں۔ بلکہ زیادتی ہوگی الہاموں کی آمذیادہ ہوگی اور المحلی بچھلے الہاموں کی آمیتیں بردھتی جا کی گی۔ جس سے بجائے خود ایک دوسرا قرآن تیار ہو جائے گا۔ قادیان والی آمت ایک عالم کو برہم کردہی ہے۔ جب وہ پوٹ کا پوٹ نیا قرآن نطاع الو معلوم نہیں کیسی قیامت بریا کرےگا۔

291

روز اوّل که سرزلف تودیدم گفتم که پریشانی این سلسله را آخر نیست

 چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ وہ یہ کہ انا انزاناہ کا کہنے والا کوئی دوسرا بی ہے جس کی تقدیق خود مرزا قادیانی ہرجگہ کرتے ہیں۔ چنانچ ضرورت الامام میں لکھتے ہیں کہ:'' جب کسیدعبدالقادر جیسے اہل اللہ ومردفر دکوشیطانی الہام ہوا تو دوسرے علمة الناس اس سے کیوکرن کے سکتے ہیں۔''

(مرورة الامام ص ماج ١٣٥٥ مردرة الامام

ہے۔''اورآ تخضرت کی ۔

کی تعبیری حاجت ہوتی ہے

مكاشفه كوآنخضرت الملطقة -

آ تخضرت الله يراس باب!

وه لکھتے ہیں کہ قادیان اور د<sup>م</sup>

کے واتعے نہایت جمرنگ ہیں

مظلوميت كامقام بونامرزا

بلکہ نہایت عظمت وشان کے

"وما قتلوه وما صلبو

الله اليسب "اوراكر

مرزا قادیانی کہتے ہیں تو پ

تا كەقادىيان اوردمىش مىں

ثابت كياجأ تاكدامام حسين

جومشابہت بیان کی جارہی

شبہ ہے کہ اجرائے احکام

چرھانے کے احکام قادیا

احکام جاری ہوئے اور ب

قاديان مين عيسى عليه السلا

مشابہت کہاں سے آمنی

طرفين مين موجود ہونامنر

مديث ثريف كى لمرف ا

المنارة البيضاء شر

اتریں مے مقصودان کار

استعاره ایک شم کا مجاز .

بجرمرزا قاديا

اس صورت میں مرزا قادیانی کی تقدیق بھی ہوجاتی ہے کہ ان کو الہام ضرور ہوا اور قرآ ن شریف کا قادیان میں اتر تا بھی نہیں لازم آتا۔ البتہ صرف اتی جرات کی ضرورت ہے کہ وہ الہام شیطانی مان لیا جائے اور سے چتمال برنم بھی نہیں۔ اس لئے کہ جب ہم خلاف واقعہ اور جھوٹ کے مقابلہ میں اس کو لاکر دیکھتے ہیں تو ہمعداق من اتبلی بلجتین فیخیا را ہو نہا کے اس کو الہام شیطانی سبحت مرزا قادیانی کو بھی مفید ہے۔ اس لئے کہ جھوٹا رسول ہرگز نہیں ہوسکتا جس کا دعوی مرزا قادیانی کو بھی مفید ہے۔ اس لئے کہ جھوٹا رسول ہرگز نہیں ہوسکتا جس کا دعوی مرزا قادیانی کو ہو اور نہ بھر دوامام زمان کی بیشان ہے کہ خلاف واقعہ یا جھوٹ کو کی خبر دے دہا۔ اس مصورت میں مرزا قادیانی اپنی ہوا۔ اس صورت میں مرزا قادیانی اپنی ذات سے بری الذمہ ہوجا کیں کے کہ جو پھرانہوں نے واقعہ میں دیکھا کہ دیا۔ اس سے کیا بحث کہ دیکھانے والاکون تھا۔ وہ تھل مرزا قادیانی کا نہیں جو اس کے ذمہ وار ہوں۔ بلکہ دکھانے والا قابل مواخذہ ہوگا۔ ہر چندوہ اپنی برات ظاہر کرے۔ جیسا کہ تی تعالی فرما تا ہے۔ "کہ مثل الشیطان اذا قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منان انہ اختال الله رب العالمین (حشر: ۱۷) "محم مواخذہ سے وہ بری نہیں ہوسکا۔ منان انہ اختال الله رب العالمین (حشر: ۱۷) "محم مواخذہ سے وہ بری نہیں ہوسکا۔ منان انہ اختال الله رب العالمین (حشر: ۱۷) "محم مواخذہ سے وہ بری نہیں ہوسکا۔ منان انہ اختال الله ما فی الغاد"

البته ایک الزام مرزا قادیانی کے ذمہ عائد ہوگا کہ انہوں نے الہام شیطانی اور رحمانی میں فرق نہ کیا۔ گرافل دائش اس باب میں بھی ان کو معذور رکھ سکتے ہیں کہ الہام ایک کیفیت وجدانی کا نام ہے۔ جوانسان میں پائی جاتی ہاوروہ اس کواپنے میں احساس کرتا ہے یہ کیا معلوم وہ کہاں سے آئی۔ جب شیطان الہام کرنے پر قادر ہے تو وہ ایسا بے وقو ف نہیں کہ اپنا نام اس الہام کے وقت بتا کر خبر دار کردے۔ جس سے اس کا مقصود فوت ہوجائے۔ غرض اس الہام کو شیطانی کہیں تو مرزا قادیانی کو بی فرمانا سراوار شیطانی کہیں تو مرزا قادیانی کو بی فرمانا سراوار شیس کر آن شریف میں قادیان کا نام ہے۔ مرزا قادیانی کو اپنام الہام المراحت اور بآواز بلند کہدر ہاہے کہ قادیان کا نام قر آن شریف میں ہے جو لکھتے ہیں کہ: ' یہ الہام المراحت اور بآواز بلند کہدر ہاہے کہ قادیان کا نام قر آن شریف میں

والا کوئی دوسرا ہی ہے جس کی تقیدیق خود میں لکھتے ہیں کہ:''جب کہسیدعبدالقادر جیسے اس اس سے کوئکرنج کتے ہیں۔'' (ضن قال مام سے کہارہ سام سے کردی

بتهما انهما فی الغاد"

بوگا که انهوا نے البام شیطانی اور رحمانی

دمغدور رکھ سکتے ہیں کہ البام ایک کیفیت

س کواپنے میں احساس کرتا ہے یہ کیا معلوم
ہے تو وہ ایسا ہے وقوف نہیں کہ اپنا نام اس
معمود فوت ہوجائے۔غرض اس البام کو
موسکا۔ گرمرزا قادیانی کو بیفر مانا سزاوار
یانی کواپنے البام ومکاهفہ پرکس قدروثو ق
دیا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں

ہے۔'اورآ تخضرت اللہ کے مکافقہ کی نبت کتے ہیں کہ اس میں ایک ایسا الہام رہتا ہے کہ اس كالعبيرك حاجت موتى ب چنانچاو يرمعلوم موادادنى تأمل سے ظاہر ب كمرزا قاديانى اين مادفه کو آخضرت الله کے مادف سے کس قدر برحارے ہیں اور کس قدر اپی فضیلت آ تخضرت الله بالله بالبابيل بيان كررب بين مرا خرى زمانه كمسلمانون كواس كى كيابروا-وہ لکھتے ہیں کہ قادیان اور دمشق میں مشابہت معنوی ہے۔اس لئے کہ اماحسین اور عسلی علیه السلام کے واتعے نہایت ہمرنگ ہیں۔مطلب اس کامیہ واکہ قادیان مشہد اور دمثق مشہد بہہ ہے اور وجہ شبید مظلومیت کا مقام ہونا مرزا قادیانی ہے کھیٹی علیہ السلام نہ مارے مجنے نہولی پرچڑ ھائے مجنے۔ بلكه نهايت عظمت وشان كرماته مشادال وفرحال آسان پر چلے مكئے \_ چنانچ يتن تعالى فرما تا ہے ـ "وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وقوله تعالى وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه "اوراكر بالفرض عيسى عليه السلام بحالت مظلوى سولى يرج مائي بحى محريب مرزا قادیانی کہتے ہیں تو پہلے یہ ثابت کرنا ضرورتھا کہ عیسیٰ علیه السلام پر قادیان ہیں ظلم ہوا تھا۔ تا کہ قادیان اور دمثق میں مشابہت ثابت ہو جومقصوداس تقریرے ہے اوراس کے ساتھ بیمی ثابت كياجاتا كدامام حسين عليدالسلام دمشق يس مظلوم شبيد موع - كيونكدان وونول شبرول ميل جومشابہت بیان کی جارہی ہے اس میں وجہ شبریجی ہے کدونوں مظلومیت کے مقام ہیں اور اگر وجہ شبہ ہے کہ اجرائے احکامظلم کے مقام بیں تو بیٹابت کرنا ضرور تھا کھیٹی علیہ السلام کوسولی پر چر ھانے کے احکام قادیان سے جاری ہوئے تھے۔ جیسے ومثل سے امام حسین پرظلم کرنے کے احکام جاری ہوے اور بیدونوں امرخلاف واقعہ ہیں۔ یعنی ندوشق میں امام حسین رظم ہواند قادیان میں عیسیٰ علیدالسلام پر۔ پھران دونوں واقعوں کے ہم رنگ ہونے سے قادیان ومشق میں مشابہت کہاں سے آحمی ۔ کیونکدوجہ شبید طرفین میں موجودنیس ۔ حالانکدمشابہت کے لئے اس کا طرفین میں موجود ہونا ضروری ہے۔

پر مرزا قادیانی جو لکھتے ہیں کہ لفظ وشق بطور استعارہ قادیان پر استعال کیا گیا۔ اس صدیث شریف کی طرف اشارہ ہے۔ 'اذب عدث الله المسیع ابن مسریم فیننزل عند المسمنارة البیضاء شرقی دمشق ''یعنی علیه السلام وشق کے شرقی جانب منارہ کے پاس اتریں کے مقصودان کا بیہ کروشق سے مرادقا دیان ہے۔ عوماً اہل علم اس بات کوجانے ہیں کہ استعارہ ایک قتم کا مجاز ہے۔ اس لئے کہ اس میں بھی لفظ اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل نہیں استعارہ ایک قتم کا مجاز ہے۔ اس لئے کہ اس میں بھی لفظ اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل نہیں

وغيره سے مکہ عظمہ کی عظمیة

ہیں چند برے بھی ہوتے ہے

میں رہنے والوں کی تعریقیں

میں رہنے والے نہایت بر

مخالفت-نعوذ بالله من

آئی۔ نہ قادیان ودمثق میں

ہوسکتا ہے۔ مگرمرزا قادیانی

ہیں کہ نڈمیسی اتریں گے ندا

کے اترنے کی جکہ ہے تو قاد

كهظلافت امام حسين كاحق

مرزا قادياني بمحى چونكه عيسو

ملمانوں کو جاہتے کہ ایے

غدائے تعالی نے ومثق کوا

**موكاً ـ كيونكها كثر ني ظالمور** 

انبياءآتے رہتے ہیں۔الر

آتے رہتے ہیں)اگر فتم نم

لبتی ہونا ثابت کرکے ک*ھا* 

اس میں ایمان وعدل کھیلے

بهيجا كميارجبيها كهاو برمعلو

نەئمى سے بىسنا كەقاد يان

ہے کہ غیر معمولی طور پریاد

حاصل بدكه قا

ال سے کھا ہر

مرزا قادياني ن

اب د یکھتے کہ ڈ

ہوتا۔ اس وجہ سے وہاں ایسے قرینہ کی ضرورت ہے کہ متن موضوع لہ مراد نہ ہونے کو صراحة بنااد ہے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ اگر کوئی کے کہ بیں نے ایک شیر کود یکھا تو اس سے یہی سجھا جائے گا کہ شیر کود یکھا ہوگا۔ یہ کوئی نہ سجھے گا کہ کسی جواں مرد آدی کو اس نے دیکھا جو تیر چلار ہا تھا تو اس سے ہر قرینداس پر قائم نہ کیا جائے اور اگر یوں کیے میں نے ایک شیر کود یکھا جو تیر چلار ہا تھا تو اس سے ہر قشق سجھ جائے گا کہ اس نے شیر کود یکھا نہیں بلکہ کسی جواں مرد آدی کود یکھا ہے۔ کیونکہ تیر چلانا اس امر پر قرینہ ہے کہ شیر کا حقیقی معنی مراد نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک قرینہ نہیں ہو معنی حقیقی معنی مراد ہوتا تو اس پر کوئی قرینہ ضرور ہوتا۔ حالانکہ کوئی قرینہ نہیں متروک ہوتا۔ حالانکہ کوئی قرینہ نہیں اس سے مراد ہوتا تو اس پر کوئی قرینہ ضرور ہوتا۔ حالانکہ کوئی قرینہ نہیں اس سے مراد ہوتا تو اس پر کوئی قرینہ ضرور ہوتا۔ حالانکہ کوئی قرینہ نہیں اس سے مراد ہوتا تو اس پر کوئی قرینہ ضرور ہوتا۔ حالانکہ کوئی قرینہ نہیں مراد ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دشق اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہے اور قادیان اس سے مراد ہوتا تو اس مراد ہوتا کہ میں مستعمل ہے اور قادیان اس سے مراد ہوتا ہے۔ کوشن غلط ہے۔

اور نیزعلم بیان میں مصرح ہے کہ استعارہ اعلام میں جائز نہیں۔ مثلاً کہا جائے کہ فلاں مخص مکہ معظمہ میں داخل ہوا اور اس سے بیمراولی کہ دبلی یا لکھنؤ میں داخل ہوا تو ہر گرضیح نہیں۔ اس طرح دمشق سے قادیان مراد لیناضیح نہیں۔ شاید یہاں بیکہا جائے گا کہنی کو حاتم کہنا صیح ہے۔ حالانکہ حاتم بھی ایک شخص کا نام تھا۔ اس کا جواب بیہ ہے کہ حاتم سخاوت میں ایسا مشہور ہے کہنی معنی کے طرف ذہن نہیں جاتا۔ بلکہ حاتم کہنا اور جواد کہنا ہرا ہر ہے۔

اس وجہ ہے کو میں میں میں اس کے متر وک ہو گئے۔ چنانچے تمام کتب فن میں مصرح ہے اور فلا ہر ہے کہ دشق میں یہ بات صادق نہیں آئی۔ جس وقت آنحضرت اللہ نے الملام کا دمشق میں ایر بات صادق نہیں جانیا تھا کہ وہ محل اجرائے احکام ظلم ہے۔ بلکہ کا دمشق میں اتر نابیان فر مایا اس وقت یہ کوئی نہیں جانیا تھا کہ وہ محل اجرائے احکام ظلم ہے۔ بلکہ برعس اس کے مسلمانوں کے اعتقاد میں وہ نہایت عمدہ اور برگزیدہ مقام تھا۔ کیونکہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کے نہتر بن عباد کے رہنے گی جگہ پاس تمام شہروں میں دمشق کی بیتر بین عباد کے رہنے گی جگہ ہاں تمام شہروں میں دمشق کی نصیات میں بیدوارو ہے کہ شام اور خدائے تعالیٰ کے بہتر بن عباد کے رہنے گی جگہ ہا اور خدائے تعالیٰ کے بہتر بن عباد کے رہنے گی جگہ ہا اور خدائے تعالیٰ کے بہتر بن عباد کر ہنے گی جگہ ہا ور خدائے تعالیٰ کے بہتر بن عباد ور تمام امت میں کیا جائے کہ جب آنحضرت کے تعالیٰ اس کی خرابی کہ وہاں کے لوگ بدترین خلق ہیں۔ اگر بندروز بزید نے ظلم کے احکام جاری کے تو اس ہومشق کی ذاتی فضیات کو کیا فقصان جیسے ایو جہل چندروز بزید نے ظلم کے احکام جاری کے تو اس سے دمشق کی ذاتی فضیات کو کیا فقصان جیسے ایو جہل

اعلام میں جائز نہیں۔مثلاً کہاجائے کہ فلاں بلی یا کھنو میں داخل ہوا تو ہر گر صحیح نہیں۔ای ل میں کہا جائے گا کہ تنی کو حاتم کہنا صحیح ہے۔ ہے کہ حاتم سخاوت میں ایسا مشہور ہے کہ شخصی ہنا ہرا ہر ہے۔

وغیرہ سے مکم معظمہ کی عظمت میں کوئی تقص نہ آیا یہ تو قاعدہ ہے کہ جہاں اچھے لوگ بکثرت ہوتے ہیں چند برے بھی ہوتے ہیں۔ بڑی جیرت کی بات ہے کہ آنخصرت اللہ تو دمشق کواچھا اور اس میں دہنے والوں کی تعریفیں فرماویں ادر مرزا قادیانی برخلاف اس کے بیہ کہتے ہیں کہ وہ برا اور اس بریہ میں رہنے والے نہایت برے ہیں۔ یہ کسی ب باک ہے کہ امتی ہونے کا دعوی اور اس پریہ مخالفت۔ نعوذ باللہ من ذالك!

اب دیکھے کہ نہ دمشق میں کوئی ذاتی برائی ہے نہ باعتبار واقعہ کے اس میں کوئی برائی ان ہے نہ باعتبار واقعہ کے اس میں کوئی برائی ہو نہ ان ہے سی کے اس میں کی وجہ سے سی کو سی کا استعارہ دمشق کا علم ہونے کی وجہ سے سی ہوسکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی زبر دمی نزول عیمی علیہ السلام کی حدیث کوجیوٹی بنانے کے فکر میں کہتے ہیں کہ نہ علیمی اترین کے نہ دمشق ان کے اتر نے کی جگہ ہے۔ اگر عیمی ہوں اوراگر ان کے اتر نے کی جگہ ہے۔ اگر عیمی ہوں اوراگر ان کے اتر نے کی جگہ ہے۔ اگر عیمی ہوں اوراگر ان کے اتر نے کی جگہ ہے تو تا ایس سے پوچھا کے اتر نے کی جگہ ہے اور آئی ہے۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ فلافت امام سین کا حق تھا۔ کہ ماشق جیں۔ اس متم کی بات کہیں تو کوئی تجب کی بات نہیں۔ مرز اقادیانی بھی چونکہ عیسویت کے عاشق جیں۔ اس متم کی بات کہیں تو کوئی تجب کی بات نہیں۔ کہ مسلمانوں کو چا ہے کہ ایسے بین کہ مسلمانوں کو چا ہے کہ ایسے بین کہ مسلمانوں کو چا ہے کہ ایسے بین کہ خدا کے تعالی نے دمشق کونشانہ بناکر لکھا کہ اب مثیل دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر موگا۔ کے ونکہ اگر نی ظالموں کی بستی میں آئے رہتے ہیں۔

حاصل یہ کہ قادیان مثمل دمثق ہے۔ یعنی ظالموں کی بستی ہے اور ایسے بستیوں میں انبیاء آتے رہتے ہیں۔اس لئے خود بدولت قادیان میں عدل پھیلانے کو آئے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ وہ ختم نبوت کے قائل نہیں۔ جبی تو کہا کہ (انبیاء الی بستیوں میں آ سے رہتے ہیں) اگر ختم نبوت کے قائل ہوتے تو آتے رہتے سے کہتے جب قادیان کا ظالموں کی بستی ہوتا فابت کر کے کہا کہ الی بستیوں میں انبیاء آتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ دعویٰ کیا کہ میں اس میں ایمان وعدل پھیلانے کو آیا ہوں اور نیز لکھتے ہیں کہ آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی احمد بھیجا گیا۔ جبیا کہ اور معلوم ہوا تو ان کے دعوے نبوت میں کیا شک ہے۔

مرزا قادیانی نبوت کی طمع میں قادیان کے لوگوں کوزبردی طالم ہنادہ ہیں۔ ہم نے تو نہ کی سے بیسنا کہ قادیان طالموں کی ہتی ہے نہ کوئی اس میں ظلم کا ایسا واقعہ کتب تو اریخ سے قابت ہے کہ غیر معمولی طور پریادگار ہو۔ البنة ہم اس کا اٹکارٹیس کرسکتے کہ مرزا قادیانی پروہاں کے لوگوں اورکسی کی موت ہے ہے ہجرت کی توبت بقول مرزا قادماني مبخوض ہونا ثابت کے ظلم وزياح مقعودمرف خرالي كي جهت قاديان لم مريح فوت ومثق بم الري كاخروم "ان اقل عمراز 150 علم كيا\_ ال مناسبت الإثبي ان حرات افتراضات يوسا صاحب معيار اعلى درجه كرح المؤمن من

كامثاورية

نے بورش کی ہوگی۔ محروہ بھارے اس مس معدور ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کی ول آ زاری اوراشتعال طبع کا کوئی وقیقها ٹھاندر کھا۔ان کےعلماءومشامخین زماند برگالیوں اورلعنت کی وہ بوجھاڑ کی کہ الا مان ہس کوآب دیکھ عظمان کی دینی کتابوں کولکھا کہ شرک سے مجری ہوئی ہیں۔ان کے اعلی ورجہ کے مقتداء لیعنی محاب اور تابعین وحدثین وغیرہم پرشرک کا الزام لگایا۔ان کے نبی کی شان میں جوآ یت وارد موئی اس کے مصداق خود بن بیٹھے۔ان کی کتاب لیعن قرآن شریف میں تحریف کر کے بگاڑنے کا گویا بیز ااٹھایا۔ نبوت اور رسالت کا دعویٰ کر کے ان کے نبی کی رياست كوجوقيامت تك قائم ب چميناچا بال پر بھى اگر دولوگ برہم نہ ہوتے تو خداادر سول کے پاس ان کا نام کس زمرہ میں لکھا جاتا اور ہم چشموں میں ان کی کس درجہ کی بےحرمتی اور بے غیرتی ثابت ہوتی۔ کیما ہی بےغیرت مسلمان ہوممکن نہیں کہ اتنی باتیں سن کراس کی رگ حمیت جوث میں نہ آئے۔مرزا قادیانی اگر گورنمنٹ کی حمایت میں نہ ہوتے تو دیکھتے کہ قادیان ہی کے لوگ کیا کرتے۔اب بھی کسی اسلامی سلطنت میں اپنے تصنیفات لے جائیں اور پھر دیکھیں کہ کیا کیفیت ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کو گورنمنٹ کا بہت شکریداداکرنا جائے۔ مگر بجائے شکرید کے مورنمنث كودجال كبتي بي جبيها كدرساله عقائد مرزامطبوعه امرت سريس لكها بهاوروه قاديان کی گورنمنٹ کو ظالم قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کو دعثق کے ساتھ تشبیہ دے رہے ہیں۔ جس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ جیسے دمش کی حکومت میں حضرت امام حسین برظلم اور بیداد کے احکام جاری ہوئے۔قادیانی کی حکومت ہے بھی ایساہی ہوااور نہ برخض جانتاہے کہ حضرت امام حسین پر دمثق مين ظلمنيين مواجس سے مرزا قادياني كي مظلوميت قاديان مي بطورتشبيه ثابت موراسان شرع شریف سے تو دھت کی مرح ثابت ہے۔ محرمرزا قادیانی اس کی ندمت اس بناء برکرتے ہیں کہاں میں حضرت امام حسین برآ مخضرت اللہ کے بچاس برس بعدظلم ہوا۔ حالا تکہ حضرت اللہ ع نے شہادت کا واقعہ جو بیان فر مایا اس میں اگر دھتن کا نام بھی ہوتا تو سیمجما جاتا کہ بیشہر دار الظلم موگا۔ برخلاف اس کے خاص طور برصراحة ومثل کی تعریف کی عبیا کداہمی معلوم مواا گرصرف اس بناء يركسي زمانه يس كسي شريس ظلم مواورايسي شركانام ليني ساس ظلم كى طرف اشاره موتامو توبيلازم آئے گا كه جہال مكمعظمه كانام قرآن وصديث من آئے ان تمام اذيتول كى طرف اشاره موجائے جوآ تخضرت اللہ بردس باره سال تک موتی رہیں۔جن کا حال متعددا حادیث میں موجود ب\_ابل اسلام برايين ني كريم الله كى ادنى تكليف كاصدماس قدر بونا جائي يا

اورکسی کی موت سے ہو۔ چہ جائیکہ آئی مدت تک چیم صدمات و تکالیف شاقہ جاری رہے۔ جس سے ہجرت کی ٹوبت کو پنچے۔ اگر ذکر مکہ سے اشارہ ان تمام اذبتوں کی طرف ہوتو وہ شہر مبارک بقول مرزا قادیانی معاذ اللہ مبغوض ہونا چاہئے۔ حالانکہ نہ کسی حدیث سے مرزا قادیانی اس کا مبغوض ہونا ثابت کر سکیں مے نہ کوئی مسلمان اس کومبغوض کہ سکتا ہے۔ کیونکہ چند بدمعاشوں کے ظلم وزیادتی سے کوئی متبرک اور محدوح شہر مبغوض نہیں ہوسکتا۔

مرزا قادیانی جود مش کومبغوض قرارد سرب بین صرف کارسازی اورخود فرضی ہے۔
مقصود صرف ان کا بیہ ہے۔ عوام الناس کوجو ظاہر بین ہوتے بین ایک واقعہ جان کا ہیاد دلا کراس کی
خرابی کی جہت کی طرف متوجہ کردیں اور ساتھ ہی وہی جہت قادیان میں قائم کر کے دمشق سے مراد
قادیان لے لیں۔ جس سے اپنی عیسویت جہلاء کے پاس جم جائے اور آنخضرت اللے کا مقصود
صریح فوت ہوجائے۔ اس لئے کہ مقصود اس مدیث شریف سے اسی قدر ہے کہ عیلی علیہ السلام
دمشق میں اتریں گے نداس کے سیاق وسیاق میں امام حسین کا نام ہے۔ ندوشق کی خرابی ندسی
طرف اشارہ ہے اب دیکھئے کہ دیکیسی کھلی کھلی تحریف ہے۔

مرزا قادیانی کومنظور تھا کہ قادیان کودشق ثابت کریں۔ اس لئے یہ واسطہ قائم کرنے کی ضرورت ہوئی کہ قادیان کے لوگ پریدی الطبع ہیں۔ اس کواگر کہ بنانا منظور ہوتا تو یہ آیٹر یف دان اوّل بیت وضع للنساس للذی ببیکة مبارک وهدی للعالمین (آل عسران: ۹۱) "پیش کرے وہی تقریفر ماتے کہ کمکا لفظ میں استعارہ کے طور پر استعال کیا گیا۔ چونکہ آنخفرت الطبع لوگوں نے اپنے پرویسائی چونکہ آنخفرت الطبع تادیان فران مراد ہے۔ بمناسبت مردم بزیدی الطبع قادیان ومشق ہوتو بہ مناسبت ابوجہل الطبع قادیان ومشق ہوتو بہ مناسبت ابوجہل الطبع قادیان مسنے کو کیا دیں۔

مرزا قادیانی کی خم خواری حضرت امام حسین کے نسبت سلام روستانی سے کم نہیں۔
ان حضرات کو ان امور سے کام بی کیا۔ دہاں تو اعلانیہ بے دھڑک حضرت امام حسین پر
اعتر اضات ہوتے ہیں کہ انہوں نے خواہ مخواہ سلطنت میں مداخلت کر کے تخالفت کی ۔ جیسا کہ
صاحب عصائے مولی نے مرال لکھا ہے اور خط مولوی نو رالدین صاحب جومرزا قادیانی کے
سامل درجہ کے حوادین میں سے بین نقل کیا ہے۔ جس کا بعاصل مضمون ہے کہ 'لا یسلد خ
المق من من جسس واحد مر تین ''وارد ہے۔ حضرت امام اس جر میں کیوں جا تھے صحابہ
کا مشاورت کے خلاف کیوں کیا۔

میں معذور ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کی ول اندر كهاران كعلاء ومشائخين زماند بركاليول اورلعنت ك کی جیےان کی دینی کمابوں کو کھھا کہ شرک سے بجری ہوئی محابهاور تابعين ومحدثين وغيرتهم يرشرك كالزام فكايا-ان ن اس كے مصداق خود بن بيٹھے۔ان كى كتاب يعنى قرآن یا پیزاا تھایا۔ نبوت اور رسالت کا دعویٰ کر کے ان کے نبی کی ناجابا۔ اس برہمی اگروہ لوگ برہم نہ ہوتے تو خدا اور رسول ہا تا اور ہم چشموں میں ان کی کس درجہ کی بے حرمتی اور بے وملمان مومکن نبین که اتنی با تیس سن کراس کی رگ حمیت ر منٹ کی حمایت میں نہ ہوتے تو دیکھتے کہ قادیان ہی کے لطنت میں ایے تفنیفات لے جائیں اور پھرویکھیں کہ کیا منت کا بہت شکریہ اداکرنا جائے۔ مگر بجائے شکریہ کے رساله عقائدم زامطبوعه امرت سريس ككها باوروه قاديان کیونکہ اس کو دمشق کے ساتھ تشبیہ دے رہے ہیں۔جس کا کی حکومت میں حضرت امام حسین پرظلم اور بیداد کے احکام بمی ایبای ہوااور نہ ہر مخص جانتا ہے کہ حضرت امام حسین پر قادياني كى مظلوميت قاديان ميس بطورتشبيه ثابت مورلسان ت ہے گرمرزا قادیانی اس کی فرمت اس بناء پر کرتے ہیں مرت الله كالم يكياس برس بعد ظلم موا- حالا نكه حفرت علي الله مين أكروشن كانام بهي موتا توييم بها جاتا كدييشمروار الظلم راحة دشن كي تعريف كي جيها كه الجعي معلوم موا أكر صرف م بواورا يع شركانام ليني ساسظم ي طرف اشاره بوتا بو كا نام قرآن وحديث من آئة ان تمام اذ يتول كي طرف ن باروسال تك موتى رئيل جن كاحال متعددا حاديث ميل يم الله كادنى تكلف كاصدمه اس قدر مونا جاسي كمايي يا لیجئے جب حضرت امام حسین گی حرکت و نالفت قابل مواخذہ واعتراض تفہرے تو بیہ اظہار خوش اعتقادی غرض آمیز نہیں تو کیا ہے۔اگر مرزا قادیانی کی خوش اعتقادی دلی ہوتی تو ان کے مریدین کو بھی الیمی تقریروں کی جراُت نہ ہوگی۔

تخریفرماتے ہیں کہ یقیی طور پر سے معلوم ہوگیا کہ جیسے دمثق میں مثیل یہود کے تھے۔
ایسائی قادیانی میں سے کامثیل آئے گا۔ سجان اللہ کا دمثق کہا قادیان پیرطرفہ یہ کہ تمام مسلمانوں کو یقین بھی آگرا مرزا قادیانی کو یقین ایسے باتوں کا ہوا کرتا ہے لیکن احادیث سیحہ پر یقین نہیں آتا۔ 'السلھ م انسا نعوذ بلک من شرور انفسنا''یہ چند تحریفی جو مرزا قادیانی کی کھی گئیں مشتے نمونداز اروارے ہیں۔انشاء اللہ تعالی آئیدہ بحسب فرصت وقت اور بھی کھی جا کیں گی۔اس وقت اکثر احباب کی یہ دائی الله تعالی آئیدہ بحسب فرصت وقت اور بھی کھی جا کیں گی۔اس اوقت اکثر احباب کی یہ دائی ہوئی کہ بالفعل یہ رسالہ انوارالحق جس قدر لکھا گیا طبح کرادیا جائے تاکہ جس کو فیق از کی ہواس سے بہرہ یاب ہو۔اس لئے اس حصہ کو ہیں اس دعاء پرختم کرتا ہوں کہ اللی بطفیل اپنے حبیب کر یم بھی گا او پر انفاق واجماع رہا اس کی پیروکی ہیں مصروف اور نظر کی اور یا تفاق واجماع رہا اس کی پیروکی ہیں مصروف اور نظر کین وفیال ت سے محتر زاور محفوظ رہیں۔آئین!

تسمست بسسالسخيسر! تاريخ طبع زاد جناب معلى القاب مولوى مظفرالدين صاحب المتخلص بمعلى عم فيعسه

چ مولائے من مقدائے زمن کند خور اگر ہر طلب گار حق دریں نسخہ فرمود اظہار حق نمودم چوفکر سنہ طبع او فال یرون شود از خیالات باطل یرون لیے شکر وخسین ایں کلمہ حق مطلے دلم گفت تاریخ طبع تاریخ تاری

(۱۳۲۲ه)